سکرمنٹ ۵ بیان ترجمات توریت مع تحریفات یونانی ولاطینی وغیرہ

سکرمنٹ ۶ الکتب عبرانیہ توریت جو گم ہوگئین اونکی فہرست

مناوی بیان اختلافات عہد عتیق مین

سکرمنٹ ۷ انجیلی تعلیمات اوران نصاری اور ہنود کا یکسان ہونا اور لوتہر اور پلوس کے اقوال اور شاعرانہ مبالغہ اناجیل

سکرمنٹ ۸ بیان نادانی اہل کتاب وقلت کتابت [illegible] تک عیسائیون کی عبرانی وغیرہ سے ناواقفی

سکرمنٹ ۹ قدیم زمانہ مین لکھی ہوئی کتابونکے مٹانیکا دستور اور قدیم کوڈکسون کا مفصل حال

سکرمنٹ ۱۰ کلیمنس وغیرہ کی تصنیفات کا حال

مناوی مکاشفات کے آخر مین جو تحریف کرنیوالونپر لعنت لکھی ہے اوسکا مفصل حال

کلیسیا ۵ مین تین سکرمنٹ ہین

سکرمنٹ ۱ [illegible] کا مستغرق بیان

سکرمنٹ ۲ اس عیسائی عقیدہ کی تردید کہ صرف ایمان سے نجات ہے اور بیان صریح مخالفت عیسائیان توریت وغیرہ سے

سکرمنٹ ۳ چار جوروان کرنیکا جواز

سکرمنٹ ۴ بیان تعظیم کتاب

کلیسیا ۶ مین چار سکرمنٹ ہین اور ایک مناوی

سکرمنٹ ۱ بیان تثلیث

سکرمنٹ ۲ بیان عبدیت مسیح

سکرمنٹ ۳ بعض فرقے عیسائی جو منکر تثلیث وغیرہ ہین

سکرمنٹ ۴ توریت کی بعض آیتین جنسے تثلیث کو کلیسیائی علما ثابت کرتے ہین

سکرمنٹ ۵
بیان اجنہ

سکرمنٹ ۶
بیان سود

سکرمنٹ ۷ بیان بہشت
معہ ۳ مثالون کے

سکرمنٹ ۸ مسیح کا مصلوب ہونے
پیشتر کنوونکے گناہ بخشنا

سکرمنٹ ۹ جوتی پہنے ہوئے
گرجا مین جانا

سکرمنٹ ۱۰ عشاء ربانی کا
حضرت مسیح کی تعریف کرتے

کلیسیا ۷ مسیح کے صرف نبی ہونیکا بیان خلاف
تین مراتب یعنے نبی و بادشاہ و سردار کاہن کے
اور اون رسولونکا ذکر جو یروسلم سے باہر مدفون ہوئے

کلیسیا ۹ مین چار پیشین گوئیان مرقومہ
توریت وانجیل کا ذکر ہے

کلیسیا ۱۱ زور ظلم عیسائی دین پہیل جانیکے
بیان مین اور اوسیکے مسلمانونکا حال

منادی بعض لطایف
متعلقہ عقیدہ تثلیث

کلیسیا ۸ مین دو سکرمنٹ اور ایک منادی ہے

سکرمنٹ ۱ ایمان
مصلوبی مسیح

سکرمنٹ ۲ یہوداہ اسکریوطی
شیطان کا خطاب دینے کی وجہ کا خصر
آدم کے گناہ سے بری ہونا اور ایساک کا بیان

منادی مسیح کے چہرے کی تبدیل
کا حال اور دلایل عدم مصلوبی
مسیح اور حضرت اسحاق کی قربانی کا ذکر

کلیسیا ۱۰ مین پانچ سات پیشین گوئیان مرقومہ توریت قرآن
و حدیث اور چند معجزون کا ذکر ہو اور ایک منادی دستر صدر علیہ

کلیسیا ۱۲ مین یروسلم کا حال بمقابلہ کعبہ اور
اور مسیح ویہودیون حال بمقابلہ اہل عرب معہ
حال انجیل برنباس اور اون انجیلی آیتونکا بیان
جنمین تثلیث کا ذکر ہے اور نیا کاشی کہنے وغیرہ
کا حال اور منادی انجیل کی آیتون سے

خاتمہ نیک صلاح کیساتہہ اور قدرے نظم

کلام الامام امام الکلام

الحمد للہ کہ یہ کتاب لاجواب حاوی جملہ ضروریات مناظرہ و موعظہ

نوید جاوید

از تصنیفات جناب امام فن مناظرہ ابو الکتاب سید ناصر الدین محمد ابو المعز

در نصیر المطابع دہلی باہتمام سید ناصر علی طبع شد

خداوند یہوواہ نے مجھکو علماء کی زبان بخشی تاکہ جانوں کہ وقت پر اوس تھکے

ہوئے کو بات سے کیا کچھ سہارا دوں

یسعیاہ ۵۰ باب ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا

سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ڔ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ڕ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ

فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (جزو ۲۶ فتح ع ۲)

موشح ہو شہنا الوہیم حی احد الوہ آفرینندۂ روح پاک خدائے مصفی و خلیل و ذبیح یہوواہ مستغنی است ولود خدائے بلا ثانی ارکان است		الوہیم لی والدولی و لہ رسانند تا برج فلک جسم خاک خدائے کلیم و خدائے مسیح غنی از نصاریٰ غنی از یہود بہ تثلیث کی منقسم شان او رست

ایلیاہ علی حسانہ کہ ہنوز آفتاب مشرق سے طلوع کرتا ہے ہند تو ایلیاہ کو باب

الٰہی تک لے جاتا ہے سہرے اس پیچ کہنے پر صبح صادق گواہ ہے وہ اپنے ہند و نہم ستر درجہ باب

زیادہ مہربان ہے او سنے بنی اسرائیل سے فرمایا اے یعقوب کے گھرانے اور اے اسرائیل کے گھرانیکے
جو باقی رہے ہو جو رحم سے مجھہ پر بار رہو پڑکے اور جنہیں پیٹ ہی سے میں نے گود میں لیا میری سنو میں تمہارے بڑھاپے
تک بھی وہی ہون اور سر سفیدی کے وقت تک گود میں لیے رہونگا یسعیاہ ۴۶ باب ۳ و ۴

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ | گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست | صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

الہی ہم کس زبان سے تیرا شکر بجا لائین کہ تیری ادنی بخشش کا بھی ہم شکر ادا نہین کر سکتے اگرچہ ہر ہر موبدن پر زبان ہو اور ہر زبان ہزار داستان ہو

ہر صنعت تو برون ز ادراک | ادنی ادنی بمرکز خاک
سجدہ ہمہ کبریائی تو | اللہ اللہ خدا اے تو

الہی ہماری زبانکو ہمارے بشیر و نذیر خاتم المرسلین شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفے احمد مجتبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی نعت مین گویا کہہ کہ جو ہماری بخشش اور نجات کے لیے ہمیشہ فکرمند ہے اگر تیری راہ سے ہمارے پانونکو لغزش ہو تو او سکے دلکو گزند ہے

مسیح از مقدم او مژدہ گوئے | کلیم از مشعل او شعلہ جوئے
قدش را پایۂ گردون خرامی | لبش را مایۂ یحیی العظامی

اور خدا کی رحمت ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سب آل و اصحاب پر ہو کہ جنہون نے شام اور مصر اور عراق اور فارس وغیرہ تمام ملکونکو نور ہدایت سے منور کیا اور جہال زبان درازکو زبان تیغ سے خاموشی سکھلائے رضوان اللہ علیہم اجمعین

امابعد عبدہ سید محمد ابو المنصور ابن جناب سید محمد علی صاحب مغفور ابن جناب سید فاروق علی صاحب قدس سرہ کیطرف سے صاحبان عقل و

فرشتنک پر واضح ہو (اول قرنتیونکا ۱۰ باب ۱۵) کہ یہہ کتاب جسکا نام
تویدجاوید ہے آمین دو لوحین ہین اگرچہ علت غائی اسکی تالیف سے سالہ
صرف اتحاف خدمت ارباب عیسائی ہے لیکن بحکم انکہ اولا خولیس بعدہ ولتس
(متی ۷ باب ۵) لوح اول مین کہ دو کلیسیا جس سے متعلق ہیں اہالی اسلام
کے لیئے کچہہ بہ برگ سبز بالخیر ہے اور لوح ثانی مین کہ دنس کلیسیا جس سے
متعلق ہین اہل کتاب کو سبزانکی سے ہے پس دونون لوحون سے ۲ اکلیسیا کو
علاقہ ہے جسطرح

۱	قبائل بنی اسمعیل بارہ ہین　　پیدایش ۱۷ باب ۲۰
۲	اسباط بنی اسرائیل بارہ مین　　خروج ۲۸ باب ۹ و ۱۰
۳	برج فلکی کہ جنسے انتظام بارہ مہینون سال کا ہے بارہ ہین
۴	جواہر بیش قیمت بارہ ہیں　　مکاشفات ۲۱ باب ۱۹ و ۲۰
۵	ہر دن اور ہر رات کی ساعتین بارہ ہین یوحنا ۱۱ باب ۹
۶	حضرات حواریون بارہ ہین اعمال اول باب ۲۶
۷	ایمہ معصومین بارہ ہیں
۸	السنا تکی معصومی کے سال بارہ ہین لوقا ۲ باب ۴۲
۹	حروف لا الہ الا اللہ بارہ ہین
۱۰	حروف محمد رسول اللہ بارہ ہین
۱۱	حروف اسمار ان تینون انبیار بزرگ کے یعنے موسیٰ عیسیٰ محمد بارہ ہین
۱۲	حروف غیر مکرر توریت زبور انجیل فرقان بارہ ہین

اس طور سے کہ (ت و ر ی) (ز ب) (ا ن ج ل) (ف ق) اور انکی
ترتیب بہی یہہ ہے اب ت ج ر ز ف ق ل ن و ی پس ف ق سے جو بیشتر

چہہ حروف ہین اور لسنے اشارہ یہہ ہے کہ اون تینون کتابون کے نازل ہو
سے چہہ سو برس بعد فرقان نازل ہوا اور عجیب یہہ ہے کہ ان چہہ حرفون کے عدد
یہی ہین یعنے چہہ سو تہتر اور پچھلے چار حرفون سے جو ق ف ا ق کے بعد باقی رہے
مراد ہے کہ چار ہی کتابین الہامی ہین چنانچہ د سے زبور اور لام سے انجیل
توریت اور نون سے فرقان خیال کرلینا چاہئے یہہ قاعدہ بہی قدیم ہے دیکہو
مشارق الانوار مین خ سے مراد بخاری اور م سے مسلم اور ق سے متفق علیہ
اب وہ مکرر حروف جو رہگئے تہے یہہ ہین یعنے توریت سے ت اور زبور سے و
اور انجیل سے ی اور فرقان سے ر آن پس انمین سے بہی پیشتر حروف فرقان سے
یہہ چار حرف ہین یعنے ت و ر ی کہ چار سے مراد چارون الہامی کتابین اور
ان چارون کے عدد بہی وہی ہین یعنے چہہ سو سولہ ۶۱۶

پس اس کتاب کی پہلی لوح سے جو دو کلیسیا اور دوسری لوح سے دس کلیسیا متعلق
کی گئین اسکا سبب یہہ ہے کہ شروع مین تمام یہودی بنی اسرائیل کہلاتے تہے
مگر حضرت سلیمانؑ کے بعد اون مین دو صنف ہوگئے ایک صنف مین دو فرقے تہے
جو یہودی کہلائے اونکا تختگاہ بیت المقدس تہا اور دوسرے صنف مین دس
فرقے تہے جنکا تختگاہ سمرون تہا اور جو بنی اسرائیل کہلائے (۲ تواریخ ۱۰ باب ۱۹)
اور ان مین بہ نسبت یہودیون کے زیادہ بیدینی اور بت پرستی پہیل رہی تہی
اور حضرت موسیٰؑ نے جب بارہ جاسوس ملک کنعان مین بہیجے تو دس اون مین
سے نالایق اور دو لایق مند نکلے تہے گنتی ۱۳ باب
اور حضرت عیسیٰؑ بارہ حواریون مین سے دو یعنے یعقوب اور یوحنا کو زیادہ
پیار کرتے تہے یہہ یہی کہ طہارت بقدر نجاست اور حصہ بقدر جثہ دستور ہے



لوحؔ اول

کہ جسمین درد کلیسا ہین

کلیساؔ ١

غور کرنا چاہئی کہ قران مجید ہدایت یہود و نصاریٰ کے لئے بہی لاجواب ہے ہر مسئلہ
اوسکا تسکین موافق و مخالف کے لئے انتخاب ہے انسانی کوئی تصنیف اگرچہ
کیسی ہی عرق ریزی کے ساتہہ کی جائے کلام اللہ کے ایک نکتہ کو بہی نہین
پہونچتی اور اس مین کچہہ مشقت بہی درکار نہین ہے قران مین علاوہ مطابقت
شرائع و قصص وغیرہ کے ایک سو اکتیس جگہہ کتب سماوی سابقہ یعنے توریت
و انجیل کا کہین جدا جدا اور کہین ایک ساتہہ ذکر ہے اور جن مقامون مین صرف
یہود و نصاریٰ یا انبیاء سلف کا بغیر تذکرہ کتب بیان ہے وہ اس شمار کے سوا ہین
جیسے کہ سورہ مایدہ رکوع ٣ مین اللہ جلشانہ فرماتا ہے وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ
نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ
مِمَّنْ خَلَقَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ط
یعنے اور کہتے ہین یہود و نصاریٰ ہم بیٹے ہین اللہ کے اور اوسکے پیارے تو کہہ
(اے محمد) پہر کیون عذاب کرتا ہے تمکو تمہارے گناہون پر کوئی نہین تم
ہی ایک انسان ہو اوسکی مخلوقات مین سے بخشے جسکو چاہے اور عذاب کرے
جسکو چاہے انتہے مطلب یہہ کہ اگر تم خدا کے فرزند اور پیارے ہو تو کیسا سلسلے
مین سزا اسے اعمال ملتی ہے دیکہو متی ١٧ باب ٢٥ و ٢٦ اور ایسی
بےبسی کی حالت مین دینی تکلیفات کیون اپنے اوپر گوارا کرتے ہو اور

لیئے مرنے سے ڈرتے ہو پہر جسطرح خدا کی سب مخلوقات مین بیمار پڑتے اند
کانے لولے لنگڑے ہو جاتے تم بہی ہو جاتے ہو خدا کے فرزندون مین خدا
بندون سے کوئی بات زیادہ ہونی چاہئے نہ کہ انسان تندرست کے سامنے
خدا کے فرزند کانے یا لنگڑے نظر آئین پہر یہودی لوگ جو بابل کی اسیری او
اور اوس سے قبل اور بعد قومون کے ہات بار بار غلامی مین بیچے گئے لیس تعجب
ہے کہ خدا کے فرزند انسانون کے غلام بنائے جائین
قرآن مجید کی یہہ آیت اوس مضمون سے خبر دیتی ہے جو توریت مین
(استثنا ۱۴ باب ۱) یہودیونکو خدا کا بیٹا اور انجیل مین (رومیونکا ۸ باب ۱۴
۲ یوحنا ۱ باب ۱۲ و ۱۳) عیسائیونکو خدا کا بیٹا لکہا ہے
اور جہان فرداً فرداً ذکر ہے اونمین سے ایک یہہ آیت ہے سورہ مائدہ رکوع
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ
الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ
یعنے بیشک کافر ہوئے جنہون نے کہا اللہ وہی مسیح ہے مریم کا بیٹا اور مسیح نے
کہا ہے کہ اے بنی اسرائیل بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا انہیے
حضرت عیسیٰ کی اس تعلیم کا حال مرقس ۱۲ باب ۲۹ - ۳۱ مین لکہا ہے
جہان آپ نے فرمایا کہ اے اسرائیل سُن وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خداوند
ہے اور ایسا ہے لوقا ۱۰ باب ۲۵ - ۲۸ مین بہی ہے
اور جن مقامون مین صرف انبیاء سلف کا بغیر تذکرہ کتب مذکور ہے اون
مین سے ایک یہہ ہے لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ یعنے لعنت کیئے گئے
وہ لوگ کہ کافر ہوئے بنی اسرائیل مین سے اوپر زبان داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کے

مریم کے (مائدہ رکوع ۱۰) داؤد فرماتے ہین وے جو میری بُرائی سے خوش ہین رسوا اور شرمندہ ہووین جو میری دشمنی پر ہیولتے ہین رسوائی اور شرمندگی کا لباس پہنین (۳۵ زبور ۲۶) پہر یہہ کہ خداوند کا منہہ اونسے برخلاف ہے جو بدکار ہین تاکہ اونکی یادگاری زمین پر سے کاٹ ڈالے (۳۴ زبور ۱۶) اسیطرح ۵ ۳ زبور ۶ و ۱۱ وغیرہ اور حضرت عیسٰے نے فرمایا کہ اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تمپر افسوس — کہ ظاہر مین لوگونکو راستباز دکہائی دیتے پر باطن مین ریاکاری اور شرارت سے بہرے ہو متی ۲۳ باب

اور جہان سب کتابونکا ذکر آیا ہے اونمین سے ایک آیت یہہ ہے سورۂ توبہ رکوع ۱۴ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط یعنے تحقیق اللہ نے خرید لی مسلمانون سے اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے لڑتے ہین اللہ کی راہ پر پہر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ ہو چکا اوسکے ذمہ سچا توریت مین اور انجیل مین اور قران مین انتہٰے اس وعدے کے بابت دیکہو توریت مین گنتی ۳۲ باب ۲۰ — ۲۲ و ۲۹ استثناء ۳ باب ۲۱ و ۲۲ وغیرہ اور انجیل مین متی ۱۰ باب ۳۴ لوقا ۲۲ باب ۳۶ اور اعمال ۷ باب ۱۳ ت ۳۷ یعنے اللہ رب العالمین حضرت موسٰے کیطرف سے فرعون اور اوسکے لشکر سے لڑا اور اونہین ہلاک کیا اور مصنفین انجیل نے بہی اس فعل کو مستحسن سمجہہ کر اپنی کتاب مین نقل کیا توریت سے مراد اکثر جگہہ مین سب کتب عہد عتیق ہے یعنے انجیل سے پیشتر جتنی کتابین نازل ہوئین اور کسی جگہہ توریت سے مراد صرف حضرت موسیٰ پر جو

کتاب نازل ہوئی چنانچہ سورہ انبیاء رکوع ۷ مین یہہ آیت ہے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ
مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝ یعنی بالتحقیق ہمنے
ذکر (یعنے توریت) کے بعد زبور مین لکہا ہے کہ میرے بندگان صالح
زمین کے وارث ہون گے انتہی ۳۷ زبور ۱۱ و ۲۹ مین اس آیت کا مضمون
موجود ہے کہ صادق زمین کے وارث ہون گے انتہی یہہ پیشین گوئی زمین مصر
اور شام معہ یروسلم وغیرہ کیہہ ہی قدیم آبادی جہان اور انبیاء علیہم السلام کا
مسکن تہا مسلمانون کے قبضہ مین آنے سے پوری ہوئی
اور جہان ایک ایک کتاب کا ذکر آیا ہے اون آیتون مین سے ایک یہہ ہے
سورہ جمعہ مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ
أَسْفَارًا ط ترجمہ یعنے کہاوت اونکی جنپر لادی توریت پہر نہ اوٹہائی اوہون نے
جیسے کہاوت گدہے کی پیٹہہ پر لیلچلتا ہے کتابین انتہی مطلب یہہ کہ گدہے پر اگرچہ
بہت عالی مضمون کی کتابین لدی ہون مگر وہ اونکے مطالب سے بالکل بیخبر
رہتا ہے اور اون سے کچہہ فائدہ حاصل نہین کرسکتا اسیطرح یہود یون کو اگرچہ بہت
فائدہ مند اور عزت والی کتاب ملی مگر اونہون نے کچہہ اوسکی قدر نجانی یسعیاہ
اوّل باب ۳ مین یہودیونکو گدہے سے نسبت دی گئی ہے کہ بیل اپنے مالک کو
پہچانتا ہے اور گدہا اپنے صاحب کے چرنیکو بنی اسرائیل نہین جانتے میرے لوگ
کچہہ نہین سوچتے ہین انتہی چونکہ سوائے زبور کے اور سب صحیفے عہد عتیق توریت ہی مین
شامل سمجہے جاتے ہین اور قرآن مجید مین توریت کو فرقان بہی لکہا ہے دیکہو سورہ
انبیاء رکوع ۴ اور قرآن کو بہی فرقان لکہا ہے پس فرقان سے فرقان تک
یعنے ابتدا سے انتہا تک یہودیون پر یہہ مثل گدہا ہونے کے کلام
الٰہی مین موجود ہے

کلسا ۲

اسمین دو فصلین ہین

فصل اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ لقد جاءت رسل
ربنا بالحق ونودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموہا بما کنتم تعملون (اعراف ع ۵) متی ۲۹ باب ۲۵
قال اللہ تعالیٰ فلذلک فادع واستقم کما امرت (شوری ع ۲ و ۲ طمشا درس ۴ باب) ہر اہل دین پر واجب
کہ غیر دین والون سے بہی بقدر امکان واقفکاری حاصل کرے کیونکہ اگر یہہ ضروری نہوتا
تو خداے عالم الغیب مسلمانون کو یہود و نصاری کے عقاید سے خبر نہ دیتا حالانکہ
بکثرت اسکا قرآن مجید مین ذکر ہے فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم
لا تعلمون جزو ۱۷ ع ۱ اور صحیح بخاری مین بروایت عبد اللہ ابن عمرو لکہا ہے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیۃ وحدثوا
عن بنی اسرائیل ولا حرج یعنی پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ایک آیت ہو
اور بیان کرو بنی اسرائیل کیطرف سے اور کچہہ مضائقہ نہین انتہی فربری
شارح بخاری نے لکہا ہے کہ حدیث قصہ عمر رض کی جسمین ممانعت تہی کہ توریت
نہ پڑہو اس حدیث سے منسوخ ہے اسواسطے کہ وہ ممانعت اوایل اسلام مین تہی
اور ایسا ہی عبد اللہ ابن عمر بیضاوی نے شرح مصابیح مین لکہا ہے اسکے سوا
وہ حدیث ممانعت صرف مشکوۃ مین مرقوم ہے کہ جسمین سب قسم کی حدیثین
صحیح و غیر صحیح جمع کی گئی ہین اور صحاح ستہ مین اوسے مندرج نہین کیا ہے
قال اللہ تعالیٰ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ
وجادلہم بالتی ہی احسن بلا اپنے رب کی راہ پر پکی باتین سمجہا کر اور نصیحت

کرکے بہلی طرح اور الزام دے اونکو جسطرح بہتر ہو آخر سورہ نحل و آخر جزو ۱۴) پس بعض مسلمان جو توریت و انجیل پڑہنے سے منع کرتے ہین یہہ اون کتابون سے ناواقف ہونیکے سبب ایسا کہتے ہین بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ یعنے کوئی نہین پر جہٹلانیلگے ہین جسکے سمجہنے پر قابو نہ پایا اور ابہی آئے نہین اسکی حقیقت (سورہ یونس رکوع ۴)

دوسرا سبب یہہ ہے کہ قران مجید مین غیر مذہب والون کے ہدایت کے لئے اول تعلیم ہے بعدہ اگر وہ نمانین تو اسکی جوابدہی خدا کے سامنے اونہین کے ذمہ ہے لیکن جب تک تم اونپر یہہ حجت تمام نکرو تب تک اونکی جوابدہی خدا کے سامہنے تمہارے ذمہ ہے کیونکہ یہہ کام خدا نے ہمارے ہی مختصو پر منحصر رکہا ہے ابوامامہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن اہل امت سے ایک قوم سور و بندر کیصورت اوٹہیگی اس سبب سے کہ وہ لوگ بدونکے ساتہہ صحبت رکہتے اور اونہین نصیحت نہین کرتے تہے (از تواریخ فخر الدین رازی باب ۱۲) پس غرض یہی ہے کہ جب تک تمہاری دینکی طرف سے اونکے دلون مین شبہے اور شکوک مانع حال باقی رہین تب تک اپنی ساری ہمت سے سچے دینکی حقیقت اور باطل مذہبون کا بطلان اونکے ذہن نشین ہو جانے مین کوشش کرنا چاہئے تو اپنے بہائے کو نصیحت کر تاکہ تو اوسکے سبب خطاکار نہ ٹہرے (احبار ۱۹ باب ۱۷) اور تاریکی کے لاحاصل کامون مین شریک نہو بلکہ بیشتر اونکو ملامت کرو (افسیونکا ۵ باب ۱۱) اونہین جو گناہ کرتے ہون سب کے سامہنے ملامت کر (اول طمطاؤس ۵ باب ۲۰) تو کلام کی منادی کر وقت اور بیوقت اوسی کام مین مشغول رہ کمال بردباشت اور تعلیم سے الزام دے اور ملامت اور نصیحت کیا کر کیونکہ ایسا وقت آویگا

جب اسے صحیح تعلیم کی برداشت نکرینگے بر کان کہجاتے ہوئے اپنی بُری خواہشون کے موافق اُستاد پر اوستاد بولادینگے اور کانون کو سچائی کیطرف سے پہیر کرکہانیون پر لگاوینگے سیوتوساری باتون مین بیداررہ دکہ پہ کلام سُنانیوالیکا کام کراپنی خدمت کو پورا کر (۲ طمطاوس ۴ باب ۲ سے ۵) تو اونہین سختی سے ملامت کرتاکہ وے ایمان مین صحیح ہون اور یہودیون کی کہانیون اور ایسی آدمیونکے حکمون پر جو سچائی سے پہر گئے ہین متوجہ نہو (طیطس اول باب ۱۳ و ۱۴) یہہ باتین کہہ اور نصیحت کر اور تمام اختیار سے ملامت کرکوئی تجھے حقیر نجانے (طیطس ۲ باب ۱۵) اون باتونکو دہیان مین رکہہ اون ہی کا ہورہ تاکہ تیری ترقی سبہون پر ظاہر ہووے اپنی اور اپنی تعلیم کی چوکسی کر اون پر قایم رہ کیونکہ یہہ کرکے تو آپکو اور اونکو جو تیری سنتے ہین بچاویگا (اول طمطاوس ۴ باب ۱۵ و ۱۶)

تیسرا سبب یہہ کہ لو فرضا کسی عالم کو بسبب عقیدہ کامل کے کسی غیرمذہب والے کے مقابلہ مین چُپ ہوجانے سے لغزش ایمانکا خطرہ نہو لیکن جبکہ وہ عالم بسبب ناواقفی مذاہب غیر مدعیکو مناظرہ مین جواب معقول نہ دے سکیگا تو اور کم علم مسلمان جو کہ دلیل مدعیکو مسکہ لاجواب سمجہینگے اونکے عقیدہ مین فتور آجانا کچہہ تعجب کا مقام نہوگا اور وہ عالم بہی باوجود عقیدہ کامل اور نقص طلاقت کے اوس پتہر کی مانند سمجہا جائیگا کہ جسے ہوا جنبش نہین دے سکتے اور اوس مین سے صدا بہی بلند نہین ہوتی پس اگرچہ بسبب عقیدہ کامل کے وہ بُت پرست تو نہین ہوا مگر آپ ہی بُت بنگیا کہ کسی کے بہکانے سے نہین بہکتا مگر کسی کو جواب بہی نہین دے سکتا اور جبکہ وہ عالم آپ ہی بت بنگیا تو اوسکے معتقدین کہان تک بت پرست نہوجائینگے

چوتھا سبب یہہ کہ قرآن مین خدا تعالے فرماتا ہے کہ تم ہو بتانے والے لوگونپر اور رسول تمپر بتانے والا (فصح ثانی کے برۃ اول مین اسکا مفصل ذکر ہے) مطلب یہہ کہ حضرت رسول مقبول صلعم اور اور پیشوایان دین محمدی صلعم نے ترقی اسلام مین کوشش کرتے ہوے جسطرح تمہین مناسب حال نصیحت کی اسیطرح چاہئی کہ تم بہی ترقی دین کے واسطے ہرایک کے مناسب وقت نصیحت کرو اور اسے قول رسول اللہ صلعم اور تابعین اور اور تبع تابعین بلکہ سب کاملین اور صادقین کا سمجہکر اسکی عظمت اور ضرورت کو مقدم جاننا چاہئی جسطرح حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عبد اللہ بن سلام کے جو بڑے عالم اہل یہود مین اور صاحب تفسیر توریت تہے سوالونکا جواب دیا اور عبد اللہ ابن سلام اسلام لاے اور جسطرح حضرت سلیمان علیہ السلام نے سبا کی بیگم یعنے بلقیس کے سوالونکا جواب دیا اول سلاطین ۱۰ باب ۱ — ۵ لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ط یعنے تاکہ ہلاک ہوجاے جو کوئی ہلاک ہوا دلیل مین اور زندہ رہے جو کوئی غالب ہوا دلیل مین (سورہ انفال رکوع ۵) قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ یعنے لاؤ اپنی دلیل اگر تم ہو سچے (سورہ بقر رکوع ۱۳)

پانچوان سبب یہہ کہ تم سب کتابون اور سب نبیوں پر ایمان رکہتے ہو پس جب سب کتابونپر ایمان رکہتے ہو تو سب کے حال سے بہی واقف ہونا چاہئی تاکہ اونہین کی کتابون سے اونہین جواب دے سکو کیونکہ اگر تم اپنی کتابون سے اونہین سمجہاؤگے تو جب تک اونکا عقیدہ تمہارے کتابون پر نہین ہے وہ تمہاری دلیلون کو تسلیم نکرینگے ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ط (قیامہ ع ۱) دیکہو کتاب شواہد النبوۃ مولانا جامی قدس سرہ العزیز نے کتنے

میشین گوئیان توریت وانجیل سے شہادت نبوت پیغمبر خدا صلعم مین انتخاب کر کے لکہی ہین اگر مولانا صاحب کو اس سے آگاہی نہوتی تو کیونکر لکہہ سکتے

چہٹا سبب یہہ کہ سورہ ال عمران رکوع ۹ مین اللہ جلشانہ فرماتا ہے
كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ
مِنْ قَبْلِ أَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ
فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۞ یعنے سب کہانیکی چیزین حلال تہین بنی اسرائیل پر مگر جو اسرائیل نے اپنے نفس پر توریت نازل ہونے سے پہلے حرام کرلے تہے تو (اے محمد) کہہ لاؤ توریت اور پڑہو اگر تم سچے ہو اتہے یہودیان مدینہ سے درباب کہانے اور نکہانے بعض قسم گوشت کے پیغمبر خدا صلعم نے اونہین کی کتاب یعنے توریت پر حوالہ کیا لاؤ توریت اور پڑہو یہہ حجت تمام کرنیکا بہتر دستور ہے اور خدا نے بہی اسکو پسند کیا لیکن اب کوئی مسلمان اگر توریت سے واقف نہو تو اس طرح پر کیونکر حجت تمام کرسکیگا اور اگر غیر مذہب والون کے مسائل سے کچہہ کام نتہا تو حضرت رسول خدا صلعم نے جو بموجب حکم الہی یہودیونکو اونہین کی کتاب سے قائل کرنا مناسب سمجہا یہہ کوئی غیر ضروری بات نتہی اور نہ صرف اس ایکہی دفعہ بلکہ بار بار پیغمبر خدا صلعم کو ایسا اتفاق ہوا ہے دیکہو سورہ ال عمران رکوع ۳ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ الخ چنانچہ ایک نصرانی عالم کا قول ہے کہ بعضے لوگ کہتے ہین کہ ان کتابون کے پڑہنے سے آدمی کو دین مین شک پڑجاتا ہے اونکو یاد رکہنا چاہیے کہ جو مذہب ایسا ہے کہ دوسرے مذہب کے کتاب دیکہنے سے اوس مین شک پڑجاتا ہے تو بیشک وہ جہوٹا مذہب ہے

مذہب وہی سچا ہے کہ ہر مذہب کی کتاب پڑہ کر اوس مین قایم رہ سکے بلکہ اوسمین ترقی ہو (رسالہ اول حقیقۃ عرفان ماہ جنوری ۱۸۹۶؁ء صفحہ ۱۱ و ۱۲)

ساتوان سبب یہہ کہ اگرچہ ہمکو گو پر مخالفین اسلام کے دلائل کی بے اصلی ثابت ہے لیکن باقی نسلون اور آیندہ پشتون کے لیئے بہی جو ہم دنیا مین چہوڑ جاینگے ایسے وقت مین کہ قرب قیامت اور کثرت منکرین حضرت رسالت صلعم ہے ضرور ہمین کچہہ حفاظت ایمان کی تدبیر کرنا چاہیے اور اسلیئے یہہ کام ہمپر اس زمانہ مین نماز و روزہ سے بہی زیادہ فرض ہے کیونکہ ایمان سب سے مقدم ہے پس ایسی حالین ہمین چپ رہنا نچاہئے

آٹہوان سبب یہہ کہ جو لوگ دنیا مین خدا اور رسول کے نام کی حمایت سے کچہہ غرض نہین رکہتے وہ عاقبت مین خدا کو کیا منہہ دکہاینگے اور رسول اللہ صلعم کی شفاعت انہین کیونکر نصیب ہوگی

نوان سبب یہہ کہ اگر ہم دین اسلام کی حمایت سے ایسے وقت مین پہلو تہی کرین تو وہ لوگ جو انکار عظمت اسلام کا غل مچا رہے ہین ضرور سمجہین گے کہ اہل اسلام مین اب کوئی دین کی حمایت کرنیوالا باقی نہین رہا یہہ کہ اسلام کی صداقت کی بابت کوئی دلیل اور دعوی اب باقی نہین ہے فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ سورۂ رعد رکوع ۶ جزو ۱۳

دسوان سبب یہہ کہ جو لوگ اسلام کی حمایت اور مدد سے غافل ہین اونہین اپنی تنگی اور مصیبت مین دعا مانگتے وقت خدا سے شرم کرنا چاہیے یہہ سمجہہ کر کہ ؎ دست تضرع چہ سود بندۂ محتاج را ؎ وقت کرم در بغل وقت دعا بر جلال ہر خطیب کے منہہ سے سر منبر یہی دعا نکلتی ہے اللھم انصر من نصر دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد ولا تجعلنا منہم

قال تعالی جل شانہ یایھا الذین امنوا کونوا انصار اللہ ؕ
یعنے اے ایمان والو ہوجاؤ تم مددگار اللہ کے یعنے دین اللہ تعالے کے انتھے
آخر سورۂ صف جزو ۲۸

گیارہوان سبب والذی نفسی بیدہ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ و والدہ ۃ بخاری

مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اور سکے قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ تم مین سے کوئی پورا ایماندار نہین ہونے کا جب تک مین اوسکے نزدیک اوسکے بیٹے اور اوسکے باپ سے زیادہ پیارا نہو جاؤن انتھے پس بیٹے کو اگر کوئی بُرا کہے اور نالایق بنائے تو مان باپ کسطرح لڑنے کو تیار ہوجاتے ہین اور ایسی بات کسیطرح سُننا نہین چاہتے اور کسیکے باپ کو اگر کوئی بُرا کہے تو کسقدر غیرت آتی ہے پس رسول اللہ صلعم کی اہانت سر بازار سنکر کیونکر چپکا رہنا جایز ہے اور اسحالت مین پورا ایمان کہان ثابت ہوا اس لئے ہمکو چاہئے کہ اس کام کو سب سے مقدم سمجھین آپ مخالفین اسلام کو لاجواب کرین اور جو نکر سکین تو اورونکے جو یہہ کام کرتے ہین مددگار ہون ۔ حقتعالے فرماتا ہے الذین اٰتینٰھم الکتٰب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم (بقر ع ۱۷) یعنے وہ لوگ جنہین ہمنے کتاب دی پہچانتے ہین اوسکو جیسے پہچانتے ہین اپنے بیٹونکو انتھے پس یہود و نصاریٰ سے تو حضرت کو اسطرح پہچانا نہین اور ہم مسلمان ہوکر اپنے بیٹے اور اپنے باپ سے زیادہ پیار نکرین افسوس ۔

بارہوان سبب قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ دفع اللہ الی کل مسلم یھودیا او نصرانیا فیقول ھذا فکاکک من النار ۔ ط ۔

مسلم مین ابوموسٰے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا ایک نصرانی دیگا پھر فرمایگا کہ یہہ تیرے دوزخ کی مخلصی کا بدلہ ہے یعنے تیرے بدلے یہودی یا نصرانی دوزخ مین جائیگا تو چھٹ گیا شارح حدیث کا قول ہے کہ یہہ اون مسلمانون کے حقمین ہے جو بعد عذاب بہشت مین جاوینگے اسواسطے کہ حضرت صلعم اکثر مسلمانونکو شفاعت کرکے دوزخسے نکلوا وینگے اگر سب دوزخسے بچتے تو شفاعت کی پھر کیا حاجت تہی) پس اس فضل کے مستحق وہی لوگ ہین جو یہود و نصاری کے مقابلہ مین سیکڑون سخت و سست باتین سنتے اور اونکے دعو ونکو باطل کرنے اور اسلام کے فضایل ثابت کرنے مین کوشش کرتے ہین

تیرہوان سبب یہہ کہ قال رسول اللہ صلعم یجیئ یوم القیمۃ ناس من المسلمین بذنوب امثال الجبال لیغفرھا اللہ لھم ویضعہا علی الیہود والنصاری یعنے حضرت صلعم نے فرمایا کہ لاوینگے قیامت کے دن کچہہ مسلمان لوگ اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا اون گناہون کو اونسے معاف کردیگا اور اون گناہونکو یہود اور نصارے پر رکھہ دیگا الخ اس حدیث مین وہ مسلمان مراد ہین جنکو یہود اور نصارے سے سخت تکلیفات پہونچے اور اونہون نے صبر کیا (مشارق الانوار)

واضح ہوکہ اسیطرح کا مضمون انبیاء سلف کے صحیفون مین بہی موجود ہے شریر لوگ صادقون کے بدلے اور خطاکار پرہیزگارون کے عوض فدیہ دیئے جائینگے (امثال ۲۱ باب ۱۸) پہر یہہ کہ صادق مصیبت سے نجات پاتا ہے اوسکے بدلے شریر پکڑا جاتا ہے (امثال ۱۱ باب ۸) اور پہر یہہ کہ مین خداوند خدا ہون اسرائیل کا قدوس تیرا بچانے والا مین نے تیرے

فدیہ مین مصر کو اور تیرے بدلے کوش اور سبا کو دیا از بسکہ تو میری نگاہ مین
بیش قیمت ہے تو نے عزت پائی اور مین نے تجھے پیار کیا ہے اسلیئے مین تیرے
بدلے لوگ اور تیرے جان کے عیوض مین گروہ مین دونگا (یسعیاہ ۴۳ باب ۳ و ۴)
بعضے لوگ خیال کرتے ہین کہ بحکم لا تزر وازرۃ وزر اخری (نجم ع ۲) کے کوئی
شخص کسی دوسریکا بوجہہ نہ اوٹہاویگا مگر اسکا مطلب شاید یہہ ہوگا کہ کوئی
شخص دوسریکا بوجہہ از روے مدد و حمایت و خواہش و اختیار نہ اوٹہائیگا
مراد یہہ نہین ہے کہ نہ اوٹہا سکیگا بلکہ نہ اوٹہائیگا یعنے اپنی خوشی سے نہ اوٹہائیگا
مگر خدا جسپر کوئی دوسرا بوجہہ لادے اوسے وہ کیونکر پہینک سکتا ہے جیسے مظلوم
کا بوجہہ ظالم اپنے سر سے کیونکر اوتار سکتا ہے چنانچہ فرمایا حقتعالے نے ولیحملن
اثقالہم و اثقالا مع اثقالہم یعنے ضرور اوٹہاوینگے اپنے بوجہہ اور اور بوجہہ اپنے بوجہون کے
ساتہہ (عنکبوت) یہہ آیت قران مین صرف یہود و نصارے ہی کے حق مین ہے
پہر فرمایا لیحملوا اوزارہم کاملۃ یوم القیمۃ و من اوزار الذین یضلونہم بغیر علم
یعنے اوٹہاوین اپنے پورے بوجہہ قیامت کے دن اور اونکے بوجہہ جنہین بہکاتے تہے
بے تحقیق (سورہ نحل ع ۳) اگر کوئی کہے کہ بت پرست کیون نہ تجویز کئے
گئے کہ مسلمانون کے عیوض دوزخ مین جائین تو اسکا جواب یہہ ہے کہ ہم
نہین جانتے کہ اس مین کیا مصلحت ہے لیکن اتنا کہہ سکتے ہین کہ بت پرستونکا
اسلام سے انکار از راہ نادانی و جہالت ہے کیونکہ وہ کوئی الہامی کتاب نہین
رکہتے ہین اور اہلکتاب کا حضرت صلعم سے انکار از راہ تعصب اور نفسانیت
اور جان بوجہہ کر ہے اور دین اسلام کی مخالفت مین جتنے یہہ لوگ کوشش کرتے ہین
دنیا مین کوئی قوم اتنی کوشش نہین کرتے پس یہہ زیادہ تر اسکے سزاوار ہین کہ
عاقبت مین مسلمانونکا فدیہ ہون پہر اگر کوئی کہے کہ یہود و نصارے تو لوا، یہہ،

دوزخ مین جاینگے مسلمانونکا فدیہ ہونیکے کیا حاجت ہے تو اسکا جواب یہہ ہے
کہ یہہ دوزخ مین جانا انکا خصوصیت کے ساتھہ ہوگا جیسے بڑے ہمیشہ روز روز
ذبح ہوتے رہتے ہین مگر قربانے کے برہ کی کسیقدر خصوصیت ہے کہ وہ مثل اور
روزمرہ ذبح کیے ہوے برونکی نہین سمجھا جاتا ہے کیونکہ دین اسلام کے آغاز
سے پیشتر سب یہود و نصارے اہل جنت تھے اور یہود و نصارے کے نجات سے
محروم ہونیکا سبب صرف دین اسلام سے انکار ہے اس وجہہ سے اونکا دوزخ
مین جانا مسلمانون کے بدلے محال عقل نہین ہے افسوس اون مردہ دلون
پر جو اس رتبے کے حاصل کرنے سے غافل ہین یا تو یہہ ہے کہ اونکی عقلون
کو کمبختیون اور شیطانی وسوسون نے بگاڑ دیا ہے کہ وہ اپنی بہتری کی تدبیر
پہچان ہی نہین سکتے یا یہہ کہ خدا اور رسول نے اونکے سست ایمانکو قبول اور
پسند نہین کیا ہے تب اونکے ہات سے ایسی خدمتین جو خدا و رسول کے
نام کا جلال ظاہر ہونیکا باعث ہون بن نہین آتے ہین وہ اون قومون
کے مانند ہین جو اونسے پیشتر اپنی بدعقلی اور گھمنڈ کے سبب ہلاک ہوچکے ہین
اور اون قومون کی مانند ہین جو ابتک اپنی بداعمالیون کے سامنے راستبازون
کو بیوقوف جانتے ہین

چودہوان سبب یہہ ہے کہ حقتعالے سورہ قصص رکوع ۶ مین فرماتا ہے
اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ○ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا
بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ○ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ
مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ
یعنے وہ لوگ کہ جنکو ہمنے اونکو کتاب پہلے اوس سے وہ ساتھہ اوسکے ایمان
لاتے ہین اور جب پڑہا جاتا ہے اوپر اونکے قران کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھ

اسکے تحقیق یہہ سچ ہے رب ہمارے کیطرف سے تحقیق تہے ہم پہلے اس سے مسلمان یہہ لوگ دئی جاینگے ثواب دوبار بسبب اسکے کہ صبر کیا اور دور کرتے ہین بہلائی کے ساتہہ برائی کو اور اس چیز سے کہ دیا ہمنے انکو خرچ کرتے ہین انتہے شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر فتح العزیز مین فرماتے ہین کہ در حق مومنین اہلکتاب در سورہ قصص ارشاد شدہ کہ اولئک یؤتون اجرہم مرتین بما صبروا ودر صحیحین بروایت ابوموسے اشعری وارد است کہ ان حضرت صلعم فرمودہ اند کہ سہ کس را ثواب دوبار از جناب الہی عطا خواہد شد اول کسیکہ از اہلکتاب باسلام مشرف شود دوم کسیکہ کنیزک مدخولہ خود را آزاد کردہ باز در نکاح خود آرد سیوم مملوکیکہ ہم بندگی خدا بجا آرد و ہم در خدمت خاوند خود قصور نورزد پس فرقہ بنی اسرائیل را در تبعیت این پیغمبر صلعم چنانکہ مشقت بسیار باید کشید ہمچنان توقع ثواب ہم بیشتر باید داشت ع ہم بیشتر عنایت و ہم بیشتر عنا انتہے

چونکہ بت پرستونکو اسلام قبول کرنیکے بعد ایمان تو یہود و نصارے کیطرح سب نبیون اور سب کتابون پر لانا ضرور ہوگا مگر بسبب نہ واقف ہونے کے توریت و انجیل سے انہین دونا ثواب موعود نہین تہے اس سے ظاہر ہے کہ توریت و انجیل سے واقف ہو کر قران سے بہی واقف ہونا اسمین دونا ثواب ہے اور اسیطرح مسلمانونکو بہی جو قران کے سوا توریت و انجیل وغیرہ سے بہی واقفکاری حاصل کرین دونے ثواب کا متوقع ہونا چاہیئے ثم اتقوا و امنوا ثم اتقوا و احسنوا (مایدہ ع ۱۲) پس اسطرح کا وعظ کرنے والے جو یہود و نصارے کے اعتراضونکو دفع کرتے ہین بہ نسبت اور واعظون کے دونے ثواب کے مستحق ہین اور نہ صرف ۰ آہنا بلکہ ایسا وعظ سننے والے بہی دونے ثواب سے محروم نہین ۰

رہ سکتے کیونکہ جو کچھہ وہ سُنتے ہین اوسکا آپ فایدہ اوٹھاتے اور اپنے دوستون کو بھی اوسکا فائدہ پہونچا سکتے اور اونکا ایمان مضبوط کرسکتے ہین وہ اوس مجلس مین شامل ہین جو انصار اللہ یعنے خدا کے مدد کرنے والون یا خدا رسول کے خیر خواہون کے ہے ورنہ صرف یہہ کہ دیندار بلکہ دین کے مددگار بھی ہوتے ہین وہ خدا کے دین کے مددگارونکے جمعیت زیادہ کرنے والے ہین اور اس سبب سے اونکا اجر وثواب بہ نسبت اورون کے دونا ہے مگر افسوس اون بدعقلون پر کہ جو اسطرح کا وعظ سُننے سے ایسی بے پروائی کرتے ہین کہ گویا اس سے زیادہ یا اسکے برابر کسی اور نیک کام مین ثواب پا سکتے ہین سبحان اللہ اگر لوگ جانتے کہ اس مجلس مین حاضر ہونے کا کیا اجر وثواب ہے تو وہ پہر ہمیشہ یہان پہونچ جانا اپنے اوپر لازم کرلیتے

چودہوان سبب یہہ کہ قال رسول اللہ صلعم الدین النصیحۃ الدین النصیحۃ الدین النصیحۃ قالوا لمن یا رسول اللہ قال للہ ولرسولہ ولکتابہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم مسلم مین تمیم داری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیر خواہی کا نام ہے دین خیر خواہی کا نام ہے دین خیر خواہی کا نام ہے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ کسکی خیر خواہی کا نام دین ہے فرمایا حضرت نے کہ اللہ کی خیر خواہی اور اوسکے رسول کی خیر خواہی اور اوسکے کتاب کی اور مسلمین کے حاکمونکی اور تمام مسلمانونکی انتہے پس خدا اور رسول کی خیر خواہی اسیکو کہتے ہین کہ خدا اور رسول کے مخالفون کے دعوونکو رد کرنا تاکہ اور لوگ خدا رسول کی راہ کو نہ چہوڑدین اور کتاب کی خیر خواہی یہی ہے کہ اوسکے مطالب کو خاص وعام پر صاف صاف ظاہر کرنا اوسکا منجانب اللہ ہونا یہود ونصارے کے روبرو ثابت

کر دینا اور مسلمین کے حاکمون کی خیر خواہی یہہ کہ ایسا کوئی فساد نکرنا جو حکومت
مین خلل کا باعث ہو اور عام مسلمانونکی خیر خواہی یہہ کہ جو اس حدیث کے
ترجمہ کرنے والے نے لکھا ہے کہ مقدور بہر مسلمانونکو فایدہ پہونچاوے اونکو نیک
نیک کام سکہاوے اور بد کاموںسے روکے اور اونکے واسطے وہ چاہے جو
اپنے واسطے چاہتا ہے انتہے یعنے خدا نے جو اوسے دین اور دنیا کی نعمتین
عنایت کین ہین اونہین اور مسلمانون سے دریغ نکرنا اور ہر مسلمان کی دینی
اور دنیاوی حاجت مین مقدور کے موافق مددگار ہونا یہی مسلمانون کے خیرخواہی
ہے تاکہ کوئی مسلمان یہود و نصارے کے اعتراض سنکر اسلام سے برگشتہ
نہو جائے تا مقدور آپ کتاب سنانا اور اگر نہو سکے تو اسطرح کے واعظون
کی مدد کرنا چاہیے فرمایا رسول اللہ صلعم نے لان یھدی اللہ بک رجلا واحدا
خیر لک من ان تکون لک حمر النعم (رواہ بخاری) بخاری مین سہل بن
سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے
سبب سے تیرے واسطے بہتر ہے تجھکو سرخ اونٹ ملنے سے عرب کے نزدیک
سرخ اونٹ عمدہ مال ہے یعنے تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان
ہووے تو یہہ دنیا کی عمدہ ترین حاصلات سے بہتر ہے

سولہوان سبب یہہ ہے کہ امام ابو نعیم اصفہانی حلیۃ الاولیا
مین فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا ابو بکر نے جو مالک کے بیٹے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسے
فرمایا عبد اللہ نے جو احمد کے بیٹے ہین جو حنبل کے بیٹے اونہون نے کہا
کہ مجھسے فرمایا میرے باپ نے کہا کہ ہمسے فرمایا قُتَیبَہ نے وہ ابن
لہیعہ سے وہ واہب سے جو عبد اللہ کے بیٹے وہ عبد الله سے جو عمر کے بیٹے انہون
نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا گویا میری ایک انگلی مین گھی ہے اور دوسرے

مین شہید ہے اور مین اون دونون کو جانتا ہون جب صبح ہوئی مین نے
جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے یہہ ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ تو دو کتابین
پڑہیگا توریت اور قران پہر حضرت عبد اللہ دونون کو پڑہا کرتے تہے انتہے

ستروان سبب یہہ کہ سورہ مائدہ مین حقتعالے فرماتا ہے

يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ قُلْ يَاأَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ یعنی اے رسول پہونچا جو کچہہ اوتارا گیا ہے تیری طرف پروردگار تیرے سے
اور اگر نکرے تو پس نہ پہونچایا تو نے پیغام اوسکا اور اللہ بچائیگا تجہکو لوگون سے
تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم کافرونکو کہہ اے اہل کتاب نہین تم اوپر
کسی خیر کے یہانتک کہ نہ قایم کرو توریت کو اور انجیل کو اور جو کچہہ اوتارا جاتا ہے
طرف تمہارے پروردگار تمہارے سے اور البتہ زیادہ کریگا بہتونکو اونمین
سے جو اوتارا گیا ہے طرف رب تیرے سے سرکشی اور کفر پس مت غم
کہا اوپر قوم کافرونکے (مائدہ ع ۱۰) شاہ عبد القادر صاحب اسکے حاشیہ
مین لکہتے ہین کہ اہل کتاب کو صاف گمراہ کہو اگرچہ وہ ناراض ہون تم کچہہ
پروا نہ کرو اور یہہ اوسوقت مین ہے جبکہ اہل کتاب کیطرف سے اسلام پر کوئی
اعتراض نہ کیا گیا ہو اور جبکہ سیکڑون کتابین اہل کتاب کیطرف سے اسلام
بے اصل ثابت کرنے مین مشتہر ہو چکے ہون اور حکومت کے طرف سے
بلی خطرہ جان و آبرو کا نہو باوجود اسکے فقط اپنی چار رکعت نماز پر
اکتفا کرنا صداقت ایمان کے واسطے کیا بکار آمد ہو سکتا ہے اگرچہ اسلام کا

حق تو مسلمانونکے ذمہ یہہ ہے کہ وہ خطرے کے وقت مین بہی اوسکی ترقی
مین کوشش کرین پہر یہہ تو غور کرو کہ قران مین سوا اس ضرورت کے اور
بہی کہین خدا نے فرمایا ہے وَاِن لَّم تَفعَل فَمَا بَلَّغتَ رِسَالَتَہٗ یعنے اگر یہہ نہ کیا تو کچہہ بہی رسالت
کا حق ادا نہ کیا یہہ تمہارا فقط نماز و روزہ یا مجلسین اور وظیفہ خوانیان کیا کام
آسکتے ہین اور اسکے لیے کئے باتین لحاظ کرنے کے لایق ہین پہلے یہہ کہ اپنی دنیاوی
غرضون مین ہر انسان یگانہ و بیگانہ کے پاس کسقدر خوشامد اور محنت کرتا ہے پس
دینی غرض کے لیئے جو کہ دراصل خدا کا کام ہے زیادہ تر کوشش کرنا چاہئے دوسرے
یہہ کہ موافق کو سمجہانے کی بہ نسبت مخالف کو سمجہانا ذرا مشکل ہے لیکن
جو لوگ کہ ادہر متوجہ نہین ہوتے اونکی کم ہمتی ظاہر ہے کہ مشکل کام نہین چاہتے
تیسرے یہہ کہ کسی ایک شخص کو توبہ اور نیکی کی راہ پر لانا ایک مُردہ زندہ کرنے
سے بہتر ہے (یعقوب ۵ باب ۲۰) کیونکہ اسکا نیک راہ پر چلنا اوس مُردہ
سے جو پہر زندہ ہو کر گمراہی مین اپنا وقت بسر کرے بہتر ہوگا پہر یہہ کہ اوس
مُردے کو بہی تو اپنی زندگی کی حالت مین بالتخصیص یہی درکار تہا یعنے
توبہ اور ایمانداری کہ ہر شخص کی زندگی کا حاصل یہی ہے چوتہے یہہ کہ مرد
غیرت مند وہی ہے جو خدا کیواسطے غیرت مند ہو پس چاہئے کہ جب کسیکو
دیکہے کہ یہہ خدا اور رسول سے بیخبر ہے تو اوسکے خبردار کرنے مین اپنی ساری
ہمت صرف کرنے سے دریغ نہ کرے پانچوین یہہ کہ جو شخص اس کام کو پسند
نہ کرے وہ سخاوت کے درجہ سے آپ کو گرا ہوا سمجہے کیونکہ ایسا شخص نہین
چاہتا کہ خدا کی بے پایان رحمت اوروں تک بہی پہونچے چہٹے یہہ کہ کوشش
کرکے زبان سے سمجہانا جہاد کرنے سے بہتر ہے کیونکہ جہاد کے لیئے اسباب اور
آلات کی حاجت ہے اور اسکے لئے کسی چیز کی حاجت نہین آدمین بہاگنے

دالے کے لیے جہنم ہے اور اوسمین اگر مخالف کے کسی سوال کا جواب
او سوقت نہ دے سکو تو ایمان جانے کا خطرہ نہیں ہے وہ غیر کے ساتھہ
جہاد ہے اور اس مین جان لڑا کر محنت کرنا اپنے نفس کے ساتھہ جہاد ہے
وہ اعضا اور جوارح کی حرکت اور یہہ دل اور جگر کی حرکت ہے اوسمین خلاف
عقل کام کیا جاتا ہے یعنے جہان تلوارین اور گولیان بجلی اور مینہہ کیطرح برستی
ہون وہان جانے کے لیے عقل مصلحت اندیش مقتضی نہین ہوسکتی اور
اسمین سراسر عقل ہی کے مطابق کام کیا جاتا ہے بلکہ جسقدر زیادہ عقل
کی موافقت ہو کام اچھا بنے پھر یہہ کہ خدا نے لوح و قلم بنایا نہ یہہ کہ تیغ و سپر کو بنایا
سب انبیاء علیہم السلام پر کتابین نازل کین اور تلوار کسی پر نازل نہین
کی + سبکو ایمان لانا کتاب پر فرض ہوا نہ یہہ کہ تلوار پر + مردہ زندہ کرنا معجزۂ
انبیا ہے اور تلوار سے مار ڈالنا ہر نیک و بد سے ہوسکتا ہے + کتاب سے
نصیحت کرنے مین کوئی شرط مقدم نہین ہے اور تلوار چلانے کے لیے کتنی
شرطین مقدم ہین مثلاً ہدایت اور مباہلہ اور جزیہ وغیرہ + کتاب پیش کرنے
سے پہلے تلوار چلانا ظلم ہے اور تلوار چلانے سے پیشتر کتاب پیش کرنا انصاف
ہے + تلوار کی خواہش مخلوق کو نیست کرنا ہے اور کتاب کی خواہش
اہل علم سے دنیا کا آباد ہونا + تلوار گویا کو خاموش بناتی ہے اور کتاب خاموش
کو گویا بناتی ہے + کتاب سے ساری صنعتین دنیا مین ایجاد ہوئین اور
تلوار سے بڑے بڑے صنعت گر دنیا سے معدوم ہوئے + کتاب نے بڑے
بڑے ناقصون کو کامل بنایا اور تلوار نے بڑے بڑے کاملونکو ناقص کر دیکھایا +
کتاب بدونکو نیک بناتی ہے اور تلوار نیک و بد دونونکا خون بہاتی ہے +
کتاب پکار رہی ہے کہ حق اللہ اور حق العباد کو پہچانو اور تلوار پکار رہی ہے

ترحق اللہ اور حق العباد دونون سے آنکھہ بند کرلو کتاب مونس ہر ناتوان
ہے تلوار دشمن خانمان . کتاب سے ہمنے پہچانا کہ خدا رگ گردن
سے نزدیک تر ہے اور تلوار سے پہچانا کہ ملک الموت رگ گردن سے نزدیکتر ہے
کتاب مُردونکے نام کو زندہ رکہنے والے ہے اور تلوار زندونکو مردہ بنانے والے
کتاب سے خدا کی قدوسی اور پاکی ظاہر ہے تلوار سے مرد کی سفاکی ظاہر
کتاب کلام جناب باری ہے تلوار آہنگر کی دستکاری ہے تلوار
کتاب کے زیر حکم ہے اور کتاب تلوار کے زیر حکم نہین ہے کتاب سے
سامان زندگی ہے اور تلوار سے سامان موت . سارے معاملات دنیا
کا انتظام کتاب سے ہے اور سارے معاملات دنیا کا اختتام تلوار سے ہے
کتاب انسانون کے دلونکو جلا بخشنے والی ہے تلوار انسانون سے
جلا پانے والے کتاب مثل آب حیات ہے تلوار مثل سودہ الماس
کتاب ابر رحمت ہے تلوار برق جہانسوز ہے کتاب عالمون کی
زینت ہے تلوار جاہلون کی زینت کتاب عقل زیادہ کرنیوالے ہے تلوار
جہان برباد کرنیوالے کتاب دلونکا نور ہے تلوار آنکہونکا ناسور کتاب ایکدوسرے
سے محبت کرنا سکہلاتی ہے اور تلوار ایک دوسرے سے لڑنا اور مرنا
دوسمین بالکل قطع تعلق ہوجاتا ہے اور اسکی تاثیر قیامت تک باقی رہ گئی
جب تک ایک سے دوسرے کو فیض پہونچتا جائیگا پہر اس زبان سے
سمجہانے اور جہاد کرنے مین ایک اور عجیب تفاوت ہے کہ یہان کتاب
ہے اور وہان تلوار یہان علم خرچ کرنے پڑتا ہے اور وہان حیل کام مین لایا جاتا ہے
پس کیا عالم اور جاہل مین کچہہ فرق ہی نہین ہے ایک اور بات بہی یاد رکہنا
چاہیے کہ مارنے والے سے جلانے والا بہتر ہوتا ہے پس جو لوگ کہ مخالف

کو جب جواب نہین دے سکتے تو اوس سے لڑنے کو تیار ہو جاتے ہین اونکو
انسانیت سے گذرا ہوا سمجھنا بلکہ جانورسے نسبت دینا چاہیئے کیونکہ جب
اوس من قوت بیانی نہین ہے تو ضرورتاً اور بضرورت وہ صرف پھاڑ کھانا
یا سینگ مارنا ہی جانتا ہے ورنہ انسان کے نزدیک کونسا کام ایسا ہے جو
زبان سے نہین ادا ہوسکتا بشرطیکہ اوس فن مین کچھہ لیاقت تو حاصل
کی ہو بلکہ جراحات اللسان اشد من السنان ہوتا ہے
اگر جہاد کرکے سب کافر و مشرک قتل کروا ئے جائین تو اسلام کن لوگون مین پھیلے
اور مخالف کو مغلوب کرکے جزیہ پر اکتفا کرنا دلیل اسکی ہے کہ جہاد اسلام شایع
کرنے کے واسطے نہین بلکہ امن قایم کرنے کے واسطے ہے چنانچہ فرمایا حقتعالے
نے وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ (بقر ع ۲۴) خاتم المفسرین شاہ عبدالقادر
صاحب اس آیت کے فایدہ مین لکھتے ہین کہ لڑائی کافرون سے اسیواسطے ہے
کہ ظلم موقوف ہو اور دین سے گمراہ نکرسکین اور حکم اللہ کا جاری رہے اگر
تابع ہو کر رہین تو لڑائی کی حاجت نہین اور ایمان تو دلپر موقوف ہے زور
سے مسلمان کرنا کیا حاصل اسلئے ہم لوگ مساکین اسلام ہین ہمین ایسا طریقہ اختیار
کرنا چاہیئے جس سے اسلام کی صداقت اور راستبازی غیرون پر اپنا اثر
کرے اور دنیا کی شان و شوکت پر عاقبت کی خوبیون کو مقدم سمجھین غرض
یہہ کہ زمانۂ حال بلکہ ہر حال مین بہ نسبت اون کتابون کے کہ جو اہل اسلام آپسکی
رد و بدل مین لکھتے ہین ایسی کتابون کی کہ جو غیرون کے فایدہ کے لئے لکھے جاوین
زیادہ ضرورت ہے کیونکہ اون تصنیفون کا نفع یگانون ہی تک منتہی ہو جاتا
اور انکا فایدہ یگانون اور بیگانون تک پہونچتا ہے بقول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ
ان یک گلیم خویش بدر میبرد ز موج	وین جہد میکند کہ بگیرد غریق را

ہندوستان مین آج عیسائی مذہب والونکی طرف سے جو مذہب پہیلانے کے
لئے کوشش ہورہی ہے اوس سے مسلمانونکو واقف ہوجانا چاہیئے کہ اس
کام کے واسطے عیسائی سات سو مشنین قایم ہین اوراون مین پانسو مشنری
یعنے ولایتی پادری اور ولیسی کتاب سناتے ہین اوراونکی محنتون سے شروع
ہندوستان اب تک عیسائی موجود ہین اورانمین سے تین لاکہہ ہندوستانی
عیسائی صرف مشنریون کے ساتہہ دین عیسوی کے پہیلانی مین سرگرم
ہین بعضے ان مین سے انجیل شہرون اور گانؤن مین سناتے اور بعضے انجیل
پڑہاتے ہین اور سال سال ایک لاکہہ سے زیادہ ہندوستانی لڑکے جواب تک
عیسائی نہین ہوئے مشن کے مدرسون مین انجیل پڑہائے جاتے ہین اور
دو مجلسین صرف دینی کتابون کے چہپوانے کے بندوبست کیواسطے مقرر
ہین ایک بیبل سوسائیٹی کہ جس مین صرف توریت وانجیل غیر زبانون
مین چہپتی ہے اور دوسرے ٹرکٹ سوسائیٹی کہ جس مین وہ رسالے اور کتابین
جو اسلام وغیرہ کی تردید مین تصنیف کی جاتی اورانہین رسالون کے چہاپنے
کے واسطے جو روپئے کہ چندہ سے جمع ہوتے صرف ایک شہر لندن سے ہر
سال ایک کروڑ روپئے سے زیادہ جمع ہوتا ہے اور بیبل سوسائیٹی کا خرچ اس
سے بہت زیادہ ہے اور پادریون اور مدرسون اور مدرسون کا خرچ اور
تنخواہین یہہ سب چندہ سے جاری ہین اسیطرح ہم لوگون کو بہی چاہیئے کہ جسکو خدا نے
جسقدر امکان اور مقدور عطا کیا ہے وہ اوسقدر خدا کے کام مین مصروف
ہو اور اپنے دنیاوی مصارف کو اسقدر ترقی نہ دے کہ خدا کے اجلال
کے واسطے خرچ کرنے مین مجبور رہے کیونکہ حقتعالے نے مسرف کے حق مین فرمایا
ہے اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا تحقیق بیجا

خرچ کرنے والے ہین بہائی شیطانون کے اور ہے شیطان واسطے پروردگار اپنے کے کفر کرنے والا انتہی سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر برابر کوہ اُحد کے زر نیک کام مین صرف کرین تو وہ اسراف نہین ہے اور اگر ایکجو باطل مین صرف کرین اسراف ہوا (از تفسیر حسینی) پہر یہہ کہ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ یعنے اسراف کرنے والے وہی ہین رہنے والے دوزخ کے (سورہ مومن رکوع ۵) پس جن لوگون کو کہ ایسی نہی خرچ سے انکار ہے اونکا خدا کی راہ مین جان دینا ہی ایمان کو ثابت نہین کرتا کیونکہ مرنا قبول کرتے مگر خرچ کرنا نہین قبول کرتے ہین

بد نیا رسے چو خرِ در گل بماند
وگر الحمد گوئی صد بجو اند

خداوند خرمن زیان میکند
کہ با خوشہ چین سرگران میکند

با حسانے آسودہ کردن دلے
بہ از الف رکعت بہر منزلے

زر و نعمت اکنون بدہ کان تست
کہ بعد از تو بیرون ز فرمان تست

رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ
رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ
لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا
وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝
وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۝ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ
مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعِلْمًا نَافِعًا
وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَّخُلُقًا مُّسْتَقِيْمًا
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ وَاِنِّيْ فَقِيْرٌ
فَارْزُقْنِيْ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

فصح ثانی

اسمین دو بزے ہین

بزہ اول

خدا تعالے نے دین اسلام کو کامل کیا ہے چنانچہ فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا یعنے آج کے دن پورا کیا مین نے واسطے تمہارے دین تمہارا اور پوری کی اوپر تمہارے نعمت اپنی اور پسند کیا واسطے تمہارے اسلام دین اچھا (سورہ مائدہ رکوع ۱) آج اس دین کے سوا اور سب دین ناقص ہین ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم خاتم انبیاء ہین اور غیر دین والونکے بہی خاتم انبیاء تہے چنانچہ حضرت عیسٰی کے بعد صعود بہی نبوت ختم نہو ئی تہی حضرات حواریون رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اللہ رب العلمین نے سورہ یٰسین رکوع ۲ مین رسالت و پیغمبری کے ساتہہ ذکر فرمایا ہے اور انجیل مین اعمال ۱۱ باب ۲۷ و ۲۸ اور ۱۳ باب ۱ و ۲ اور ۱۵ باب ۳۲ اور ۲۱ باب ۱۰ و ۱۱ اول قرنتیون کا ۱۲ باب ۱ اور ۹ باب اور ۲ قرنتیو نکا ۱۲ باب ۱۲ گلتیو نکا ۲ باب ۸ اول طمطاؤس ۲ باب ۷ اور ۲ طمطاؤس ۱ باب ۱۱ مین نبیون اور رسولون کا مذکور ہے جو کہ حضرت عیسٰی کے بعد صعود تہے یعنے حواریون اور اونکے سوا بہی یروسلم مین کئی نبی گذرے ہین وغیرہ اور یہوداہ اور سیلاس کہ وہ بہی نبی تہے

اور یہہ کہ اگلے انبیاء علیہم السلام نے اپنے بعد دوسرے کے آنیکی خبر دی ہے مگر حضرت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ لا نبی بعدی یعنے میرے

بعد کوئی نبی نہین پہر یہہ کہ اہل اسلام سب نبیون کو مانتے ہین کیونکہ دین اسلام
کامل ہے اور غیر دین والے کسی نبی کو مانتے اور کسیکو نہین مانتے ہین جیسے یہودی
حضرت یحییٰ و حضرت عیسیٰ کو اور عیسائی حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم کو نہین مانتے
ہین اور ان کے حق مین حقتعالے سورہ نساء رکوع ۲۱ مین فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ
یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ
وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ
ذٰلِکَ سَبِیْلًا ۝ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا ۝ یعنے بالتحقیق جو لوگ منکر ہین اللہ
اور اوسکے رسولون سے اور چاہتے ہین کہ اللہ اور اوسکے رسولون مین فرق
ڈالین اور کہتے ہین کہ ہم مانتے ہین بعضون کو اور بعضون کو نہین مانتے اور چاہتے
ہین کہ نکالین ایک راہ اوسکے بیچ مین سے یہی لوگ ہین کافر سچ مچ اسلئے پس
چاہئیے کہ مسلمان غیر مذہب والونکو نصیحت کرین کیونکہ وسے کامل دین پر ہین
اور غیر مذہب والے مسلمانون کو نصیحت نہین کرسکتے کیونکہ وسے ناقص ہین
پہر یہہ کہ مسلمانون کو اس سبب سے کہ قران مجید کا نزول باعث النسخ ادیان
سابقہ ہوا یہود و نصاری سے بحث و مناظرہ مقتضائے عقیدہ اسلامی ہے لیکن
توریت و انجیل مین بطلان حقیت اسلام کا کہین ذکر نہین مسلمانون سے بحث
او حجت کرنا محض بیجا اور ناروا ہے ہان جبکہ کوئی مسلمان اون سے گفتگو
دینی کرے تو صرف اپنے دینکا ثبوت اور اپنی کتاب الہامی کی صحت بیان
کرنا چاہئیے اور جب ارادہ قبول اسلام کا ہو تو مسلمانون سے ثبوت اسلام کی
دلیلین دریافت کرنا چاہئیے پہر سورہ ال عمران رکوع ۱۲ مین اللہ جلشانہ فرماتا ہے
کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ
یعنے تم ہو بہتر سب امتون سے جو پیدا ہوئین لوگون مین حکم کرتے ہو پسند بات کا

اور شرع کرنے ہونا پسند ہے اور ایمان لائے ہو اللہ پر اسلئے اب چاہئے کہ پہلے پسند
بات کرنے کی لیاقت حاصل کرین تاکہ ناپسند باتین نہ بکین ایسا نہو کہ تم دوسرے
مذہب والون کے حق مین برا بہلا بکو اور اسکے عوض مین وہ تمہارے خدا
و رسول کو برا کہین تو گویا تم آپ اس کفر کا باعث ہوئے اور یہہ ایسے بد
زبانون کے جہنم مین جانے کا سبب ہوگا اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ
وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ یعنے خبردار ہو تحقیق وہ ہین فساد کرنے والے لیکن نہین سمجھتے
(وہ آپکو فسادی) سورہ بقر رکوع ۲ پس ہر کارے وہر مردے کسی انسان کو
ہرگز روا نہین کہ جس کام سے پہلے واقفکاری حاصل نہ کی ہو اوس مین ہات
لگائے کیونکہ ایسے بیوقوفونکو دیکھہ کر مخالفین اسلام سمجھتے ہین کہ اہل اسلام کیا بیہودہ
اسیقدر ہے اسلئے ضرور ہے کہ بپاس حرمت اسلام ایسے لوگ بزرگان
و رئیسان قوم کیطرف سے ایسے ناروا جرات کرنے سے باز رکہے جائین
تاکہ اون بیوقوفون کے ساتہہ اور لوگ بہی بمخالفت نہی منکر مواخذہ قیامت
مین نہ کہنچے جائین کیونکہ دین اسلام کامل ہے نہ یہہ کہ ہر مسلمان کامل ہے۔
اور سورہ بقر رکوع ۲ امین حقتعالے فرماتا ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً
وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ
شَهِيْدًا ۞ یعنے اسیطرح کیا ہمنے تمکو امت اوسط کہ تم ہو بتلانے والے
لوگونپر اور رسول تمپر بتانے والا انتہی اگرچہ امت اوسط ہونے کے فایدے اور
مصلحتین جو کچھہ ہین اونکا شمار خدا ہی کو خوب معلوم ہے لیکن اتنا تو ظاہر
ہے کہ اوسط درجہ ہر حال مین پسندیدہ ہے کیونکہ مسرف جہنم مین جائیگی اور
بخیل بہی جہنم مین جائینگے مگر وہ لوگ کہ جو نہ بیکار خرچ کرتے اور نہ ضرورت کے
وقت بخیل ہو جاتے وہی اوسط وسطے مین ہین یہہ زیادتی ایسی ہے جیسے

عید کے دن روزہ رکہنا اور کمی ایسی ہے جیسے رمضان مین روزہ نرکہنا اور ان دونون باتونکے سوا جو ہے وہ اوسط حالت ہے یعنے جہان تک حکم ہے کرے اور جہان حکم نہین باز رہے کہ پوری فرمانبرداری یہی ہے اور موقع اور بیموقع بکنا اور پوچہنے کے وقت جواب ندینا ہی ایساہی ہے بہتر یہہ ہے کہ بیموقع نہ بکے اور موقع پر چُپ بہی نرہے اور یہی اوسط حالت ہے بقول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ

دو چیز تیرہ عقل است دم فروبستن + بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

پہر یہہ کہ سال کا اوسط موسم بہار اور زندگی کا اوسط جوانی اور مزاج کا اوسط اعتدال اور ہر چیز کا اوسط اوسکی ابتدا اور انتہا سے بہتر ہوتا ہے

۱

پہر امت اوسط ہونے کی ایک دلیل یہہ بہی ہے کہ عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ کو اونکے رتبے سے زیادہ جانتے ہین یعنے خدا اور یہودی حضرت عیسیٰ کو اون کے مرتبہ سے کم سمجہتے ہین یعنے نبی ہی نہین جانتے اور مسلمان اوسط درجے مین ہین یعنے نہ حضرت عیسیٰ کو اونکے مرتبے سے کم اور نہ زیادہ سمجہتے ہین

۲

دوسری دلیل یہہ ہے کہ تمام دنیا مین صرف تین مذہب خدا پرست ہین یعنے یہودی اور عیسائی اور مسلمان اور یہہ تینون ایکہی خدا کو مانتے ہین جنکی بابت سورہ عنکبوت رکوع ۵ مین لکہا ہے اِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ یعنے ہمارا خدا اور تمہارا خدا ایک ہے اور ہم اوسکے حکم پر مین اسلئے پس دنیا مین یہودیون کا شمار مسلمانون سے کم ہے یعنے کل نوّے لاکہہ ہین اور عیسائیون کا شمار مسلمانون سے زیادہ ہے یعنے بائیس کروڑ اسّی لاکہہ اور مسلمانونکا شمار ان دونون کے درمیان مین ہے یعنے گیارہ کروڑ (از طریق الحیات فارسی مصنفہ پادری فانڈر صاحب مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۴۳ء صفحہ ۸۲) پس ہر حال مین خدا نے مسلمانونکو ان دونون کی نسبت اوسط درجے مین رکہا ہے

اب اگر کوئی کہے کہ امت اوسط تو عیسائی ہین اسلئے کہ یہود اونسے بیشتر اور مسلمان اونکے بعد ہین تو اسکا جواب یہہ ہے کہ اگر دین اسلام کا ظہور پیش از مذہب عیسائی ہوتا اور قران مجید مین خدا مسلمانونکو امت اوسط فرماتا تو پیشین گوئی کی کیا فضیلت تہی بلکہ وہ تو صرف تواریخ ہو جاتی مگر کلام الہی کی فضیلت تو اسمین ہے کہ جو بات امکان بشریہ سے باہر ہے جیسے تعیین تعداد اہل مذہب اوسکو امت اوسط یعنے مسلمانونسے کم و زیادہ شمار مین رکھکر پیشین گوئی کو پورا کیا اور یہی بات کلام الہی کی صداقت مین پاک فہم لوگونکے لیے کافی ہے دیکھو حضرت عیسیٰ کا قول اسیطرح پچھلے پہلے ہونگے اور پہلے پچھلے ہونگے کیونکہ بہت سے بلائے گئے پر برگزیدہ تھوڑے ہین (متی ۲۰ باب ۱۶) پس ظاہر ہے کہ پچھلے ہونیکے سبب وہ پہلے ہوئے اگر پچھلے نہوتے تو پہلے کیونکر ہو جاتے پس مسلمان تعین وقت مین پچھلے اور تقرب مراتب مین پہلے اور عقیدہ اور ایمان وغیرہ مین اوسط ہین پہر اگر کوئی کہے کہ شروع مین مسلمان یہودیون سے بہی کم تہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ اس سے اور زیادہ اس پیشین گوئی کی فضیلت ظاہر ہوئی کہ جس وقت اہل اسلام نہایت کم تہے خدا نے یہہ کلام فرمایا اور ایک مدت کے بعد اوسے پورا کر دکہایا

تیسری دلیل یہہ ہے کہ مسلمان نہ قادر مطلق خدا کی ذات کا انکار کرتے جیسے کہ دہریے وغیرہ اور نہ اوسکی وحدانیت مین تثلیث کو شامل کرتے ہین جیسے کہ عیسائی

چوتہی دلیل یہہ ہے کہ ہر ایک نبی اولو العزم جو کسی نبی اولو العزم کے بعد آتا ہے تو پہلے سے دوسرے کی عمر آدہی ہوا کرتی ہے چنانچہ حضرت موسیٰ کی عمر ایکسو بیس ۱۲۰ برس کی تہی اور حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی اونکے عمر سے نصف یعنے ترسٹہہ ۶۳ برس کی تہی اس ترسٹہہ برس مین پہلا اور پچھلا اور سنہ رواں یہہ تین سال کامل

نہین کہلاتے مثلاً پہلا سال ختم نہ آخر ہو اور پچھلا شروع ہو اور حضرت عیسیٰ
کی عمر حضرت محمد مصطفے صلعم کی عمر سے آدہی تہی یعنے تینتیس ۳۳ برس اور یہان
بہی تین سال کا نصف بموجب قاعدہ اول نکال ڈالنا چاہئے پس چونکہ اس شمار
مدت عمر مین حضرت عیسیٰ کی عمر نصف کے حساب مین حضرت موسیٰ کی عمر سے
تیسری تقسیم مین شمول پانی ہے یعنے حضرت موسیٰ کی مدت عمر کا جو نصف ہے
اوسکا نصف حضرت عیسیٰ کی عمر ہے اور حضرت محمد مصطفے صلعم کی عمر حضرت
موسیٰ کی عمر سے دوسرے تقسیم مین آتی ہے پس اس حساب سے بہی اوسط
درجہ اسلام کے لئے رہا کہ حضرت رسول خدا صلعم کی عمر حضرت موسیٰ سے کم اور
حضرت عیسیٰ سے زیادہ تہی

پانچوین دلیل یہہ کہ حضرت موسیٰ کی جو شریعت تہی اگرچہ وہی شریعت تینون
خداپرست مذہبون کی شریعت ہے لیکن یہودیون کیواسطے اوس مین شدت
ہے جیساکہ خروج و استثنا وغیرہ سے ظاہر ہے اور مسلمانون کے واسطے اوس مین
تخفیف ہے جیساکہ قران مجید سے ظاہر ہے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اور عیسائیون
کے واسطے اوس سے بالکل آزادی ہے جیساکہ انجیل سے ظاہر ہے پر اتنا حکم
اسلئے کہ کمزور اور بیفائدہ تہا اوٹہ گیا (عبرانیون کا ۷ باب ۱۸) پس اسلام کے لئے
ہر حال مین اوسط ہی درجہ رہا کہ نہ یہودیون کی سی پابندی کہ کسی بیگانہ سے ملنا
تک جائز نہین اور نہ عیسائیون کی سی آزادی ہے کہ خاکروب ہو یا چمار کسی سے بہی
پرہیز نہین

چہٹے دلیل یہہ کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اضل اللہ عن الجمعۃ من کان قبلنا
فکان للیہود یوم السبت و کان للنصاریٰ یوم الاحد فجاء اللہ بنا و ہدانا اللہ لیوم الجمعۃ
فجعل الجمعۃ والسبت والاحد وکذالک ہم تبع لنا یوم القیمۃ نحن الآخرون من اہل الدنیا والاولون

یوم القیمۃ المقضی لہم ویروی بینہم قبل الخلایق رواہ کذا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بہکا دیا خدا نے جمعے سے اونکو جو ہمسے پہلے تہے تو یہودیون کے
واسطے ہفتے کا دن ہوا اور نصاری کے واسطے یکشنبے کا دن ہوا پہر خدا ہمکو لایا سو خدا
نے ہمارے واسطے جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنے جمعے
کو مقدم کیا ہفتے اور یکشنبے پر اور اسیطرح وہ لوگ ہمارے پس رو ہونگے قیامت کے
دن ہم دنیا مین تو پچھلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق
سے پہلے اور ایک روایت یون ہے کہ ہم اون لوگون مین مقدم ہین جنکا فیصلہ سب
خلق سے اول ہوگا پس جبکہ مسلمان دنیا مین پچھلے اور قیامت مین پہلے ہین تو امور دینی
مین اوسط آپہی ہوئے کیونکہ قیامت مین اول ہونے کا وسیلہ یہی ہے جیسا کہ فرمایا
حقتعالے نے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ط
پس ہمکو انکو توریت و زبور اور صحایف انبیا علیہم السلام اور انجیل پر ایساہی ایمان لانا
چاہئے جیسا کہ قران پر چنانچہ سورہ عنکبوت رکوع ۵ مین ہے وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ
اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ
اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝
یعنے اور نہ جہگڑا کرو اہلکتاب کے ساتہہ مگر احسان کیصورت سے بجز اون لوگون کی
جنہون نے بدی کی ہے اور کہو کہ ہم اوسپر ایمان رکہتے ہین جو ہمپر نازل ہوئی اور
اوس پر جو تمپر نازل ہوئی خدا ہمارا اور تمہارا ایک ہے اور ہم سب اوسی کے
ہو رہے ہین انتہے تفسیر حسینی مین اُنْزِلَ کے معنے لکہے ہین و آنچہ فرو فرستادہ
اند بشما یعنے توریت و انجیل و زبور
اور حاشیہ ترجمہ شاہ عبدالقادر رح مین لکہا ہے کہ شرکو نکا دین جڑ سے غلط ہے اور
کتاب والونکا دین اصل مین سچ تہا تو ان سے اونکی طرح نہ جہگڑو کہ جڑ سے اونکی بات کو

نرمی سے بات واجبی سمجہاؤ مگر جو اون مین بے انصافی پر آوے اوسکو سزا دینی ہے انتہے یہان سے ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام یا توریت و انجیل کو ہرگز برا کہنا نچاہیے مگر جو عیسائی کسی مسلمان کے سامہنے اسلام کے ہجو یا مسلمانونکو سخت سست بکے تو تم بہی اوسے بے صبری کیحالت مین ملامت کرلو اور اگر صبر ہو سکے تو اتمام حجت کافی ہے انتقام سے صبر بہتر ہے لیکن خدا کی کتابون اور خدا کے پیمبرون کی اہانت اسلام و ایمان کے خلاف ہے چنانچہ سورہ نساء رکوع ۲۰ مین ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا یعنے اے ایمان والو ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور اوس کتاب پر جو اوسنے اوتاری اپنے رسول پر اور اوس کتاب پر جو اوسنے اوتاری پہلے اور جو کوئی منکر ہو اللہ سے اور اوسکے فرشتون سے اور اوسکے کتابون سے اور اوسکے رسولون سے اور آخر روز سے پس بالتحقیق وہ دور کی گمراہی مین پڑا انتہے بیضاوی مین اس آیت کی تفسیر اسطرح ہے امنوا بالله ورسله والكتب الذی نزل علی رسوله والكتب الذی انزل من قبل اثبتوا علی الایمان بذلك ودوموا علیه وامنوا به بقلوبكم كما امنتم بلسانكم او امنوا ایمانا عاما یعم الكتب والرسل فان الایمان بالبعض كلا ایمان

یعنے ایمان لاؤ خدا پر اور اوسکے رسول پر اور اوس کتاب پر جو اوسنے اپنے رسول پر نازل کی اور اوس کتاب پر جو اوسنے پیشتر نازل کی تہی یعنے اوسپر اپنا ایمان مضبوط رکہو اور ہمیشہ انہیں پر رہو اور جسطرح اپنی زبانون سے اونپر جمیع ایمان رکہتے ہو اوسیطرح اپنے دلونسے ایمان رکہو کیونکہ انمین سے صرف بعض پر ایمان رکہنا گویا کچہہ ایمان نرکہنا ہے انتہے تفسیر حسینی مین والکتب الذی انزل من قبل کی تفسیر یون لکہی ہے ایمان آوردہ اید از روے تصدیق ایمان آورید بطریق تحقیق انتہے پہر سورہ مومن مین رکوع ۸ مین حقتعالے فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

بِالْکِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ
وَالسَّلٰسِلُ یُسْحَبُوْنَ فِی الْحَمِیْمِ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ۝ یعنے جنہون نے جھٹلایا اس
کو اور اوسکو جو بہیجا ہمنے اپنے رسولون کے ساتھ سو آخر جان لینگے جب طوق
ہون گے اونکی گردنون مین اور زنجیرین جس سے کہنچے جاوینگے جہنم مین پہر
وہ جلائے جاوینگے آگ مین انتہے یہہ ہیبت ناک سزا کچہہ صرف اونہین لوگون کے
واسطے نہین ہے جو قران کا انکار کرین بلکہ اوسکا بہی جو خدا نے بہیجا اپنے پہلے
رسولونکے ساتہہ

سورہ انعام رکوع ۱۹ مین ہے ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ تَمَامًا عَلَی الَّذِیْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِیْلًا
لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ ۝ یعنے پہر ہمنے موسی کو کتاب
دی جو احسن بات پر کامل ہے اور ہر شے کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت ہے کہ
شاید یہہ لوگ اپنے رب سے ملنے پر ایمان لاوین انتہے تفسیر حسینے مین ہے پس داد
موسی را توریت جہت تمامے کرامت و نعمت بر کسیکہ نیکو قیام نماید باحکام وے و
بیان ہر چیزیکہ بکار آید در دین بر سبیل تفصیل و خداوند ہدایت و بخشش شاید کہ بنی اسرائیل
بلقاے پروردگار خود یا ملاقات جزاے او ایمان آرند

لیکن اگر کوئی کہے کہ توریت ایسی کامل اور ہدایت اور رحمت ہے تو پہر قران نازل
ہونے کی کیا ضرورت تہی اسکا جواب اسی آیت کے بعد دوسری آیت مین موجود
ہے وَهٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَکٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلُوْٓا
اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْکِتٰبُ عَلٰی طَآئِفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ کُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِیْنَ
اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْکِتٰبُ لَکُنَّآ اَهْدٰی مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَکُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ
رَّبِّکُمْ وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ یعنے اور یہہ کتاب مبارک (یعنے قران)
ہمنے نازل کی پس اوسکو مانو اور خدا سے ڈرو شاید کہ تمپر رحم کیا جائے مبادا تم کہو

کہ ہمسے پہلے دو طایفون پر کتاب نازل ہوئی اور ہم اوسکے پڑہنے سے ناواقف ہین
یا شاید تم یہہ کہتے کہ اگر کتاب ہمپر نازل ہوتی ہم ضرور اونسے بہی زیادہ تر اوسکی
ہدایت مانتے پس تمہارے رب نے صاف بیان اور ہدایت اور رحمت تمہارے
پاس بہیجی انتہے اور سورہ احقاف رکوع ۲ مین ہے وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا
وَّرَحْمَةً وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ یعنے اس سے پہلے
کتاب موسی امام و رحمت ہے اور یہہ کتاب (یعنے قران) زبان عربی مین اوسکی تصدیق
کرتی ہے تاکہ متنبہ کرے اون لوگونکو کہ ظلم کرتے ہین اور خوش خبری واسطے احسان کرنے
والونکے انتہے یہہ آیت بہی آیت گذشتہ کی مانند ہے بخاری عن ابی ہریرۃ قال کان اہل کتاب
یقرءون التوریۃ بالعبرانیۃ ویفسرونہا بالعربیۃ لاہل الاسلام فقال رسول اللہ صلعم
لا تصدقوا اہل الکتب ولا تکذبوہم وقولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمعیل
واسحاق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون [illegible] روایت
ہے کہ یہودی عبرانی مین توریت پڑہتے تہے اور مسلمانونکے لئے عربی مین اوسکا مطلب بیان کرتے تہے
مگر مسلمانونکو یہہ معلوم نہ تہا کہ وہ مطلب صحیح ہے یا نہین اسلئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم اہل کتاب
کو نہ سچا بتاؤ نہ جہٹلاؤ اور تم کہو ہمنے یقین کیا اللہ پر اور جو اوترا ہمپر اور جو اوترا اونپر
اور جو اوترا ابراہیم و اسمعیل و اسحاق و یعقوب اور اونکے اولاد پر اور جو ملا موسی کو اور
عیسی کو اور جو ملا سب نبیون کو اپنے پروردگار سے ہم فرق نہین کرتے ایک مین
اون سب سے اور ہم اوسکے حکم پر ہین انتہے

اب بعض وہ آیتین جو بالکل ترجمہ آیات توریت و انجیل کا ہے قران سے لکہی جاتی ہین
تاکہ مطابقت سب الہامی کتابون کی ثابت ہو لیکن پیشتر معلوم کرنا چاہئے کہ قصص
و حکایات مندرجہ قران مجید چنانچہ ہبوط آدم و حوا کا بیان اور چہہ دن مین زمین و
آسمان وغیرہ کا پیدا ہونا اور نوح اور طوفان اور ابراہیم اور سارہ اور اسحاق اور لوط

اور صیدا و عمورہ کی تباہی اور موسیٰ اور یوسف کی تاریخین اور ذکریا اور یحیٰ
اور عیسیٰ مسیح اور اونکے پیش خبری بزبان جبرئیل اور اونکا باکرہ مریم کے حمل مین
آنا اور متولد ہونا ان سب امرون مین بلکہ علاوہ اسکے اکثر مقامات توریت و انجیل
مین لفظاً لفظاً مطابقت ہے اون سب مقامونکو اگر نقل کرون تو کتاب کا بڑا حجم
ہوجائے اسلیئے اون سب قصص کو اور سب احکام شرایع کو جو تمام شرایع قدیم
سے بالکل مطابق ہین مثل احکام جنب و حایض و نفسہ و احکام حلال و حرام جانور
وغیرہ یہہ سب چھوڑکر صرف چند باتونکو بطور مشتے نمونہ از خروارے لکھنا کافی ہوگا
۱ سورہ مایدہ رکوع ۶ مین ہے وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ
بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ یعنے اور لکھدیا ہمنے
اونپر اوسمین کہ جی کے بدلے جی اور آنکھہ کے بدلے آنکھہ اور ناک کے بدلے ناک اور
کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور مجروحی کے لیئے قصاص
انتہے یہہ مضمون بعینہٖ خروج ۲۱ باب ۲۳ - ۲۵ مین موجود ہے تفسیر حسینی مین کتبنا
علیہم فیہا کی تفسیر یون لکھی ہے و نوشتیم بر بنی اسرائیل در توریت
۲ اور سورہ مایدہ رکوع مین ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ
یعنے حرام کیا گیا اوپر تمہارے مردار اور لہو اور گوشت سور کا اور جو کچھہ پکارا جاوے سوا
اللہ کے ساتھہ اوسکے اور گلا گھونٹے اور یہی مضمون سورہ بقر رکوع ۲۱ مین بہی ہے
یہہ مضمون اعمال ۱۵ باب ۲۰ مین ہے صرف گوشت خنزیر کیجگہہ اعمال مین حرامکاری
لکھا ہے اور یہہ صرف عبارت انجیل کی غلطی ظاہر ہے کیونکہ اس مقام پر حلال و
حرام خوراک کا ذکر ہے حرامکاری سے یہان کیا علاقہ چونکہ انجیل مین تین قسم کے کلام
شامل ہین ایک حضرت عیسیٰ کا کلام اور دوسرے حواریون کا کلام اور تیسرے
حواریونکے شاگردون کا کلام پس یہہ آیت حواریونکے شاگردون کی تصنیف ہے یعنے

لوقا کی جو مصنف کتاب اعمال ہے

۳ سورہ فتح رکوع ۴ مین ہے ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ
فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ
یعنے یہہ ہے صفت اون کی بیچ توریت کے اور صفت اونکی بیچ انجیل کی جیسی
کہیتی نکالے شاخ اپنی پس قوی کرے اوسکو پس کہڑے ہوجاوین اوپر جڑ اپنی کے
خوش لگتی ہے کہیتی کرنیوالے کو یہہ تمثیل یہہ الیش ۲۰ باب ۱۲ اور متی ۱۳ باب ۸
و ۳۱ و ۳۲ مین موجود ہے

۴ اور سورہ صف رکوع ۱ مین ہے وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي
رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ
کہا عیسی بیٹے مریم نے اے بنی اسرائیل تحقیق مین رسول اللہ کا ہون طرف تمہارے
ماننے والا واسطے اوس چیز کے کہ آگے میرے ہے توریت سے اور خوش خبری دینے والا
ساتھہ اوس پیغمبر کے کہ آویگا پیچھے میرے نام اوسکا احمد ہے (تفسیر حسینی مین ہے
در ترجمہ کلام عیسے علی نبینا و علیہ السلام برین وجہ است کہ انی ذاہب الی ربی و ربکم
والفارقلیط جاء و معنی فارقلیط احمد است) اس آیت
کا پہلا حصہ متی ۵ باب ۱۷ و ۱۸ آیت مین اور پچھلا حصہ یوحنا ۱۴ باب ۱۶ آیت مین ہے

۵ سورہ مایدہ رکوع ۶ مین ہے مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ
تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ یعنے اون لوگون مین سے کہ کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھہ مونہون اپنے
کے اور نہ ایمان لائے دل اونکے یہہ مضمون مرقس ۷ باب ۶ آیت مین ہے

۶ سورہ نساء رکوع ۲۳ مین ہے إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ
أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ یعنے سواے اسکے نہین کہ مسیح عیسے بیٹا مریم کا ہے
پیغمبر اللہ کا اور حکم ہے اوسکا ڈالدیا اوسکو طرف مریم کے اور روح ہے اوسکی طرف سے

انتہے یہہ مضمون یوحنا باب ۱۳ اور ۱۴ مین موجود ہے

۷ سورہ بقر رکوع ۱۰ مین ہے وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ یعنے اور دی ہمنے عیسی بیٹے مریم کو معجزے ظاہر اور قوت دی ہمنے اوسکو ساتہہ روح پاک کے انتہے یہہ مضمون لوقا ۲ باب ۴۰ مین ہے اور مسیح کے معجزونکا ذکر انجیل مین اکثر جگہہ ہے

۸ سورہ نساء رکوع ۲۱ مین ہے وَاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ یعنے اور بسبب لینے اونکے کے سود کو اور تحقیق منع کی گئے اوس سے انتہے تفسیر حسینی مین ہے وحالانکہ نہی کردہ شدہ اند از اخذ ربا در توریت انتہے پس توریت مین یہہ ممانعت احبار ۲۵ باب ۲۷ یرمیاہ ۱۵ باب ۱۰ مین ہے

۹ سورۂ احقاف رکوع ۲ مین ہے وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ یعنے اور جسدن روبرو لائے جائینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے او پر آگ کے کہا جاویگا لے گئے تم نیکیاں اپنی بیچ زندگانی دنیا کے اور فایدہ اوٹہا لیا تمنے ساتہہ اوسکے پس آج جزا دیجاؤگی عذاب رسوائی کا بسبب اسکے کہ تہے تم تکبر کرتے بیچ زمین کے ساتہہ ناحق کے اور بسبب اسکے کہ تہے تم فسق کرتے یہہ مضمون لوقا ۱۶ باب ۲۵ مین موجود ہے

۱۰ سورہ اعراف رکوع ۵ مین ہے وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ یعنے اور پکارینگے رہنے والے آگ کے رہنے والے بہشت کو یہہ کہ ڈالو اوپر ہمارے پانی سے انتہے یہہ مضمون لوقا ۱۶ باب ۲۴ مین ہے

۱۱ سورہ رعد رکوع ۱ سورہ ہود رکوع ۱ سورہ اعراف رکوع ۶ مین ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ یعنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو بیچ چھہ دن کے دیکھو خروج ۱۲۰ باب ۱۷

۱۲ سورہ بقر رکوع ۱۴ سورہ ال عمران رکوع ۵ مین ہے کُنْ فَیَکُوْنُ یعنے ہوئیں ہوجاتا ہے یہہ ۳۳ زبور ۹ مین ہے

۱۳ سورہ حدید رکوع ۲ مین ہے کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَھِیْجُ فَتَرٰىہُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا یعنے مانند مینہہ کے کہ خوش لگتا ہے کھیتی کرنے والونکو اوگنا اوسکا پہر زور پر آتا ہے پہر تو دیکھے زرد ہوگیا پہر ہوجاتا ہے روندن ا نتہے یہہ مضمون ۹۰ زبور ۵ و ۶ مین ہے

۱۴ سورہ رحمان بالکل ۱۳۶ زبور کے طرز کلام کی نقل ہے

۱۵ یَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِھِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ (سورہ فتح ع ۲ جزو ۲۶) یہہ مضمون مرقس باب ۷ مین ہے اور یسطرح متی ۱۵ باب ۸ اور یسعیاہ ۲۹ باب ۱۳ اور حزقیل ۳۳ باب ۳۱ مین بہی ہے

۱۶ سورہ اعراف رکوع ۴ مین ہے لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰى یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ یعنے نہ داخل ہونگے بہشت مین یہان تک کہ داخل ہوجاے اونٹ بیچ ناکے سوئی کے یہہ مضمون لوقا ۱۸ باب ۲۵ مین ہے

۱۷ سورہ یونس رکوع ۱۰ مین ہے وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ یعنے اور کسی جیکو نہین ملتا کہ ایمان لاوے مگر اللہ کے حکم سے (یہہ مضمون اول قرنتیونکے ۱۲ باب ۳ متی ۱۶ باب ۱۷ مین ہے

۱۸ سورہ توبہ رکوع ۱۵ مین ہے مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ یعنے نہین پہونچتا نبی کو اور مسلمانونکو کہ بخشش مانگین واسطے مشرکونکے یہہ مضمون اول یوحنا ۵ باب ۱۶ اور متی ۱۲ باب ۳۱ مین ہے

۱۹ سورہ کہف ع ۴ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ورنہ کہو
کسی کام کو کہ مین کرونگا کل مگر یہہ کہ اللہ چاہے یہہ مضمون یعقوب ۴ باب ۱۳-۱۵
مین ہے

۲۰ مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ
سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ بقرع ۳۶ دیکھو متی ۱۳ باب ۸

۲۱ فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ (سورہ نور ع ۸ جزو ۱۸) دیکھو متی ۱۰ باب ۱۲

۲۲ سورہ مریم ع ۱ جزو ۱۶ مین ہے بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا دیکھو لوقا ۱

۲۳ سورہ انفال رکوع ۵ مین ہے لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ
یہہ مضمون بعینہ متی ۱۲ باب ۳۷ مین ہے

۲۴ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ یعنے تہا عرش اوسکا اوپر پانی کے (سورہ ہود ع ۱)
پیدایش ۱ باب ۲

۲۵ سورہ یسین مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ع ۲ ۱۲ زبور ۳ و ۴

۲۶ سورہ حدید وللہ میراث السموت والارض ابنا وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
(حدید ع ۱) اول قرنتیون کا ۱۰ باب ۲۶ زمین اور اوسکی معموری خداوند کی ہے

۲۷ سورہ نور رکوع ۵ اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا
مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ
مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ
يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ یہہ مضمون کتاب ذکریاہ ۴ باب ۱-۳ مین ہے

اب چند احادیث بہی نمونہ کے طور لکہی جاتی ہین

۱ قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم سید القوم خادمہم (از چہل حدیث مجمعہ شاہ ولی اللہ صاحب) متی ۲۳ باب ۱۱ میں ہے جو تم میں بڑا ہے تمہارا خادم ہوگا

۲ قال رسول الله صلعم اَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ (از وصیت نامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مشمولہ مالابد منہ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور ۱۳۰۸ ہجری صفحہ ۱۴۳) ومشارق الانوار حدیث نمبر ۴۴ ۶ و ۱۵۴۰ متی ۲۲ باب ۹ ۳ اور ۷ باب ۱۲ احبار ۱۹ باب ۸ امین دیکھو

۳ ایضًا وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَلَمْ تَعْلَمْ شِمَالُهُ بِمَا صَنَعَتْ يَمِيْنُهُ (از صحیحین بروایت ابوہریرہؓ و منبہات ابن حجر عسقلانی مطبوعہ مطبع مصطفائی بارسیوم ۱۳۰۲ ہجری) دیکھو متی ۶ باب ۳ ومشارق الانوار حدیث ۱۵۲۸

۴ ایضًا عن ابی مسعود الانصاری ان رسول الله نهی عن ثمن الکلب ومہر البغی وحلوان الکاہن (صحیحین چہل حدیث مطبوعہ مطبع ناصری دہلی ۱۲۸۲ صفحہ ۹) دیکھو استثنا ۲۳ باب ۱۸

۵ ایضًا اَلْاِیْمَانُ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ از جامع التفاسیر صفحہ ۱۱ دیکھو رومیوں کا ۱۰ باب ۱۰

۶ ایضًا حب الدنیا راس کل خطیئۃ دیکھو اول طمطاوس ۶ باب ۱۰

۷ ایضًا سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ (کذا فی المشکوۃ) دیکھو حدیث قدسی دیکھو خط یعقوب ۲ باب ۱۳

۸ عن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم فَاِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ متفق علیہ مشکوۃ کتاب القصاص باب ما لا یضمن من الجنایات آخر فصل اول پیدائش ۱ باب ۲۷

۹ ایضًا من رانی فقد رای الحق دیکھو یوحنا ۱۴ باب ۹

۱۰ ایضًا عن ت لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوْا

ان یسنعٔہ فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین ، متفق علیہ یعنے طیار کین مینے اپنے
نیک بندون کے لئے وہ چیزین کہ نہ کسی آنکہہ نے اونکی ذات کو دیکہا اور نہ کسی کان نے
اونکی صفات کو سُنا اور نہ گذری ماہیت اونکی کسی آدمی کے دل پر پس پڑہو اگر چاہو تم
یعنے تحقیق وتصدیق اوسکے مین اس آیت کو پس نہین جانتا کوئی نفس اس چیز کو کہ پوشیدہ
کی گئے اور رکہی گئی ہے واسطے شب بیدارون اور مال خرچ کرنیوالان کی قسم اوس
چیز سے کہ سبب خنکی آنکہہ اونکی کی ہے (از جامع التفاسیر مطبوعہ مطبع نظامی
کانپور ١٢٨٣ ہجری صفحہ ٥٥٧) دیکہو یسعیاہ ٦٤ باب ٤ و اول قرنتیو نکا ٢ باب ٩

ومشارق الانوار حدیث ٢١٥٧

ابوہریرہ ان اللہ کتب علی ابن ادم حظہ من الزنا ادرک ذلک لا محالۃ فزنا العین النظر
وزنا اللسان النطق والنفس تمنی وتشتہی والفرج یصدق ذلک او یکذبہ

(متفق علیہ) بخاری ومسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے
آدمی کے واسطے حرامکاری کا حصہ مقرر کیا ہے ضرور اوسکو پاویگا سو آنکہہ کی حرامکاری
بیگانی عورت کو دیکہنا اور زبان کی حرامکاری اوس سے شہوت سے بات کرنا اور جی کی
حرامکاری آرزو کرنا اور چاہا کرنا ہے اور شرمگاہ کبہی اوسکو سچا کر دیتی ہے اگر اوسنے بہی
حرامکاری کی یا کبہی اوسکو جہوٹہا کرتی ہے جو اوسنے حرامکاری نہ کی (مشارق الانوار

حدیث ٤٧٢) متی ٥ باب ٢٨

انس من اثنیتم علیہ خیرا وجبت لہ الجنۃ ومن اثنیتم علیہ شرا وجبت لہ النار
انتم شہداء اللہ فی الارض انتم شہداء اللہ فی الارض انتم شہداء اللہ فی الارض

از مشارق الانوار حدیث نمبر ٢ صحیح مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسکو تمنے بہلا کہا اوسکو بہشت واجب ہوئے اور جسکو تمنے برا کہا دوزخ ، جب
ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین مین ٣ بار اس حدیث کا پہلا حصہ متی ١٦ باب

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۴۷ نوید جاوید

مسلم ابوهريرة يا ابن آدم مرضت فلم تعدني قال يا رب كيف أعودك
وانت رب العالمين قال اما علمت ان عبدي فلانا مرض فلم تعده
اما علمت انك لو عدته لوجدتني عنده يا ابن آدم استطعمتك فلم
تطعمني قال يا رب كيف اطعمك وانت رب العالمين قال اما علمت
انه استطعمك عبدي فلان فلم تطعمه اما علمت انك لو اطعمته
لوجدت ذلك عندي يا ابن آدم استسقيتك فلم تسقني قال يا رب
كيف اسقيك وانت رب العالمين قال استسقاك عبدي فلان
فلم تسقه اما انك لو سقيته لوجدت ذلك عندي مسلم میں ابوہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا قیامت میں کہ ای آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا
سو تونے مجھکو نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ ای میرے رب میں کیونکر تجھکو پوچھتا اور تو تو
سارے جہان کا مالک پالنے والا ہے یعنے بیمار ہونا مخلوق کی شان ہے خالق سے
اور بیماری سے کیا نسبت خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو معلوم نہیں کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا
سو تونے اوسکی بیمار پرسی نکی کیا تجھکو معلوم نہیں کہ اگر تو اوسکی بیمار پرسی کرتا تو مجھکو اوسکے
پاس پاتا یعنے میری رحمت اور ثواب کو پاتا اے آدم کے بیٹے مینے تجھسے کہانا مانگا تھا
سو تونے مجھکو نہ کہلایا بندہ کہیگا ای میرے رب میں کیونکر تجھکو کہانا کہلاتا اور تو تو سارے جہان کا
پالنے والا مالک ہے خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو معلوم نہیں کہ فلانے میرے بندے نے تجھسے کہانا مانگا تہا سو
تونے اوسکو نہ کہلایا تجھکو معلوم نہتا کہ اگر تو اوسکو کہانا کہلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا ای آدم کے
بیٹے تجھسے مینے پانی مانگا تہا سو تونے مجھکو نہ پلایا بندہ کہیگا ای میرے رب میں تجھکو کیونکر پانی پلاتا اور تو
ساری جہان کا پالنے والا ہے خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجھسے پانی مانگا تہا سو تونے
نہ پلایا تہا ہان جان رکہہ اگر تو اوسکو پانی پلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا ۔ متی ۲۵ باب ۳۵ - ۴۵

ابن عمرؓ قال قال علیہ السلام لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ والملک لک لا شریک لک متفق علیہ متی ۶ باب ۱۳ کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیری ہی ہین

ابن مسعودؓ قال قال علیہ السلام فما تعدون الصرعۃ فیکم قلنا الذی لا یصرعہ الرجال قال لیس بذالک ولکنہ الذی یملک نفسہ عند الغضب (رواہ مسلم) امثال سلیمان ۱۶ باب ۳۲ جو غصہ کرنے مین دہیما ہے پہلوان سے بہتر ہے اور وہ جو اپنے روح پر ضابط ہے اوس سے جو شہر لے لیتا ہے

قال اللہ تعالی جلشانہ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید (مائدہ ع ۱۶) یوحنا ۱۷ باب ۱۲ و ۱۳ جب تک کہ مین اونکے ساتھ دنیا مین تہا تب تک مینے تیرے نام سے اونکی حفاظت کی ملکہ جنہین مجہے دیا ہے مین نے اونکی نگہبانی کی — اور مین تجہہ پاس آتا ہون

وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم (سورہ نور ع ۷) لوقا ۱۲ ۱ اے چہوٹے جہنڈ مت ڈر کیونکہ تمہارے باپ کو پسند آیا کہ بادشاہت تمہیں

اور پہلا حصہ یوحنا ۱۵ باب ۲۷ مین ہے

۱۲ مسلم ابوھریرةؓ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوس کی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ بہشت مین نجاؤگے جب تک ایمان نلاؤگے اور پورے ایماندار نہوگے جب تک آپس مین محبت نہ پیدا کروگے (مشارق الانوار حدیث ۱۵۳۸) دیکھو اول قرنتیونکا ۱۳ باب

۱۳ امام اعظم اور امام شافعی رح کے نزدیک اونتالیس کوڑی تک تعزیر مین مارنا درست ہے (از مشارق الانوار مطبوعہ لکھنو ۱۲۹۶ ہجری مطابق ۱۸۷۹ع صفحہ ۱۷۰ شرح حدیث نمبر ۱۵۶۱ دیکھو ۲ قرنتیونکے ۱۱ باب ۲۴ و استثنا ۲۵ باب ۳ کے بموجب ہے

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر اور مدت تمہاری اے مسلمانون اگلی امتون کی عمر اور مدت کے مقابلہ مین ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے شام تک (یعنے اگلی امتون کی زندگی زیادہ تھی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک) اور نہین ہے مثل تمہارے اے مسلمانون اور مثل یہود و نصارے کے مگر جیسے مثل اوس مرد کے جسنے کام کروایا کارندون سے سو اوسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دو پہر تک اوسکو ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط تک پہر کہا اوس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اوسکو ایک ایک قیراط مزدوری ملیگی تو نصارے نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری لی پہر اوس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک اوسکو دو دو قیراط مزدوری ملے گی جانو اے مسلمانون سو وے لوگ تم ہو جنہون نے عصر سے

شام تک کام کیا وہ دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمہاری مزدوری دونی ہے سو غصہ ہوئے
یہود و نصاری قیامت میں پہر کہیں گے کہ ہم کام میں تو زیادہ ہیں اور مزدوری میں
کم (یعنے یہہ عجیب ہے کہ کام بہت مزد کم) خدا فرماویگا کیا میں نے تم پر کچھہ ظلم کیا (یعنے
جو مزدوری ٹہر گئی تہی اوس سے کچھہ کم دیا) کہیں گے کہ جو ٹہرا تہا اوس سے
کم نہیں ملا خدا فرمائیگا سو یہہ تو یعنے دونی مزدوری دینا میرا افضل ہے جسکو چاہوں
اوسکو دوں انتہے (مشارق الانوار حدیث ۲۹۶ ۳) دیکہو متی ۲۰ باب ۱-۱۶
۱۵ خ ابو هريرة وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ
وَوَلَدِهِ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے
قابو میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی پورا ایماندار نہیں ہوتا جب تک کہ میں
اوسکے نزدیک اوسکے بیٹے اور اوسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہو جاؤں (مشارق
الانوار حدیث ۱۵۳۹) دیکہو متی ۱۰ باب ۳۷
۱۶ خ ابو هريرة لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اسْقِ رَبَّكَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ
رَبِّي وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کوئی تم میں نہ کہا کرے یعنے غلام سے کہ کہانا کہلا اپنے رب کو وضو کرا اپنے رب
کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یوں کہے کہ فلانا میرا رب ہے اور چاہئے کہ یوں
کہے کہ فلانا میرا سید ہے اور مولے ہے یعنے میرا میاں ہے (از مشارق الانوار حدیث
۷۰۰) دیکہو متی ۲۳ باب ۸ و ۷
۱۷ قال رسول الله صلعم خَصْلَتَانِ لَا شَيْءَ أَفْضَلُ مِنْهُمَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَالنَّفْعُ
لِلْمُسْلِمِينَ از منبہات احمد بن حجر عسقلانی مطبوعہ مطبع مصطفائی کانپور
۱۲۸۶ ہجری صفحہ ۴ و ۵ یہہ مضمون مرقس ۱۲ باب ۳۰ و ۳۱ میں ہے
۱۸ آمن لا يرحم لا يرحم جو انسانوں پر رحم نکرے خدا اوسپر رحم نکریگا یعقوب ۲ باب ۱۳

جسنے رحم نہین کیا اوسکا انصاف بیرحمی سے ہوگا

۹ اَلَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ (از حجۃ حدیث مجتمعہ شاہ ولی اللہ دہلوی رح)
یعنے خدا کا حق نمانے گا جسنے انسانکا حق نمانا اول یوحنا ۴ باب ۲۰ مین ہے
اگر وہ اپنے بہائی سے جسکو اوسنے دیکہا محبت نہین رکہتا ہے تو خدا سے جسکو
اوسنے نہین دیکہا کیونکر محبت رکہہ سکتا ہے

۲۰ صحیح مسلم مین اور مشکوۃ شریف جلد ۳ کتاب الحدود فصل اول اور مظاہر حق
مطبوعہ سنہ ۱۲۳۶ ہجری صفحہ ۲۸۶ مین ایک لمبے حدیث بروایت بُرَیدَہ ایک عورت
کے سنگسار ہونے کے بیان مین ہے جسے خالد نے کچہ برا کہا تہا اوس حدیث کا
آخر یہہ ہے فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَھْلًا یَا خَالِدُ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ
بِیَدِہٖ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَۃً لَوْ تَابَہَا صَاحِبُ مَکْسٍ لَغُفِرَ لَہٗ ثُمَّ اَمَرَ بِہَا
فَصَلّٰی عَلَیْہَا وَدُفِنَتْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۝ یعنے فرمایا نبی صلعم نے
باز رہ اے خالد یعنے وہ بخشے گئے برا نہ کہہ اوسکو پس قسم ہے اوس ذات کی کہ جان
میری اوسکے ہاتہہ مین ہے تحقیق توبہ کی اوس عورت نے ایسی توبہ کہ اگر توبہ کرے
اسطرح کی محصول لینے والا تو بخشش کیجاوے اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے انتہے
محصول لینے والے سے مراد سخت گنہگار یہہ خاص یہودی محاورہ ہے کیونکہ یہودی
لوگ جب رومیون کے ماتحت ہوگئے تو جو یہودی آدمی محصول لینے وغیرہ پر
رومیونکا نوکر ہوکر یہودیون سے محصول تحصیل کرتا تہا یہودی اوسے سخت گنہگار
جانتے تہے دیکہو متی ۱۸ باب ۱۷ مین حضرت عیسیٰ کا قول کہ اگر وہ اونکی نہ مانے
تو کلیسیا سے کہہ اگر وہ کلیسیا کو بہی نہ مانے تو اوسکو غیر قومون کی مانند بے دین اور
محصول لینے والے کی برابر جان انتہے اور اسیطرح متی ۹ باب ۱۱ اور ۱۱ باب ۱۹
لوقا ۵ باب ۳۰ مین محصول لینے والون کی مذمت ہے

۲۱۔ مَاقَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَاَلْھٰی ۔ ۳۷ زبور ۱۶ این ہے تہوڑا سا جو صادق کا ہے سے شریرون کے مال و اسباب سے بہتر ہے
اسکے سوا طوفان نوح کے وقت پانیکا تنور سے نکلنا اور قصہ حضرت خضر جسکا ذکر سورہ کہف مین ہے لفظ بلفظ یہودیون کی حدیث سے لیا ہے ۔
چونٹی کی حضرت سلیمان سے گفتگو اور یہہ کہ جنات اونکے اختیار مین تہی ساکی ملکہ کی بابت بیان ۔ یہہ سلیمان کی ہیکل تیار ہونے سے ایک برس پہلے وفات اور یہہ کہ جنات نے اوس سے فریب کہایا (سورہ سبا آیت ۱۴) یہہ سب باتین یہودیون کے تالمود مین ہین ۔ حضرت مریم کا قصہ اور عیسیٰ مسیح کا احوال کہ کسطرح وہ ہنڈولنے مین بولا مٹی کی چڑیا بنائین اور یہودیونکو بندر بنایا اور یہہ کہ وہ نہین ۔ مارا گیا بلکہ دوسرا اوسکے عیوض مصلوب ہوا یہہ باتین ناصریون کے قصے سے نکالین ۔ فرشتون کے پرون کی بابت مردون کی قبر مین سزا پانے اور قیامت اور پلصراط کی بابت یہہ سب باتین تالمود سے ہین (دیکہو دین حق کی تحقیق مطبوعہ آلہ اباد آرفن پریس ۱۸۶۶ء صفحہ ۸۶ ۔ ۸۹) اور اسیطرح اردو تاریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۶۸ء حاشیہ صفحہ ۱۸۵ مین ہے کہ ان جعلی کتابون مین انجیل طفولیت مسیح اور انجیل نکودمس اور انجیل یہودا اور پطرس کی دعوت اور اعمال پولس اور بتہلکہ مشہور ہین ۔ وہ بالکل بے اصل کہانی قصون سے بہرے ہین مثلاً ہنڈولنے مین مسیح کا بات کرنا اور مٹی کی چڑیا بنا کر اوسکا اوڑانا بعض باتین ان مین سے قران مین بہی درج ہوگئی ہین انتہےٰ

(۱) قال رسول اللہ صلعم الزائد فی کتاب اللہ ملعون والناقص منہ ملعون ۔ از رسالہ قرات و رسم الخط قران مطبوعہ ۱۲۶۱ ہجری صفحہ ۶ یہی مضمون مکاشفات ۲۲ ا ۱۸ ۔ ۱۵

۲۴ مین حضرت یارکا اخیفقل وقع فیہ امثال ۲۶ باب ۷ ۲ و ۲۸ باب ۱۰ واعظ ۱۰ باب ۸ و ۷ زبور ۱۵

۲۵ اَعْمَارُ اُمَّتِی بَیْنَ السِّتِّیْنَ وَالسَّبْعِیْنَ یہی مضمون ۹۰ زبور ۱۰ مین ہے

۲۶ متفق علیہ سہل بن سعد اِنَّمَا الاَعْمَالُ بِالخَوَاتِیْمِ بخاری اور مسلم مین سہل ابن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین اعتبار اعمال کا مگر خاتمہ پر (مشارق الانوار حدیث ۹۷ ۴) جو آخر تک رہیگا وہی نجات پائیگا (متی ۱۰ باب ۲۲)

اب علماء اسلام نے جو مضامین توریت و انجیل سے انتخاب کرکے اپنی کتابون مین اور تفسیرون مین نقل کئے ہین اون مین سے بعض یہہ ہین

تفسیر فتح العزیز مطبوعہ ۱۲۶۹ ہجری صفحہ ۸۸ و ۸۹ مین شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی نے آیہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِیْ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً کی تفسیر مین انجیل کے چند تمثیلات اس ارادہ سے نقل فرمائے ہین تا معلوم ہو کہ کلام الہی کا قدیم محاورہ یون ہی ہے یعنے نہ صرف قران مین بلکہ انجیل مین بہی الہامی کلام کا محاورہ یہی ہے چنانچہ قولہ این مطلب را از کتاب ہائیکہ کلام الہی بودنش مسلم الثبوت دیگر اہل ملل ہم ہست ثابت میکنیم مثل انجیل مقدس کہ دران کتاب بزرگ فرمودہ اند تمثیل ملکوت آسمانی مانند کسے است کہ در مزرعہ خود گندم را کاشت وچون بخواب رفت دشمنے آمد ودرمیان گندم زوان بسیارے را افشاندہ رفت چون کشت از زمین برآمد غلامان وخادمان آن شخص دیدند کہ زوان بر گندم غالب است عرض کردند یا سید ما شما درین مزرعہ گندم صاف وپاک کشتہ بودید این زوان از کجا پیدا شد اگر بفرمائید این را ازمیان گندم برکنیم آن شخص فرمود کہ اگر این وقت شما در پئے برکندن زوان خواہند افتاد ہمراہ گندم جیّد نیز بسیار برکندہ خواہد شد بگذارید این ہر دو را تا باہم پرورش یابند

تا وقت درو چون وقت درو رسید درو کنندگان را فرمود که زوانرا از گندم جدا جدا چینید و آن را دسته دسته بسته بآتش بسوزید و گندم پاک را در خرمن کنید و من تفسیر میکنم برای شما این تمثیل را امروز که حطهٔ جید را کاشته بود ابو البشر است و مزرعهٔ او عالم است و گندم پاک صاف ابنای ملکوت اند که بطاعت خدای اعلی مینمایند و دشمنی که زوانرا در میان گندم افشاند ابلیس است و زوان گناهان و معاصی اند که ابلیس انرا می کارد و درو کنندگان فرشتگان اند که تا آمدن اجل نیک و بد را یکسان پرورش می نمایند بوقت رسیدن اجل زوانرا از گندم تمیز میدهند بدانرا بسوی آتش دوزخ می برند و نیکانرا در ملکوت الهی میسپارند و چون بدانرا در آتش دوزخ می برند در انجا میباشد گریه و زاری و سائیدن دندان و نیکان در راحت می باشند هر کرا گوش شنوا باشد پس باید که بشنود من تمثیلی دیگر برای شما بیان میکنم بسیار مثال ملکوت آسمانی است مردی دیگر دانه از خردل گرفت که خورد ترین دانهاست و انرا در مزرعهٔ خود کاشت چون ان دانه روئید درخت کلانی شد تا آنکه کلان ترین جمیع بقول گردید و مرغان از آسمان آمدند و در شاخهای او آشیانه کردند همین است تمثیل هدایت هر که بسوی هدایت دعوت کند خدای تعالی اجر او را بزرگ سازد و ذکر او را بلند گرداند و هر که بآن هدایت مهتدی شود نجات یابد و نیز در انجیل مقدس فرموده که شما مانند غربال می باشید که تفتیش از و برمی اید چنان نشود که حکمت از دل شما بیرون رود و کینهها در سینه های شما باقی ماند و نیز فرموده اند که ای بندگان خدا شما در فکر ذخیرهٔ فردا نباشید در حال جانوران نظر کنید که لباس صوف و پشم بانها داده اند و رزق آنها بانها میرسد و نه انها میریسند و نه زراعت میکنند و بعضی از جانوران در شکم سنگ و در جوف چوب می باشند کیست که انجا لباس و رزق بانها برساند مگر خدای تعالی آیا نمی فهمید و نیز فرموده اند زنبوران را بر نمیخیزانید از جاهای خود پس خواهند گزید

شمار این چنین با بیوقوفان و بیعقلان مخالطه نکنید تا دشنام ندهند انتهے (از تفسیر فتح العزیز مطبوعه مطبع افضل المطابع ۱۲۷۹ہجری صفحہ ۸۸ و ۸۹) چونکہ یہہ تفسیر شاہ عبد العزیز صاحب نے مسلمانون کے واسطے لکہی ہے نہ یہہ کہ کسی یہود و نصاری کے واسطے اور اوس مین انجیل کے ورق کے ورق نقل کئی تو جو لوگ کہ یہود و نصاری سے بحث و مناظرہ کا پیشہ اختیار کرین اور خدا و رسول کے واسطے مخالفین اسلام کے سامنے سینہ سپر ہون اونہین کس قدر زیادہ توریت و انجیل سے واقف ہونا چاہئے اور کون کہہ سکتا ہے کہ زمانہ شاہ عبد العزیز صاحب کی انجیل جو کہ ۱۲۰۰ہجری مین تہے اور تہی اور اب کی انجیل اور ہے چنانچہ یہہ سب تمثیلات انجیل متی مین موجود ہین جامع التفاسیر مصنفہ مولوی قطب الدین صاحب دہلوی مطبوعہ مطبع نظامی کانپور ۱۲۹۳ہجری صفحہ ۲۳۴ مین لکہا ہے کہ کہا حسن بصری نے کہ تہے ایوب جب پہونچتے اونکو مصیبت کہتے یا اللہ تو نے لے لی نعمت اور تو ہی نے دی تہی جب تک باقی ہے میری جان حمد کرونگا مین اوپر اچہی نعمتون تیری کے انتہے یہی مضمون کتاب ایوب کے اول باب ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ مین موجود ہے اور کتاب شواہد النبوۃ مطبوعہ عمدۃ المطابع دہلی ۱۲۸۱ہجری مین مولانا عبد الرحمن جامی نے بہت سی پیشین گوئیان توریت و انجیل سے بحق حضرت نبی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نقل کی ہین (صفحہ ۱۱) از انجملہ آنست کہ در جزو ثانی از سفر خامس توریت سبعین کہ ہفتاد کس ۷۰ از احبار بر صحت ان اتفاق نمودہ اند آیتے ہست کہ ترجمان بعربی بدین عبارت است انی مقیم لہم نبیا من بنی اخوانہم مثلک واجعل قولی فیہ ویقول باامرہ بہ والرجل الذی لا یقبل قول النبی الذی یتکلم باسمی فانی انتقم منہ خدایتعالے با موسے خطاب میکند کہ ہر آئنہ من بپا کنم یعنے برانگیزانم از برائے بنی اسرئیل پیغمبرے از پسران و برادران ایشان کہ ان پیغمبر مثل

تو باشد ورعان گردانیم قول خود را ودرو ے وبر زبان وے ووے بگوید انچه ویرا بان فرمایم وہر کہ قبول نکند قول ان پیغمبر راکہ بنام من گویا باشد ہر آئینہ از وے انتقام کشم انتہے اور شواہد النبوۃ صفحہ ۱۲ مین ہے قوله در انجیل آمدہ است حکایۃ عن عیسے علیہ السلام انی ما جئت لتبدیل شرع موسے بل لتکمیلہ (دیکہو متی ۵ باب ۱۷) وازانجملہ آنست کہ در جزو آخر کہ توریت بان تمام مے شود آیتے است کہ ترجمہ ان بعربی این مے شود جاء اللہ من سینا واشرق علے ساعیر واستعلن من جبال فاران اور اسیطرح مولانا جامے صاحب نے بہت سی آتین توریت وانجیل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت پیشین گوئیان نقل کی ہین شواہد النبوۃ صفحہ ۱۱ سے صفحہ ۱۳ تک دیکہنا چاہیے ودرمختار مطبوعہ ۱۲۸۵ ہجری کے صفحہ ۱۶ مین لکہا ہے کہ مسلمانون کو توریت وانجیل سے نماز پڑہنا درست ہے بشرطیکہ ذکر ہو نہیہ کہ اخبار انتہے حالانکہ قران مجید مین تمام توریت کا نام ذکر آیا ہے دیکہو سورہ انبیا رکوع ۴ مین یہہ آیت ولقد اتینا موسی وہارون الفرقان وضیاءً وذکرا الخ

اور سورہ نحل رکوع ۶ مین اہل توریت کو اہل الذکر لکہا ہے اور درمختار صفحہ ۲۱ و ۲۲ مین ہے کہ حائض اور جنب توریت کو نچہوے انتہے پس مسلمانونکو توریت کی ایسی عظمت کرنی چاہیے جیسے قران کے کہ لا یمسہ الا المطہرون ۰ چنانچہ شام اور مصر کی لڑائیون مین کئی بار کسی لوٹ مین نسخجات کتاب مقدس یعنے توریت وغیرہ کے آئے بعض صحابہ وہان موجود تہے اونہون نے مسلمانونکو اون کتابون کے بیچنے سے منع کیا کہ جسطرح قران کی بیع درست نہین ہے یہہ بہی کلام اللہ ہے اسکا بہی بیچنا ہرگز جائز نہین ہے اسواسطے حکم دیا کہ ان کتابونکو اہل کتاب کو بطور ہدیہ بلا قیمت دیدو چنانچہ دی گئین انتہے

اور تفسیر ابن جریر وابن ابی حاتم وکتب حدیث مثل طبرانی وبیہقی ومسند امام احمد

وعبد بن حُمَید مین ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر ابن الخطاب ایک زمین کیطرف جو کہ یہودیون کے مدرسہ کے متصل تہی اوسکی خبر گیری اور حال دریافت کرنیکو جایا کرتے اور اونکا دستور تہا کہ جب اوس راہ سے گذرتے تو یہودیون کے مدرسہ مین داخل ہوتے اور اونسے بعضی نصیحتین اور حکمتین توریت اور اگلی کتابونکی سنتے اور تعجب کرتے تہے کہ کتب الہیہ آپس مین کسقدر ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہین الخ

سورہ رعد رکوع ۵ مین وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ اور وے جنکو ہمنے کتاب دی خوش ہوتے ہین اوسکے سبب سے جو تجہپر بہیجی گئی انتہے جلال الدین اسکی تفسیر مین لکہا ہے یَفْرَحُوْنَ بِمُوَافَقَتِہٖ مَا عِنْدَھُمْ یعنے وہ خوش ہوتے ہین بسبب موافقت کے اوسکے ساتہہ جو اونکے پاس ہے یعنے اپنی کتابون سے مطابق ہونے کے باعث

رسالہ تمیز الکلام در بیان حلال وحرام مصنفہ مولوی محمد صالح الوالحسن صاحب لکہنوی مطبوعہ شعلہ طور کانپور ۱۲۸۰ ہجری صفحہ ۱ مین لکہا ہے قولہ شافعی رح نے لکہا ہے کہ جس جانور مین یہہ چار شرطین پائی جائین تو اوسکے حکم مین رجوع کیا جاہیے طرف شریعت سابقہ کے جو نزدیک ہہ ہماری شریعت سے جیسے نصارے انتہے

جامع التفاسیر صفحہ ۶۶ سہ مین آیۃ وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رُّسُلِنَا کی تفسیر مین لکہا ہے قولہ اور بعضون نے کہا ہے کہ معنے اسکے یہہ ہین سَلْ اُمَمَ مَنْ اَرْسَلْنَا یعنے رسولون کی امتون سے کہ وہ یہود و نصارے ہین پوچہو کہ اونسے پوچہنا گویا انبیا سے پوچہنا ہے کہ رسولون کی کتابون سے خبر دینگے انتہے

اور جامع التفاسیر مین قصہ حضرت الیاسؑ صفحہ ۱۹۰ سے صفحہ ۱۹۵ تک مرقوم ہے جو کہ توریت کے مجموعہ مین اول سلاطین ۱۷ باب و ۱۸ باب و ۱۹ باب و ۲۱ باب و ۲ سلاطین ۱ باب مین موجود ہے

رسالہ مانعۃ الزنا مصنفہ مولوی قطب الدین خانصاحب مطبوعہ مطبع نظامی ۱۲۷۶ھ

صفحہ ۱ مین جو بلعم باعور کا حال لکھا ہے یہی حال گنتی ۲۲ باب و ۲۳ باب مین ہے

اب علماء اسلام کی راے توریت وغیرہ پر

۱ امام محمد اسمعیل بخاری نے تحریف کی تفسیر یون کی ہے کہ تحریف کے معنے ہین بگاڑ دینے کی اور کوئی شخص نہین ہے جو بگاڑے اللہ کی کتابون سے لفظ کسی کتاب کا مگر یہودی اور عیسائی خدا کے کتاب کو اوسکے اصلی اور صحیح معنون سے پہیر کر تحریف کرتے تھے انتہے یہہ قول اعنی صحیح بخاری مین ہے

۲ شاہ ولی اللہ صاحب اپنی کتاب فوز الکبیر مین لکھتے ہین کہ میرے نزدیک تحقیق یہی ہوا ہے کہ اہلکتاب توریت اور اور کتب مقدسہ کے ترجمہ مین (یعنے تفسیر مین) تحریف کرتے تھے نہ یہہ کہ اصل توریت مین اور یہہ قول ابن عباس کا ہے انتہے

۳ امام فخرالدین رازی اپنی تفسیر کبیر مین سورہ مایدہ آیت کی تفسیر کرتے ہین کہ تحریف سے یا تو غلط تاویل مراد ہے یا لفظ کا بدلنا مراد ہے اور ہمنے اوپر بیان کیا کہ پہلے مراد بہتر ہے کیونکہ جو کتاب بار بار نقل ہو چکی اوسمین تغیر لفظ کا نہین ہو سکتا انتہے

۴ تفسیر دُرِّ منثور مین ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے وہب ابن منبہ سے روایت کی ہے کہ توریت و انجیل جسطرح کہ اون دونونکو اللہ نے اوتارا تہا اسیطرح ہین اون مین کوئی حرف بدلا نہین گیا لیکن یہودی بہکاتے تھے لوگونکو معنونکے پہیرنے اور غلط تاویل کرنے سے اور حالانکہ کتابین تہین وہ جنکو اونہون نے اپنے آپ لکہا تہا اور کہتے تہے کہ وہ اللہ کیطرف سے ہین اور وہ اللہ کیطرف سے نہ تہین مگر جو اللہ کیطرف سے کتابین تہین وہ محفوظ تہین اونمین کچہہ بدلا نہین ہوا تہا انتہے

سورہ بقر رکوع ۹ مین جو یہہ آیت ہے فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ یعنے پس واے بر حال اون لوگونکے جو لکہتے ہین کتاب اپنے ہاتہونسے پہر کہتے ہین کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے انتہے بیضاوی

وَلَعَلَّهُ اَرَادَ بِهِ مَا كَتَبُوْهُ مِنَ التَّاوِيْلَاتِ الزَّائِيَة يعنے اور اس
سے شاید وہ مراد ہے جو تاویلات یعنے تفسیرین اونہون نے (یعنے یہودیون نے)
سزاے زنا کی بابت لکہین تہے اسکے سوا ایسی کتاب کو محرّف نہین کہہ سکتے کیونکہ
وہ تو سرے ہی سے جہوٹہی کتاب ہے اوسے تحریف سے کیا علاقہ لیکن مین کہتا
ہون کہ یہہ علماء اسلام کا حسن عقیدت نسبت توریت و انجیل کے ہے ورنہ تحریف
لفظی بلکہ اکثر آیتین کی آیتین ان مقدس کتابون مین ملائی جانا معتبر علماء اہلکتاب
کے اقوال سے بصحت تمام ثابت ہے جیسا کہ تیسرے اور چوتہے کلیسا مین مرقوم
ہوگا باوجود اسکے مسلمانون کو توریت و انجیل سے واقف ہونا تاکہ اہلکتاب سے مناظرہ
کرسکین اور ان کتابون کی عظمت سمجہنا تاکہ ایمان جاتا نرہے ضرور ہے اور خاصکر اس
واسطے کہ ہمارے پیغمبر صلعم کی پیشتر سے خبر دینے والے خدا پرستون مین یہی کتابین تہین
اسلئے مین نے یہہ سب وجوہ عظمت توریت و انجیل ابتک بیان کردی خدا میری
بہول چوک کو معاف فرمائے اسکے سوا علماء اسلام اگر توریت وغیرہ کو محرّف نہین
تو اسکا ضرر کب یقین کرین جب تک نصرانی علماء معتبر توریت و انجیل کے تحریف کا
اقرار نہ کرین پس یہی اقرار لوح ثانی مین شروع سے موجود ہے اسجگہہ مین نے یہہ سب قول
مفسرین وغیرہ اون مسلمانون کی تنبیہ کے واسطے نقل کئے جو سمجہتے مین کہ توریت
و انجیل کو آنکہہ سے بہی نہ دیکہنا چاہیے اگرچہ الف لیلہ وغیرہ پڑہنا جائز ہے نعوذ باللہ الَّذِيْنَ
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ جو لوگ کہ دی ہمنے
اونکو کتاب پڑہتے ہین اوسکو حق پڑہنے اوسکے کا یہہ لوگ ایمان لاتے ہین ساتہہ
اوسکے اور جو کوئی کفر کرے ساتہہ اوسکے پس یہہ لوگ وہی ہین زیان پانے والے
(سورہ بقر رکوع ۱۴)

الہ مثال کے لئے دو ایک مقام اور بیان کردن جس سے معلوم ہوگا کہ اہل اسلام کو یہود

ونصارے اور دنیا کی سب قومون سے بحث ومناظرہ کرنا مقتضائے حمیت اسلام
ہے بلکہ خدا ہی نے مسلمانونکو مناظرہ کا طرز تعلیم کیا ہے کہ یہود ونصارے کے عقاید
کی تردید اور اونکے کتابونکی مضامین سکھلائے چنانچہ قال اللہ تعالےٰ جلّشانہ ...
اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝ بالتحقیق یہی ہے پہلی کتابون
مین کتابون مین ابراہیم اور موسے لے اب اگر کوئی توریت سے ناواقف ہو تو کیسے کہہ سکے
کہ صحف ابراہیم وموسے مین یہی تعلیمین نجات اور آخرت وغیرہ کی مرقوم مین جو قرآن مجید
مین ہین (سورہ اعلےٰ) اسلئے اپنے دعویکے اعتبار کی غرض سے مسلمانونکو توریت
وانجیل سے واقف ہونا چاہئے وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ
الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ بِلِسَانٍ
عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اَوَلَمْ
يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ اور بالتحقیق یہہ اوتارا
ہے رب العالمین سے اوتارا روح الامین نے اوسے تیرے دلپر تاکہ تو ہی ایک ڈرانے
والا ہو صاف زبان عربی مین اور بالتحقیق یہہ ہے پہلون کے صحیفون مین اور کیا اونکے
واسطے یہہ نشانی نہین ہوئی کہ بنی اسرائیل کے علما اوسے جانتے ہین (سورہ شعرا)
اب اگر پہلون کے صحیفون سے ہم واقف نہون تو کسطرح یہود ونصارے سے کہہ سکین
کہ یہہ ہے پہلون کے صحیفون مین اسکی تفسیر مین بیضاوے نے لکہا ہے کہ اوسکا ذکر
یا اوسکے معنے کتب متقدمین مین مرقوم ہین اور کتب کو تو سب جانتے ہین کہ توریت و
وانجیل ہے چنانچہ کشاف مین صاف لکہا ہے کالتوراۃ والانجیل اِنَّ الَّذِيْنَ
يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ
لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝ بالتحقیق جو لوگ چھپاتے
ہین اون صاف نشانیون اور ہدایتون کو جو ہمنے نازل کین بعد اسکے کہ ہم کتاب مین ظاہر کر چکے

اون لوگونکے واسطے اونہین لعنت کریگا اللہ اور لعنت کرینگے لعنت کرنے والے
(سورہ بقر) اس آیت کا شان نزول ابن اسحاق کی روایت سے سیرت ہشامی
مین اسطرح پر ہے کہ معاذ ابن جبل اور سعد ابن معاذ اور خارجہ ابن زید نے بعضے
یہودی عالمون سے توریت کے کسی بات کا استفسار کیا لیکن یہود اوسکو اون سے
چہپا گئے اور بتلانے سے انکار کیا پس اللہ تعالے نے یہہ آیت نازل کی کہ جو لوگ چہپاتے
ہین الخ اور تفسیر حسینی مین ہے إِنَّ الَّذِينَ بدرستی کہ آنان اور علماے یہود کہ
یکتمون می پوشند ما انزلنا آنچہ فرو فرستادیم من البینات از سخنان روشن در توریت
والہدے و راہ نمودنی یعنے ہدایت من بعد ما بیناہ از پس آنکہ بیان کردہ ایم ان
ہے للناس برائے بنی اسرائیل فے الکتاب در توریت یعنے ما آشکارا ساختیم
بایشان مخفی گردانید عذاب دیکہی کہ مسلمانون سے تو یہودیون نے توریت
کو چہپایا تو یہہ بات خدا کو ایسی ناپسند معلوم ہوئی کہ اس شدت کیساتہہ اوپر لعنت
کی یہان سے ظاہر ہے کہ خدا کو توریت سے مسلمانونکو واقف کرنا کسقدر منظور تہا کہ اسے
چہپانے کے سبب یہودیون پر ایسی سخت لعنت فرمائی اور پہر اسی سورہ مین حق تعالے
فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ یہان بہی یہودیون
کو یہی الزام دیا گیا ہے کہ اونہون نے غرض دنیاوی کیواسطے اون شہادتون کو
جو توریت مین دین اسلام اور حضرت رسول اللہ صلعم کی بابت تہین ظاہر نکیا پس
اگر مسلمان توریت کی اون مضمونون سے واقف ہوجاتے تو یہودیونکے چہپانے سے
پہر نقصان کیا تہا مگر چونکہ اوس زمانہ مین توریت عربی زبان مین ترجمہ نہوئی تہی (دیکہو تاریخ
ابو الفدا جو ساتوین صدی ہجری مین تہا) اس سبب سے ان باتونکا اعلان صرف
یہودیون پر ہی منحصر تہا اور جبکہ وہ ایسی باتون کو چہپاتے رہتے تو اللہ جلشانہ نے اونکی
اس حرکت سے سخت ناراض ہوکر فرمایا کہ أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ

إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ یعنے وہ
آگ کہا دینگے اپنے پیٹ مین اور خدا اونسے بات کریگا قیامت کے دن اور نہ پاک کریگا
اونکو اور اونکے واسطے ہوگا سخت عذاب وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ
أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ
اور جب خدا نے اقرار لیا اون لوگون سے جنہین کتاب دی گئی تہی کہ اوسکو بیان
کرین بنی آدم سے اور نہ چہپا دین پس اونہون نے پہینک دیا وہ اقرار اپنے پیٹھ کے پیچھے
(آل عمران) یہان بہی وہی الزام ہے جو قران مین بار بار توریت وغیرہ کے مضامین
چہپانے پر یہودیون کو دیا گیا لیکن اگر توریت کے مضامین اوس وقت مین مسلمانون
مین مشتہر ہو گئے ہوتے تو پہر یہودیون کے چہپانے کے شکایت کیا تہی اور اسلام کی
فضیلت ظاہر کرنے کے لئے اور کسی تدبیر کی حاجت کیا ہوئی کیونکہ حضرت موسیٰ نے
توریت مین بنی اسرائیل سے صاف فرما دیا تہا کہ ایک نبی میری مانند ہوگا تم اوسکی سنیو
لیکن اب وہ دن آیا ہے کہ کتابون کی کثرت اور ہر زبان مین توریت ترجمہ ہو جانے
کے سبب اسلام کی فضیلت اور حضرت رسول اللہ صلعم کی خبر توریت و انجیل سے ایسے
واضح اور صاف بیان ہوتی ہے جو اس سے پیشتر کبہی نہوئی تہی غرض اسیطرح الزام
توریت چہپانے کی بابت یہودیون کو بار بار دیا گیا ہے دیکھو سورہ انعام وغیرہ
وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا یعنے پوچھ اون رسولون
سے جنہین ہمنے تجہہ سے پہلے بہیجا (زخرف) پوچھ اون رسولون سے یعنے اونکی امت
سے بیضاوی مین لکہا ہے اونکی امت اور اونکے علماء دین سے اور کشاف مین ہے
یہود و نصاریٰ کی امت سے اب خیال کیجئے کہ اونسے پوچہنا از روئے توریت و انجیل
ہی تہا یا کچہہ اونکی بنائی ہوئی باتون سے غرض تہی فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ
مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ

مِنْ قَبْلِكَ یعنے پس اگر تو ہے شک مین اوس سے جو اوتارا ہی ہمنے تیرے طرف تو پوچہہ اونسے جو پڑہتے ہین کتاب تجہسے پہلے والے (سورہ یونس) چونکہ رسول اللہ صلعم اُمّی محض تہے کوئی کتاب نہ پڑہ سکتے تہے اور اگر پڑہ سکتے تو توریت عربی زبان مین نہتی بلکہ عبرانی مین تہی اس سبب سے حکم ہوا کہ پوچہہ اونسے اور جو شخص آپ توریت پڑہ سکتا ہو تو پوچہنے کی بہ نسبت یہہ زیادہ بہتر ہے کہ وہ آپ توریت مین دیکہہ لے مگر اجب لوگ کہ ان آیتون سے تو انکار نہین کرسکتے مگر توریت کے پڑہنے سے گہبرا گئے ہین اونکی مثال ایسی ہے کہ خط کو تو نہین کہولتے صرف قاصد سے زبانی خبر پوچہتے ہین یعنے بڑی تسلی کو چہوڑ کر اولے تسلی کیطرف دوڑتے ہین وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنٰتٍ فَاسْئَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ الخ یعنے اور بالتحقیق ہمنے موسی کو نو نشانیان صاف دین پس پوچہہ بنی اسرائیل سے (سورہ بنی اسرائیل) اب دیکہیے کہ ان نشانیون کا ذکر توریت مین بہت تفصیل کے ساتہہ ہے اگر کوئی توریت سے خوب واقف نہو تو کیونکر یہہ نو گنوا سکے کیونکہ قران مجید مین اسرائیلی کتابونکا حوالہ دیا گیا ہے پس ضرور ہے کہ اونہین کتابون سے ثابت کیا جائے پوچہہ بنی اسرائیل سے یعنے توریت کے پڑہنے والونسے ورنہ اونکی زبانی باتونکا کیا اعتبار ہوسکتا ہے دوسرے یہہ کہ حضرت موسیٰ اونہین لوگون کے درمیان تہے پس اونہین کے کتابون سے اسکا ثبوت بہت محقق ہے اور یہان بہی وہی بات ہے کہ پوچہہ اہلکتاب سے اسیطرح سورہ نحل مین ہے فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ پس پوچہو اہل ذکر یعنے اہل کتب الہی سے اگر نہین جانتے ہو اور اسیطرح سورہ انبیا رکوع ۱ مین بہی ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ یعنے کیا تونے نہین

دیکھیے وہ لوگ جنکو ملا ہے حصہ کتاب مین سے وہ بلائے ہین اللہ کی کتاب کیطرف تاکہ وہ فیصلہ کرے درمیان اونکے پہر اولٹے پہرے ایک فریق سٹ کر اور وہ منہہ پہیرنے والے ہین (ال عمران) تفسیر حسینی مین ہے کہ روزے حضرت رسالت صلعم جمعے از یہود را باسلام دعوت کرد نعمان بن ابی اوفی گفت اے محمد بین تا در حضور علماے دین خود مناظرہ سکنیم حضرت فرمود کہ ان صحیفہ را از توریت کہ مشتمل بر نعت وصفت من است بیارید و برین محکمہ ازاں ضم سازند الیشان ازین قول ابا نمودہ آیات توریت را حاضر نکردند حقتعالے فرمودہ کہ الیشانرا بتوریت میخوانید لتحکم بینہم لیں پس روے میگردانند گروہے ازالیشان کہ روسا یہود اند والیشان اعراض کنندگانند از حق انتہے یہان سے مناظرہ کا قانون صحیح دانشمندونکو معلوم ہو جائیگا کہ رسول اللہ صلعم نے یہودیون سے مناظرہ کے وقت قرآن مجید پیش نہین کیا کیونکہ وہ اوسے نہین مانتے تہے بلکہ اونہین کی کتاب منگوائی اب وہ لوگ جنہین توریت انجیل سے واقفکاری نہین ہے کیونکر اپنے کسی دعوے کے ثبوت مین ایسی جرات کر سکتے ہین اور جو لوگ اس سے بے پروا ہین ثابت ہے کہ اونہین دین اسلام اور خدا اور رسول کے نام کی حمایت سے بہی کچہہ غرض نہین ہے اور فعل رسول اللہ صلعم کو بہی پسند نہین کرتے

تبرہ ثانی

بعضے لوگ بے ایمانون کی اقبالمندی دیکہہ کر اپنے دلمین کہتے ہونگے کہ شاید یہہ کچہہ نشان مقبولیت کا ہے تو اسکے جواب مین خدا کا کلام تسلی بخشتا ہے کہ اَوَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ

قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ہ یعنے کیا نہ دیکہا اونہون نے کتنے ہلاک کیے ہمنے پہلے اونسے قرنون سے مقدور دیا تہا ہمنے اونکو بیچ زمین کے جو کچہہ کہ مقدور نہ دیا تہا تمکو اور بہیجا تہا آسمان سے اوپر اونکے برسنے والا اور کین ہمنے نہرین چلتی ہین نیچے اونکے سے پس ہلاک کیا ہمنے اونکو ساتہہ گناہون اونکے کے اور پیدا کیا ہمنے پیچہے اونکے قرن اور اُمتین (سورہ انعام رکوع ۱) اور بنی اسرائیل کے مراتب سے حقتعالے خبر دیتا ہے کہ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ہ یعنے پس دی ہمنے اولاد ابراہیم کو کتاب اور حکمت اور اونکو دی ہمنے بڑی سلطنت انتہے (سورہ نسار رکوع ۸) مگر اب اہل یہود کی پست حالی جس حد کو پہونچی ہے وہ آنکہون کے سامنے موجود ہے اور کتاب کشف الآثار فی قصص انبیار بنی اسرائیل چہاپہ اوڈن برگ سنہ ۱۸۴۶ع مین باب دویم حوادثات یہودیان کو دیکہنا چاہیے یہہ تو اونکا دنیا مین حال ہے اور آخرت مین وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ (سورہ ابراہیم ع ۱) اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ہ یعنے آیا نہین پہونچی تمکو خبر اونکی جو پہلے تہے قوم نوح اور عاد اور ثمود انتہے (سورہ ابراہیم رکوع ۱) وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا یعنے اور ہمکو کیا ہوا کہ بہروسا نکرین اللہ پر اور وہ سجہا چکا ہمکو ہمارے راہین اور ہم صبر کرینگے ایذا پر جو تم ہمکو دیتے ہو انتہے (سورہ ابراہیم رکوع ۲) یہہ اقبال اور عزت خدا کی رضا مندی کا نشان نہین ہے اور نہ محتاجی خدا کی ناراضی کا نشان ہے بلکہ؎

چو رخت از مملکت بربستہ خواہی　　گدائی خوشتر است از بادشاہی

خدائے قادر جو حلم کا چشمہ ہے اوسنے ایک دن ٹہرا رکہا ہے کہ اوسدن صالح و طالح کا انصاف بے روئے رعایت کریگا اگرچہ ممکن تہا کہ وہ ابہی ہر بدکار کو سزا

اعمال دیتا لیکن اسلئے تامل ہے تاکہ توبہ کے لیے ہر گنہگار کو ایام حیات تک فرصت
باقی رہے دوسرے یہہ کہ عدالت کے دن کا ہر شخص منتظر رہے کیونکہ اگر ابہی ہر ایک
کو سزا و جزاے اعمال ملے تو قیامت اور عدالت کا کوئی انتظار کرے سبحان اللہ

زحد بگذشت گو طغیان عدو را　　فرو ن ترزان ہم استغناست او را

وہ اپنے سورج کو بدون اور نیکون پر چمکاتا اور راستون اور ناراستون پر مینہہ برساتا
ہے (متی ۵ باب ۴۵) ہر ایک کو اوسکے ایام حیات تک روزی دیتا اور سب کی
خبر لیتا ہے جب حضرت یوسفؑ قید خانہ مین تہے اور فرعون تخت سلطنت پر خواب
دیکہہ رہا تہا تب خدا حضرت یوسفؑ کے ساتہہ تہا کہ خواب کی تعبیر اونہین نے
بتائی تہی (پیدائش ۴۱ باب) اور یہی حال بعینہ حضرت دانیال کا بابل کے بادشاہ
کے پاس اسیری مین تہا (دانیال ۲ باب) اور جب بنی اسرائیل سخت مصیبتون مین تہے
اور فرعون اونپر ظلم کر رہا تہا اور حضرت موسیٰ پانی مین پڑے تہے تب خدا بنی اسرائیل
کے ساتہہ تہا اور فرعون نے جو اسرائیلی بچونکو دریا مین ڈبوایا تو خدا نے بہی مصریون
کی ساری پہلوٹہون کو ہلاک کیا اور نہ صرف یہی بلکہ مصریونکو بہی بحر قلزم مین ڈبویا
خروج ۲ باب ۳ اور ۱۲ باب ۲۹ اور ۱۴ باب ۲۸ پس یہہ عین انتقام الٰہی
ہے کہ جسطرح مصریون نے اسرائیل کے لڑکونکو مارا خدا نے بہی مصریونکے پہلوٹہونکو
ہلاک کیا اور جسطرح مصریون نے اسرائیلی بچونکو دریا مین ڈبویا خدا نے بہی مصریونکو
دریا مین ڈبویا اور اسرائیلیون کے لئے دریا کو سکہایا

تعالی اللہ زہی قیوم و دانا　　توانائی دہ ہر ناتوانا
انیس خلوت شب زندہ داران　　رفیق روز و ر محنت گذاران

تہرکے دن دولت سے کام نہو نکلتا پر صداقت ہے موت سے نجات دیتی ہے (امثال ۱۱ باب ۴)

کسی دولت مند کو قیامت کے دن محتاجون کی طرح حساب دینے سے چارہ نہین
اور کسی دولت مند نے باوجود اپنے حشمت اور اقتدار کے محتاجون سے بڑھ کے
کسقدر طول حیات نہین حاصل کی ہے ہان کسیکی زندگی اوسکے مال کی زیادتی سے
نہین ہوتا ۱۲ اباب ۱۵ - ۲۱ اور کوئی دولت مند نہین گذرا ہے کہ جسنے محتاجونکی مانند
صرف ایک کفن لیکر قبر مین نہ گذارہ ہو اگر سلطنتین ہین تو قایم نہ رہینگی اگر قوتین ہین تو زایل
ہو جائینگی جمال کو پایداری نہین اور کمال سریع الزوال ہے یاران ہمدم جدا ہو جائینگے
اور مال وبال آل ہے لیکن پانچ باتین جو خدا اور رسول کے اجلال کے واسطے کہی جاتی ہین
اون پانچ ہزار سے بہتر ہین جو اشرفی لفظ لیکر شاہی عدالت مین وکالت کی
فصاحت کو ظاہر کرین تلوارین جگر سے گذر جائینگے اور آفتین سر سے فاقے ایام حیات
کا شمار گنوائینگے اور حوادثات زمانہ پے در پے آئینگے لیکن اے دل سنبھل کہ خدا کا نام
ان سب روکنے والی چیزون پر غالب آئیگا قادر مطلق پہلوانون سے کہتا ہے کہ اب
جاو اور وہ ایکقدم نہین ٹہر سکتے اور بڑے دولتمندونسے فرماتا ہے کہ رخصت ہو اور
وہ ایکدم نہین ٹہر سکتے اگر انسانکی زندگی خدا کیواسطے ہے تو کون خدا کے کام کی
تحقیر کر سکتا ہے کہ خداوند یون کہتا ہے کہ حکیم اپنی حکمت پر فخر نکرے اور قوت والا
اپنی قوت پر فخر نہ کرے اور مالدار اپنے مال پر فخر نکرے بلکہ جو فخر کیا چاہتا اس پر فخر
کرے کہ مجھے سمجھتا اور جانتا ہے کہ مین خداوند ہون جو رحمت اور انصاف اور صداقت
زمین پر کرتا ہون کہ یہہ مجھے خوش آتا ہے یرمیاہ ۹ باب ۲۳ و ۲۴ کوئی ہم
مین سے اپنے واسطے نہین جیتا اور کوئی اپنے واسطے نہین مرتا ہے اگر جیتے ہین تو
خداوند کے واسطے جیتے ہین اور اگر مرتے ہین تو خداوند کے واسطے مرتے ہین اسلئے ہم
جیتے مرتے خداوند ہی کے ہین رومیونکا ۱۴ باب ۷ و ۸ ہماری محتاجی ہمکو تنبیہ
کی خبر دیتی ہے کہ خداوند جسے پیار کرتا ہے اوسے تنبیہ کرتا ہے اور ہر ایک بیٹے کو

جسے وہ قبول کرتا ہے پیٹتا ہے (عبرانیونکا ۱۲ باب ۶) سعادتمند وہ انسان
جسے تو اے خداوند تادیب کرے (۹۴ زبور ۱۲) یعقوب باب ۱۲ مکاشفات
۳ باب ۱۹ دینداری تو قناعت کے ساتھہ بڑا نفع ہے کیونکہ ہم دنیا مین کچھہ نہ
لائے اور ظاہر ہے کہ کچھہ لیجا نہین سکتے پس اگر ہمنے کہانا کپڑا پایا تو ہمارے لئے بس ہے
کرو ہے جو دولتمند ہوا چاہتے ہین سو امتحان اور پہندین اور بہت سے بیہودہ اور
بُری خواہشون مین پڑتے ہین جو آدمیونکو تباہی اور ہلاکت کے دریا مین ڈوبا دیتی
ہین کیونکہ زر کی دوستی ساری بُرائیونکی جڑ ہے جسکے بعضے آرزومند ہو کر ایمان
کی راہ سے بہٹک گئے اور آپکو طرح طرح کی غمونسے چھیدا پر تو اے مرد خدا ان چیزون سے
بہاگ اور راستبازی دینداری ایمان محبت صبر اور فروتنی کا پیچہا کر ۱ تمتہے اول
طمطاؤس ۶ باب ۶ - ۱۱ کیونکہ اونٹ کا سوئے کے ناکے مین سے گذر جانا اوس سے
آسان ہے کہ کوئی دولتمند خدا کی بادشاہت مین داخل ہو (لوقا ۱۰ باب ۲۵)
انسان کی زندگی کا حاصل نجات یعنے ہمیشہ کی زندگی ہے اور ہلاکت ابدی یعنے جہنم
واصل ہونا اسکے برخلاف پس آدمی کو کیا فایدہ ہے اگر تمام جہانکو حاصل کرے اور اپنی جان
کہو دے (متی ۱۶ باب ۲۶) یعنے نجات سے محروم رہے نعوذ باللہ کما قال اللہ تعالیٰ
وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا
فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۱ ط یعنے اور جب ارادہ
کرتے ہین ہم یہہ کہ ہلاک کرین کسی بستی کو بُرہانے (از تفسیر حسینی) یا حکم کرتے ہین دولتمندان
اوسکو پس نافرمانی کرتے ہین بیچ اوسکے پس ثابت ہوئی اوپر اوسکے بات عذاب کی
پس ہلاک کرتے ہین ہم ہلاک کرنا انتہے (سورہ بنی اسرائیل رکوع ۲)
پس چاہئے کہ مسلمان اپنے ان مراتب پر نظر کرین اور ان تیرہوی صدی قوموںکے درمیان
بنا چال چلن ایسا سیدہا اور آراستہ رکہین کہ اونکے سبب سے کوئی دین اسلام کی

بدنامی کرنیکا موقع نہا سے تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ جَمِیعًا اَیُّہَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ ط اس مولف گنہگار کا بھی سب
کے آگے یہہ اقرار ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ سورہ
فرقان کے آخر میں خدا فرماتا ہے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰئِکَ
یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنَاتٍ ط

اللّٰہُمَّ مُنْزِلَ الْکِتٰبِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَہَازِمَ الْاَحْزَابِ عَذِّبِ الْکَفَرَۃَ اَہْلَ الْکِتٰبِ
وَالْمُشْرِکِیْنَ الَّذِیْنَ یَجْحَدُوْنَ اٰیَاتِکَ وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیَصُدُّوْنَ
عَنْ سَبِیْلِکَ وَیَتَعَدَّوْنَ حُدُوْدَکَ وَیَدْعُوْنَ مَعَکَ اِلٰہًا اٰخَرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ
تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ عَمَّا یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا ط اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَیْنَا
وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَاَنْصَارَہٗ
وَاَذِلَّ الشِّرْکَ وَاَنْصَارَہٗ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا
وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ط وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
اَجْمَعِیْنَ ط

[illegible]

الحمد لله المنعم الديان عظيم البرهان منزل التوراة والانجيل
والفرقان والصلوة والسلام على ناسخ الاديان سيدنا
محمد الذي ارسل حين شاع الكفر في البلدان فدعا الخلق
الى التوحيد والايمان وابطل الشرك وحبائل الطغيان وعلى
آله واصحابه مادام لمع القمران ○

يا اهل الكتب لم تلبسون الحق بالباطل وتكتمون الحق وانتم تعلمون

(سورہ ال عمران جزو ۳ رکوع ۱۵ از ہدایت المسلمین صفحہ ۶۵)

پس توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں جبکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں (اعمال ۳ باب ۱۹)

واضح ہو کہ جیسا میں لکھتا ہوں ہر شخص ایماندار ایسا ہے اپنے دل میں سمجھتا ہوگا گو کسی مصلحت سے بظاہر اسکا اقرار نہ کر سکے کیونکہ میں وہی کہتا ہوں جسپر موافق اور مخالف کا دل گواہی دے اور بلا طرفداری غور کیا جائے تو یہی خیال کرنا چاہیے کہ میں نے یہہ کتاب الہام سے نہیں لکھی اور نہ میں کوئی حکیم اور فیلسوف ہوں جو میری عقل اور روسے بڑھ کر ہووے گا قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول انی ملک یعنے اور نہیں کہتا میں تمسے کہ نزدیک میرے خزانے اللہ کے ہیں اور نہیں جانتا میں غیب کو اور نہیں کہتا میں کہ تحقیق میں فرشتہ ہوں (سورہ ہود رکوع ۳) مگر اسقدر

البتہ کہہ سکتا ہون کہ تحقیقات مذاہب مختلفہ مین اونہین کے علماء کے ساتھ میرا
اکثر وقت بسر ہوا (اول قرنتیونکا ۹ باب ۲۰ - ۲۲) علی ہذا القیاس علماء عیسائی
سے بہی جو کچہہ واجبی و درست مجھے تحقیق ہوا مین مناسب سمجہا کہ بپاس خاطر بعض اہل کتاب
بے تاویل بیان کردن خدا میری زبانکو جہوٹہہ سے روکے اور جہان کہین مجھسے خطا
واقع ہوئی ہو اوسے معاف فرمائے اور اس کتاب کے پڑہنے والون سے بہی
مجہے یہی امید ہے

کلیسیا ۳

اسمین چہہ سکرمنٹ ہین اور ایک مناوی

سکرمنٹ ۱

فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ بِاَيۡدِيۡهِمۡ ثُمَّ يَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ لِيَشۡتَرُوۡا بِهٖ
ثَمَنًا قَلِيۡلًا (سورہ بقر ایت ۷۹) پس وائے برحال اون لوگون کے جو لکہتے
ہین کتاب اپنے ہاتہون سے پہر کہتے ہین کہ یہہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ لیوین اسکو تہوڑے
مول پر پس وائے برحال اونکے اوسکے سبب جو اونکے ہاتہون نے لکہا اور وائے
برحال اونکے اوسکے سبب جو اونہون نے کمایا (ارشہادت قرانی فصل ۲ صفحہ ۱)
کوئی کتاب ازروئے قدامت توریت کے برابر نہین ہے تاکہ باعتبار ہم عہدی مورخان
کچہہ بہی توریت کی صحت پر جو اب موجود ہے گواہی دی یونانی عالمون مین قدیم
تواریخ ہیرودتس کی ہے اور وہ حضرت ملاکی نبی کے زمانہ مین حضرت عیسیٰ سے چار سو
برس پیشتر تہا البتہ ہومیرس اور ہسیئڈ شاعرونکی تصنیفات اوس سے قدیم
ہین مگر ان دونونکا زمانہ کوئی صحت سے ٹہرا نہین سکتا اور وہ جو اونہین سب سے
زیادہ قدامت بخشتے ہین ہومیرس کو حضرت یسعیاہ نبی کا ہم عہد ہو سنہ عیسوی سے

ساتہی سات سو برس پیشتر ہوئی اور مسیٹ کہ الیاس نبی کا ہم عہد کر جو سنہ عیسوی
سے نو سو برس پیشتر تہے ٹہراتے ہین لیکن ان دونون شاعرونکی تصنیفات مین کچہہ
توریت وغیرہ کا ذکر نہین ہے صرف دیوتاؤنکی قصہ کہانیان مرقوم ہین اور ہندون
مین جو چار وید اور دہرم شاستر اور مہابہارت اور رامائین انکی تصنیفات کا بہی
زمانہ کسینے نہین ٹہرایا دہرم شاستر مین بیوہ کے ستی ہونے کا کچہہ حکم نہین پایاجاتا
مگر اس جبل شاستر کے زمانے کے بعد یہہ دستور جاری ہوا اور سکندر کے زمانہ
مین (جو سنہ عیسوی سے تین سو تینتیس برس پیشتر تہا از مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۱) ستی ہونیکا دستور جاری
تہا اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ وہ شاستر سکندر کے زمانہ سے قدیم نہین ہے یہہ کہ توریت سے
اور بالفرض قدیم بہی ہو تو اوسے توریت وغیرہ سے کچہہ علاقہ نہین ہے غرض سب
مسیحیونکا اتفاق اسپر ہے کہ توریت سنہ عیسوی سے پندرہ سو برس پیشتر لکہی گئی
پیشتر توریت تمام وکمال ایک جلد مین تہی مگر جب سے بہتر عالمون نے بقول علماء
عیسائی اوسکا ترجمہ سنہ عیسوی سے ۲۸۴ برس پیشتر یونانی زبان مین کیا تب سے
پانچ الگ الگ کتابونمین اوسکی تقسیم ہوئی جنکے (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲) یہہ نام ہین
پیدائش خروج احبار گنتی استثنا دیکہو مفتاح الکتاب صفحہ ۳ و ۴۳
چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ء حسب الحکم لندن ٹرکٹ سوسائیٹی باہتمام پادری میتہر صاحب
اور طلوع آفتاب صداقت نارتہہ انڈیا سوسائیٹی کیطرف سے چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ء
صفحہ ۲۲۳ مین لکہا ہے کہ سنہ عیسوی سے دوسو ستر برس پیشتر یہہ ترجمہ ستر عالمونکے
ہات سے ہوا تہا اور اسیطرح صفحہ ۳۶ مین بہی ہے اور اسیطرح رد من تواریخ کلیسا
مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۹ء حصہ اول صفحہ ۲۸ مین بہی ہے اور ہدایت المسلمین
مطبوعہ لاہور ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۹۴ سطر ۵ مین ہے کہ عیسی کی پیدائش سے دوسو
برس پہلے توریت کا ترجمہ ۷۲ عالمون نے یونانی زبان مین کیا تہا اتنے اور

اسحاق ناتہن یہودی نے پندرہوین صدی عیسویمین آیتونکا نشان مقرر کیا
جیساکہ ہارنصاحب کی جلد ۲ صفحہ ۱۵۶ مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء مین مرقوم ہے اور
مفتاح الکتاب صفحہ ۱۱۶ مین لکہا ہے کہ پورانے عہدنامے کے کتابونکے باب اور آیتونکے
تفصیل اور نشان کارڈنل ہوگو نامی ایک شخص سے مسیح کے جانے کے بارہ سو چالیس ۱۲۴۰
برس بعد ٹہرائی گئے اور اسیطرح انجیل کے بہی باب اور آیتونکی تفصیل اور نشان رابرٹ
سٹیفنس صاحب سے جو مشہور عالم اور فرانس کے بادشاہی چہاپہ خانہ کا مہتمم تہا
مسیح کے آنیکے پندرہ سو سینتالیس ۱۵۴۷ برس بعد ٹہرائے گئے - مگر یہہ تدبیر کامل نہین ہے کیونکہ
کہین کہین فصل کی تفصیل کے معنے مین باہم ربط دکہائی نہین دیتا اس سبب سے چاہئے
کہ طالب العلم جب کتابین پڑہے تو اپنے کو آیتونکی قید مین نہ چہوڑے بلکہ ہر ایک بات
کو اوسکی حقیقی معنی اور ربط کے موافق دریافت کرے انتہیٰ تمت کلامہ یہہ کتاب
در حقیقت تصنیف حضرت موسیٰ کی از روے الہام تہی مگر اوس زمانہ کے بعد توریت
تصنیف حضرت موسیٰ کی نہ رہی بلکہ اوسکی کچہہ اور ہی صورت ہوگئی کیونکہ ان کتابون
مین حضرت موسیٰ کیطرف کوئی متکلم کی ضمیر نہین بلکہ اکثر غائب کی ضمیر چنانچہ خروج
۳ باب ۱ و ۳ و ۱۱ و ۴ و ۱۵ اور ۴ باب ۱ و ۴ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۹ وغیرہ سیکڑون مقامونکو
دیکہنا چاہئے دوسرے یہہ کہ بعض ایسے نام اور حالات ان کتابون مین آئے
ہین جو بہت دنون بعد حضرت موسیٰ کے واقع ہوئے چنانچہ

۱ پیدائش ۱۳ باب ۱۸ مین ہے اور ابرہام نے اپنا ڈیرہ اوٹہایا اور ممرے کے بلوطون
مین جو حبرون مین ہے جا رہا انتہیٰ اور اسیطرح اسی کتاب کے ۳۵ باب ۲۷ اور
۳۷ باب ۱۴ مین حبرون کا نام ہے اور حبرون ایک گانون تہا بنی اسرائیل نے
جب فلسطین کو فتح کیا تب اوس گانو کا نام حبرون رکہا اگلے زمانہ مین اوسکا نام
قریہ اربع تہا دیکہو کتاب یشوع ۱۴ باب ۱۵ اس سے معلوم ہوا کہ یہہ کتاب بعد فتح

ہونے فلسطین کے لکہی گئی ہے جو واقع ہوئی بعد زمانہ حضرت موسیٰؑ کے

۲ کتاب پیدایش ۳۵ باب ۲۱ مین ہے پہر بنی اسرائیل نے کوچ کیا اور اپنا خیمہ مجدال عدر کے اوسطرف استادہ کیا اتہے عدر اوس منارہ کا نام ہے جو یروسلم کے دروازہ پر تہا (میکاہ ۴ باب ۸ مین گلّے کے برج یعنے عبرانی مجدال عدر) اس سے ظاہر ہے کہ یہہ کتاب بعد تعمیر یروسلم لکہی گئی اور تعمیر یروسلم سیکڑون برس بعد حضرت موسیٰ کے ہوئی ہے

۳ پیدایش ۳۶ باب ۳۱ مین ہے بادشاہ جو ملک ادوم پر مسلط ہوئے پیشتر اس سے کہ بنی اسرائیل کا کوئی بادشاہ ہو یہی ہین انتہے اس سے ثابت ہے کہ یہہ کتاب بنی اسرائیل مین چند بادشاہ ہو چکنے کے بعد لکہی گئی جو حضرت موسیٰ کے زمانیکے بعد ہوئے ہین اول سموئیل ۸ باب وغیرہ

۴ خروج ۱۶ باب ۳۵ و ۳۶ مین ہے اور بنی اسرائیل چالیس برس جب تک کہ بستی مین آئے من کہاتے رہے جب تک کہ وہ زمین کنعان کی نواحی مین آئے من کہاتے رہے اور ایک اومر ایفہ کا دسوان حصہ ہے انتہے اس سے ظاہر ہے کہ یہہ کتاب اوسوقت لکہی گئی جب بنی اسرائیل کنعان مین پہونچ چکے تہے اور من کہانا موقوف ہو چکا تہا اور وزن ایفہ کا رائج ہو چکا تہا اور یہہ باتین حضرت موسیٰ کی زندگی مین نہین ہوئین دیکہو کتاب یشوع ۵ باب ۱۱ و ۱۲ من اسوقت موقوف ہوا جب بنی اسرائیل نے یریحو کی سرزمین مین پہنچکر وہان کے حاصل سے فطیری روٹیان اور بہنی بالیان کہائی تہین اور ایفہ کا وزن حضرت موسیٰ کے عہد سے پیچہے نکلا

۵ گنتی ۳۲ باب ۴۱ مین ہے اور منسی کا بیٹا یائیر نکلا اور جا کے اوس نواحی کی بستیونکو لے لیا اور اونکا نام یائیر بستی رکہا انتہے اور استثنا ۳ باب ۱۴ مین ہے منسی کے بیٹے یائیر نے ارجوب کی ساری مملکت جسوریون اور معکاتیون

کی نواحی تک لیلیا اور اوسنے اوسکا یعنے بسن کا نام یایر کی بستیان رکہا جو اوسکا نام
تہا وہی نام آجتک ہے انتہے ان آیتون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کتابین اوس زمانہ
کے بعد لکہی گئی ہین کہ جب یایر نے اون ملکونکو لے لیا تہا اور یہہ واقعہ بہت مدت
بعد حضرت موسیٰ کے ہوا ہے اور یہہ فقرہ کہ وہی نام اجتک ہے اسپر دلالت کرتا ہے
کہ یہہ شخص مصنف توریت یایر کے بعد بہی مدت پیچہے ہوا ہے علاوہ اسکے یہہ بہی صحیح نہیں
کہ یایر منسی کا بیٹا ہو کیونکہ یایر بیٹا شجوب کا اور اولاد یہودا مین سے تہا (اوّل تواریخ
۲ باب ۲۲) اور منسی اولاد یوسفؑ مین سے تہا تفسیر ہنری واسکاٹ مین ذیل استثنا
۳ باب ۱۴ کے یون لکہا ہے کہ جملہ اخیرہ الحاقی ہے کیونکہ بعد موسیٰ کے بڑہایا ہے
اگر اوسکو چہوڑا جائے تو کچہہ مطلب نہین بگڑتا

۶ استثنا ۳۴ باب مین حال وفات حضرت موسےٰ اور ذکر اونکی قبر کا مذکور ہے جس
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کتاب حضرت موسیٰ کی لکہی ہوئی نہین ہے بلکہ کسی اور
شخص کی لکہی ہوئی ہے تفسیر ہنری واسکاٹ مین ہے کہ کلام موسیٰ باب گذشتہ
پر تمام ہوا اور یہہ باب کسیکا ملایا ہوا ہے وہ شخص یشوع ہو یا سموئیل یا عزرا یا اونکے
بعد کوئی پیغمبر ٹہیک دریافت نہین ہوتا شاید پچہلے آیات اس باب کے بعد رہائی
بابل کے عہد مین عزرا کے لکہے گئے ہونگے انتہے اور تفسیر جارج ڈوالی اور رچرڈ منٹ
مطبوعہ لندن ۱۸۴۸ء مین بہی اسیطرح پر ہے اور کتاب سوال و جواب ترجمہ پادری
یونس سنگہہ و پادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۱ سوال
۷۴ مین بہی اسکے موافق ہے اور اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۱۳۶ مین پادری فانڈر صاحب
نے لکہا ہے کہ موسیٰ کی پانچوین کتاب کی آخر فصل جسمین موسیٰ کی وفات کی خبر ہے
کسی اور نبی سے اوس کتاب مین الحاق کیا گیا انتہے دیکہو عیسائی عالمونکو کوئی سند
نہین ملی کہ باوجود اقرار کرنے الحاق کے کسی الحاق کرنے والے کو معین نہین کر سکتے

بلکہ صرف اٹکل سے کہتے ہین کہ شاید غالبا فلانے گر یہہ تحکم غضب ہے کہ باوجود اس اٹکل
کے یہی کہتے ہین کہ کوئی پیغمبر ہوگا ہنوز اس باب کے ملانیوالے کا ثبوت نہین مگر
اوسکی پیغمبری کا ثبوت ہوگیا غرض یہہ کہ اس بابکے ملانیوالے کا پتا نہین اور
اس باب کے آخری آیتون کے ملانیوالیکا اور بہی پتا نہین ہے

۷ گنتی ۲۱ باب ۱۴ مین ہے اردو ترجمہ چہاپہ سنہ ۱۸۲۲ع اسلیے یہوواہ کے جنگنامہ
مین لکہا ہے کہ یہہ دریائے قلزم اور وادی ارنون کے پاس ہے انتہٰی اور اردو مین
چہاپہ لندن سنہ ۱۸۶۲ع مین یون ہے اس سبب خداوند کے جنگنامہ مین لکہا ہے
خداوند آندہی مین دہیب پر قابض ہوا اور ارنون کی نہرون پر انتہٰی اول تو ان
دونون ترجمون کے اختلاف پر غور کرنا چاہئے کہ کسقدر تفاوت ہے پہر یہہ مصنف
اس کتاب کا کوئی شخص اور سوائے موسٰی کے ہے کہ اوسنے بعض حالات کو جنگنامہ
خداوند سے نقل کیا ہے طامس اسکاٹ مفسر نے لکہا ہے کہ بعضے خیال کرتے ہین
کہ کسی اسرائیلی یا عموری بت پرست نے یہہ کتاب جنگنامہ تصنیف کی نام سے
یہوواہ کے جس مین کہ درج کین فتحین صحیون کے انتہٰی ہونکہ یہہ فتحین بعد وفات حضرت
موسٰی کے ہوئی تہین جو کہ جنگنامہ خداوند مین درج ہوئین اور جبکہ جنگنامہ سے توریت
مین مضامین نقل ہوئی تو توریت تصنیف حضرت موسٰی کی نرہی دوسرے یہہ کہ
بت پرست کا کتاب جنگنامہ کو خداوند کے نام سے تصنیف کرنا کمال تعجب ہے

۸ گنتی ۱۲ باب ۳ مین ہے اور موسٰی سارے لوگونسے جو روی زمین پر تہے زیادہ
بردبار تہا انتہٰی اس فقرے سے معلوم ہوا کہ مولف اس کتاب کا موسٰی نہین اسلیے
کہ کوئی متکبر بہی ایسے اپنی تعریف بڑہ کر نہین کرتا پس مولف اس کتاب کا کوئی
شخص معتقدون حضرت موسٰی سے ہے نہ موسٰی علیہ السلام

۹ استثنا اول باب ۱ مین ہے یہہ وہ باتین ہین جو موسٰی نے یردن کے پار بیابان کے

میدان میں سوف کے مقابل فاران اور توفل اور لابن اور حصیرات و ردی ذہب کے درمیان بنی اسرائیل کو کہیں انتہےٰ پس یہہ لفظ (یردن کے پار) دلالت کرتا ہے کہ لکہنے والا اس کتاب کا یردن کی دوسری طرف تہا اور اسلیے بعض شخصوں نے کہا ہے کہ کتاب استثنا تصنیف موسیٰ کی نہیں

وہ لفظ جسکا ترجمہ یردن کے پار ہے اوسکا ترجمہ یردن کے اوس پار مترجموں یونانی توریت سے جو بہتر یہود دی بڑی بڑی عالم تہے اور مترجم ترجمہ لاطینی نے کہ بہت بڑا معتبر مسیحیوں میں ہے اور ڈاکٹر جدٹس نے اپنے ترجمہ میں اور اسیطرح بیشمار مترجموں بلکہ سبلیعن فالون نے جو غیر انگلنڈ کے رہنے والے ہیں (شاید سوائے مترجم ترجمہ سریانی کے) کیا ہے اور رومن کاتہلک کے ترجمہ انگریزی سے سب انہیں کے موافق ہیں اور عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے اس اعتراض کو دفع کرنے کے لئے اون سب ترجموں مذکورۂ بالا کو غلط ٹہراتے ہیں مگر جمہور کے سامہنے قول انکا کب معتبر ٹہر سکتا ہے اور جمہور سے لاکہوں بلکہ کروڑوں فاضل عیسائی انکی صحت کے قائل تہے اور اگر اونکے قول کو مان ہی لیں تو بہی ہمارا اعتراض اون سب فرقوں پر جو اون ترجموں کی صحت کے قائل ہیں بلاشبہہ تمام ہے اور فرقہ پراٹسٹنٹ کے اقرار کے بموجب وہ سب ترجمے خراب اور غلط اور جمہور سلف بڑے محرف یا بیفہم ٹہرتے ہیں اسلیے کہ یا تو اون سبنے قصداً ترجمہ غلط کرکے اوسکو مطلب کلام الہامی کا بتلاکر واجب الاعتقاد کیا ہوگا تو محرف ٹہرے یا اون سب کو کچہہ علم نتہا اور بے علمی سے اوس غلطی میں پڑے تہے

دوسرے یہہ کہ لفظ موسیٰ جو اس آیت میں موجود ہے یہہ ضمیر غایب اسکے لئے دلیل ہے کہ یہہ کتاب حضرت موسیٰ کی تالیف نہیں ہے

• ۱ گنتی ۲۱ باب ۳ میں ہے خداوند نے اسرائیل کی آواز سنی اور کنعانیوں کو گرفتار

کر دیا اور اونہون نے اونہین اور اونکی بستیون کو حرم کر دیا اور اوسنے اوس مقام
کا نام حرمہ رکہا اتہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کتاب اوسوقت تصنیف
ہوئی جب کنعانی قتل ہو چکے تہے اور اون بستیونکا نام حرمہ ہو لیا تہا اور یہہ
واقعات حضرت موسیٰ کے بہت پیچہے ہوئے ہین (دیکہو قاضیونکا اول باب ۱۷)
اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ اس کتاب کو حضرت موسیٰ نے نہین لکہا بلکہ کسی اور شخص
نے اونکے بہت دنون بعد لکہا ہے طامس اسکاٹ صاحب تفسیر انگریزی نے لکہا ہے
کہ یشوع نے اون بستیونکو حرم کیا تہا لیکن تعجب کہ کسطرح موسیٰ نے درج کئی کا نام یشوع
کے بعد عرصہ دراز اپنی موت کے اتہے

۱۱ پیدایش ۱۲ باب ۶ مین ہے ترجمہ اردو ۱۸۲۲ء ابراہیم نے اوس سرزمین مین
نابلس کے مقام اور مرہ کے بلوط تک سیر کی اور اوسوقت کنعانی اوس زمین مین تہے
اتہے اور ترجمہ اردو مین چہاپہ لندن ۱۸۴۶ء مین ہے ابرام اوس ملک مین سکم کی بستی
اور مورہ کے بلوط تک گذرا اوسوقت ملک مین کنعانی تہے اتہے پہلے ان دونون
ترجمونکا تفاوت دیکہنا چاہئے

پہر یہہ کہ تفسیر ہنری و اسکاٹ مین لکہا ہے کہ یہہ جملہ کہ اوسوقت ملک مین کنعانی تہے
اور اسیطرح اور جملے چند جا کتب مقدسہ مین ربط کے لئے عزرا یا کسی اور الہامی شخص
نے جس زمانے مین کہ کتابین جمع کی گئین تہین اون کتابونکے زمانہ تصنیف سے
ایک مدت بعد بڑہا دیئے ہین اتہے دیکہو ان مقامون مین بہی مفسر وہی اپنا کچا
عذر پیش کر کے انکل سے کہتے ہین کہ فلانہ یا فلانہ ہوگا اور تفسیر طامس اسکاٹ مین ہے
کہ یہہ فقرہ کسی نے شرح کے طور حاشیہ پر لکہا جیسے شاید عزرا نے آیت مین ملا لیا اتہے

۱۲ پیدایش ۱۴ باب ۱۴ مین ہے جب ابرام نے سنا کہ اوسکا بہائی گرفتار ہوا تو اوسنے
اپنے سیکہے ہوئے تین سو اٹہارہ خانہ زادونکو لیکر دان تک اونکا تعاقب کیا اتہے

لوح ۲ کلیسیا ۲

دان نام ایک شہر کا ہے کہ بنی اسرائیل نے بعد زمانہ موسیٰ اور یشوع کے جب شہر لیش کو لے لیا اور اوسکے لوگونکو قتل کیا اور اوس شہر کو جلا دیا تہا تو یہہ نیا شہر آباد کر کے اوسکا نام دان رکہا جیسا کہ قاضیونکے ۱۸ باب ۲۹ سے بخوبی ثابت ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ مصنف اس کتاب کا کوئی شخص بعد آبادی اس شہر کے ہوا ہے اور اگر حضرت موسیٰ اسکے مصنف ہوتے تو ضرور دان کی جگہہ لیش لکہتے اور حالانکہ عبری نسخون مین لفظ دان کا ہے مرقوم ہے طامس اسکا مصاحب بموجب قول بعض کے لکہتے ہین کہ عزرا نے اوسکا نام دان رکہا تہا اتنے یعنے موسیٰ سے ہزار برس بعد

علاوہ اسکے لوط بہتیجے ابرام کے تہے جنہین یہان بہائی حضرت ابراہیم کا لکہا ہے چنانچہ پیدایش ۱۱ باب ۳۱ مین ہے تارح نے اپنے بیٹے ابرام اور اپنے پوتے لوط یعنے اپنے بیٹے ہاران کے بیٹے کو الخ

زبور اور کتاب نحمیاہ اور یرمیاہ اور حزقیل علیہم السلام سے یہہ ظاہر ہے کہ زمانہ سلف مین بہی طریقہ تالیف و تصنیف کا ایسا ہی تہا جیسا کہ اب ہے کوئی یہہ سمجہے کہ اوس وقت کا اور محاورہ تہا اور اب کچہہ اور ہے اگر ایسا ہوتا تو اگلی کتابونکا اس زمانہ مین سمجہنا ناممکن تہا چنانچہ واعظ اول باب ۱۲ مین ہے مین واعظ یروسلم مین بنی اسرائیل کا بادشاہ تہا اور ۱۶ مین ہے مین نے یہہ بات اپنے دل مین کہی اور اسیطرح امثال اول باب ۱ اور ۲ باب ۱ وغیرہ ہزارون مقامونکو دیکہو اور اناجیل اور نامجات وغیرہ اس بات پر گواہ ہین کہ دیکہنے والونکو فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ مصنف اپنا حال بیان کرتا ہے یا کسی غیر کا لیکن توریت سے حضرت موسیٰ کا مصنف ہونا ہر جگہہ غائب کے صیغہ سے مذکور ہوا ہر گز ثابت نہین ہے

اور یہہ جو بعضے اہل کتاب عزرا کے نوین اور دسوین باب اور نحمیاہ کے آٹہوین باب

کو اس بات کے لئے دلیل لاتے ہین کہ عزرا نے توریت کو لکھا ہے اونکا صرف الزام ہے کیونکہ اون مین کہین نہین لکھا ہے کہ عزرا نے توریت کو لکہا بلکہ اون بابون سے صرف اسیقدر سمجھا جاتا ہے کہ عزرا نے بنی اسرائیل کی حرکتون پر افسوس کیا اور نحمیاہ کے آٹھوین باب سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ عزرا نے عید وغیرہ کے دستور اور عبادت جو شریعت مین خدا نے حضرت موسیٰ کی معرفت فرمائے تہے یہودی قوم کو سنائے دیکہو نحمیاہ ۸ باب ۱۳ اور ۱۴ چنانچہ عزرا ۷ باب ۶ مین لکھا ہے کہ عزرا موسیٰ کی شریعت مین فقیہ کامل تہا انتہے اس سے ظاہر ہے کہ یروسلم مین آکر ہیکل کی تقدیس اور روزمرہ وہان عبادت اور طہارت وغیرہ کے طور کہ جو یہودی ستر برس بابل مین رہ کر بہول گئے تہے عزرا کو جو کچہہ معلوم تہے بتلادی ہونگی غرض یہہ کسی مقام سے ثابت نہین ہے کہ عزرا نے اس کتاب کو لکہا یا کسی اور نبی نے

پس اس کتاب کے مصنف کا حال ان مختصر بیانون سے کہ مشتے نمونہ از خروارے ہین معلوم ہوا اب کتاب کا حال سنا چاہیے

سکرمنٹ ۲

استی بادشاہ یہودیہ کے زمانہ مین سنہ عیسوی سے ۶۹۸ برس پیشتر کتاب توریت کہو گئی (مقدس کتاب کا احوال حصہ ۱ باب ۸ صفحہ ۱۷ چہاپہ لندن سنہ ۱۸۵۰ع) اور یوسیاہ بادشاہ کے وقت مین سنہ عیسوی سے ۶۲۲ برس پیشتر خلقیاہ سردار کاہن نے کہا کہ مین نے ہیکل یروسلم مین توریت کی کتاب پائی اور جسوقت بادشاہ نے اوس کتاب کو پڑہوایا تو گہبرا کر اپنے کپڑے پہاڑے ۲ سلاطین ۲۱ و ۲۲ باب اور ۲ تواریخ ۳۴ باب ۱۴ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت بادشاہ اور سب یہودی توریت کی بالکل ناواقف ہو گئے تہے کیونکہ استثنا ۳۱ باب ۲۵ و ۲۶ کے مطابق توریت کی ایک جلد عبادتخانہ مین رکہی تہی اور وہ ہی ۷۴ یا ۷۵ برس بالکل غایب رہی اور

گمان غالب ہے کہ سنہ عیسوی سے نوسو اکہتر برس پیشتر رحبعام بادشاہ یہودیہ کے
وقت مین جبکہ سیسق بادشاہ مصر نے ہیکل اور بادشاہ کے گہر کو لوٹا اوسیوقت سے توریت
ضایع ہوئی دیکہو اول سلاطین ۱۴ باب ۲۵ و ۲۶ – اور مقدس کتاب کا احوال
فہرست صفحہ ۵۰ ۲ کیونکہ بیبل سے منسّی کے وقت مین توریت کا کہو جانا ثابت
نہین ہے بلکہ اول سلاطین ۸ باب ۹ مین ہے کہ جب حضرت سلیمان نے اوس
صندوق کو کہولا اوس کتاب کو اوسمین نپایا سوا دو لوحون کے اوس مین اور کچھہ نتہا انتہٰی
یا یہہ کہ بادشاہ یہوشفات کے بعد جو کہ سنہ ۹۱۴ مسیح سے پیشتر تہا (۲ تواریخ ۱۷ باب ۹)
توریت غایب ہوئی کیونکہ اوسکے بعد سے خلقیاہ تک پہر توریت کا کہین ذکر نہین ہے
اور ۲ تواریخ ۱۷ باب ۹ سے یہہ بہی ثابت ہے کہ سوا ہیکل کے اور کہین توریت نہی
تہی تب تو جو لوگ ملک مین تعلیم دینے گئے توریت اپنے ساتھہ لیگئے تہے
چونکہ ہر بات کے ثبوت مین شریعت کے مطابق دو یا تین گواہونکا ہونا شرط ہے
استثنا ۱۹ باب ۱۵ – اور ۲ قرنتیونکا ۱۳ باب عبرانیونکا ۱۰ باب ۲۸ متی ۱۸ باب ۱۶
خصوصاً اوس حالت مین جبکہ توریت سے قوم کو بالکل ناواقفی ہوگئی تہی اعتبار اسے
مین تہا کہ دو شخصون نے پائی ہوتی یا دو گواہونکے سامنے کتاب مفقودہ خلقیاہ نے
اوٹہائی ہوتی پہر یہہ کہ چہتر برس یا قریب تین سو برسون تک بے احتیاط پڑے رہنے کے
سبب اگر وہ ساری کتاب برباد نہین ہوگئی تو بعض اوراق اوسکے بوسیدہ اور
برباد ہوگئی ہوتے مگر اندہیر یہہ ہے کہ اتنی مدت دراز تک اور ایسی بے احتیاط پڑے
رہنے پر بہی اوسکی ایک سطر بلکہ ایک لفظ جاتے رہنے کا بہی اہل کتاب اقرار نہین
کرتے اس سے ہر دانشمند سمجہیگا کہ یہہ کتاب ہی اور ہے اور وہ توریت اور تہی
ہنری وغیرہ مفسرین نے ۲ سلاطین ۲۲ باب ۸ کی تفسیر مین یون لکہا ہے
کہ مرمت کرتے وقت ہیکل کی کتاب توریت خوش قسمتی سے پائی گئی اور اوسے بادشاہ

سکے پاس لائے وہ تہا اصلی نوشتہ پانچ کتابون حضرت موسیٰ کا جو اونکے ہات سے
لکہا گیا اور بعضے خیال کرتے ہین کہ وہ تہی صحیح اور قدیم نقل اغلب ہے کہ وہ وہی
نوشتہ تہا جو حکم سے حضرت موسیٰ کے رکہا گیا مقام مقدس مین

ایسا سمجہا جاتا ہے کہ وہ تہا کہو یا گیا یا بہولا گیا خواہ بے پروائی سے ڈالدیا گیا
کہین اون لوگونسے جو جانتے نہ تہے قدر اوسکی یا کہ وہ تہا کینہ سے چہپایا گیا بعض
بت پرست بادشاہونسے بعوض جلانے اور ضایع کرنے کے اوسے گاڑدیا ہے
امید ہے کہ پہر کبہی ظاہر ہوگا اور اکثرونکا یہی قول ہے ۔

یا وہ تہی خبرداری سے رکہی گئی اوسکے خیرخواہون سے تا نہ پڑجاسے دشمنون کے
ہات مین لیکن ہمکو یقین ہے کہ وہی صحیح نقل تہی تمت کلامہ

اس جگہہ مجہے کہنا چاہئے کہ جبکہ اوسکے ملنے کیوقت کوئی اوسکے مضمونسے بہی واقف
نہ تہا تو کیونکر معلوم ہوا کہ وہ صحیح نقل تہی اور اگر کسی خیرخواہ نے اوسے رکہا
تہا تو وہ اوسے اپنے گہر مین رکہتا یا پہینک دیتا اور اگر بت پرست بادشاہون نے
کینہ سے اوسکو چہپانا چاہا تو اوسکو جلا دینا اونکے لئے سہل تہا بہ نسبت کہود کر گاڑنے
کے اور اگر کہود کر گاڑ دیا تہا جیسا کہ اکثرونکا یہی قول ہے تو اتنی مدت دراز تک
زمین مین گڑے ہوئی کوئی چیز اور خاصکر کتاب کیونکر خاک نہو گئی ہوگی اور اگر
بے پروائی سے ڈالدیا گیا تو ہیکل مین اوسکے پڑے رہنے کی ایسی کون جگہہ تہی
جو سالہاسال دراز تک ہیکل کے سیکڑون ہزارون خدمتگذارون نے اوسے نہ دیکہا
غرض کہ تفسیر کی عبارت سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ کس بادشاہ کیوقت مین توریت
کہو گئی تہی اور اگر منسی کیوقت مین توریت غایب ہوئی تہی تو جب اوسنے توبہ
کی اور دینداری کی راہ پر چلا تب ضرور توریت ظاہر کیجاتی مگر اوسکے پوتے کیوقت
مین توریت ظاہر ہوئی

پس اس سے ظاہر ہے کہ منسّی سے بہت پیشتر توریت ضائع ہو چکی تہی کیونکہ حضرت
موسیٰ کے جانشین حضرت یشوعؑ کے بعد اکثر اسرائیلی بادشاہ بت پرست اور اکثر انبیاء
جہوٹہے اور کاہن شراب خوار ہوتے تہے اور منسّی بادشاہ اور اوسکا بیٹا بہی انہین
بت پرستون مین شمار کیا جاتا ہے (۲ سلاطین ۲۱ و ۲۲ باب) اور ۲ تواریخ ۳۳
باب مین منسّی کے تائب ہونے اور دیندار ہونیکا بیان ہے پہر یرمیاہ ۲۳ باب ۹-
۱۳ اور ۱۴ باب ۳ اور ۵ اینہ جہوٹے نبیون اور ۳۱ باب ۱۳ و ۱۴ اور ۸ باب
۱۱ - مین کاہنون اور نبیون اور بادشاہون اور تمام قوم کی بدکاری مذکور ہے
اور ۲ سلاطین اور ۲ تواریخ اور قاضیون کی کتاب مین خصوصاً قاضیونکا ۲ باب
۱۰ - ۱۳ - اور ۳ باب ۷ و ۱۲ اور ۶ باب ۱ وغیرہ مین اکثر قوم اسرائیل کی بت پرستی
لکہی ہے یہانتک کہ قاضیون کے ۱۶ باب مین حضرت شمسونؑ کا ایک رنڈی سے
آشنائی کرنا اور اول سلاطین ۱۱ باب ۵ - ۸ مین حضرت سلیمانؑ کی بت پرستی مرقوم ہے
غرض حضرت شمسون اور حضرت سلیمانؑ کو مستثنےٰ رکہکر منسّی وغیرہ کی بت پرستی
پر جو لحاظ کرین تو اسکا سبب یہی ہے کہ تمام قوم توریت سے ناواقف ہو گئی تہی
جبکہ یوسیاہ دیندار بادشاہ کے پاس توریت نہتی تو اورونکے پاس کیونکر ہوگی
یہہ بربادی مؤلف کی نظر مین پہلی ہے جو توریت کے لئے واقع ہوئی کیونکہ یوسیاہ
بادشاہ کے پاس جب مدت کی کہوئی ہوئی توریت آئی تو بادشاہ اور سب قوم
توریت سے اتنے ناواقف تہے کہ اوسکا مضمون سنکر گہبرا گئے باوجودیکہ استثناء ۱۷ باب
۱۸ مین لکہا ہے کہ بنی اسرائیل کا ہر بادشاہ توریت کی ایک نقل اپنے پاس رکہا کرے
اس حکم کے بموجب اگر توریت لاویون اور کاہنون کے پاس جو عبادتخانہ کے
خدمتگذار رہتے ہوتی تو ضرور اوسکی ایک نقل اونکے بادشاہ بہی اپنے پاس رکہتے
پس ظاہر ہے کہ بت پرستی اور بدکاری کے شوق مین نہ اونسے توریت کی حفاظت

ہوسکے اور نہ اس محکم کی کیونکہ یہہ صرف حکم تہا اور اس سے یہہ ثابت نہین کہ کوئ
بادشاہ بنی اسرائیل اپنے پاس توریت رکہتا ہی ہو لیکن اتنا تو خوب ثابت ہے
کہ صرف ہیکل مین ایکہی جلد توریت کی رہتی تہی اور تمام بنی اسرائیل مہین اگر توریت
سنتے تہے استثنا ۳۱ باب ۱۰-۱۳ و ۲۶ اور نحمیاہ ۸ باب اور نہ یہہ کہ ہر سال
بلکہ سات برس کے بعد توریت سبکو سنائی جاتی اور سب کے آگے پڑہی جاتی
تہی دیکہو کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والیش
صاحب چہاپہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع صفحہ ۱۱ سوال ۴۵ اس کتاب (یعنے
توریت) کی نسبت موسیٰ نے کیا حکم دیا تہا جواب یہہ کہ ہر ساتوین برس وہ سب
لوگونکے سامہنے پڑہے جاے استثنا ۳۱ باب ۹ - ۱۳ الیکن اس بربادی کے
دلون تک جو کہ از روے ثبوت ۳۴۷ برس رہے نہ کسی بادشاہ کے پاس
توریت تہی اور نہ ہیکل مین کیونکہ اگر ہیکل کے سوا کسی اور کے پاس ہی توریت
رہتی تو خلقیاہ کی توریت پانے پر تعجب کرنیکا کیا مقام تہا اور کیا حاجت تہی جو
خلقیاہ نے اوسے پادشاہ کے پاس بہیجا تعلیم الایمان صفحہ ۱۹ و ۲۰ مین لکہا ہے
کہ منسی اور اامون بت پرست بادشاہون کے عہد مین بیبل کی نقلونکی اسقدر
قلت ہوگئی کہ یوسیاہ بادشاہ نے اپنے سن جلوس کے اٹہارہوین برس تک اوسکی
ایک جلد ہی نہ دیکہی انتہے اب اگر کوئی کہے کہ بیبل مین اوس توریت کے ملنے کا ذکر
ہے اسلئے اوسکی صحت کا ثبوت ہو سکتا ہے تو مین کہتا ہون کہ جن کتابون یعنے
۲ سلاطین اور ۲ تواریخ مین اوس توریت کا ملنا مرقوم ہے اون کتابون کے
مصنفونکا تو ثبوت نہین ہے پہر اوسکے بیان کی صداقت کیونکر ہو سکے اور اوسکا
الہامی ہونا تو دوسری بات ہے اور یہی سبب ہے کہ سامری صادوقی
ان کتابونکو معتبر نہین جانتے

اور یہہ جو ۲ تواریخ ۳۴ باب ۲۲ اور ۲ سلاطین ۲۲ باب ۱۴ مین لکہا ہے کہ
خلدہ نبیہ سے اوس توریت کی بابت پوچہا گیا تہا تو اگرچہ خلدہ نے کچہہ توریت کی تصدیق
نہین کی صرف اوس عذاب کے وعدہ کا جو یہودی قوم پر نازل ہوا چاہتا تہا
بیان کیا ۲ سلاطین ۲۲ باب ۱۶ اس سے کتاب کی صحت کو کچہہ علاقہ نہین ہے
اور اگر خلدہ نے توریت کی تصدیق بہی کی ہوتی تو اول اوس نبیہ کا سچا ہونا ثابت
کرنا چاہئے جبکہ اکثر نبی جہوٹہے ہوتے تہے مکاشفات ۲ باب ۲۰ یرمیاہ ۲۶ باب
۱۳ دوسرے حضرت عیسیٰ نے بہی اوس سامری عورت کے جواب مین
توریت کی بابت ایسا ہی کہا کہ جس سے نہ توریت کی تصدیق ہوتی ہے نہ تکذیب
اگرچہ حضرت عیسیٰ کو توریت کی غلطیان معلوم نہین یوحنا ۴ باب ۲۰ - ۲۲
۴ بابل کی اسیری کے بعد جبکہ سب یہودی بخت نصر بادشاہ کے حکم سے جلاوطن
ہوکر ستر برس بابل مین رہے کوئی یہودی ایسا نہ تہا جو اسیری سے بچ رہا ہو یرمیاہ
۴۴ باب ۲ مین لکہا ہے کہ رب الافواج اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہے کہ تمنے یہہ ساری
بلائین جو مینے یروسلم اور یہوداہ کے سارے شہرون پر نازل کین دیکہین اور دیکہہ
وے آج کے دن ویران ہین اور اون مین ایک بسنے والا بہی نہین اسیطرح
یرمیاہ ۱۳ باب ۱۹ مین بہی ہے یہان تک . وہ جلاوطن رہے کہ اونکی بولی بدل
گئی اور جب وہ اپنے ملک مین لوٹ آئے تو کلدی زبان کے سوا جو نواحی بابل
مین رائج تہی عبرانی اچہی طرح نہ سمجہتے تہے (از مفتاح الکتاب ردمن صفحہ ۴۲
چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ء) ۲ تواریخ ۳۶ باب ۱۷-۲۰ و ۲۱ یہہ اسیری سنہ عیسوی سے
چہہ سو چہہ برس پیشتر ہوئی اسیری سے پیشتر خلقیاہ کاہن کی پائی ہوئی توریت
کی ایک نقل عبادت خانہ مین رکہی رہتی تہی مگر جب بخت نصر بادشاہ نے ہیکل کو
ڈہا دیا اور لوٹا اور جلا دیا اوسوقت اصل نوشتہ توریت کا بالکل ضایع ہوا چنانچہ یہہ بات

ترتیب جدید اور نئی تالیف کتاب توریت سے جو بابل سے لوٹ آنے کے بعد
کی گئی ظاہر ہے

پس بعد مراجعت اہل جلا کے بموجب زعم عیسائی علما عزرا کاہن نے سنہ عیسوی سے
سے قریب ساڑھے چار سو برس پیشتر صدر مجلس کے صلاح سے توریت وغیرہ
کی نقلون کو شروع بربادی سے ڈیڑہ سو برس بعد اکٹہا کیا دیکھو مفتاح الکتاب
رد مین چہاپا عزرا اور ۱۸۵۶ء صفحہ ۸۷ عزرا کی کتاب کے احوال مین یہہ فقرہ
کہ موسیٰ عزرا نے مسیح سے چار سو چہپن [۴۵۶] برس پیشتر بنی اسرائیل کا دینی بندوبست پھر
کیا لیکن بیبل رومن چہاپہ لندن سنہ ۱۸۶۶ء کے سنہ مرقومہ حاشیہ سے ظاہر ہے کہ عزرا
نے توریت کے احکام جسکا ذکر نحمیاہ ۸ باب ۱۲ اور ۹ باب ۳ مین ہے قوم کو
سنہ عیسوی سے چار سو پینتالیس [۴۴۵] برس پیشتر سنائے تہے غرض یہہ دوسری
بربادی ہے جو ڈیڑہ سو برس [۱۵۰] توریت کے لاحق رہی اور اوسکے بعد جب پہر اوسے
اکٹہا کیا تو اوسے اکٹہا کرنیوالے نے اپنی اور اور لوگون کی زبانی جو کچہہ یاد رہا تہا
توریت کو ایک نئے تصنیف کے طور پر لکہا کیونکہ اگر اوسوقت توریت کہین
باقی رہتی تو حضرت عزرا وغیرہ کے ہات سے نقل کیطور پر لکہی جاتی نہ تصنیف کیطور
پر اور اسکی بڑی پہچان یہہ ہے کہ قریب سو برس زمانہ اسیری بابل تک یہود کے
پاس کوئی نسخہ توریت بابل مین نہ تہا تب عزرا یا کسی دوسرے کو نئی توریت کا
نسخہ اسیری سے لوٹکر جمع کرنے پڑا

اوسی زمانہ مین یہودیون مین دو طریق جاری ہوگئے ایک صادقین کہ جنسے سامری
اور صادوقی نکلے اور دوسرے خاسدیم انہین سے فریسی اور اسینی نکلے
انکے سوا چار اور تہے فقیہ ہیرودی جلوتی لبرتینی صادقین حدیث وغیرہ
کا اعتبار نہین کرتے اور سامری اور صادوقی صرف توریت کو جو پانچ کتابین ہین

منقسم ہے ماننے اور عہد عتیق کی اور کتابونکو نہین مانتے اور خاص قدیم حدیث کو بہی
مانتے تھے فریسی لوگ عالمونکی روایتونکو کلام الہی کے برابر مانتے اور خیال کرتے
تھے کہ اگر آدمیون مین سے صرف دو بہشت مین داخل ہون تو ضرور اون مین ایک
فریسی ہوگا اور صدوقی لوگ عاقبت کی خوشی کے منتظر تہے مگر جسم کے جی اوٹہنے کی
بابت شبہہ رکہتے تہے فقیہ شریعت کی شرح کرنے والے اور معلم تہے ہیرودی
ہیرودیس بادشاہ اور اوسکے مربی رومیون کی رضامندی کیواسطے بت پرستی کے
کئی رسومات کو مانتے تہے جلوتی یا جلیلی یہودیون مین امور مملکت کی بابت ایک
فسادی گروہ تہی لبرتینی (اعمال ۶ باب ۹) یہہ خاص یہودی یا یہودی مرید تہے
اور رومی ہونیکا رتبہ پایا یہہ لوگ یروشلم مین اپنا عبادتخانہ جدا رکہتے تھے انتہی مفتاح
الکتاب صفحہ ۲۲۶ — ۲۲۸
اسی اسیری کیوقت مین یا اس سے پیشتر عہد نامے کا صندوق کہ جس مین دو لوحین
جو جناب الہی نے حضرت موسیٰ کو لکہہ دی تہین اور من کا ایک مرتبان اور حضرت
ہارونؑ کا عصا جس مین شاخین پہوٹی تہین (عبرانیونکا ۹ باب ۴ خروج ۲۵ باب
۱۶ و ۲۱ گنتی ۱۷ باب ۱۰) اور جسکی حفاظت تمام بنی اسرائیل اپنی اپنی جان کی
طرح کرتے تہے توریت کیطرح گم ہے اور کہین اوسکا پتا نہین لیکن توریت کا گم ہونا
صندوق عہد نامہ کے گم ہونے سے بہی پیشتر سے ثابت ہے اول سلاطین ۸ باب ۹
بشپ کولنزو صاحب کہ انگلستان کے فضلا اکابرین سے ہین اونہون نے یہی
راے توریت کی نسبت یہہ ظاہر کی کہ یہہ کتاب حضرت موسیٰ کی لکہی ہوئے
نہین اور الہامی کتاب نہین بلکہ ایک تواریخ معتبر ہے ایسی راے کے لکہنے سے
وہ اپنے عہدہ بشپ سے معطل ہوئے پرادی کونسل بلکہ معظمہ مین اپیل کیا ہے
دیکہئے کیا ہوتا ہے جس شخص نے اس کتاب کو پڑہا ہوگا اوسکو بہت سے شبہات

اس کتاب مین ہونگے کہ حضرت موسیٰ کی ہو الخ

لب التواریخ جلد ۲ جدول تاریخ صفحہ ۳۴۸ مین ۴۵۲ سنہ چار سو باون لکھہ کر لکھا ہے
کہ مظنون یون ہوا ہے کہ دونون اخبار کی کتابین اس زمانہ مین عزرا نے لکھی ہین
انتہے
اور لطیفہ یہہ کہ اس توریت کو عزرا کی لکھی ہوئی بعض علماء عیسائی سمجھتے
ہین حالانکہ خود عزرا کی کتاب جو بیبل مین شامل ہے عزرا کی لکھی ہوئی نہین ہے
بلکہ پہلی اور دوسری تواریخ اور عزرا اور نحمیاہ اور آستر اور ملاکی یہہ چہہ کتابین
قیاساً شمعون صادق سے جو سنہ عیسوی سے دو سو بانوے ۲۹۲ برس پیشتر تہا لکھی
گئین (مفتاح الکتاب رومن چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۹ع حسب الحکم لندن ٹرکٹ سوسایٹے
باہتمام پادری میتہر صاحب صفحہ ۱۳۲ و ۱۳۳) یعنے عزرا سے قریب ڈیڑہ سو برس
بعد شمعون نے عزرا کی کتاب کو مندرج کیا دیکہو مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲ سطر ۲۲ و
۲۳ مین یہہ فقرہ کہ عزرا ملاکی نحمیاہ کی کتابین شمعون الصادق سے مندرج کی
گئین انتہے اور عزرا کی تصنیف تو ہرگز نہین معلوم ہوتی چنانچہ عزرا ۷ باب اور ا
وغیرہ اور خصوصاً او سکے ۱۱ آیت سے کہ جسکی بعینہ یہہ نقل ہے (اور مین پروانے
کی نقل جو ارتخششتا بادشاہ نے عزرا کو جو کاہن اور فقیہ تہا اور خداوند کے حکمون کے
باتون اور اسرائیل پر کے فرضونکو جانتا تہا عنایت کیا) صاف معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ کتاب عزرا کی تصنیف نہین ہے کیونکہ حضرت عزرا اگر اس کتاب کے مصنف ہوتے تو ہی
تعریف جیسی کہ آیت مین مندرج ہے اپنے منہہ سے نکرتے پس عزرا سے قریب ڈیڑہ سو
برس بعد جو یہہ کتاب شمعون نے لکھی معلوم نہین کہ کس کتاب سے عزرا کا یہہ
حال دریافت کرکے لکہا اور اگر کوئی کتاب عزرا کے حال کی تہی تو شمعون کو تصنیف

جدید کی کیا حاجت تھی اس سے ظاہر ہے کہ جسطرح عزرا وغیرہ نے توریت کی سُنی سنائی باتیں قوم کی اصلاح کے لئے جمع کین اسیطرح شمعون نے عزرا کی اور ایسا ہی حال ملاکی اور نحمیاہ اور آستر کی کتابونکا بھی سمجھنا چاہئیے

۱۵ انیتوکس ابی فنس سُوریا کے بادشاہ نے ۱۷۰ سنہ عیسوی سے ایکسو ستر برس پیشتر یروسلم پر بار بار چڑھائی کی ہیکل کو بیحرمت کیا اور یہودیونکو بُت پرستی کے مذہب پر چلنے کا حکم دیا اور اسنیبوس نامی ایک شخص کو مقرر کیا کہ یہودیونکو بُت پرستی کے رسومات سکھادے اور جو کوئی انکار کرے اوسے بڑی اذیت سے مار ڈالین اور جنہون نے بادشاہ کے اس اشتہار کو نمانا اون مین سے جتنے گرفتار ہوئے قتل کئی گئے اور پاک کتابون یعنے توریت اور صحایف انبیاء کو تلاش کر کے جسقدر پایا جلادیا ایکدفعہ مین انیتوکس نے چالیس ہزار یہودیونکو قتل کیا اور اتنے ہی یہودی لوگونکو غلامی مین بیچا اور ہیکل کا عمدہ قیمتی اسباب چار کروڑ اونسٹھ لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کی مالیت کا لوٹ لیگیا اور اپلونیوس اوسکے سپہ سالار نے سبت کے دن جبکہ سب لوگ عبادت کے واسطے ہیکل مین جمع تھے قتل عام کیا یہان تک کہ اون لوگون کے سوا جو پہاڑون پر بھاگ گئے یا غارون مین جا چھپے تھے کوئی نہ بچا اور سپاہیون نے تمام شہر کا مال لوٹ کر کئی مقامون مین آگ لگادی اور شہر پناہ کی دیوار اور عالیشان مکانات کو ڈھا کر اونکے مصالح اور سامان سے کوہ اکرہ پر ایک مضبوط قلعہ بنایا اور سپاہی اسپر مستعد تھے کہ جو لوگ ہیکل مین عبادت کیواسطے آنے کی جرات کرین اون کو جان سے مارین

اسکے بعد بادشاہ نے ہیکل کو جوپیٹر کا مندر کردیا اور اوس دیوتے کی سنگین صورت کو سوختنی قربانی کے مذبح پر کھڑا کیا از مفتاح الکتاب روم میں چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع

صفحہ ۱۳۴ و ۱۳۵
باب اوّل کتاب اوّل مقابیس مین ہے انٹیوکس نے یروسلم کو فتح کرکے عہد عتیق کے کتابونکے جتنے نسخے اوسے ملے پہاڑکر جلا دیئے اور حکم دیاکہ جسکے پاس کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلیگی یا وہ شریعت کے رسم بجالائیگا مارڈالا جائیگا اور ہر مہینے مین تحقیق اسکی عمل مین آتی تہی اور جسکے پاس کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلتی (یعنے زبور یا سبا یا یرمیاہ وغیرہ) یا ثابت ہوتاکہ وہ رسم شریعت کو بجالایا مارڈالا جاتا تہا اور کتاب تلف کیجاتی تہی انتہے

تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لودیانہ سنہ ۱۸۶۹ء باہتمام پادری رڈولف صاحب مین جسے پہلے ایک بزرگ وعالم ڈاکٹر جان مکڈول صاحب نے انگریزی زبان مین تصنیف کیا اور سنہ ۱۸۳۹ء مین مطبوع ہوئی تہی صفحہ ۱۹ و ۲۰ مین لکہا ہے قولہ انتی آکس (یعنے انیٹوکس) ایپی فانس نے اونپر بڑا ظلم کیا اونکی روزمرہ کی قربانیونکو بند کردیا ہیکل کی تعمیر کو ساڑہے تین برس تک بند رکہا یہودی دینکی بربادی انکو نہایت کوشش کی بیبل کی جلدونکو تلاش کرکے جلوادیا اور اوسکے چہپانیوالونکو قتل کی دہمکی سے دہمکایا انتہے اور اسیطرح ملنر کا تہولک کی کتاب مطبوعہ بلدہ ڈبلن سنہ ۱۸۴۳ء صفحہ ۱۵ مین بہی لکہا ہے

پس یہہ تیسری بربادی ہے جو کتب عہد عتیق کی نسبت واقع ہوئی بعد اوسکے جبکہ یہوداہ مقابیس نے سنہ عیسوی سے ایکسو پینسٹہہ ۱۶۵ برس بیشتر ہیکل کی مرمت کی (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲۵) اوسوقت اوسنے توریت وغیرہ کی ایک نقل عزرا ہیجو کیطرح لکہواکے ہیکل مین رکہی اور یہی نقل عیسیٰ مسیح کے زمانہ کے بعد اوسوقت تک کہ شاہ طیطس نے یروسلم کو لے لیا تہا امانت مین رہے مگر تہی شاہ مذکور اوسکو ہیکل سے نکالکر دارالسلطنت روم مین لیگیا انتہے از مفتاح الکتاب صفحہ ۲۱

۳۳ طیطس شاہزادہ روم نے سنہ ستر عیسوی مین شہر یروسلم کو غارت کیا اور ہیکل بالکل ڈہا دیا اور گیارہ لاکہہ یہودی قتل ہوئے اور ہزارون غلامی مین بیچے گئے اور سب یہودی آدمی جو اس آفت مین مرے اونکا شمار تیرہ لاکہہ ساون ہزار چہ سو ساٹہہ آدمی ٹہرا (الکتاب کے مقامات المعروف رومن چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۲۳۰) اور توریت ایسی بے نام و نشان ہوگی جسکے لیئے اہل کتاب کو اب تک گمان ہے کہ بادشاہ کتاب کو نکال کر دار سلطنت روم مین لے گیا (مفتاح الکتاب رومن چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۲۱) اب میرے اس قول کی کہ صرف ایک جلد توریت کی خاص ہیکل ہی مین رہتی تہی کامل تصدیق ہوگئی اگرچہ مین نے پہلے ثابت کیا کہ حضرت موسیٰ کے حکم سے صرف ایک جلد توریت کی ہیکل مین رہتی تہی اور وہین سب یہودی جمع ہو کر توریت آکر سُنتے تہے چنانچہ بابل کی اسیری سے رہا ہونے کے بعد تک بہی اس دستور کا ثبوت توریت ہی سے ملتا ہے (دیکہو استثنا ۳۱ باب ۱۰ — ۱۳ و ۲۶ اور نحمیاہ ۸ باب) اور عیسائیونکے اس گمان سے کہ شاہزادہ طیطس نے جب یروسلم کو غارت کیا تو توریت کو نکال کر دار السلطنت روم مین لے گیا حضرت عیسیٰ کے بعد تک بہی اس دستور کا ثبوت کہ صرف ایک جلد توریت کی ہیکل مین رہتی تہی اور اوسکے سوا اور کہین توریت نہ تہی بخوبی ہوگیا کیونکہ اگر ہیکل کے سوا اور کہین بہی توریت ہوتی تو شاہزادہ طیطس جو ہیکل سے توریت کو نکال لے گیا اس سے قوم کو فکر اور غرض کیا تہی مگر مقصود یہی ہے کہ جب تمام قوم مین توریت کا پتا نہ رہا تب یہہ مشہور کیا کہ شاہزادہ توریت کو روم مین لے گیا (یہان توریت سے مراد صرف حضرت موسیٰ کی پانچون کتابین ہین)

لیکن یہہ صرف گمان ہے کہ شاہزادہ طیطس توریت روم مین لے گیا اور اسکا کچہہ بہی ثبوت نہین ہے کیونکہ اوسوقت جبکہ ہیکل کا شعلہ آسمان تک سر اوٹہائے ہوئے

تہا اور لاکہون مقتولون کا خون سفینہ جو اس انسانکو بہائے لئے جاتا تہا ہنگامہ حرب وضرب نے شور قیامت برپا کیا تہا اتنی فرصت کسے تہی کہ اُس جلتی ہوئی آگ سے کتاب کو نکال کر بچا رکہتا فقط کتاب کشف الآثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل چہاپہ ایڈن برگ سنہ ۱۸۴۶ء صفحہ ۱۵ مین پادری مرکیب نے لکہا ہے کہ چہہ ہزار آدمی ہیکل کی آگ مین مر گئے

پادری اسکاٹ صاحب نے اپنی روضمن تفسیر چہاپہ آلہ آباد سنہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۸۵ مین لکہا ہے کہ لڑائی سے پیشتر طیطس نے چاہا کہ اوسکو (یعنے شہر کو) اور خاصکر ہیکل کو بچائے اور اسلیئے اوسنے یوسف مورخ کو کئی بار یہودیون کے پاس بہیجا کہ اپنی بغاوت کو چہوڑ دو اور شہر میرے قبضے مین کر دو تو مین تمکو معاف کر دونگا اور تمہارا شہر غارت نہوگا مگر یہودیون نے اس گہمنڈ پر بہروسہ کرکے کہ خدا ہماری طرف ہے اور ہماری شہرپناہ بہی نہایت مضبوط ہے اوسکی نہ سُنی اور یہان تک بُہی جانفشانی اور ہمت سے اوسکا مقابلہ کیا کہ آخر کو جب شہر اوسکے قبضہ مین آیا تب رومی سپاہ بہت غصہ ہوکر ٹرک نہ سکی اور شہر مین پہیل کر مرد و عورت سبہونکو مار ڈالا گہرون مین آگ لگا دی پہر یہودی لوگ جو پناہ کے لئے ہیکل پر بہاگ گئے تہے جب اونہون نے دیکہا کہ کچہہ نہ بچیگا تب آپ کئی برآمدون مین آگ لگا دی اوسوقت رومی فوج حملہ کرکے ہیکل مین گہس پڑے اور ایک سپاہی نے بغیر حکم کے ایک مشعل خاص ہیکل کے اندر پہینکی تب جلد اوس مین آگ لگ اُٹہی طیطس نے اوسکے بجہانے کا حکم کیا لیکن اوس زور شور کی ہل چل مین کون اوسکی سُنتا تہا سپاہیون نے ہیکل پر دہاوا کر دیا اور کسیطرح نہ رُک سکے تب کا

۵۰ برس بعد اس برباد دیکہے جبکہ آدرین قیصر نے یہودیونکی بغاوت دیکہی تو نہایت غصہ ہوکر حکم کیا کہ کوئی یہودی شہر یروسلم مین آنے نپاوے اور کئی ایک

رومیونکو بہی وہان بسایا اور ہیکل یعنے بیت المقدس پر ہل چلوائے اور ایک
مندر جوپٹر دیوتا کے نام کا بنوایا اور کوہ کلوری پر ایک بت کو جسکا نام وینس تہا
(یعنے خوبصورتی کی دیوی) نصب کیا بلکہ شہر کے نام کو بدلکر ایک اور نام جو اوسکے
گہرانے کا تہا یعنے ایلیہ رکہا

ے سنہ چار سو عیسوی کے قریب جبکہ وحشی قومین اوتر کیطرف سے سلطنت
روم پر چڑہ کر قابض ہوئین یہہ قومین بت پرست اور نہایت بیعلم اور وحشی تہیں
اور جہان کہین اونکا غلبہ ہوا اونہون نے سارے مدرسون اور کتب خانون
اور علم اور دین کے مکتوبون اور نوشتونکو جلا دیا اس بڑی آفت کے سبب اون
ساری ملکونکے اوپر بیعلمی کی راتون رات کی تاریکی کئی زمانہ تک چہائی رہی
اور مسیحی ایمان کا ایک بڑا ابتدل ہوگیا اسے زمانہ کے بیچ دین محمدی شروع ہوا
از طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۲۳ چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۱ع

ے یہودیون نے خود اپنی کتابونکو آپ ہی برباد کیا چنانچہ گریز اسٹم صاحب اپنی ہومیلی
یعنے تفسیر مین لکہتے ہین کہ پیغمبرون کی بہت سی کتابین ناپید ہوگئین اسلیے کہ
یہودیون نے غفلت سے بلکہ بے دینی سے بعض کتابونکو کہو دیا اور بعض کو پہاڑ ڈالا
اور بعض کو جلا دیا انتہے اسکا ذکر صاحب تبئین الکلام نے بہی جلد ا صفحہ ۵۴
مین کیا ہے ڈاکٹر کنی کاٹ صاحب بیان کرتے ہین کہ عہد عتیق کے عبری تمام
قلمی نسخے جنکا موجود ہونا اب ہمکو معلوم ہے ایکہزار اور ایکہزار چار سو سنہ عیسوی کے
درمیان کے لکہے ہوے ہین اور اس سے وہ یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ تمام قلمی نسخے
جو سات سو یا آٹہہ سو برس پیشتر کے لکہے ہوئے تہے یہودیون کی سنہڈ (یعنے مجلس
امرا) کے بعض حکمونکے بموجب معدوم کر دئیے گئے تہے اس سبب سے کہ
اون نسخون مین اون نسخونسے جو اوسوقت مین خالص گنے جاتے تہے بہت اختلاف

تہا اس بات کو بشپ والٹن صاحب بہی تصدیق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اسی
سبب سے ہمارے پاس چہہ سو برس کے نسخے چند ہین اور اسی وجہہ سے سات سو یا آٹہہ
سو برس کے نسخے بہت کمیاب ہین (دیکہو ہاٹسن ریس کی سائکلوپیڈیا جلد ۴ بیان
بیبل مین)
سنہ ۶۱۴ عیسوی مین شاہ ایران خسرو نامی نے اوس شہر پر چڑہائی کر کے اوسے لے
لیا اور نوے ہزار آدمیونکو قتل کیا اور تا مقدور عیسائیونکے سب گرجون اور متبرک مکانونکو
ڈہا دیا فقط الکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۹ و ۲۰
یہہ آٹہوین بربادی ہے اور بعد اوسکے اور قبل بہی یہودی قوم اور عیسائی اون آفتون
مین مبتلا رہے کہ عیاذاً باللہ دیکہو ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۴ - ۴۲ و ۱۲ ۲
وغیرہ اول قرنتیونکا ۷ باب ۲۶ - ۲۹ چنانچہ ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۶ مین
لکہا ہے کہ کانسٹن ٹین کے عہد تک کلیسیا پر دس بڑی آفتین آئین پہلے نیرو شاہنشاہ
کے سبب دوسرے دومشیان تیسرے تراجن اور اوریں چوتہے لوکی سیرس پانچوین
سیپٹمی سیویرس چہٹے مکسیمیان ساتوین ڈیکی آٹہوین بلوریان نوین ارلیان دسوین
ڈیوکلیشیان کی دشمنی کے سبب
غرض کہ بابل کی اسیری کے وقت جب توریت ضایع ہوئی تو اسیری سے لوٹ
آنے کے بعد صرف عبادات وغیرہ کے دستور جو لوگون کو کچہہ زبانی یاد تہے لکہہ
رکہتے گئے اور وہ تعلیمات جو آخرت کی بابت توریت مین تہی بالکل نہ جمع کر سکے اس سبب
سے صادوقی عاقبت کی سب باتون سے منکر ہوئے اور فریسی کچہہ سُنی سنائی تعلیمات
پر آخرت کا عقیدہ رکہتے رہے اور یہہ توریت کی بربادیکا پورا نشان ہے کیونکہ
ممکن نہ تہا کہ اوسمین آخرت کا ذکر نہو تا تو کیا وہ صرف دنیا ہی کے لئے تہی اس
سے ایسا معلوم ہوا کہ ان سب بربادیون کے بعد جو کچہہ توریت مین سے ہم پہونچ سکا

اور سے کچھ گھٹا بڑھا کر یہہ ترتیب دی جواب موجود ہے
توریت کے اوس مقام مین جہان یردن ندی کے پتہر ونکو نصیب کرنیکا حکم ہے (استثنا ۲۷ باب ۴) یہودی عیبال اور سامری جرزین پڑہتے اور آپس مین ایک دوسرے پر اس لفظ کی تبدیل کرنے کا الزام لگاتے تہے
پادری رنکین صاحب کے رسالہ دافع البہتان در جواب صولۃ الضیغم مین جو امشن الہ آباد کے چہاپہ خانہ مین ۱۸۴۵ع مین چہپا لکہا ہے کہ جب یہودی ہیکل کو تعمیر کرنے لگے اور سامریونکو بسبب اونکی بت پرستی کے شریک ہونے سے مانع ہوئے تب سامریون نے حسد سے دوسرے پہاڑ پر ہیکل بنائی اور اپنی کمک کے لئے توریت مین ایک بات بدلی جس سے معلوم ہو کہ یہہ وہی جگہہ ہے جہان خدا نے فرمایا تہا کہ میری عبادت کرنی چاہئے انتہٰے لغت کتاب مقدس مطبوعہ ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۶۵
حضرت عیسیٰ سے جب ایک سامری عورت نے پوچہا کہ ہیکل کا یہی مقام جو سامریون نے بنائی کلام الہی کے بموجب ہے یا یروسلم حضرت عیسیٰ نے دونون مقامونکے بابت کچہہ ذکر نکیا اور نہ وہ لونون مین سے کسی ایک کو جہوٹہا یا سچا بتایا یوحنا ۴ باب ۱۹-۲۵

اس مقام سے اون لوگونکا یہہ دعوی جو توریت کے غیر محرف ہونے پر کرتے ہین کہ حضرت عیسیٰ نے توریت کی تحریف کا ذکر نہین کیا تہا باطل ہو جاتا ہے کیونکہ جسطرح ہیکل کا خاص مقام حضرت عیسیٰ نے اوس سامری عورت کو نہ بتایا اگرچہ خوب جانتے تہے اسیطرح توریت کی تحریف کا بہی اگر ذکر نہین کیا تو کیا عجب ہے اور ممکن ہے کہ ذکر کیا ہو مگر پیچہے سے اور تحریفات کیطرح جنکا خود عیسایی عالمونکو اقرار ہے (دیکہو کلیسیا ہ سکرمنٹ ۴) وہ آیات بہی جنمین توریت کی بربادی مذکور ہو تحریف اور تبدیل کردئے یا نکال ڈالے گئے کیونکہ جب اناجیل اپنی اصلی حالت

پر نہین تو پہر کیونکر معلوم ہوا کہ توریت کی بربادی
کا ذکر حضرت عیسیٰ نے نہین کیا تہا کیا حضرت عیسیٰ کو اتنا ہی نہین معلوم تہا
کہ حضرت سلیمان کے ایکہزار اور پانچ گیتون مین سے صرف ایکسو سترہ آیتین
رہ گئے ہین اور کتاب جنگنامہ موسیٰ اور کتاب الیسیر اور کتاب یاہو غیبا ہین
وغیرہ پندرہ بیس کتابین عہدنامۂ عتیق سے غایب ہین اور کیا حضرت عیسیٰ استثنا کے
آخر باب اور یشوع کے آخر باب کے ملا دینے والے کو بہی نہین پہچانتے تہے کہ
عیسائیونکو اس ناواقفی کے خلجان اور تعلق سے آزاد نکر سکے ہم سکتا ہے
کہ ضرور حضرت عیسیٰ نے اسپر ملامت کیے ہوگی مگر وہ آیتین اب انجیل مین مبدل ہو گئے
ہین اسکے سوا حضرت عیسیٰ نے یہودیونکو عہدنامہ کا صندوق اور من کے
مرتبان اور دونون لوحون کے جنپر شریعت کے احکام خدا کے ہات سے لکہے
تہے اور حضرت ہارون کا عصا جس سے شاخین پہوٹتی تہین (عبرانیونکا ۹
باب ۴) کہو دینے پر جو الزام دیا ہوگا وہ بہی انجیل مین مرقوم نہین ہے اور اس تحریف
کی بابت ملامت کا کچہہ پتا تو ملتا ہی ہے چنانچہ متی ۱۵ باب ۹ مین ہے کہ تعلیم
کرنے مین انسان ہی کے حکم سناتے ہین انتہے اور اصیحاح مرقس ۷ باب ۹
مین بہی ہے

پہر یہہ بہی کہ مسیح کی سب باتین نہین لکہی گئین یوحنا ۲۰ باب ۳۰ اور ۲۱ باب ۲۵
تو ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ نے توریت کی بربادی کا ذکر کیا مگر لکہنے والون نے نہین لکہا
پیدایش ۱۹ باب ۲ سے یونانی ترجمہ مین اتنا زیادہ ہے اسلیئے وہ جورو کے سے
خوفناک تہا کہ شاید آدمی شہر کے اوسکو اوسکے کہنے سے مار ین انتہے ہدایت المسلمین
صفحہ ۱۱ مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ع لم مین ہے کہ لفظ اسلیئے آپ ہی دلالت کرتا ہے
کہ مترجم نے اپنی طرف سے توضیح یا فایدہ لکہا ہے انتہے پیدایش ۳۰ باب ۳۶ کے

بعد یہہ عبارت زاید ہے اور خدا کے فرشتے نے یعقوب کو کہا کہ اے یعقوب
وہ بولا مین حاضر ہون تب اوسنے کہا کہ اب اپنی آنکھہ اوٹھا اور دیکھہ کہ سارے
مینڈھے جو بھیڑون پر چڑھے ہے طوقدار اور داغی اور چتکبرے ہین اسلئے کہ جو
کچھہ لابان نے تجھہ سے کیا مین نے دیکھا بیت ایل کا خدا جہان تو نے ستون پر
تیل ملا اور جہان تو نے مجھسے نذر کا عہد کیا مین ہون اب اوٹھہ اس زمین سے
نکل چل اور اپنے کنبے کی زمین پر پہر جا (ہدایت المسلمین صفحہ ایضاً مین ہے)
معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مضمون سامری مین مکرر سہواً لکھا گیا ہوگا انتہے گنتی ۱۰
باب اسکے بعد یہہ عبارت سامری مین زاید ہے اور یہوواہ نے موسیٰ کو خطاب
کرکے فرمایا کہ تم اس پہاڑ پر بہت رہے اب پہرو اور سفر کرو اور اموریون کے
پہاڑ اور اونکے سب باشندون مین میدانون مین پہاڑون مین نشیب مین جنوب
کو اور دریا کے نباور کو کنعانیونکی سرزمین اور لبنان مین بڑی نہر تک جو نہر
فرات ہے جاؤ دیکہو مینے یہہ زمین تمہین عنایت کی داخل ہوا اور اوس زمین پر
جسکی بابت یہوواہ نے تمہارے باپ دادون ابراہیم و اسحاق و یعقوب سے
قسم کی کہ تمکو اور تمہارے بعد تمہاری نسل کو دونگا میراث مین لو انتہے یہہ عبارت
عبرانی مین نہین ہے ہدایت المسلمین صفحہ ۱۱۱ مین لکہا ہے کہ حضرت عزرا نے اس
عبارت کو کلام آلہی بنایا اسلئے عبرانی مین داخل نکیا اگرچہ کلام آلہی کے فقرے
اوس مین کئی ایک مین تو بہی ترکیب اوسکی حدیث وغیرہ سے ہے انتہے اب
اس جگہہ سامری توریت مین ترتیب عزرا کا دعوی کہان گیا جبکہ لکہا ہے یہوواہ
نے موسیٰ کو خطاب کرکے فرمایا الخ کیونکہ ایسے فقرے جنمین موسیٰ کا نام متکلم کے
صیغہ سے نہین ہے یہودی توریت مین عزرا کیطرف سے ملائے ہوئے سمجھے
جاتے ہین اور سامریونکو عزرا کی توریت سے کیا کام تہا اور عزرا کب سامریون کے

توریت کو ترتیب دینے گئے تھے اور اگر عزرا نے بقول مصنف ہدایت المسلمین سامری توریت کو بھی ترتیب دی ہے تو عیاں کچھہ جرزین بھی تہا کہ عزرا ہی نے سامریونکو برگشتہ کیا ہوگا نعوذ باللہ اس مقام پر مصنف ہدایت المسلین کی ساری قابلیت گم ہوگئی اسی لیاقت پر مسلمین کو ہدایت کرنے چلے تہے او خویشتن گم است کرا رہبری کند

سکرمنٹ ۳

حضرت موسیٰ کی توریت کیطرح باقی اور کتابون مشمولہ توریت کا بہی حال ظاہر ہے چنانچہ معلوم نہین ہوتا کہ حضرت یشوع کی کتاب کسکی تصنیف ہے ڈاکٹر لائٹ فٹ کے نزدیک یشوع کی کتاب بتصنیف فیناس کی اور کالون کے نزدیک العاذر کی اور بعضی کے نزدیک یرمیاہ کے اور روانٹل کے نزدیک سموئیل کی ہے

اور کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب صفحہ ۱۳ سوال ۵ کے جواب مین لکہا ہے گمان ہے کہ پہلی پانچ آیتون کے سوا باقی کل یشوع نے لکہی انتہٰی لیکن صرف گمان ہے یقین نہین ہے

لب التواریخ جلد ۲ جدول تاریخ صفحہ ۴۲۳ مین بہی لکہا ہے کہ یشوع کی کتاب جو کہ گمان کی گئی ہے کہ سردار کاہن فینحاس نے لکہی انتہٰی

مفتاح الکتاب رومن صفحہ ۷۷ مین لکہا ہے کہ اسکا مصنف یشوع تہا مگر کہی ایک باتین جو پچہلے باب مین ہین کسی اور نبی سے لکہی گئین فقط

اس جگہہ بہی وہ اپنے معمولی عقیدہ کو کام مین لائے کہ ہنوز اوس پچہلے باب کے لکہنے والا کا ثبوت نہین ہے تو بہی اوسکے نبی ہونیکا ثبوت ہوگیا

اسکے سوا وہ ساری کتاب ہی حضرت یشوع کی تصنیف نہین معلوم ہوتی چنانچہ

اس کتاب کے چوبیس باب ہین اور اسکے ۴ باب ۹ مین ہے اور یشوع نے یردن کے بیچ
اوس جگہہ پر جہان اون کاہنون کے قدم ثابت ہوے تہے جو عہدنامہ کے صندوق کے حامل
تہے بارہ پتہر نصب کیے چنانچہ وہ آج کے دن تک وہان ہین اور ۵ باب ۹ مین ہے
آج کے دن تک اوس جگہہ کا نام جلجال ہے اور ۷ باب ۲۶ مین ہے پہر اونہون نے
اون پتہرونکا بڑا تودہ کیا جو آج تک ہے تب خداوند نے اپنے قہر کی بہڑک کو اون پر سے
پہیرا اسلیے اوس جگہہ کا نام آجتک وادی اکور ہے اور اسیطرح ۸ باب ۲۸ مین ہے
اور یشوع نے عی کو جلا کے ہمیشہ کے لیے راکہہ کا تودہ کر دیا سو وہ آج کے دن تک ویران ہے
اور اسی باب کے ۲۹ مین ہے اور اوسنے عی کے بادشاہ کو پہانسی دیکے شام تک درخت
پر لٹکا رکہا اور جونہین آفتاب غروب ہوا یشوع نے حکم کیا کہ اوسکی لاش کو درخت سے
اوتارین اور شہر کے دروازے پر پہینک دین اور اوسپر پتہرونکا بڑا تودہ کرین سو وہ آج
کے دن تک ہے اور ۱۰ باب ۱۳ مین ہے تب آفتاب نے درنگ کیا اور ماہتاب کہڑا رہا
یہانتک کہ اون لوگون نے اپنے دشمنون سے انتقام لیا کیا یہہ کتاب الیسیر مین نہین
لکہا ہے اور اسیطرح اسی باب کے ۲۷ آیت اور ۱۳ باب ۱۳ اور ۱۴ باب ۱۴ اور ۱۵
باب ۶۳ اور ۱۶ باب ۱۰ اور ۲۴ باب ۲۹ وغیرہ کو دیکہو جنمین آج کے دن تک کے لفظ
پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کتاب حضرت یشوع کے زمانے مین نہین لکہی گئی
یشوع ۱۰ باب ۱۳ مین جو کتاب الیسیر کا حوالہ دیا ہے اور اسیطرح ۲ سموئیل اول باب
۱۸ مین ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کتاب الیسیر کا ہم عہد یا بعد زمانہ حضرت داؤد علیہ السلام
کے ہوا ہے ظاہر ہے کہ کتاب یشوع کا لکہنے والا سیکڑون برس بعد حضرت یشوع علیہ السلام کے
ہوگا

یشوع ۱۰ باب ۱۳ کی تفسیر مین ہاسلی اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے لکہا ہے کہ کتاب الیسیر معلوم ہوتا ہے
کہ ایک مجموعہ تہا تاریخون نظم یا نثر کا بابت بڑے بڑے مقدمون لڑائیون اسرائیل کے الخ

اور یشوع ۱۵ باب ۶۳ جسمین لکہا کہ یبوسی بہی یہوداہ کے ساتہہ آجتک دن تک یروشلم مین بستے ہین فقط اس سے ظاہر ہے کہ یشوع کی کتاب حضرت داؤد کے زمانہ مین یا بعد لکہی گئی لیکن مصنف کا بالکل پتا نہین ہے

اسیطرح قاضیون کی کتاب کا مصنف بہی بالکل مفقود ہے بعضے سموئیل کو قاضیون اور روت کی کتاب کا مصنف خیال کرتے ہین (مفتاح الکتاب صفحہ ۸۰) لیکن یہہ تو اٹکل ہے اور اسپر کچہہ یقین نہین ہے

اور اسیطرح کتاب ایوبؑ کا حال ہے بعضے الیہو کو اور بعضے موسیٰؑ کو اور بعضے ایوبؑ کو اسکا مصنف خیال کرتے ہین (مفتاح الکتاب صفحہ ۹۱) مگر ایوب ۳۲ باب ۱ سے معلوم ہوتا ہے کہ الیہو حضرت ایوبؑ سے تقریر کرنیوالون مین تہا نہ یہہ کہ کتاب کا مصنف اور حضرت موسیٰؑ سے ایوب کا زمانہ بہت پیشتر تہا چنانچہ اوس مشہور کتاب مین جسکا نام مقدس کتاب کا احوال ہے اوسکے صفحہ ۲۳۸ چہاپہ لندن سنہ ۱۸۵۰ع مین حضرت موسیٰؑ سے ایوبؑ کا آزمایا جانا چہہ سو اسی برس پیشتر اور حضرت ابراہیم سے قریب دو سو برس پیشتر لکہا ہے اور مفتاح الکتاب رومن چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع صفحہ ۹۱ مین لکہا ہے کہ بہت مفسرون نے ایسا ٹہرایا ہے کہ یہہ (یعنے ایوبؑ) ابراہیم کے وقت سے پیشتر تہا بلکہ اوس زمانہ کا تو رہا جو نوحؑ اور ابراہیم کے وقت کے درمیان گذرا انتہے اور مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲۵ مین ہے کہ ایوب کی کتاب سنہ عیسوی سے دو ہزار ایکسو اسی ۲۱۸۰ یا دو ہزار ایکسو تیس ۲۱۳۰ برس پیشتر تصنیف ہوئی

اور حضرت ایوبؑ اس کتاب کے مصنف معلوم نہین ہوتے اس سبب سے کہ اس مین ایوبؑ کا نام ہرجگہہ بصیغہ غائب آیا ہے جیسے کہ توریت مین حضرت موسیٰؑ کا نام ظاہر اسکاٹ صاحب مفسر انگریزیکا یہہ قول ہے کہ ایوب رہنے والا زمین عُز کا تہا اور زمین عُز معلوم ہوتا ہے کہ ملک عرب کا ایک ضلع تہا جانب دکہن اور پورب کنعان کے

بعضے خیال کرتے ہین کہ وہ (یعنے عوض) ادومیہ مین واقع تہا یہہ بہی خیال کرتے ہین کہ
ایوب نسل یساؤ سے تہا اور اور لوگ سمجہتے ہین کہ ابراہیم کی نسل اور قطورہ تیسری بی بی
ابراہیم سے تہا اور یہہ بہی کمال اغلب ہے کہ وہ تہا اولاد عوض کی جو کہ بیٹا ناحور کا
تہا ابتہے

پیدایش ۲۲ باب ۲۰ و ۲۱ سے ظاہر ہے کہ ناحور حضرت ابراہیم کے بہائی کا نام ہے
اور عوض بہلوٹہا ناحور کا تہا اس سب اختلافات سے ثابت ہوا کہ نہ صرف مصنف کتاب ایوبؑ
بلکہ حضرت ایوبؑ کا حال بہی اہل کتاب کو تحقیق معلوم نہین ہے
پہر اگر خیال کرین کہ حضرت موسیٰؑ نے کتاب ایوبؑ کو بقول طامس اسکاٹ صاحب مفسر
انگریزی زبان عربی سے عبرانی مین ترجمہ کیا ہے تو اسکا بہی کوئی واجبی ثبوت نہین ہے
اور بالفرض اگر ایسا ہو تو یہہ صرف ترجمہ موجود اور وہ اصل کتاب مفقود ہے مصرعہ
نکل ہے سانپ گیا اب لکیر پیٹا کر
بعض علماء اہل کتاب مثل لیکلرک اور میکالس وغیرہ خیال کرتے ہین کہ ایوب کی کتاب
کا صرف خیالی مضمون ہے مگر حزقیل نبی کی کتاب کے ۱۴ باب ۱۴ و ۲۰ مین دو جگہہ
نوحؑ اور دانیالؑ اور ایوبؑ کے ایک ساتہہ نام لکہے ہین اسطرح پر کہ خدا فرماتا ہے کہ
جب مین گنہگار قوم پر اپنا غضب نازل کرون تو ہر چند یہہ تین شخص نوحؑ اور دانیال
اور ایوبؑ اوس قوم مین ہون تو بہی وے اپنی صداقت سے صرف اپنی ہی جانونکو
بچائینگے مگر میرے غضب سے اوس قوم کو نہین بچا سکتے انتہے اس سے ظاہر ہے
کہ اگر نوحؑ اور دانیالؑ نبی تہے تو ایوب بہی نبی تہے
اس سے یہہ بہی ثابت ہوا کہ نبوت خاندان بنی اسرائیل پر منحصر نہین ہے کیونکہ اگر حضرت
ایوب کا زمانہ حضرت ابراہیم سے پیشتر تہا یا ایوبؑ نسل یساؤ برادر کلان حضرت یعقوبؑ
سے تہے یا حضرت ایوبؑ حضرت ابراہیم کی نسل اور بی بی قطورہ سے تہے یا حضرت ایوبؑ

عوض بن ناحور برادر حضرت ابراہیم کی اولاد سے ہے بہرحال حضرت ایوب خاندان بنی
اسرائیل سے جدا تہے اور اگر حضرت ایوب مورد الہام نتہے تو انکی کتاب الہامی نسخون
مین کیون شامل ہوئے جبکہ سب کتاب الہام سے ہے (۲ طمطاؤس ۳ باب ۱۶)
اور دوسری دلیل اسبات کے لئے کہ نبوت خاندان بنی اسرائیل پر منحصر نہین ہے
کہ روت جو حضرت داؤد کی پردادی اور مندرجہ نسب نامہ حضرت عیسیٰ ہے اور راحاب
فاحشہ (یشوع ۲ باب) غیر یہودی تہین اور یہہ دونون حضرت عیسیٰ کی دادیون
مین گذری ہین کتاب سوال جواب ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والش
صاحب مین دلایل قدامت کتاب ایوب کہ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ حضرت
موسیٰ کے زمانہ سے نہایت قدیم ہے یہ مندرج ہین (صفحہ ۲۳ سوال ۱۲۸)
۱ ایوب کا مذہب ایسا تہا جیسا کہ ابراہیم کے زمانہ مین مروج تہا ایوب نے قربانی
گذرانی جس سے یہہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ اوسکے زمانہ مین کاہن نہ تہے ۲ اس
کتاب مین یہودیونکا اور شریعت موسویکا مطلق ذکر نہین ہے ۳ اس کتاب مین
بنی اسرائیل کے مصر مین مقیم رہنے اور اونکے خروج کرنیکا اشارہ تک نہین ملتا ۴
اس کتاب مین بہت ایسے الفاظ مستعمل ہین جو بہت قدیم تہے اور آخیر زمانہ کی تصنیفون
مین رائج نہین پہر صفحہ ۲۵ سوال ۱۲۹ کے جواب مین لکہا ہے مصنف اپنی دلیلون کے
ثبوت مین پاک کلام کے خاص خاص مقامات کو پیش نہین لاتا اور نہ یہودیون کی سوانح
سے اشارہ کرتا ہے پر عام مذہبی خیالات اور آگاہی کی بنیاد پر اپنی دلیل کو قایم کرتا
اور اسی لحاظ سے جن جن جگہونکا ذکر اس کتاب مین ہوا ہے سو وہ سب زمین کنعان
کی حد سے باہر ہین اور اوسکا زمانہ یہودیون کے نظام پر مقدم ہے چنانچہ خدا کا نام
اس کتاب مین لفظ یہوداہ کے نام سے ملقب نہین ہوا ہے اس کتاب کی عبارت
اس کتاب کے مقصد سے مشابہ کی گئی ہے انتہے

یعقوب کے خط کے ۵ باب ۱۱ مین بھی ایوب کا ذکر ہے کہ یہہ کتاب ایوب کی تصنیف یا
اور مصنفونکی جنکے نام علماء اہل کتاب نے تجویز کئے کسی عیسائی نوشتہ سے ثابت نہین ہوتی
کتاب طلوع آفتاب صداقت چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۴۱ع حصہ ۲ باب ۱ صفحہ ۲۰۸ مین
لکھا ہے کہ ان مین سے موسیٰ نبی پہلا مصنف سمجھا جاتا ہے لیکن بعضے گمان کرتے
ہین کہ کتاب ایوب کا مصنف شاید اس سے بھی قدیم تھا

اور بہت سے زبور ہین کہ جنکے مصنف کا پتا نہین چنانچہ یوسف اوین صاحب پادری نے
جو روم مین تفسیر زبورون کی لکھی اپنی تفسیر کے آغاز مین ایک زبور کا مصنف موسیٰ کو
(جو کہ قریب پانسو برس پیشتر حضرت داؤد سے تھے) اور بہتر زبورونکا مصنف داؤد
کو اور دو زبورونکا سلیمان کو بارہ زبورونکا آصف کو ایک زبور کا ایتان کو گیارہ زبورونکا
بنی قورح کو لکھا ہے اور اکتیاون زبورونکا معلوم نہین کہ کون مصنف ہے
اور زبورونکی ترتیب بھی عجب طرح کی ہے چنانچہ اکیاون وغیرہ ہندسہ کے زبور داؤد
کے اور چھیاسٹھہ وغیرہ ہندسہ کے زبور گمنام مصنف کے اور ارسٹھہ وغیرہ ہندسہ
کے زبور پھر داؤد کے اور اکہتر ہندسہ کا زبور پھر گمنام مصنف کا اور بہتر ہندسہ کا زبور
حضرت سلیمان کا اور تہتر وغیرہ ہندسہ کے زبور آصف کے اور چوراسی وغیرہ ہندسہ کے
زبور بنی قورح کی اور چھیاسی ہندسہ کا زبور پھر داؤد کا اور ستاسی اور اٹھاسی ہندسہ
کے زبور پھر بنی قورح کے اور نواسی ہندسہ کا زبور ایتان آزراخی کا اور نوے ہندسہ
کا زبور موسیٰ کا اور ایک سو ایک وغیرہ ہندسہ کا زبور پھر داؤد کا اور ان دونون کے
بیچ کی زبور گمنام مصنف کے ہین اور ایک سو چار وغیرہ ہندسہ کی زبور پھر گمنام مصنف
کے ہین علیٰ ہذا القیاس اس بے ترتیبی سے ابتری کتاب کی ہر شخص خیال کر سکتا ہے
اسیطرح حضرت سموئیل کی جو دو کتابین ہین ان کے مصنف کا پتا معلوم نہین مفتاح الکتاب
صفحہ ۸۰ مین لکھا ہے ان دونون کتابونکا سموئیل نام اسلئے رکھا گیا کہ اس شہور

نبی نے پہلی کتاب ہے اکثر ابواب تصنیف کی چنانچہ ربیون کی روایت سے معلوم ہوا کہ پہلی کتاب
کے چوبیس ۲۴ باب جنمین سموئیل کی پیدایش اور اعمال اور احوال کا بیان ہے خود اوس
نبی سے لکھے گئی اور اس کتاب کے باقی باب اور دوسری کتاب بالکل جاد و ناتن نبیون
سے الخ چنانچہ اول سموئیل ۲۵ باب مین حضرت سموئیل کی وفات کا بیان ہے پس
کون کہہ سکتا ہے کہ پچیسوین باب سے آخر ۳۱ باب تک اول کتاب سموئیل اور تمام
کتاب دوم سموئیل کو حضرت سموئیل نے اپنی وفات کے بعد تصنیف کیا ہے

مگر یہہ بہی صرف خیال ہے چنانچہ ان دونون کتابون کے پڑہنے سے صاف ظاہر
ہے کہ حضرت سموئیل اور حضرت جاد اور حضرت ناتن ان مین سے کوئی بہی مصنف
ان کتابون کا نہین ہے چنانچہ اول سموئیل ۱ باب ۲۰ مین لکہا ہے اور ایسا ہوا کہ
پیٹ سے ہوئی (یعنے حضرت سموئیل کی والدہ) اور بیٹا جنی اور اوسکا نام اوس نے
سموئیل رکہا اور ۱۰ باب مین ہے پہر سموئیل نے تیل کی ایک شیشی لی اور اوسکے
سر پر انڈیلی اور ۲ سموئیل ۱۲ باب مین ہے کہ خداوند نے ناتن کو داؤد پاس بہیجا
اور بہی طرح اور بہت مقام مین کتاب کو دیکہنا چاہیے

دونون کتاب سلاطین کی بابت مفتاح الکتاب صفحہ ۸۳ مین یون لکہا ہے اکثر لوگ
سمجہتے ہین کہ داؤد و سلیمان حزقیاہ بادشاہون نے اپنے اپنے عہد کا بیان کیا ہے پہر
ناتن اور جاد اور یسعیاہ اور عیدو وغیرہ نبیون نے اپنے علیحدہ عہدون کا بیان کیا الخ
اور کتاب سوال و جواب ترجمہ یونس سنگہ پادری رالش صاحب چہاپہ آلہ آباد
مشن پریس ۱۸۶۵ع صفحہ ۱۲ سوال ۹۱ اور صفحہ ۲۲ سوال ۹۹ کے جوابون مین ان
دونون کتابون کے مصنف کی بابت یون لکہا ہے کہ یا تو عزرا یا یرمیاہ نے لکہا انتہی
پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲۵ کی فہرست مین اول و دویم سلاطین کے مصنف ناتن
جاد اخیاہ عیدو یسعیاہ وغیرہ لکہے ہین

مگر تعجب یہہ ہے کہ تین بادشاہون نے اپنی اپنی تواریخ لکہی اور اپکی کتاب مین جمع
کی اور کیا ان عظیم الشان بادشاہونکے سلطنت مین مورّخ نہ تہے جو انہین آپ اپنی
تواریخ لکہنے پڑی اور اسیطرح ان تین چار نبیون نے اپکی کتاب مین اپنا اپنا حال لکہا
اور اسیطرح پر کہ جب عزرا نے انکو ترتیب دی برابر سلسلہ عبارتکا ملگیا یہہ عجیب بات ہے
اور یہہ کسیطرح ثابت نہین ہے کہ سلیمان اور حزقیاہ وغیرہ نے اپنا اپنا حال لکہا بلکہ اوس
زمانہ سے مدت دراز کے بعد یہہ کتابین لکہی گئین چنانچہ ۲ سلاطین ۲ باب ۲۲ مین
الیسع کے ذکر کے بعد دیکہنا چاہیے جہان لکہا ہے کہ آجکے دن تک اور اسیطرح ۱۷
باب ۳۴ و ۴۱ وغیرہ اور ۱۸ باب ۱ و ۲ و ۳ مین حزقیاہ کا نام بصیغہ غائب اور اوسکی
تعریف ۳ آیت مین یہہ سب باتین دلیل ہین کہ حزقیاہ اسکا مصنف نہ تہا اور نہ
سلیمان اور نہ داؤد اور نہ کہین بیبل مین یہہ لکہا ہے کہ اسماء مرقومہ بالا سے کوئی مصنف
کتاب سلاطین ہوا

اور نحمیاہ ۱۲ باب ۱–۲۶ دلالت کرتا ہے کہ وہ صحیفہ نحمیاہ کا نہین اور یہان
بلاچاری اونکے مفسر اقرار الحاق کا کرتے ہین اور الحاق کرنیوالا اونکی نزدیک معیّن
نہین ہو سکتا ہارن صاحب جلد چوتہی اپنی تفسیر مین الحاقی ہونے ان آیتونکو ترجیح دیتے ہیں
اور کتاب واعظ جو کہ حضرت سلیمان کی تصنیف سمجہی جاتی ہے اوسکو ربّ قمجی کہ یہودیونکا
بڑا عالم مشہور ہے تصنیف یسعیاہ اور تالمود ی کے علماء تصنیف حزقیاہ کے بتلاتے
ہین اور گروٹیس کہتا ہے کہ بحکم زروبابل کے اوسکے بیٹے ابیہود کی تعلیم کے لئے کسی
شخص نے تصنیف کی تہی اور بعضے علماء جرمن کے خیال کرتے ہین کہ بعد قید بابل
کے تصنیف ہوئے یعنے حضرت سلیمان سے قریب چار سو برس کے بعد اور
قیل کہتا ہے کہ انتیوکس اپفنس کے وقت مین لکہی گئے

ور رسالت باب اخیر مثال کے ۲۵ باب سے ۳۱ باب تک تصنیف حضرت سلیمان

گئے نہین ہین بلکہ سیکرون برس بعد وفات سلیمان کے ملائے گئے ہین چنانچہ امثال ۲۵ باب مین لکھاہے اور یہہ بہی سلیمان کے امثال ہین جنہین شاہ یہوداہ خرقیاہ کے رفیقون نے قلم بند کیا ہے یعنے اگرچہ اس آیت مین سلیمان کا نام موجود ہے لیکن حضرت سلیمان سے تین سو برس بعد خرقیاہ کے رفیقون نے کیونکر انہین قلم بند کیا اور حضرت سلیمان کے زمانے مین کیون قلم بند نہین ہوئے اور امثال ۲۵ باب کی پہلی آیت خرقیاہ کے رفیقون سے بہی سیکرون برس بعد کی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس مین اونکا نام بصیغہ غایب ہے اور معلوم نہین کہ کسنے یہہ آیت اپنی طرف سے ملادی اور گمان غالب ہے کہ اس آیت کو الحاق کرنیوالا یہی شخص مصنف اون سات بابونکا بہی ہو

اور امثال کے آخر دو باب اجور ولموئیل کی تصنیف ہین معلوم نہین کہ اجور ولموئیل کون اور کس زمانے مین تہے تفسیر ہنری واسکاٹ مین ہے کہ ہولڈن نے اس خیال کو کہ لموئیل نام سلیمان کا ہے رد کرکے تحقیق کیا ہے کہ یہہ کوئی اور شخص ہے اور کوئی دلیل کافی اسبات کی نہی ہوگی کہ کتاب لموئیل اور کتاب اجور الہامی ہین ورنہ کتب قانونی مین داخل نہوتین

دیکہئے آدم کلارک سے کہتے ہین کہ ان کتابونکے الہامی ہونیکی قدمار کو کوئی دلیل کافی ملی ہوگی گرچہ اسکا ثبوت نہین ہے

چونکہ اجنبی عورتون کے ساتہہ شادی کرنا بنی اسرائیل کو ناجائز تہا استثناء باب ۲۳ و ۳ تو حضرت سلیمان کی غزل الغزلات کیونکر الہامی ہوسکتی ہین جو فرعون کی بیٹی کے ساتہہ شادی کرتے وقت کہین تہین کیا خدا نے آپہی اجنبی عورتون کے ساتہہ شادی کو بنی اسرائیل کو منع کیا اور آپہی فرعون کی بیٹی کے ساتہہ شادی کرنے مین حضرت سلیمان کو عاشقانہ غزلون کا الہام بہیجا اور غزل الغزلات سے زیادہ بموجب عقیدہ اہل کتاب امثال و روعظ کو سمجہنا چاہئے کیونکہ وہ حضرت سلیمان کے بڑہاپے یعنے اونکی بت پرستی کے دنون مین

۱سلاطین ۱۱ باب ۵ سے ۱۰ تصنیف ہیں کیا کوئی بت پرست بھی الہام یافتہ ہو سکتا ہے پس کہان ہے قول رسول
کہ ساری کتاب الہام سے ہے ۲ طمطاوس ۳ باب ۱۶ کیونکہ اس ساری کتاب سے
مراد ہے عہد عتیق کی ساری کتاب دیکہو میزان الحق چہاپہ اکبرآباد ۱۸۴۹ء دوسری چہاپا صفحہ ۲۰۹
پس اگر یہہ تینون کتابین یعنے امثال و واعظ و غزل الغزلات یا انہین سے ایک بہی غیر الہامی
ٹہرے تو طمطاوس کو دوسرا خط جس مین یہہ آیت ہے کہ ساری کتاب الہام سے ہے
اپنے بیان کی بے اعتباری کے سبب یقینی غیر الہامی ہو گیا کتاب سوال و جواب
ترجمہ پادری یونس سنگہ اور پادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ء مین
لکہا ہے صفحہ ۴۴ سوال ۱۴ کیا جتنی تمثیلین سلیمان نے کہین سب اس کتاب مین
درج ہین (یعنے امثال مین) جواب نہین اوسنے تین ہزار تمثیلین اور ایکہزار پانچ
غزلین کہین تہین دیکہو اول سلاطین ۴ باب ۳۲

پس اس سے بخوبی ثابت ہے کہ جسطرح اس کتاب امثال موجودہ مین سات باب پیچہے
سے ملائے گئے اسیطرح اصل کتاب سے بہت کچہہ ضایع ہی ہو چکا ہے یعنے صرف
ایکہی آفت نہین بلکہ بڑہانے اور گہٹانے دونون طرح کی آفتین اس کتاب کے
لاحق ہوئین ہین

اور کتاب یسعیاہ کے ۳۸ و ۳۹ باب اور ۲ سلاطین ۲۰ باب کے پڑہنے سے صاف
ظاہر ہے کہ جو ایک کتاب کا محاورہ وہی دوسری کا ہے پس کیونکر ثابت ہوا کہ ایک کا
مصنف اوسکے سوا ہے کیونکہ جسطرح یسعیاہ کا نام بعینہ مذکور ہے اور جو بیان لفظ بلفظ
ایک کتاب مین وہی دوسری مین بہی ہے

اور کارکر صاحب کاتلک صفحہ ۱۶۱ اپنے تیسرے رسالہ مباحثہ مین جو ۱۸۵۲ء مین اگرہ مین
چہپا ہے اور وہ مباحثہ پادری وارنصاحب سے ہوا تہا لکہتا ہے کہ مشہور عالم
جرمنی نے کہا ہے کہ کتاب یسعیاہ مین چالیسوین باب سے چہیاسٹہوین باب تک ممکن

نہین کہ تصنیف یسعیاہ کی ہوا نتہے اس سے ثابت ہوا کہ ستائیس ۲۷ باب کتاب
یسعیاہ کے الحاقی ہین اور اس کا کہ نصاحب والی مباحثہ کا پادری ۲۷ والد
نے بہی اقرار کیا ہے دیکہو ہدایت المسلمین مطبوعہ ١٨٦٨ع صفحہ ١٠٠ مفتاح الکتاب صفحہ ١٠٦
مین ہے کہ یرمیاہ کا ۵۲ باب عزرا سے لکہا گیا ہنری اور اسکاٹ کی تفسیر مین لکہا ہے
کہ اس باب کو عزرا یا کسی اور شخص نے واسطے توضیح پیشین گوئیون یرمیاہ کے جو باب گذشتہ
پر تمام ہوئین اور نوحہ یرمیاہ کے الحاق کیا ہے اور ہارن صاحب صفحہ ١٩٥ جلد چوتہی مطبوعہ
لندن ١٨٢٢ع مین لکہتا ہے کہ یہ کتاب بعد یرمیاہ کے بابل سے یہودیونکی رہائی کے
پیچہے جسکا تہوڑا بیان اوس باب مین پایا جاتا ہے ملایا گیا ہے پس ان مفسرونکی تحریر سے
معلوم ہوا کہ یہ باب قطعاً الحاقی ہے اور الحاق کرنیوالا معین نہین
اور ہارن صاحب اپنی تفسیر مین لکہتے ہین کہ اس پیغمبر کے سب ملفوظات عبری مین ہین مگر ۱۱ باب ۱۰
که وه کسدیونکی زبان مین ہے فقط اور ایسا ہی اس رومن بیبل مین جو لندن مین ١٨٤٠
مین چہپی ۱۱ آیت کے حاشیہ پر لکہا ہے اور تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لدہیانہ باہتمام
پادری روڈلف صاحب ١٨٦٩ع جسے پہلے ڈاکٹر جان مکڈول صاحب نے تصنیف
کیا اور ١٨٣٦ع مین چہپی تہی اسکے صفحہ ۹۱ مین لکہا ہے توریت کے سوا پرانے وثیقے کی سب
کتابین ملاکی نبی کیوقت جو مسیح سے چار سو پچیس برس پیشتر تہا عبرانی اور کالدی زبان
مین قلمبند ہوئین انتہے انعت کتاب مقدس مصنفہ مسز پادری مییتہر صاحب و مترجمہ
پادری شنرنگ صاحب مطبوعہ مشن پریس مرزاپور ١٨٥٦ع صفحہ ۹۷ کالم ۱ مین ہے کہ
عزرا کی کتاب کچہہ کسدیون کے زبان مین اور کچہہ عبرانی مین لکہی گئی انتہے یرمیاہ ۱۰ باب ۱۱
بہی کسی کسدی زبان والے کی ملائی ہوئی ہے اور فاضل وینیا بہی کہتا ہے کہ وہ الحاقی ہے
جیسا اور جا توریت وغیرہ مین بہی مثل اس الحاق کے پایا جاتا ہے
اور یرمیاہ کا نام اس کتاب مین اکثر غائب کے صیغہ سے آیا ہے اس سے ثابت نہین ہوتا

کہ یہہ ساری کتاب یرمیاہ کی تصنیف ہے مثلاً یرمیاہ ٩ ۲ باب ۱۲ مین لکہا ہے تب حننیا نبی نے یرمیاہ نبی کی گردن پر سے جوا اوتارا انتہے اس آیت سے کوئی ثابت نہین کر سکتا کہ یہہ کتاب حننیاہ نبی کی تصنیف ہے یا یرمیاہ نبی کی اسیطرح کی اس کتاب مین اور مقام بہی ہین دیکہو یرمیاہ ۱۱ باب ۱ اور ۴ ۱ باب ۱ اور ۸ ۱ باب ۱ اور ۲۰ باب ۲ و ۳ اور ۱ ۲ باب ۱ اور ۲۵ باب ۱ اور ۲۷ باب ۱ اور ۲۸ باب ۵ و ۶ و ۱۲ و ۱۵ وغیرہ

اور کتاب ذکریاہ کا یہہ حال ہے کہ ہارن صاحب جلد ۴ مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء صفحہ ۲۲۳ مین بیان حال کتاب ذکریاہ مین لکہتے ہین کہ اس کتاب کے آخر مین بہ نسبت اوّل کے بیان صاف اور مضمون عالی ہے اور اوّل مین پوشیدہ اور اس فرق کے سبب مسٹر میڈ اور ڈاکٹر ہمنڈ اور بعض محققین متاخرین نے خیال کیا ہے کہ باب ۹ و ۱۰ و ۱۱ اس کتاب کی تصنیف ذکریاہ کی نہین انتہے

آستر کی کتاب جو الہامی نوشتون مین شامل ہے عجب طرح کی الہامی تواریخ ہے کہ جس مین اوّل سے آخر تک کہین خدا و رسول کا نام نہین ہے صرف اوس بت پرست بادشاہ فارس کا ذکر تمام و کمال کتاب مین ہے اور اس کتاب کے بہی مصنف کا بالکل پتا نہین عزرا کا بہی اس کتاب مین نہ کسی جگہہ نام ہے اور نہ کچہہ بہی ذکر ہے لیکن اوس بت پرست بادشاہ کی شراب خواری کی تعریف اور عشق آستر ملکہ مین یہودی قوم کی جان بخشی مذکور ہے دیکہو آستر اوّل باب ۷ و ۹ اور ۱۰ — ۱۲ ایجیائی کی بابت اور ۲ باب خصوصاً اوسکا ۱۲ — ۱۴ حرامکاری کی بابت اور ۵ باب ۶ اور ۷ باب ۲ و ۷ اور بہت قدما عیسائیونکو اس کتاب پر شبہہ تہا کا تلک ہرلڈ کی جلد ۲ صفحہ ۷ ۴ ۳ مین لکہا ہے کہ سنٹ ملیٹو نے کتب واجب التسلیم کی فہرست مین اسکا نام درج نہین کیا چنانچہ یوسی بیس نے اپنی تاریخ کلیسا کے باب ۲۶ کتاب چہارم مین لکہا ہے اور سنٹ گریگری نازین زین نے اپنے شعرون مین صحیح کتابونکے نام ضبط کئی ہین اور نام اس کتاب کا نہین لکہا اور

سنٹ ایم فی لوکیس نے اپنے شعرونمین جو سلیوکس کو لکہے ہے اسپر شبہہ کیاہے اور سنٹ اتہانی شیس نے اپنی ۹ سوچہتی مین اس کتاب کو رد کیا ہے اور اسیطرح مصنف سناپ سس نے بہی

کتاب سوال وجواب پادری یونس سنگہ وپادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۹ صفحہ ۱۳۰ سوال ۱۲۸ اسکے جواب مین لکہا ہے اسکا (یعنے کتاب استر کا) مصنف معلوم نہین پہر اوسی کتاب سوال وجواب کے صفحہ ایضاً سوال ۱۳۰ مین لکہا ہے اس کتاب مین کونسی خصوصیت ہے جواب خدا کا نام اسمین مذکور نہین ہے انتہے

کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگہ وپادری والش صاحب صفحہ ۱۵ سوال ۹۱ کے جواب مین کتاب روت کی بابت یون لکہا ہے گمان ہے کہ یہہ داؤد کے زمانہ مین رقم ہوئے اسکی پہلی آیت سے ثابت ہے کہ یہہ کتاب داؤد کے زمانہ سے آگے نہ لکہی گئی ہوگی انتہے

واضح ہو کہ روت حضرت داؤد کی پردادی تہی یعنے روت سے عابد پیدا ہوا اور عابد سے یسی اور یسی سے حضرت داؤد پس چار پشت کے بعد یہہ کتاب حالات روت مین لکہی گئی دیکہو متی اول باب ۵ پہر کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگہ اور پادری والش صاحب صفحہ ۷۹ سوال ۲۴۴ کے جواب مین کتاب حبقوق کی بابت لکہا ہے کہ حبقوق نبی کا حال مطلق بہی معلوم نہین انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۸۹ سوال ۲۴۷ کے جواب مین ملاکی نبی کی کتاب کی بابت لکہا ہے کہ اوسکے نام کے سوا اوسکا اور کچہہ حال معلوم نہین ہے

اب پادری فانڈر صاحب کا قول کتاب اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۱۴۶ چہاپہ سکندرہ اکبرآباد مطبوعہ سنہ ۱۸۵۵ء سے نقل کرتا ہون قولہ توریت کے سب صحیفے (جو ونتالیس کتابین ہین) نبیونکے وسیلے سے لکہے گئے حضرت موسیٰ کے ایام سے تخمیناً پندرہ سو برس پیشتر سنہ عیسوی سے حضرت ملاکی نبی تک کہ چارسو برس قبل از سنہ عیسوی تہا مگر بعض صحیفوں

کی بابت معلوم نہین کہ کس نبی کے ہاتہ سے لکہے گئے ہین مثلاً ایوب روت سلاطین
وغیرہ کے حقمین یقین سے نہین کہہ سکتے کہ کس نبی نے اونکو لکہا ہے اور بعض کتب مین اور
نبیونکی بات بہی داخل ہے مثلاً کتاب زبور مین ایسی بہی زبور ہین جو حضرت داؤد سے نہین
ہین اور ویسا ہی حضرت موسیٰ کے پانچوین کتاب کا آخر فصل جسمین موسیٰ کی وفات
کی خبر ہے کسی اور نبی سے اوس کتاب مین الحاق کیا گیا فقط تمت کلامہ

پادری فانڈر صاحب نے اس بیان مین سلاطین کے لفظ کے بعد جو وغیرہ کا لفظ لکہا ہے
اس سے ظاہر ہے کہ ایوب روت سلاطین کے سوا اور بہی کتابین ہین کہ جنکے مصنف لا معلوم
ہین اور کتاب اختتام دینی مباحثہ کے مقصد چہارم صفحہ مذکور مین لکہا ہے کہ نبیونکے گذارشات
اور نام اور کلام اور اونکا سب لکہا ہوا بہی توریت مین داخل نہین ہوا ہے اور ایسا ہی
میزان الحق کے صفحہ ۴۵ مین بہی ہے اس سے اور بہت صحیفون کے ضائع ہوجانیکی بہی
گواہی ملتی ہے تو توریت کی برباد ہونا بہی کیونکر تعجب ہو سکتا ہے اور یہی سبب ہے کہ فوطی فار
مصری کی بی بی کا نام اور حضرت سلیمان کی بی بی یعنی سبا کی بیگم کا نام اور اوس پہل کا نام
جسے کہا کر حضرت آدم بہشت سے نکالے گئے اور شیطان کی برگشتگی اور اوسکے نکالے جانیکا
وقت اور سبب اور روح القدس کا مفصل بیان لکہنے مین اہل کتاب بالکل عاجز و مجبور
ہین یہان تک کہ حضرت عیسیٰ کی طفولیت کا بیان بہی حضرت کی تیس برس کی عمر تک اون
اناجیل مین پایا نہین جاتا اور اسیطرح تثلیث کا بیان کوئی عیسائی نہین کرسکتا

پادری فانڈر صاحب میزان الحق طبع ثانی چہاپا آگرہ سنہ ۱۸۵۰ع باب ۲ فصل ۴ صفحہ ۱۱۴ سطر ۱۶
۱۹ مین لکہتے ہین کہ اوس بندہ کو جو غور و فکر کرکے خدا کی ذات پاک کو دریا مین ڈوبا رہتا ہے
لازم ہوگا کہ سکوتکا شیوہ اختیار کرے سو ہم بہی سکوت اختیار کرکے اپنے اوس خداوند کی
بندگی کرتے ہین جو تمامی اشیا کو دریافت کرتا اور آپ کسی کی دریافت مین نہین آتا انتہیٰ
میزان الحق کے صفحہ ۱۱۱ مین لکہا ہے کہ انسان کی ناقص عقل قیاس و گمان کے زور سے خدا

کے کم و کیف کو نہین پہونچ سکتی ا ہنتہے لیکن تعجب ہے کہ یہہ تثلیث کی تعداد کیسی معلوم ہو گئی

اب کتاب غزل الغزلات کا حال سُنئے طامس سکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے اس کتاب کے شروع تفسیر یعنے بیان شان نزول مین لکہا ہے **قوله** تحقیق معلوم ہوا کہ اس کتاب کا مصنف سلیمانؑ ہے جیسے امثال اور واعظ کا اور ہمیشہ اسے ایسا سمجہنا چاہئے جیسے پاک کتابین جیسطرح اور الہامی کتابونکو پڑہتے ہین اوسیطرح (یعنے عقیدے اور ادب سے) اسکو پڑہنا چاہئے کیونکہ یہہ کتاب بہی شامل اور کلام الہی کے ہے فقط

اور پہر پہلی آیت کی تفسیر مین اوسی مفسر نے لکہا کہ سلیمانؑ نے بہت سی غزلین کہین اور ان مین بیشک سب بہت دانشمندی کی تہین لیکن صرف یہی مقدس غزلین بچ رہین اور کتب مقدسہ مین شامل کی گئین

مفسرین نے یہہ بہی لکہا ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے جبکہ فرعون کی بیٹی سے اونکی شادی تہی یہہ پاک غزلین تصنیف کین انتہے تمت کلامه اور اسیطرح مفتاح الکتاب چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ صفحہ ۱۰۰ مین بہی ہے

اوّل سلاطین ۴ باب ۳۲ مین ہے اور اوسنے (یعنے سلیمانؑ نے) تین ہزار مثالین کہین اور اوسکے گیت ایکہزار اور پانچ تہے انتہے مگر اب اوس ایکہزار اور پانچ مین صرف اسیقدر ہین جو غزل الغزلات مین شامل ہین اس سے بہی کتابونکی بربادی کا حال ظاہر ہے کیونکہ جب یہہ بہی مقدس کتاب ہے اور توریت و زبور وغیرہ مین شامل ہے تو اسکی بربادی اور کتابون کی بربادیکا صاف نمونہ ہے کیونکہ مین نے توریت کی بربادیکا ذکر رحبعام بن سلیمانؑ کیوقت سے شروع کیا ہے اور حضرت سلیمانؑ کے غزل الغزلات علمائے اہل کتاب کے عقیدے کے موافق رحبعام کی سلطنت سے بیشتر تہے یعنے تصنیف غزل الغزلات کا زمانہ سنہ عیسوی سے بیشتر ایکہزار چودہ برس اور رحبعام کیوقت مین ہیکل وغیرہ کا لٹنا سنہ

عیسوی سے پیشتر نوسو اکہتر برس لکہا ہے اور غزل الغزلات کا اصلی شمار پر رہنا علاوہ
کتاب کے قولون سے بالاتفاق ثابت ہے اور اب غزل الغزلات مین صرف ایکسو ستره
ائیتین ہین کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری والش صاحب چہاپہ
الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۴۳ سوال ۱۷ اسکے جواب مین غزل الغزلات کی بابت
لکہا ہے کہ اس مین تمثیل کے طور پر مسیح اور کلیسیا کی باہم محبت کا بیان ہے انتہے
مطلب یہہ کہ کلیسیا مسیح کی زوجہ ہے اور وہ اپنی زوجہ سے اختلاط کرتا ہے
اس پاک کتاب کے مقدس ہونیکا عجیب سبب ہے یہہ تمام مقدس المقدسات بیان غمزہ
وناز سے بہری ہے اور خدا تعالے کا نام تک کہین اس پاک کتاب مین پایا نہین جاتا یعنے
کہین خدا کا نام اس مقدس المقدسات مین نہین ہے مفتاح الکتاب رومن صفحہ ۱۰۰
مین لکہا ہے جو شعر کی قدردانی کرتے اونہون نے غزلہائے مذکور کو اول اور عمده جانا
خدا تعالے کا نام اس کتاب مین کہین نہین ملتا مگر قدمیون کی یہہ سمجہ ہے کہ اس مین یہوواہ
اور کلیسیا کی آپسکی محبت بیان ہوئی تمت کلامہ مگر یہہ صرف عیسائی اور یہودی عقیدہ کا حسن ہے
ورنہ اوسکے مضمونون سے اوسکا لطف ظاہر ہے۔ میر بن یعقوب جو یہود دیونکا رقی
ہے اوسنے مجہہ سے کہا کہ ایک جگہہ اوس مین خدا کا نام ہے یعنے ۸ باب ۶ مین اور اوسنے
یہہ بہی کہا کہ تمام کتب عہد عتیق مقدس ہین لیکن غزل الغزلات اقدس ترین ہے اور
وہ آیت یہہ ہے خاتم کی مانند مجہے اپنے دلپر لگا رکہہ اپنے بازو کی خاتم کی مانند کیونکہ
عشق موت کی مانند غالب ہے اوسکی غیرت پاتال کی مانند سخت ہے اوسکی سوزشین
آتش کی سوزشین بلکہ لہب الہی ہین غزل الغزلات ۸ باب ۶ لیکن بغور کرنے سے معلوم
ہوگا کہ اسطرح پر خدا کا نام کسیجگہہ پر ہونا در حقیقت نہونیکے برابر ہے تو بہی سارے
کتاب الہام سے ہے اور تعلیم اور الزام اور سدہارنے کے اور راستبازی مین تربیت
کرنیکے واسطے فایدہ مند ہے تاکہ مرد خدا کامل اور ہر ایک نیک کام مین تیار ہو

سلاطین ۳ باب ۱۶ و ۱۷ چنانچہ تبرکاً تیمناً ایک آیتین اسکی بہی اسمقام پر لکہتا ہون
غزل الغزلات اول باب مین ہے وہ اپنے منہہ کے چوموں سے مجہے چومے کہ تیرا عشق مے
سے بہتر ہے اور اسی باب کے ۹ آیت مین ہے اے میری جانی مین تجہے فرعون کے
رتہہ کے گہوڑیون مین سے ایک سے تشبیہ دیتا ہون اور ۴ باب ۹ مین ہے اے
میری بہوا اور میری زوجہ تونے میرا دل چہین لیا تونے اپنی ایک آنکہہ سے اپنے گلے
کی ایک زنجیر سے میرے دلکو غارت کیا ہے اور ۴ باب ۱۰ مین ہے میری بہن میری
زوجہ تیرا عشق کیا خوب ہے تیری محبت مے سے زیادہ لذیذ ہے الغرض کہ
یہہ تمام مقدس المقدسات کتاب ایسی ہی الہامی مضمونون سے بہری ہے اگر زیادہ
شوق ثواب ہو تو اوس ساری کتاب کی تلاوت کرنا چاہیے

سکرمنٹ ۴

نہ فقط غزل الغزلات بلکہ توریت وغیرہ مین ایسی تعلیمات اکثر پائے جاتے ہین چنانچہ
روت موابی جو حضرت عیسیٰ کی دادیون مین تہی (متی ۱ باب ۵) اوسی موآب
کی نسل سے تہی جو حضرت لوط کی بڑی بیٹی سے اپنے باپ سے جنا پیدایش ۱۹
باب ۳۶ و ۳۷ روت ۱ باب ۴ اور ۴ باب ۱۳ و ۱۷ اگرچہ استثنا ۲۳ باب ۳
مین ہے کہ عمونی اور موابی کبہی خداوند کی جماعت مین داخل نہون انتہا ظاہر
اسکا نقصان صاحب مفسر انگریزی نے اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہے قولہ چونکہ روت
موابی کی شادی ہوئی بوعز سے اور اوس سے داؤد بادشاہ اور اوسکی نسل ظاہر ہوئے
یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہہ قانون (استثنا ۲۳ باب کا) صرف مردونکے واسطے
تہا نہ یہہ کہ عورتونکے واسطے بہی انتہے مگر آیت مین تو علی العموم سب مردون اور عورتون
کا ذکر ہے نہ یہہ کہ صرف مرد لیکن جبکہ حضرت داؤد اور بموجب نسب نامہ مندرجہ قصص
حضرت عیسیٰ بہی اوسی نسل سے تہے اسلئے مفسرین عیسائی کو یہہ تاویل ضرور ہوئی

پہر یہہ کہ حضرت داؤد وغیرہ بہی جبکہ روت کی نسل سے تہے لڑا دہی نسل کے مرد نہین
یہہ بہی شامل ہوئے ہوسیع نبی کو فاحشہ عورت سے زناکاری کرنیکا خدا کیطرف سے
حکم ہونا ہوسیع ا باب اور ۳ باب ا اور واضح ہو کہ پہلے باب والی عورت سے نکاح
کرنیکا کہین ذکر نہین ہے اور اوس سے اولاد بہی ہوئی اور ۳ باب مین دوسری
عورت کا ذکر ہے جس سے کوئی اولاد نہین ہوئی اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے عیب پوشی
کرکے لکہا ہے کہ یہہ عورت یا وہ ہے جسکا پہلے یعنے ا باب مین ذکر ہوا یا کوئی دوسری
جس سے قایم کیا ہو سیع نے اپنی محبت انتہے
یہوداہ کا بہو کے اپنے خسر سے زنا کرایا اور اوسکی نسل سے مسیح کا پیدا ہونا پیدایش
۳۸ باب ۸ متی ا باب ۳ راحاب فاحشہ کا جہوٹہہ بولنے کے سبب نجات پانا اور
مسیح کی دادی نہین ہونا یشوع ۲ باب متی ا باب ۵
اسیطرح روت ۳ باب اور اسیطرح استر ۲ باب
حضرت داؤد کا اوریاہ کی جورو سے زنا کرنا اور اوسکی نسل سے مسیح کا پیدا ہونا ۲ سموئیل
۱۱ باب متی ا باب ۶
حضرت یعقوب کا جہوٹہہ بولکر بڑے بہائی کی برکت آپ لینا پیدایش ۲۷ باب
حضرت بی بی سارہ کا جہوٹہہ بولنا پیدایش ۱۸ باب ۱۵
حضرت ابراہیم کا جہوٹہہ بولنا پیدایش ۲۰ باب ۱۹
حضرت اسحاق کا جہوٹہہ بولنا پیدایش ۲۶ باب ۹
بیت ایل کے ایک نبی کا جہوٹہہ بولنا اوّل سلاطین ۱۳ باب ۱۱ — ۱۸ سمرون کے
چارسو نبیون کا خدا کی بہیجی ہوئی روح کے ورغلانے سے جہوٹہہ بولنا (۲ تواریخ ۱۸ باب
اور بعضے عیسائی جو کہتے ہین کہ وہ جہوٹہہ کی نبی تہی تو یہہ غلط ہے کیونکہ روح کی بلوائی ہوئی
وہ بولی تہی (متی ۱۰ باب ۲۰) اور ایک نبی جو سچا نکلا وہ بہی تو اونہین مین کا تہا اور

یہوشفاط بادشاہ یروسلم نے اوسہین خداوند کے بنی کہا تہا ۲ تواریخ ۱۸ باب ۴ و ۱۹
امثال ۱۶ باب ۴ مین ہے خداوند نے ہر چیز اپنے لیے بنائی ہان شریرون کو بہی اوسنے
برے دنکے لیے بنایا اور اسیطرح یسعیاہ ۳۰ باب ۲۸ اور ۲۹ باب ۱۰ اور ۴۵
باب ۷ مین ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا شرکا بہی بانی ہے اور اسکے مطابق دیونکے
۱۱ باب ۸ اور ۹ باب ۲۱ مین بہی ہے

حضرت یوسف کا اپنے بہائیون سے جہوٹہہ بولنا پیدایش ۴۲ باب ۱-۱۷

حضرت نحمیاہ کا بت پرست بادشاہ فارس کو شراب پلانے مین نوکری کرنا نحمیاہ ۲ باب ۱ اور ۱ باب ۱۱

حضرت اسحاق کی مینوشی اپنے بیٹے حضرت یعقوب کے ہات سے پہر برکت دینا پیدایش ۲۷ باب ۲۵

حضرت افتاح نے خدا کی نذر مان کر اپنے بیٹی کو قربانی کیا قاضیونکا ۱۱ باب ۳۰-۴۰

واضح ہو کہ اگرچہ ان مروجہ کتب مقدسہ مین یہہ سب باتین لکہی ہین مگر ہم مسلمان ان باتونکو ہرگز سچ نہین جانتے ہین بلکہ ہمارے نزدیک سب انبیاء علیہم السلام پاک اور معصوم ہین اسکے سوا توریت وغیرہ مین مبالغے شاعرانہ بہی بہت ہین کہ جو محاورہ انسانی سے علاقہ رکہتے ہین نہ یہہ کہ کلام ربانی سے چنانچہ استثنا ۱ باب ۲۷ و ۲۸ مین ہے عموریون کے شہر کی دیوارین آسمان تک ہین اور قاضیون کے ۲۰ باب ۴۰ مین ہے کہ شہر سے آسمان تک شعلے اوٹھے اور یشوع ۸ باب ۲۰ مین ہے کہ دہوان شہر سے آسمان تک اوٹہہ رہا ہے اور اول سموئیل ۵ باب ۱۲ مین ہے کہ شہر کا نوحہ آسمان تک گیا تہا اسیطرح اور ۲ سلاطین ۹ باب ۸ مین ہے مین اخی اب کا ایک بہی اسرائیل مین باقی نرکہونگا جو اوسکی دیوار پہ موتتے اسیطرح اول سموئیل ۲۵ باب ۲۲ اور اول سلاطین ۱۴ باب ۱۰ اور ۱۶ باب ۱۱ اور ۲۱ باب ۲۱ مین بہی ہے اور حضرت سمسون کی بی بی کو جب قوم نے تنگ کیا تو

حضرت شمسون کا قوم کے لوگون سے خطاب کہ اگر تم میری بچہیا کو ہل تلے نہ جوتتے تو
میری پہیلی کبہو نہ بوجہتے (قاضیونکا ۱۴ اباب ۱۸) اور خروج ۱۹ اباب ۳ و ۴ مین ہے
تب موسےٰ خدا پاس چڑہا اور خداوند نے اوسے پہاڑ سے بلایا اور کہا کہ تو یعقوب کے
خاندانکو یون کہیو اور بنی اسرائیل سے یون بیان کیجو کہ تمنے دیکہا مین نے مصریون سے
کیا کیا اور تمہین عقاب کے پرون پر بیٹہا کر اپنے پاس لے آیا انتہے اور اول سلاطین
۱۸ اباب ۲۷ مین ہے الیاس اونپر ہنسا اور بولا چلا کے پکارو کیونکہ وہ تو ایک خدا ہے
شاید وہ کسی سے باتین کر رہا ہے یا کسی کام مین مشغول ہے یا کہین سفر مین ہے اور
شاید کہ وہ سوتا ہے سو ضرور ہے کہ وہ جگایا جاوے انتہے اور ایوب ۱۲ اباب ۲ مین ہے
شک نہین ہے کہ تم خاص لوگ ہو اور دانائی تمہارے ساتہہ مر گئی انتہے ان پہیلے دونون
طرز کو صحیح ملیح کہتے ہین از مفتاح الکتاب صفحہ ۲۸۲
یرمیاہ ۳ باب ۱۳ مین قوم اسرائیل سے خدا فرماتا ہے صرف اپنی بدکاری کا اقرار کر اور
کہہ کہ مین خداوند اپنے خدا سے پہر گئی ہون اور ہر ایک ہرے درخت کے تلے بیگانونکے
ساتہہ اپنی راہ روش کو خراب کر دیا ہے اور اسی باب کے ۲ آیت مین ہے پہاڑونکی
طرف اپنی آنکہین اوٹہا اور دیکہہ کونسی جگہہ ہے جہان تو یار کے ساتہہ ہمبستر نہین ہوئی اور
اسی باب کے ۲۰ آیت مین ہے جس طرح سے جورو بیوفائی سے اپنے خصم کو چہوڑ دیتی ہے
اوسیہی طرح تمنے اے اسرائیل کے گہرانے مجہسے بیوفائی کی اور ۸ و ۹ آیت مین ہے اور
مین نے دیکہا کہ جب اسی باعث سے کہ اوسنے زناکاری کی تہی مین نے برگشتہ اسرائیل کو نکالا
ور اوسے طلاقنامہ لکہہ دیا باوجود اسکے اوسکی بیوفا بہن یہوداہ نہ ڈری بلکہ اوسنے بہی جاکے
چہنالا کیا الخ اور اسیطرح حزقیل ۲۳ باب ۴ اور ہوسیع ۲ باب ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۲۰ وغیرہ
ور یرمیاہ ۲ باب ۲۰ کو دیکہنا چاہئے کہ غزل الغزلات سے بہی بڑہکر ہے از روم مین چہاپہ
شدہ سنہ ۱۸۶۰ عیسوی

اب تہوڑا بیان ناسخ ومنسوخ کا بہی کرنا چاہیے حضرت یعقوب کی شریعت مین حقیقی بہنون کا ایک ساتہہ نکاح ایک مرد سے جائز تہا پیدایش ۲۹ باب مگر حضرت موسیٰ کی شریعت مین منسوخ ہوا احبار ۱۸ باب ۱۸ اور یہہ کہ پہلے شریعت مین پہوپہی کا نکاح درست تہا خروج ۶ باب ۲۰ مگر حضرت موسیٰ کی شریعت مین منسوخ ہوا احبار ۱۸ باب ۱۲ اور ۲۰ باب ۱۹ حضرت آدمؑ کی شریعت مین حلال جانور چرند پرند کا خون وچربی بہی حلال تہا پیدایش ۱ باب ۳۰ حضرت نوحؑ کی شریعت مین وہ حکم منسوخ ہوا اور خون جانورونکا حرام ہوا پیدایش ۹ باب ۴ حضرت موسیٰ کی شریعت مین وہ حکم بہی منسوخ ہوا اور خون اور چربی اور سور اور بعض اقسام جانور دنکے حرام ہوگئے استثنا ۱۴ باب ۱۴ احبار ۳ باب ۱۷ اور ۱۱ باب ۴ — ۸ حضرت موسیٰ نے اجازت دی کہ بعد نکاح کے اگر کسی سبب سے جورو ناپسند ہو تو اوسے طلاق دے اور طلاقنامہ لکہہ دے استثنا ۲۴ باب ۱ مگر حضرت عیسیٰ نے یہہ منسوخ کیا متی ۵ باب ۳۱ و ۳۲ حضرت ابراہیم کی شریعت مین سوتیلی بہن سے نکاح درست تہا پیدایش ۲۰ باب ۱۲ حضرت موسیٰ کی شریعت مین یہہ حکم منسوخ ہوا احبار ۱۸ باب ۹ اور ۲۰ باب ۱۷ گنتی ۲۲ باب ۲۰ مین خدا نے بلعام پاس آکر اوسے جانے کی اجازت دی مگر جب صبح کو بلعام موابی امیرون کے ساتہہ چلا تب اوس جانے پر خدا ناراض ہوا اگرچہ اپہی اجازت دی تہی مگر اپنا پہلا حکم منسوخ کیا اور بے سبب غصہ ہوا گنتی ۲۲ باب ۲۳ — ۲۳ ۲ سلاطین ۲۰ باب ۱ — ۵ مین ہے کہ پہلے یسعیاہؑ کی معرفت حزقیاہ کو مرنے سے آگاہ کیا اور ابہی یسعیاہ لوٹ کر صحن مکان تک نہ آئے تہے کہ خدا نے اپنا پہلا حکم منسوخ کیا

توریت وغیرہ کے وہ تحریفات جو پایہ ثبوت کو پہنچ چکے ہین

ایک کتاب موسومہ کیفیت نامہ جسے پہلے پادری شیلر صاحب نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تہا اور اب اوسے پادری اسمتر ۱ ہ صاحب نے ترجمہ کیا مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۹ع اس

سنہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۲۲۳ مین لکہا ہے قول شاہ آسا کی ایام سلطنت کے شمار مین قدر سے
غلطی معلوم ہوتی ہے چنانچہ لکہا ہے کہ اسرائیل کے بادشاہ بعاشا نے شاہ یہوداہ
آسا کی سلطنت کے تیسرے برس جانشین ہو کے چوبیس ۲۴ برس تک سلطنت کی اور آسا کے
اٹھائیسوین برس وفات پائی سو اس حساب سے کیونکر ہو سکتا ہے کہ بعاشا نے شاہ
یہوداہ کی سلطنت کے چھتیسوین ۳۶ سال شہر رامہ کو حصین بنایا ہو لیکن اس مقدمے مین عالمون
کی رائے متفق نہین جو اصح ہو کہ کتاب قدیم کی نقل مین عجب نہین کہ غلطی واقع ہوئی ہو اور
یقین ہے کہ بعاشا کی وہ کیفیت جو رامہ سے واسطہ رکہتی ہے ایسی ہی ہوا نتہی ملاحظہ ۲ تواریخ
۱۶ باب ۱ اول سلاطین ۱۵ باب ۳۳ کو دیکہنا چاہیے

ایضاً صفحہ ۲۲۵ یاہو کا بیٹا یہواخز شاہ یہوداہ یواس کی سلطنت کے تیئسوین ۲۳
سال بادشاہ ہوا پہر یہواخز نے سترہ ۱۷ برس تک سلطنت کی تو فوت ہو کر اوس کا جانشین
یواس شاہ یہوداہ یواس کی سلطنت کے چالیسوین ۳۷ سال بادشاہ بنا ہو پہر دریافت ہوا
کہ یواس اوس بادشاہ کے سینتیسوین ۳۷ سال بادشاہ ہو چکا تہا اب اس حساب سے
یہواخز شاہ یہوداہ یواس کی سلطنت کے تیئسوین ۲۳ سال نہین بلکہ اسکے اکیسوین ۲۱ سال جانشین
ہوا اب اس حساب کے فرق کا یہہ جواب ہے کہ نقل مین سہو واقع ہوئی انتہی

ایضاً صفحہ ۲۲۵ اب ایسے سہو یوسیاہ کی سلطنت کے شمار مین بہی معلوم ہوتی ہے
کیونکہ کتاب کے حساب کے بموجب یوسیاہ شاہ اسرائیل یربعام کی سلطنت کے
ستائیسوین ۲۷ سال جانشین ہوا پر جاننا چاہیے کہ یوسیاہ کا باپ امسیاہ شاہ اسرائیل یواس
کی سلطنت کے دوسرے سال جانشین ہوا اور انتیس ۲۹ برس تک سلطنت کر کے یربعام
کی پندرہوین ۱۵ سال جان بحق ہوا اب اس حساب سے ناممکن ہے کہ یوسیاہ یربعام
کی ستائیسوین ۲۷ برس بادشاہ ہوا ہو بلکہ اوسکی سلطنت کے پندرہوین سال اب اس
مختلف بیان کا جواب یہہ ہے کہ حساب کے نقل مین بہول ہو گئی ہوا نتہی

۲ سلاطین ۸ باب ۲۶ مین ہے کہ اخزیاہ بائیس ۲۲ برس کا تہا جبکہ بادشاہ ہوا اور ۲ تواریخ
۲۲ باب ۲ مین ہے کہ اخزیاہ بیالیس ۴۲ برس کا تھا جبکہ بادشاہ ہوا پس دونون مقامون مین
۲۰ برس کا تفاوت ہے اور ۲ تواریخ ۲۲ باب ۲ صریح غلط ثابت ہے جبکہ اُسکا باپ یہورام
اپنی وفات کے وقت چالیس ۴۰ برس کا تہا اور اخزیاہ اپنے باپ کے مرتے ہی تخت پر بیٹہا
اگر اوسکی عمر تخت نشینی کے وقت بیالیس برس کے قرار دین تو بیٹا باپ سے دو برس
بڑا ٹہہرے

درمیان چہٹی اور دسوین صدی کے یہودیون کے دو مدرسے تہے ایک بیبلن مین جو مشرق
مین ہے دوسرا تی بیریس مین جو مغرب مین ہے ان دونون مدرسونمین یہودیون کے علم
کا بڑا چرچا تہا اور کُتب مقدسہ بہت کثرت سے نقل کیجاتی تہین اس سبب سے یہودیون
مین کُتب مقدسکی دو قسمین پیدا ہوئین جو نسخے پہلے مدرسے مین مروج تہے وہ اورینٹل
ریڈنگ (یعنے مشرقی نسخے) کہلاتے اور جو دوسرے مدرسے مین تہے وہ آکسی ڈنٹل ریڈنگ
(یعنے مغربی نسخے) کہلاتے تہے اٹہوین یا نوین صدی مین ان دونون نسخون کا مقابلہ
ہوا اور جہانجہان اختلاف نکلا اوسپر نشان کیا گیا اور وہ اختلافات مختلف طور سے شمار
ہوئی اور اونکی تعداد ۲۱۰ و ۲۱۶ و ۲۰۰ تک تہی مشرقی نسخے کے اختلاف ایسٹرن ریڈنگ
اور مغربی نسخے کے اختلاف ویسٹرن ریڈنگ کہلاتے ہین
ابتداے گیارہوین صدی مین ہرن بن عشر پریسیڈنٹ مدرسہ تی بیریس اور یعقوب
بن نفتالی پریسیڈنٹ مدرسہ بیبلن نے مشرقی اور مغربی یہودی قلمی نسخون کا مقابلہ
کیا اور جوان نامی یہودی عالمون نے اختلاف پائے وہ ۸۶۴ سی زیادہ ہوتے
مین ایک بات کو چہوڑکر باقی اعراب سے متعلق ہین اور اس سبب سے چندان لایق
لحاظ نہین ہین مغربی نسخی اور عبری عہدعتیق کے چہپے ہوئی نسخے جواب موجود ہین اور
ہمارے ملک مین بہی پائیجاتے ہین وہ بہت کرکے ہرن بن عشر کے نسخے کی پیرو ہین

پاک نوشتہ تمام کتب دنیوی سے زیادہ تر برباد ہونے کے خطرہ مین رہا کیونکہ یہودیون پر
بڑی مصیبت اور اونکے درمیان بہت سے انقلاب درپیش ہے اکثر اوقات تقریبًا
تمام یہود بت پرستی مین گرفتار ہوئے اور باقی جو خدا پرست تھے نہایت ستائے جاتے
تھے سو اغلب ہے کہ ایسے وقتون مین بت پرست یہودیون نے کلام الٰہی کی جلدونکو
برباد کیا ہو کیونکہ منسی اور آموں بت پرست بادشاہون کے عہد مین بیبل کی نقلون
کی اسقدر قلت ہوگئی کہ یوسیاہ بادشاہ نے اپنے سن جلوس کے اٹھارہوین برس تک
اوسکی ایک جلد بھی نہ دیکھی ۔ پھر کالدیون نے ملک یہود کو ایسا تباہ کیا کہ یروشلم اور ہیکل
بالکل برباد کردیا اور باقی لوگ جو اس آفت سے بچ گئے تھے بابل کی اسیری مین گرفتار ہوگئے
بابل کی اسیری سے خلاصی پانے کے بعد یہودیون نے فارسی اور یونانی بادشاہون سے
پھر سخت اذیتین اوٹھائین ۔ خاصکر کے انٹیؔ آکس اپی فانس نے اُن پر بڑا ظلم کیا اونکے
روزمرّہ کی قربانیونکو بند کردیا ہیکل کی تعمیر کو ساڑھے تین برس تک بند رکھا یہودی
دین کے برباد کرنے کو نہایت کوشش کی بیبل کے جلدونکو تلاش کرکے جلوا دیا اور
اوسکے چھپانیوالونکو قتل کی دھمکی سے دھمکایا ۔ پھر سنہ مسیحی کے چوتھی صدی کے شروع
مین ڈیوکلیشین رومی شہنشاہ نے بیبل کے برباد کرنیکو بہت سی تدبیرین کین ۔
پھر گوتہ اور ونڈال وغیرہ وحشی قومون نے تقریبًا تمام جلدین اور مدرسے برباد کر ڈالے
اور طرفہ تر ماجرا یہہ ہے کہ جسوقت بیبل الٰہی گمنامی کے خطرہ مین پڑی اوسوقت کوئی
مطبع نہ تھا صرف دستی نقلین ہوتی تھین سو وے بھی بہت کمیاب تھین انتہیٰ از
تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لدھیانہ سنہ ۱۸۶۹ع باہتمام روڈلف صاحب جسے پہلے
ایک بزرگ وعالم ڈاکٹر جان مکڈول صاحب نے انگریزی زبان مین تصنیف کیا اور سنہ
مین مطبوع ہوئی تھی صفحہ ۱۹ و ۲۰ باوجود ان بربادیون اور آفتونکے جو بعضے عیسائی علماء
لکھتے ہین کہ توریت وغیرہ محفوظ اور صحیح ہین اتبک ہے اس زبردستی کا کون انصاف

کرسے جبوری بار فرقون مین سے تو مانا ہے تو قرسے مفقود ہوگئے اور توریت کا ایک
حرف ضایع نہین ہوا صندوق عہدنامہ جسمین توریت رکہی تہی اسیری بابل کے
وقت سے غائب ہے اور توریت محفوظ ہے خود ہیکل ہی کا جس مین توریت رکہی گئی
تہی پتا نہین ہے اور توریت باقی رہی یہہ عجیب اندہیر ہے ہان بعض پیشین گوئیان
جو اونکے ظہور کا انتظار کرتے ہوئے یہودی عالمون نے یاد رکہی تہین یا اور دستورات
عبادات و اخبار وغیرہ جو سینہ بسینہ سے لکہہ لئے گئے اب بہی توریت سب یہودی عالم سادہ لوحی سے
سے یقین جانتے تہے کہ عبرانی کتب عہد عتیق مین بالکل غلطی نہین ہے اور قلمی نسخون مین
کوئی ایسا اختلاف نہین نکل سکتا جو امر اہم کی نسبت ہو مگر فادر مارن صاحب نے نہایت
دلیری سے اس بات کو رد کیا اور عبری کے قلمی نسخونکی غلطیان اور اختلافات سے
نکالین جو عبری اور سمیریا کی کتب خمسہ موسئی مین اور عبری اور سپتواجنٹ کے کتب
عہد عتیق مین تہین پہر لوئیس کپیل صاحب نے اون کتابونکی بہت سے غلطیان بتائین
اور یہہ بہی بیان کیا کہ کس طرح وہ صحیح ہوسکتی مین پہر بشپ والٹن صاحب نے لوئیس
کپیل صاحب کی تائید کی اور اس بات کا اقرار کیا کہ واسطے صحت عبری عہد عتیق کے
کوئی عمدہ قاعدہ بنانا ضرور ہے پہر سترہوین صدی مین عموما یہہ بات قرار پائی کہ عبری
عہد عتیق کے نسخون کے مقابلہ کرنیکی بہت ضرورت ہے

اگستائین یہودیونکو الزام تبدیلی تاریخون کا نسبت اون اسلاف
کے جو قبل اور بعد زمانہ طوفان کے زمانہ حضرت موسئی تک ہوئی دیتا تہا اور وجہہ الزام
کی یہہ کہتا تہا کہ اونہون نے واسطے غیر معتبر کرنے ترجمہ یونانی اور دشمنی دین مسیحی کے یہہ
امر کیا اور یہی رائے قدمائے مسیحیون عام تہی اور یہہ کہتے تہے کہ قریب سنہ ایکسو تیس عیسوی
کے یہہ تحریف یہودیونے کی فقط از تفسیر ہنری و اسکاٹ انگریزی جلد اول

ہارن صاحب جلد اول مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۲ء کے صفحہ ۱۴۸ مین توریت کی بابت یون لکہتے

ہین کہ الحاق کے باب مین یہہ قبول کیا جاوے کہ توریت مین ایسے فقرے (یعنے الحاقی) موجود ہین پہر دوسری جلد کے صفحہ ۵ ۴ ۴ مین یہہ لکہتے ہین کہ عبرانی متن مین محرّف مقامات تہوڑے ہی ہین یعنے صرف ۹ ہی ہین جنہین ہم پہلے ذکر کر چکے اینتہے اور بشپ ہارسلی نے جابجا عہد عتیق مین تصحیح کی ہے جسکا جی چاہے اوسکی کتابین دیکہہ لے اور سنے کتنے مقامات الحاقی قرار دیے ہین اور کتنی جگہہ تحریف کا مقر ہوا ہے مثلاً گنتی ۲۶ باب ۳ و ۴ اور یشوع ۱۳ باب ۷ و ۸ و ۵ ۲ قاضیونکا ۱۲ باب ۴ اوّل صموئیل ۳۰ باب ۲۰ اور ۲ صموئیل ۴ باب ۶ وغیرہ کو محرف لکہا ہے اور یشوع ۱۳ باب ۱۲ اور ۱۰ باب ۱۵ اور ۴۳ باب ۳ ۱ قاضیونکا ۱ باب ۱-۱۲ الحاقی مانا ہے

پہر ہارسلی صاحب اپنی تفسیر مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۲ء کے جلد ۲ صفحہ ۹۹ ۳ مین فقرات مفصلہ ذیل کی بابت لکہتے ہین کہ انہین معلوم ہوتا ہے کہ عبری خراب کی گئی ہے ملاکی ۳ باب میکاہ ۵ باب ۲ + ۱۹ زبور ۸ — ۱ عاموس ۹ باب ۱۱ و ۱۲ + ۴۰ زبور ۶ — ۸ ۱۱۰ زبور ۴

۲ تواریخ ۱۳ باب ۳ و ۱۷ مین ہے ابیاہ نے چار لاکہہ جنگی مرد لیکر جو چنے ہوئے جوانمرد تہے جنگ کے لیے صف باندہی اور یربعام نے بہی اوسکے مقابلے مین آٹہہ لاکہہ چنے ہوئے بہادر لوگ لیکر جنگ کے لیے صف آرائی کی اور ابیاہ اور اوسکے لوگون نے اونہین قتل کرکے بڑی خونریزی کی سو اسرائیل مین پانچ لاکہہ چنے ہوئے مرد گر گئے

ہارسلی صاحب اپنی تفسیر کی جلد اوّل مین فرماتے ہین کہ بہت نسخون لاطینی پرانے مین بجائے چار لاکہہ کے چالیس ہزار اور بجائے اٹہہ لاکہہ کے اسّی ہزار اور بجائے پانچ لاکہہ کے پچاس ہزار پائے جاتے ہین اور اغلب یہہ ہے کہ انہین نسخون کے لکہے ہوئے عدد سچے ہون انتہی اور ایسے تو سیکڑون ہزارون مقام مین سب کا بیان کہانتک ہو سکے دیکہو اوّل تواریخ ۱۲ باب ۲ اور اوسکے ساتہہ ۲ سموئیل ۲۴ باب ۱۳ وعلی ہذالقیاس اگستائن اور گریباسٹم اور جسٹن شہید نے جو قدیم مسیحی عالمون مین سے تہے لکہا ہے اور

لد نسے ارن اور ڈاکٹر بریٹ اور ہمفریڈ اور دا ئیلیکر وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ یہودیون نے توریت کی بعض آیتونکو تحریف وتبدیل کیا تہا
اسی سبب سے ہارنصاحب لکہتے ہین کہ اب کسی نسخہ قلمی یا چہاپہ مین مصنف کی سب عبارت نہین بلکہ سب جہان کے نسخون مین پہیل رہی ہے ہارنصاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۳۱۴ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۵ء یوسی بیوس مورخ نے کتاب چہارم تاریخ کے ۱۸ باب مین لکہا ہے کہ جسٹن شہید نے بمقابلہ طرفون یہودی کے چند پیشین گوئیون کا ذکر کر کے کہا کہ یہودیون نے انہین کتب مقدسہ سے نکال ڈالا ہے اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۴۷ء صفحہ ۱۴۸ مین ہے کہ طیفو نام ایک یہودی کے ساتھ سوال وجواب کا رسالہ بہی اوسکی (یعنے جسٹن کی) تصنیف سے اختتے اور واٹسن نے اپنی کتاب کے جلد سیوم صفحہ ۳۲ اور ڈاکٹر بریٹ نے اپنی کتاب مین لکہا ہے کہ مجہے شک نہین کہ جسٹن نے وقت مباحثہ طرفون یہودی کے ازام اخراج عبارت کا یہودیونکو دیا اگرچہ بالفعل وہ عبارتین نسخہ عبری اور سپٹواجنٹ مین موجود نہین ہین مگر جسٹن کے عہد مین اور ارینیوس کے زمانہ مین دونو نسخونمین موجود تہین خاصکر وہ عبارت جو کتاب یرمیاہ مین تہی اور گریبٹ حاشیہ کتاب ارینوس مین اور سلبرجیس حاشیہ کتاب جسٹن مین یہہ لکہتے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ پطرس کو وقت تحریر نامہ اول ۴ باب ۶ کے اس پیشین گوئی کیطرف خیال تہا اور ہارنصاحب نے اپنی تفسیر مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۲ء کی جلد ۴ صفحہ ۲۶ مین لکہا ہے کہ جسٹن بمقابلہ طرفون یہودی کے دعوی کرتا تہا کہ عزرا نے لوگون سے کہا تہا کہ طعام عید فسح ہمارے خداوند نجات دہندہ اور پناہ کا کہانا ہے پس سمجہو کہ اگر تم خداوند کو اس نشان سے (یعنے کہانے سے) اچہا سمجہو گے اور اوسپر ایمان لاوگے تو یہہ زمین کبہی ویران نہوگی اور جو اوسپر ایمان نہ لاؤگے اور اوسکا وعظ نہ سنوگے تو تم غیر قومون میں استہزا کرینگین اور روائی ٹیکر نے لکہا ہے کہ یہہ فقرہ غالباً باب ششم عزرا

مین ورمیان آیت ۲۰ و ۲۱ کے ہوگا اور ڈاکٹر اے کلارک صاحب نے جسن کے قول کی تصدیق کی ہے

پیدایش ۴ باب ۸ مین ہے اور قاین اپنے بہائی ہابیل سے بولا اور جب وے دونون کہیت مین تہے الخ ہارن صاحب اپنی تفسیر مطبوعہ لندن ۱۸۲۵ء جلد ۲ صفحہ ۱۹۰ مین لکہتے ہین کہ قاین نے کہا اپنے بہائی ہابیل سے آؤ چلین میدان مین اور جب وے دونون کہیت مین تہے الخ اسکے بعد وہ لکہتے ہین کہ یہہ بات جاننی پڑہنے والیکو اچھی ہوگی کہ یہہ خلاف عبارت اون سامری اور یونانی اور سریانی اور وولگیٹ ترجمون مین پایا جاتا ہے جو بشپ والٹن صاحب کے پالی گلاٹ مین چہپا ہین ڈاکٹر کنیکٹ صاحب کہتے ہین کہ ڈاکٹر کنی کاٹ صاحب نے تجویز کی کہ عبری متن کی اصلاح کیجاوے کیونکہ بلا شبہہ یہہ صحیح عبارت ہے انتہے مطلب یہہ کہ اس آیت مین اتنا فقرہ آؤ چلین میدان مین اگر داخل کرین تو یہی صحیح عبارت ہے اور بغیر اسکے اصل عبری کی غلطی ظاہر ہے دوسرے یہہ کہ بموجب تجویز کنی کاٹ صاحب کے عبری متن کی اصلاح ضرور ہے یعنے مثل اس فقرہ کے اور بہت جا اصل کتاب عبری مین غلطیان موجود ہین اسلئے عبری متن کے اصلاح کیجاوے

اور سامریون کی توریت مین جو لفظ جرزین کا لفظ عیبال کی جگہہ مرقوم ہے یہہ مخالفت پیشتر بیان ہوچکی ہے اور اسیطرح وہ قول گرینہ سٹم صاحب کا بہی کہ یہودیون نے بعض کتابونکو کہو دیا اور بعض کو پہاڑ ڈالا اور بعض کو جلا دیا اور اسیطرح بیسیون کتابین جو عہد عتیق مین سے یہودیون نے غایب کردین اونکا بیان آگے آتا ہے اور اسیطرح توریت کی بربادی جو بار بار یروسلم کی غارت کے سبب ہوئے اوسکا بیان ہوچکا ہے وغیرہ

خدایا جب توریت کی اصلیت اور اوسکے مصنفونکا یہہ حال ہے تو توریت کے

ترجمون اور اوسکے مترجمونکا کیسا حال ہوگا

سکرمنٹ ۵

مفتاح الکتاب صفحہ ۲۵ و ۲۶ مین لکہا ہے کہ مصر کے بادشاہ بطلمی فلدلفس ثانی نے ایک بڑا کتب خانہ شہر اسکندریہ مین بنایا تہا کہتے ہین کہ اوسکے لئے پرانے عہدنامہ کا یونانی ترجمہ کیا چاہتا تہا اس لحاظ پر محافظ کتب کی صلاح سے اپنے دو عالیقدر ایلچی صاحبونکو یروسلم مین سردار کاہن کے پاس بہیجا کہ پاک کتاب کی نقل اور بہتر عالم جو عبرانی یونانی دونون جانتے ہون ترجمہ کرنے کے لئے اوس سے مانگین چنانچہ موافق درخواست کے سردار کاہن نے پاک کتاب کی نقل اور بہتر مترجم بہیجے کہتے ہین کہ عالمونکا جلسہ فاروس ٹاپو پر ایک مشہور عمارت مین ہوا جہان اونہون نے تمام پورانے عہدنامیکو آپس مین بانٹا اور بہتر دن مین بالکل تیار کر دیا لیکن اس کیفیت کی صحت کی بابت سب کے سب متفق الرای نہین ہین بعضے عالمون نے اوسکو بے اعتبار ٹہرایا اور بعضون نے اسکی معتبری ثابت کرنے مین بڑی سرگرمی دکہائی مٹ کلامہ ہالنصاحب نے اپنی تفسیر مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۲ع کی دوسری جلد مین جو اسکی بابت لکہا ہے اوسکا خلاصہ یہہ ہے بہت سی بے تحقیق باتین بابت تاریخ اس ترجمے یعنی سپٹواجنٹ کے مشہور ہین بعضے کہتے ہین کہ اسکو مختلف آدمیون نے مختلف زمانون مین کیا ہے اور بعضے اوسکو بمنزلہ ایک معجزہ کے جانتے ہین اور انہین کئی روایتون مین اول یہہ کہ بادشاہ مصر بطلیموس ثانی نے بہتر عالمونکو یروسلم سے بلواکر جزیرہ فاروس مین یہہ ترجمہ کروایا کہ جنہون نے بہتر دن مین سارے ترجمے سے فراغت پائی اور یہہ روایت موافق نامہ ارسٹیس کے ہے مگر اس نامہ کے سچائی پر بڑی گفتگو ہے لیکن در صورت جعلی ہونے کے بہی بہت پرانا جعلی ہے کیونکہ یوسیفس مورخ نے بہی اپنی تاریخ مین اسکا ذکر کیا ہے اور قبل سترہوین اٹہارہوین صدی کے اوس نامہ کی سچائی پر گفتگو نہ تہی مگر سترہوین

انہا سویں صدی میں اوسکی سچائی پر بڑی گفتگو ہوئی اور ہمارے جمہور علمار کا اتفاق اوسکے جعلی ہونی پر ہے

دوسری روایت تعجبی وہ ہے جو فیلو یہودی نے کی ہے کہ یہہ عالم جزیرہ فاروس میں گئے ہر ایک نے اوّل جدا جدا پورا سب کتابوں کا ترجمہ کیا اور تمام ہونے کے بعد سب نے اپنے ترجموں کو ملایا تو سب کے ترجمے لفظاً اور معنی موافق نکلے اور فرق ایک لفظ اور ایک حرف کا بھی نہ نکلا پس ان سب نے روح القدس کی تائید سے موافق الہام کے لکھا تھا اور لکھتا ہے کہ اوس عہد سے میرے عہد تک اسکندریہ کے یہودیوں میں بطور شکرانہ اس ترجمے کے ایکدن مقرر ہے کہ اوس میں ہر سال جزیرہ فاروس میں جمع ہوکر عید کرتے ہیں

تیسری روایت جسٹن شہید کی موافق فیلو کے ہے مگر اوس میں یون ہے کہ یہود کے ستر عالموں کو ستر مکانوں میں علحدہ علحدہ بند کیا تھا اور اونہوں نے علحدہ علحدہ ترجمہ کیا اور اوسکے بعد جب سب نے ترجموں کو ملایا تو سب لفظاً لفظاً حرفاً حرفاً موافق نکلے اور کہتا ہے کہ اون ستر مکانوں کے نشان میرے عہد تک موجود ہیں

اور یہہ جسٹن کا بیان بڑی مخالفت ارس ٹیس کے بیان سے رکھتا ہے کیونکہ اوسکے موافق ہر ایک نے سارا سارا ترجمہ اوّلاً علحدہ علحدہ کیا پھر مقابلہ کرنیکے بعد سب ترجموں کو موافق پایا اور ارس ٹیس کے بیان کے موجب ہر روز سب اوّل ترجمہ جدا جدا کرکے پھر مقابلہ کرتے تھے اور بحث کرکے ایک بات صحیح ٹھہرا کے ڈمی ٹریوس کو لکھوا دیتے تھے اور اپی فانیس نے تطبیق کے لئے ایک بات نکالی کہ بہتر عالموں نے دو دو کو چھتیس ۳۶ مکانوں میں بند کیا تھا اور ایک نقل نویس ہر مکان میں اونکے لئے متعین تھا پس ہر مکان میں دو دو اول علحدہ علحدہ ترجمہ کرتے تھے پھر آپس میں مقابلہ اور بحث کرکے اوس نقل نویس کو لکھوا دیتے تھے اسطرح چھتیس ۳۶ ترجمے علحدہ علحدہ تیار ہوئے اور بعد تیار

ہونگے جب اون چہتیس کو مقابلہ کیا تو لفظاً لفظاً اور حرفاً حرفاً سب کے سب موافق نکلے لہذا اونکے بموجب چہتیس ترجمے الہامی نکلے

پہر ہارنصاحب اپنی طرف سے فرماتے ہین کہ اس ہنا کذب مین ایک سچ دبا ہوا ہے جو بآسانی تحقیق نہین ہو سکتا پس ہمکو جائز ہے کہ ان روایتون سے ایک کیطرف ہی التفات کرین اور ہمارے نزدیک حق اس ترجمہ مشہور مین یہہ بات ہے کہ دو سو چاسی یا دوسو چہیاسی برس قبل ولادت مسیح کے یہہ ترجمہ ہوا ہے اور یہودیون نے بدون حکم کسی شخص کے اس ترجمے کو کیا ہے الخ

دو سو چاسی یا دو سو چہیاسی برس قبل ولادت مسیح کے جو اس ترجمہ کا ہونا ہارنصاحب لکھتے ہین یہہ صرف ہارنصاحب کی تجویز ہے اور واقعی جسطرح اون روایتونکا اعتبار نہین اس ٹہرائی ہوئی تمت کا بہی کچہہ ثبوت نہین ہے

طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۲۲۳ مین ہے کہ دو سو ستر برس پیشتر سنہ عیسوی سے یہہ ترجمہ ہوا تہا اور رومن تواریخ کلیسا چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۵۴ مین لکہا ہے سپٹواجنٹ ایک یونانی ترجمہ پرانے وثیقہ توریت و زبور و نبیونکا ہے جو دو سو برس مسیح کے آنیکے آگے یونانی زبان مین ترجمہ کیا گیا اور چونکہ مشہور ہے کہ یہودیون کے ہفتّر احبار یا حکیمون کے اہتمام مین لکہا گیا اسواسطے اوسکا نام سپٹواجنٹ یعنے ہفتّر رکہا گیا انتہے اور اردو تواریخ کلیسا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۹۸ کے حاشیہ مین بہی دو سو برس پیشتر مسیح سے یہہ ترجمہ ہونا لکہا ہے

اب غور کرنا چاہیے کہ پہلی روایت کے بموجب ہفتّر عالمون نے ہفتّر ہی دنمین اتنی بڑی کتاب کے ترجمے سے فراغت پائی اس مین دو باتین مشکل ہین ایک یہہ کہ اتنا جلد ترجمہ کرنا اور اگر ایک دو نے اپنے کام مین جلدی کی تو ہفتّرونکا اس جلدی مین برابر رہنا اور کسیکا اپنے ساتہیونسے ایک ذرا بہی نہ گہٹنا اور نہ بڑہنا بلکہ ہفتّرون نسخونکا

آپس مین پورا ہی پورا ہنا اور دوسری جتنے مترجم شمار مین ہے اوتنے ہی دنون مین اوس سے فراغت پاجانا یہہ صرف روح القدس کی تائید ہے یا ان جہو نہون نے والونکو یہہ نیا الہام ہوا ہے دوسری فلو والی روایت اس سے بہی زیادہ تعجب کی ہے کہ جسکے بیان کی کچھہ حاجت نہین اور تیسری روایت اوس سے بہی بڑہکر ہے

ترجمہ سپٹواجنٹ مین علاوہ اون تبدیلیون کے جو یہودیون نے ارادتاً کین بہت سی غلطیان اور بہی زمانہ دراز کے گذرنے سے بسبب غفلت اور بے احتیاطی قلمون کے اور حاشیہ پر کی شرح جو تنکو متن مین داخل کر دینے سے جو واسطے سہولیت الفاظ مشکل کے لکہی گئین تہین پیدا ہو گئین اس بڑہنے والی برائی کو رفع کرنیکے واسطے اوریجن صاحب نے تیسری صدی کے شروع مین اوسوقت کی یونانی متن مستعملہ کو اصلی عبری متن اور اور ترجمون سے جو اوسوقت مین موجود تہے مقابلہ کرنیکے مشکل کام کو اختیار کرکے اون سب سے ایک نیا نسخہ حاصل کرنا چاہا انتہے

کتاب نیاز نامہ مطبوعہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۷۰ء جو نارتہہ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کیطرف سے چہاپی گئی اوسکے صفحہ ۱۹۰ مین لکہا ہے کہ قدیم ترجمہ یونانی جسکو سپٹواجنٹ کہتے ہین بعض جگہہ سے غلط ہے انتہے

ایک اور ترجمہ سریانی زبان مین پیشتو یعنے لفظی ترجمہ بہت پرانا سمجہا جاتا ہے بعضے لوگ اسکو زمانہ حضرت سلیمان اور جروم صاحب کا بتاتے ہین اور بعض شخص زمانہ آسا سے جو سامریونکا پیشوا تہا منسوب کرتے ہین اور بعض تہدیس ۵۱ حواری کے وقت کا اوسکو بیان کرتے ہین سریا کے گرجون مین اس آخر روایت پر یقین کیا گیا ہے مگر زمانہ حال کے نکتہ چین اسکو زیادہ زمانہ حال کا قرار دیتے ہین بشپ والٹن صاحب اور کاریپ زور صاحب اور سیوسٹن صاحب اور بشپ لوتہہ صاحب اور ڈاکٹر کنی کٹ صاحب اس ترجمے کو اوّل صدی عیسوی کا قرار دیتے ہین اور بابر صاحب اور چند دیگر جرمنی

صاحبان دوسری یا تیسری صدیکا اور رڈراسی صاحب بہت قدیم کہتے ہین مگر کوئی تاریخ نہین مقرر کرتے

زبور کے اوّل مین اس ترجمے مین جو وجہات مندرج ہین اونکو علانیہ ایک عیسائی نے لکہا ہوگا ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ ترجمہ اصلی عبری سے ہوا جس سے وہ نُسخہ جنکے مقامون کے جو ترجمہ سپٹوا جنٹ سے زیادہ مناسبت رکہتے ہین نہایت مطابق اور بعینہ ہم جین صاحب یہہ سمجہتے ہین کہ توریت کے ترجمہ کرنیکا طریقہ کتاب تاریخ کے ترجمہ کرنے مین استعمال نہین کیا گیا اور یہہ بہی کہ کتاب پیدایش کے اوّل باب مین اور کتاب وعظ اور کتاب راگ مین چند کالدی زبان کے لفظ پائے جاتے ہین جس سے جین صاحب یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ یہہ ترجمہ ایک شخص کا کیا ہوا نہین بلکہ کئی شخصونکا ہے -

اور اور ترجمے سُریانی زبان کے سپٹوا جنٹ سے ہوئے ہین جنمین سے ادیجن صاحب (ہیگزاپلا) کے ایک سپلر نسخہ کا جو سُریانی زبان مین نہایت پسندیدہ اور مشہور ترجمہ ہے مختصر بیان کرنا کافی ہوگا یہہ ترجمہ ساتوین صدی کے شروع مین ہوا ہے اور مترجم اسکا نامعلوم ہے پر قریب ہے رڈراسی صاحب جنہون نے اوّل ہی اس نسخہ کا نمونہ چہاپا اسبات کا تعین نہین کرتے ہین کہ آیا اس ترجمے کو مار آیا صاحب یا جمس صاحب ساکن ادیسی یا پال بشپ قام تیلا یا طامس صاحب ساکن ہرکلیا سے منسوب کیا جائے اسے سی مینی صاحب اسکو طامس صاحب سے منسوب کرتے ہین اگرچہ اور علما یہہ کہتے ہین کہ اس شخص نے کتاب ہائے اقدس کے مقابلہ کرنیکے سوا اس نسخہ مین اور کچہہ نہین کیا

یہہ ترجمہ سپٹوا جنٹ کے متن سے خاصکر اون مقامونمین بعینہ مطابقت رکہتا ہے کہ جن مقامونمین سپٹوا جنٹ عبری متن سے اختلاف رکہتا ہے ہارن صاحب کا انٹروڈکشن مطبوعہ ۱۸۲۵ء

اس سب بیان کے پڑہنے مین ذرا غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ ترجمے جو قدیم بلکہ

نہایت قدیم سمجھے جاتے ہین اونکے زمانہ تصنیف اور ثبوت حال مصنف سے کسقدر
ناواقفی ظاہر ہے کہ سوا اٹکل کے اور کچھہ نہین سکتے اور یہہ اٹکل ضعف ثبوت ماہیت
اور عجز دریافت حقیقت حال پر دلیل کامل ہے پس کوئی زمانہ انکی تصنیف کا اور
کوئی مصنف از روے صحت و اعتبار ثابت نہین ہے یہانتک کہ نہ صرف دس بیس
برس کا اونکے زمانہ تصنیف مین رہا ہو کا ہو بلکہ سیکڑون برسونکا تفاوت اون کے
تعین زمانہ تصنیف مین مغالطہ دے رہا ہے چنانچہ سریانی پیسکٹو ترجمہ حضرت سلیمان
کیوقت سے دوسری اور تیسری صدی عیسوی کا تفاوت ظاہر کر رہا ہے اور اوس
مین زبور کے اول مین جو عبارات لکھے ہین اونکو علاوہ کسی عیسائی کیطرف سے لکھا جانا
نہ صرف دو چار سو برس بلکہ بارہ سو تیرہ سو برسونکا تفاوت تعین زمانہ تصنیف
مین مبتلا رہا ہے اور اسکے قریب قریب حال سپٹواجنٹ کا بھی سمجھنا چاہئے باوجود
اسکے وہ کتابین خود تبدیلیون کے سبب جو یہودیون نے ارادتاً کین اور اور
بہت سی غلطیون کے سبب اپنی بے اعتباری پر گواہ ہین خاصکر اس وجہہ سے
کہ ڈاکٹر کنی کاٹ اور بشپ والٹن پرانے نسخون کے نہ ملنے کا سبب یون بیان کرتے
ہین کہ یہودیون کی کونسل نے ساتوین آٹھوین صدی کے قبل کے لکھے ہوئے نسخونکو
غلطی کا الزام لگا کر جلوا دیا تھا اس حال مین یہودیون کی تحریف کا گمان قوی ہوتا ہے
اس دوسری سریانی ترجمہ کے بیان مین جو اورچن صاحب کے ہاتھ کتاب کا ہوا لکھا ہے
کہ یہہ ترجمہ سپٹواجنٹ کے اون مقامون سے مطابقت رکھتا ہے جن مقامون مین
سپٹواجنٹ عبری متن سے اختلاف رکھتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ جسطرح سپٹواجنٹ
ترجمہ اصل زبان یعنے عبری سے اختلاف رکھتا ہے اسیطرح یہہ بھی اختلاف رکھتا ہے اور
تو بھی اسے نہایت پسندیدہ اور مشہور ترجمہ لکھا ہے پس نہایت پسندیدہ ترجمونکا
جو مشہور یعنے کثرت سے لوگونمین مستعمل تھے یہہ حال ہے پھر اون استعمال کرنیوالونکا

کہان ٹہکانہ رہا اور اوس ترجمہ کرنیوالیکا تو کیا حساب ہے
مصنف کتاب مفتاح الکتاب نے باب ترجمات صفحہ ۲۶ مین لکھاہے کہ بہتر۷۲ عالمون نے
عیسوی سے پیشتر قریب تین سو برس توریت کا ترجمہ یونانی زبان مین کیا تو متقدمین
کے نزدیک اس ترجمے کی ایسی قدر ہوئی کہ سُریانی کو چہوڑ سب قدیم ترجمے مثلاً عربی
کرسچی ارمنی حبشی یا جوجی اور قدیم لاطینی سب اسیکے مطابق ہوئی اور جب حضرت
عیسیٰ کے زمانیکے بعد عیسائی لوگ اس ترجمے سے پیشین گوئیان نکالکر یہودیون پر
مسیح کی رسالت ثابت کرنے لگے تو وہ قوم بہت دق ہوئی اور کہنے لگی کہ یہہ ترجمہ معتبر
نہین ہے چنانچہ اسی خیال سے چند یہودیون نے نیا ترجمہ کرنے پر کمر باندہی اونمین سے
پہلا ایک آدمی اقویلہ نامی تہا جو پیدایش سے یہودی تہا مگر اوسنے عیسائیت کو اختیار
کیا اور بعد اوسکے اوس سے انکار کیا اوسنے ان بہتر عالمونکے ترجمے پر یہہ اعتراض
کیا کہ وہ لفظی ترجمہ نہین بلکہ تقریری ہے پہر ایک دوسرے شخص تہیودوشن نے اقویلہ کے
ترجمے کو اس لحاظ سے کہ وہ فقط لفظی ہے نہ محاورہ کے مطابق نامنظور کرکے آپ
اوسکا ترجمہ کیا اور دانیال نبی کی کتاب کا جو ترجمہ اوس دوسرے شخص سے ہوا
اوس زمانہ کے عیسائیونکو ایسا معقول نظر آیا کہ اونہون نے اون بہتر عالمونکے
ترجمے کے عیوض مین اسکو پسند کیا تیسرے سمکوس نامی نے پورانے عہدنامیکا ترجمہ کیا
اور وہ تہیودوشن کے ترجمہ کے مقابل مین زیادہ تقریری ہے ان تینومین سے ایک
ایک کا کچہہ کچہہ آج تک موجود ہے ہارنصاحب کے بیان جلد ۲ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۲ء
اور ایک تاریخ انگریزی مطبوعہ سنہ ۱۸۵۰ء جو کہ شہر لندن مطبع چارلس ڈالین مین چہپی ہے اوسکا
خلاصہ اسمقام پر یہہ ہے کہ ترجمہ یونانی یعنے سپٹواجنٹ یہود کے ہر ایک عبادتخانے
سے نکالا گیا تہا تو اوسکے عیوض مین اور تین ترجمے شروع ہوئے اول ترجمہ اقویلہ جو سنہ ۱۲۹ء
مین ہوا اور یہ شخص عیسائی ہوکر پہر یہودی ہوگیا تہا اور از راہ حقارت کے اپنا ترجمہ

عیسائیونکو دے دیا تہا دوسرا ترجمہ تہیو دوشن کا جو ۱۶۰ء مین ہوا اور یہہ شخص اول تو مریقیؔ شن ملحد کا اور پہر پارسین ملحد کا تہا اور آخر مین یہودی بن گیا تہا تیسرا ترجمہ سمکوس کا جو ۲۰۰ء مین ہوا اور یہہ شخص پہلے سامری تہا پہر یہودی ہوا اور اپنے ترجمہ مین یہودیون اور عیسائیون دونونکی در پردہ اہانت کرتا ہے ان ترجمون مین سے بہت جا عبارتین ترجمہ سپٹواجنٹ مین داخل ہوگئی تہین اور نقلین بہی آپسمین اسقدر مختلف تہین کہ ایک دوسرے سے نہین ملتی تہین اوسوقت ارجن نے کتاب ہیکسیپلا ۲۳۱ء تیار کی کہ جسمین چہہ خانے رکہے تہے پہلے خانہ مین عبری کو عبری حرفونمین دوسرے خانہ مین عبری کو یونانی حرفونمین اور تیسرے خانہ مین ترجمہ اقویلہ اور چوتہی مین ترجمہ سمکوس اور پانچوین مین ترجمہ سپٹواجنٹ اور چہٹے مین ترجمہ تہیودوشن کو لکہا اور جہان سپٹواجنٹ مین توضیح کے لئے کوئی لفظ اور ترجمونسے ملکر بڑہایا گیا وہان ایسا * نشان کیا اور جو لفظ اصل عبری مین نہین تہا اور سپٹو مین تہا ÷ نشان کیا اور یہہ دونشان ‡ ÷ بہی اوسنے اپنی کتاب مین بعض بعض جا لگائی تہے مگر معلوم نہین ہوا کہ اونسے کیا غرض تہی انتہےٰ اور اسیطرح روم تواریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۴۲ مین ہے اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۱۶۵ مین لکہا ہے کہ اوس کتاب کے مرتب کرنے مین اوسنے اٹہائیس برس صرف کئی تہے — اوسے دو ترجے یونانی زبان مین اور دستیاب ہوئے چنانچہ اونکو بہی شامل کرکے اوسکا نام اکٹپلا یعنے ہشت مدہ رکہدیا ہی سببون سے سب ترجمے یونانی کو مضمون کلام الہی سمجہنا محض خطا ہے کیونکہ اوس مین کثرت سے زیادتیان ارجن کی ایسے مخلوط ہین کہ بقول ہارنصاحب کے اب امید پہچان لینے کی بالکل نہین ہے اور ارجن نہ صاحب الہام تہانہ حواری اور اوسپر واہمہ ایسا غالب تہا کہ اوسکے سبب سے اکثر غلطی کرتا تہا چنانچہ اوسنے توریت کی اکثر باتین ایسی ہی بیان کی ہین اور غلطی جہان کہا تہا ایسی کہاتا تہا کہ کبہی کسینے نہین

کہائی اور عبری زبان مین وقوف کامل نہی رکہتا تہا پس اوسکی زیادتیان اکثر غلطئے
فاحش ہوگئین رومن تاریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۶ مین اول تین کام ارجن کے
یعنے مقابلہ کتب مقدسہ کا اور ترجمہ کرنا اونکا اور تفسیر کرنی اونکی الفاظ کی بیان کر کے لکہا ہے
کہ تیسرے امر مین کچہہ غلطیان کین کیونکہ اوسنے توریت کی اکثر باتین خیالی طرح سے بطور
تمثیل بیان کین سو ایسا دستور محل شک ہے انتہے پہر اوسی رومن تواریخ کے صفحہ ۲۱
مین لکہا ہے کہ ڈمی ٹریوس اسقوف نے اوسپر (یعنے ارجن پر) حسد کر کے یا اوسکی
تعلیم کو خلاف حق سمجہہ کر اوسکو موقوف اور اسکندریہ سے خارج کیا انتہے یہہ وہی
ارجن ہے جسکی رای کے موجب عیسائیون مین بحث کے درمیان جہوٹہی دلیلین
رائج ہوئین اور اسی سبب سے وہ جعلی تصنیفات پیدا ہوئین جو کثرت سے لکہی
گئین دیکہو رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۰ اور یہہ وہی ارجن ہے جسکے نام پر بہت سے
ہی اپنی تصنیف گرادتے یعنے ارجن کے نام سے مشہور کرتے تہے (دیکہو طلوع آفتاب
صداقت چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۴۶ء صفحہ ۲۲۳ باہتمام پادری شیرنگ صاحب
نارتہہ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کیطرف سے) یہہ ارجن کتاب مقدس کے لفظی معنی بیکار
بند ہو کر دینے کے لئے خوجہ بنگیا تہا یہہ یوسیبیس کے لکہے موجب اور یہی اوسکی دشمنی کا
باعث ہوا (از اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۴۸ء حاشیہ صفحہ ۱۲۳) اس سے
ظاہر ہے کہ ارجن کو کتاب مقدس کا مطلب سمجہنے مین اتنا تو تمیز ہی نہ تہا کہ اوسکی تعلیم کی
خاص غرض کیا ہے اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۴۷ء صفحہ ۱۲۷ مین ہے کہ ارجن کے
باب مین اختلاف رای ہے ایک فریق تو اوسی علم دین مین بڑا عالم تصور کرتا ہے
اور دوسرا فریق اوسے ارجنل ہوا اور تمام بڑے بڑے ملحد اور بدعت والونکا اصل ٹہرا
کر لعنت دیتا ہے سب سہت باتونمین وہ پرخطا عالم اور خطرناک آدمی ثابت ہوا انتہے
پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۸۶ مین ہے کہ ارجن نے کم نصیبی سے مصالحہ کے طور پر

اپنے دینکی اصلی حقیقت چہوڑکر عقیدہ تثلیث اور کلیسکی اصل حسب عقاید افلاطون مان لی تہی اس سے اوسکے حریف کو اسبات کے کہنے کا بہانہ ملا کہ دین عیسوی صرف عقاید افلاطونی کی خرابی سے آتنتے اور لارڈنر اپنی تفسیر کی جلد دوسری کے صفحہ ۴۰ مین تعریف ارجن مین قول جروم کا نقل کرکے پہر قول جروم کا یون نقلکرتا ہے کہ ارجن کے علم کا لحاظ کرکے تصنیف اوسکی اسطرح پڑہی جاوے جسطرح تصنیف ٹرٹلین اور نوی ٹس اور ارینیس اور اسی پولی نیرلیس اور اور یونانی اور لاطینی مورخون کلیسیا کی اور اچہا لیا جاوے اور برا چہوڑا جاوے اور سلپیس سویرس کہتا ہے مین تعجب کرتا ہون ارجن سے کہ کسطرح وہ اپنا ہی مخالف ہے کہ جہان صواب کو پہونچتا ہے تو اوسکا نظر اپنے بعد حواریونکی نہین رکہتا اور جہان غلطی کہاتا ہے تو ایسی کہاتا ہے کہ کسی نے کبہی غلطی فاحش مثل اوسکے نہین کہائی اور صفحہ ۲۰۴ مین اوسی جلد کے لکہتا ہے کہ ارجن نے خلاف رسم زمانہ اور ملک کے واسطے سمجہنے اور پہیلانے علم کتب مقدسہ کے زبان عبری کو سیکہا اور اسکے سبب یونان مین وہ تعریف کیا جاتا تہا لیکن علماء متاخرین نے دریافت کیا ہے کہ ارجن کو وقوف عبری مین کامل نہ تہا

باوجود اسکے بقول ہارنصاحب کے کتاب ارجن کے بار بار نقل ہونے سے چارہی برس مین وہ علامتین ارجن کی ایسی پلٹ گئین کہ فایدہ کی نرہین اور آخر کو چہوڑ دی گئین اور اس چہوڑ دینے سے بڑی قباحت بڑہائی اور جروم کیوقت مین یہی بہ بات کہ کسقدر اس مین اصل ترجمہ اور کسقدر زیادتی عبارت ارجن کی سے معلوم ہونا مشکل تہا اور اب تو اوسکے معلوم ہونے سے بالکل نا امیدی ہے پس جو تہی ہمیشہ مین جسکو پایا ہے روپرٹ نے جروم کو کتاب کی صحت کے لئے مقرر کیا تہا تو جروم سے بہی جعلی اصل اور الحاق کے پہچاننے کا کتاب مین امتیاز دشوار تہا ایسی حالت مین سوا اپنی تجویز کے اور کیا ہو سکتا ہوگا کیونکہ جروم کو الہام نہین ہوتا تہا پہر اوسکا صحیح کیا ہوا کیا اصلی کا سبب

ہو سکتا ہے اور پوری تسلی تو ہارن صاحب کے اس قول سے ہو سکتی ہے کہ جرجوم صاحب کے
وقت مین کتاب کے اصل و غلط کا پہچاننا مشکل تھا اور اب تو بالکل اوس سے نا امید ہیں
اب اسیطرح کے تبدیلات اور الحاقات کی دو تین مثالین بطور مشتے نمونہ از خروارے
لکھی جاتی ہین باقی ہین پر اور یہی قیاس کر لینا چاہئے کیونکہ اگر سب لکھی جائین تو ایک
کتاب مختصر صرف اسی بیان کے لئے چاہئے

ملاکی ۳ باب ۱ عبری مین یون ہے دیکھو مین اپنے رسول کو بھیجونگا اور وہ میرے آگے
میری راہ کو درست کریگا انتہٰے دیکھو رومن بیبل چھاپہ لندن ۱۸۶۰ء اور متی مقدس
اس مضمونکو یون بدلتے ہین کہ دیکھو مین اپنا رسول تیرے آگے بھیجتا ہون جو تیرے آگے تیری
راہ درست کریگا انتہی الا باب یعنے میری کیجگہہ تیرے کا لفظ بدلتے اونہین خوف خدا نہ آیا
یہہ اسلیئے کہ حضرت عیسٰی کی بابت پیشین گوئی کتاب ملاکی سے ثابت کرین اور اسیطرح
مرقس ۱ باب ۲ اور لوقا ۷ باب ۲۷ مین بھی ہے پادری عماد الدین ہدایت المسلمین صفحہ
۷۵ مین لکھتے ہین کہ تیرے سے بھی مراد خدا ہے اور میرے سے بھی الخ مگر واہ صاحب
آجتک وہ اپنی پرائی کو بھی نہین پہچانتے اگر تیرے اور میرے مین کچھ فرق ہی نہین تھا
تو میرے کے لفظ سے پیشین گوئی مسیح کے حق مین کیون نہ متی نے ثابت کرلی اس
ایک لفظ مین تو زمین و آسمان کا تفاوت ہو گیا جو لوگ ایسی بڑی باتونکو کچھ نہین سمجھتے
اونہین انجیل مین ہر جگہہ گھٹانے اور بڑھانے مین کب خدا کا خوف آسکے اب ثابت
ہوا کہ انجیل کی ایسی ہی حفاظت کی گئی ہے جسکا عیسائیونکو بڑا دعوےٰ ہے

گنتی ۲۴ باب ۷ عبری مین یون ہے اور وہ اپنے منہہ سے پانی بہاویگا اور اوسکا تخم
بہت سے پانیون مین ہوگا اوسکا بادشاہ اگاگ سے فایق ہوگا اور اوسکی بادشاہی
بلند ہوگی انتہے اور ترجمہ یونانی مین یون ہے اور اوسکے درمیان ایک آدمی پیدا
ہوگا اور وہ حکم کریگا بہت قومونپر اور ایک سلطنت بہت بڑی سلطنت اگاگ سے

قایم ہوگی اور اوسکی سلطنت ٹہریگی انتہے اس جگہہ یا متر جم سے حضرت عیسٰی پر جما نیکے لیئے یا یہود اور سامریون سے عیسائی مذہب کی دشمنی کے سبب تحریف واقع ہوئے

۲۱ زبور ۱۷ جیسے اب اُردو مین ۲۲ زبور ۱۶ کرکے لکہا ہے لاطینی مین یون ہے کیونکہ کتّے مجہے گہیر تے ہین شریرون کی گروہ میرا احاطہ کرتی ہے وے میرے ہات اور میرے پاوٗن چہید تے انتہے اور عبری مین جملہ اخیرہ یون ہے اور دونون ہات میرے مانند شیر کے ہین انتہے اور بحمد اللہ کہ اسیجا سب پروٹسٹنٹ بہی لاچار ہوکر عبارت عبری کے خراب ہونیکا اقرار کرتے ہین اور اپنے اپنے ترجمے لاطینی کے موافق کرتے ہین اسمین یہہ مصلحت ہے کہ اسکے موافق انکے زعم مین مسیح پر یہہ خبر صادق آتی ہے ۔ ۴۰ زبور ۶ ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نہین چاہتا تو نے میرے کان کہولے چڑہاوے اور خطیت کا تو طالب نہین اور یونانی مین اس جملہ کی جگہہ تو نے میرے کان کہولے یون لکہا ہے تو نے میرے لئے ایک بدن طیار کیا اور اسیکے موافق عبری ترجمہ مین بہی ہے مگر اوس مین ۳۹ زبور ۸ کرکے لکہا ہے اور اسکے رفرنس مین عبرانیونکا ۱۰ باب ۵ لکہا ہے جہان پلوس رسول ۴۰ زبور ۶ کو یون تبدیل فرماتے ہین اسلئے وہ دنیا مین آتے ہوے کہتا ہے کہ قربانی اور نذر کو تو نے نہ چاہا پر میرے لئے ایک بدن تیار کیا

اب اسکو دیکہتے ہی ہر شخص فوراً سمجہہ جائیگا کہ لوگون نے یہہ بات مسیح کی مجسم ہوکر دنیا مین آنا ثابت کرنیکے لیئے یونانی مین بدلی اور عبرانیونکے خط مین داخل کی ہے تفسیر ڈوالی اور رچرڈ منٹ چہاپہ لندن ۱۸۴۸ء مین لکہا ہے کہ عجیب بات ہے جو ترجمہ یونانی مین اور عبرانیونکے ۱۰ باب ۵ مین یہہ فقرہ یون واقع ہوا کہ تو نے میرے لئے ایک بدن تیار کیا سامری توریت مین دس حکمون کے سوا جو حضرت موسٰی کو لوحون پر

لکہے ہوئے ملتے ہین گیا ہوان حکم اور زیادہ لکہا ہے جو کہ عبرانی مین نہین ہے اسکے سوا ترجمہ پر اعتماد کرنا ہے کمال ضعف عقیدت ہے کیونکہ ہر لفظ کے ہر زبان مین متعدد معنے ہوا کرتے ہین اور مترجم اپنے عقیدے کیموافق اوسکے کسی ایک معنے کو اختیار کر لیتا ہے گو وہ اصل مقصود مصنف کا ہو یا نہو اور جب اوس ترجمے کا دوسری زبان مین ترجمہ ہوا تو یہی آفت اوسکے پیچہے بہی لگی چنانچہ ان تینون ترجمہ والون یعنے اقویلہ تہیودوشن سمکوس نے یسعیاہ ۷ باب ۱۴ مین کنواری کے ساتہہ ترجمہ نہین کیا بلکہ جوان عورت ترجمہ کرتے ہین

اول سموئیل ۱۴ باب ۱۸ مین ہے اوسوقت سموئیل نے اخیاہ کو کہا خدا کا صندوق یہان لا کیونکہ خدا کا صندوق اوس روز بنی اسرائیل کے درمیان تہا انتہے اور یونانی ترجمہ مین اسطرح ہے اوسوقت ساول نے اخیاہ کو کہا کہ افود کو لا کیونکہ اوسوقت افود کو بنی اسرائیل کے آگے پہنے ہوئے تہا انتہے ہدایت المسلمین چہاپہ لاہور سنہ ۱۸۶۸ صفحہ ۱۲۴ مین لکہا ہے تمام مفسر جو کلام الٰہی کے سمجہنے والے اور یونانی عبرانی کے جاننے والے ہین یون کہتے ہین کہ ہمقلم پر ترجمہ یونانی مین غلطی ہوئی ہے انتہے قاضیون کے اول باب ۱۸ مین ہے یہوداہ نے غزہ اور اوسکی نواحی کو لیلیا انتہے اور یونانی مین ہے کہ نہ لیا انتہے ہدایت المسلمین صفحہ ۱۲۳ مین ہے کہ یونانی ترجمہ مین غلطی ہے اور عبرانی صحیح ہے کیونکہ عبرانی کے الفاظ و حروف اور آیات وغیرہ سب یہودیون نے بڑی حفاظت سے شمار کرکے یاد کئے اور لکہہ رکہتے ہین پر ترجمہ یونانی اسطرح حفاظت نہین کیا گیا عام ترجمون کی مانند رہا جس مین امکان خطا اور غلطی کا ہمیشہ رہتا ہے انتہے واضح ہو کہ یہہ اوسی ترجمہ سپٹواجنٹ کی خرابی ہے جسکی قدامت پر عیسائیونکو بڑا فخر ہے اور عبرانی سے تو گیارہ سو برس تک عیسائیونکو واقفی نہی دیکہو تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۱۴ مطبوعہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ سنہ ۱۸۴۹ع سطر ۲ وغیرہ

۱۰۵ زبور ۲۸ مین ہے اونہون نے اوسکے سخن سے سرکشی نہ کی انتہے یونانی ترجمہ
مین ہے سرکشی کی انتہے ہدایت المسلمین صفحہ ۱۱۸ مین ہے یونانی مین مترجم نے غلطی کہائی
کیونکہ وہ استفہام انکاری سمجہا حالانکہ وہ خبر تہی انتہے

یرمیاہ ۴۶ باب ۱۵ مین ہے کیا سبب ہے کہ تیرے بہادر گرلئے گئے وے کہڑے نرہے
کیونکہ خداوند نے اونکو ہانکا انتہے یونانی مین ہے کیون ایپس تیرا لبید یہ سانڈہ
تجہہ سے بہاگا کیون وہ کہڑا نہین رہا اسلئے کہ خداوند نے اوسے کمزور کیا اور تیرا
گروہ تہا کمزور اور ریمیروت ہدایت المسلمین صفحہ ۱۲۰ مین ہے کہ یہہ ترجمہ یونانی والے نے
کسی ضعیف حدیث کی پابندی کی رعایت سے اور دلالت التزامی کے سبب بعض
مرادات پیدا کرکے کیا ہے مگر تفسیر ہاکاٹ مین ہے کہ یونانی ترجمہ اس آیت کا غلط اور
نادرست ہے انتہے

۹۷ زبور ۷ مین ہے سارے معبودو تم اوسے سجدہ کرو انتہے یونانی مین ہے سارے
فرشتے اوسکی عبادت کرین انتہے ہدایت المسلمین صفحہ ۱۲۱ مین ہے جس لفظ کا ترجمہ
ہم نے بلفظ معبودو کیا ہے یونانی والے کی رائے مین اوسکا ترجمہ فرشتو آیا ہے انتہے

ہنری واسکاٹ کی تفسیر مین ہے کہ ۲۲ زبور ۱۶ کے بعد عبرانی مین یہہ عبارت زاید ہے
جو یونانی مین نہین ہے اونہون نے مجہکو چہپا رہا ہون مگر وہ لاش کرکے خارج کردیا
اور اونہون نے میرے بدنکو میخون سے چہیدا انتہے یہہ عبارت عیسائیون نے زاید
کی ہوگی جیسے اول یوحنا ۵ باب ۷ مین تثلیث کا مضمون ملایا ہوا ہے اور سب علماء
عیسائی کو اس الحاق کا اقرار ہے دیکہو اختتام دینی مباحثہ مصنفہ پادری فانڈر
صاحب چہاپہ آگرہ ۱۸۵۵ء صفحہ ۵۵ — ۵۸ اور تحقیق الایمان پادری عماد الدین
مطبوعہ لاہور ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۴ — ۱۶ اور ہدایت المسلمین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ء
صفحہ ۱۰۱ — ۱۰۳ اور بیبل مطبوعہ لندن ۱۸۶۰ء مین یہہ ۲۲ زبور کی ۱۶ آیت

ترجمہ لاطینی کے موافق اسطرح پر ہے کتے مجھکو گھیرتے ہین شریرونکی گروہ میرا احاطہ
کرتی ہے وے میرے ہات اور میرے پانو چہیدتے انتہے ہدایت المسلین صفحہ ۱۲۱ مین ہے
تفسیرون مین دیکھنے سے دریافت ہوا کہ یونانی مین اس مقام پر غلطی ہے اور سہو
واقع ہوا ہے یا مترجم نے ترجمہ کیوقت سہو کیا یا ترجمہ کے بعد کاتبونکی غلطی سے اس آیت
کا ترجمہ رہ گیا انتہے مگر تعجب کہ ترجمہ کرنیوالونکو جو کہ شہرۂ عالم تہے یا کاتبون کو جو تمام ملکون
مین سیکڑون ہزارون ہونگے یہہ فقرہ عبرانی مین نہ سوجہ پڑا اور ان عیسائیون نے
دیکھہ لیا استثنا ۳۲ باب ۵ مین ہے اونہون نے آپکو خراب کیا اور اونکا داغ وہ
داغ نہین ہے جو اوسکے لڑکونپر ہوتا ہے وہ کجرو اور ٹیڑھی قرن ہین انتہے ترجمہ سلیمر
اور یونانی اور آرامی مین یون ہے وہ خراب کئی گئے ہین وے اوسکے نہین ہین اونکے
بیٹے غلطی یا داغ کے ہین انتہے ہدایت المسلین صفحہ ۱۱۲ مین ہے ان تینون کتابونمین
اچہا ترجمہ نہین ہوا انتہے خروج ۲ باب ۲۲ کے بعد عبرانی کی نسبت یونانی اور لاطینی
مین یہہ عبارت زاید ہے اور اوسنے ایک دوسرا جنا جسکا نام الیعازر رکہا کیونکہ یہہ
کہا میرے باپ کا خدا مددگار ہے اور اوسنے مجہے فرعون کی تلوار سے بچایا ہے انتہے
ہدایت المسلین صفحہ ۱۱۳ مین ہے یونانی مترجم نے یہہ بیان حدیث وغیرہ سے
قصہ کے تتمہ کیطور پر خود لکہہ دیا ہے کیونکہ جو عبارت ترجمہ مین اصل سے زاید ہے وہ مترجم
کی ہے انتہے گنتی ۱۰ باب ۶ مین بہ نسبت عبرانی کے ترجمہ یونانی مین اسقدر زاید ہے
اور جب تم تیسری آواز پہونکو تو مغربی خیمونکا کوچ ہووے اور جب تم چوتہی آواز
پہونکو تو خیمون شمالی کا کوچ ہووے انتہے ہدایت المسلین صفحہ ۱۱۳ مین لکہا ہے
توریت عبرانی مین عزرا نے اس عبارت کو داخل نہین کیا اسلیئے ہم نہین کہہ سکتے کہ
یہہ کلام اللہ ہے شاید حدیث وغیرہ سے اوس کتاب مین لکہے گئے ہونگے انتہے
یسیاہ ۹ باب ۶ مین کوئی صیغہ معروف ہے اور لاطینی مین مجہول اور یرمیاہ ۲۲

باب مین کئی جگہہ عبرانی مین صیغہ مفرد ہے اور لاطینی مین جمع ہے ہدایت المسلمین صفحہ ۱۲۳ مین ہے کہ لاطینی آسمان سے نازل نہین ہوئی اور کسی رسول نے نہین لکھی اس عبرانیکا ترجمہ آدمیون نے کیا ہے پس اوس مین اون مقامون مین بجای مفرد کا ترجمہ جمع اور معروف کا مجہول ہوا ہے مترجمون نے غلطی کہائی ہے انتہے مگر ۲۲ زبور ۱۶ مین لاطینی عبری سے زیادہ معتبر سمجہی گئی اس سبب سے کہ اُس مین مسیح کی مصلوبی کا کچہہ مضمون پیدا ہوتا ہے

۲ سلاطین ۲۳ باب ۱۶ مین یونانی ترجمہ مین اتنی عبارت زاید ہے جب یوریعام مذبح کے سامنے کہڑا تہا اور اوسنے نظر پہیری اور مرد خدا کی جسنے یہہ الفاظ ارشاد کئے تہے قبر کو دیکہا انتہے ہدایت المسلمین صفحہ ۱۲۵ مین ہے کہ بطور قصہ مخدوف کے اور بطور فایدہ اس ترجمہ مین یہہ لکھا گیا انتہے واضح ہو کہ یہہ اتنی غلطیان ترجمہ یونانی مین مصنف ہدایت المسلمین کی اقراری ہین

بابو گوپی ناتہہ بنگالی پادری فتحپور نے چاہا کہ انگریزی انجیل کا ترجمہ زبان اُردو مین کرے تو فادر انلا کے لفظ کا ترجمہ کہ جسکے لفظی معنے شرعی باپ ہین اوسنے سُسر کے لفظ سے کیا یعنے یہہ کہ یوسف مسیح کا نعوذ باللہ سُسر تہا مگر اوسنے اوس کتاب کو تمام نہ کرپایا تہا کہ مرگیا

اسیطرح اوّل سلاطین ۱۷ باب ۴ مین جو کوؤن کو حضرت الیاس کی پرورش کرنیوالے لکھا ہے یہہ لفظ دراصل اوربم اور اوسکا ترجمہ عرب لوگ جروم نے کیا اور ۲ تواریخ ۲۱ باب ۱۶ اور نحمیاہ ۴ باب ۷ مین بہی یون ہی ہے اور ترجمہ عربی سے معلوم ہوتا ہے کہ اوربم کے لفظ سے مراد آدمی ہین نہ یہہ کہ جانور اور جارجی مفسر مشہور یہودی نے یون ہی ترجمہ کیا ہے مگر لاطینی مطبوعہ ترجمون مین کوّے کا لفظ لکھا ہے اور رابرٹ صاحب بہی کہتے ہین کہ اوربم کا ترجمہ عرب لوگ کرنا چاہئے نہ یہہ کہ کوّے

کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری بولس سنگہ پادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد سن عیسوی سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۹۰ سوال ۸ کے جواب مین درباب ترجمہ لاطینی یعنے ولگٹ کے جو ابتک تمام رومن کاتہلک عیسائیون مین صرف یہہ ہی ترجمہ رائج اور مستعمل ہے لکہا ہے کہ ایک بزرگ قسیس جروم نامی نے سنہ عیسوی چارسو کے قریب قریب یہہ ترجمہ کیا یہ ترجمہ بہت جلدی مین کیا گیا اور بہت سی تبدیلیونکے باعث سے بگڑگیا انتہے اور ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ پرٹسٹنٹ مشن کلکتہ سنہ ۱۸۵۹ع صفحہ ۱۴۴ سطر ۲ مین لکہا ہے جروم کا سب سے بڑا کام یہہ تہا کہ اوسنے کتاب مقدس کا لاطینی زبان مین ترجمہ کیا سنہ ۴۰۰ سے سنہ ۱۵۰۰ تک مغربی کلیساؤنمین کرسٹیان خاصکر اسی ترجمہ سے کتاب مقدس کا مطلب سمجہتے تہے کیونکہ اون ملکونمین لوگ یونانی اور عبری نہین جانتے تہے انتہے پس عماد الدین وغیرہ کم علم عیسائی جو کہتے ہین (تحقیق الایمان صفحہ ۶ سطر ۸) کہ اختلاف ترجمونکا موجب تحریف اصل کتاب نہین ہوسکتا انتہے تو ولگٹ ترجمہ جو پرٹسٹنٹ عیسائی غلط بتاتے ہین اور رومی کلیساء کے لاکہون عیسائیونکا ابتک اوسپر عمل ہے تو کیا وہ اصل کتاب کو نہین دیکہہ سکتے ہین یا صرف پراٹسٹنٹ کے پاس وہ اصل کتاب ہے اور کسی دوسرے فرقہ عیسائی کے پاس نہین ہے اور بقول مصنف تواریخ کلیسیا کے جو سنہ ۴۰۰ سے سنہ ۱۵۰۰ تک تمام مغربی کلیساؤنمین سوا اس ترجمہ کے کوئی اصل زبان ان کتابونکے نہ سمجہہ سکتا تہا تو وہ سب عیسائی ایماندار مرے ہونگے یا بے ایمان اس سے ظاہر ہے کہ انہین غلط یا صحیح ترجمونپر عیسائی جماعتونکے ایمان کا مدار ہے کیونکہ انجیل پہلی اور دوسرے اور نامہ عبرانیان کے جو یونانی اب اصل زبان سمجہی جاتی ہے یہہ سب ہی ترجمہ ہے اور اصل زبان مین تو ان کتابونکا پتا ہی نہین ہے

یہودی جرمنی زبان مین ایک ترجمہ عہد عتیق کا جسکو یہودی عالم جی کتہل ابن اسحاق بلٹر اسنے کیا ہے مقام ایمسٹرڈیم مین سنہ ۱۶۷۹ع مین چہاپا کار تہولٹ صاحب اسکے مترجم کو

خدا کا برا کہنے والا فریبی بتاتے ہین اور یہہ الزام دیتے ہین کہ اوسنے اپنے مذہب کے پیچ سے چند پیشین گوئیون متعلقہ مسیح کو چھپا دیا ہے
اخیر انگریزی ترجمہ جواب مروج ہے اوسکو بادشاہ جمس کی بیبل کہتے ہین یہہ بادشاہ سنہ ۱۶۰۳ء مین انگلستان کا تخت نشین ہوا اور اوسکے اگلے سال مین دربار ہمپٹن مین جو مجلس جمع ہوئی تہی وہان بشپ کی بیبل پر بہت سے اعتراض پیش کئی گئے تہے پس بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک نیا ترجمہ کیا جائے دو صدیون سے زیادہ گذرے ہین کہ یہہ نیا ترجمہ جواب استعمال مین ہے انگریزون کی قوم کو حاصل ہوا مگر چند سال سے اس مشہور ترجمے پر عجیب تیزی سے حملہ ہوا ہے اور اوسپر یہہ الزام لگایا گیا کہ وہ اصل سے مطابق ہوئی اور خوبی اور رنگی عبارت مین ناقص اور مشکوک اور غلط یہان تک ہے کہ بعض بڑی امر اہم کے امور مین بہی صحیح نہین اس ترجمہ کے مقدم دشمن اس زمانہ مین (علاوہ ڈاکٹر گڈس صاحب اور اور رونکے جنکی گستاخ اور بیہودہ تقریرونکو ہم ذکر نہین کرتے ہین) جان بیلنی صاحب ہین جنہون نے اپنی بیبل کے نئے ترجمہ کی تجویز اور دیباچہ اور شرحون مین اس ترجمہ پر اعتراض کئے ہین اور دوسرے سر جیمس بلینڈ پرچس صاحب ہین جنہون نے اپنے دلایل متعلقہ ضرورت نئے ترجمے کت مقدسہ مین اس ترجمے مین عیب نکالے ہین ان مورخون مین سے پہلے نے اپنی تجویز مین جسکو اونہون نے سنہ ۱۸۱۶ء مین مشتہر کیا یہہ اقرار دیا کہ سنہ ۱۲۸۰ء سے اصل عبرانی متن سے کوئی ترجمہ نہین ہوا ہے اور یہہ کہ چوتہی صدی مین جروم صاحب نے اپنا رومی ترجمہ یونانی ترجمہ سے کیا تہا اور اونکے ترجمے سے رومی ولگٹ ترجمہ ہوا اور رومی ولگٹ سے تمام یورپ کے ترجمے ہوئے اور اس تقریر سے اول مترجمون کی تمام غلطیونکے ہمیشگی ثابت کرتے ہین فقط

سکرمنٹ ۶

یہہ کتابین عہد عتیق کی جو اب بیبل مین شامل ہین سب تین ہین اسواسطے ان کتابونکو تین قسم مین تقسیم کرنا ضرور ہوا

پہلی قسم کی وہ کتابین ہین جو کتاب پیدائش سے لیکر کتاب ملاکی تک ۳۹ کتابین بیبل مین شامل ہین اور وہ یہہ ہین

پیدائش	خروج	احبار	گنتی	استثنا	یشوع			
قاضیون	روت	اول صموئیل	دویم صموئیل	اول سلاطین	دویم سلاطین			
اول تواریخ	دویم تواریخ	عزرا	نحمیاہ	آستر	ایوب			
زبور	امثال	واعظ	غزل الغزلات	یسعیاہ	یرمیاہ			
نوحہ یرمیاہ	حزقیئیل	دانیئیل	ہوسیع	یوئیل	عموس			
عبدیاہ	یوناہ	میکاہ	ناحوم	حبقوق	صفنیاہ	حجی	زکریاہ	ملاکی

دوسری قسم کی وہ کتابین ہین جو ایک زمانہ مین موجود تہین اور اب ناپید ہین مگر اونکا ذکر ان کتب عہد عتیق مین جو بیبل مین داخل ہین موجود ہے اور کوئی شخص اونکی صحیح اور معتبر ہونے سے اور اثبات سے کہ وہ ایک زمانہ مین موجود تہین انکار نہین کرسکتا چنانچہ اون کتابونکا نام معہ نشان اون آیتونکے جن مین انکا ذکر ہے ہم اس مقام پر لکہتے ہین

۱	کتاب عہد نامہ موسیٰ	خروج ۲۴ باب ۷
۲	کتاب جنگ نامہ موسیٰ	گنتی ۲۱ باب ۱۴
۳	کتاب الیسیر	۲ صموئیل ۱ باب ۱۸ یشوع ۱۰ باب ۱۳
۴	کتاب یاہو پیغمبر بن حنانی	۲ تواریخ ۲۰ باب ۳۴
۵	کتاب شمعیاہ نبی	۲ تواریخ ۱۲ باب ۱۵
۶	کتاب اخیاہ نبی	۲ تواریخ ۹ باب ۲۹

۷	کتاب ناتھن نبی	تواریخ ۹ باب ۲۹
۸	کتاب مشاہدات عیدو غیب بین	۱ تواریخ ۹ باب ۲۹
۹	کتاب اعمال سلیمانؑ	اوّل سلاطین ۱۱ باب ۴۱
۱۰	کتاب شعیاہ بن عاموص جسمین حال بادشاہ ہیوکا اول سے آخر تک تہا	۲ تواریخ ۲۶ باب ۲۲
۱۱	کتاب مشاہدات یسعیاہ جسمین حزقیاہ بادشاہ کا حال تہا	۲ تواریخ ۳۲ باب ۳۲
۱۲	صموئیل نبی کی تاریخ	اوّل تواریخ ۲۹ باب ۲۹ و ۳۰
۱۳	ایکہزار اور پانچ زبور سلیمان کے	اوّل سلاطین ۴ باب ۳۲ و ۳۳
۱۴	کتاب خواص نباتات و حیوانات سلیمان کے	اوّل سلاطین ۴ باب ۳۲ و ۳۳
۱۵	کتاب امثال سلیمانؑ	اوّل سلاطین ۴ باب ۳۲
۱۶	جاد غیب بین کی تواریخ	اوّل تواریخ ۲۹ باب ۲۹
۱۷	مرثیہ یرمیاہؑ	۲ تواریخ ۳۵ باب ۲۵

یہہ مرثیہ علاوہ نوحۂ یرمیاہ کے ہے جو بیبل مین داخل ہے بشپ پیٹرک صاحب کا قول ہے کہ یہہ مرثیہ جو کہا گیا بعد وفات یوسیاہ کے اب گم ہے اور یقیناً وہ نہین ہوسکتا جو نوحۂ یرمیاہ مشہور ہے اسلیئے کہ یہہ نوحہ غارت ہونے یروسلم اور ہلاک ہونے صدقیاہ پر ہے اور وہ مرثیہ موت یوسیاہ پر (از تفسیر ڈوائیلی مطبوعہ ۱۸۵۶ء جلد ۱ صفحہ ۹۳۶)
اور کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے تمام سلاطین کا جسے پہلے پادری شیلر صاحب نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تہا اور اب اوسی پادری اسٹرن صاحب نے ترجمہ کیا اور بمقام الہ آباد نارتہہ انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کے لیئے مشن پریس مین طبع ہوا ۱۸۶۷ء مین اوسکے فصل ۲ باب ۱۶ صفحہ ۲۲۳ مین لکہا ہے کہ اسور کی طاقت مثل نینوہ کے زائل ہوگئی تہی اور اوسکا حال ایسا بدل گیا تہا کہ جو چاہے قبضہ کرلیوے چنانچہ مصر کے بادشاہ فرعون نیکو نے چاہا کہ اوسے اپنے عمل مین لاوے اسلیئے کشتی پر سوار ہوا اپنا لشکر ہمراہ لیکے کنعان

ملک کی سرحد مجدو نامی پر خیمہ زن ہوا تا کہ وہان سے اسور کی طرف راہی ہو یوسیاہ نے
اوسے روکا اور اپنے ملک کے درمیان سے جانے نہ دیا کیونکہ اوسنے یہہ سمجہا کہ اگر فرعون
اسور کو قبضہ مین کریگا تو ضرور ہے کہ یہود کی آزادی بہی جاتی رہیگی اسلیئے یوسیاہ کو
واجب ہوا کہ دو صورت کرے خواہ شاہ مصر کا تابعدار بنے یا اوس سے مزاحم ہو آخرش
یوسیاہ کو شاہ مصر کا مقابلہ کرتے ہی بن پڑا اور مجدو کے میدان مین دونون ایک دوسرے
کے مقابل ہوئے سو یوسیاہ نے شکست کہائی اور زخمی ہو کر تہوڑے عرصہ مین مرگیا
اس حادثہ سے تمام یہوداہ اور یروشلم مین بڑا واویلا پڑا اور یرمیاہ نبی نے اس نیک
بادشاہ کی وفات کا نوحہ گایا اور وہ کتاب نوحہ اب تک موجود ہے انتہی یہودی قوم کے
پے درپے مصیبتون کے سبب ایسی عزیز تحریرونکا جاتا رہنا خلاف قیاس نہین ہے
علی الخصوص ایسی حالت مین کہ وہ ایک جگہہ جمع نہ تہین بلکہ متفرق تہین لوگونکے پاس تہین
ان کتابونکے الہامی نہونے پر کوئی دلیل نہین ہے خصوصاً جبکہ خود الہامی لکہنے والون نے
اونسے استخراج کیا یا اونکی طرف اشارہ کیا ہو فرض کیا جائے کہ اونکی تمام مطالب
کتب مقدسہ مین ہون اور کتب مقدسہ کو اونکی حاجت نرہی ہو (لیکن یہہ ممکن نہین
بلکہ کتب مقدسہ مین اونکا ذکر اسلیئے آیا کہ اونکی حاجت ہے) مگر یہان صرف اتنا کلام ہے
کہ اور بہی معتمد اور صحیح کتابین تہین جو اب معدوم ہین اور یہہ بات ایسی طرح ثابت ہے
کہ اوس سے بڑے بڑے علماء مسیحی نے بہی اقرار کیا ہے ممفرڈ صاحب اپنی کتاب
سوالات السوال مین جو ۱۸۴۳ء مین لندن مین چہپی ہے ذیل سوال دوم کے لکہتے
ہین کہ یہہ کتابین جنمین حضرت مسیح علیہ السلام کو ناصری کہا گیا تہا (اور جسکا ذکر مقدس
متی نے ۲ باب ۲۳ مین لکہا ہے) نیست ونابود ہوگئی ہین اسلیئے کہ جو کتابین
نبیونکی اب موجود ہین کسی مین حضرت عیسی علیہ السلام کو ناصری نہین لکہا ہے کریزستم
صاحب اپنی ہوملی یعنے تفسیر مین لکہتے ہین کہ پیغمبرونکی بہت سی کتابین ناپید ہوگئین

اسلیئے کہ یہودیون نے غفلت سے بلکہ بے دینی سے بعض کتابونکو کہودیا اور بعض کو پہاڑ ڈالا اور بعض کو جلادیا انتہی

یہوداہ کے خط کے ۹ آیت مین جو لکہا ہے کہ جب میکائیل نے شیطان سے تکرار کر کے موسیٰ کی لاش کی بابت بحث کی انتہی یہوداہ نے یہہ بات توریت سے لکہی ہوگی مگر اب توریت مین کہین یہہ مندرج نہین ہے اور اسیطرح ۲ طمطاوس ۳ باب ۸ مین لکہا ہے کیاناس اور یمبراس نے موسیٰ کا سامہنا کیا انتہی یہہ دونون نام بہی عہد عتیق کی کسی کتاب مین نہین پائے جاتے معلوم نہین کہ پلوس نے عہد عتیق کی کس کتاب سے یہہ ذکر لکہا اور وہ کتاب اب مجموعہ عہد عتیق مین موجود نہین ہے اور اسیطرح حنوک کے پیشین گوئی جو یہوداہ ۱۴ و ۱۵ مین ہے توریت مین اب پائی نہین جاتی اسیطرح ۱۰۵ زبور ۱۸ مین جو حضرت یوسف کے بیکڑیون اور بیڑیون کا ذکر ہے یہہ بہی توریت مین مرقوم نہین ہے تفسیر وائیلی مطبوعہ ۱۸۵۶ء جلد ۲ صفحہ ۹۱۳ مین ہے کہ اس بادشاہ روشن ضمیر یعنے سلیمان نے اوس دانائی کو جو اوسنے پائی انسانونکے فائدے کے لیئے استعمال مین لانا چاہا اور بہت سی کتابین لوگونکی تعلیم کے لیئے لکہین مگر حضرت عزرا نے اونمین سے صرف تین کو مقدس کتابونمین داخل کیا اور باقی (یعنے جنکو مقدس کتابون مین داخل نہین کیا) یا تو وہ مذہبی تربیت کے لیئے نہین لکہی گئی تہین یا ایک زمانہ کے گذر جانے کے سبب خراب اور ناقص ہوگئی تہین تفسیر وائیلی مطبوعہ ۱۸۵۶ء جلد پہلی صفحہ ۸۰۶ مین ذیل شرح آیت ۲۵ باب ۱۴ کتاب دوئم سلاطین کی لکہا ہے کہ یونس پیغمبر کا حال سمقام پر ہے اور اوس مشہور پیغام مین جو نینوی کو لیگئی تہی ہے اور وہ اون پیشین گوئیون کو جنکے اوسنے بادشاہ یروبعام کو شام کے بادشاہ سے لڑنے پر دلیری دی کسی جگہہ لکہا ہوا نہین پاتے ــ غرضکہ ہر طرح یہہ بات ثابت ہے کہ اون مقدس کتابون کے سوا اور بہی مقدس کتابین تہین جو مدت سے ناپید ہوگئی ہین انتہی

بیان تیسری قسم کی کتابونکا

یہہ وہ کتابین ہین جو مروجہ بیبل مین داخل نہین ہین گمان مین سے بعضے ایسی ہین جنکو اب تک بعض فرقہ عیسائیونکے مانتے ہین اور بعض ایسی ہین جنکو ایک زمانہ مین صحیح ٹہراکر بیبل مین داخل کیا تہا اور پہر نامعتبر ٹہراکر خارج کر دیا اور بعض ایسی ہین کہ اونکو جمہور عیسائی جہوٹہی اور جعلی کہتے ہین انتہے

آتا ہے کتب سیدنا شیث

۸ کتاب حنوک یعنے ادریس ہارن صاحب کا انٹروڈکشن اور علوم بیبل کے مطبوعہ ۱۸۲۵ء لندن جلد اصفحہ ۳۰۷ یہہ کتاب حنوک کے کتاب کہلائی جاتی اور اوس میں پیشینگوئی موجود ہے جسکا بیان یہودا نے کیا — جسٹن ارینیوس وغیرہ اسکا ذکر کرتے بہت دن تک وہ گویا گم ہی جب تک کہ ۱۷۷۳ء مین اوس مشہور مسافر بروک صاحب نے ابیسینیا مین اوسے پایا اور یوروپ کے عالمون کے لئے وہان سے نقل لایا معلوم ہوتا ہے کہ ابیسینیا کے عیسائی سمجہتے کہ وہ الہام سے دی گئی اسلئے وہ اوسے پاک کتاب مین ایوب کی کتاب کے پیشتر داخل کرتے ہین انتہے (مفتاح کتاب مقدس مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۸۳)

۹ کتاب مشاہدات ابراہیم

۱۰ کتاب مشاہدات موسیٰ

۱۱ کتاب پیدایش صغیر کونسل ٹرنٹ نے (جو ۱۵۶۲ء مین ہوئی تہی) اس کتاب کو نامعتبر ٹہرایا اصل اوسکی عبرانی مین چوتہی صدی تک پائی جاتی تہی اور جیروم اپنی کتاب مین اسکا حوالہ بہی دیتا ہے اور سیڈرنیس اپنی تواریخ مین اکثر جا اوس سے نقل کرتا ہے اور ارجن کہتا ہے کہ گلیشونکا ۵ باب ۶ اور ۶ باب ۱۵ کو پولوس نے اسی کتاب سے نقل کیا ہے دیکہو ہدایت المسلمین صفحہ ۷۵ وغیرہ اور ترجمہ اوسکا سولہوین صدی تک موجود تہا

گراوس صدیمین کونسل ٹرنٹ نے اوسے جہوٹا ٹہرایا ہارنصاحب کا انٹروڈکشن مطبوعہ لندن سنہ ١٨٢٥ء جلد ٤ صفحہ ٢

١٢ اکتاب قیاس موسیٰ ہارنصاحب کا انٹروڈکشن علم بیبل کے مطبوعہ سنہ ١٨٢٥ء لندن جلد ٤ صفحہ ٢

١٣ اکتاب الوصیت موسیٰ ہارنصاحب کا انٹروڈکشن مطبوعہ لندن سنہ ١٨٢٥ء جلد ٤ صفحہ ٢

١٤ اکتاب اسرار موسیٰ ایضاً

١٥ اکتاب معراج موسیٰ لارڈنر کے ورکس مطبوعہ لندن سنہ ١٨٢٩ء جلد ٢ صفحہ ٥١٢ ارجن کہتا ہے کہ نامہ یہوداہ کی ٩ آیت اسی کتاب سے نقل ہوئی اور لارڈنر اپنی تفسیر کی جلد ٢ صفحہ ٥١٢ مین اس قول ارجن کو نقل کرتا ہے (ہدایت المسلمین چہاپہ لاہور سنہ ١٨٩٩ء صفحہ ٧٥)

١٦ اکتاب عزرا نمبر ا یہہ کتاب سپٹواجنٹ کے بعض نسخون مین شامل تہی اور یونانی گرجے مین عموماً پڑہی جاتی تہی تفسیر ڈائیلی مطبوعہ سنہ ١٨٥٦ء جلد ٢ صفحہ ٧٥٦

١٧ اکتاب عزرا نمبر ٢ یہہ کتاب چند رومی ترجمون مین اور ایک عربی ترجمہ مین موجود ہے ایضاً صفحہ ٧٧٦

١٨ اکتاب توبیٹ ایضاً صفحہ ٨٠٩

١٩ اکتاب جودتہہ ایضاً صفحہ ٨٢٦

٢٠ باقی حصہ بابون کتاب استہر کا یہہ کتاب یونانی اور رومی نسخون مین موجود ہے تفسیر ڈائیلی مطبوعہ سنہ ١٨٥٧ء جلد ٢ صفحہ ٨٤٩

٢١ ادز ڈم سلیمان یعنے کتاب دانائی سلیمان یونانی زبان مین یہہ کتاب موجود ہے ایضاً صفحہ ٨٥٥

٢٢ ایکلزیاٹیکس یعنے کتاب الوعظ ایضاً صفحہ ٨٧٩

۲۳ کتاب باروق قدیم مصنفون نے اس کتاب سے سند لی ہے اور کونسل ٹرنٹ نے اسکو رد نہین کیا کیونکہ اسکے حصے گرجا مین پڑہی جاتی تہے ایضاً صفحہ ۹۴۲

۲۴ کتاب راگ تین پاک بچونکی بعض یونانی ترجمے تہوڑے ورشٹ مین اور اسکو تاریخ بیل مین یہہ کتاب بشمول کتاب دانیال موجود ہے ایضاً صفحہ ۹۵۵

۲۵ کتاب تاریخ سسنّیا انہین ترجمون مین یہہ کتاب بہی کتاب دانیال کے شروع مین موجود ہے ایضاً صفحہ ۹۵۹

۲۶ بل اور ڈریگن کی بربادی کی تاریخ یہہ کتاب بہی اونہین ترجمون مین کتاب دانیال کے آخر مین موجود ہے ایضاً صفحہ ۹۶۳

۲۷ دعا منسی بادشاہ یہودیہ ایضاً صفحہ ۹۶۶

۲۸ اول کتاب مقابیس یہہ کتاب اور نیز دوسری آگے آنیوالی کتاب عبرین بہی تہی اور یونانی اور سریانی زبانین اب بہی موجود ہے ایضاً صفحہ ۹۶۷

۲۹ دویم کتاب مقابیس ایضاً صفحہ ۱۰۱۷

۳۰ کتاب معراج اشعیا یعنے یسعیاہ ہارنصاحب کا انٹروڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبع ۱۸۲۵ء لندن جلد ۱ صفحہ ۶۳۸

۳۱ ملفوظات حیقوق

انکے سوا دو کتابین اور ہین یعنے کتاب لموئیل اور کتاب اجور جنکا ایک ایک باب صرف باقی ہے جو کہ کتاب امثال کے آخر مین شامل کر دیا گیا

اب یہہ قسم دویم کی سترہ کتابین جنکا ذکر بیبل مروجہ حال مین موجود ہے اور قسم سیوم کی اکتیس ۳۱ کتابین جنکا ذکر ہارنصاحب وغیرہ نے کیا اور اکے سوا ۲ دو اور یعنی لموئیل اور اجور کی کتابین کہ یہہ سب بچاس کتابین ہوئین اب بیبل مین شامل نہین ہین پس آیتون کی تحریف کا کیا شکوہ ہو جبکہ کتابین کی کتابین غایب ہو گئی ہین اور یہہ پہلی قسم کی

کتابین جو اب باقی اور بیبل مین شامل ہین انکا اور انکے مصنفو نکا کچھہ ثبوت نہین ہے اور ظاہر ہے کہ جب بیسیون کتابین غائب کردین تو جو باقی رہا ہے اوسے کب اصلی حالت پر رکہا ہوگا

یوسیفس جو بڑا مورخ مشہور ہے حضرت حزقیئل کیطرف اور دو کتابین منسوب کرتا اور کہتا ہے کہ حزقیئل نے یروسلم کے غارت ہونے اور صدقیاہ کے بابل کو نہ دیکہنے کی بابت پیشین گوئی کرکے اوس ملفوظ کو یروسلم مین بہیجا انتہے پس جبکہ ان دونون کتابونکو بہی قسم دویم اور سیوم کی کتابونمین شامل کرین تو اسطرح کی سب کتابین ۲۱ ہوتی ہین ہارفرضا حسب کی جلد اوّل شرح انجیل کے صفحہ ۱۳۱ مین لکہا ہے کہ اگر ہم تسلیم کرین کہ بعض کتابین پیغمبرون کی جاتی رہی ہین تو کہتے ہین کہ وے کتابین الہام سے نہین لکہی گئی تہین انتہے لیکن اگر غور کرین تو ان کتابونمین جو موجود ہین اوسنے کیا زیادہ الہامی بیان ہے یعنے اگر وہ الہامی نہ تہین جو گم ہو گئین تو یہہ بہی جو موجود ہین بدرجہ اولی الہامی نہین ہین خاصکر آستر اور غزل الغزلات وغیرہ اور جب یہہ الہامی سمجہی جاتین ہین تو اونکے الہامی ہونیکا کیا سبب ہے پہر یہہ کہ اگر وہ الہامی نہ تہین تو ان کتابون مین اونہین کے منتخبات کیون موجود ہین کیا کوئی الہامی کتاب جہوٹہی کتابون سے بہی عبارتون کو سند مین لاسکتی ہی جیسے یہوداہ کی ۹ آیت اور متی ۲ باب ۲۳ اس سے تو ثابت ہوتا ہے کہ نامہ یہوداہ اور انجیل متی وغیرہ بہی الہامی نہین ہین اسکے سوا توریت وانجیل مین کہان لکہا ہے کہ وہ اگیارہ کتابین الہامی تہین

مرات الصادق مولفہ پادری بیلی صاحب اور ترجمہ طامس انگلس صاحب حسب الارشاد پادری مریا انجلو صاحب کاتہولک مشنری مطبوعہ گوالیار ۱۸۵۱ء صفحہ ۱۶۹ ــــ ۱۸۲ مین کتب عہد عتیق وجدید دونونکی نسبت لکہا ہے قولہ کاتولیک ظاہر کرتے ہین کہ کتاب مقدس جیسا کہ ہر ایک شخص اپنی فہمید سے سمجہتا ہے ایمانکا کافی قاعدہ نہین

اور اسلیئے انسانونکو خدا کی بادشاہت مین پہونچا نہین سکتی اور یہہ کہ کتاب مقدس
کافی تامہ وہ نہین ہے عقل سلیم آسانی دیکھلا دیگی کیونکہ اگر انسان اپنا ایمان اپنی سمجھ کے
مطابق کتاب مقدس پر منحصر رکھتے تو ضرور ہے کہ وہ چہہ چیزون مین کلیہ تحقیقی اور
دریافت حاصل کرے اول یہہ کہ بالضرور معلوم کرے کہ کتاب جو وہ اپنے ہاتہین
رکہتا ہے در اصل کتاب مقدس صحیح ہے یا نہین دوسری یہہ کہ اوسکے پاس
سالم کتاب ہے کہ نہین تیسرے یہہ کہ کتاب مقدس الہامی اور خدا کے ارشاد سے
ہے چوتہے یہہ کہ کیسے کتاب مقدس مین غلطیان درج نہکی ہون پانچوین یہہ کہ وہ
اوسے سمجہہ سکتا ہو چہٹے یہہ کہ سب چیزین جو نجات کیواسطے ضرور ہین اوس مین ہون پہلے
یہہ کہ بالضرور معلوم کرے کہ در اصل کتاب مقدس صحیح ہے اچہا کوئی پراٹسٹنٹ
اپنی خاص تمیز سے یہہ نہین پہچان سکتا کیونکہ کتاب مقدس فقط ایک کتاب ہے جو دوسرون
سے بہری ہوئی اور اپنے حق مین گواہی نہین دے سکتے (ڈاکلیس پولٹ بٹاسن)
سوا اسکے عالم متفق ہین اس بات پر سب مقر ہین کہ یروسلم کی ہیکل اور شہر کے ساتہہ
وہ کتاب مقدس جو موسیٰ اور قدیم پیغمبرون کے ہات کی لکہی ہوئی تہی بنوکدنضر کے عہد
مین اسیرین کی چڑہائی مین تاخت و تاراج ہوگئی (رسیس ڈیزرٹیشن ان سپ
والشش کالیکشن جلد ۳ صفحہ ۵) اور اگرچہ کتاب مقدس موصوف کو اوسکی نقل مطابق
اصل سے ابزرا نبی نے پہر موجود کیا تہا مگر یہہ نقل بہی انطاکیس[۵۴] کے آیندہ ظلمون کے
وقت نیست ہو گئے (ایضاً) پس ایک شخص اپنی خاص راے اور تمیز کی تقویت پر کہہ
نہین سکتا کہ کتاب مقدس جو اوسکے پاس ہے سچی اور اصلی ہے یا نہین دوسری
یہہ کہ جسوقت کسی پراٹسٹنٹ کے پاس کتاب مقدس ہوتی ہے وہ خواہ مخواہ
یقین کرتا ہے کہ اوسکے پاس کتاب ممدوح پوری ہے لیکن جو کوئی حقنا سکا ہے
تو بیشک اوسکے پاس ایک جزو ہے اور کلام الٰہی کا کل نہین اب مین پراٹسٹنٹون کو

دیکھا سکتا ہون کہ کتاب مقدس مین بہت حصے کہوئے گئے ہین کیونکہ ایک عالم ثابت کرتا ہے کہ کم سے کم بیس ۲۰ کتابین جلد مقدس کی بالکل کہوئی گئی ہین (کانٹرن کا دیباجہ چارون انجیل کے باب مین) اگر تمہین میری بات مین شک ہو تو اپنی کتاب مقدس مین مفصلۂ ذیل کے صحیفون اور متنون کو دیکہو اور ڈہونڈہو گنتی کی کتاب ۲۱ باب ۱۴ آیت یعنے یہہ خداوند کے جنگ کی کتاب مین لکہا ہے یہہ کتاب کہان ہے جوشوا (یعنے یشوع) کا ۱۰ باب ۱۳ آیت یعنے کیا یہہ جاشار (یعنے کتاب الیشیر) کی کتاب مین نہین لکہا ہے مین پراٹسٹنٹون سے پوچہتا ہون کہ جاشار کی کتاب کہان ہے اول سموئیل کا ۱۰ باب ۲۵ آیت یعنے سموئیل نے بادشاہت کا طور و قاعدہ قوم سے کہا اور ایک کتاب مین لکہہ کر اوسے خداوند کے آگے رکہا یہہ کتاب بہی کہوئی گئی پہر پہلے سلاطین ۴ باب ۳۲ آیت یعنے سلیمان نے تین ہزار تمثیلین بنائین اور اوسکے مزامیر ایکہزار تہے پس یہہ مزامیر کدہر گئے اور پہر ا۔ کرانیکل یعنی وقایع (یا اول تواریخ) ۲۹ باب ۲۹ آیت یعنے داؤد کے اعمال پہلے سے پچہلے تک سموئیل سیر کی کتاب اور ناتہن پیغمبر کی کتاب اور گیڈ (یعنے جاد) سیر کی کتاب مین لکہے ہین ان دونون نبیونکی کتابین کہان ہین اور پہر دوسرا کرانیکل ۹ باب ۲۹ آیت یعنی کیا یہہ ناتہن پیغمبر کی کتاب اور شلونیٹ اخیا کی پیشین گوئی اور ایڈو سیر کی بشارتون کی خوابون مین نہین لکہا ہے یہہ کتابین بہی گم ہوگئین ایضاً ۲ ا باب ۱۵ آیت یعنے کیا یہہ شمعیہ (یعنے سمعیاہ) پیغمبر کی کتاب اور ایدو سیر کی کتاب مین متضمن مشاہدون کے مندرج نہین ہے یہہ بہی مفقود ہین ۱۳ باب ۲۲ آیت یعنی اوسکی راہین اور اوسکے کلام عیدو کی تواریخ مین لکہے گئے تہے یہہ بہی ناپید ۲۰ باب ۳۴ آیت یعنے وے جنہونکی کتاب مین لکہے گئے تہے اور ۳۳ باب ۱۹ آیت یعنے سیر کے کلامون کے درمیان لکہے ہین الحاصل ولی پاولس (یعنے پلوس) نے قرنتیونکو تین ۳ مکتوب لکہے اونمین سے پہلا کہویا گیا کیونکہ اوسمین جسے ہم پہلا کہتے ہین ولی پاولس

لکہتاہے کہین نے تمہین ایک مکتوب مین لکہا ہے (اول قرنتیونکا ۵ باب ۹) پس وہ
مکتوب جواوسنے اونہین لکہا کہان ہے اور پہر پولس پاولس لادوقیہ والے مکتوب کو گرجہ مین
پڑہنیکا حکم دیتاہے قلسیون کا ۴ باب ۱۶ آیت یعنے لادوقیہ کی کتاب کو تم ہی اکلیسیا مین
پڑہیو یہ کتاب بہی کہوئی گئی اور بہی بہت سے کام ہین جو عیسی مسیح نے کئی کہ اگر وے
جُداجُدا قلم بند ہوتے تو مین گمان کرتاہون کہ کتابین جو لکہی جاتین دنیا مین سمانہ
سکتین یوحنا کا ۲۱ باب ۲۵ آیت ولی گشتن (یعنے جسٹن شہید) ٹرافن (یعنے طرافون)
کی بابت اپنی تحریر مین کہتاہے کہ یہودیون نے توریت مین سے بہت سے غایب
کردین تاکہ انجیل مقدس مطابق اونکے معلوم نہو تو پس پروٹسٹنٹون کے پاس
کتاب مقدس پوری نہین ہے بلکہ کلام ربانی کا ایک چوتہا حصہ اونکے قبضے مین ہے
تیسرے یہہ کہ اوسے بخوبی معلوم ہو کہ کتاب مقدس الہام ربانی ہے یہہ بات کوئی
پروٹسٹنٹ خاص اپنی دانش سے جان نہین سکتا کیونکہ کتاب مقدس کونسی جگہہ
خبر دیتی ہے کہ موسی نے الہام مین آکے توریت لکہی یا کہ آپوسلون نے ازروی الہام
انجیل مقدس کو تحریر کیا وے طبیعت سے انسان تہے سہو و خطا سے مجبور اور کسطرح
کوئی پروٹسٹنٹ جان سکتاہے کہ وے ناخطا لکہنے والے تہے جو تہے ایک پروٹسٹنٹ
کلیہ صداقت ہو نہین سکتا کہ کتاب مقدس مین کسیطرح کی غلطی یا اختلاف نہین ہوا
اور کہ وہ لفظ بلفظ وہی کتاب ہے جو مولفون نے قلم بند کی تہی یہہ بہی وہ اپنی خاص
فہم کی رسائی سے تحقیق دریافت نہین کرسکتا کیونکہ کتاب مقدس عبرانی یونانی لاطینی
زبان مین لکہی گئی تہی اور اسلئے خاص اوس زبان مین نہین ہے جسمین کہ وہ لا تحریر ہوئے
چنانچہ کتاب مقدس جسکا تنڈیل کوورڈیل اور ملکہ الزبتہ کے عصر کے بشپون نے انگریزی
زبان مین ترجمہ کیا تہا ایسی حد سے زیادہ ناقص اور پُر غلط کی گئی تہی کہ اکثر عام پروٹسٹنٹون
نے معہ بادشاہ جیمس اول کے اوسکی بابت ایک عام فریاد و فغان برپا کیا (فہرست

بعضے مقامات ریم کی انجیل) جیسا کہ لکہا ہے یعنے ہنڈیل کے ترجمہ انجیل مقدس مین ٹنسٹیل بشپ نے دو ہزار نقص و اختلاف ظاہر کئی (بشپ والٹن کا کاتلیک شٹ جلد ۳ صفحہ ۹۸) اور مسٹر بروٹن ایک پروسٹنٹ فاضل نے کونسل کی لارڈ لوگون کو لکہا اور نئی ترجمہ کی درخواست کی چنانچہ وہ کہتا ہے کہ انجیل مقدس کا ترجمہ جو کہ اب انگلنڈ مین ہے غلطیون سے بہرا ہے اور بشپون سے بہی بروٹن مذکور کہتا ہے کہ اون کا ترجمہ انجیل جو زبان انگریزی مین ہے اٹہہ سو اڑتالیس جگہہ مین توریت کے متن و مضمون سے برعکس ہے اور بہتون کے لئے انجیل مقدس کے رد کرنے اور دایمی شعلہ مین گرنے کا سبب ہوتا ہے (تہیل گارڈ صفحہ ۱۴) اسٹافیلس نے مارٹن لوتہر کی نئی انجیل مین قریب ایک ہزار کے اختلاف پائی اور بادشاہ جیمس اول کے حضور ایک عرضی جو اس مقدمہ مین گذری اوس مین درج تہا کہ ترجمہ زبور جو عام نماز کی کتاب مین مندرج ہے میزان و نہایمی و تغیر مین عبرانی زبان کے راستی سے کم سے کم دو سو مقامون مین مخالف ہے (بیٹ صفحہ ۵، ۶ — ۷) فقط چودہوین مزمور کو جو کتاب عام نماز مین موجود ہے اور جس پر پروسٹنٹ پادری بحلف اپنی پذیرائی و رضامندی اقرار کرتے ہین دیکہو اور پہر اسی چودہوین مزمور کو پروسٹنٹون کی کتاب مقدس مین مطالعہ کرو تو دیکہو گے کہ چار آیتین نماز کی کتاب مین بہ نسبت کتاب مقدس کے کم ہین مگر جو یہہ چار ون آیتین کلام الہی سے ہین تو کتاب مقدس سے کیون چہوڑ دین ہین اور جو کلام الہی سے نہین ہین تو پروسٹنٹ عام نماز کی کتاب مین اون آیتون کی عدم صداقت کیون نہین ظاہر کرتے حقیقت صریح یہہ ہے کہ پروسٹنٹون نے یا کچہہ بڑہانے سے یا گہٹانے سے الہامین گوئی کی لفظون اور خدا کے کلام کو بگاڑا ہے پانچوین یہہ کہ اوسے اپنی خاص دانش سے سمجہہ سکتا ہو مگر یہہ امر کسی پراٹسٹنٹ کیواسطے ممکن نہین چہٹے یہہ کہ پراٹسٹنٹ جانتا ہو کہ کتاب مقدس مین سب چیزین جو نجات کیواسطے ضروری ہین موجود ہین یہہ بہی

کوئی انسان اپنی فہمید بالذات سے جان نہین سکتا — ایک پراٹسٹنٹ بشپ پلیک
نامی شہادت کرتا ہے کہ دین کے باب مین چند شوامین جنہین خدانے مقرر کیا اور
جو اکلیسا سے فرمائے جاتے ہین اور جنکی بابت ہم قبول کرتے ہین کہ کتاب مقدس
اون امورنکو نہ کسی جگہہ مین بیان کرتی نہ سکہلاتی ہے — اب مین کہی پراٹسٹنٹ سے
پوچھتا ہون کہ بہلا کیا وہ اپنی نجات کی دلجمعی صرف ایک ایسی کتاب کے بہروسے پر
رکہہ سکتا ہے جسے وہ کلام الہی ثابت نہین کرسکتا ایک کتاب جسے وہ سمجہہ نہین سکتا ایک
کتاب جسے جہلا وضعفا اپنی ہلاکت کے لئے پڑہتے ہین ایک کتاب جسکے حصّے اکثر کہوئے
گئے ہین ایک کتاب جو ازبس غلطیون سے بہری گئی اور ناقص کی گئی ہے اوسمین
نجات پانیکی سب چیزین ضروری نہین ہین ایسی کتاب کیا ایمان کا قاعدہ کل و کفیل نجات
ہوسکتی ہے نہین خدا قادرمطلق کا ہرگز یہہ ارادہ نہین ہوا کہ ہر ایک انسان اپنا اپنا ایمان بطور
خود کتاب مقدس سے بناوے تمت کلامہ پس توریت و انجیل کی تحریف تو توریت و انجیل سے
ہی ثابت ہے اب جو عماد الدین وغیرہ قران مجید کی نسبت تحریف نگار ہے ہین چاہئی کہ
وہ بہی اسیطرح قران مجید سے ثابت کرین اب کتاب صموئیل جسکا اول صموئیل ۱۰ باب ۲۵
مین ذکر ہے اور کتاب ہوسیاہ جسکا ۲ تواریخ ۳۳ باب ۱۹ مین ذکر ہے اور وہ کتاب جسکا ۲ تواریخ
۲۰ باب ۲۲ مین ذکر ہے یہہ تینون کتابین اون باقی کتابون پر زیادہ کرین انجیلین کتابین
ہوئین کہ جو توریت مین سے غائب ہین

منادی

اختلافات عہد عتیق کی پہلی قسم کی کتابوں مین سے بعضے مقامات

پیدائش ۶ باب ۶ مین ہے کہ خدا انسان کو پیدا کر کے پچتایا اور ۱ صموئیل ۱۵ باب ۱۱ مین ہے
خدا ہی کرنے سے پچتایا مگر گنتی ۲۳ باب ۱۹ مین ہے کہ خدا آدم زاد نہین جو پچتاوے اور اول صموئیل
۱۵ باب ۲۹ مین ہے کیونکہ وہ انسان نہین ہے کہ پچتاوے

استثنا ۵ باب ۹ مین ہے کہ باپ دادونکی بدکاری کا بدلا اونکی اولاد سے تیسری اور چوتہی پشت تک لیتا ہون انتہے

مگر استثنا ۲۴ باب ۱۶ مین ہے کہ اولاد کے بدلے باپ دادے مارے نجائین نہ باپ دادون کے بدلے اولاد قتل کیجاوے

استثنا ۲۱ باب ۱۶ مین ہے تو محبوبہ کی بیٹے کو مبغوضہ کے بیٹے پر جو فی الحقیقت پہلوٹا ہے فوقیت نہ دی

مگر پیدایش ۲۵ باب ۲۳ مین ہے کہ بڑا چہوٹے کی خدمت کریگا

ہوسیع ۱۴ باب ۹ مین ہے خداوندکی راہین سیدہی ہین اور نیک لوگ اونمین چلین گے مگر حزقیل ۲۰ باب ۲۵ مین ہے اور مین نے اونہین وہ سنتین دین جو بہلی نہ تہین اور وہ قانون جنسے وہ جیتے نرہین

۲ تواریخ ۱۶ باب ۹ مین ہے خداوندکی آنکہین ساری زمین پر دوڑتی ہین مگر پیدایش ۱۸ باب ۲۱ مین ہے مین اوترکے دیکہونگا کہ اونہون نے اوس شور کے مطابق جو مجہہ تک پہونچا بالکل کیا ہے یا نہین مین دریافت کرونگا انتہے یہان خدا کا عالم الغیب ہونا بالکل جاتا رہا

خروج ۲۰ باب ۲۶ مین ہے تو میری قربانگاہ پر سیڑہی سے ہرگز مت چڑہیو تاکہ تیری برہنگی اوسپر ظاہر نہو

مگر یسعیاہ ۳ باب ۱۷ مین ہے خداوند صیحون کی بیٹون کی چاندیون کو گنجی کر ڈالیگا اور خداوند اونکے اندام نہانی کو اوگہاریگا انتہے وہان مرد کا ننگا ہونا گناہ تہا اور یہان عورتون کے برہنگی جائز ہوئی اور اسیطرح اگر سب اختلافات لکہی جائین تو ایک کتاب اسی بیان مین ہو فقط

کلیسیا ۴

جسمین ۱۰ سکرمنٹ ہین اور ایک مناجات

سکرمنٹ ۱

قال اللہ تعالے جلشانہ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا
حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ (سورہ مائدہ آیت ۱۵) اور وہ جو کہتے ہین کہ ہم نصارے ہین اونسے ہمنے عہد
لیا پہر بہول گئے ایکحصہ اوس نصیحت کا جو اونکو کی تہی (از شہادت قرآنی فصل ۲ صفحہ ۱۴۱)
کتب عہد جدید یعنے اناجیل وغیرہ کا حال لکہنے سے پیشتر ان دو چار بیانون پر غور کر لینا چاہئے
لوقا ۱ باب ۱ مین ہے بہتون نے کمر باندہی کہ اون کامون کا جو فی الواقع ہمارے درمیان انجام
ہوئے بیان کرین انتہے اس سے ظاہر ہے کہ اوسیوقت مین لوقا کیطرح اور بہی بہتون نے
انجیلین لکہی تہین مگر وہ جہوٹی یا سچی کچہہ معلوم نہوئین
گلتیونکا ۱ باب ۶ پہر کسے دوسری انجیل کیطرف مائل ہوئے انتہے یہہ دوسری انجیل جو کہ ان
چار انجیلونکے سوا ہے پلوس کے وقت مین مشہور ہو چکی تہی
۲ تسلنیکیونکو ۲ باب ۲ مین ہے نہ گہبراو نہ کسی روح نہ کسی کلام نہ کسی خط سے یہہ سوچکر کہ وہ
ہماری طرف سے ہے انتہے یعنے پلوس کے وقت ہی مین جعلی خط لکہے جاتے تہے
۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۱۲ و ۱۳ اسے بہی ظاہر ہے کہ پلوس کے وقت مین جہوٹہے رسول ودغاباز
پیدا ہو گئے تہے بلکہ خود پلوس ہی نے دین کے واسطے جہوٹہہ بولنا پسند کیا تہا رومیونکا
۳ باب ۷ موشیم صاحب اپنی تاریخ مطبوعہ سنہ ۱۸۵۶ع حصہ ۲ باب ۲ صفحہ ۴۰ مین اول صدی
عیسویکا یون بیان فرماتے ہین کہ بہت سے ایسے باعث تہے جنکے سبب ابتدا زمانہ
مین انجیلونکے ایک نسخہ مین جمع کرنیکی ضرورت ہوئی خصوصا اس باعث سے کہ بعد جانے
حضرت عیسیٰ کے آسمان پر اونکی زندگی اور تعلیمات کی تواریخ پرفریب اور کہانی آمیز لیے

لوگون نے جنکے ارادے پرنیت تھے مگر جو جھوٹھے مذہب والے اور سادہ لوح اور خداپرست تریہون نے رغبت رکھتے تھے تصنیف ہوئی تہین اور اوسکے بعد بہت سے جہوٹھی بنیاد کی تحریرین جنپر پاک پیغمبرون کے نام بطور مصنفونکے درج کئے گئے تھے دنیا پر ظاہر کیگئین انتہی اور پہر موشیم صاحب اپنی تواریخ باب ۳ صفحہ ۶۰ مطبوعہ سنہ ۱۸۳۲ع مین دوسری صدی عیسوی کا بیان یون فرماتے ہین کہ افلاطون اور فیثاغورث کے پیرون نے اسبات کو صرف جایز ہی خیال نہین کیا بلکہ قابل تحسین وآفرین کے سمجھتے تھے کہ راستی اور خداپرستی کی ترقی کے لئے فریب دین اور جہوٹھہ بولین اس رائے کو اون یہودیون نے جو مصر مین رہتے تھے سنہ مسیحی سے پیشتر جیسا کہ بہت دلیلون سے معلوم ہوتا ہے اونسے سیکہا تہا اور اُن دونون سے عیسائیون مین یہہ برائی ابتدا سے پہیلی تہی اس بات مین کوئی شخص شک نہین کریگا جب اون کتابونکو جو بہت سے جہوٹھہ سے بہرین اور مشہور آدمیونکے نام سے بنائی گئین ہین بغور دیکہیگا اور سبل ئین کے اشعار اور اسیطرح کی بیقدر کتابون پر توجہہ کریگا جو بہت سی دوسری صدی اور اوسکی اگلی صدیون مین نکلی ہین مین یہہ نہین کہتا کہ جو عیسائی اپنی مذہب پر پکے تھے اونہون نے اس قسم کی جہوٹی کتابین بنائی تہین بلکہ غالب مادہ کتابین بہت سی گنا شک کے فرقہ سے نکلین تہین تاہم اسبات سے انکار نہین کیا جاسکتا کہ جو عیسائی اپنے مذہب کے پابند تھے وہ اس خطا سے بالکل آزاد نہ تھے انتہی

طلوع آفتاب صداقت چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۴۸ع کے حصہ تین صفحہ ۲۲۳ مین اور مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۴۰ مین لکہا ہے کہ سنہ ۲۳۰ع مین ایک شخص اریجن نامی مدرسہ سکندریہ کا مدرس تہا اور تیز عقلی اور علم اور خوش اخلاقی اور دانش مندی کے سبب اوس کی ایسی شہرت ہوئی کہ مخالف اور بت پرست مصنف ہی اوس کی تعریف کرتے اور اوس کے نام پر اپنی تصنیف گرواتے تھے انتہی اور نہ صرف جعلی مصنف بلکہ مسیح ہونیکا بہتون نے دعوے کیا تہا چنانچہ یوسف مورخ کتنونکا ذکر کرتا ہے وہ یون لکہتا ہے کہ ملک جادوگرون

اور دغاباز دو منے پہیر گیا تہا جنہون نے بہتونکو دغا تا اور بیابان مین لیے گئے تاکہ اپنی تاثیر
دکہائین انمین سے دو سیتہیوس سامریکا ذکر ہے جسنے آپکو مسیح کہا اور شمعون مجوسی جو
آپکو خدا کا بیٹا کہتا تہا اور ثودئس جسنے بہت لوگونکو دہوکا دیکر کہا کہ مین یردن ندیکو دو حصہ
کرکے بیچ مین رستہ بناونگا القصہ چوبیس شخصونکا ذکر ہے جنہون نے اورین قیصر کے
وقت سے لیکر سنہ ایکہزار چہہ سو چیاسی عیسوی تک مسیح ہونیکا دعوی کیا از رومن تفسیر رسالات

صاحب چہاپہ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۸۶

اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۸۴ و ۱۸۵ مین لکہا ہے کہ دوسری صدی مین
اثبات پر عیسائیونکے درمیان اختلاف تہا کہ بت پرستون سے بحث کے درمیان فلسفی کا
طریقہ کام مین لانا درست ہے یا نہین اور یہہ اختلاف آخر الامر کلیمنس اور اُرجن کی لیاقت کے
باعث اور فلسفی کے جانب دارونکی غالب زیادہ گوئی کے سبب اسکندریہ مین رفع
ہوگیا اسکے تسلیم کرنیسے دین کے جانب دارونکو دلیلون کے لانے مین تحقیقات کی موشگافی
مین عقل کا استعمال یا سچ پوچہو تو تصرف بیجا کرنے مین بڑا فایدہ حاصل ہوا لیکن بحث مین انکی
وہ مردانہ اور سادی راست بازی جو گو کبہی کبہی بہوندی اور ناتراشیدہ بہی ہوتی تہی اور
اون حامیان حقکو زیبا تہی اونکے ہاتہ سے جاتی رہی اور دینی دغا اور فریب کے
اصل جو اوسکے بعد تواریخ کلیسیا کے صفحونکو داغ لگاتے ہین بعض آدمی اسی فلسفی کا تعلق
تصور کرتے ہین — قدیم فیلسوفونکے درمیان یہہ رسم ایک عرصے سے جاری تہی کہ اپنی
تصنیف کسی دوسرے ایسے شخص کے نام سے مشہور کردین جسکو سب مانتے ہون تاکہ
لوگ اونکے مضامین کو دل دیکر پڑہین — لیکن جب اوسنے دین عیسوی مین راہ پائی بجز
اسکے اور کیا نتیجہ نکل سکتا تہا کہ عموماً بدگمانی اور تکرار پیدا ہو اور اسکی اوسوقت کی صفائی
مین داغ لگے اور آیندہ کے لیے بڑی بڑی خرابیونکا سامان پیدا ہوئی اون جعلی انجیلون
کی اور اعمالونکی اور مکاشفاتونکی جڑ ہوئی جو لوگون نے کسی نہ کسی حواری کے نام سے مشہور کردی

ہین جو کتابین کہ بہت دن بعد لکہی گئین لوگون نے حوارین کے تو ابعین کی تصنیف
بتلادین اسطرح کی دغا اور فریب اکثر کسی نئے مسئلے کو قدیم ثابت کرنے کے لئے خواہ تادیب
مین کوئی تازہ بات ایجاد کرنیکے لئے خواہ کسی دست اندازی کا اختیار حاصل کرنیکے لئے کام
مین آتے تہے اور اس گروہ نے مگر عام پیشقاعدہ کو کہ سچ کی تائید جہوٹ سے جائز ہو سکتی ہے لوگ
واجب ٹہراتے تہے یہہ سو برس سے زیادہ یہہ موجب رسوائی کلیسیا ے روم مین بنا رہا
انتہے روم مین تواریخ کلیسیا ۲ باب کے دوسرے حصے کے ۳ شمار مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع
صفحہ ۹۰ مین لکہتے ہین کہ دوسری صدی مین مسیحیون مین گفتگو رہی کہ جب بت پرست فیلسوف
اور حکیمون کے ساتہہ دین کا مباحثہ کیا جاوے تو اونہین کے بحث کا طور اور طریقہ
اختیار کرنا جائز ہے یا نہین اور آخر کار اُرجِن وغیرہ کی راے کے بموجب طریقہ مذکور تسلیم
ہوا اس سے البتہ مسیحی بجالاؤن کی تیز عقلی اور نکتہ سنجی نے بحث مین زیادہ رونق پائی لیکن
راستی اور صفائی مین کچہہ خلل پڑا پہر اسی سبب سے بعضے لوگ یہہ بہی جانتے ہین کہ وہ
جعلی تصنیفات پیدا ہوئین جو کہ اس زمانے کے بعد کثرت سے لکہی گئین اسطرح سے کہ جب فیلسوف
لوگ کسی طریقہ کی پیروی کرتے تہے تو کبہی کبہی اوسکے حق مین کتاب لکہہ کر کسی معروف حکیم کے
نام سے اجرا کرتے تہے کہ اس حیلے سے لوگ اوسپر متوجہ ہو کر اوسکی باتین زیادہ مانینگے اگرچہ
اوسکی باتین برخلاف مصنف کی ہوتین سو اسیطرح مسیحی جو فیلسوفون کیطرح بحث کرتے تہے
کتاب لکہہ کر کسی حواری یا خادم حواری یا معروف اسقف کے نام سے رواج دیتے تہے
ایسا دستور تیسری صدی مین شروع ہوا اور کئی سو برس تک رومی کلیسیا مین جاری
رہا یہہ بات بہت ہی خلاف حق اور قابل الزام شدید تہی انتہے
اوڈنصاحب اقرار کرتے ہین کہ دسوین صدی مین جو دریا جعل اور جہوٹ کا مسیحیون مین موج
زن تہا نامہ اشہاتی سیس کا جعل سے بنایا گیا انتہے
ہارنصاحب اپنی تفسیر کی دوسری جلد مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۲ع صفحہ ۳۴۱ مین لکہتے ہین

کہ بلاشبہہ بعضی خرابیاں (یعنے تحریفین) جان بوجہہ کر ان لوگوں نے کی ہین جو کہ دیندار مشہور تہے اور اوسکے بعد اونہین خرابیوں کو ترجیح دیجاتی تہی تاکہ اپنے مطالب کو قوت دین یا اعتراض اوٹہانے کو دین اسنٹے لب التواریخ جلد ۲ مطبوعہ ۱۸۲۹ع صفحہ ۳۹ باب ۹ فصل ۱ سطر ۲ مین مرقوم ہے کہ ایسوڈورس کے مکتوب کا جعل سولہوین قرن تک مکمل آشکار نہوا تہا۔

ایسے ہی لوگون کے حق مین قران مجید کی یہہ آیت ہے سورہ بقر آیت ۷۹

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ

ماز شہادت قرانی فصل ۲ ۷ صفحہ ۰۰ امصنفہ ولیم میور صاحب چہاپہ لکہنو ۱۸۶۱ع یعنے خرابی ہے اونکو جو لکہتے ہین کتاب اپنے ہات سے پہر کہتے ہین یہہ اللہ کے پاس سے ہے کہ لیوین اوسپر مول تہوڑا سو خرابی ہے اونکو اپنے ہات کے لکہے ہوئے سے اور خرابی ہے اونکو اپنے کمائی سے

بیان کتابون عہد جدید کا

یہہ کتابین دو قسم کی ہین پہلی قسم وہ جو مجموعہ مروجہ حال مین شامل ہین یہہ کل ۲۷ کتابین ہین

انجیل متی | انجیل مرقس | انجیل لوقا | انجیل یوحنا | اعمال | رومیوں کو خط | پہلا قرنتیوں کو خط
دوسرا قرنتیوں کو خط | گلتیوں کو خط | افسیوں کو خط | فلپیوں کو خط
کلسیوں کو خط | پہلا تسلینیقیوں کو خط | دوسرا تسلینیقیوں کو خط | پہلا طمطاوس کو خط
دوسرا طمطاوس کو خط | طیطس کو خط | فلیمون کو خط | عبرانیوں کو خط | یعقوب کا خط
پطرس کا پہلا خط | پطرس کا دوسرا خط | یوحنا کا پہلا خط | یوحنا کا دوسرا خط
یوحنا کا تیسرا خط | یہوداہ کا خط | مشاہدات یوحنا

قسم دوم کی کتابین جو مجموعہ مروجہ حال مین شامل نہین ہین

(ماننے [۱۲۳] کتاب)

از انتھودکشن ہارن صاحب اجید علوم بیبل کے مطبوعہ ۱۸۲۵ء لندن جلد ۱ صفحہ ۲۴۲

۱ انجیل طفولیت جو متی نے لکھی
۲ انجیل ولادت مریم
۳ انجیل یعقوب

۴ انجیل نیقودیما　۵ انجیل پیتر　۶ انجیل دوم یوحنا　۷ انجیل اندریاہ حواری　۸ انجیل فلپ

۹ انجیل بارتھالومی　۱۰ انجیل توما حواری　۱۱ انجیل اول طفولیت عیسیٰ توما کی لکھی　۱۲ انجیل دوم طفولیت عیسیٰ توما کی لکھی

۱۳ انجیل تھی آز　۱۴ انجیل مرقس جو مصریوں کی کہلاتی ہے

(از ترجمہ انگریزی سیل صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء صفحہ ۴۳) ۱۵ انجیل برنباس

۱۶ انجیل تھی ڈیس　۱۷ انجیل پال　۱۸ انجیل پلس　۱۹ انجیل بی سیلی ڈس　۲۰ انجیل تھہیں

۲۱ انجیل لی اونیتز　۲۲ انجیل انکارنتیس　۲۳ انجیل حوا　۲۴ انجیل یہودیا　۲۵ انجیل جوڈ

۲۶ انجیل جوڈس اسکریوط　۲۷ انجیل مارشین　۲۸ انجیل امرن تھس　۲۹ انجیل ناصریان

۳۰ انجیل کاملیت　۳۱ انجیل سی تھینس　۳۲ انجیل تھی تن　۳۳ انجیل حقیقت جو ویلن ٹی نین پاس تھی

۳۴ انجیل وینٹس　۳۵ نامہ مریم بنام اگناشس　۳۶ نامہ مریم بنام سسلیان　۳۷ کتاب پیدائش مریم

۳۸ کتاب مریم　۳۹ تاریخ اور حدیث مریم　۴۰ کتاب مریم کی معجزات مسیح　۴۱ کتاب سوالات صغیر و کبیر مریم

۴۲ کتاب نسل مریم　۴۳ کتاب مریم انگشتری سلیمانی　۴۴ کتاب عقاید حواریان انتو ڈکشن ہارن صاحب

اور علوم بیبل کے مطبوعہ ۱۸۲۵ء لندن جلد ۱ صفحہ ۲۴۲　۴۵ کتاب تعلیم حواریان از ورکس

لارڈنر صاحب مطبوعہ ۱۸۲۹ء لندن جلد ۴ صفحہ ۱۰۶　۴۶ کتاب اعمال پطرس　۴۷ کتاب

اوّل مشاہدات پطرس　۴۸ کتاب دوم مشاہدات پطرس　۴۹ نامہ پطرس بنام کلیمنس

۵۰ کتاب مباحثہ پطرس　۵۱ کتاب تعلیم پطرس　۵۲ کتاب وعظ پطرس　۵۳ کتاب آداب نماز پطرس

۵۴ کتاب خانہ بدوشی پطرس　۵۵ کتاب قیاس پطرس　۵۶ کتاب اعمال یوحنا　۵۷ کتاب خانہ بدوشی یوحنا

کتاب حدیث یوحنا نامہ یوحنا بنام ہیدردیک مریم کا وفات نامہ جو یوحنا نے لکھا
تذکرہ مسیح اور انکے نزول کا صلیب سے جو یوحنا نے لکھا تھا کتاب مشاہدات دویم یوحنا
کتاب آداب نماز یوحنا کتاب اعمال اندریاہ کتاب آداب نماز متی کتاب انجیل فلپ
کتاب اعمال توما ازانشوٹوکشن ہارنصاحب اور برعلوم بیبل کے مطبوعہ ۱۸۲۵ء جلد ا صفحہ ۲۲۳
کتاب مشاہدات توما کتاب خانہ بدوشی توما کتاب آداب نماز یعقوب
وفات نامہ مریم جو یعقوب نے لکھا کتاب حدیث تھی آز کتاب اعمال تھی آز
کتاب آداب نماز مرقس مرقس کی کتاب پی ٹشین نامہ بارنباس بلارڈنر صاحب کے
ورکس مطبوعہ ۱۸۲۹ء لندن جلد ۴ صفحہ ۱۰۶ کتاب اعمال پال یا شہادت تھکلا
اوّل ہارنصاحب کا انشوڈکشن مطبوعہ ۱۸۲۵ء جلد ا صفحہ ۲۴۴ کتاب اعمال پال
یا شہادت تھکلا دویم کتاب اعمال پال نامہ پال بنام لاودکیان کہ منہ کلیسیاں ہیں باب ۱۹
تین نامی پال کے بنام تھسلکونیاں نامہ پال بنام یہودیان یہہ خط سریا زبان کے ترجمہ
پیسکیٹو میں شامل ہے تین نامے پال کے بنام کرنتھیان اوّل کا تھیں ۵ باب ۹
دویم ایضاً ۱۰ باب ۹ نامہ پال در جواب نامہ کرنتھیان چھ نامی پال کے بنام سنیکا
ہارنصاحب کا انشوڈکشن اور برعلوم بیبل کے مطبوعہ ۱۸۲۵ء لندن جلد ا صفحہ ۲۴۴
کتاب مشاہدات اوّل پال کتاب مشاہدات دویم پال کتاب ورثن پال کتاب خطبات پال
پال کی کتاب منتر سانپ کتاب پری سیبشن پال مکاشفات سرنتھیس
اعمال حواریان جو ابی اونیٹر کے پاس تھے کتاب پال کی ہیڈش کتاب جیمس
کتاب اعمال حوارین ابیونیس کے اعمال حواریان بن تی شیس اعمال حواریان لیانیس
اعمال حواریان بیوتھان اعمال حواریان جو منی چئیر پاس تھے اعمال حواریان سلیوکس
مکاشفہ سٹیفن نامہ تھمیسن ماتی لنست نامہ اوّل کلیمنٹ بنام کارنتھیر
نامہ دویم کلیمنٹ بنام کارنتھیر نامہ اگنیشس بنام ای سینٹر نامہ اگنیشس بنام میگنی شینس

۱۱۸ نامہ اگنی شیس بنام ترلینیز ۱۱۹ نامہ اگنی شیس بنام رومیان نامہ اگنی شیس بنام فلی دل فینس ۱۲۰ نامہ اگنی شیس بنام سمرنتیز ۱۲۱ نامہ اگنی شیس بنام پولی کارپ ۱۲۲ نامہ پولی کارپ بنام فلی پینز ۱۲۳ گڈریہ ہرمس کا ۱۲۴ احکام ہرمس ۱۲۵ تمثیل ہرمس

ان کتابونکے سوا چند کتابین ایسی تہین جنکو کہتے تہے کہ خود حضرت مسیح علیہ السلام نے لکہی ہین اونکی تفصیل یہہ ہے از انٹروڈکشن ہارنصاحب مشتملہ علوم بیبل مطبوعہ ۱۸۲۵ء لندن جلد ا صفحہ ۶۴۲

۱۲۶ نامہ بنام ابیگارس ۱۲۷ نامہ بنام پیتر و پال ۱۲۸ کتاب تمثیلون اور وعظ کی ۱۲۹ کتاب مناجات مسیح کی ۱۳۰ کتاب سحر کی ۱۳۱ کتاب پیدایش مسیح اور مریم ۱۳۲ نامی جو آسمان پر سے گرے ایضاً ہارنصاحب صفحہ ۶۴۲ ۱۳۳ نامہ حضرت مسیح جو منی کیس نے پیدا کیا

جن کتابون پر کسی کتاب کا حوالہ نہین ہے اونکا نشان ملیگا اکسہو مو اور اپوکریفل نیو ٹسٹمنٹ مین جو ۱۸۲۰ء لندن مین چہپی ہے

یہہ تفصیل کتابونکی جو لکہی گی وہ ہے جو ہمنے اگلی کتابون مین پائی ہے اور کچہہ تعجب نہین کہ اونکے سوا اور بہی کچہہ تحریرین معتبر نا معتبر ہون جنکے اطلاع ہم تک نہ پہنچی ہو پادری ویری صاحب فرماتے ہین کہ جعلی انجیلون کے موجود ہونیسے ہم ناواقف نہین ہین بلکہ جن جعلی انجیلون کا ہارنصاحب نے اپنی تصنیف مین حوالہ دیا ہے وہ ہمارے پاس ہی موجود ہین انکو بعض بدعتیون نے مروج کرنا چاہا تہا مگر وے اپنے فاسد ارادہ مین کامیاب نہو سکے انتہے از اخبار نور افشان مطبوعہ مطبع امریکن مشن لدیانہ نہم جولائی ۱۸۷۴ء صفحہ ۱۲۳ کالم ۳ نمبر ۲۸ جلد ۲

سکرمنٹ ۲

قسم اول کی کتابون مین سے منجملہ کل ۶۷ کتابکے رومن مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲ و ۲۲ مین جو اس ملک کے سب عیسائیون کی تعلیم کی بنیاد ہے اسطرح پر تقسیم لکہی ہے کہ صاحب تواریخ یوسی بیوس تین طرح کی کتابونکا ذکر کرتا ہے پہلے وہ جنکے اصل و معتبر ہونے پر سبکے سب متفق الراے

ہین دوسری وہ جنکی نسبت بعضونکو شک تہا تیسری وہ جنکی نا معتبری پر سب ایکہی طرحکا
منشا اور یقین رکہتے تہے پہلے مین چار انجیل رسولون کے اعمال مقدس پولوس کے چودہ خط
مقدس پطرس کا پہلا خط مقدس یوحنا کا پہلا خط مندرج کرتا اور اسکے ساتہہ یہہ کہتا کہ شاید
موقع ہے کہ مکاشفات کی کتاب اسمین شامل کیجاے دوسرے مین یعقوب کا خط یہوداہ کا خط
مقدس پطرس کا دوسرا اور تیسرا خط شامل کرتا اور تیسرے مین کوئی کتاب جو انجیل مین شامل ہے
مندرج نہین کرتا لیکن اونکا ایسا ذکر ہے کہ بعضون نے اوس خط کی جو عبرانیونکے نام ہے
اور مکاشفات کی کتاب کی بابت شک کیا تہا کہ آیا قانون مجموعہ مین شامل کرنا بجا ہے یا نہین فقط
تمت کلامہ اور طلوع آفتاب صداقت نارتہہ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی کیطرف سے چہاپہ مرزاپور
سنہ ۱۸۶۵ء صفحہ ۲۱۸ مین ان ساتون کتب مشکوکہ کی بابت یوسیبیوس کا یہہ قول
منقول ہے کہ چاہے وے سچ مچ اس رسول کے ہون چاہے وے اوسی نام کے دوسرے
شخص کے لکہے ہوے ہون انتہے اور سریانی ترجمہ مین ہی جو بزعم عیسائیان ایک سو برس سے
ایکسو پچاس برس کے درمیان مین لکہا گیا وہ خطوط جنکو یوسیبیوس نے مشکوک تہایا نہین ہین اور یہہ
راے عیسائیون مین عام ہے اسلئے اسکی بابت بہت سی سندین لانا ضرور نہین ہے چنانچہ
پادری فانڈر صاحب نے ہی اختتام دینی مباحثہ کے صفحہ ۳۸ مین یہی لکہا ہے
پس انمین جو مشکوک ہین اونکی فہرست یہہ ہے تتمہ کتاب

یعقوب کا خط	یہوداہ کا خط	پطرس کا دوسرا خط	یوحنا کا دوسرا خط	یوحنا کا تیسرا خط
عبرانیونکو خط	مکاشفات یوحنا			

اب انمین جو معتبر سمجہی جاتی ہین اونکا حال سُنئے تب ان نا معتبر کتابون پر ہی غور کرنا چاہیے
پہلے مین مقدم چار انجیلین ہین دو انجیلین متی اور یوحنا کے نام سے جو حضرت عیسیٰ کے شاگرد تہے
کہلاتی ہین اور دو انجیلون کے مصنف مرقس اور لوقا جو حضرت عیسیٰ کے شاگرد نہین مگر
صرف حواریون کیطرف سے انجیل سنانے والے تہے مشہور ہین

انجیل متی

اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۲۷ اور مفتاح الکتاب صفحہ ۱۴۹ مین لکھا ہے کہ متی حواریکی انجیل قدیم ہے اگرچہ یقین سے نہین کہہ سکتے کہ ان اناجیل اور نامجات جو اوسمین مشتمل ہین کس تاریخ اور سال مین لکھے گئے اکثرون نے ایسا ٹھہرایا ہے کہ متی حواریکی عبرانی انجیل سنہ ۳۱ عیسوی مین لکھی گئی اور یونانی انجیل سنہ ۶۱ عیسوی مین انتہے پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲۰ مین لکھا ہے بعضے گمان کرتے کہ متی کی انجیل عبرانی مین ہی ہوگی اور اوس عبرانی انجیل کی تصنیف کے سنہ ۳۸ع لکھے ہین اور مقام تصنیف یہودیہ اور سبب تصنیف یہہ کہ عبرانی عیسائیون کیواسطے لکھی گئی لارڈنر نے اپنے کتاب مطبوعہ سنہ ۱۸۲۷ع مقام لندن کے صفحہ ۵۴۷ جلد ۲ مین تین قول ایسے لکھے ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ متی کی انجیل عبرانی مین تہی اور صفحہ ۹۵ جلد ۴ مین یوسیبس کا قول لکھا ہے کہ انجیل متی عبرانی مین تہی اور پہر صفحہ ۱۶۵ مین اتہناسیس کا اور صفحہ ۱۷۴ مین سرل کا قول لکھا ہے کہ متی کی انجیل عبرانی مین تہی اور صفحہ ۳۴۹ مین جروم کا اور صفحہ ۵۰۱ مین اگسٹائن کا قول لکھا ہے کہ متی کی انجیل عبرانی مین تہی الی فینیس کہتا ہے کہ متی نے انجیل کو عبرانی مین لکھا تہا نہ یونانی مین جیسے کہ بعضے قائل ہین کہ متی نے دونون زبانین انجیل کو لکھا ہے اور ریو صاحب اپنی تاریخ انجیل ہین لکھتے ہین کہ یہہ بات غلط ہے جو لوگ کہتے ہین کہ متی نے انجیل یونانی مین لکہی تہی اسلیئے یوسی بیس اپنی تاریخ مین اور اسیطرح بہت مرشدون عیسائی نے لکھا ہے کہ متی نے انجیل عبرانی مین لکہی ہے نہ یونانی مین تمت کلام ریو صاحب

ہارن صاحب نے جلد ۴ اپنی تفسیر مین ان علماء کے نام جو انجیل متی کو عبرانی مین جانتے یہہ لکھے ہین

بلزین گروٹیس کسابن بشپ الٹن بشپ ٹاملائن ڈاکٹر کیو

ہمنڈ ل ہارورڈ اودن کین ہل اے کلارک سائمن ٹمی ہنٹ

پھی ٹیس ڈوپن کامٹ میکائیس اہری نیس اربیتن سمرل

ایلی فاینس گریز استم جیروم

اسکاٹ صاحب مفسر رومن نے اس انجیل کی بابت یون لکھا ہے قولہ متقدمین کی گواہی سے
معلوم ہوتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل سب سے پیشتر قریب ۶۳ء مین خاصکر یہودیون کیواسطے
لکھی بعضے قدیم مصنف کہتے ہین کہ اوسنے پہلے عبرانی زبان مین لکھی کہ وہ اوس ملک کا محاورہ
تہا اور آخر کو یا تو اوسنے آپ یا کسی ہم عہد نے اوسکا ترجمہ یونانی زبان مین کیا چنانچہ پاپیس
جو پالی کارپ کا رفیق تہا اور جسنے خود یوحنا کو دیکہا کہتا ہے کہ متی نے عبرانی زبان مین لکہا
اور ہر ایک اپنے مقدور کے موافق اوسکا ترجمہ کرتا تہا اور اتہناسیس لکہتا ہے کہ یعقوب
جو خداوند کا بہائی تہا اوسکا ترجمہ یونانی زبان مین کیا فقط از رومن تفسیر اسکاٹ صاحب
چہاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۷ و ۱۸ اور پادری فانڈر صاحب نے اختتام دینی مباحثہ صفحہ
۳۷ چہاپہ سکندرہ اکبرآباد سنہ ۱۸۵۵ء مین لکہا ہے کہ یا حواریون کی کسی مرید نے اوسکا ترجمہ
یونانی مین کیا ہے انتہے لیکن اس سے کوئی یہہ نہ سمجہے کہ یہہ یونانی ترجمہ صحیح اوسی عبرانی انجیل کا
ہے یہہ گمان تبہی درست ہوتا کہ جب وہ عبرانی انجیل بہی کہین دنیا مین باقی ہوتی
جسطرح اب بیسیون ترجمے اس یونانی انجیل کے ہوتے ہین مگر اصل یونانی بہی موجود ہے
ضایع نہین کی گئی اب اگر کوئی کہے کہ وہ قران بہی سب جلائے گئے جو اس قران مروج سے
پیشتر تہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ قران غیر مرتب اور ناتمام ہونیکے سبب جلائے گئے
اور انجیل عبرانی صحت کیحالت مین گم کی گئی یہہ قران مروج اوسی زبان عربی مین موجود ہے
اور انجیل عبرانی کا صرف یونانی ترجمہ ہے وہ معتبر صحابہ کے ہات سے مرتب ہوا اور یہہ
حواریون کے کسی لا معلوم الاسم شاگرد کے ہات سے ترجمہ ہوئی پہر یہہ کہ مرتب ہونے اور
ترجمہ ہونے مین بہی بڑا تفاوت ہے یعنے قران صرف مرتب ہوا اور انجیل تو ترجمہ کی گئی اب
خدا جانے کہ کیسا ترجمہ ہوا اور بڑا مطلب اس بیان سے یہہ ہے کہ ثابت نہین ہوتا
کہ یہہ ترجمہ اوسی عبرانی انجیل کا ہے نہ انجیل کی عبارت سے اور نہ عیسائی علما کے قول سے

کیونکہ جب ترجمہ کرنیوالے ہی کا تحقیق حال معلوم نہین تو ترجمہ کی صحت اور سند آغاز اوسکے
کون بتلا سکتا ہے بلکہ یہہ بھی کون کہہ سکتا ہے کہ یہہ انجیل یونانی ترجمہ اوسی عبرانی انجیل کا ہے
یا کوئی دوسری تصنیف کی گئی ہے اور اسکا ثبوب کیا ہے

سائیکلوپیڈیا برٹنیکا کے جلد ۱۹ مین لکھا ہے کہ عہد جدید کی سب کتابین یونانی مین لکھی گئین
الا انجیل متی اور نامہ عبرانیان کہ جنکا عبرانی زبان مین لکھا جانا یدلایل متیقن ہے انتہے
پانتینس حکیم جو قریب سنہ ۱۸۰ء کے بت پرستی کا اسطویقی مذہب چہوڑکر عیسائی ہوگیا تہا
کئی سال تک مدرسہ سکندریہ کا مدرس رہا یہانتک کہ کچھ لوگ ہند سے وہان سکندریہ مین
اوسکے پاس آئے اور عرض کی کہ مذہب مسیحی کے معلم وہان روانہ فرمائی ــ جروم لکھتا ہے
کہ جب پانتینس اون ملکونمین پہونچا اوسنے دیکھا کہ وہان بارتہولما حواری نے پیشتر ہی سے
عیسی مسیح کی آمد کا مژدہ متی کی انجیل مقدس کے موجب پہونچا رکہا ہے اور اوس انجیل کو
جو عبرانی مین لکھی تہی اسکندریہ مین واپس لایا انتہے از اردو تواریخ کلیسا مطبوعہ سنہ ۱۸۶۷ء
صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۲ طامس اسکاٹ مفسر انگریزی کا یہہ قول ہے کم معلوم ہے بابت لکھنے والے
اس انجیل (یعنے انجیل متی) کے سوا اسکے جتنا کہ اوسنے آپ لکھا ہے (یعنے اوسی انجیل
مین) اپنی بابت (یعنے اپنے شاگرد ہونیکی بابت اور وہ بھی بصیغۂ غایب گویا کوئی دوسرا
بیان کرتا ہے متی کا حال اور نہ یہہ کہ اوسمین کچھہ تصنیف انجیل کا ذکر ہو) یہہ اکثر خیال کیا جاتا
ہے کہ وہ لکھی گئی قریب آٹھہ برس بعد صعود مسیح کے فقط تمت کلامہ یعنے عبرانی انجیل
قریب اٹھہ برس بعد صعود حضرت عیسیٰ کے لکھی گئے

ہارنصاحب کی کتاب کی چوتہی جلد مین لکھا ہے کہ بعضے قدیم علمار کا قول ہے کہ متی اور
مرقس اور لوقا کے پاس عبرانی مین ایک ایسا صحیفہ تہا جسمین حضرت عیسیٰ کے گذارشات
لکھے تہے اور اونہون نے اوس سے نقل کیا متی نے بہت اور لوقا اور مرقس نے تہوڑا
یعنے اگرچہ پادری فانڈر صاحب نے اختتام دینی مباحثہ چھاپہ سکندرہ ۱۸۵۵ء صفحہ ۱۳۶ او

۱۲ مین لکھا ہے کہ ہار نصاحب یہہ بات تسلیم نہین کرتا تہے فاضل نورٹن صاحب نے اپنی
کتاب علم اسناد مطبوعہ شہر بوسٹن ۱۸۳۷ع دیباچہ جلد اول مین اکہارن کے قول سے لکہا ہے
لا ابتدا ے ملت مسیحی مین دریان احوال مسیح ایک مختصر سا رسالہ تہا جائز ہے کہ کہا جاوے کہ یہی
اصلی انجیل تہی اور غالب یہہ ہے کہ یہہ انجیل اون مریدونکے واسطے بنائی گئی تہی جنہون نے اقوال
مسیح اپنے کان سے نہ سنتے تہے اور نہ اونکے حالات اپنی آنکہون سے دیکہے تہے چنانچہ یہہ
انجیل بمنزلہ قالب کے تہی اور اوسمین حالات مسیح ترتیب سے نہ لکہے تہے اور یہہ انجیل جمیع
اناجیل مروجہ صدی اول و دوم و نیز انجیل متی لوقا و مرقس کا ماخذ تہی پہر یہہ تینون انجیلین
یعنے متی لوقا و مرقس دوسری اور انجیلون پر فوقیت لے گئین اسواسطے کہ ان تینون مین
اگرچہ کچہہ اصل سے کمی ہوئی تہی لیکن اون لوگون کے ہات پڑین جنہون نے اوسکا نقصان متدارک
کردیا اور دوسرے اور انجیلون سے جو حالات مسیح موقوعہ بعد نبوت پر مشتمل تہین جیسے انجیل
فرقہ ناسیون یا انجیل ٹی ٹیشن (ٹی ٹنس) وغیرہ سے بیزار ہوگئے تہے پس دوسرے اور
حالات بہی جیسے کہ نسب نامہ مسیح اور حال ولادت و بلوغ وغیرہ اوسکے ساتہہ شامل کردی
چنانچہ یہہ حال اوس انجیل سے جو تذکرہ کرکے مشہور ہے اور جس سے جسٹن نے نقل کیا
تہا اور انجیل سرن تہس سے بخوبی ظاہر ہے اور اگر ہم اون انجیلون کے باقی ماندہ اجزا سے
مقابلہ کرین تو معلوم ہوجاتا ہے کہ زیادتی اصل انجیل مین بتدریج واقع ہوئی ہے پہر لکہتا ہے
کہ یہہ کمی زیادتی اگر انجیل مین نہ واقع ہوئی ہوتی تو سلوس مورخ معتبر و مشہور کیون یہہ تعرض
کرتا کہ عیسائیون نے اپنی انجیلین تین بار یا چار بار بلکہ اس سے زیادہ بدلی ہین پہر فاضل نورٹن
لکہتا ہے کہ کوئی یہہ خیال نکرے کہ یہہ صرف اکہارن کے راے ہے اسواسطے کہ اکہارن
کی کتاب سے بڑہ کر کوئی کتاب ملک جرمن مین ابتک مقبول نہین ٹہری ہے بلکہ بہت علما
متاخرین جرمن نے درباب اناجیل کے و نیز ان امور کے بارہ مین جس سے انجیل کی صحت
پر الزام آتا ہے اکہارن کے ساتہہ اتفاق راے کیا ہے انتہے موشیم صاحب نے اپنی تاریخ

کے جلد اول مین جو ۱۸۳۲ع مین چہپی ذیل بیان فرقہ ناصریان اور فرقہ ابیونی کے لکہا ہے کہ دونون کے پاس ایک انجیل تہی جو ہماری انجیل سے مختلف ہے اور اوس انجیل کی بابت ہمارے علماء مین اختلاف ہے اور میکلین نے اسجا بطور حاشیہ کے لکہا ہے کہ انجیل ناصریون والی یا عبرانی یقیناً وہی ہے جو فرقہ ابیونی کے پاس تہی اور انجیل بارہ حواریون کی کرکے مشہور ہے انتہے رومن تواریخ کلیسیا حصہ دوسرا ۱۳ باب شمار ۱۰۳ صفحہ ۹۷ چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۱ع مین لکہا ہے کہ ابیونی فرقہ کے لوگ جانتے تہے کہ مسیح محض آدمی ہے اور وہ صرف متی کی انجیل کو قبول کرتے تہے اور اوسیکو مانتے فقط یعنے متی کے عبرانی انجیل کو اور نسب اوس انجیل مین نہ تہا مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲۹ سے ظاہر ہے کہ ابیونی فرقہ پہلی صدی مین اور یوحنا حواری کے زمانہ مین موجود تہا انتہے

انجیل متی کے عبرانی زبان مین ہونے کی ایک دلیل یہہ بہی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی زبان عبرانی تہی چنانچہ متی ۲۷ باب ۴۶ آ مین ایلی ایلی لما سبقتانی اور مرقس ۵ باب ۴۱ مین تالیتا قومی اور ۷ باب ۳۴ مین افتا اور متی ۲۸ باب ۹ اور لوقا ۲۴ باب ۳۶ اور یوحنا ۲۰ باب ۱۹ و ۲۱ و ۲۶ مین سلام بطرز اسلام یہہ سب حضرت عیسیٰؑ کا قول لکہا ہے اور اعمال ۲۶ باب ۱۴ مین مسیحؑ کے عروج سے کئے تیس برس بعد کا واقعہ لکہا ہے کہ پلوس نے اگرپا بادشاہ سے کہا مین نے ایک آواز (یعنے مسیح کی) سنی کہ عبرانی زبان مین کہتے تہے انتہے

یہہ بات نہایت بعید از قیاس ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے کوئی کتاب اپنے شاگردون کو ندی ہو اور اگر مسیح نے شاگردونکی ہدایت کے لئے کوئی کتاب دینے کی ضرورت نہین سمجہی تو بعد اوسکے کیا ضرورت تہی جو بغیر حکم مسیحؑ کی نہ صرف ایک بلکہ چار انجیلین لکہی لیکن مگر اس بات کا کہ حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ مین کوئی انجیل موجود تہی مرقس ۱ باب ۱۵ سے پتہ ملتا ہے یعنے مسیحؑ نے فرمایا کہ توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ انتہے اور اسیطرح مرقس

۱۰ باب ۲۹ مین ہے اور اسیطرح متی ۲۶ باب ۳۱ مین بہی ہے غرض انجیل متی عبرانی مین تہی وہ اب صفحہ جہان سے گم ہے اور یہہ یونانی انجیل کہ جسکا مصنف بقول جرُوم نامعلوم موجود ہے اور ڈاکٹر ولیمس اور چہاپنے والے انجیل فرقہ یونی ٹیرین کے باب اوّل اور دوم اس انجیل کو الحاقی بتلاتے مین اور بعض نسخون ترجمہ لاطینی مین نسب نامہ اس انجیل سے الگ کردیا ہے

اعتراضات نسب نامہ مندرجہ اول باب متی پر

اول یہہ کہ متی ۱ باب ۱۷ مین ہے کہ سب پشتین ابراہام سے داوُد تک چودہ پشتین ہین اور داوُد سے اوسوقت تک کہ بابل کو اوٹہہ کر چلے گئے چودہ پشتین ہین اور بابل کو اوٹہہ جانے سے مسیح تک چودہ پشتین ہین انتہے حال آنکہ یہہ تین قسمین چودہ چودہ پشتون کی سراسر غلط ہین کیونکہ اگر حضرت ابراہام اور حضرت داوُد کو بہی شامل کرلین تب پہلی قسمت مین چودہ ہوتے ہین اور دوسری قسمت مین یہکنیا کو شامل کرلین تب چودہ پورے ہوتے ہین لیکن تیسری قسمت مین سب نام حضرت عیسٰی ملاکر صرف تیرہ ہین پس متی نے سہو سے یہہ غلطی کی اور کاتب کے سہو کا گمان مطلق غلط ہے کیونکہ پورفری نے جو تیسری صدی مین تہا یہہ اعتراض کیا تہا

دوسرا یہہ کہ قسمت دوم مین جو حضرت سلیمان سے شروع اور یہکنیا پر ختم ہوتی ہے متی چودہ پشتین بتلاتا ہے حال آنکہ اوّل تواریخ ۳ باب سے ظاہر ہے کہ حضرت سلیمان سے یہکنیا تک اٹھارہ پشتین ہوتی ہین اور اسی باب مین نیومن صاحب تاسف کی راہ سے کہتا ہے کہ دین عیسوی مین ایک اور تین کو ایک ماننا پڑا تہا اب اٹھارہ اور چوّدہ کو بہی ایک ہی کہنا پڑا کیونکہ کتب مقدسہ مین تو غلطی کا احتمال ہو ہی نہین سکتا انتہے

تیسرا یہہ کہ متی ۱ باب ۸ مین عوزیا کو یورام کا بیٹا لکہتا ہے حال آنکہ وہ اوسکے پرپوتے کا بیٹا ہے اور متی نے غلطی سے تین بادشاہون کے نام یہان چہوڑدیے ہین دیکہو اوّل

تواریخ ۳ باب ۱۱ اور ۱۲ چوتھے یہہ کہ متی ۱ باب ۱۱ مین یہکنیا کو یوسیاہ کا بیٹا لکہا ہے حالانکہ
وہ اوسکا پوتا تہا اور یہان بہی متی سے ایک نام چہوٹ گیا **پانچوین** متی نے یہکنیا کے بہائی
لکہے ہین حالانکہ عہد عتیق کی کتابون سے اوسکا کوئی بہائی ثابت نہین ہوتا وہ اپنے باپ کا
صرف ایکلوتا بیٹا تہا اول تواریخ ۳ باب ۱۵ و ۱۶ **چہٹے** متی نے زروبابل کو شلتائیل کا بیٹا
لکہا ہے حالانکہ وہ اوسکا بہتیجا اور فدایا کا بیٹا ہے **ساتوین** متی نے ابیوہ کو زروبابل
کا بیٹا لکہا ہے حالانکہ اوسکے بیٹون مین یہہ کسیکا بہی نام نہ تہا سوا اسکے نسب نامہ پر اور بہی
اعتراض ہین کہ طول ہوجانیکے ڈر سے مین نے نہین لکہے پس جب ایک نسب نامہ
مین متی نے اتنی غلطیان کی ہون تو اونکے سب کتاب مین خدا جانے کتنی
غلطیان ہونگین اسواسطے کہہ سکتے ہین کہ جب یہہ ثابت ہوا کہ مورخ کی تحقیق مین قصور ہے
تو اوسکا کلام قابل اعتبار نہین پہر یہہ کہ متی مین (۱ باب ۱) مسیحؑ کو
داؤدؑ کی نسل سے لکہا ہے لیکن لوقا ۱ باب ۳۶ مین مریم کو الیسبات کے رشتہ دار لکہا ہے
جو کہ ذکریا کاہن کی بی بی اور ہارون کی بیٹیون مین تہی (لوقا ۱ باب ۵) جس سے ظاہر ہے کہ مریم اور یوسف لیوے
کے فرقہ سے تہے جو کہ کہانت کے لیے مخصوص تہا گنتی ۱۸ باب ۲۰ – ۲۳ یشوع ۱۳
باب ۱۴ اور ۳۳ ۱۴ باب ۳ و ۴ اور داؤدؑ یہوداہ کے فرقے سے تہے نہ یہہ کہ لیوی کے فرقہ سے
اور ہر فرقہ کی لڑکی اپنی ہی باپ کی فرقہ مین بیاہی جاتی تہی گنتی ۳۶ باب ۸ و ۹ پس مسیحؑ
یا داؤدؑ کی نسل سے نہ تہے تو متی نے غلط لکہا یا الیسبات مریم کی رشتہ دار نہ تہی تو لوقا نے
غلط لکہا ایک عبارت صریح مغالطہ کی یہہ ہے کہ متی اور لوقا نے جو مسیح کو یوسف کا بیٹا لکہہ
داؤدؑ کے خاندان مین شامل کیا اور بار بار مسیح کو ابن داؤدؑ لکہا ہے اور بڑی دلیری سے
خدا کے وعدہ کا ذکر کیا کہ مسیحؑ داؤدؑ کی نسل سے ہوگا اعمال ۲ باب ۳۰ لیکن جبکہ مسیحؑ کی
پیدائش کنواری مریم سے صرف روح القدس کے وسیلے سے ہوئے تو یوسف سے
مسیحؑ کو پیدائش کے باب مین علاقہ کیا تہا پس یہہ نئی زبردستی ہے کہ خواہی نخواہی یوسف کا

صرف زبانی بیٹا بناکر داؤد کی نسل مین داخل کیا اگر حضرت عیسیٰ یوسف نجار سے
پیدا ہوئے ہوتی تو روح القدس سے پیدا ہونیکی فضیلت کیا تہے (متی ا باب ۱۸) اور بڑا
تعجب یہہ ہے کہ علماء عیسائی روح القدس کی پیدایش باپ اور بیٹے یعنے مسیح سے
سمجہتے ہین دیکہو اعتقاد نامہ کلیسیا وغیرہ اور اس جگہہ بیٹا روح القدس سے پیدا ہوا یعنے
کبہی روح القدس بیٹے سے اور کبہی بیٹا روح القدس سے پیدا ہوتا ہے الغرض خدا کا وہ
وعدہ تو (اعمال ۲ باب ۳۰) تب پورا ہوتا کہ جب حضرت مریم حضرت داؤدؑ کی نسل سے
ہوتین اور یوسف کے حضرت داؤد کی نسل مین ہونے سے خدا کا وہ وعدہ کہان پورا ہوا
کیونکہ وعدہ تو یہی تہا کہ داؤد کی نسل سے مسیح کو پیدا کرونگا اور اگر زبانی بیٹا کہنے سے حضرت
عیسیٰ یوسف کے وسیلے حضرت داؤد کی نسل مین ہوگئے تو وہ لوگ جو حضرت داؤد کی نسل
مین حقیقتاً پیدا ہوکر اسرائیلی بادشاہت یا نبوت کے لئے مسیح کئی گئی اونکا مسیح سے
کہین زیادہ رتبہ ہوگا اور وہ خدا کا وعدہ خاص کر اونہین کے لئے سمجہا جاتا ہوگا
اسکاٹ صاحب رومن مفسر نے متی ا باب کی تفسیر مین یون لکہا ہے کہ یہہ نسب نامہ پہلی
آیت سے سولہوین آیت تک مندرج ہے اور اوس سے یہہ ثابت ہے کہ یسوع مسیح
نبیون کی پیشین گوئی کے بموجب ابراہام اور داؤد کا بیٹا یعنے اونکی اولاد مین تہا اور اسکا
ثبوت یہودیونکے واسطے بہت ضرور تہا اسنے لیکن جب مسیح کو یوسف سے کچہہ بہی علاقہ
تہا تو یہہ ثبوت عجیب زبردستی کا تہا کیونکہ مریم تو یوسف کی بیوہ ہی تہی جو یوسف کے نام
اولاد جاری کرتی اور اولاد تو اوس شوہر کے نام سے جاری ہوتی تہی جو بے اولاد مرجاتا
(استثنا ۲۵ باب ۵ و ۶) اگرچہ یہوداہ کی اولاد اوسکے بیٹون کے نام سے ہی نہ کہلائی
(پیدایش ۳۸ باب ۱-۲۶) اور اسکے سوا یہہ ثابت نہین کہ مسیح کے اور بہائی یوسف
نہ پیدا ہوئے ہون اس حالت مین یوسف کا بے اولاد ہونا ہی ثابت نہین ہے
رومن تفسیر متی ا باب ۲۵ کی تفسیر مین لکہا ہے (صفحہ ۲۵) اغلب یہہ ہے کہ اوسکے الغ

حضرت مریم کے) اور یہی لڑکے یوسف اوسکی شوہر سے پیدا ہوئے ہوں کہ جسکی کچہہ خبر تحقیق
ہمکو نہیں پہنچی تہے پہر کیا ضرور تہا جو مسیح کو یوسف کا بیٹا اور داؤد کی نسل کہا دیکہو روم من تفسیر سکاٹ
صاحب متی ۱۲ باب ۴۶ پر صفحہ ۲۰ چھاپہ الہ آباد ۱۸۴۶ء جلد اول حضرت عیسیٰ نے تو آپ
ہی نسل داؤد میں ہونے سے انکار کیا ہے دیکہو متی ۲۲ باب ۴۵ پس جب داؤد اوسکو خداوند
کہتا ہے تو وہ اوسکا بیٹا کیونکر ٹہہرا فقط اور کبہی حضرت عیسیٰ نے ایکدفعہ بہی اپنے کو ابن یوسف
نہیں کہا ہے اور کون حضرت عیسیٰ کو یوسف کا بیٹا بنا سکتا ہے

پادری فانڈر صاحب نے اختتام دینی مباحثہ کے آخر کتاب یعنی صفحہ ۴۸ و ۴۹ چھاپہ سکندرہ
اکبر آباد ۱۸۵۵ء مین لکہا ہے سلمون کے بعد کتنے نام اوس نسب نامہ مین چہوڑ دیئے گئے
ہین اور تواریخ کی کتابون مین بہی وہی نام چہوڑ دیئے گئے ہین انتہے اسکا تقصاحب مفسر
رومن نے اپنی تفسیر مین یون لکہا ہے **قولہ** اور بعضے مفسرون نے اسطرح بیان کیا ہے
کہ متی نے یوسف کے خاندان کا نسب نامہ لکہا اور لوقا نے مریم کے خاندان کا اسلیئے کہ
مریم ہیلی کی بیٹی تہی اور چونکہ عورتونکا نام لکہا جانا دستور سے باہر تہا اسواسطے اوسکے شوہر
یعنے یوسف کا نام لکہا گیا پہر ان باتونکا ثبوت اب نہین ہو سکتا کیونکہ جو کتابین نسب نامونکی
یہودیون کے پاس موجود تہین وہ سب پراگندہ اور ضایع ہو گئی ہین انتہے (از رومن
تفسیر سکاٹ صاحب چہاپہ الہ آباد ۱۸۴۶ء صفحہ ۲۲) اس تفسیر سے بہی جو بیان ہوئی
یہودی کتابونکا ضایع ہو جانا ثابت ہے لیکن یہہ جو تفسیر مین لکہا ہے کہ مریم ہیلی کی بیٹی تہی
الخ یہہ سب بناوٹ ہے اور ہر ایک عیسائی جو ذرا بہی خدا سے ڈرتا ہو کبہی نکہیگا کہ یہہ
سچ ہے اور انجیل سے کہین ان بناوٹونکا ثبوت نہین ہے چنانچہ متی ۱۵ باب ۳۹
مین ایک گانو کا نام مگدلا لکہا ہے کہ مسیح وہان گئے اور مرقس ۸ باب ۱۰ مین لکہا ہے
کہ دلمنوتا مین مسیح گئے اور اسی رومن تفسیر صفحہ ۱۲۳ مین لکہا ہے کہ دونو گانونکی سرحد
ملی ہوئی تہی اسلیئے جب ایک گانو مین گئے تو دوسرے مین بہی جانا ثابت ہو گیا یہ بناوٹ

وہ آپ ہی جانتے ہین کہ بیوقوفونکو سمجھانیکے لئے ہے کیونکہ راہ چلنے والا جریب ڈالکر نہیں ناپتا ہوا نہین چلتا ہے تاکہ دونو گانونکی حد پہچانکر اونپر چلے اور جبکہ ایسے مشہور مقامونکا نام جیسے وہ پہاڑ جسپر مسیح نے وعظ کیا تہا اور وہ پہاڑ جسپر مسیح کا چہرہ بدل گیا تہا (الکتاب کے مقامات المعروفہ صفحہ ۲۴) معلوم نہین تو ان چہوٹے گانونکا حال کیونکر معلوم ہوا اسیطرح انجیل مین مریم کو ہیلی کی بیٹی نہین لکہا ہے اور یہودیونکے پاس والی نسب ناموںکی کتابین بقول اسکا ٹصاحب مفسر رومن کے ضایع ہوگئی ہین پہر کیونکر اس بناوٹ کا اعتبار ہوسکے پہر یہہ کہ متی کا اور سب حال جوکچہہ اوسنے اپنی زندگی مین کیا کسیکو بہی معلوم نہین تو یہہ فیدا سی بات کہ جسکا کچہہ ثبوت موجود نہین ہے کیونکر معلوم ہوئی کہ متی اس انجیل کا مصنف ہے کیونکہ انجیل میں کہین نہین لکہا ہے دیکہو ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۱۵

میری دانست مین متی اور لوقا کو یہہ نسب نامہ لکہنا ہی بیضرورت تہا کیونکہ نسب نامہ تو صرف یوسف نجار تک منتہی ہوتے ہین اور حضرت عیسیٰ کو کہ جنکی پیدایش روح القدس کی تائید سے ہوئی ان نسب نامونسے کچہہ علاقہ نہین ہے بلکہ انسے حضرت عیسیٰ کی الوہیت کا عقیدہ جو عیسائی رکہتے ہین باطل ٹہرتا ہے کیونکہ الوہیت کے لئے نسب نامہ کمال تعجب کی بات ہے چونکہ حضرت عیسیٰ کو عبرانیونکے خط مین (۵ و ۷ باب) ملک صدق سے مشابہت دی گئی ہے تو ملک صدق کا (پیدایش ۱۴ باب ۱۸ و ۱۹ و ۲۰) باوجود انسانیت صحف کوئی نسب نامہ نہین ہے پس باوجود کامل الوہیت کے حضرت عیسیٰ کا نسب نامہ کیونکر جایز ہوا متی ۳ باب ۱۳ - ۱۶ مین لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو حضرت یحییٰ نے خوب پہچانکر اور باتین کرکے بپتسمہ دیا تہا اور یوحنا ۱ باب ۲۹ - ۳۵ مین معبار پہچاننے کا ذکر ہے اور بعد اوسکے جب حضرت یحییٰ کو ہیرودیس بادشاہ نے قید کیا تہا متی ۱۱ باب ۲ و ۳ مین لکہا ہے کہ یحییٰ نے قیدخانہ سے اپنے شاگردونمین سے دو کو

مسیح کے پاس بہیجا تاکہ پوچہین کہ جو آنیوالا تہا تو ہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ دیکہین فقط یعنے جبکہ حضرت یحیٰی نے حضرت عیسیٰ کو بپتسمہ دیتے وقت خوب پہچان لیا تہا اور انجیل یوحنا کے بموجب خدا نے آپ پہچنوا دیا تہا اور دو بار بلکہ تین بار پہچانا تہا یعنے ایکبار اپنی ماں کے پیٹ مین پہچانا تہا لوقا ا باب ۴۰ — ۴۴ اور دوبارہ کہ جسکا ذکر یوحنا ا باب ۲۹ و ۳۳ ۔ ۳۵ پس اسقدر پہچانکر پہر دریافت کرنیکے لئے شاگردونکو بہیجنا کیا ضرور تہا بعضے عیسائی اسکا جواب دیتے ہین کہ او رونیز حضرت عیسیٰ کا حال ظاہر ہوجانیکے لئے اسطرح پوچہوایا تہا مگر متی ۱۱ باب ۲ مین صاف لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی خبر سنکر حضرت یحیٰی نے اپنے شاگرد بہیجا تہا اگر پیشتر سے جانتے تہے تو یہہ کیون لکہا کہ خبر سنکر الخ اور لوقا ۷ باب ۱۸ مین ہے کہ حضرت یحیٰی کے شاگردون نے حضرت یحیٰی کو خبر دی تہی

پہر یہہ کہ متی ۲۷ باب ۹ مین ہے تب وہ جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تہا پورا ہوا انتہی اسکا ذکر کہین یرمیاہ مین نہین ہے بلکہ ذکریاہ مین (۱۱ باب ۱۲ و ۱۳) کچہہ ایسا ہی ذکر ہے اور کمال تعجب یہہ ہے کہ تمام علماء عیسائی اس غلطی کے قایل ہین تو بہی سیکڑون برسون سے اس غلطی ہی کی پیروی کرتے چلے آئے اور اوسکے صحیح کرنے سے دست کش رہے اور متی ۲۳ باب ۳۵ مین جو ذکریاہ بن بارخیاہ لکہا ہے یہہ بہی غلط ہے ذکریاہ بن یہویدہ چاہئے تہا دیکہو ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ اور اسکا مفصل بیان کتاب دولت فاروقی کے محراب اول رکن چہارم مین مشرح ہے اور متی ۲ باب ۲۳ مین ہے کہ وہ جو نبیون نے کہا تہا پورا ہو کہ وہ ناصری کہلائیگا انتہی یہہ بات ہی کسی نبی کی کتاب مین موجود نہین ہے اور اسکے دو ہی سبب ہین یا نبیونکی کتابین دنیا سے گم ہین یا متی نے باوجود الہام اور تائید روح القدس کے غلط لکہا

وارڈ صاحب کی کتاب اغلاط نامہ کے صفحہ ۳۷ مین لکہا ہے کہ جان کالون عقیدہ حواریون مین شک رکہتا تہا کہ یہہ عقیدہ یعنے اعتقاد نامہ حواریون کا بنایا ہے یا نہین اور اس جملہ کو

کیونکہ بہت سے بائے گئے پر چنے ہوئے تہوڑے سے مین متی ۲۰ باب ۱۶ اسے رد کرکے خارج کرتا تہا اور ہدایت المسلمین صفحہ ۲۴۴ مین بہی اسکا اقرار ثابت ہے کہ لی کی شس کہتا ہے کہ متی اور مرقس آلسس مین تحریر حالات مین مخالفت کرتے ہین اور جب تک دونون متفق ہوجائین تو اونکے قول کو لوقا کے قول پر ترجیح دیجاویگی فقط اس سے ظاہر ہے کہ یہہ انجیلین الہامی نہین ہین ورنہ ترجیح دینا کیا معنے اور یہہ کہ الہامی کتاب مین انسان کا اتنا اختیار کہ اوسکی مختلف باتونکو سیکڑون برسون بعد متفق کرنا اور تب انہین عزت دینا یعنے لوقا کے قول پر ترجیح بخشنا یہہ مرتبہ صرف خدا کے فرزندون ہی کو ہے کوئی بندہ خدا یہہ جرات نہین کرسکتا اور متی ۶ باب ۹ وغیرہ مین جو دعا مرقوم ہے اوسکا اخیر جملہ لوقا ۱۱ باب ۲ وغیرہ مین کہ وہان بہی دعا مرقوم ہے نہین ہے پس متی مین یہہ جملہ زیادہ کیا گیا یا لوقا مین سہوًا یا ارادۃً چہوڑ گیا ان دونون کتابون مین سے ایک کی غلطی کے اقرار سے کسی عیسائی کو چارہ نہین ہے اور وہ جملہ یہہ ہے کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہین آمین بس یہہ وہ باتین ہین جنکو سب عیسائی غلط جانتے ہین اب اتنی باتین ہمارے بیان سے غور کرکے دیکہنا چاہئی

اول یہہ کہ متی کی انجیل عبرانی جو مقدم ہے ضایع ہوئے دوسرے یہہ کہ اس انجیل یونانی کا مصنف لامعلوم ہے تیسرے یہہ کہ اوسکی تصنیف کی تاریخ اور سال لامعلوم چوتہے یہہ کہ انجیل عبرانی جو بارہ حواریون کی کہلاتی ابیونی فرقہ کے پاس تہے اوس فرقہ کا عقیدہ یہہ تہا کہ مسیح کو صرف انسان جانتے تہے پانچوین اس انجیل یونانی کے نسب نامہ کو سب غلط جانتے ہین چنانچہ وہ آنکہونکے سامنے موجود ہے چہٹے اس انجیل یونانی مین بہی غلطیان موجود ہین ساتوین متی اسکا مصنف نہین کہ متی کا نام اس انجیل مین اسطرح ہے گویا دوسرا شخص متی کا ذکر کررہا ہے چنانچہ متی ۹ باب ۹ مین ہے پہر جب یسوع وہان سے آگے بڑہا تو متی نام ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹہے دیکہا الخ اوراسیطرح متی ۱۰ باب ۳ کو دیکہو

خدایا جب معتبر کتابونکا یہہ حال ہے تو نامعتبر اور مشکوک کتابون کی اہل کتاب کے نزدیک کیا پہچان ہے اور مین نے مختصر کرنے کے سبب تہوڑی باتین یہان لکہی ہین اگر زیادہ لکہتا تو بہت طول ہوجاتا

حال کے علماء عیسائی بار بار یہہ دعوی کرتے ہین کہ انجیل جو زمانہ حضرت نبی آخر الزمان صلعم مین رائج تہی اور جسکا ذکر قران مجید مین ہے وہ یہی ہے جو اس زمانہ مین عیسائیون کے پاس موجود ہے دیکہو شہادت قرانی بر کتب ربانی تصنیف ولیم میور صاحب مطبوعہ لکہنو مطبع نول کشور سنہ ۱۸۶۱ع

لیکن ولیم میور صاحب کی اس کتاب سے صرف قران مجید کی صداقت ثابت ہوتی ہے نہ یہہ کہ توریت و انجیل کی جیکو ولیم میور صاحب نے اوسکا نام شہادت قرانی رکہا ہے کیونکہ زمانہ کے دستور کے موافق کوئی اپنے گواہ کو جہوٹا نہین سمجہتا اور اگر گواہ جہوٹا ہو تو وہ دعوی جسکی بابت اوسنے گواہی دی آپ ہی جہوٹا ہوجایگا پس گواہ تو فی الحقیقت سچا ہے مگر تاریخ کی کتابون سے ثابت ہے کہ حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے زمانہ مین فرقہ مانیکیس اور فرقہ ابیونیہ اور کولی ریڈینز وغیرہ فرقے تہے نہ فرقہ پراٹسٹنٹ کہ جسکی ترقی سولہوین صدی مین ہوئی تہی ابیونیون کے پاس صرف عبرانی انجیل تہی اور اوسمین نسب نامہ تک نہ تہا فانڈر صاحب اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۴۴۳ مین لکہتے ہین کہ نہ صرف مانیکیون اور ابیونیون کی انجیل کہ بدعتی تہے بلکہ سُریانی اور مصری اور ارمنی عیسائیونکی انجیل شام و عربستان وغیرہ مین مستعمل تہی انتہی اس سے ہر ذی فہم دریافت کر سکتا ہے کہ ابیونیون وغیرہ کی انجیل یہی نہتی جو پراٹسٹنٹ کے پاس ہے پس فانڈر صاحب کے قول سے مانیکیون وغیرہ کی انجیل کا عرب مین شایع ہونا یقینی اور مصریون وغیرہ کی انجیل کا قیاسی ہے اور یہہ مانیکی وہ فرقہ ہے کہ بشپ مانی بانی اوس فرقہ کا کہتا تہا کہ قول مسیح کا یوحنا ۱۰ باب ۸ مین ہے یعنے یہہ کہ جو مجہہ سے آگے آئے چور و بٹمار تہے خصوصاً حضرت موسیٰ کے حق مین ہے انتہی (از تفسیر لارڈنر جلد ۳ صفحہ ۶)

اور شاید انجیل برنباس کا قرآن مجید مین وہ ذکر ہے جسے عیسائی علمار انجیل مرقس یا لوقا
وغیرہ کی طرف اشارہ سمجھتے ہین کیونکہ قرآن مین صرف لفظ انجیل مرقوم ہے نہ یہہ کہ
متی یا مرقس یا لوقا وغیرہ

انجیل مرقس

اسکاٹ صاحب نے رومن تفسیر مین دیباچہ انجیل مرقس مین لکھا ہے قولہ مرقس کا حال
جسنے یہہ کتاب لکھی بہت معلوم نہین ہے اکثر سمجھتے ہین کہ وہ مسیح کے ستر شاگردون مین سے
تہا لیکن اسمین ایک شبہہ یہہ ہے کہ پطرس اسے اپنا بیٹا کہتا ہے اول پطرس ۵ باب ۱۳
جس سے گمان پیدا ہوتا ہے کہ وہ پطرس کے وسیلے سے ایماندار ہوا (یعنے عیسائی ہوا) یہہ
بہی ٹہیک معلوم نہین کہ کسوقت یہہ صحیفہ لکہا گیا مگر گمان غالب ہے کہ اوسکی تصنیف سنہ ۵۶ اور ۶۳ ع
کے درمیان مین ہوئی سب متفق کہتے ہین کہ روم شہر مین اوسکی تصنیف ہوئی یا جیسون نفس
مرقس صفحہ ۲۳۹ و ۲۴۰ یہہ اوسی صفحہ مین لکہا ہے کہ مرقس بہت دنون تک پطرس کا
ہم سفر رہا اور اگرچہ مسیح کے منہ سے اوسنے کلام نہ سنا ہو مگر پطرس کی صحبت مین بخوبی اچہی
طرح خداوند کے سب حالات سے واقف ہوگیا انتہے

کتاب طلوع آفتاب صداقت چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع صفحہ ۲۵۹ جو باہتمام پادری ایم اے
شیرنگ صاحب چہپی لکہا ہے مرقس اور لوقا نے خود دیکہنے والون سے سب احوال
شروع سے آخر تک دریافت کرکے اور رسولونکی نظر سے گذرا کر بیان کیا ہے انتہے
میزان الحق چہاپہ آگرہ سنہ ۱۸۵۰ع صفحہ ۵۴ مین پادری فانڈر نے لکہا ہے مرقس اور لوقا
اور اعمال کی کتاب جو مرقس و لوقا حواریون کے شاگردونکی معرفت بموجب حکم و امداد
پطرس و پولس حواریونکے مرقوم ہوئے ہین انتہے اور اسیطرح میزان الحق چہاپہ لدہیانہ
سنہ ۱۸۶۲ع صفحہ ۶۲ مین بہی ہے
رومن مفتاح الکتاب چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۷ع صفحہ ۱۴۱ مین لکہا ہے ایسا گمان کیا جاتا

ہی کہ مرقس پطرس کی ہمنا ایسی مرید ہوا چنانچہ پطرس نے اُسے بیٹے کا خطاب دیا (اول
پطرس ۵ باب ۱۳) اور پہر مفتاح الکتاب کے صفحہ ۴۸ مین لکہا ہے کہ مرقس نے تخمیناً ۱۲
کو اپنی انجیل یونانی زبان مین لکہی فقط

انجیل مرقس موافق قول کا سوئنلس بروتیس طربلا مین کے گم ہے اور فقط اوسکا ترجمہ یونانی
موجود کیونکہ انجیل مرقس دراصل رومی یعنے لاٹین زبان مین تہی اور کچہ تہوڑسی سے اُس
اصل سے شہر وینس کے کتب خانہ مین موجود ہے اور وہانکے لوگ اوسے اصل بتاتے
ہین اور جیروم نے اپنے نامی مین لکہا ہے کہ بعض علما متقدمین کو اس انجیل کے آخر باب مین
شبہہ تہا انتہے از کتاب اعلاطنامہ وارڈ صاحب ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵ مین لکہا
ہے کہ مرقس نے اپنی انجیل رومی کرشٹیانون کے واسطے اور لوقا نے خاصکر
تہیوفلس نامے کسی عزت دار شخص کے واسطے لکہی انتہے چونکہ مرقس نے روم مین اپنی انجیل
کو تصنیف کیا تہا جیسا کہ مفتاح الکتاب صفحہ ۴۱ مین لکہا ہے تو ضرور ہے کہ وہ کتاب
رومی زبان مین لکہی گئی اور اسمین کسطرح کے شک کو دخل کیا ہے کیونکہ اوسی زبان مین کتاب لکہی
گئی ہوگی جو روم مین رایج تہی اور روم مین پہلی دفعہ مرقس کا جانا کلسیون کے ۴ باب
اور دوسری دفعہ جانا ۲ پطرس ۴ باب ۱۱ سے ظاہر اور اوسکے سوا مرقس کا نام بہی
لاطینی ہے مفتاح الکتاب صفحہ ۴۱ سطر ۲۲ اور سریانی نسخہ کے حاشیہ مین لکہا تہا
کہ مرقس نے لاٹین یعنے لاطینے مین اپنی انجیل لکہی تہی انتہے اور پادری عماد الدین نے بہی
اسے غلط نہین بتلایا دیکہو ہدایت المسلمین مطبوعہ لاہور سنہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۴۵ اور یہہ بہی
ثابت نہین کہ پطرس نے اس انجیل کو کبہی دیکہا ہو کیونکہ سنت ارنیوس سنہ ۱۷۸ء مین
یون لکہتا ہے کہ پطرس کے مرید اور مترجم مرقس نے بعد موت پطرس اور پلوس کے وہ
چیزین جو پطرس نے وعظ کی تہین لکہہ کر دین تہے اور ارنیوس کہتا ہے کہ مرقس نے اپنی انجیل
بعد موت پطرس اور پلوس کے لکہی ہے اور لیانچ ارنیوس کی موافقت کر کے کہتا ہے

کہ مرقس کی انجیل سنہ ۶۳ع مین بعد موت پطرس اور پولوس کے لکھی گئی ہارن صاحب اپنی
تفسیر مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۲ع کی چوتھی جلد کے دویم حصہ کے دویم باب مین لکھتے ہین کہ احوال
جو ہمکو قدما مورخون کلیسا سے درباب وقتون تالیف انجیلون کے ملے ہین ایسے غیر معتبر
اور ابتر ہین کہ کسی ایک امر معین کیطرف نہین پہونچاتے اور پرانے سے پرانے قدمار نے اپنے
وقت کی گپ کو صحیح سمجھکر لکھہ دیا اور اون لوگون نے جو بعد اونکے ہوئے ادب کرکے اونکے لکھے
ہوئے کو قبول کر لیا اور یہہ سد آئتین جھوٹی سچی ایک لکھنے والے سے دوسرے لکھنے والے
تک پہنچین اور بعد گذرنے مدت دراز کے تنقید اونکی متعذر ہوئی

پھر اوسی جلد مین ہارن صاحب لکھتے ہین پہلی انجیل سنہ ۳۷ یا سنہ ۳۸ یا سنہ ۴۱ یا سنہ ۴۳ یا
سنہ ۴۸ یا سنہ ۶۱ یا سنہ ۶۲ یا سنہ ۶۳ یا سنہ ۶۴ عیسوی مین اور دوسری انجیل سنہ ۵۶ سے
سنہ ۶۵ تک اغلبًا سنہ ۶۰ یا سنہ ۶۳ مین اور تیسری انجیل سنہ ۵۳ یا سنہ ۶۳ یا سنہ ۶۴
مین اور چوتھی انجیل سنہ ۶۸ یا سنہ ۶۹ یا سنہ ۷۰ یا سنہ ۹۷ یا سنہ ۹۸ عیسوی مین تالیف ہوئے
مرقس ۲ باب ۲۶ مین جو ابیاتھر کا نام لکھا ہے وارڈ صاحب نے اپنی کتاب اغلاط نامہ
مطبوعہ سنہ ۱۸۴۱ع کے صفحہ ۲۶ مین لکھا ہے کہ مسٹر جویل اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ مرقس نے
غلطی سے اخیملک کی جگہہ ابیاتھر لکھا ہے اور متی نے غلطی سے ذکریا کی جگہہ یرمیاہ لکھا ہے انتہی

انجیل لوقا

مفتاح الکتاب چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۴۱ اور ۱۴۲ مین لکھا ہے کہ لوقا کا وطن انطاکیہ
تھا اور وہ پیشہ طبابت کا کام کرتا تھا بعضون نے ایسا گمان کیا ہے کہ وہ عیسیٰ مسیح کے ستر شاگردون
مین سے تھا لیکن اوسی انجیل کے دیباچہ سے اونکا یہہ گمان نادرست معلوم ہوتا ہے
اوسنے اپنی انجیل سنہ ۶۳ع کے قریب ملک اخایہ مین لکھی اور سنہ ۶۴ع کے قریب اعمال کی
کتاب تصنیف کی انتہی اور پھر مفتاح الکتاب کے صفحہ ۱۵۰ مین لکھا ہے کہ قدیم روایتون سے ثابت ہوتا ہے
کہ لوقا غیر قومون مین سے تھا اسلئے اور یہی قول سب عیسائیون کا تھا اور ہے اسلئے اب زیادہ

ثبوت کی حاجت نہین ہے

اسکاٹ صاحب مفسر رومن نے مرقس کو مسیح کے ستر شاگردونمین ہونا بعضونکے قول ؔ
گمان کیا تہا اور مصنف مفتاح الکتاب . . . . . . نے لوقا کو
یا جسکا کہین پتا اور ٹہکانا نہین اوسکی ان ستر شاگردونمین گنجایش ہے لیکن اسکاٹ صاحب
اور مصنف مفتاح الکتاب ان دونونکو آپ ہی اپنے اس عقیدے سے انکار کرنے پڑا مقصود
بعضونکا یہی رہا کہ مرقس اور لوقا کو جنہون نے کبہی مسیح کو نہین دیکہا تہا مسیح کے دیکہنے والون
یا شاگردونمین شامل کرین تاکہ ان دونون کی انجیلونکا اعتبار ہو لیکن نہو سکا کیونکہ انجیل سے
ان دونونکا مسیح کو نہ دیکہنا ثابت ہے اول پطرس ۵ باب ۱۳ جس سے ظاہر ہے کہ مرقس
مسیح کے وقت مین عیسائی ہی نہوا تہا اور لوقا اول باب ۳ جس سے ثابت ہے کہ لوقا نے
اورون سے دریافت کرکے کسی مصری شخص تہیوفلس کو لکہا اور خوبی یہہ کہ اون ستر شاگردونکا
ذکر سواے انجیل لوقا کے (۱۰ باب ۱) اور کسی انجیل مین نہین ہے اگر یہہ بات سچ ہوتی
تو اتنی بڑی روایت اور انجیلون مین بہی ضرور لکہی جاتی جبکہ بارہ شاگردون کے منادی
کرنیکو بہیجنے اور اور بیانون سے سب انجیلین بہری ہین اور نہ کسی عیسائی کو معلوم ہے کہ اون
ستر شاگردونمین سے کسی ایک کا بہی نام کیا ہے اور شاید ایسے ہی سببون سے مارٹین لوتہر
پیشواے فرقہ پراٹسٹنٹ کو ان تینون انجیلون پر شبہہ تہا اور اونکے نزدیک صرف انجیل
یوحنا صحیح تہی اور بس وہ لکہتے ہین کہ یہہ جہوٹی راے واجب الرد ہے کہ انجیلین چار
ہین اسلئے انجیل یوحنا کی درست ہے پہر لکہتے ہین کہ پلوس اور پطرس کے نامے ان تینون
انجیلون سے بہت اچہے ہین پہر لکہتے ہین کہ اونکے کلام مین کوئی چیز ایسی نہین جو دیندن نے
نہین لکہی اور جن لوگون نے اس مسئلہ کو (یعنے صرف ایمان الوہیت مسیح پر نجات کا
سبب ہے) خوب بیان کیا ہے وہی اچہی انجیل نویس ہین اسلئے ہم درستی سے کہتے
ہین کہ نامے پلوس کے انجیل مین نسبت اون چیزونکے کہ مرقس اور متی اور لوقا نے لکہا ہے

پہر لکہتے ہین کہ پطرس کا خط سب سے بہتر اور رعلم رسائل عہد جدید کا سب سے [illegible] تہی
اور پاک انجیل ہے فقط یہہ سب اقوال لوتہر کی کتاب وانسگہام موسومہ [illegible] الدین
مین منقول ہین اور بعض متقدمین کو بعض بعض جابجا بائیسوین اس انجیل پر شبہہ تہا
اور بعض کو دو باب اول مین شبہہ تہا اور فرقہ مارسیونی کے نسخہ مین بہی یہہ دونون باب
لوقا ۳ باب مین جو نسب نامہ لکہا ہے اوسکے ۳۶ آیت مین لکہا ہے کہ صلح قینان
کا قینان ارفخشد کا ارفخشد سام کا الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صلح ارفخشد کا پوتا تہا
حالانکہ وہ بیٹا ہے دیکہو پیدایش ۱۱ باب ۱۲ اور یہہ کہ حضرت داود سے مسیح تک متی کے
بموجب ۲۶ پشتین اور لوقا کے بموجب ۴۱ پشتین ہوتی ہین اسکے سوا اور بہی کئی
غلطیان ہین سب کا بیان طول ہوگا

جان کالون صاحب اپنی تفسیر مین مریم علیہا السلام کو اولاد ناتان سے نہین مانتا تہا اور
اون نباد تونکو جو بعضے علماء عیسائی متی اور لوقا کے مندرجہ نسب ناموںکو اتفاق دینے پر
بیان کرتے ہین رد کرتا ہے ہدایت المسلمین صفحہ ۲۲۰ مین کالون کا یہہ قول تسلیم کرکے
لکہا ہے کہ اوسکی یہی راے ہوئی ہم اوسکی رای کو جو برخلاف قیاس کے ہے نہین مان
سکتے ہدایت المسلمین صفحہ ۲۲۰ سطر ۳ و ۴

تعجب یہہ ہے کہ مرقس اور لوقا نے تو مسیح کی صورت بہی نہ دیکہی تہی چنانچہ مرقس کو پطرس نے
عیسائی کیا اور لوقا نے پولوس سے سنکر مسیح کا حال تہیوفلس کو لکہا اگرچہ پولوس خود مسیح
کے شاگردون مین نہین ہے اور تو بہی لوقا نے اپنی انجیل کے شروع مین لکہا کہ جنہون نے
مسیح کو دیکہا تہا اور خدمت کی تہی اونسے پوچہہ کر مین لکہتا ہون پس یقین نہین کہ پولوس نے
مسیح کو دیکہا بہی ہو اور خدمت کرنا اور شاگرد ہونا تو دوسری بات ہے پس مشکل ہے کہ
اندہا اندہے کو راہ بتاوے (اعمال ۹ باب) (متی ۱۵ باب ۱۴) چنانچہ اردو تواریخ
کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۴۴ مین ہے کہ جب پولوس شہر ترواس مین گیا جو بحر روم کے

ساحل پر واقع ہے یہان اوس سے لوقا سے ملاقات ہوئی ۔ اور اوس وقت سے برابر
پلوس کے ساتھ رہا انتہے اور اوسی صفحہ کے حاشیہ مین لکہا ہے کہ یہ اوسکی عبارت سے
ظاہر ہے کیونکہ وہ اوسکے بعد اعمال الرسل کے آخر تک بجز ۷ اور ۲ باب کے صیغہ جمع استعمال
مین لاتا ہے لوقا کی انجیل اور اعمال الرسل دونون اسکی تصنیف ہے انتہے اور عجب یہہ کہ
پلوس کی کوئی انجیل اس مجموعہ مین شامل نہین ہے اور نہ پطرس کی کوئی انجیل موجود ہے
غرض کہ مرقس اور لوقا کی تصنیف کیونکر الہامی ہو سکتی ہے کیونکہ وہ حواریون مین نہ تہے
اور اگر حواریون کے شاگردونکو بہی الہام ہوتا تہا تو اب کیون نہین ہوتا اور یہہ کیسا الہام ہے
کہ وہ صرف ایک شخص تہیوفلس کیواسطے کہ جو غیر قوم تہا آیا اور شروع سے کوئی کتاب
الہامی ایسی نہین ہے جو صرف ایکہی شخص کے نام پر ہو اور اگر ایسا ہو تو اور رون پر حجت
الہی کیونکر تمام ہو سکتی ہے کیونکہ الہام ہمیشہ تمام قومونکی تعلیم کے لئے عام خطاب اور حکم کے
طور پر ہوتا ہے اور تکلف یہہ کہ جسطرح تہیوفلس غیر قوم اوسیطرح لوقا بہی غیر قوم تہا یعنے
کاتب اور مکتوب الیہ دونون غیر قوم اسیطرح اعمال کے کتاب کا جو کہ تہیوفلس کے نام ہے اور
پلوس کے خطوط موسومہ رومیون وغیرہ کا حال سمجہنا چاہیے کہ یہ سب تعلیمی تحریرین
ہین مگر الہامی نہین ہو سکتین مثلاً گلتیونکے ۳ باب مین ہے اے نادان گلتیو کسکی
جادو بہری آنکہون نے تمہین مارا الخ یہہ الہام نہین صرف شاعرانہ کلام ہے اور اسیطرح
یوحنا کے تینون خطوط خاص مکتوب الیہم کے نام مین اور اگر لوقا کو الہام ہوا تہا تو پہر
یہہ کیون کہا کہ جن لوگون نے مسیح کو دیکہا تہا اونسے دریافت کرکے مین نے لکہا ہے
کیونکہ الہام کے بعد لوگونسے پوچہنے کی کیا حاجت تہی
واٹسن کی چوتہی جلد رسالہ الہام مین جو ڈاکٹر نبسن کے پارا فریز یعنے تفسیر سے لیا گیا یون لکہا
ہے کہ لوقا کا الہام سے نہ لکہنا اوس سے جو وہ خود دیباچہ مین لکہتا ہے ظاہر ہے انتہے
ریس کی سائیکلو پیڈیا کی ۱۹ جلد مین لکہا ہے کہ لوگون نے کتب مقدسہ کے تہا عہد

الہامی ہونیکی نسبت گفتگو کی ہے اور وے کہتے ہین کہ اون لوگون یعنے موتفین کے
افعال اور ملفوظات مین غلطیان اور اختلاف ہین متی کے ۱۰ باب ۱۹ و ۲۰ اور مرقس
۱۳ باب ۱۱ اور اعمال ۲۳ باب ۱-۹ کو باہم مقابلہ کر کے دیکہو اور یہہ بہی کہا گیا ہے
کہ حواری لوگ ایک دوسریکو صاحب وحی نہین سمجہتے تہے جیساکہ یروسلم کی کونسل کی آپس
کی بحث اور پلوس کے پطرس کو الزام دینے سے ظاہر ہے اور یہہ بہی کہا گیا ہے کہ قدیم
عیسائی لوگ اون لوگونکو خطا سے خالی نہین سمجہتے تہے کیونکہ بعض اوقات اونکے افعال
پر روک ٹوک کی گئی ہے (اعمال ۱۱ باب ۲ و ۳ اور ۲۱ باب ۲۰ - ۲۴) اور یہہ بہی
کہا گیا ہے کہ پلوس مقدس جو اور حواریونسے اپنی تئین کمتر نہین سمجہتا (۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۵
۱۲ باب ۱۱) خود اپنے حال مین ایسا بیان کرتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ اپنے
تئین ہمیشہ اور ہر وقت الہامی نہین سمجہتا تہا (اول قرنتیونکا ۷ باب ۱۰ و ۱۲ و ۲۵ و ۴۰ اور
۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۱۷) اور ہم نہین پاتے ہین کہ حواری لوگ ایسے طور پر گفتگو شروع کرتے
ہین جیسے پیغمبر لوگ شروع کرتے تہے گویا وہ خدا کیطرفسے بولتے ہین پہر لکہا ہے کہ میکالسن
اوس ہوشیاری اور خیال سے جو ایسے بڑے مطلب کیواسطے ضرور تہا طرفین کی تاویل
کو تولکر اس اعتراض کا یون فیصلہ کرنا مناسب جانا کہ ناموس کے لئے تو الہام البتہ مفید ہے
لیکن تاریخی کتابون کے واسطے مثلاً انجیلین اور اعمال اگر الہام سے بالکل قطع نظر کیجاوے
تو کچہ نقصان نہین بلکہ کچہہ فایدہ ہی ہوگا اگر تاریخی معاملونمین حواریونکی گواہی صرف اور
انسانونکی سی گواہی مانی جاوے جیساکہ مسیح نے یوحنا ۱۵ باب ۲۷ مین کہا ہے الخ
اب دیکہئے کہ اس کتاب یعنے ریس کی سائیکلوپیڈیا کے بموجب چارون انجیلون کا
الہامی ہونا ثابت ہے اور ان چارون انجیلونمین جبکہ متی اور یوحنا کی انجیلین جو کہ حواری
تہے غیر الہامی سمجہی گئین تو مرقس اور لوقا کی انجیلین جو کہ حواری بہی نتہے زیادہ تر غیر الہامی
سمجہنا چاہئے لیکن نہ یہہ کہ ان چارون انجیلونمین کوئی بات بہی الہامی نہین ہے ایسا

ہرگز نہیں اونمین حضرت عیسیٰ کی تعلیمات اور پیشین گویان وغیرہ جو واضح مسیح نے
فرمائین انمین اکثر الہامی ہین بس مسیح پر الہام اور وحی کا نزول کمال صحت کے ساتھ
ثابت ہے مگر مصنفین اناجیل وغیرہ نے جو مورخانہ لکھا یہہ سب اپنا دیکھا ہوا لکھا ہے
اوسمین الہام کو کیا دخل ہے اور جو باتین کہ اناجیل مین اونکے مصنفین کی بہی نہین ہین
بلکہ صریح الحاقی سمجھی جاتی ہین چنانچہ اس کتاب مین اونکا بیان فانڈر صاحب کے قول سے
موجود ہے اون سب باتونکو بہی الہامی سمجھنا اور اناجیل مین شامل رکھنا کمال عقیدت ہے
پادری[۱۲] والش صاحب فرماتے ہین قولہ جبکہ ہم اوسوقت پر لحاظ کرتے ہین جبکہ اسقوف[۱۵]
بٹلر صاحب نے کہا کہ انگلستان مین ایک بہی فاضل ایسا نہین ہے جو پاک نوشتون کے
الہام کا قایل ہو (یعنے جو واقعی مین فاضل ہین وہ ان کتابونکو الہامی نہین جانتے اور جو
انہین الہامی جانتے وہ دراصل فاضل نہین ہین بلکہ صرف تہوڑا سا پڑہکر اپنے نام فاضل
کہلاتے ہین یا یہہ کہ کامل اور ناقص دونون طرحکے فاضل توریت و انجیل کو الہامی جانتے
ہین) یا اوسوقت پر کہ جب خود ایک خادم دین نے بت پرست قومون کے درمیان مامور ہونے
کے بہیجنے کی تدبیر کی تحقیر کی اور اون لوگون کو جو ابتدا مین نجات کی خوشخبری لیکر ملک ہندوستان
مین آئے مخصوص کفش دوز یعنے چمار کا خطاب دیا انتہے از قربت آلہی یا تقدیس مومنین تمام
پادری والش صاحب صفحہ ۵۹ سنہ ۱۸۶۸ء رومن چہاپہ الہ آباد مشن پریس مشمولہ مخزن مسیحی
ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۹ء رومن مطبوعہ الہ آباد مشن پریس جو حسب ہدایت مشن فتحگڈہ کے پیرونون
یعنے قربت الہی اور مخزن مسیحی چہاپے گئے اور کتاب قسطا کا مصنف بہی جو کہ احکام آتش
پرستی مین ہے لوقا نام حکیم اور غیر قوم تہا یعنے کہ نہ یہہ مسیح کا شاگرد تہا اور نہ وہ اسکا بہی نام
لوقا ہے اور اوسکا بہی نام لوقا ہے وہ بہی طبیب تہا اور یہہ بہی طبیب وہ بہی صاحب
تصنیف تہا اور یہہ بہی اوسنے بہی صرف دینی تصنیفات مین حوصلہ ہوا اور اسنے بہی وہ بہی غیر
یہودی تہا اور یہہ بہی وہ بہی شہرہ آفاق ہوا اور یہہ بہی اور بعد عروج مسیح کے جو عیسائی لوگ

کسی معروف حکیم کے نام سے کتاب لکھکر مشہور کرتے تھے اونکا بیان اسی کلیسا کے شروع
مین ہوچکا ہے

واضح ہو کہ لوقا کے طبیب اور غیر قوم یعنے غیر یہودی ہونیکا سب عیسائی عالمون نے
اقرار کیا ہے دیکھو تفاسیر ہنری و اسکاٹ وغیرہ اور مفتاح الکتاب اور ردمن تفسیر کا
صاحب مین دیباچہ تفسیر انجیل لوقا کو اور کلسیو نکے ۴ باب ۱۰ و ۱۱ مین مختونکا سلام لکھا ہے
اور ۱۲ و ۱۴ مین نامختونونکا کہ جو غیر قوم تھے سلام ہے اور لوقا انھین مین ہے اور لوقا کی
طبابت کے ثبوت مین دیکھو کلسیونکا ۴ باب ۱۴ یہہ ہیہ کہ الہام یافتہ شخص کی لوگونکے
نزدیک یہی پہچان ہے کہ پیشین گوئی سچی اوس سے ظہور مین آئین اور معجزہ دیکھلائے
دیکھو میزان الحق اور مفتاح الکتاب وغیرہ پس مرقس اور لوقا ان دونون صفتون سے خالی
تھے اونکا کلام الہامی کیونکر ہوسکتا ہے پادری ٹیوڈ صاحب نے الہ آباد مین مباحثہ کے
وقت سرعام یہہ مجھسے اقرار کیا کہ ہان یہہ انجیلین الہامی نہین مگر انکے مصنف پچے تھے
اچھے لیکن اگر وہ سچے تھے تو پولس نے جو اول قرنتیونکے ۷ باب ۲ مین فرمایا کہ خداوند نہین
مین کہتا ہون اچھے اگر پولس رسول سچے تھے تو وہ آپ اقرار کرتے ہین اپنے غیر الہامی
کلام کا اسیطرح اول قرنتیونکے ۷ باب ۲۵ اور ۲ قرنتیون کے ۱۱ باب ۷ مین بھی ہے

انجیل یوحنا

یوحنا کی انجیل اور انجیلون سے بقول صاحب مفتاح الکتاب (صفحہ ۳۴ و ۱۵۲)
وغیرہ زیادہ معتبر ہے اگرچہ یہہ انجیل چارون انجیلونمین بتعین زمانہ تصنیف اور قید ترتیب
پچھلی انجیل ہے یعنے قریب سنہ۶۰ء کے کہ بعد عروج حضرت عیسٰی کے قریب ساٹھ برس
تصنیف ہوئی اور سب اناجیل کے پیچھے کتاب مین شامل ہے اور مکاشفات تصنیف
یوحنا سنہ۹۵ء کے بعد انجیل یوحنا سے پیشتر تصنیف ہوئی اور طلوع آفتاب صداقت چھاپا
مرزاپور سنہ۱۸۶۰ء ناردرن انڈیا ٹرکٹ سوسائٹی کیطرف سے باہتمام پادری ایم لے شرنگ

صاحب صفحہ ۲۱۲ مین لکھا ہے کہ یہہ کتاب مکاشفات سنہ ۹۶ع مین تصنیف ہوئی اور
مفتاح الکتاب صفحہ ۳۲۱ مین لکھا ہے کہ انجیل یوحنا سنہ ۹۸ع مین تصنیف ہوئی اور مکاشفات
کی کتاب سنہ ۹۷ع مین اور اوسکے طرز بیان سے ثابت نہین ہوتا کہ مکاشفات اور اس انجیل کا
مصنف ایکہی ہو چنانچہ مکاشفات مین بار بار یوحنا نے اپنا نام بیان کیا ہے جیسا کہ مکاشفات
کے ۱ باب ۲ مین لکھا ہے اور مجھہ یوحنا نے الخ اور ۲۲ باب ۸ اور باب ۹ وغیرہ مین
بہی اسیطرح لکھا ہے اور بیسیون جگہہ اسطرح پر کہ مین نے سنا الخ چنانچہ مکاشفات کے صرف
انیسوین باب مین ۱ و ۶ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۷ و ۱۹ آیتون مین یہہ لفظ لکھا ہے لیکن یوحنا
کی انجیل مین اسطرح لکھا ہے کہ گویا یہہ کتاب یوحنا کی تصنیف ہرگز نہین ہے چنانچہ یوحنا ۱۹
باب ۲۶ مین لکھا ہے کہ عیسیٰ نے اپنی ماکو اور اوس شاگرد کو جسے وہ پیار کرتا تہا (یعنے یوحنا کو)
اور اوسی طرح یوحنا ۲۰ باب ۲ مین لکھا ہے تب وہ شمعون پطرس اور اوس دوسرے
شاگرد (یعنے یوحنا) کے پاس اور اسی باب کے ۳ آیت مین ہے پہر پطرس اور وہ دوسرا
شاگرد (یعنے یوحنا) اور اوسی انجیل کے ۲۱ باب ۲۰ و ۲۳ و ۲۴ آیت مین لکھا ہے کہ وہ شاگرد
(یعنے یوحنا) لیکن ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ وہ شاگرد اور دوسرا شاگرد یوحنا ہو اور اگر ثابت بہی
ہوتا تو بہی مصنف کا نام بصیغہ غایب پایا جاتا حالانکہ ہنوز صیغہ غایب کے ساتہہ بہی کتاب
مین مصنف کا پتا نہین ہے اور یوحنا ۱۹ باب ۳۵ مین لکھا ہے اور جسنے یہہ دیکہا گواہی دی
اور اوسکی گواہی سچی ہے اور وہ جانتا ہے کہ سچ کہتا ہے تا کہ تم ایمان لاؤ فقط اب ان سب
لفظون پر غور کرنے سے معلوم ہو جائیگا کہ یہہ انجیل یوحنا کی تصنیف ہے یا کسی دوسرے کی
اور یوحنا ۲۱ باب ۲۴ مین ہے یہہ وہ شاگرد ہے جسنے ان کامونکی گواہی دی اور ان باتونکو
لکہا اور ہمکو یقین ہے کہ اوسکی گواہی سچ ہے انتہے ہمکو یقین ہے کہ اوسکی گواہی سچ ہے یہہ بات
کوئی مصنف اپنے حق مین کیونکر کہیگا اور پہر یہہ کہ جسنے ان باتونکو لکہا اور ہمکو یقین ہے کہ اوسکی
گواہی الخ اس سے بہی ظاہر ہے کہ کتاب لکہنے والا اور شخص اور یقین کرنیوالا اور شخص ہے

یعنے یہہ کہ کاتب بصیغہ غائب اور وہ بہی آیت سے ثابت نہین کہ یوحنا ہی کو اوسکا ثبت اور یقین کرنیوالا بصیغہ حاضر مگر وہی لا معلوم غرض یہہ کہ نہ کاتب کا پتا اور نہ یقین کرنیوالے کا پتا ہے صرف انجیل جیسی کچھہ ہے موجود ہے

اب سنئے کہ وہ شاگرد اور دوسرے شاگرد سے یوحنا مراد نہین ہے اسی انجیل یوحنا ۱۸ باب مین ہے تب وہ دوسرا شاگرد جو سردار کاہن سے کچھہ جان پہچان رکہتا تہا باہر نکلا اور دربان سے کہکر پطرس کو اندر لی آیا انتہے

اجتک ہہ غور کرنا چاہئے کہ یوحنا کو اسقدر دنیاوی رتبہ کہان تہا جو سردار کاہن سے اوسکی موافقت بلکہ روشناسی بہی ہوتی اور خاصکر اسوقت کہ مسیح کو گرفتار کرلے گئے تہے اور سب شاگرد بہاگ گئے اور پطرس نے ڈر کر تین بار دین مسیح سے انکار کیا تو یوحنا کو اتنی جرات کیونکر ہوئی کہ صرف آپ سردار کاہن کے محل مین گیا بلکہ پطرس کو بہی اندر لیگیا اور جب سردار کاہن کی لونڈی نے پطرس کو پہچانا تو یوحنا سے کیون اوس نے چشم پوشی کی اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس دوسرے شاگرد سے مراد یوحنا نہین ہے اسکاٹ صاحب مفسر بعض نے متی ۲۶ باب ۵۸ کی تفسیر صفحہ ۲۱۲ مین یون لکہا ہے قولہ یوحنا لکہتا ہے کہ پطرس اور ایک دوسرا شاگرد قیافا کے گہر گئے اوسکے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ سردار کاہن اس دوسرے شاگرد کو پہچانتا تہا اور اس سبب سے وہ گہر کے اندر جانے پایا اور پہر باہر جاکر پطرس کو بہی اندر لایا صاف معلوم نہین ہوتا کہ یہہ شخص کون تہا بہیترے گمان کرتے ہین کہ یوحنا اس محاورہ مین اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ دوسرا شاگرد مین ہی تہا مگر اسکے برخلاف گمان ہوتا ہے کہ یوحنا ہی گلیلی اور عام لوگون مین تہا اور یقین نہین کہ سردار کاہن اوسکو پہچانتا ہو اور اگر پہچانتا بہی تو اتنا نہ کہ گہر اندر جانے پاتا اور ایک یہہ بہی قوی دلیل ہے کہ کیسے اوس سے کچہہ نہین کہا اور نہ اوسکو کچہہ خطرہ ہوا تہا باوجود اسے جاننے کے یہہ تعجب کا مقام ہے اس سے بہتر یہہ گمان پیلے انکا

کہ یہہ کوئی عزت دار شخص یروشلم کا رہنیوالا ہوگا کہ جسے سردار کاہن پہچانتا تہا مگر نہین جانتا
کہ یہہ مسیح کا شاگرد ہے اس سبب سے کسینے اوس سے کچھہ نہین کہا صرف پطرس سے
کہا جو کچھہ کہ کہا اور اگر اوسے نہ بخوبی پہچانتے تو بیشک اپنے خداوند کے ساتہہ مجرم
ٹہرایا جاتا تمت کلامہ اور یہہ ہی قول طامس اسکاٹ مفسر انگریزی کا بہی ہے
چونکہ انجیل یوحنا مین مصنف کا نام نہین ہے اور جہان وہ شاگرد یا دوسرا شاگرد لکہا ہے
اسکو اکثر علماء عیسائی یوحنا سے مراد سمجھتے ہین اوسکا حال یہہ ہے کہ جو بیان ہوا لیکن یہہ
نقطین یوحنا سے کچھہ علاقہ نہین رکہتین اور نہین معلوم کہ یہہ دوسرا شاگرد کون ہے اور
اگر یہہ دوسرا شاگرد یوحنا ہی ہوتا تو بہی یہہ کسیطرح ثابت نہین ہے کہ یہہ دوسرا شاگرد ہی مصنف
انجیل یوحنا ہو دیکہو یوحنا ۲۱ باب ۲۴ اور دوسری پہچان جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ
انجیل یوحنا کی تصنیف نہین ہے کہ یہودی مصنف کی یہہ کتاب نہین کیونکہ اس مین عبرانی
لفظونکا ترجمہ اور یہودی رسمونکا بیان ہے اور یوحنا یہودی تہا اوسے کیا حاجت تہی جو
عبرانی لفظ کا ترجمہ اور یہودی رسم کا بیان کرے چنانچہ کسی انگریزی تواریخ مین یہہ
لکہا نہین دیکہا کہ جب بادشاہ رچرڈ یا الفرڈ یا کسی اور یورپ کے بادشاہ کا نام لکہا ہو
تو اوسکے ساتہہ نام کے معنی بہی لکہدئی ہون مگر انجیل یوحنا مین دیکہے ۱ باب ۳۸ مین ہے
انسے ربی جسکا ترجمہ یہہ ہے اے اوستاد الخ اور اسی باب کے ۴۱ مین ہے ہمنے مسیح
کو جسکا ترجمہ کرستس ہے پایا اور ۴ باب ۹ مین ہے کیونکہ یہودی سامریون سے
صحبت نہین رکہتے تہے انتہے اگر کوئی یہودی اس کتاب کا مصنف ہوتا تو ان باتونکا
بیان وہ بیکار جانتا اور ۵ باب ۱ مین ہے بعد اوسکے یہودیون کی ایک عید تہی الخ
ایک عید تہی اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہہ ایک عید کا لفظ بہی یہودی محاورہ نہین
ہو سکتا اگر کوئی یہودی ہوتا تو یون لکہتا کہ عید فصح تہی یا عید خیمہ وغیرہ ایسے عید کا نام لکہدیتا
اور ایک کا لفظ نہ لکہتا اور پہر یہہ کہ یہودیونکی ایک عید تہی جس سے ظاہر ہے کہ اس کتاب

مصنف کی عید تہی اگر یوحنا کی یہہ تصنیف ہوتی تو یون لکہتا کہ ہماری ایک عید تہی یا یہہ
کہہ یہودیونکی عید تہی اور اسی باب کے ۲ آیت مین ہے اور یروسلم مین بہیڑ دروازے
کی پاس ایک حوض ہے جو عبرانی مین بیت حسدا کہلاتا ہے الخ اس حوض کے لئے
یروسلم کا پتا اور یہہ کہ عبرانی مین بیت حسدا کہلاتا ہے یہودی کے سامنے یہہ بات
کیا تعجب کی تہی جو عبرانی کا لفظ بہی حوض کے نام کے ساتہہ لگا دیا اور اسیطرح یوحنا
۲۰ باب ۳۰ مین ہے قوله اور بہت سے اور معجزے جو اس کتاب مین لکہے نہین گئے
یسوع نے اپنے شاگردونکے سامنے دکہائے انتہے چونکہ یوحنا مسیح کا شاگرد تہا اگر یہہ
انجیل یوحنا کی تصنیف ہوتی تو اپنے شاگردون کیجگہہ ہم شاگردونکا لفظ لکہا ہوتا جیسے کہ اعمال
باب ۴۱ مین ہے ساری قوم پر نہین بلکہ اون گواہون پر کہ آگے سے خدا کے چنے ہوئے
تہے یعنے ہم پر الخ اور اعمال ۳ باب ۱۵ مین لکہا ہے کہ ہم اوسکے گواہ ہین انتہے اور اسیطرح
۷ باب ۲ اور ۱۱ باب ۱۰ مین ہے وغیرہ اور اسیطرح ۹ باب ۷ مین سلوم کا حوض جسکا
ترجمہ بہیجا ہوا لکہا ہے برشنیڈر کہ جسکو عیسائی بڑا عالم محقق گنتے ہین وہ کہتا ہے کہ یہہ انجیل
اور نامے یوحنا کی تصنیف یوحنا کی نہین بلکہ کسی عیسائی نے شروع دوسری صدی مین اوسکے
نام سے لکہہ دئے ہین اور یہی قول فرقہ الوجین کا تہا اور استادلن اپنی کتاب مین لکہتا ہے
کہ بلاشک کسی طالبعلم مدرسہ اسکندریہ نے اس انجیل کو تصنیف کیا ہے جیسا کہ کاتلک ہرلڈ
جلد ۷ منطبعہ ۱۸۴۴ء صفحہ ۲۰۵ مین مصرح ہے اور جب دوسری صدی مین لوگون نے
اس انجیل سے انکار کیا تہا تو اونکے جواب مین کہین ارنیوس نے یہہ نہین کہا کہ پولیکارپ سے
مجہے یہہ خبر پہنچی ہے کہ یہہ انجیل یوحنا حواری کی تصنیف ہے حالانکہ ارنیوس پولیکارپ کا شاگرد
ہے اور پولیکارپ یوحنا حواری کا مرید پس اگر یوحنا کی تصنیف ہوتی تو پولیکارپ کو ضرور
معلوم ہوتا اور وہ ارنیوس کو بتلا دیتا کیونکہ مقام تعجب ہے کہ ارنیوس ذرہ ذرہ سی بات
پولیکارپ سے بار بار سنی اور اس امر مین ایکدفعہ بہی مذکور نہ آوے پس ظاہر و آشکارا ہے

امریکن مشن کے پروٹسٹنٹ پادریصاحبون کا توریت و انجیل کے الہام کی بابت جو عقیدہ ہی اور جسے اونہون نے چھپوا کر تمام ہندوستان مین مشتہر کیا بعینہ درج ذیل ہے وھوہذا - مشہور مقولہ یہہ ہے کہ بائبل مین خدا کا کلام ہے لیکن بائبل ساری خدا کا کلام نہین جو لوگ اس خیال کو قبول کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ پاک نوشتون مین الٰہی الہام کا بیان ہے اور اونکی مصنف روح القدس سے ملہم ہوئی لیکن اونکا الہام صرف تعلیم تہذیب خصوصًا ایمان کی باتون کے درج کرنے مین تہا وہ ضرور نہین سمجہتے کہ بائبل کا ہرایک بیان ہرایک عبارت اور الفاظ کو الہامی سمجہا جاوی وہ یقین نہین کرتے کہ ہمپر فرض ہے کہ ہم بائبل کے ہرایک علمی بیان کو سچا اور صحیح تصور کرین اونکی خیال کے مطابق یہہ ہوسکتا ہی کہ موسیٰ نے علم ہئیت کے بیان مین غلطی کی ہی استیفان شہید نے اپنی یادداشت کی کمزوری ظاہر کی یا پولس رسول نے علمی غلطی پر اپنی تمثیل کے بنا ڈالی - یہہ خیال الہام کا عیسائی دین کی بڑے اور مشہور معلّمون کے درمیان مروّج رہا اور روز بروز کلیسا مین زیادہ ترقی کر رہا ہی مثلًا ای راس مس - آرسامیس - گروشس - لیکلرک اور لفالیف صاحب اسکو منظور کرتے تہے رومی کلیسا کے مشہور معلّمون نے بہی اسیکو پسند کیا مثلًا پرون اور ڈاکٹر صاحب ڈاک جرمنی کے عالم فاضل معلّمون نے اسیکو اختیار کیا اور انگلستان کے مشہور دینی معلّمون نے جیسا کہ بشپ لوتہہ - بشپ واربرٹن - آرچڈیکن - پیلی - کلارک ڈاڈرج - بیکسٹہہ - آرچ بشپ سمنر - اور طامس اسکاٹ صاحب وغیرہم (از نور افشان لدھیانہ مطبوعہ ۲۵ جولائی ۱۸۸۰ء امریکن مشن پریس باہتمام پادری نیلسو صاحب نمبر ۳۰ جلد ۹ صفحہ ۲۳۰) ہمپر فرض نہین معلوم دیتا کہ ہم پاک نوشتون کے ہرایک علیحدہ بیان کو ہرایک کتاب کو آیت اور لفظ کو الٰہی تاثیر سے لکہا ہوا سمجہین بڑے نامور فاضل لوتہر صاحب پیدایش کی کتاب کے تفسیر مین یون فرماتے ہین کہ الفاظ (خدا نے کہا) سے یہہ ضرور نہ سمجہنا چاہیئے کہ خدا کیطرف سے کوئی بیان معجزہ کے طور پر آیا یا آسمان سے کوئی

آواز سنائی دی بائبل مین بیان ہوا داؤد اور شمعون کی نسبت کہ خدا کی روح اونپر اوتری
اور وقت بوقت اونکو اوبہارنے لگی اول صموئیل کے ۱۰ باب کے ۱۳ قاضیون کی کتاب کے
۱۳ باب کی ۲۵ لیکن اس بیان سے یہہ نہین ثابت ہوتا کہ یہہ تاثیر روح القدس کی اونکی
کلام اور فعل تک پہونچی تہی یا اونکو بڑے بڑے اور خوفناک گناہون سے بچاتی تہی خداوند
یسوع مسیح کے رسول پنتی کوست کے دن مین جُدی جُدی آگ کیسی زبانون سے ممتاز
ہوئے اور روح القدس سے بہر گئے لیکن اس سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ وہ غلطی سے بالکل پاک
ہوگئے بلکہ ہم صاف جانتے ہین کہ وہ کبہی کبہی بے راہ ہو سکتے تہے اور کبہی کبہی ہو بہی
گئے اور وہ بے راہی ایسی معاملون مین تہی جو کہ روزمرہ کے فرائض کے ساتہہ تعلق
رکہتے ہین۔ وے آخر تک ہماری مانند انسان رہے حواس کے بس مین اور رای اور عمل
مین خطا کرنے مین دیکہو اعمال کے ۱۴ باب کی ۱۵ پہر اعمال کے ۱۵ باب کی ۳۶ سے
۳۹ تک گلاتیون کے خط کے دوسرے باب کی ۱۱۔ جبکہ اونہون نے اپنی زندگی مین غلطی
کی تب ناممکن نہین ہے کہ اپنی تصنیف مین بہی غلطی کرتے روح القدس کی تاثیر نے
اونکو زندگی کے خیال و کار مین غلطی سے مستثنا نہین کیا تب ہم کیون سمجہین کہ اوس تاثیر
نے اونکو پاک نوشتون کے لکہنے مین بالکل غلطی سے مستثنا کیا بائبل مین ایسی کوئی آیت
نہین ہے جس سے بلا تاویل یہہ سمجہہ سکین کہ ہم اونکی ساری تصنیف کو ادنی ادنی امر
کی نسبت بہی بالکل الٰہی اور غلطی سے پاک خیال کرین بائبل کے مصنفون نے بیشک
الہام کا دعوے کیا لیکن اگر ہم اونکے دعوے پر غور کرین اور زبان کے عام قاعدے
اور علم معانی اور نکتہ گیری اور نکتہ سنجی کے قاعدے سے اونکو دیکہین ہمکو بخوبی ثابت
ہوگا کہ اونکا دعوے اس قسم کا نہین ہوا کہ وہ اپنے آپکو انسانی کمزوری سے بالکل
خالی جانتے تہے انتہی تمت کلامہ (از نورافشان لدہیانہ مطبوعہ امریکن مشن پریس
یکم اگست ۱۸۸۰ع نمبر ۱۰ جلد ۹ صفحہ ۲۴۴ باہتمام پادری کیلسو صاحب)

نصرانی علما کلیمنس واکناتیوس ویوسطنیوس یعنی جسٹن شہید وغیرہ کے تصنیفات کو بہہ
سمجہکر کہ اونمین انجیلی آیتین منقول ہین بدعوے صحت اناجیل پیش کرتے ہین لیکن اس سے
پیشتر اونہین یہہ ثابت کرنا چاہئے کہ انجیلون کیطرح اون تصنیفات کلیمنس وغیرہ مین
تحریف نہین ہوئی ہے حالانکہ محققین علماء نصاریٰ نے اقرار کیا ہی کہ متقدمین کی تصنیفات
مین بہت سے فقرے الحاق کئے گئے ہین (چمبرس کی انسائکلوپیڈیا جلد ۵) اور اگناتیوس
کے خطوط کا جعلی اور محرف ہونا معتبر علماء نصاریٰ کے اقرار سے ثابت ہے (دیکہو تفسیر
لارڈنر جلد ۲ وڈاکٹر پیلی کی کتاب اسناد مطبوعہ سنہ ۱۸۵۸ع صفحہ ۵۱۱ معہ حاشیہ فاضل گر
وارڈ و تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب مطبوعہ سنہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۴۴) اور جسٹن شہید
جو دوسری صدی کے وسط مین تہا چنانچہ نور افشان مطبوعہ ۲۲ اگست سنہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۲۷۰
مین باہتمام پادری کیلسو صاحب لکہا ہی کہ جسٹن یونانی نسل سے ہی۔ سال اوسکی تولد کا پہلی
صدی کا اواخر ہے الخ اسکی تصنیفات مین بعض قول حضرت عیسیٰ کے ایسے ہی منقول ہین جو
اناجیل مروجہ مین نہین پائے جاتے چنانچہ اون مین سے ایک قول یہہ ہے کہ ہمارے خداوند
عیسیٰ مسیح نے فرمایا ہے کہ مین تمکو جس باب مین پاؤنگا اوسی مین تمہارا انصاف کرونگا
انتہےٰ اور دوسرا فقرہ یہہ ہے کہ جب مسیح بپتسما پانے کے واسطے یردن مین آیا تو ایک آگ
روشن ہو گئی انتہےٰ یہہ باتین کہین ان چارون انجیلون مین نہین ہین پس اسیطرح اوسکی
تصنیفات کے اور فقرے ہی جو انجیلی آیتین سمجی جاتے ہین یہہ ضرور نہین ہے کہ انہین
انجیلون سے لکہی گئی ہون اور بشپ مارش نے بہت صراحت سے لکہدیا ہے کہ جسٹن نے
ان انجیلون سے نقل نہین کیا ہے اور کلیمنس اسکندریہ اور ترطولیانوس تو تیسری صدی کے
مین ہوئے ہین (نور افشان مطبوعہ ۲۲ اگست سنہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۲۷۰) ان سے پیشتر ارینیوس
نے جو باقرار پادری فانڈر دوسری صدی مین تہا (میزان الحق مطبوعہ لدہیانہ سنہ ۱۸۶۹ع
صفحہ ۲۴۴) برناباس کی انجیل کا ذکر لکہا ہی اور مصریون کی انجیل کا ذکر کلیمنس نے

اوسے وہی الہام بہیجنے پڑا لیکن اگر یہی دستور ہے تو توریت جو پہلی کتاب ہے اوسکی صحت
کے لیے زیادہ تو تین بہیجنے کی حاجت تہی اور زبور در امثال وغیرہ بہی چار چار ہونا چاہئے
تہے یہہ کہ شریعت مین دو تین گواہ کافی ہین اور یہان تین تک بہی الہام بہیجنے والے نزدیک عقلا
مین کافی نہوئی تب چار یا نبیون تک نوبت پہنچی اور یہہ تو جاری ہین چلو سو نبیون نے
جس بات پر گواہی دی وہی جہوٹہہ تہا ۲ تواریخ ۱۸ باب ۵ — ۱۱ اور ایک پچہلے نبی نے
جو گواہی دی وہی سچ تہا ۲ تواریخ ۱۶ باب ۲۲ سچ کے لئے صرف ایک ہی کافی ہے اور
جہوٹہہ کے لئے چار سو ہون تو بہی بیکار ہین پہر یوحنا ۲۱ باب ۲۵ مین لکہا ہے کہ کتابین
جو لکہی جاتین دنیا مین نہ سما سکتین انتہے پس یہہ پہلے درجے کا مبالغہ ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ تو
باوجود بار بار سفر کرنیکے ملک یہودیہ سے باہر نہین ہوئے اور اونکے حالات کی کتابین دنیا
مین نہ سماتین پس جبکہ انجیل کا یہہ حال ہے تو اور نامجات کو کوئی کہان تک بیان کرے لیکن
سمجھ لینا چاہئے کہ اعمال کی کتاب شمول مجموعہ مروجہ حال تصنیف لوقا سمجھی جاتی ہے جسکی
انجیل بہی اس مجموعہ عہد جدید مین شامل ہے اور اوسکا حال لکہہ چکا ہون کہ جب اوسکی
انجیل کا یہہ حال ہے تو اوسکے اعمال مین کیا کچہہ نادرستی ہوگی اور وہ تو صرف پولس اور پطرس کے
حال کی تواریخ ہے اوسے الہام سے کیا علاقہ اور فرقہ والن تی نس اور مارسیونی اور سویرین
اور بعضے اور فرقہ متی کی نیس نے اوس کتاب کا انکار کیا ہے یعنے معتبر نہین جانا اور بعد اوسکے
پولس کے خطوط مین جن مین سے ایک خط یعنے عبرانیونکا مشکوک ٹہرایا گیا ہے کتاب سوال و
جواب ترجمہ پادری یونس سنگہ و پادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ء
صفحہ ۵۳ سوال ۲۵۱ کے جواب مین عبرانیونکے خط کی بابت یون لکہا ہے اسکی نسبت
لوگون مین بڑا اختلاف ہے بہتیرے اوسے پولس سے نسبت دیتے ہین اور بہت سے
عالی سند نکتہ دان اس بات کو اعتماد کے ساتھہ رد کرتے ہین پر اوسکے راقم کا تصفیہ نہین کر سکتے
ہین صفحہ ۵۴ سوال ۲۵۵ اسی کتاب سوال و جواب مین لکہا ہے وہ یہہ کہتے ہین کہ

اسکا طرز پلوس کے طرز کی مانند نہین ہے پر اکثر مقامات مین اوسکے طرز سے اختلاف پڑتا ہے جو لوگ کہ یونانی کا بخوبی علم رکہتے ہین وے کہتے ہین کہ اس خط کی یونانی پلوس کی یونانی سے مشابہ نہین ہے اتنے واضح ہو کہ عبرانیون کے خط مین راقم کا نام کہین نہین ہے اور تاریخ یوسی بیوس کے چہٹی کتاب کے باب ۲۵ مین اُرِجن کا قول یون نقل کیا ہے کہ جو احوال قبل ہمارے زبان زد رہا ہے وہ یہہ ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ کلیمنٹ نے جو بشپ روم کا تہا نامہ عبرانیونکو تصنیف کیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ لوقا کا ترجمہ کیا ہوا ہے اتنہے ارینیس بشپ لینس نے جو تخمیناً سنہ ۱۸۰ع مین تہا اور بشپ پولی ٹس نے جو سنہ ۲۲۰ع مین تہا اور نوسٹیس یا نوی شئین پرسبٹر روم نے جو تخمیناً سنہ ۲۵۱ع مین تہا بالکل اس نامہ سے انکار کیا ہے اور ترٹلین پرسبٹر کارتھج جو تخمیناً سنہ ۲۰۰ع مین تہا عبرانیونکے نامہ کو نامہ برنباہ بتلاتا تہا اور کیس نے جو پرسبٹر کلیسیای روم کا تہا اور تخمیناً سنہ ۲۱۲ع مین تہا نامے پلوس کے تیرہ گنے ہین اور اس نامے کو نہین گنا اور سائپرن بشپ کارتھج جو تخمیناً سنہ ۲۴۸ع مین تہا اس نامہ کا حوالہ نہین دیتا

اور رومن بیبل معہ رفرنس مطبوعہ سنہ ۱۸۶۰ع جسے پادری اولمن صاحب لندن سے طبع کروا کر ہندوستان مین لائے اور جسکے جلدین ہندوستان کے قریب کل گرجا گہرونمین پادریون سے لیکر عیسائیون تک کے ہات مین عبادت کے وقت نظر آتی ہین اوسمین برخلاف اور سب خطون اور کتابون مشمولہ انجیل کے عبرانیونکے نام کے خط کے شروع مین کسی مصنف کا نام نہین لکہا ہے اگرچہ اور سب خطون وغیرہ کے شروع مین مصنف کا نام موجود ہے اور نہ صرف یہی بلکہ اوس بیبل کے شروع مین جو فہرست کتابون کی ہے اوس مین بہی خلاف اور سب خطون وغیرہ کے عبرانیونکے نام کا خط بغیر مصنف کے نام کے لکہا ہے اور یہی حال اوس بیبل کا ہے جو اُردو زبان اور فارسی حرفونمین رفرنس کیساتہہ سنہ ۱۸۶۹ع کو مرزا پور مین مشہور پادری ڈاکٹر شٹہر صاحب کے اہتمام سے چہاپی گئے اور جسکی ایک ایک

بات پر سب پادریون نے پیشتر آپسمین مدت تک خوب مباحثہ کرکے فیصلہ کرلیا تہا اور جو تر
ہندوستان مین رائج اور مشہور جاری ہے اوس مین بہی برخلاف اور سب خطون وغیرہ
عبرانیونکے نام کے خط کے شروع مین مصنف کا نام لکہنا مناسب نسمجہا اور نہ اوسکے فہرست
کتب مین بہی عبرانیونکے خط کے نام کیساتہہ مصنف کا نام لکہا گیا اگرچہ اور سب خطوط
وغیرہ کے شروعمین اور فہرست کتب مین بہی ہر تصنیف کیساتہہ مصنف کا نام موجود ہے
اور اسیطرح عربی ترجمہ انجیل برٹش بیبل سوسائٹی کیطرف سے مطبوعہ بیروت ۱۸۷۱ء مین ہر
ہر نامہ کے شروع مین لکہا ہے کہ رسالہ بولس الرسول الی اہل افسس یا یہہ کہ رسالہ
الرسول الی اہل غلاطیہ مگر نامہ عبرانیان کے شروعمین کسی مصنف کا نام نہین
لکہا صرف یہی لکہا ہے کہ الرسالۃ الی العبرانیین اور اسیطرح بعینہ عربی ترجمہ انجیل
مطبوعہ لندن ۱۸۶۳ء مطبع ولیم واٹس مین بہی ہے اگرچہ وہ ترجمہ اور ہے اور یہہ دونون
ترجمے آپس مین مطابق نہین ہین اور یوسی بیوس اپنی تاریخ کی چہٹی کتاب کے پچیسوین باب[۲۵]
مین نقل کرتا ہے کہ اریجن نے پانچوین جلد شرح انجیل یوحنا مین لکہا ہے کہ پولس نے تمام گرجا
کو کچہہ لکہہ کر نہین بہیجا مگر بعض کو جو لکہا تو یہی دو چار سطر عبارت فقط اس سے معلوم ہوا کہ
مثل نامہ عبرانیونکے پولس کے اور نامے بہی بے سند ہین اور کسی اور کے لکہے ہین
بعد اسکے پطرس وغیرہ کے خطوط اور انکا بہی بیان اناجیل کے ساتہہ کرنا صرف کتاب کا
طول دینا ہے کیونکہ انمین سے بعضے خطوط ایسے ہین جنکے مکتوب الیہ کا پتا نہین اور نہ
کاتب کا چنانچہ یوحنا کے پہلے خط کی بابت مفتاح الکتاب صفحہ ۲۰۰ مین یون لکہا ہے
اگرچہ اس خط کے شروع یا آخر مین یوحنا کا نام نہین ہے مگر ہر زمانیکے لوگ اوسی رسول کو اس
خط کا راقم کہتے آئے ہین بلکہ اسکے خاص عبارت اور مضمون کے انداز سے بہی گمان غالب
ہوتا ہے کہ وہ یوحنا موصوف کی تصنیف ہے اور یوحنا کے دوسرے خط کی بابت مفتاح الکتاب
مین یون لکہا ہے جس برگزیدہ بی بی کو یہہ لکہا گیا وہ غالبا ایک عزت دار عیسائی جو وہ

تہی جو کلیسیو مین مشہور لیکن اوسکی تحقیق خبر نہین کہ وہ کہان کے رہنیوالی تہی شاید اوسکا
تہکانا شہر افسس کے قرب وجوار مین تہا اگرچہ اس خط مین راقم کا نام نہین پایا جاتا تو بہی
صریح ہے کہ یوحنا ہی نے یہہ سنہ ۹۹ع کے قریب لکہا تہا اب دیکہئی کہ خط مین تو راقم تک
کا نام نہین ہے مگر اوسکے تصنیف کے سنہ کیونکر معلوم ہو گئی پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۲۰۴
مین لکہا ہے ہر چند کہ ہم اوس بی بی معظمہ کے مسکن اور احوال سے واقف نہین تو بہی خوش
ہین کہ اوسکے فرزند صاحب صداقت الکم کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگہ پادری
والش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۱۶۳ سوال ۲۹۱ کے جواب مین
یوحنا کے دوسرے خط کی بابت یون لکہا ہے بعضے گمان کرتے ہین کہ یہہ برگزیدہ بی بی جو
کی کلیسیا کا لقب تہا پر لوگ بالاتفاق اسبات پر قوی نہین ہین پر اسکی نسبت عام خیال یہہ ہے
کہ وہ ایک عورت تہی جو اپنی دینداری کے باعث سے مشہور تہی فقط
اور نامہ فلیمون کو بعض عالم عیسائی زمانہ جیروم مین کہتے تہے کہ یہہ تو ایک خانگی چٹہی عہد
جدید سے نکال ڈالنے کے قابل ہے اور اونہون نے ارادہ نکال ڈالنے کا بہی کیا تہا اور
صفحہ ۲۰۶ کاتلک ہرالڈ جلد ۷ مین لکہا ہے کہ مروز صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۱ مین
لکہتا ہے کہ اول نامہ طماؤس پر پہلی صدی ہے اور دونون نامون طماؤس اور نامہ عبطیر
پر لکہارن نے حملہ کیا ہے (یعنے برا کہا اور واجب التسلیم نہین مانا) اور اسیطرح پطرس
وغیرہ کے خطوط کا حال ہے کہ بعضے زمانہ مین وہ معتبر ٹہرائے گئے اور بعضے زمانہ مین نامعتبر
اور بعضی کتابین کہ اس مجموعہ عہد جدید مین جنکا ذکر ہے اب گم ہین مثلاً لاودیقیونکو خط جسکا
ذکر کلسیونکے ۴ باب ۱۶ آیت مین ہے اب موجود نہین ہے یعنے عیسائی اوسے گم کر بیٹہے اور
اول قرنتیونکے ۵ باب ۹ و ۱۰ آیت مین ہے کہ مین نے خط مین تمکو یہہ لکہا کہ تم حرامکارون مین
مت ملے رہو پر مین نے اب تمہین یہہ لکہا ہے کہ اگر کوئی بہائی کہلا کر حرامکار یا لالچی
یا بت پرست یا گالی دینے والا یا شرابی یا ظالم ہو تو اوس سے صحبت نرکہنا بلکہ ایسے کے

ساتھہ کہانا تک نہ کہانا فقط پس یہ خط جسکا حوالہ آیت لوین مین ہے اب وہ گم ہے اور بتون کے چڑہاوون اور لہو اور گلا گہونٹے وغیرہ سے اجتناب کی بابت جو خط انطاکیہ وغیرہ کے عیسائیونکو لکہا گیا تہا (اعمال ۱۵ باب ۲۳ و ۲۴) اور جسکا ذکر اعمال ۱۵ باب ۱۹ — ۲۹ اور جسکی ایک خاص تعلیم کے سبب سے نہایت ضرورت ہے مگر وہ بہی عیسائی جماعت مین غایب اور اس مجموعۂ اناجیل مین موجود نہین ہے

پلوس کا تمام حال کتاب اعمال مین ہے مگر پلوس کے خطوط بہیجنے کا کہین ذکر منسرح نہین ہے چنانچہ تفسیر اعمال مصنفہ پادری فکس صاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۸ء مقدمہ کتاب صفحہ ۶ مین لکہا ہے کہ اعمال ۱۳ باب سے ۲۸ تک پلوس رسول کے سب احوال و اعمال کی خبر ہے لیکن بیچ مین کا وہ سب حال جو پلوس کے خطونمین مندرج ہے (بلکہ اون خطون کے لکہنے ہی کا ذکر تا معلوم ہو کہ وہ سب خطوط پلوس ہی کے لکہے ہین) کتاب اعمال سے ثابت نہین ہے مثلاً انطاکیہ مین اوسکا پطرس سے مباحثہ اور سکی منادی الرقوم مین اور اوسکا اندیشہ اور فکر قرنت کی کلیسیا کی پہوٹ کی نسبت اور نامناسبت اور گلیتون کی برگشتگی کے لئے اور اوسکی جانفشانی جہوٹہی تعلیم دینے والون کے رفع کرنے مین انتہے پس تعجب کہ پلوس کے جو خطوط انجیل مین شامل ہین اونکا تو کچہہ ثبوت نہین ہے اور جنکا ثبوت انجیل مین موجود ہے اون خطونکا پتہ نہین ہے اور افسیونکے نام پہلا خط جسکا ذکر افسیونکے ۳ باب ۳ و ۴ مین ہے اس مجموعہ مین شامل نہین ہے

سکرمنٹ ۴
تحریف کے بیان مین

یوسی بیوس نے جو لکہا ہے کہ یوحنا حواری نے اونہین یعنے اناجیل ثلاثہ کو دیکہا اور پسند کیا اور اپنی گواہی سے اونکے تصدیق کی ظاہر ہے کہ یوسی بیوس چوتہی صدی عیسوی مین تہا اور اوسنے اس روایت کی کوئی سند نہین لکہی اسلئے یہہ صرف یوسی بیوس کا گمان ہے کیونکہ

اوسنے نامہ اب گرس کو بہی سچا سمجہا تہا حالانکہ وہ بکافہ علما رخواہ رومن کاتہلک خواہ پروٹسٹنٹ
سب کے نزدیک جہوٹا اور جعلی ہے اور یوسی بیوس کو اکثر لوگ بدعتی سمجہتے اور کہتے ہین کہ یہہ شخص
ایریس کے معتقدون مین تہا اور حضرت عیسیٰ کو صرف بشر جانتا تہا اور کونسل نائیس مین فقط
بادشاہ کے ڈر سے الوہیت مسیح پر دستخط کیے تہے اور جیروم نے اسیکے لکہے کو دیکہہ کر نقل کیا
ہوگا کیونکہ یہہ اسکے بعد ہوا ہے اسکے سوا یوحنا کی تصنیف سے کہین اسکا ثبوت نہین ہے
کہ یوحنا نے اناجیل ثلاثہ کو دیکہا ہی ہو چہ جائے آنکہ پسند کیا ایک اور دلیل اسکے لیے یہہ ہے
کہ اگر یوحنا نے اناجیل ثلاثہ کو دیکہا ہوتا تو پہر آپ کوئی انجیل تصنیف کرنیکی کیا حاجت تہی
فیلڈ صاحب نے ۱۶۵۳ء مین ایک بیبل چہاپی جسکا اونسے نام موتی بیبل رکہا جو کہ ابتک
برٹش موزیم مین رکہی ہے اوسمین سے بعض مقام یہہ ہین رومیون کے ۶ باب ۱۳ مین
ناراستی کی جگہہ راستی لکہہ گیا ہے اور ا قرنتیون کے ۶ باب ۹ مین اس کی جگہہ کہ وارث نہونگے
اونسے لکہا کہ وارث ہونگے اور ان غلطیون سے بڑی خطرناک تعلیم پڑگئی اور لوگ اس سے
دلیلین لانے لگے کہتے ہین کہ اس فیلڈ صاحب نے ڈیڑہ ہزار پونڈ (یعنی پچیس ہزار روپیہ
از اسکول ڈکشنری مطبوعہ کلکتہ ۱۸۶۵ء) اینٹی پندلس فرقہ سے اس کام کے لئے پائے
کہ اعمال ۶ باب ۳ کا یہہ مضمون بدل دے تاکہ اس بات کی سند پیدا ہو کہ اپنے ہی مین
پادری مقرر کرنیکا لوگونکو اختیار ہو جائے اور یہہ مضمون بدلنا سب سے آسان اور
ممکن بات تہی یعنی ہم کے عوض مین تم بنا دینا
اور ایک اور صاحب ہل نامے کی بیبل ہے اوسمین اس کثرت سے غلطیان ہین کہ بعضے
جگہہ بالکل مطلب خبط ہو گیا اور بعضے جگہہ کفر پایا جاتا ہے یہان تک کہ اون دونون صاحبون
کی بیبل مین سے ایک بیبل مین چہہ ہزار نقص پائے گئے اور ایک جگہہ یعنی جی کراڈس کا خط
امیر استرف فرد جلد ا صفحہ ۲۰۸ سے معلوم ہوا کہ اسٹرن صاحب ایک بڑے عالم نے
سب سے پہلے اون بیبلون مین جو لندن مین چہپین تین ہزار چہہ سو نقص نکالے پس

جس کتاب مین قریب چار ہزار نقص نکلین تو تہوڑی محنت سے چہہ ہزار غلطیان نکل سکتی ہین اور شاید ایسی غلطیان کسی تواریخ بن ہنین نکل سکتی ہین اور یہہ دو نوبیلبین فیلڈ اور بل صاحب کی ایسی تہین کہ جنکے آگے ولگیٹ والی بیبل جو پوپ سکٹس پنجم نے لکہی جو کہ غلطیونمین یادگار زمانہ تہی کچہہ نسبت نہین رکہتی اور ہوئیٹ لاک صاحب لکہتے ہین کہ جبکہ سیلڈن صاحب بادرئیونسے مباحثہ کرتے اور وہ انجیل مین سے کوئی آیت ثبوت مطلب کے لئے پڑہتے تو سیلڈن جسیا

یہہ جواب دیتے کہ شاید تمہاری جیب کی چہوٹی سنہرے ورقون کی بیبل مین یون ترجمہ ہو لیکن یونانی یا عبرانی کا تو یہی مطلب ہے (جو مین کہتا ہون) اور یہہ حال ۱۶۱۱ء تک رہا اور جیمس نرسٹ کی انجیل (جو اندنون رائج ہے) ان کتابون کے سامہنے کوئی نہین پوچہتا تہا تمت کلامہ از کیوپاشنیز آف لٹریچر اسحاق ڈزیلی چہاپہ لندن ۱۸۵۸ء

جلد ۳ صفحہ ۴۲۳ — ۴۲۲

اب غور کرنا چاہئے کہ جب تمام و کمال کتابون کی اصلیت اور صحت کا کچہہ پتا نہین ہے تو آیتون اور لفظون کی غلطی کا ساری کتاب مین کیونکر شمار ہو سکتا ہے چنانچہ ڈاکٹر مل نے جو عہد جدید کے نسخے ملائے تو تیس ہزار اختلاف عبارت کے نشان دئی اور ڈاکٹر گریباخ نے جو اوس سے زیادہ نسخون عہد جدید یعنی تین سو پچپن کا مقابلہ کیا تو ڈیرہ لاکہہ ویسیہی اختلاف عبارت بتلادئی فقط (از کتاب اغلاطنامہ وارڈ صاحب) پس خیال کرنا چاہئے کہ اگر جہان کے سب نسخے ملائے جائین تو خدا جانے کتنے اختلاف نکلین اور یہہ اختلافات وہ نہین ہین کہ ہر جلد مین سے تہوڑے تہوڑے ملا کر اسقدر ہوئی بلکہ ایکہی مجموعہ عہد جدید مین یہہ ڈیرہ لاکہہ غلطیان پائیگئین بیش ازین نیست کہ ہر جلد مین اسیقدر غلطیان نکلین مگر وہ سب غلطیان ایکہی مجموعہ اناجیل کی تہین مثلاً ایک جلد مین ایک لفظ یا فقرہ یا جملہ الحاقی پایا گیا اور دوسری جلد مین وہی لفظ یا فقرہ وغیرہ برخلاف پہلی جلد کے نکلا اور تیسری جلد مین ہی فقرہ یا لفظ بخلاف ان دو نونکی پایا گیا اور اسیطرح چوتہی اور پانچوین

جلد وغیرہ مین ایک دوسرے سے مخالف الفاظ اور فقرات نکلتے گئے یہانتک کہ ڈیرہ لاکہہ کی نوبت پہونچی یعنی اختلاف در اختلاف اور غلطی کے درمیان غلطی اب یہہ سارے اختلافات دراصل کچہ جلد مین سمجہنا چاہئے اسلیئے فادر صاحب اختتام دینی مباحثہ مطبوعہ اکبر آباد ۱۸۵۵ع صفحہ ۱۳۱ مین لکہتے ہین کہ یہہ بات سچ ہے کہ ویرئیس ریڈنگ بہت ہین اور کہ ہر حال مین تمام یقین سے نہین کہہ سکتے کہ صحیح کون سے ہے انتہے بعینہ قول فادر صاحب اور لطف یہہ کہ تین سو برس پہلے نسخے ملنے مین بہی عہد جدید کے پورے نسخے نہ تہے بلکہ کسی مین تو چند آیت اور کسی مین چند جزو اور کسی مین ایک انجیل اور کسی مین صرف چارون انجیلین اور کسی مین صرف پلوس کے نامے تہے چنانچہ فادر صاحب بہی اختتام دینی مباحثہ کے صفحہ ۱۴۲ اور ۱۴۳ مین لکہتے ہین کہ اون نسخون مین بعض اوراق کہو گئے اور بعض بوسیدہ ہین اور کہ کاتبون کی غلطی بہی ان نسخون مین پائے گئے اور کہ کودکس الکسندرینوس کی جلدین اور کتاب بہی اوسکے ساتہہ مجلد مین یہہ سب ہارن صاحب کے دوسری جلد مین تفصیلاً بیان ہوا ہے اور ہمکو بہی آگے سے معلوم تہا انتہے

اب نمونہ کیطور چند اون نسخون کا حال یہان لکہا جاتا ہے

۱ کودکس کاٹونی انیس اسمین چار جزو ہین اول جزو مین انجیل متی ۲۷ باب ۶۲ – ۶۴ یعنے کل نو آیت دوسرے جزو مین انجیل متی ۲۶ باب ۵۷ – ۶۵ یعنے نو آیت تیسرے جزو مین انجیل یوحنا ۱۴ باب ۲ – ۱۰ یعنے نو آیت چوتہے جزو مین انجیل یوحنا ۱۵ باب ۱۵ – ۲۲ یعنے ۸ آیت ایسے سب آیتین ملا کر جو اس پورانے نسخے مین موجود ہین ۳۴ ہوئے حالانکہ کل آیتین عہد جدید مین سات ہزار نو سو او نسٹہہ ہین اب خیال کیا چاہئے کہ ۳۴ آیتون کو ایک کتاب مشہور کیا ہے

۲ کودکس بزیی اس مین چار انجیلین اور اعمال کی کتاب ہے اس مین چہیاسٹہہ ورق بہت پہٹے اور خراب کئی ہوئے ہین جنمین سے دس ورق کسی نے پیچہے سے لکہہ کر ملادئی ہین اور متی کے پہلے باب کے ۲۰ آیتین غائب ہین

۳ کوڈکس سی ساریس جو ربوع پہلے حرفون سے ارغوانی چمڑے پر لکہا ہوا ہے اس
مین صرف چہبیس ۲۶ ورق ہین جنمین سے اول کے چوبیس ۲۴ ورق کتاب پیدایش کا ایک ٹکڑا ہے
اور باقی دو ورق لوقا کی انجیل کا ایک ٹکڑا ہے جس مین لوقا ۱۴ باب ۲۱ — ۴۹ ہے یعنے
صرف ۲۹ آیتونکو کتاب قرار دیا ہے
۴ کوڈکس رسکیڈس اس نسخے مین عہد جدید کی کتابونمین سے صرف متی کی انجیل ہے اور
اسمین صرف چونتیس ورق پورانے لکھے ہوئے ہین
۵ کوڈکس افرمجی اُس نامہ عبرانیونکا ایک ٹکڑا ہے اور صرف دو ورق ہین اور عبرانیون ۲ باب کی پہلی آیت اس قدیم کتاب مین نہین ہے
۶ کوڈکس ادی اُس اعمال حواریونکا یہہ نسخہ ہے مگر ۲۶ باب ۲۹ سے ۲۸ باب ۲۶
تک نہین ہے
اب اس کتاب مین زیادہ نسخونکا حال لکھنے کی گنجایش نہین ہے اگر حاجت ہو تو گریسباخ
اور میکاس کی کتابونمین دیکھنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ یہہ غلطیان وہ نہین ہین جیسے اس
زمانہ کے مطبوعہ نسخونمین اختلاف ترجمات و محاورات وغیرہ سے واقع ہین بلکہ یہہ غلطیان
اون قدیم معتبر نسخونمین ہین کہ جنپر اناجیل کی صحت کا مدار ہے اور جو خاص اسباب اور وسیلے
انجیلونکو صحیح کرنیکے ٹھہرائے گئے ہین پس جب اونکا یہہ خراب حال ہے کہ تیس ہزار اور ڈیڑھ
لاکھہ بلکہ دس لاکھہ سے زیادہ (انسائی کلوپیڈیا برٹینیکا جلد ۱۹ بیان اسکرپچر) اختلاف
عبارت پائے گئے تو وائے بر حال ان انجیلونکے کہ جو اون نسخون کے وسیلے سے صحیح
کی گئی ہین ہارن صاحب جلد ۲ مطبوعہ ۱۸۲۲ء صفحہ ۵۹ ۴ مین لکھتے ہین کہ عہد جدید کے کل
نسخے جو کلاً یا بعضاً یقیناً مقابلہ کیے گئے اونکی تعداد چار سو سے متجاوز نہین ہے اور پہر حاشیہ
مین لکھتے ہین کہ پروفیسر بیک نے مقابلہ کیے ہوئے نسخون کی تعداد جو اپنی کتاب کے حصہ اول کے
صفحہ ۲۲ — ۱۰۰ تک لکھی ۳۹۴ ہے اور جن نسخونکا مقابلہ گریسباخ نے اپنی انجیل کی طبع

کیو بیسٹ لیا اونکی تعداد اوسنے ۳۵۵ لکھی ہے بشپ مارش نے جو اپنے اور میکائیلس کے نسخونکو
ملا کر شمار کیا ہے اونکی تعداد ۴۶۹ ہے پہر مارش صاحب دوسری جلد کے صفحہ ۵۴ مین
لکھتے ہین کہ عہد جدید کے کل نسخونکی تعداد جو ہم تک پہونچی ہے خواہ کامل ہون خواہ ناقص
اور جنکا مقابلہ خواہ کلاً خواہ بعضاً ہوا ہے قریب پانچ سو کے ہوتے ہین اور پادری فانڈر صاحب
نے بہی اختتام دینی مباحثہ کے صفحہ ۵۲ سطر ۱۲ مین اسیطرح لکہا ہے پادری جے مرے
میجل والا ال ڈی اپنے خطوط مطبوعہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۳۸ مین فرماتے ہین یورپ کے عالمون نے
چہہ سو سے زیادہ انجیل کے قلمی نسخونکو ملاحظہ کیا ہے جو یونانی بانمین ہین ان مین سے بعضے بہت
قدیم ہین انتہے مگر یہہ تعداد اون نسخونکی تعداد کی ایک جزو قلیل ہے جو کتب خانونمین (غیر مقابلہ کیے ہوئے)
موجود ہین مثلی صاحب نے یون کہا ہے کہ چونکہ مصنفون کے اصلی نوشتے ابتک موجود نہین
ہین اسلئے انکے تمام الفاظ اصلی کسی ایک نقل مین شاید نہین ملتی لیکن سب نقلونکے مقابلہ سے
دریافت ہوتے ہین انتہے از طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۲۴۵ اب دیکہو کہ سب نقلونمین اگر
وہ اصلی الفاظ ہوتے بہی تو بغیر کسی اصلی صحیح نقل کے یا بغیر الہام یا فتہ شخص کے اونہین پہچان
کون سکتا ہے مگر صرف اٹکل سے جہانتک صحیح کیا اونہین اصلی الفاظ سمجہہ لیا دوسرے یہہ
کہ سب نقلونمین سے شاید ہزارون ابہی باقی ہین کہ جنمین وہ اصلی الفاظ پہلے ہوئے ہین اور
اون نقلون کا مقابلہ ابتک نہین ہوا ہے پہر کہان ثابت ہوا کہ سب اصلی الفاظ دریافت
ہوگئے اور جب حال یہہ ہے تو اصلی مطلب اور مضمون دریافت کر لینے کا کون دعوے
کر سکتا ہے

پہر ہارن صاحب جلد اوّل کے صفحہ ۱۲۶ مین اور دوسری جلد کے صفحہ ۳۵۵ مین لکہتے
ہین کہ گریسباخ نے ڈیڑہ لاکہہ اختلاف عبارت نکالے ہین جیسا کہ پادری فانڈر صاحب نے
بہی اختتام دینی مباحثہ مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۵۵ء صفحہ ۵۳ و ۵۴ مین لکہا ہے اور اسبات کو
بہی یاد رکہنا چاہیے کہ ویٹسٹین نے اپنے اختلافات عبارت دس لاکہہ سے زیادہ جمع

ائی ہین جیسا کہ انسائی کلوپیڈیا برٹینکا کے جلد ۱۹ مین اسکرپچر کے بیان مین مرقوم ہے
پادری فانڈر نے کتاب اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۵ چھاپہ اکبرآباد سکندرہ ۱۸۵۵ء مین کہا ہے
قولہ اگرچہ ہم لوگ قایل ہین کہ بعض حروف و الفاظ مین تحریف وقوع مین آئی اور بعض آیات
کی بابت مقدم و متوخر اور الحاق کا شبہہ ہے تو بھی انجیل کو بے تحریف اور بے تبدیل کہتے
ہین اس لحاظ سے کہ اوسکا مضمون اور مطلب نہین بدل گیا میکیلس صاحب ڈاکٹر
منشی صاحب کا قول اپنے عہد جدید کے دیباچہ جلد اول صفحہ ۲۶۳ مین نقل کرتے ہین
کہ جن لوگون کے پاس صرف ایک قلمی نسخہ بچا ہوا تھا جیسے رومی اور یونانی اونمین یہودی عالمون نے
ایسے قصور پاے کیے ہین اور اونکی اصلاح مین ایسے عیب ملے ہین کہ باوجود دو پوری صدیون کے
نہایت عالم اور تیزفہم نکتہ چینون کے محنتون سے وہ کتابین ابتک غلطیون کا نزار انبار ہین اور
اسیطرح رہین گی برخلاف اسکے جہان کہین کسی مصنف کے بہت نسخے ہوتے ہین اگرچہ بموجب
مقدار نسخون کے اختلاف عبارت ہمیشہ بڑہتے جاتے ہین مگر وہ اصلی نسخہ جسکا مقابلہ ہر مند
اور عقیل لوگون کے ہاتون سے ہوا ہمیشہ بہت صحیح ہوتا ہے او مصنف کے اصلی الفاظون کے
قریب قریب پہنچتا ہے اسکے بعد پہر فانڈر صاحب اوسی کتاب کے صفحہ ۱۵ اور کتاب دینی مباحثہ
چھاپہ سکندرہ ۱۸۵۴ء کے صفحہ ۳۲ مین لکھتے ہین قولہ جاننا چاہیے کہ اون سب عالمون
پر جو مصححین اور نسخہ شناسی مین ماہر ہین خوب واضح و روشن ہے کہ نقل نویس لکھتے وقت ہمیشہ کچھہ
کچھہ سہو کرتے ہین اور کوئی بڑی کتاب نہین شاید ایک بہی نہین جو دست و قلم سے لکھی
ہے جس مین کچھہ بہی غلطی نپائی جاوے مثلاً اگر گلستان یا دیوان حافظ وغیرہ کتاب کی
سو پچاس نقلین دقت سے مقابلہ کیجائین تو شک نہین کہ اون سب نقلون مین کچھہ غلطیان
پائی جاوینگین ایسے سہو و غلطیان اکثر اوقات نقل نویسونکی غفلت یا کم علمی سے ہوتی ہین اور
اور اس سبب سے اعراب اور حروف اور املا وغیرہ مین غلطی کرتے یا لفظ چھوڑ دیتے ہین
اور بعض اوقات مالک کتاب یا نقل نویس نے تفسیر کی راہ سے کوئی بات حاشیہ مین لکھی اور

کاتب دیکہنے لیے اوسکو یا تو سہوا یا قصداً متن مین داخل کیا ہے پہر لکہتے وقت کوئی لفظ رکہا یا
مقدم موخر ہوا اور دوسرے نقل نویس نے تصحیح کرنیکا قصد کیا اگر علمی یا کم سمجہنے کے سبب
خلاف واقع تصحیح کیا ہے اب درحالیکہ اصل نسخہ موجود نہا اور قدیم کتابونکا شاید ایک ہی اصل
نسخہ اب تک باقی نرہا ہو پس ان غلطیونکے تصحیح کرنیکی کوئی اور راہ اور تدبیر نہین ہے مگر یہ
کہ اسکی سب نقل نزدیک و دور سے جمع کرین اور عالم اور فاضل زبان دان اون سبہا
کو مقابلہ کرکے اس راہ سے تصحیح کرین اور جتنے نسخے زیادہ ہون تصحیح بہی اوتنا ہی آسان تر ہے
انتہیٰ لیکن کاتبون کی غلطی یعنے ویریوس ریڈنگ کو تحریف کی جگہہ سمجہنا یہہ محض تحریف
کو چہپانا اور اوسکا عیب مٹانا ہے کیونکہ انا جیل کے ان سارے الحاقون اور تحریفون کے
مقابل مین ویریوس ریڈنگ نہایت چہوٹی بات ہے اور کاتبون کے سہو سے کوئی کتاب
محرف نہین کہلاتی ہے دیکہو قرآن مجید بہی ہمیشہ ہاتہ سے لکہا جاتا ہے اور ابتک روم و ایران
وغیرہ مین اوسکا چہاپنا ممنوع ہے اور یہہ بہی ممکن نہین کہ کاتبونکا سہو اوسمین نہوتا ہو جو کہ جیسے
صحیح کرلیا جاتا ہے تو بہی کوئی اوس مین تحریف کا نام تک نہین لے سکتا لیکن اناجیل
مین جو تحریف ہوئی جیسا کہ پادری فانڈر صاحب وغیرہ کے قولون سے ثابت ہے یہہ
جان بوجہہ کر عیسائیون نے آپ گہٹایا اور بڑہایا ہے سہو کاتبان اسکو نہین کہتے ہین ہارن صاحب
لکہتے ہین کہ اکثر اصلی یا خالص عبارتکو دروغ آمیز عبارت سے تمیز کرنا مشکل ہوتا ہے بہر
حال مختلف الفاظ یا عبارت مین سے جب ایک کا غلط ہونا علانیہ اور یقینی معلوم ہو جائے
تو اوسکا نام غلط لفظ یا غلط عبارت ہے جسکو انگریزی مین اررٹا کہتے ہین اور جب اون مختلف
لفظون یا مختلف عبارتون مین سے کسی پر غلط ہونیکا یقین نہو بلکہ شبہہ ہے کہ کون اونمین سے
صحیح ہے اور کون غلط تو اسکو اختلاف عبارت کہتے ہین جسکا نام انگریزی مین ویریس ریڈنگ
ہے ہارن صاحب کا اسٹروڈکشن جلد ۲ مطبوعہ لندن ۱۸۲۵ع صفحہ ۳۲۱ پس ام ڈیڑہ لاکہہ
اور دس لاکہہ غلطیونکو صرف ویریس ریڈنگ سمجہنا چاہیے اور جب اون غلطیون کا

پہچاننا مشکل ہے تو ویریوس ریڈنگ کو بہی ذرا سا خیال کرنا چاہیے پہر پادری فانڈر صاحب
کی کتاب اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۵۵ — ۵۸ تک چہاپہ سکندرہ اکبرآباد ۱۸۵۳ع
مین تہوڑا سا یون لکہا ہے **قولہ** ڈاکٹر گوشن کی کتاب کی چوتہی باب کی تیسری فصل مین
لکہا ہے کہ گریسباخ اور شولز نے اپنی سب محنت اور وقت سے انجیل مین صرف تیرہ جگہہ
ایسی غلطیان پائین کہ آیت کے مضمون سے علاقہ رکہتین یا ارادے کچہہ ادر کر دیتی ہین
اور وے یہہ ہین پہلے اعمال کے ۲۰ باب ۲۸ آیتہ کہ خدا کی مجلس کو جسے اوسنے اپنی ہی لہو
مول لیا چراؤ گریسباخ کہتا ہے کہ لفظ خدا غلط ہے اوسکی جگہہ لفظ خداوند کہنا چاہیے
مگر شولز نے لفظ خدا صحیح ٹہرایا ہے دوسرا پہلا طموتاؤس ۳ باب ۱۶ آیتہ مین لکہا ہے
کہ بالاتفاق دینداری کا بڑا بہید ہے خدا جسم مین ظاہر ہوا روح سے راست ٹہرا گریسباخ
کہتا ہے کہ صحیح یون ہے کہ بالاتفاق دینداری کا بڑا بہید ہے وہ کہ جسم مین ظاہر ہوا الخ یعنے
لفظ خدا کی جگہہ لفظ وہ کہتا ہے مگر شولز لفظ خدا صحیح جانتا ہے تیسرا یہودا کا پہلا باب ۴
آیتہ کہ وے خدا کا جو اکیلا مالک ہے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کا انکار کرتے ہین گریسباخ
اور شولز دونون کہتے ہین کہ صحیح یون ہے کہ وے ہمارے اکیلا مالک اور خداوند الخ چوتہی
پہلے یوحنا کا ۵ باب ۷ و ۸ آیتہ تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور
روح القدس اور یہہ تینون ایک ہین اور تین ہین) جو زمین پر گواہی دیتے ہین الخ گریسباخ
اور شولز ان باتونکو جو حلقہ مین ہین الحاقی جانتے ہین پانچوین مکاشفات ۸ باب ۱۳
ایک فرشتے کو آسمان کے بیچون بیچ اوڑتے دیکہا الخ گریسباخ اور شولز دونو کہتے کہ فرشتے کی جگہہ لفظ
عقاب چاہیے چہٹوین یعقوب کے دوسرے باب مین ۱۸ آیتہ تو اپنا ایمان بے عمل کے مجہے
ظاہر کر گریسباخ اور شولز اسکو صحیح جانتے ہین مگر بہت نسخہ نہین ہے کہ تو اپنا ایمان عمل کے ساتھہ
مجہے ظاہر کر ساتوین اعمال کا ۱۶ باب ۷ آیتہ روح نے اونہین جانے نہ دیا گریسباخ اور
شولز کہتے ہین کہ صحیح یون ہے پر روح عیسی نے اونہین جانے نہ دیا آٹہوین افسیونکا ۵

باب ۲۱ آیتہ خدا کے خوف سے ایک دوسرے کی فرمان برداری کرو گریسباخ اور شولز کہتے ہین کہ
خدا کیجگہہ لفظ مسیح چاہیے نوین مکاشفات کا پہلا باب ۱۱ آیتہ مین (الفا اور اومیگا اول و آخر
ہون گریسباخ اور شولز الفاظ اول و آخر الحاق بتاتے ہین دسوین متی ۱۹ باب ۱۷ اوسنے
اوسے کہا تو کیون مجہے اچہا کہتا ہے اچہا تو کوئی نہین مگر ایک یعنے خدا گریسباخ کہتا ہے
کہ یون چاہئے تو کیون مجہہ سے نیکی کی بابت پوچہتا ہے الخ مگر شولز الفاظ اول صحیح جانتا ہے
گیارہوین فلپیونکا ۴ باب ۱۳ آیتہ مسیح سے جو مجہے طاقت بخشتا ہے مین سب کچہہ کر سکتا
ہون گریسباخ اور شولز کہتے ہین کہ لفظ مسیح الحاق کیا گیا ہے بارہوین اعمال کا ۸ باب
۳۷ آیتہ (فلپ نے کہا اگر تو اپنے تمام دل سے ایمان لاتا ہے تو روا ہے اوسنے جواب
مین کہا مین ایمان لاتا ہون کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے) پہر ۹ باب ۵ و ۶ آیتہ اوسنے پوچہا
کہ اے خداوند تو کون ہے خداوند نے کہا مین یسوع ہون جسے تو ستاتا ہے (پینے کی کیل پر لات
مارنا تیرے لئے برا ہے اوسنے کانپ کر اور حیران ہو کر کہا اے خداوند تو کیا چاہتا ہے
کہ مین کرون) خداوند نے اوسے کہا الخ اور ۱۰ باب ۶ آیتہ مین لکہا ہے کہ وہ ایک شمعون
دباغ کے یہان جسکا گہر سمندر کے کنارے ہے مہمان ہے (جو کچہہ تجہے کرنا چاہئے وہ تجہکو بتاوےگا
اب یہ الفاظ جو آیات کے بیچ حلقہ مین ہین گریسباخ اور شولز کے قول کے مطابق الحاق ہین
انتہا قول گوشن صاحب

پہر فانڈر صاحب فرماتے ہین کہ ان الفاظ اور آیات مذکورہ کے سوا بعض اور آیات اور
جملے ہین جو بعض محققین کے قول کے مطابق الحاق ہین مثلاً یوحنا کا ۸ باب ۱ سے ۱۱ تک پہر
یوحنا کا ۵ باب ۴ آیتہ پہر متی کا ۶ باب ۱۳ آیتہ کے ان الفاظ پر کہ بادشاہت اور قدرت اور
جلال تیرا ہمیشہ ہے الحاق کا گمان ہے پہر متی کے ۲۷ باب ۳۵ آیتہ مین یہہ الفاظ کہ نبی
کی معرفت جو کہا گیا پورا ہووے الی آخرہ یوحنا کے ۱ باب ۲۴ آیتہ سے متی مین داخل ہوئے
ہین اور بعض آیات اور الفاظ مقدم و موخر بہی ہوئے ہین مثلاً رومیونکے ۸ باب پہلی آیتہ کے

ییہ الفاظ کہ جسم کے طور پر نہیں بلکہ روح کے طور پر چلتے اسی باب کے چوتھی آیت سے مقدم ہونگے
ہین اور ییہ پہلے فرقیو نکا ۱۰ باب ۲۸ آیتہ مین ییہ جملہ کہ زمین اور اوسکی معموری خداوندکی ہے
اسی باب کی ۲۶ آیت سے متاخر اور مکرر ہوا ہے اور رومیونکے ۱۶ باب کی ۲۵ و ۲۶ و ۲۷
آیتونکے حق مین کریباخ کہتا ہے کہ پندرہ باب کے شروع مین تہین اور متاخر ہو کر سولہہ مین
باب مین داخل ہو گئین مگر شولز کہتا ہے کہ اونکا اصل موقع وہی ۱۶ باب کے آخر مین ہے اسکے
سوا اور بہی الفاظ اور جملے ہین جنپر تبدیل یا الحاق کا شبہہ آتا ہے تمت کلامہ ان سب باتونکو
مین نے کتاب اختتام دینی مباحثہ مصنفہ پادری فانڈر صاحب چہاپہ سکندرہ اکبر آباد ۱۸۴۹ء
نقل کیا ہے اور ان دونون ایک اور کتاب مین بہی ییہ بیان دیکہا یعنے پادری عماد الدین عیسائی
مذہب نے بہی ان سب آیات محرفہ مرقومہ بالا کو کتاب اختتام دینی مباحثہ مصنفہ پادری فانڈر صاحب
سے نقل کر کے اپنی کتاب تحقیق الایمان چہاپہ مطبع آفتاب پنجاب لاہور ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۴۱ و ۱۴۲
مین لکہا ہے مگر بہت عیب پوشی کے ساتہ چنانچہ اول یوحنا ۵ باب ۷ و ۸ کو سب کے نیچے
لکہا ہے تا کہ کچہہ چہپا رہے اور اسیطرح ہدایت المسلمین مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور
۱۸۶۸ء صفحہ ۱۰۱ — ۱۰۳ مین بہی ییہ سب آیات محرفہ مرقوم ہین پہر فانڈر صاحب اختتام
دینی مباحثہ کے صفحہ ۱۳۰ مین فرماتے ہین کہ ییہ بات سچ ہے کہ ویریوس ریڈنگس یعنے غلطی کاتبان
بہت ہین اور کہ ہر حال مین تمام یقین سے نہین کہہ سکتے کہ صحیح کون ہے انتہے پہر صفحہ ۱۳۱
مین فانڈر صاحب فرماتے ہین کہ پہلے یوحنا کے ۵ باب کی ۷ و ۸ آیتین اور یوحنا کے ۸ باب
کی پہلی سے ۱۱ آیت تک اکثر مصححین مشتبہ جانتے ہین — اسکے سوا صرف دو آیات اور ہین
جنکی صحت پر شبہہ ہے یعنے یوحنا کے ۵ باب کی ۴ آیت اور اعمال کے ۸ باب کی ۳۷ آیت
اور ییہ دو مقام ہین جنکی بابت نہ صحت کا بلکہ صرف مقدم و موخر کا شبہہ ہے یعنے رومیون
کے ۱۶ باب کی پہلی آیت اور ۱۶ باب کی ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ آیتین مگر یاد رکہنا چاہیے کہ اون چار
آیتونکا غیر صحیح ہونا یقین نہین صرف شبہہ ہے اسلیے کہ وے آیات سب قدیم نسخون مین

نہین پائی گئی ہین اور فرض کرین کہ فی الحقیقت غیر صحیح ہون تو اون کے مضمون سے ظاہر ہے کہ اونکے غیر صحیح ہونے کے سبب نہ انجیل کی کوئی تعلیم نہ کوئی حکم اور نہ کوئی گذارش بدل گئی ہے انتہے از اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۲ اور انکے سوا یوحنا کے باب ۷ ۵۳ سے ۸ باب ۱۱ آیت تک الحاقی ہین اور ارزمس اور کالون اور بیقا اور گروٹس اور لیکلرک اور وٹسٹین اور سملر اور شولز اور موس اور ہین لین اور پاس اور رشمنڈ اور اور علما جنکا ذکر وارڈ کیتھولک نے کیا ہے سچای ان آیتونکی نہین مانتے تھے اور بہت پرانے ترجمون مین جو مختلف زبانو نکے ہین یہہ آیت نہین پائی جاتی اور کریزاستم اور تہوفلکٹ اور نونس نے جو تفسیرین انجیل یوحنا پر لکہی ہین اونمین ان آیتونکے شرح نہین کی اور نہ اور جا حوالہ ان آیتونکا لیا ہے اور ترٹولین اور سائپرین نے جو رسالے زنا اور عفت کے باب مین لکہے ہین ان آیتون سے تمسک کہین نہین پکڑا اور یہہ آیت اگر اونکے نسخون مین ہوتے تو یقیناً انکو سند مین ذکر کرتے

یوحنا ء باب ۱ — ۹ اور ۸ باب ۲ — ۱۲ الحاقی ہین اسکا ذکر اور انجیل نویسون نے نہین کیا اور نہ اوس مشہور ترجمے مین جو قدیم شہر یا بلکا پسکیٹو یعنے صحیح اور بعینہ کہلاتا ہے یہہ دونون مقام انجیل یوحنا مین ہین فقط اور یوسیبس اور اور قدیم علما علماء اسمقام مین اور ایسے ہی بعضے مقامات کی صحت مین شک ظاہر کرتے ہین از تفسیر انگریزی جامس اسکاٹ اب دیکھی کہ الحاقی آیہ نامہ اول یوحنا باب پنجم سے مسئلہ تثلیث مشکوک سا ہو گیا یہہ سمجھ کر کہ اور مقامات جہان جہان تثلیث کا ذکر ہے اگر صحیح ہوتے تو اونہین کو کافی سمجھ کر اس جعلی بناوٹ کی ضرورت نہ ہوتی اور لادوقیو نکے خط مین جو کچہہ تعلیمات لکہے تہے وہ سب باقی نہ ہے کیونکہ اگر وہی تعلیمات پلوس کے اور خطو نمین بہی مرقوم ہوتے تو کلسیونکو (۴ باب ۱۶) تاکید نہوتی کہ لادوقیو نکے نام والا خط بہی تم پڑہو اور اسیطرح اون تعلیمون کے ضایع ہونیکا حال بہی سمجہنا چاہئے جو قرنتیو نکے نام تہا اور اب موجود نہین ہے دیکھو اول قرنتیو نکا ۵ باب ۹ اور یوحنا ۸ باب ۱ — ۱۱ الحاقی ہونے سے

ایک مسکہ باطل ہو گیا اور یوحنا ۵ باب ۴ سے ایک جز غلط ہو گئی اور اعمال ۸ باب ۳۷ سے ایت
اور اول طمطاؤس ۳ باب ۱۶ سے الوہیت مشکوک ہو گئی اور علے ہذا القیاس ہر غلطی کے موجب
کسیقدر تبدیل ضرور ہے پہر فانڈر صاحب کے اس قول سے کہ دریوس سیڈنگ ہٹ ہیں اور
بہر حال تمام یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ صحیح کون ہے انتہے (اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۱۳۰)
خدا جانے کسقدر تعلیمات انجیل سے ضایع ہوئی اور جو مرقوم ہین انمین کسقدر غلط ہین پہر یہہ
کہ کتنے تعلیمات انجیل مین موجود نہیں ہین مثلاً اصطباغ قایم مقام ختنہ اور عشاء ربانی قایم مقام
عید فصح اور اتوار قایم مقام ہفتہ وغیرہ اگر یہہ تعلیمات صحیح ہین تو الہامی ہونگے مگر انجیل مین نہین
لکہے ہین اب اگر ہم انجیل کو کافی سمجہین تو یہہ سب تعلیمات باطل ہو جاینگے اور اگر انہیں
صحیح جانین تو انجیل ناتمام رہجاینگے لیکے سوا بر اشتعلنٹ بشپ مائنک صاحب جو
فرماتے ہین کہ دین کے معاملے مین چہہ سوا امر ہین جنہین خدا نے مقرر کیا اور کتاب مقدس مین انکا
کہین ذکر نہین ہے انتہے (مرت الصدق صفحہ ۸۱) اپس کہہ سکتے ہین کہ یہی مطالب کتاب کے
بدل گئے جبکہ انجیل مین یا سے وہ لکہے نہیں ہین اور نہ صرف ایک یا دو بلکہ چہہ سو اور اسیطرح
پلوس کے وہ سب تعلیمات ضایع ہوئے جو قرنتیوں کو پہلے خط مین لکہے تہے جسکا ذکر اول قرنتیوں
کے ۵ باب ۹ مین ہے زنگلس اور ادر پراٹسٹنٹ کہتے ہین کہ ناموں پلوس ہین سب
کلام پاک نہین اور چند چیزوں مین اوسنے غلطی کی ہے انتہے
لارڈنر اپنی تفسیر مطبوعہ ۱۸۲۷ء کی چھٹی جلد کے صفحہ ۳۸۴ مین قول ارجن کا یون نقل
کرتا ہے کہ فرقہ ابیونی کے دونوں گروہوں نے پلوس کے نامجات کو رد کیا تہا اور پلوس
کو دانا اور نیک آدمی نہیں جانتے تہے اور پہر اوسی صفحہ مین قول یوسی بیوس کا نقلکرتا ہے
کہ یہہ فرقہ پلوس کے نامجات کو رد کرتا اور اوس کو توریت سے پہرا ہوا کہتا تہا اور جلد ۲
صفحہ ۱۰۷ مین لکہتا ہے کہ خدا نے ہمکو اطلاع دی ہے کہ یہہ فرقہ پلوس اور نامجات پلوس
کو رد کرتا تہا اور موشیم صاحب کی تاریخ جلد ۱ صفحہ ۲۰ سے معلوم ہوا کہ فرقہ ابیونی اقوال مسیح

عیسوی مین تہا

چونکہ اس آخر انیسوین صدی عیسوی مین کتب الہامی سابقہ کی انگلستان مین نظر ثانی ہو رہی ہے اسکی کیفیت انڈین آمنی ایس مطبوعہ ماہ جون ۱۸۸۱ء نمبر ۱۲ مین جو عبارت ذیل مرقوم ہے کہ اندنون جو علماء نصاری عہد جدید کے ترمیم کر رہے ہین انہون نے آخر سات آیتین مرقس کے آخیر باب کے جعلی سمجھکر نکال ڈالے ہین یہہ وہ آیتین ہین جن پر خاص لوگ اپنی مذہب کے بنیاد سمجھتے تہی - انہین علماء نے خطوط مین سے وہ آیت الحاقی نکالی ہے جو جو کیتہ کرزم مین تثلیث کے ثبوت مین درج ہے انتہے

مستر فلک پطرس پر الزام غلطی اور جہالت انجیل کا لگاتا تہا برنبس کہ جسکو جویل صاحب نے فاضل اور مرشد نجیب کہا ہے کہتا ہے کہ پطرس سردار حواریون اور برنباہ نے بہی بعد نزول روح القدس کے معہ کلیسیا سے یروسلم کے غلطی کہائی جان کالون کہتا ہے کہ پطرس نے کلیسیا مین بدعت بڑہائی اور آزادگی عیسویکو خوف مین ڈالا اور توفیق عیسویکو دور پہینکا اور پطرس اور برنباہ اور اور دونکو ملامت کرتا ہے میگڈبی برجنس حواریون خصوصاً پولس پر الزام غلطی کا لگاتے ہین وائی ٹیکر کہ بڑا عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے کہتا ہے کہ بعد عروج مسیح کے آسمان پر اور نزول روح القدس کے سب کلیسیا نے غلطی کی ہے نہ صرف عوام بلکہ خواص نے بہی بلکہ حواریون نے بہی جو غیر اسرائیلیون کی دعوت طرف ملت مسیحی کے کی اور پطرس نے اور بہی غلطی رسوم مین کی اور یہہ بڑی غلطیان حواریون سے بعد نزول روح القدس کے ہوئی ہین انتہے اور گلتیونکے ۲ باب ۱۱ - ۱۴ مین پولس رسول فرماتے ہین جب پطرس انطاکیہ مین آیا تو مین نے روبرو اوس سے مقابلہ کیا اسلئے کہ وہ ملامت کے لایق تہا کیونکہ وہ پیشتر اوس سے کہ کئی شخص یعقوب کیطرف سے اسکے غیر قوم والونکے ساتہہ کہایا کرتا تہا پر جب وے آئے تو مختونونسے ڈر کر پیچہے ہٹا اور الگ ہوگیا اور باقی یہودیون نے بہی اوسکی طرح دورنگی کی یہانتک کہ برنباس بہی دب کر اونکی ریا مین شریک ہوا انتہے اب کہئی

کہ پطرس اور کلیسیا کے لوگون اور برنباس تک کی ریاکاری کی پولس آپ گواہی دیتے
ہین تو بہی پطرس کے دو خط الہامی نوشتون مین شامل ہین

سکرمنٹ ۵

دیندار عیسائیون نکا بہی عہد نامہ جدید یعنے اناجیل
اور نامجات مین تحریف کرنا ثابت ہے

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ
مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۔ یعنے پس کیا طمع رکہتے ہو تم کہ ایمان لاوین واسطے
تمہارے اور تحقیق تہا ایک فرقہ اونمین سے سنتا کلام اللہ کا پہر اوسکو بدل ڈالتے ہین
بوجہہ کہ اور اونکو معلوم ہے سورہ بقر رکوع ۹ تفسیر جلالین مین ہے ۔ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ يُغَيِّرُوْنَهٗ
مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ فَهِمُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اِنَّهُمْ مُفْتَرُوْنَ یعنے اونکو معلوم تہا کہ ہم بہ
جہوٹہی عبارت ملاتے ہین از ہدایت المسلمین صفحہ ۲۸۱ اختلاف عبارتون کے سبو مین ہے
بموجب قول گریلس صاحب کے بہت بڑا سبب جس سے عہد جدید مین بڑا تغیر مقامات
نہایت کثرت سے پیدا ہوئے ہین یہہ ہے کہ یکسان مقامات کو اسطرح تبدیل کیا گیا ہے جبکہ
اونمین ایک دوسرے سے زیادہ کامل مطابقت کیجاسے اور خاصکر انجیلون کو اس طریق سے
نقصان پہونچا اور سینٹ پال یعنے پولس کے نامونکو اکثر مقامات مین سے اسلئے الٹ پلٹ کیا
گیا ہے کہ اوسکے عہد جدید کے حوالونکو اون مقامات مین جہان وہ سپٹواجنٹ ترجمہ کے
بعینہ الفاظ سے تفاوت رکہتے ہین سپٹواجنٹ ترجمہ سے مطابق کرین بعض کتہ چینیون نے
عہد جدید کے نسخون مین اسطرح اختلاف عبارت ڈالدی کہ اونکو ترجمہ ولگیٹ کے مطابق
تبدیل کردیا بعض نکتہ چین ناقلون نے نادرست کلامونکو صرف صحیح ہی نہین کیا بلکہ عمدہ طرز کلام
کو بجائے غیر عمدہ طرز کلامونکے بدلدیا اور اسیطرح اونہون نے اون الفاظ کو جو اونکو فضول
معلوم ہوئے یا جنکے فرق کو وہ نہ سمجہے لکہنے سے چہوڑدیا خصوصاً عبری نسخون مین اختلاف عبارت

کا بڑا سبب یہہ ہے کہ سطرونکا اندازہ برابر رکہنے کے لیے سطرونکے اخیر مین زیادہ لفظ بڑہا دیے جاتے تہے پہر ایک سبب اختلاف عبارت کا ایسی خرابیان یا تبدیلیان ہین جو کسی فرقہ کے مطلب برا لی کے لیے دانستہ کی گئی خواہ وہ فرق درست مذہب رکہتا ہو یا بدعتی ہو یہہ بات تحقیق ہے کہ ان لوگون نے جو دیندار کہلاتے ہین قصداً بعض خرابیان کین جو خرابیان یا تبدیلیان اس دور اندیشی سے کی گئی تہین کہ جو مسئلہ تسلیم کیا گیا ہے اوسکو تقویت ہو یا جو اعتراض اس مسئلہ پر ہوتا ہو وہ نہو سکے انتہے بعینہ نقل قول ہارنصاحب جلد دوم صفحہ ۳۲۳ وغیرہ مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء اور جلد ۲ صفحہ ۳۱۱ مطبوعہ ۱۸۲۵ء پہر ہارنصاحب اوسی صفحہ مین عہد جدید کے الحاقات کا بیان کرنیکے بعد یہہ لکہتے ہین کہ بعضی بہت سے الحاق حواریون کے اعمال مین ہوئی جو صحیح کرنیکے خیال سے وقوع مین آئی انتہے۔

ہارنصاحب کے انٹروڈکشن اور علوم بیبل کے مطبوعہ ۱۸۲۵ء لندن جلد ۲ صفحہ ۳۲۲ مین لکہا ہے مرقس ۱۳ باب ۳۲ مین سے بعض الفاظ نکال ڈالے ہین کیونکہ وہ ایرین کے مذہب کی تائید کرتے تہے لوقا ۱ باب ۳۵ مین کچہہ لفظ بڑہا دیے گئے ہین واسطے رد کرنے مذہب یوتی شنیز کے لوقا ۲۲ باب ۴۳ بعض نسخون مین سے نکال ڈالا ہے تا کہ مسیح کی الوہیت مین شبہہ نرہے متی ۱ باب ۱۸ مین سے لفظ ہم بستر ہون اور ۲۵ مین سے اوسکا پہلوٹہا نکال ڈالا ہے تا کہ حضرت مریم کے کنواری رہنے پہ شبہہ نرہے

گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۹۴ مین فرماتے ہین کہ اول یوحنا ۵ باب مین رومی گرجے والون کے پادریون نے غالباً یہہ دغا کیا تہا کہ جب لوتہر نے اپنی شائع کی ہوئی انجیل مین اسکو چہوڑ دیا اور کہتے ہین کہ بوقت نزع اوسنے اپنے پیروون سے نہایت التجا درخواست کی کہ میرے نام سے اسکو مندرج نکرین مگر اسپر التفات نکیا گیا۔ یہہ منجملہ تیس ہزار اختلاف قراءت کے صرف ایک ہے جسکو پادری تسلیم کرتے ہین کہ صحیفون اور انجیلون مین موجود ہین کتاب کو ڈکس مانٹ فورتی انیس مین جو اب ڈبلن کے عام کتب خانہ مین موجود ہے

عمداً متن کتاب کی تائید کے لیے جعل کیا گیا تہا (مارش کا رسالہ دیکہو) حماتیہ الاسلام صفحہ
۹۸ دفعہ ۱۹ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ ابالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء
ہارن صاحب کی چوتہی جلد مطبوعہ ۱۸۲۲ء صفحہ ۲۷۱ مین لکہا ہے ایک پراجعہ انجیل
لوقا ۲۲ باب ۴۳ و ۴۴ آیت مین گرگیا ہے اوسکو متی ۲۶ باب ۳۷ یا مرقس ۱۴ باب
۴۲ آیت سے بڑہانا چاہئے تاکہ لوقا اور انجیل نویسون کے موافق ہو جائے پہر حاشیہ
مین لکہا ہے کہ اس بڑے نقصان مین لوقا سے تمام محققون اور مفسرون نے چشم پوشی کی
تہی یہانتک کہ ڈاکٹر ہیلز نے اوسپر توجہ کی انتہے

گریسباخ نے متی ۲۷ باب ۳۵ مین سے اس عبارت کو تاکہ جو نبی نے کہا تہا پورا ہووے کہ
اونہون نے میرے کپڑے آپس مین بانٹے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالا الحاقی مانا ہے ارقام
دوسری جلد مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء کے صفحہ ۳۳۰ و ۳۳۱ مین لکہتے ہین کہ یہ عبارت
۱۶ یونانی نسخون مین اور ترجمہ سریانی اور کاپٹک اور سہی ڈک اور اتہوپک اور روسی کے تمام
خطی نسخون مین نہین پائی جاتی اور بعض نسخون مطبوعہ مین اور ترجمہ عربیہ کے سب نسخون خطی اور
اوس نسخہ مطبوعہ مین جو بشپ والٹن کی پالی گلاٹ مین چہپا ہے اور ترجمہ فارسی پالی گلاٹ مین
متروک ہے اور گریز استم اور ہتوس بشرا اور تہیمس اور تہیو فلکٹ اور اوریجن اور ارنیوس کے
پرانے مترجم اور اگستائن اور یونکوس کے حوالون مین بہی یہ عبارت نہین ہے گریسباخ نے جو
اوسکو بلاشبہہ ساختہ (یعنے جہوٹہا) سمجہکر چہوڑا خوب کیا اور اول قرنتیونکے ۱۰ باب ۲۸ مین
یہ عبارت کہ زمین اور جو کچہ اوسمین ہے خداوند کی ہے الحاقی قرار دیکر خارج سمجہی ہے چنانچہ ان
دونون الحاقونکا حال ہارن صاحب نے اپنی دوسری جلد کی صفحہ ۳۲۷ اور صفحہ ۳۳۱ مین لکہا ہے
لوقا کا ۲۳ باب ۱۷ اکوڈکس الکسندرینوس اور کریوس اور استیفنس اور ترجمہ کاپٹک اور سہی ڈک
اور پرانے اٹالک کے نسخہ اسلینیس مین نہین ہے اور مرقس ۹ باب ۲۶ کا کوڈکس ویٹیکانوس
نمبر ۱۲۰۹ اور کوڈکس ستیفنی اور ویڈیکانوس نمبر ۳۵۴ مین اور ساٹ اور نسخون مین اور ترجمہ کاپٹک

اور ایک نسخہ اشّالکس مین نہین ہے اور اوسے تہیوفلکٹ نے چہوڑ دیا ہے اور متی ۵ باب ۱۳ کو ڈکس بیزیمین نہین ہے اور بعض نسخون مین اور کلیمنس اسکندریانوس اور اوریجن اور یوسی بیس کے حوالون مین متی ۶ باب ۳۳ کے بعد یہہ عبارت زاید ہے بڑی چیزین ڈہونڈہو اور چہوٹی چیزین بہی تمہین دیجائینگی آسمانی چیزین ڈہونڈہو اور زمینی چیزین بہی تمکو عطا ہونگی چنانچہ ہارن صاحب نے اپنی دوسری جلد مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء کے صفحہ ۳۲۷ اور ۳۲۸ اور ۳۳۲ مین اس کا ذکر کیا ہے

یوحنا ۸ باب ۵۹ مین یہہ عبارت کہ اونکے بیچ ہوکر اور یون چلا گیا الحاقی مانی گئی ہے (اغلاط نامہ وارڈ صاحب صفحہ ۱۸) اور ہیضا نے لکہا ہے کہ یہہ لفظ بہت پرانے نسخون مین پائے جاتے ہین مگر مین موافق رائے اراسمس کے جانتا ہون کہ یہہ الفاظ اونکے بیچمین ہوکے لوقا ۴ باب ۳۰ سے لئے گئے ہین اور کاتب نے حاشیہ پر لکہے تہے دیکہہ کر اونکو غلطی سے متن مین داخل کر دیا ہے اور یہہ الفاظ اور یون چلا گیا کہنے واسطے ربط دینے اس باب کے باب دوسرے سے ملا دئے ہین اور مین اس خیال مین فقط اس جہت سے نہین پڑا کہ کریزاسٹم اور اگستائین نے اس جملہ کا ذکر نہین کیا بلکہ اسواسطے بہی کہ وہ غالباً بے ربط ہے کیونکہ جب وہ پوشیدہ ہوگیا تہا تو پہر اونکے بیچمین سے ہوکے کیسا نکل گیا اسطرح بیضا جہگڑ کرتا ہے اور اوسکے معتقدین نے جو ۱۵۶۱ اور ۱۵۶۳ اور ۱۵۷۷ اور ۱۵۷۹ مین ترجمہ انگریزی چہاپا موافق اوسکے قول کے ان لفظونکو گرا دیا تہا مگر بعد اوسکے ۱۵۸۰ اور ۱۵۸۳ مین پہر ان لفظونکو داخل کر لیا تہے

غرضکہ الہامی کتابون مین انسانونکی طرف سے جان بوجہہ کر ایسا گہٹانا یا بڑہانا شاید تعجب کا مقام ہوگا چنانچہ اول طمطاؤس ۵ باب ۲۳ مین ہے اور آب سے تو صرف پانی نہ پیا کر بلکہ اپنے معدے اور کمزوری کے سبب تہوڑی شراب پی لیا کر یہہ عجیب الہام ہے کہ شراب پینے کی اجازت دیتا ہے اگر معدے کی کمزوری کے سبب شراب پینا ضرور ہوا تو کیا ڈمری کا چورن

یا شہر کا پانی بازار سے نہیں لے سکتے تھے اور ۲ طمطاؤس ۴ باب ۱۳ مین ہے وہ لباد جسے
مین نے تروواس مین قرپوس کے یہان چھوڑا اور کتابین خاصکر چمڑے کے ورق لیتے
آئیو اسی طرح ۲ طمطاؤس ۴ باب ۲۰ مین ہے ارآستس قرنتس مین رہا ترفیمس کو مین نے
ملیتس مین بیمار چھوڑا تھا اور ۲ قرنتیونکا ۸ باب ۸ مین ہے مین کچھہ حکم کے طور نہین
بلکہ اورونکی سرگرمی کے سبب اور تمہاری محبت کی حقیقت آزمانیکے لئے یہہ کہتا ہون اتنے
اس سے ثابت ہے کہ یہہ شاید الہام نہین امتحان ہے کیونکہ الہام مین اسکی گنجایش کہان
کہ حکم کے طور پر نہین الخ اور اول قرنتیونکا ۷ باب ۱۲ مین ہے پر باقیون کو خداوند نہین مین کہتا
ہون الخ یہہ بھی صرف پلوس کیطرف سے ہے اگر الہام ہوتا تو خداوند کیطرف سے ہوتا فقط
اور مثل اسکے اول قرنتیونکے ۷ باب ۲۵ مین بھی ہے وغیرہ
یعقوب ۵ باب ۱۴ مین ہے اگر کوئی تم مین بیمار ہو سے تو کلیسیا کے قسیسونکو بلالئے اور وے
اوسپر خداوند کے نام سے تیل ملا کر اوسکے لئے دعا مانگین انتہے اس حکم کے حقیقی جاننے والے
لوتہر اپنی کتاب کی جلد دوم مین لکھتے ہین کہ گو یہہ نامہ یعقوب کا ہو مگر مین جواب دیتا ہون
کہ حواریکو یہہ نہین پہونچتا کہ اپنی طرف سے سکرمنٹ (یعنے حکم شرعی) بنا دے یہہ منصب صرف
حضرت عیسیٰ کا تہا فقط دیکہی اگر یعقوب حواریکا کلام موافق الہام اور وحی کے ہوتا تو ہرگز
پیشوا سے فرقہ پراٹسٹنٹ یعنے مارٹین لوتہر صاحب اوس سے ایسا انکار نکرتے اور
جبکہ یعقوب کا یہہ حال ہے تو لے پر حال مرقس و لوقا کے جو کہ حواری بہی نتہے اور یہی حال اعمال
مقدس کا بہی ہے کہ جنہین نہین یعقوب نے خادم دین بنایا تہا کیونکہ شاگردون نے اسناد سے
بڑا نہین نہ نوکر اپنے خاوند سے متی ۱۰ باب ۲۴ (اول قرنتیونکا ۵ باب ۹ اول طمطاوس
۱ باب ۱۳) پہر یہہ بہی غور کرنا چاہئے کہ پلوس ان بارہ تخت نشینون مین بہی نہین ہین جنکے
لئے مسیح نے متی ۱۹ باب ۲۸ مین وعدہ کیا تہا بلکہ یہودا اسکریوطی اون بارہ مین شامل
تہا جنکی طرف مسیح نے مخاطب ہو کر کہا کہ تم بہی بارہ تختون پر بیٹہو گے الخ

جناب مارٹین لوتہر پیشوا سے فرقہ پراٹسٹنٹ کے نامہ یعقوب کو کہتے تہے کہ یہہ لغو گہاس
پہوس ہے (یعنے بہت ہی بیہودہ اغلاط اور بیقدر) اور سلف سے بہت عالم عیسائی نامہ
یہوداہ کے منکر تہے اور تاریخ بیبل مطبوعہ ۱۸۵۰ء مین ہے کہ گروتیس کہتے ہین کہ یہہ نامہ
اوس یہوداہ کا ہے جو پندرہوان اسقف یروسلم کا سلطنت ہادرین مین تہا اور رِوصنا
اپنی کتاب اغلاط نامہ کے صفحہ ۲۰ مین لکہتا ہے کہ پومرن شاگرد رشید لوتہر کا اور علماء کبار
فرقہ پراٹسٹنٹ سے ہے لکہتا ہے کہ یعقوب اپنے نامہ کو واہیات مین تمام کرتا ہے اور
حوالہ کتابونکا ایسا مختلف دیتا ہے کہ جسمین روح القدس نہین رہ سکتا اسلئے وہ نامہ
الہامی کتابون مین نہ گنا جاوے اور وہی تس تہیوڈورس پراٹسٹنٹ ولفظ نرم برگ لکہتا ہے
کہ مشاہدات یوحنا اور نامہ یعقوب کو ہمنے قصداً چہوڑ دیا ہے اور نامہ یعقوب فقط بعض
ہی جا مین جہان اوسنے کامونکو ایمان پر بڑہایا ہے قابل ملامت کے نہین بلکہ وہ ہمین مسئلے
اور مطالب ایک دوسرے کی ضد پائی جاتی ہین چوتہی صدی مین کونسل لوڈیسیا نے جو
سنہ ۳۶۴ء مین ہوئی تہی کتاب مشاہدات کو معتبر نہین مانا اور یوسی بیس اور سیرل اوسقف
کلیسیا یروسلم کی سرل کیوقت مین اور اونکے سوا اوروں نے اس کتاب کو رد کیا اور
جروم کے عہد مین بہی بعضے کلیساؤن نے مطلق نہین مانا اور اسیطرح دیونیشیس کہتا ہے
کہ بعض نے ہمسے پہلے تمام کتاب مشاہدات کو علیحدہ کر دیا اور اوسکے سطرین کوشش
کی ہے اور کہا ہے کہ یہہ سب بیمعنے اور بڑا بہاری حجاب جہالت کا ہے اور نسبت اوسکی
طرف یوحنا حواری کے جہوٹہہ ہے اور مصنف اوسکا نہ کوئی حواری نہ کوئی پاک آدمی نہ کوئی
شخص مسیحی بلکہ سرنتہس ملحد نے نام یوحنا کا لگا دیا ہے (تاریخ یوسی بیس کتاب ۷ باب ۲۵)
لارڈنر اپنی کتاب کے جلد ۴ صفحہ ۳۲۳ مطبوعہ لندن ۱۸۲۷ء مین لکہتا ہے کہ مشاہدات
یوحنا پرانے سریانی ترجمہ مین نہین ہے اور نہ اوسپر بارہی بریوس اور یعقوب نے شرح
لکہی ہے اور ابدجسو نے بہی اپنی فہرست مین نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم و سوم

یوحنا اور نامہ یہوداہ اور مکاشفات یوحنا کو چھوڑ دیا ہے اور یہی راے اور سریانیون کی ہے اور ڈاکٹر بنسن کہتا ہے کہ سریا کی کلیسا نامہ دوم پطرس اور نامہ دویم وسیوم یوحنا اور نامہ یہوداہ اور مکاشفات یوحنا کو تسلیم نہین کرتے تہے اور عرب کی کلیساؤنکا بہی یہی حال تہا اور پروفیسر ایوالڈ نے بڑی تحقیق سے اس امر کو ثابت کیا ہے کہ ہرگز تصنیف یوحنا حواری کی نہین لیکن ۳۹۷ء مین کونسل کارتیج نے اسے اور کتاب وزڈم اور کتاب طوبیاس اور کتاب باروق اور کتاب ایکلیزیاسٹیکس اور دونون کتابون مقابیس کو واجب التسلیم مان لیا تہا حالانکہ فرقہ پروٹسٹنٹ سواے مکاشفات کے ان سب کو نہین مانتے اور لارڈنر جلد ۴ صفحہ ۴۹۵ مین لکہتا ہے کہ نامہ فلیمان کو بعض اشخاص واجب التسلیم نجانتے تہے انتہے اور عجیب یہہ ہے کہ یہہ کتابین عہد جدید کے عہد تصنیف سے ایک زمانہ دراز تک مجلد اور مجتمع نہین ہوئین اور بعد گذرنے اسقدر مدت دراز یعنی صد سال کے جو کہ زیادہ تر نامعتبری کتاب مشکوکہ کا سبب ہوتا ہے کونسا ثبوت کامل صحت کتب کا ہات آیا جبکہ مجلد اور مجتمع کرلی گئین کیونکہ جو زمانہ اونکے ثبوت اعتبار کا تہا تب تک نامعتبر رہین اور جب انکی تحقیقات صحت کا وقت گذر گیا تب معتبر ٹہرائی گئین انہی صاحبون کے اخبار نور افشان لدیانہ مطبوعہ ۲ مارچ ۱۸۷۶ء مطبع امریکن مشن صفحہ ۷۶ کالم ۲ مین پادری ویری صاحب لکہتے ہین کہ فرض کرو کہ اگر کوئی شخص ثابت کرے کہ انجیل بالکل بدل گئی یا وہ کتاب الہام سے نہین لکہی گئی اور بالکل ماننے کے لایق نہین ہے تو بہی عیسائی مذہب قایم رہیگا اس بات سے تعجب نکرو کیونکہ عیسائی دین کا قیام صرف انجیل پر موقوف نہین ہے جب ایک چیز ایک چیز سے پیشتر ہے تو پہلی چیز پچہلی چیز کی محتاج نہین اسیطرح عیسائی دین انجیل سے پیشتر ہے وہ بہی اوسکا محتاج نہین ۔ دین عیسوی انجیل کے لکہے جانیکے پیشتر تہا اور اوس پر موقوف نہین اور اگر ہمارے پاس یہہ کتاب بہی نہو تو بہی ہمارا دین اچہا ہے انتہے (نقل بعینہ قول پادری ویری صاحب)

چونکہ پیشتر اس کتاب مین ایک فہرست ۲۳ کتب جعلی عہد جدید درج ہوچکی ہے (دیکھو کلیسیا ٤ سکرمنٹ ١) علاوہ اوسکے مشنری اخبار نور افشان لدیانہ مطبوعہ ٧ ماہ جولائی ١٨٧٦ء صفحہ ٢٣٦ مین پادری ویری صاحب نے لکہا ہے کہ جعلی تصانیف مذکورہ کے سوا واضح ہو کہ تیسری اور چوتہی اور پانچوین وغیرہ صدیون مین چند اور ایسے قسم کی کتابین بہی تہین پر چونکہ وہ سب پیچہے انجیل مروجہ کے شایع ہوئین انکا بیان اس مقدمہ مین کرنا فضول ہے چنانچہ یہان صرف چند نام قلم بند کئے جاتے ہین

(١) تواریخ یوسف نجار (٢) خطبا نطوس پلاطس (٣) گرفتگی پلاطس (٤) وفات پلاطس (٥) قصہ یوسف (٦) انتقام نجات دہندہ (٧) اعمال برناباس (٨) اعمال فلب یونانی مین (٩) اعمال اندریاس ومتی (١٠) اعمال متی (١١) انجام تہوما (١٢) اعمال تہدی (١٣) مکاشفات موسی (١٤) مکاشفات اسدارس (١٥) مکاشفات برطلمی (١٦) مکاشفات مریم (١٧) مکاشفات دانیل (١٨) گزشیم مریم (١٩) انجیل باسلدو (٢٠) انجیل لوکیاس (٢١) انجیل یحیٰ جوس (٢٢) قرعہ رسولان (٢٣) قانون رسولان + چند ایک ان مین سے جاری ہین اور بعضے گم ہوئی اور جسکو شوق دیکہنے کا ہو پادری صاحبان لاہور سے درخواست کرے اور وے البتہ خوشی سے دکہلاوینگے انکے سوا ہارن صاحب نامہ دویم وسیوم برناباس کا ذکر کرکے لکہتے ہین کہ یہہ نامے بہی اب تک موجود ہین پس ۱۳۲ اور یہہ ۲۳ کتابین اور دو نامہ برناباس بہی شامل کرین تو سب جعلی کتابین عہد جدید کی ١٥٧ ہوئیتین

سکرمنٹ ٦

اختلاف آیات اناجیل

١

متی ٤ باب ١٨ و ١٩ مین ہے کہ مسیح نے دریا پر سے جال ڈالتے ہوئے پطرس اور اندریاس کو دیکہہ کر بلایا اور یوحنا ا باب ٣٥ - ٤٢ مین ہے کہ اندریاس تو یوحنا بپتسما دینے والیکا

شاگرد تہا اور وہی اپنے بہائی پطرس کو مسیح کے پاس لایا متی ۸ باب ۵ مین ہے ایک
صوبہ دار اپنی چہوکرہ کو چنگا ہونیکے لئے بذات خود مسیح کے پاس کہنے آیا اور لوقا ۷ باب ۱-
۱۰ مین ہے کہ صوبہ دار نے پیشتر چند یہودیون اور بعد اوسکے اپنے دوستون کو مسیح کے
پاس بہیجا اور خود نہین آیا متی ۱۱ باب ۱۴ مین ہے کہ حضرت یحیی نے کہا کہ مین الیاس
نہین ہون اور یوحنا ۱ باب ۲۱ مین ہے کہ الیاس جو آنیوالا تہا یہی ہے یعنے حضرت یحیی
اور تعجب یہہ ہے کہ اگر حضرت یحیی الیاس تہے تو پہاڑ پر جو الیاس اور موسی حضرت عیسی
کو نظر آئے یہہ دوسری الیاس کون تہے مرقس ۹ باب ۴ لوقا ۹ باب ۳۰ متی ۲۱ باب
۱۶ مین ہے کہ بچے اور شیرخوارون کے منہہ سے تو نے تعریف کروائی اور لوقا ۱۹ باب ۴۰
مین ہے کہ پتہر چلائینگے یعنے شیرخوارونکے بدلے مین پتہر لکہا ہے متی ۲۶ باب ۴۴ مین ہے
کہ دونون چور جو مصلوب ہوئے مسیح کو برا کہتے تہے اور مرقس ۱۵ باب ۳۲ مین بہی ہے
مگر لوقا ۲۳ باب ۳۹-۴۳ مین ہے کہ ایک چور نے برا کہا اور دوسرے نے اچہا
تب مسیح نے اوس سے کہا کہ آج تو میرے ساتہہ بہشت مین ہوگا اسکے اور اسمین بہی
اختلاف ہے کیونکہ یوحنا ۲۰ باب ۱۷ مین ہے کہ مصلوب ہوکر تین دن قبر مین رہکر
جب مسیح پہر جی اوٹہے تو مریم سے کہا کہ مین ہنوز اوپر اپنے باپ کے پاس نہین گیا ہون
اسکے پس کہان سچ ہوا کہ مین تجہہ سے سچ کہتا ہون آج تو میرے ساتہہ بہشت مین
ہوگا لوقا ۲۳ باب ۴۳ جبکہ مسیح مصلوب ہونیکے بعد تین دن زمین کے تلے رہے
اول پطرس ۳ باب ۱۹ و ۲۰ اور ۴ باب ۶ فلپیونکا ۲ باب ۱۰ پس وہ چور اسفل السافلین
مین گیا تہا یا بہشت مین کیونکہ مسیح مصلوب ہونیکی بعد ۴۰ دن تک بہشت مین نہین گئے
تہے اور بہشت کا اوپر یعنے آسمان پر ہونیکی ۲ قرنتیونکا ۱۲ باب ۲-۴ دلیل ہے اور
منکرین قصہ معراج رسول اللہ صلعم کے لئے بہی یہی آیت جواب ہے رومیونکے ۱۴
باب ۵ و ۶ مین پولوس رسول نے دونونکا ماننا جائز فرمایا اور گلتیونکے ۴ باب ۱۰ مین

دونون کے ملنے کو منع کیا یہہ کیسا الہام ہے کہ کبہی یون اور کبہی وُون خدا لو انسان
نہین ہے جو جہوٹہہ بولے گنتی ۲۳ باب ۱۹ کبہی تو پلوس فرماتے ہین کہ مین اپنے تئین
سب سے بڑے رسولون سے کچہہ کم نہین سمجہتا ہون انتہے ۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۵
اور کبہی فرماتے ہین کہ مین رسولون مین سب سے چہوٹا ہون اور اس لائق نہین
کہ رسول کہلاؤن اوّل قرنتیونکا ۱۵ باب ۹ پلوس مقدس نے آپ ہی فرمایا کہ ناپاک کو
مت چہوو ۲ قرنتیونکا ۶ باب ۱۷ اور پہر آپہی فرماتے ہین کہ پاک آدمی کے لیے سب کچہہ
پاک ہے الخ طیطس ۱ باب ۱۵ اسیطرح ۲ قرنتیونکے ۱۰ باب ۵ اکو گلتیونکے ۴ باب ۹ سے
اور گلتیونکے ۳ باب ۱۰ اکو اعمال ۱۰ باب ۲۶ سے اور گلتیونکے ۵ باب ۲ کو اعمال ۱۶ باب
۱-۳ اور لوقا ۱۰ باب ۴ کو لوقا ۲۲ باب ۳۵-۳۸ سے اور یوحنا ۵ باب ۳۱ کو یوحنا
۸ باب ۱۴ سے ملانا چاہیے اور یوحنا ۷ باب ۳۴ مین مسیح نے فرمایا کہ تم مجہے ڈہونڈہو گے
اور نہ پاؤ گے اور جہان مین ہون تم نہ آسکو گے انتہے اور مکاشفات ۳ باب ۲۰ مین ہے
دیکہہ مین دروازہ پر کہڑا کہٹکہٹاتا ہون اگر کوئی میری آواز سنے اور دروازہ کہولے مین اوس
پاس اندر آونگا اور اوسکے ساتہہ کہاونگا اور وہ میرے ساتہہ کہائیگا انتہے اب دو نو
آیتونکو متی ۲۸ باب ۲۰ اور متی ۲۶ باب ۲۹ مین مقابلہ کرنا چاہئے اور گلتیونکے ۳ باب
۱۳ مین ہے کہ مسیح ہمارے بدلے مین لعنت ہوا انتہے اور یہی پلوس مقدس اوّل قرنتیونکے
۱۲ باب ۳ مین فرماتے ہین کہ کوئی نہین جو خدا کے روح سے بولتا یسوع کو ملعون کہتا
ہو انتہے اس سے ثابت ہے کہ نامہ موسومہ گلتیان پلوس نے روح القدس کے
ہدایت سے نہین لکہا ہے اور یوحنا ۴ باب ۲۴ مین ہے کہ خدا روح ہے اور لوقا ۲۴
باب ۳۹ مین حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ روح کو جسم اور ہڈی نہین جیسا کہ مجہہ مین دیکہتے
ہو انتہے یہان سے حضرت عیسیٰ کے خدائی ثابت نہین ہوتے اور مرقس ۱۳ باب ۳۲
مین جو حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ اوس دن اور اوس گہڑی کے بابت سوا باپ کے نہ فرشتے

جو آسمان پر ہین اور نہ بیٹا کوئی نہین جانتا ہے انتہےٰ چونکہ علم صفت روح کی ہے نہ جسم کے
پس باعتبار روح کے بہی اس لاعلمی کے اقرار سے خدائی کا دعویٰ غلط ہوتا ہے اور
اسی طرح متی ۲۶ باب ۷ - ۱۳ مین شمعون کوڑہی کے گہر مین مسیح کے پاس ایک عورت
سنگ مرمر کے عطردان مین عطر لائی اور لوقا ۷ باب ۳۶ و ۳۷ مین ہے کہ فریسی کے
گہر مین لائے تہی مرقس ۴ باب ۱۱ و ۱۲ مین ہے اوسنے (یعنے مسیح نے) اونہین (یعنے
حواریون کو) کہا کہ خدا کی بادشاہت کے بہید کو جاننا تمہین دیا گیا ہے پر اونکے لئے جو
باہر مین سب باتین تمثیلون مین ہوتی ہین تا کہ وے دیکہنے مین دیکہین پر بوجہین نہین اور
کان سے سنین پر سمجہین نہین نہووے کہ وے کبہی پہرین اور اونکے گناہ بخشے جائین اور
متی ۸ باب ۲۰ مین لکہا ہے کہ ابن آدم (یعنے مسیح) ایا ہے کہ کہوئے ہوئیکو ڈہونڈہ کے
بچاوے اور اسیطرح لوقا ۹ باب ۵۶ مین بہی ہے متی ۱۰ باب ۵ و ۶ مین ہے کہ مسیح نے
جب شاگردون یعنے حواریون کو منادی کرنیکے لئے بہیجا تو اونے فرمایا کہ سامریون کے
کسی شہر مین داخل نہونا انتہےٰ اور یوحنا ۴ باب ۲ - ۴۲ مین ہے کہ مسیح آپ ہی سامریون کے
شہر مین گئے اور دو روز وہان رہے متی ۹ باب ۱۸ مین لکہا ہے ایک حاکم نے مسیح سے
آکر کہا کہ میری بیٹی ابہی مر گئی تو آکر اپنا ہات اوسپر رکہہ کہ وہ جی اوٹہیگی انتہےٰ اور مرقس
۵ باب ۲۲ - ۴۲ اور لوقا ۸ باب ۴۱ - ۵۱ مین لکہا ہے کہ مری نہین بلکہ مرنے پر تہی
اور مرقس ۵ باب مین صاف لکہا ہے کہ اوسکے باپ نے مسیح سے یہی کہا کہ میری بیٹی مرنے
پر ہے اور لوقا ۸ باب ۴۹ مین ہے کہ جب مسیح اوسکے ساتہہ ہولی راہ مین کسینے خبر دی
کہ تیری بیٹی مر گئی اوستاد کو تکلیف نہ دے انتہےٰ اور متاخرین محققین نے اختلاف کو ان تحریرون
کے مان لیا ہے پہر بعضے اونمے تحریر مرقس کو اور بعضے تحریر متی کو ترجیح دیتے ہین اور بعضے
اس تحریر سے دلیل پکڑتے ہین کہ پہلی انجیل کا لکہنے والا متی حواری نہین ورگرنہ ایسا مجمل نہ
لکہتا اور پالس اور شلی میہر اور اولشاسن کہتے ہین کہ وہ لڑکی مری نہین تہی بلکہ اوسکو نیند

کیسی غشی تہی اور دلیل اونکی مسیح کا یہہ قول ہے کہ وہ مر نہین گئی بلکہ سوتی ہے (مرقس ۵ باب ۳۹) پس ان شخصون کے قول کے بموجب یہان مسیح نے مُردہ نہین جلایا اور نہ بطرا اوس لڑکی کی موت کا یقیناً اعتقاد نہین رکہتا بلکہ گمان غالب اوسکا یہہ ہے کہ صرف دیکہنے مین وہ مردہ تہی اور اسیطرح متی ۱۱ باب ۹ و ۱۰ اسکے ساتہہ لوقا ۲ باب ۲۵ و ۳۰ کو اور متی ۱۱ باب ۱۱ اسکے ساتہہ لوقا ۱۸ باب ۸ کو دیکہنا چاہیے وغیرہ اب اسکے ساتہہ شمہ بے ترتیبی کتاب کا حال بہی بطور مشتے نمونہ از خروارے معلوم کرنا چاہیے لوقا ۶ باب مین مسیح کا پہاڑی وعظ لکہا ہے اوسمین کی یہہ پینتالیسوین[45] آیت کہ اچہا آدمی اپنے دل کے اچہے خزانے سے الخ متی ۵ و ۶ و ۷ باب مین جو پہاڑی وعظ لکہا اوسمین نہین ہے بلکہ متی ۱۲ باب ۳۵ مین ہے اور اسیطرح لوقا ۶ باب ۴۲ - ۲۶ بہی متی کے پہاڑی وعظ مین نہین ہے اور متی ۵ باب سے لیکر ۷ باب تک بیسیون آیتین لوقا ۶ باب کے پہاڑی وعظ مین نہین مین ہو جاہیے دیکہہ لے پس ایکہی بات کا دو کو الہام ہوا مگر ایک کو کچہہ اور دوسرے کو کچہہ اور

سکرمنت ۷

انجیلی تعلمات کے بیان مین

لوتہر کہتا ہے یہہ ایک بڑے تعجب کی اور پُر زبون بات ہے کہ وقت تشریح پاک تعلیم سے دنیا روز بروز بدتر ہوتی جاتی ہے (لوتہران سرن کان) کالون کہتا ہے اتنے ہزارون مین سے جو انجیل سے بغلگیری کرنیکو مشتاق نظر آئے ہین کتنے تہوڑے ہین جنہون نے اپنی زندگی کو ترمیم دی ہو نہین بلکہ اور کس چیز کا دعوی کرتے ہین سوا اسکے کہ وہم کا جوا پہینک کر زیادہ بیخوف و خطر ہر ایک قسم کی شرارت اور خیانت مین گرے ایراسمس (یعنے ارازمس) کہتا ہے ان انجیلی آدمیون پر غور کرو اور اونمین سے ایک تو مجہے دکہاو جو بدکار سے نیک کردار بنا ہے یا میخوار سے صوفی ہوا ہے مین تو تمہین برخلاف اسکے بیشمار ونکو دیکہا سکتا ہون

جو اس انقلاب سے بدتر ہو گئے ہین از مرات الصدق مولفہ پادری بیدیلی صاحب و ترجمہ طامس انگلس حسب الارشاد پادری میر یا انجلو صاحب مطبوعہ گوا ایارلینڈ ۱۸۵۱ء صفحہ

۷۷ اب انجیلی تعلیمات کا حال بھی سب سے زیادہ معتبر انجیل یوحنا مین سب سے پہلا معجزہ مسیح کا جو لکھا ہے وہ یہی ہے کہ شراب ہو گئی مجلس مین جا کر طہارت کے مٹکون مین پانی جو بہرا تہا اوسے شراب کر دیا یعنے طہارت مین نجاست کر دے (یوحنا ۲ باب ۱-۱۱) یہہ پہلا معجزہ یسوع نے قانا جلیل مین دیکہایا اور اپنا جلال ظاہر کیا اور اوسکے شاگرد اوسپر ایمان لائے اسپر غور کرو بھی کہ حضرت عیسی کے جلال ظاہر ہونیکا پہلا سبب جو نصاری سمجہتے مین وہ یہی کہ پانی کو معجزہ سے شراب بنایا اور اسی سبب سے عیسائی دین کی ابتدا اور انتہا شراب کے ساتہہ قایم ہوئی چنانچہ پلوس نے طماوتی کو صاف حکم کیا کہ شراب پیا کر (اول طماوتی ۵ باب ۲۳) اور مرتے وقت عیسائی لوگ سکرمنٹ مین نان پاؤ اور شراب کہایا کرتے ہین کہ یہی مسیح کی آخری وصیت اور انکی یادگاری کا نشان ہے اور اسے عشاء ربانی کہتے ہین پس بموجب اقوال اناجیل حضرت عیسے نے پہلا معجزہ شراب بنا کر دیکہایا اور بعد اسکے تمثیلاً اپنا ذکر کیا کہ سچی انگور کا درخت مین ہون (یوحنا ۱۵ باب ۵) اور تعلیم مین نئے مے پرانے مشک مین رکہنے سے منع کیا (مرقس ۲ باب ۲۲) اور اپنے کو کہاؤ اور شرابی بتایا (متی ۱۱ باب ۱۹) اور پچھلے وقت جب آسمان پر جانیکو تہے تب بہی اور شراب عیسائیون کے لئے دستور العمل مقرر کیا متی ۲۶ باب ۲۶ و ۲۷ مین ہے پہر پیالہ لیکر شکر کیا اور انہین دیکر کہا تم سب اسمین سے پیو اسیطرح اور بہشت مین بہی وعدہ انگور کے شیرہ کا فرمایا (متی ۲۶ باب ۲۹) شعر یک میکدہ مین عمر دو روزہ تمام ہے اپنے آغاز گر یہ ہے تو انجام جام ہے اگر کوئی سمجہے کہ اوس شراب مین نشہ نہ تہا تو یوحنا ۲ باب ۱۰ اوکو دیکہنا چاہیے جہان لکہا ہے کہ جب پیکر چہک گئے اصل زبان یعنے یونانی مین یہہ لفظ مثہوس تہوسی اور اوسکے خاص معنے متوالا ہو جانا ہے مگر عیسائیون نے پلوس کی طرف سے سب چیز پاک ہونیکا اشارہ

پاکر اس شراب کی رعایت کے لئے سور کا گوشت اپنی طرف سے زیادہ کیا تب شراب و کباب
کا مضمون ٹہیک ہوگیا اگرچہ متی ۲۴ باب ۴۹ و ۵۰ سے ثابت ہے کہ متوالون کے ساتہہ
کہانا مسیح کی نظر مین گناہ تہا اور کاہن نشہ پیکر ہیکل مین جا نہین سکتا تہا (احبار ۱۰ باب
۹) اور باوجود حضرت سموئیل کو عیلی سردار کاہن نے ہیکل مین دعا مانگتے وقت الزام دیا کہ کب تک
تو متوالی رہیگی (اول سموئیل ۱ باب ۱۴) یہان سے ظاہر ہے کہ کاہن کیسوا اورونکو بہی نشہ
پیکر ہیکل مین جانا روا نہ تہا مصر کے قدیم لوگ خمر کو بہت بری چیز اور نہایت مکروہ شئے جانتے
تہے اور یہہ کہتے تہے کہ وہ مصر کے دشمنونکا خون ہے مصر سے کہ ولایت علوم اور
حکمت اور دین کی تہی اور ملکو مین بہی اس اعتقاد نے شیوع پایا قوم مجوسی ایمان کی خمر
کو شیاطین کا خون اور زہر جانتے تہے۔ اور جو اون مین سے عیسائی ہوگئے اب تک اوس سے
احتراز کرتے ہین تواریخ سابقہ عربستان سے دریافت ہوتا ہے کہ پہلے وہان شراب پینا
منع تہا۔ اور پیغمبر جرمیا (یعنے یرمیاہ) جو بارہ سو برس سے پہلے محمدؐ سے تہا کہتا ہے کہ ایک
گروہ رئیسون عرب کیسے ہمراہ قوم یہود کے عربستان سے آئے اور آٹہہ سو برس پلسٹائن
مین سکونت پذیر تہے طریق اور رسومات اپنے بزرگون کے نہ چہوڑے یعنے تعمیر کرنے مکان
سے اور بہلنے زمین سے اور پیدا کرنے انگور اور پینے شراب کے سے باز رہے انتہے
از سیر الاسلام مطبوعہ دہلی اردو اخبار ۱۸۴۵ باب ۵ ترجمہ کیا ہوا تہمر کا صفحہ ۲۱۵
طیطس ۱ باب ۱۵ مین ہے کہ پاک آدمیکے لئے سب کچہہ پاک ہے اور ناپاکون اور بے
ایمانونکے لئے کچہہ بہی پاک نہین بلکہ اونکا دل اور اونکی عقل ناپاک ہے انتہے یہہ عیب انجام
ملامت کے ساتہہ ہے اگرچہ پہلی شریعت جو حضرت آدم کو ملی یہی تہی کہ منع کئی ہوئے درخت سے
پہل نکہانا پیدایش ۲ باب ۱۶ و ۱۷ اور حضرت آدم کو اگرچہ پہلا گناہ تہا دوہری سزا ملی یعنے
جلاوطن ہونا اور موت اور متی ۱۵ باب ۱۱ مین جو لکہا ہے کہ جو چیز منہہ مین جاتے آدمیکو
ناپاک نہین کرتی اسکے اس سے مراد کوئی حرام چیز ہرگز نہین بلکہ صرف بے دہوے ہات کہانا

کہانیکا الزام جو یہودیوں نے شاگردوں کو دیا تہا (متی ۱۵ باب اور ۲) وہی رفع کیا گیا ہے دیکہو
متی ۱۵ باب ۲۰ کہ بن دہوئے ہات کہانا کہانا آدمیکو ناپاک نہیں کرتا انتہے اور خدا نے حضرت
نوح کو جب کشتی میں جانیکا حکم کیا تو فرمایا کہ پاک جانوروں میں سے سات سات اور ناپاک جانور
میں دو دو جوڑے ساتہہ رکہ لئے جائیں پیدائش ۷ باب ۲ و ۳ اور حزقیل ۴۴ باب ۳۱
احبار ۱۱ باب ۷ استثنا ۱۴ باب ۸ یسعیاہ ۶۶ باب ۷ ان سب مقاموں کو دیکہنا چاہئے
مرد اپنے ماں باپ کو چہوڑیگا مگر اپنی جورو سے ملا رہیگا متی ۱۹ باب ۵ مرقس ۱۰ باب ۷ افسیوں
۵ باب ۳۱ اگرچہ طالمود میں لکہا ہے کہ عورتوں سے بہت باتیں نکرنا چاہئے انتہے اور یہہ ہم
کسی عورت بلکہ اپنی ہی جورو سے بہی کوئی راہ میں باتیں نکرے اور توریت میں لکہا ہے کہ اپنے
ماں باپ کی عزت کر خروج ۲۰ باب ۱۲ احبار ۱۹ باب ۳ مگر مسیح نے اپنی ماں سے قانا کے گلیل میں
فرمایا اے عورت مجہے تجہسے کیا کام انتہے یوحنا ۲ باب ۴

اول طیمطاوس ۴ باب ۴ میں ہے کہ خدا کی پیدا کی ہوئی ہر چیز اچہی ہے اور نکالنے کے لایق
نہیں اگر شکر کرکے کہاویں انتہے ایک ذرا سی شکر گذاری کرنے سے کوئی چیز بری اور نکالنے کے
لایق نہیں رہتی خواہ وہ حرام ہو یا ناپاک

رومیوں کے خط کے ۳ و ۴ و ۵ و ۱۰ باب وغیرہ اور گلتیوں کے خط وغیرہ اور خاص کر اوس کے ۲
باب ۲ و ۳ میں لکہا ہے کہ صرف مسیح پر ایمان لانا نجات کے لئے کافی ہے اور اعمال نیک
پر بہروسہ محض بیوقوفی ہے یعنے نیک اعمال کرنا بیوقوفی ہے کیونکہ جس چیز پر بہروسہ کرنا چاہئے
وہ کام ہی کرنا کب روا ہو سکتا ہے اسیلئے نامہ یعقوب کہاس پہوس گنا گیا کہ اوس میں
اعمال کی تاکید ہے

متی ۴ باب ۱ میں ہے کہ حضرت عیسیٰ چالیس دن شیطان سے آزمائے گئے فقط اب
اس تعلیم کے بعد اوس دعا کو جو مسیح نے شاگردوں کو خدا سے عرض کرنیکے لئے فرمایا کہ
ہمیں آزمایش میں نہ ڈال (متی ۶ باب ۱۳) کون یاد رکہیگا یہہ سمجہ کر کہ مسیح نے انسانوں کو

آزمایش سے بچنے کے لیے دعا مانگنے سکہائی تو آپ خدا ہو کر کیونکر آزمایش مین پڑا اور جبکہ خدا آپ آزمایش مین پڑا تو اورونکو آزمایش مین پڑنے سے کون بچا سکتا ہے پہر یہہ کہ اورون کو خدا کی آزمایش سے بچنے کے لیے دعا مانگنا سکہایا اور آپ خدا ہو کر شیطان کی آزمایش مین پڑے یہہ نہایت تعجب کی بات ہے کیونکہ خدا بدیون سے نہ آپ آزمایا جاتا اور نہ کسیکو آزماتا ہے یعقوب ا باب ۱۳

یوحنا ۷ باب ۱۳ مین حضرت عیسیٰ کا عید خیمہ مین جانیکی بابت اپنے بہائیون سے انکار یوحنا ۷ باب ۲–۱۰ اور پہر چہپ کے جانا یوحنا ۷ باب ۱۰

پطرس سردار حواریونکا جہوٹہہ متی ۲۶ باب ۶۹–۷۴

حضرت عیسیٰ کی نسبت الفاظ سخت گلتیونکا ۳ باب ۱۳ مرقس ۱۵ باب ۲۸ لوقا ۲۲ باب ۳۷ پلوس کا دہوکا کہانا اعمال ۲۳ باب ۳ و ۵ پلوس کی چالکی اعمال ۲۳ باب ۶ و ۷ مین اپکو فریسی بتانا اور اعمال ۲۲ باب ۲۵–۲۸ مین آپکو رومی بتانا

متی ۲ باب ۱۹–۲۲ مین ہے کہ ہیرودیس کے مرنیکے بعد فرشتے نے یوسف کو یہودیہ مین جانیکے لیے کہا مگر جب یوسف نے سنا کہ اوسکا بیٹا قایم مقام باپ کا ہوا ہے تب فرشتے سے جلیل کیطرف جانیکا حکم سنا ایسی غلطی فرشتے کی شاید صحیح نہو

متی ۱۱ باب ۱۴ اور ۱۷ باب ۱۲ مین ہے الیاس جو آنیوالا تہا یہی ہے (یعنے یوحنا بپتسما دینے والا) ہندو لوگ انجیل سے دو باتین اپنے دینکے مطابق سمجہ کر سند لاتے ہین ایک حضرت عیسیٰ کا خدا ہو کر حضرت مریم علیہا کے پیٹ مین اوتار لینا کہ یہہ بت پرستون کے نو مس اوتارون کے حال سے مطابق ہے اور دوسرے حضرت الیاس علیہ کی روحکا حضرت یحییٰ علیہ مین ہونا کہ یہہ بت پرستون کے اواگون سے مطابق ہے چنانچہ ایک بہت بڑی قرات عیسائی فتحگڈہ کی کلیسیا کا اسی عقیدہ کے بموجب عیسائی دین سے برگشتہ ہو گیا تہا جسکا ذکر کاتب صاحب نے بہی اپنی رومن تفسیر مین کیا ہے دیکہو رومن تفسیر متی ۱۷ باب ۱۲ صفحہ ۱۳۴

لیکن یہہ عقیدہ صرف بت پرستونکا ہے ورنہ مفسرین انجیل اور سب علما اسلام سب نے
تناسخ سے انکار کیا اور اس تناسخ کے عقیدہ رکھنے والونکا رد کیا ہے دیکھو وہی مقام
متی ۱۷ باب ۱۲ اور دو باتین عیسائیون کے حال سے بت پرست مطابق سمجھتے ہین ایک
ختنہ کرنا دوسرے نکاح بے مہر اور دو باتون مین ہندو لوگ اپنے کو عیسائیون سے بہتر
جانتے ہین ایک اونکی کتب حسیہ مین باوجود مباحثون وغیرہ کے مصنفونکا نام بلا اختلاف
موجود ہے اور دوسرے اگرچہ وہ آپ بگڑے ہین مگر کسی دوسرے کو بگڑنے کے لئے اپنے مین شامل
نہین کرتے اور عیسائی اسکے برعکس ہین

چونکہ انکا اور ہندونکا ایک جنتی ہونا انکے قول سے ثابت ہے چنانچہ وِلسن صاحب نے
جو زبانونکا محاورہ پہچاننے مین کمال رکھتے ہین اور اور صاحبون نے بھی دریافت کرکے ثابت
کیا کہ انگریز اور ہندو ایک باپ کی اولاد ہین یعنے دو ہزار برس سے زیادہ گذرے کہ آریہ
جب نکلے تو ایک غول یورپ کو گیا جو کہ انگریز ہین اور دوسرا غول ہندوستان مین آیا کہ یہہ
سب ہندو ہین فقط تاریخ سلطنت انگلیشیہ مولفہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری
سنہ ۱۸۷۱ء صفحہ ۴۴ مین ہے کہ اب سلٹ اور گوتھ دو قوم کے آدمی برطانیہ یعنے گریٹ برٹین
مین آباد ہین اور وہ اور ہندو ایک ہی نسل سے ہین اور پادری وِنٹر صاحب دریاے
علم زبان لکھتے ہین کہ ایک مدت سے انگریزون کے اور ہندونکے باپ دادا ایک جگہہ مین
رہتے تھے اور اب پچھلے زمانہ مین پروردگار کے انتظام اور رحمت سے یون ہوا کہ اونکی اولاد پھر
اسی ملک ہندوستان مین (پھر) ملتی ہے بھائی بھائی کو دیکھتا ہے اور بات ملا کر ایک
ہی بھائی اپنے ایک خالق مطلق کے حضور کھڑے ہوتے ہین اور یقین ہے کہ اللہ تعالے کے انتظام
مین یہہ مقرر ہوا تھا کہ ایک دوسرے کو فایدہ بخشے (رسالہ دہلی سوسائٹی مطبوعہ ۲ فروری مہینہ
سنہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۴۳) پھر اوسی رسالہ کے صفحہ ۱۴۱ مین پادری وِنٹر صاحب زبان ہندی
یعنے سنسکرت کا اور انگریزی کا اتفاق یون بیان فرماتے ہین کہ

سنسکرت	انگریزی	سنسکرت	انگریزی
پتا یعنے باپ	فادر	ماتا	مادر
بھراتر	براور	دہوتر یعنے لڑکی	ڈاٹر
گو	کوٗ	اسپ یعنے گھوڑا	ہارس
دومرامی یعنے دنیا	دومنیشن	تشتہامی یعنے کھڑا ہونا	سٹنڈ

پیراڈسی سنسار کے صفحہ ۱ مین لکھا ہے کہ پادری صاحب کا یہہ مضمون سنکر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے فرمایا کہ درحقیقت بعضے الفاظ ہندوستانی اور انگریزی اس قدر ملتے ہین کہ اس سے یہہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ ہندون اور انگریزونکی زبان کی ایک اصل ہے چنانچہ ہندی مین موسا چوہی کو کہتے ہین اور انگریزی مین ماؤس کہتے ہین انتہے

اور بعض ہندون کے قول سے یون معلوم ہوتا ہے کہ لنکا مین جب راچھس مارے گئے تب اونکی رانڈون نے سیتا جی سے کہا کہ اب ہم بے شوہر ہوکر کہان جائین تب سیتا نے بردان دیا کہ تم رام چندر کی فوج والونکے پاس رہو اور تمہاری نسل ہماری راج دھام یعنے اجودھیا مین راج کریگی چنانچہ یہہ انگریز وہی ہین

ہندو لوگ جو تینتیس ۳۳ کوٹ دیوتاؤن کے معتقد ہین (دیکھو ذخیرہ بالگوبند مطبوعہ ماہ مئی [illegible] نمبر ۵ جلد ۴ صفحہ ۶ کالم اول اور صفحہ ۲۱ کالم ۲) پس اونہون نے اونسے الگ ہوکر تینتیس ۳۳ کروڑ مین اختصار کیا تو تینتیس ۳۳ مین سے کم سے کم کوئی عدد تین کے سوا انکے ہات نہ آیا کیونکہ تینتیس ۳۳ کا سب سے زیادہ ادنی عدد تین ۳ ہے اور دو اور ایک عدد کی اوسمین شکل موجود نہین ہے پس تینتیس ۳۳ مین سے حد کے درجہ تک اختصار کرکے انہون نے تین ۳ پر قناعت کی اور بموجب عقیدہ اونہین ہنود کے کہ برہما اور وشنو اور مہیش ان تینون دیوتاؤن کو ذات واحد حقیقی کا ظہور جانتے ہین انہون نے عقیدہ تثلیث کو قایم کیا اور باپ اور بیٹے اور روح القدس کے معتقد ہوئے پس یہہ لوگ بت پرست رہے نہ خدا پرست ہوئے شعر

شمر خدا اسکے ہوئے نہ دشمنکے ہوئے نہ تولہر کے ہوئے نہ مغرب کے ہوئے ٭ کوکئی انسے
جو لوہے کدہر کے ہوئے نہ ادہر کے ہوئے نہ لوہر کے ہوئے ٭ اور اس مولف سے جو
غور کیا تو انکی باتون مین اغین اور ہندوؤن مین مشابہت پائی جائیگی ۷ بے ختنہ باشکین جو ذبیح
کہنا روزے رکھنا ۶ بیاہنا خدا کا رسولانا بجلیہ آگ پوجنا چنانچہ ہندی گیان معنی دانش اور اگیان معنی نادانی
اسیطرح انگریزی مین نالیستنل اور ارشیل معنی ملکوت پیرنہی ہی مین جس لفظکے شروع مین با کا حرف
ہوا وسے جاپڑہتے مین چنانچہ پودیا کو جودیا اور نسیمین تکیت کو سن جکیت (ہندی تواریخ کلیسا
صفحہ ۷۲ سطر ۵ و ۱۰) اور پیدپ کو جدپ (ایضا صفحہ ۹۲ سطر ۶) اور اسیطرح انگریزی مین
یعقوب کو جیکب اور یوسف کو جوزف اور یوتس کو جونس اور یروسلم کو جروسلم کہتے مین وغیرہ اور
علی ہذا القیاس انکی جسے بہہ واسکت کہتے مین ہندوؤن کے عقیدہ کے موجب خدا کی ذات
کا ظہور بہ جا دشلو ہمیشہ مین یعنے برہما بشن مہیش ۸ اوتار جیسے اب تک نو ہو چکے یعنے خدا کا کسی خاکی
جسم مین پیدا ہونا جیسے رام اوتار یا کرشنا اوتار وغیرہ یا یہہ کہ دسوان اوتار جو سنبل مراد آباد
مین ایک برہمن کے کنواری کنیا یعنے لڑکی سے ہوگا کہ وہ ایک بیٹا جنیگی اور وہ نسکلنکی کہلائیگا (تاریخ
نادر العصر مولفہ منشی نولکشور مطبوعہ ۱۸۶۳ء آخر صفحہ ۵) اسیطرح کنواری حضرت مریم سے
خدا نے اوتار لیا اول طمطاوس ۳ باب ۱۶ ۹ ذاہی سنڈانا سور کہانا رسالہ سنت پرکاش
سیہالدیانہ باہتمام منشی کنہیالال نمبر ۸ مطبوعہ ۲۴ فروری ۱۸۶۳ء صفحہ ۱۲۶ مین لکہا ہے
کہ سور کا گوشت ہنود کے مذہب سے کہانا درست نہیں ہے اور نہ شراب پینا ۱۰ اتنے
۱۱ شراب پینا ۱۲ ننگے سر کہانا اور عبادت کرنا ۱۳ اتوار کو ماننا کہ ہنود مین یہہ دن مقدس ہے
۱۶ گائے بچاے کر عبادت کرنا ۱۵ دستور قرابت و ترویج غیر برادری مین ۱۴ سود کہانا ۱۷ استنجا نکرنا
۱۸ مردہ بے کفن ۱۹ جورو لینے مہر اگرچہ توریت مین کئی جگہہ مہر کا ذکر ہے خروج ۲۲ باب ۱۶ پیدایش ۳۴
باب ۱۲ استثنا ۲۲ باب ۲۹ اول سموئیل ۱۸ باب ۲۵ اور یہودی لوگ اس دستور کے
۲۰ ہمیشہ پابند مین لڑکی جسے پسند کرے اوسے بیاہے جیسا کہ سیتا نے اپنے بیاہ مین کیا تہا ہندو

لوگ اس رسم کو سومبر کہتے ہین سب بیہودگی ہے تب ہی ہوتین جو جہلین ذبیح بے نام خدا قوم وخچ جوکہ بیرجا کے لڑکے کا نام تہا قوم سکیلیے کہ کا تیہوغین ہیہ فرق ہے تلفظ مثل ہندی ہے حروف حلقی اور مطبقہ یعنے بغیر ع ص ق وغیرہ کے ترسول کا نشان یعنے صلیب گرجا کہر مندر کے صورت موے بغل اور زیر ناف وغیرہ رکہنا کہ ہندو ءین ہیہ بات گناہ نہین ہے بارہمن سنے رانا سے اود ہپور کو عیسائی عورت کی نسل سے لکہا ہے ہفتہ کے دلون کے نام موافق عقیدہ ہنود چنانچہ سن ڈے یعنے اتوار سورج کا دن من ڈے یعنے پیر چندر ما کا دن ٹیوزڈے یعنے منگل ٹواسکو دیوتا کا دن ویڈنز ڈے یعنے بدھ ووڈن دیوتا کا دن تہرس ڈے یعنے جمعرات تہار دیوتا بادل گرجانیوالا جیسے اندر یہہ سب دیوتا ؤن سے بڑا ہے فرئے ڈے یعنے جمعہ فریا دیبی کا دن سٹر ڈے یعنے سنیچر یا زحل سٹرن یونانیون اور رومیون مین سب دیوتاؤن کا باپ جیسے برہما گریکس وسے ہی اوسکی پرستش کرتے تہے (دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۴۴) اور انتخاب تاریخ کلیسیا مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۳ صفحہ ۹۲ مین بہی یہہ وجہہ تسمیہ یا ام لکہی ہے عبادت کیونت کہنتا بجانا اقانیم ثلاثہ یعنے وجود وحیات وعلم اور بموجب عقیدہ ہنود خدا سے واحد جب نرگن سے سرگن ہوا تو تین باتون سے پہچانا گیا یعنے ست رج تم یعنے صداقت وغضب و تاریکی دین پہیلانیکے لیے لڑنا ناجائز مگر ملک کے لیے لڑنا جائز اسیطرح ہندو لوگ کسیکو اپنے دین مین نہین ملاتے مگر ملک کے لیے لڑتے ہین سور کی تعظیم کہ سب سے زیادہ تکلف سور کے گوشت مین کہتے اور اوسکی ہڈی کے برش دانتون کے لیے اور اوسکے بالون کے برس کپڑے بانائی وغیرہ صاف کرنیکو بناتے اوسکی کہال کے زین اور اوسکے خونچی پلاک پوشین بناتے اور اوسکے دو دانتو نکو نیم حلقہ کیطرح چاندی مین جوڑکر عورتونکے جوڑے وغیرہ پر سر مین لگاتے اور اوسکی چربی کہی کیجگہہ اور اپنے نام بکین صاحب رکہتے اور ہندو ءین جو چار اوتار خدا کے خاص کہلاتے یعنے مچہہ کچہہ باراہ نرسنگ اون مین سے ایک اوتار سور کا ہوا تہا یعنے باراہ بس نصرانیونمین اوسکی تعظیم کا سبب یہی ہے جنازہ بے نماز ودعا مردہ ہو لوگ

اور بتون سے آراستہ کرنا یہہ سب لوگون وغیرہ مین دستور ہے عبادت سب سے تحویل قبلہ ایک
۱۳۹ جو سفلی زندگی تک دوسری شادی کرنا منشی نولکشور تاریخ نادر العصر چہاپہ لکہنؤ ۱۸۷۳ء
صفحہ ۵ مین بیان رسم مذہب ہنود مین جو لکہنؤ کے کمشنر الیس اچ ایبٹ صاحب کرنیل تہکے
واسطے تصنیف ہوئے یونہی لکہا ہے مگر اس دستور مین انگریزونکو اہل ہند کے اونچے درجہ
کے قومونسے مشابہت ہے نہیہ کہ اونکے اعلے درجہ کے قوم یعنے برہمنون سے کیونکہ پادری
اسمتہہ صاحب کے قول اور منو کے شاستر کے بموجب برہمن چاہیے تو چار جوروان کرلے
(دیکہو دین حق کی تحقیق مطبوعہ لدیانہ سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۲۵۳) علاوہ مین مشہور تہا کہ
جیسے ہندو پہلا سا پہرا مکتہ مین زنار یعنے جنیو گلے مین ڈالنا کہ جس نے ازار بند کا کام لیتے
ہین کیونکہ تمام ملکونمین کوئی ازار بند گلے مین نہین باندہتا پس اس ازار بند کی بنیاد تہی جنیو کے
اور دوسری طرف اوسکی رعایت یا ضرورت کے سبب زیادہ کیا گیا اور انگلستان مین
ایک شہر کا نام بہی جنیوا ہے جہان کی گہڑی مشہور ہے آٹہوین ہنری کی ملکہ کا نام کہترائن
اور مارٹین لوتہر کی جورو کا نام کہترائن اور انگلستان مین اکثر یہہ نام عورتون کے ہوتے ہین
اور ہندون مین کہترے کی عورت کو کہترائن کہتے ہین انگلستان مین قوم کو بگڑ کر سلام کرتے ہوئے
ٹوپی نہین اوتارتے جیسے ہندوستان مین قوم سادہ راونا کی مورت بنانا کتاب گلدستہ
طفلان تصنیف میم صاحبہ پادری والش صاحب صفحہ ۱ے چہاپہ آگرہ آباد مشن پریس ۱۸۶۲ء
مین لکہا ہے انگلستان کی یہہ حالت (جیسے اب ہے) ہمیشہ سے نہتی کسی زمانہ مین وہان کے
لوگ بت پرستی کرتے تہے جب اونکو یہہ خیال گذرتا تہا کہ ہمارے معبود ہمسے ناراض
ہین تو وہ اونکا غصہ وہانیکے لیے تنکیونکی ایک بڑی سی مورت بناکر آدمیونکو اوسمین بہر
کر جلا دیتے تہے انتہا اصطلاح ہندی تواریخ کلیسا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ
۱۸۵۹ء صفحہ ۹۰ مین فرانس کے گال لوگونکا حال لکہا ہے قولہ بہت سے مقامونمین
وہ لکڑیان یا بید سے بڑی بڑی مورتونکو بنا کے اور زندہ آدمیونکو بہر کر جلا دیتے تہے

عشاء ربانی مین شراب اور روٹی کو مسیح کے خون وجسم کا نشان سمجھکر کھانا یہہ صریح بت پرستی
کا طور ہے جیسے ہندو بھی پتھرون پر دیوتاؤنکا تصور کرکے انکی پرستش کرتے ہین جس جگہہ
مسیح نے بپتسما پایا تہا وہان ہزارون مسیحی سال بسال حج کرنیکو جاتے اور دریا مین غسل
کرتے اور وہانکا پانی اپنے ظروفون مین بطور تبرک کے لاتے ہین از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ
پادری جونفت جیکب صاحب چھاپہ آگرہ ۱۸۴۷ء صفحہ ۲۳۳ جسطرح ہندو لوگ گنگا مین
اشنان کرتے اور شیشیون مین گنگا جل لیجاتے ہین ہندوؤن مین شہر سے باہر جاکر جمع ہوتے
اسی گوٹ کہتے ہین اور وہان گیہون کے آٹے مین بہت سا گہی ملاکر گلگلے کی صورت کہ جسے
باٹی کہتے ہین پکاکر کہاتے جسطرح انگریزونمین جنگلی کہانیکا دستور ہے جسے انگریزی مین پکنک کہتے
ہین ۲ قرنتیونکے ۳ باب ۱۳ و ۱۴ مین پلوس رسول فرماتے ہین او ہم موسیٰ کیطرح نہین جسنے
اپنے چہرہ پر پردہ ڈالا الخ پلوس مقدس کمال کے درجہ مین حضرت موسیٰ سے زیادہ تہے دیکہو
توریت تو ایسی ٹہری کہ اوس سے حق کا معلوم ہونا مشکل تہا اور پلوس مقدس نے سب کچہہ
پاک بتاکر بالکل حق کو ظاہر کردیا پہر عبرانیونکے ۷ باب ۱۸ مین ہے پس اگلا حکم اسلیئے کہ کمزور
اور بیفایدہ تہا اوٹہہ گیا انتہےٰ دیکہو یہان صاف توریت کو کمزور اور بیفایدہ بتلاتے ہین کیا
اللہ تعالے نے صدہا سال تک سب بنی اسرائیل کو کمزور اور بیفایدہ حکم دئے تہے اور صدہا
نبی اونہین پوچ حکمونکے بہتنے کے لیئے مامور تہے اور عبرانیونکے ۸ باب ۷ مین ہے اگر وہ
پہلا عہد بے عیب ہوتا الخ یہان صاف توریت کو عیب دار بتلاتے ہین اور اسیطرح
عبرانیونکے ۱۱ باب ۷ مین ہے جسکے ان لفظون پر غور کرنا چاہئیے یعنے (نوح نے) خوف سے
کشتی اپنے گہرانیکے بچاؤ کے لئے بنائی جس سے اوسنے دنیا کو گنہگار ٹہرایا انتہے یعنے حضرت
نوح نے کشتی بناکر اپنے گہرانیکو تو بچایا مگر دنیا کو گنہگار ٹہرایا اور اس سے پیشتر حضرت آدم نے
تو نافرمانی کرکے سب بنی آدم کو گنہگار ٹہرایا ہی تہا (رومیونکا ۵ باب ۱۲ و ۱۴) اور حضرت نوح
کے بعد حضرت موسیٰ نے شریعت لاکر اور بہی زیادہ دنیا کو گنہگار ٹہرایا (رومیونکا ۵ باب ۱۳ و ۲۰)

اور پھر انسان بذاتہ تو گناہ کی طرف مائل رہتا ہی ہے رومیونکا ٥ باب ہے پس کسی انسان کا بار
شمکانا تہا کہ ایک تو اپنا ازلی گناہ دوسرے حضرت آدم کا گناہ تیسرے حضرت لوط کی گشت
اپنا نیکی سبب کا گناہ چوتھے حضرت موسیٰ کے شریعت لانے سے اور بھی زیادہ دنیا گنہگار
ہوئی غرض یہہ کہ بموجب عقیدہ عیسائی یہہ سب انبیاء جو حضرت عیسیٰ سے پیشتر گذرے دنیا
کو صرف گناہ بڑہاتے ہوئے آئے کوئی نجات کی تدبیر کیلئے نہین ہوائی پہر گلتیونکے ٥ باب ۴
مین پلوس رسول یہہ کہتے ہین قولہ تم جو شریعت کی رو سے راستباز بنا چاہتے ہو تو مسیح
جدا ہوئے تم فضل کی نظر سے گر پڑے انتہی یہہ بڑا سخت حکم ہے یعنے جو شریعت پر عمل کرے
وہ عیسائی ہی نہین ہے اور خدا کی رحمت سے نا امید ہے پہر رومیونکے ۴ باب ٥ مین ہے
کہ شریعت قہر کا سبب ہے پہر دس حکمونکو علمای دینکا مخالف ہونا اور اس سبب سے ان
حکمونکا نیست و نابود ہونا بلکہ سزا پاکر نیست ہونا اور ان حکمونکے سکہانیوالے یعنے فقیہ
اور فریسی لوگونکا برملا رسوا اور ذلیل ہونا اور انکی رسوائی پر عیسائیونکا شادیانے بجانا پلوس رسول
قلسیونکے ٢ باب ١٤ اور ١٥ مین یون ارشاد فرماتے ہین قولہ اور حکمونکا دستخط جو ہمارے مخالف تہا
(یعنے دستخط سے مراد یہہ دس حکم خدا نے اپنے خاص دستخط سے لکہہ دئی تہے (خروج ٢٤
باب) وہ پلوس رسول کے مخالف سمجہے گئے) ہماری بابت مٹا ڈالا (یعنے کالعدم کردیا)
اور اسکو بیچ مین سے اوٹہاکے صلیب پر کیلین جڑین (یعنے نہ صرف اونہین نیست کیا بلکہ سخت
سزا دیکر نیست کیا مطلب یہہ کہ ان دس حکمونکا عیسائیونکے سامہنے نام لینے والا تک سخت سزا
کے قابل ہے) اور سرداریون اور اختیار والون کا اقتدار چہین لیا اور اونہین برملا رسوا کرکے
اونپر شادیانے بجائے انتہی یعنے شریعت سکہانیوالون پر جو کہ فقیہ اور فریسی تہے ان
دس حکمونکے سکہانیکے سبب بیفائدہ اور رسوا کرکے شادیانے بجائے غرض یہہ کہ ان دس
حکمون سے زیادہ عیسائیونکے نزدیک اور کوئی بری بات نہین ہے اور ان حواری صاحب نے
تو کچہہ اسیقدر لکہا ہے مگر پیرونکے زیادہ اس سے کلمات تعظیم کے نسبت توریت اور

موسیٰ کے کہتے ہین وارڈ صاحب اپنی کتاب اعلا طنامہ مطبوعہ ۱۸۴۱ع کے صفحے ۳۷ مین قول جناب مارٹین لوتہر مصلح دین عیسوی اور پیشواے فرقہ پراٹسٹنٹ کا اون کی کتابون سے یون نقل کرتے ہین کہ جناب ممدوح اپنی ایک کتاب کی تیسری جلد کے صفحہ ۴۰ و ۴۱ مین لکہتے ہین ہم نہ سنینگے اور نہ دیکہینگے موسیٰ کو اسلیے کہ وہ صرف یہودیون کے لئے تہا اور اوسکو ہمسے کسی چیز مین علاقہ نہین اور ایک دوسرے اپنی کتاب مین لکہتے ہین کہ ہم نہ قبول کرینگے موسیٰ کو اور نہ اوسکی توریت کو اسلیے کہ وہ تو دشمن عیسیٰ کا ہے پہر لکہتے ہین کہ موسیٰ تو جلادونکا اوستاد ہے پہر کہتے ہین کہ دس حکمونکو عیسائیون سے کچہہ علاقہ نہین پہر لکہتے ہین کہ ان دس حکمونکو خارج کرنا چاہیے کہ تمام بدعت ابہی موقوف ہوجائے گی کیونکہ یہہ احکام چشمے سب بدعتون کے ہین انتہٰے سبحان اللہ مصلح دین مسیحی کسقدر حد سے بڑہا کہ موسیٰ کو دشمن عیسیٰ اور اوستاد جلادونکا بتلاتا ہے اور اس تعلیم سے لوگ کیا سمجہینگے کہ جب دس حکمونکو عیسائیون سے کچہہ علاقہ نہین اور وہ چشمے سب بدعتون کے اور واجب الاخراج ٹہرے تو اونکے نزدیک مذہب عیسوی مین اون سرچشمے بدعتون کے مخالف اعتقاد اور عمل چاہیے اور اس صورت مین شرک اور بت پرستی اور ماباپ کی تعظیم نکرنا اور ہمسایہ کو ستانا اور خون کرنا اور زنا کرنا اور جہوٹہی گواہی دینا رکن ملت مسیحی کے بنتے ہین اسلیے کہ اس حکم سے بدعتون مین تاکید سے حکم توحید اور تعظیم الوین و تعظیم یوم السبت اور امتناع بت پرستی و قتل و زنا و چوری اور آزار ہمسایگان ہے دیکہو خروج ۲۰ باب ۳ – ۱۵ اور عیاذاً باللہ اگر یہی دین عیسوی ہے جیسا کہ ارشاد مارٹین لوتہر صاحب سے واضح ہوتا ہے تو اوس دین کے پہیلانیوالونکو ہم دور سے بصد ہزاران ادب اولٹے ہات سے سلام اور بعد تسلیم و کورنش کے التماس کرتے ہین کہ جناب عالی اس سے تو بیدینی بہت افضل ہے

ایک عیسائی کہتا تہا کہ ہمارے مذہب کے موافق موسیٰ تو ایک چور اور ڈکیت تہا جب اوس سے دلیل پوچہی تو یوحنا ۱۰ باب ۸ کو اپنی دلیل لایا شاید جناب لوتہر نے بہی اوس سے دلیل پکڑ کر

ایسکلات

گستاخی کے شان موسٰی مین کہے ہونگے اور یوحنا ۱۰ باب ۸ کا مضمون یہہ ہے (رومن چھاپہ
لندن ۱۸۶۰ع) سب جتنے مجہہ سے آگے آئے چور اور بٹمار ہین پر بہیڑون نے اونکی
نہ سُنی انتہے طامس اسکاٹ صاحب مفسر نے اسی آیت کی تفسیر مین لکہا ہے قولہ جو مجہسے
پہلے آئے ہمین دکہو فادار ہادی اور نبی نہین سمجہنا چاہئے کیونکہ اونہون نے اونکے تحت
حکومت کام کیا اور اونکے پیشرو تہے انتہے دیکہو تفسیر انگریزی اسکاٹ مطبوعہ نیویارک
۱۸۱۲ع اور لارڈنر اپنی تفسیر مطبوعہ لندن ۱۸۲۷ع کے جلد ۳ چہٹے حصہ مین عقیدہ فرقہ
میکیز کے بیان مین لکہتا ہے کہ جیروم ہمکو اطلاع دیتا ہے کہ بشپ مانی بانی اوس فرقہ کا
کہتا تہا کہ قول جناب مسیح جو یوحنا ۱۰ باب ۸ مین ہے خصوصاً موسٰی کے حق مین ہے اور
فاسٹس کہتا ہے کہ ہمارے خدا نے اس قول سے اشارہ طرف موسٰی کے کیا ہے
انتہے شاید جناب مارٹین لوتہر نے انہین دونکی پیروی کی ہوگی اور یوسی بیوس شاگرد رشید
جناب مارٹین لوتہر کے پوری پیروی اپنے استاد کی کرکے یون کہتے تہے جیسا اوسی مولف
کتاب اغلاطنامہ مین منقول ہے یہہ دس حکم کلیسیا مین نہ سکہائے جائین اور اسی
شخص سے فرقہ انتی نومنس کا نکلا ہے اور انکا یہہ عقیدہ تہا کہ توریت اس قابل نہین
کہ اوسکو کلام خدا سمجہا جائے اور قول اونکا یہہ تہا کہ اگر زانی ہو یا حرام کار یا اور کسیطرح کا گنہگار
تو یقیناً رستہ نجات مین ہے اور اگر گناہ مین ڈوبا ہے بلکہ اوسکے قعر مین بیٹہا ہوا اور یقین کرتا
تو خوشی مین ہے اور جو اپنے تئین دس احکام مین مصروف رکہتے ہین وے علاقہ شیطان
سے رکہتے ہین وے سولی پر موسٰی کے ساتہہ انتہے سبحان اللہ دس حکم ایسے ہونگے کہ جو اونکے
علاقہ رکہے وہ شیطان سے علاقہ رکہتا ہے اور اوسکے حق مین کیا ہے اچہی دعا [illegible]
ہوئی اور معتقد اس فرقے کے فقط ایک اعتقاد جناب مسیح کا رکہہ کر چوری سے زنا اور [illegible]
اور قتل اور بت پرستی اور جہان کی برائیان سب کرتے ہین کہ ہر صورت مین رستہ نجات

خوشی مین ہین فقط گلیتونکا ۲ باب ۱۵ و ۱۶ و ۲۱ مرات الصدق جسے پادری بیڈیلی صاحب
نے انگریزی مین تالیف کیا اور طامس انگلس صاحب نے حسب ارشاد پادری میریا انجلو
صاحب کے ترجمہ کیا مطبوعہ گوالیار ۱۸۵۱ع صفحہ ۳۲ مین لکھا ہے کہ پراٹسٹنٹ
کے پہلے نصیحت کرانیوالون نے وے بد اور مکروہ باتین سکہلائین یعنے خدا گناہ کا موجد
ہے (انسٹ ایل ۳ باب ۲) اور یہ کہ انسان گناہ سے بچنے پر مختار نہین ہے (کتاب
عام نماز ۔ ۱۱) اور یہ کہ دس حکمونپر عمل کرنا غیر ممکن ہے (لوتہر پاپیسم) کہ بڑے سے بڑے
قصور خدا کی نظر مین انسانکو نقصان نہین پہونچاتے (کالون تعلیم ۱۰) کہ ایمان فقط
انسان کو بچا دیگا کہ ہم فقط ایمان سے انصاف کئی گئی مین یہہ بہت مفید اور تسلی کی بہری
ہوئی تعلیم ہے (انسٹ ایل ۲ ۶) اور اصلاح دینکا باپ یعنے لوتہر کہتا ہے کہ فقط ایمان
رکہو اور بغیر روزہ کے سخت کشی اور پرہیز کے بارکی بغیر اعتراف کی تکلیف اور نیک کامونکی
سختی کے یقین ہی جانو تم بچائے جاوگے تمہارے واسطے نجات ایسی تحقیق اور بیشک ہے
جیسے خود مسیح کیواسطے ہان گناہ کرو اور خوب دلیری سے گناہ کرو فقط ایمان رکہو اور اگرچہ تم ایکدن مین
ہزار دفعہ حرامکاری یا خون کرو صرف ایمان رکہو اور مین کہتا ہون کہ تمہارا ایمان تمکو بچاوے
گا (دی بیبرالی) مفتاح الکتاب کے صفحہ ۱۶۹ مین پلوس کے دوسرے خط کے بیان مین
جو قرنتیونکو لکھا گیا یہہ بیان ہے انجیل کی یہہ صفت یعنے کہ وہ روح اور راستی حاصل
ہونیکا وسیلہ ٹہرتی اور برعکس اسکے شریعت (یعنے توریت) الزام دہندہ اور موت تک
پہونچانیوالی ہے قرنتیونکا ۳ باب اور اوسی کتاب کے صفحہ ۱۷۱ مین پلوس کے اوس
خط کی بابت جو گلتیونکو لکھا گیا یہہ بیان ہے دین عیسوی کے اصلی عقیدے پر یعنے کہ
گنہگار صرف عیسیٰ مسیح کے صداقت اور کفارہ پر ایمان لانے سے خدا کے نزدیک
مفت مین صادق گنے جاتے ہین انتہےٰ یعنے یہہ کہ انجیل کا اصلی عقیدہ یہی ہے کہ گنہگار
صرف مسیح پر ایمان لانے سے مفت مین نجات پا جاینگے اب کسطرح کی نجاست اور

برائی سے کیا خطرہ ہے اور عبادت اور ریاضت کی کیا حاجت بلکہ شریعت تو جہنم
مین لیجانیوالی ہے اور جناب پلوس رسول نے تو نہ صرف حضرت موسیٰ کے حقمین یہہ سب
کچھہ کہا بلکہ حضرت عیسیٰ سے بہی اپنے کو بڑا اور کامل ٹہرایا ہے چنانچہ کلسیونکا ا باب ۲۴ مین
پلوس رسول فرماتے ہین قولہ مین اپنی اون مصیبتون سے جو تمہارے واسطے کہنچتا
ہون اب خوش ہون اور مسیح کی مصیبتون کی کمتیان اوسکے بدن کے یعنے کلیسا کے لئے
اپنے جسم سے بہرے دیتا ہون انتہے اس جگہہ پلوس مقدس حضرت عیسیٰ کی مصیبتونا
کو ناقص اور اپنی مصیبتونکو کامل بتاتے ہین اور مخزن مسیحی صفحہ ۴۲ نمبر ۳ جلد ۳ مطبوعہ
مارچ ۱۸۷۱ء مین پادری دہش صاحب برہمن اور شید کو چمارون اور خاکروبون کے
ساتہہ باوجود شغل چرم دوزی اور پانخانہ صاف کرنیکے تو دیلیون سے کہانا کہانیکی اسکی
اور ضرورت بیان اور ثابت کرکے فرماتے ہین کہ خداوندکا ایک حکم ہم سبہون کے نام پر
یہہ بہی ہے کہ جب دعوت کرین تو اندہون اور لنگڑون اور لولون اور مفلسون کو بولاکر انکی
دعوت کرین بلکہ اوسنے آپ ہی میلے میلے مچہونکی بالون دہوسکے اور بدذاتون اور بیبون
کے ساتہہ کہایا باوصف اسکے کہ اکثر آدمی اوسکے یون کرنے سے اوسکی پیروی سے الگ ہوجاتے
انتہے سبحان اللہ یہہ میلے میلے مچہونکا خطاب پادریصاحب نے حضرات حواریین کی نسبت
فرمایا اس سے عیسائیونکا ادب اور عقیدہ دونون ظاہر ہین اور جبکہ حضرات حواریون کا
مرتبہ عیسائی لوگ انبیاء سلف سے زیادہ جانتے ہین تو اور انبیاء علیہم السلام کا ادب اسی پر
قیاس کرلینا چاہئے پہر ۲ قرنتیونکے ۱۱ باب ۵ مین پلوس مقدس فرماتے ہین مین اپنے تئین سب
بڑے رسولون سے کچہہ کم نہین سمجہتا ہون انتہے پہر ۲ قرنتیونکے ۱۱ باب ۲ مین پلوس
رسول آپ کو خدا سے بہی کچہہ نسبت دیتے ہین چنانچہ قولہ مجہے تمہاری بابت خدا کیسی غیرت
آتی ہے انتہے بعض جگہہ پلوس مقدس نے اندہیر بہی ایسا کیا ہے کہ دن کو رات کردیا
چنانچہ گلتیونکے ۳ باب ۱۶ مین کہتے ہین کہ ابراہام اور اوسکی نسل سے وعدے کئی گئے

سو وہ اوسے نہین کہتا کہ تیری نسلون کو جیسا بہتون کے واسطے بلکہ جیسا ایک کے واسطے
کہتا ہے کہ تیری نسل کو سو وہ مسیح ہے انتہے تعجب یہہ ہے کہ خدا نے ہمیشہ اپنی ذات واحد
صاف صاف جتا دی وہان تو یہہ لوگ تثلیث کو قایم کرتے ہین اور یہان ساری نسل کو
جسے تمام عالم جانتا ہے کہ بیٹا اور بیٹے اور پوتے پڑپوتے ہزارون لاکہون انسان مراد ہین
بلکہ سارا جہان نسل آدم کہلاتا ہے اسے صرف ایک آدمی یعنے حضرت عیسیٰ بتاتے ہین
چنانچہ پلوس آپہی رومیونکے ۴ باب ۱۶ مین فرماتے ہین نہ صرف اوس نسل کے لیے جو شریعت
والی ہے بلکہ اوسکے لیے بہی جو ابراہام کا سا ایمان رکہتے وہ ہم سبہونکا باپ ہے انتہے اور
غضب یہہ کہ قوم یہود اوسی وعدہ کے مطابق ملک کنعان کی وارث ہوئی تہے اور اب
نسل اسمعیل اوسی ملک کی وارث ہے یہان حضرت عیسیٰ کو اوس وعدہ سے کیا علاقہ ہے یہہ
نئی زبردستی ہے تو بہی خدا کے مقدس لوگ روح القدس کے بلواے بولتے تہے ۲ پطرس
۱ باب ۲۱ پہر پلوس نے فرمایا کہ پہر اگر میرے جہوٹہہ کے سبب خدا کی سچائی اسکے جلال کے
لیے زیادہ ظاہر ہوئی تو مجہپر کیون گنہگار کیطرح حکم ہوتا ہے (رومیونکا ۳ باب ۷) یہہ ایک مقام
ہے جہان پلوس نے جہوٹہہ جایز رکہا اور دوسرا مقام وہ ہے جہان پلوس رسول نے
فرمایا کہ مین شریعت والون مین شریعت والا اور بے شریعت والون مین بے شریعت والا
رہا (اول قرنتیونکا ۹ باب ۲۰–۲۲) اور تیسرا جہوٹہہ پلوس رسول نے یہہ جایز رکہا کہ
کبہی فرمایا مین یہودی نبی یامین کے فرقیکا ہون (اعمال ۲۱ باب ۳۹ رومیونکا ۱۱
باب اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۲۵) اور کبہی فرمایا کہین رومی ہی پیدا ہوا
ہون اعمال ۲۲ باب ۲۵–۲۸ اردو تواریخ ایضاً صفحہ ۵۵ مین نے الہ آباد مین
پادری واش صاحب کو اتوار کے دن گرجے مین یہہ وعظ کرتے دیکہا کہ یسعیاہ کا اگرچہ
دلچسپ بیان ہے لیکن جو کچہہ ہم جانتے ہین یسعیاہ کو بہی اتنا معلوم تہا اور داود کا
اگرچہ خوب کلام ہے لیکن جتنا ہم جانتے ہین داود بہی اتنا نجانتا تہا اور اوسکے ثبوت مین

متی ۱۱ باب ۱۱ کو دلیل بنایا جہان لکہا ہے کہ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ ان مین سے جو عورتون سے
پیدا ہوے یوحنا بپتسما دینے والے سے کوئی بڑا ظاہر نہین ہوا لیکن جو آسمان کی بادشاہت
(یعنے عیسوی دین) مین چہوٹا ہے اوس سے بڑا ہے اتنے ہی سبب ہے کہ قحط
سالیون مین جو چند کوئی چمارون کے بچے پالکر پادری صاحبون نے ہندوستان مین کلیسیاؤن مین
جمع کرلین اور پہر ہندی اردو وغیرہ پڑہا کر اونہین انجیل پکڑا دی کہ بازارون مین جاکر منادی کرو
اب وہ اپنے سامہنے نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیا کے کسی عالم کا سوا پادری صاحبون کے
کچہہ رتبہ ہی نہین سمجہتے کیونکہ وہ نہین تقین ہے کہ اب ہم یوحنا بپتسما دینے والے سے جو تمام
مخلوقات سے بڑا تہا بزرگ تر ہین اگرچہ سابق مین چمار تہے یا خاکروب وغیرہ پس جبکہ جو
آسمان کی بادشاہت مین چہوٹا ہے وہ یوحنا بپتسما دینے والے سے جو تمام مخلوقات سے
بڑا تہا بزرگ ہے پہر جو آسمان کی بادشاہت مین بڑا ہے اوسے کہہ سکتے ہین کہ وہ خدا سے
ہی بڑا ہے نعوذ باللہ لیکن ہم پادری والش صاحب کو حضرت داؤد سے بڑہ کر کیونکر سمجہین
کیونکہ داؤد کو الہام ہوتا تہا اور پادری والش صاحب کو زبور ہی کی عبارت سمجہنا کٹھن مشکل ہے
داؤد یہودی دستور کے بموجب پاک و ظاہر ہوتے تہے اور پادری والش صاحب بدست
تک نہین لیتے ہیں داؤد کا زبور کتب مقدسہ یہود و نصاری مین شامل ہے اور والش
صاحب کا طبع زاد کوئی نثل کے موافق ہی نہین سمجہتا اگر مین جہوٹہہ کہتا ہون تو تب جانین
کہ پادری والش صاحب زبور کو صرف اپنی ہی بیبل سے نکلوا لین اور گلدستہ طفلان وغیرہ کو اوس
مین شامل کرین ہان ان باتون مین البتہ پادری والش صاحب حضرت داؤد سے بڑہ کر
ہین کہ حضرت داؤد خدا کو الہی جانتے تہے اور یہہ اوسمین تین تک کا شمار پڑہاتے ہین حضرت
داؤد نے فرمایا کہ میرے دل سے معفری جاتی رہی گی مین شریر سے آشنائی نکرونگا وہ جو چہپ کے
اپنے ہمسایہ کی غیبت کرتا ہے مین اوسے جان سے مارونگا جو بلند نگاہ اور خودبین ہے مین
اوسکی برداشت نکرونگا انتہے ۱۰۱ زبور ۴ و ۵ اور یہہ حضرت داؤد فرماتے ہین کہ خداوند — وہ

زبان جس سے بڑا بول نکلتا ہے کاٹ ڈالیگا ۱۲ زبور ۳) اور پادری والش صاحب فرماتے
ہین کہ داؤد بہی اتنا نجانتا تہا جتنا ہم جانتے ہین دینی و دنیوی تاریخ کے صفحہ ۲۰۰ مین پادری
اکسٹس براڈ ہیڈ صاحب جو پادری والش کے آلہ آباد مین قایم مقام ہوئے تہے فرماتے
ہین کہ داؤد ہماری مانند خطا کار اور گنہگار رہتا اور وہ جو ہوا سو خدا کے فضل سے ہوا اور
اوسکے احوال سے ہم یہہ سیکہتے ہین کہ جیسا اوسنے رحمت پائی ویسا ہی ہم بہی رحم کو حاصل کر سکتے
ہین انتہٰے حالانکہ یہی پادری صاحب دینی و دنیوی تاریخ کے صفحہ ۲۱۶ مین فرماتے ہین کہ داؤد
کو نبوت کے روح بخشے گئی انتہے اس سے ظاہر ہے کہ چند روز مین عیسائی علما حضرت داؤد کے
مانند نبوت کا دعوے کرینگے مصلح دین عیسوی یعنے جناب مارٹین لوتہر نے اپنی کتاب
مسمّی بہ ڈیمسا پرٹوتیا مین یون بیان کیا ہے کہ یکایک آدہی رات کو مین جاگ اوٹہا تب
شیطان نے مجہسے یہہ گفتگو شروع کی کہ سن اسے فاضل شخص تو نے پندرہ برس جو خلوت
مین ماس کو ادا کیا ہے شاید یہہ بت پرستی ہو اور مسیح کا خون اور بدن اسمین نہو اور صرف روٹی
اور شراب ہی کی عبادت خود تو نے کی ہو اور اور ونسے کروائی ہو اسپر مین نے جواب دیا کہ مین کیا
مسیح کا پادری ہون اور مجہکو بشپ نے مقرر کیا ہے اور مین جو کچہہ کرتا ہون اپنے بزرگونکی اطاعت
اور حکم سے کرتا ہون شیطان نے جواب دیا ہیچ ہے مگر ترک اور غیر قوم بہی جو کچہہ کرتے ہین اپنے
بزرگون کی اطاعت سے کیا کرتے ہین اور اسیطرح یوربعام کے کاہن بہی گرم جوشی سے اپنے
کام کیا کرتے تہے کیا اگر تیری تقریر ایسی جہوٹہی ہو جیسے ترک اور سامریون کے کاہن اور انکی
عبادت جہوٹہی ہے لوتہر کہتا ہے کہ یہہ باتین سنکر مجہکو پسینا آگیا اور دل کانپنے لگا اور شیطان
میری رد مین بہت معقول دلیلین اپنے موقع سے لاتا تہا الحق اس مباحثہ مین اوسنے
مجہکو مغلوب کیا سو مین چپکا کہڑا ہوکر اوسکی اون دلیلون کو جو اوسنے میری تقریر اور پادری
گری کے بطلان مین پیش کین سنا کیا چنانچہ اوسنے پانچ دلیلین بیان کین بعد اوسکے لوتہر کہتا ہے
کہ اس ضرورت اور تنگی مین شیطان کو اپنی پرانی ڈہال لیکر ہٹا دیا تہا کہ ایمان اور ارادہ

کلیسیا کا نبی پر ہے لیکن شیطان نے کہا کہ بتلاؤ تو سہی کہ یہہ کہان لکہا ہے کہ بے ایمان اور
شریر آدمی دوسرے شخص کو مسیح کرسکتا ہے تو تہر کہتا ہے کہ شیطان کی دلیلون اور لغو خوف
کا مین کچہہ جواب نہ دیسکا اور سکرمنٹ مین مسیح کی حضوری کا قایل رہا دیکہو مرات الصدق صفحہ
۹۱ — ۹۸ مین لکہا ہے فاکس کہتا ہے کہ لوتہر الیاس ہے اور قطب اور منزل اسمان
اسرائیل اور اسی نظر سے بعد مسیح اور ولی پلوس کے اسکی تعظیم کرنا واجب ہے — لیکن
لوتہر کا تو حال یہہ ہے دیکہو مرات الصدق صفحہ ۹۴ وغیرہ جسنے ایک متروک سوائن کیترین
نا کے ساتہہ تمام عمر حرامکاری اور زنا مین بسر کی اور فلپ نامے ایک رئیس کو دو جوروان
رکہنے کی اجازت دی اور بعضے جگہہ مین وہ کہتا ہے کہ انسان دس یا نہ یا دو جوروان ایک
ساتہہ رکہہ سکتا ہے (سرمن دی میت) دوسری جلد مین اپنی تصنیفات کے وہ خدا
کے نسبت ایک کفر بیہودہ بکتا ہے ایسا کفر کہ جسکے پڑہنے سے ہر ایک عیسائی کے خون مین جلن
لیکن پہر توریت و انجیل کو جو خدا کا پاک کلام ہے تمام تر بے شرمی اور بیحیائی سے بگاڑتا ہے
اور تین پہلے صحیفون یعنے ولی متی ولی مرقس اور ولی لوقا کی انجیلونکو کہتا ہے کہ جہوٹہی ہین
اور ولی یعقوب کے مکتوبونکو کہتا ہے کہ گہاس کے پولہ سے بہتر نہین اسکے ترجمہ و تنقید
مین جو اوسنے وچ زبان مین کیا ہے اشافیلس نامے نے زیادہ ایکہزار چار سو سے اختلاف
عمد (یعنے دیدہ دانستہ) پائے ہین (لیدوپ صفحہ ۴۸۴) علاوہ اس کے وہ ایک بے
ٹہکانہ شرابی تہا یہانتک کہ اسکی بکثرت شراب خواری پر الیمان کے ملک مین دایم الخمرون
مین ایک مثل بنی تہی جسکا ترجمہ یہہ ہے یعنے آؤ ہم لوتہر کی مانند پیوین — لوتہر اپنے خط مین سکسن
شہزادہ کے نام لکہتا ہے کہ شیطان میرے سر مین اکثر اوقات ایسا ناچتا کاتا ہے کہ
مین نہ لکہہ سکتا ہون نہ پڑہ سکتا ہون (ایسل ولکی سکیس وغیرہ صفحہ ۴۸۵) پہر لوتہر کہتا ہے
اکثر میرے خوابگاہ کے کمرے مین شیطان میرے ساتہہ آتا ہے اور بارہا مین اور وہ باہم کہانا
کہاتے ہین کہ ایسے اتفاق مین مین ایک پیمانہ سے زیادہ نمک کہا گیا ہون (کان مذیم ہم

صفحہ ۱۹) لوتھر کہتا ہے کہ ان شیطانون مین سے بعضے بداندیش و شریر تہے۔ اور
جبکہ مین نیند مین غافل سوتا ہوتا تہا میرے اخروٹ وغیرہ توڑ توڑ کہا کرتے تہے
اور خالی ٹرنک کو ہی پر سے نیچے ڈہلکاتے تہے اور بعض اچہی طبیعت کی اور خوشمزاج
شیطان تہے جو دن مین میرے ساتہ چلتے پہرتے تہے اور رات کو ساتہ سویا کرتے تہے
مگر دو شیطان ایسے تہے جنہین لوتہر اونکی قابلیت اور حکمت کے سبب زیادہ پسند کرتا تہا
۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ مین ایک جوڑی ایسی عجیب شیطانونکی اپنے پاس رکہتا ہون گویا وے
انتخاب ہین روی زمین کے علمار ربانیونکے اور یہہ دونون ہر دم میرے پاس رہتے ہین
(کال نیس جرم صفحہ ۲۶۴) اور اکثر میری بیبی سے زیادہ مجھ سے لپٹ کر سوتے ہین
(ایضاً ۲۷۰) علاوہ اسکے لوتھر کہتا ہے کہ آدہی رات کیوقت شیطان نے مجھے جگایا اور
حسب معمول ایسی عمیق اور زبردست آواز سے میرے ساتہ مباحثہ کیا کہ میرے ہر ایک مسام سے
ٹہنڈا عرق جوش (یعنی ٹپک) نکلا اور میرا دل دھڑکنے لگا اور بعد ختم کلام کے وہ یعنے
شیطان مجہپر غالب آیا (وی منشا پروتیا ایدوتن تام ۷ صفحہ ۲۲۸) شیطان اسپر متقاضی ہوا
کہ مین یعنے نماز کو موقوف کرے وغیرہ اور اسکی دلیلین ایسی مضبوط تہین کہ لوتہر کہتا ہے
مجہپر طاعت کرنا لازم آیا اس سطرح لوتہر نے شیطان کو اپنا رہنما اور ہادی بنا کر فوراً تعمیل
حکم پر کمر باندہی اور کاتہولک دین کو مسمار کرنا اور پروٹسٹنٹ مذہب تعمیر کرنا شروع کیا
اور اس مہم کو انجام تک پہنچانے کے قصد سے انہی دہی دلیلین اور حجتین جو شیطان نے
اوسکے مغز مین بہری تہین پیش کین ۔ پہر مرآت الصدق صفحہ ۹۱ مین لکہا ہے کہ ایسا
شخص مست شہوت پرست زنا کار جسنے اور نکو زنا مین پہنسوایا جسنے نہایت ہولناک کفر لکہے
اور توریت و انجیل کو بگاڑا عالم نشر شرالی شیطان کا یار و صحبتی ابلیس سے متکبر و مغرور تر مفسدون
اور مقاتلون کی تلقین و منادی کرنیوالا کیونکر حضرت عیسی مسیح اور رومی پادریوں سے تشبیہ دیا
جاوے معاذ اللہ معاذ اللہ اگر ایسا شخص پروٹسٹنٹون کا ولی اور سینٹ ہو تو بہلا اولن ہین کیسے

لنہگارکیسی ہسٹری کے تاریخ سلطنت انگلیشیہ صفحہ ۲۴۰ مین لکہا ہے کہ اوس زمانہ کے لوگون کی طبیعتون مین جادو اور نجوم اور اکسیر کے توہمات باطل بہت ہی سما رہی تھے - جاہلونکا یہہ عقیدہ تہا کہ علوم وفنون مین جو باتین نئی نکلتی ہین اوس مین شیطان کی مکروفریب شامل ہے - افسونگری کے تہمت غریب بڑہیون پر اکثر دہرے جاتے تہے اور جسقدر کوئی عورت زیادہ بڈہی اور ضعیف اور مرجہائی ہوئی ہوتی تہی اوسیقدر اوسپر افسونگری کا شک زیادہ ہوتا تہا چنانچہ سیکڑون بڑہیان اسی علت مین ہلاک کی گئین انتہے

پہر مرات الصدق صفحہ ۳۹ - ۴۱ مین ہے بادشاہ ہنری آٹہوین نے جو انگلستان کے پراٹسٹنٹون کا مربی تہا اپنی نکاحی بی بی شہزادی کترائین کی ساتہ اُنیس برس رہنے کے بعد کہ اسی عرصہ مین وہ اور عورتین ایزبتہ بُلائیس نامے سرگلبرٹ ٹیلائیس کے بیوہ اور مریا بولین انا بولین کے بہن بہی رکہتا تہا (دیکہو لنگارڈ کی تواریخ انگلنڈ جلد ۴) چاہا کہ اپنی منکوحہ ملکہ کو نکالدے اور سبب اسکے کہ پوپ نے یہہ بات قبول نکی اوسنے شرم وحیا کو دور کر کے آنا بولین کی ساتہ شادی کرلی جو بموجب بعضے لکہنیوالون کے اظہار کی اوسکی حرام کی بیٹی تہی (سانڈرس کی کتاب دینی انگریزی تفرقہ پروانگون کے صفحہ ۱۵) باوجودیکہ پہلی شرعی ملکہ کترائین زندہ تہی اور بادشاہ نے نہ پوپ سے نہ پارلیمنٹ سے طلاق کی اجازت پائی تہی - چند روز بعد اس شادی کے اس بادشاہ نے ایک اور عورت جین سیمور نامے سے رغبت کی اور قضیہ فساد کر کے ۱۹ مئی ۱۵۳۶ء کو انا بولین کا سر کاٹ ڈالا اور دوسرے دن جین سیمور سے شادی کی وہ بہی جیتی نہ بچی اور بعضے روایت کرتے ہین کہ دائیون نے دردزہ کیوقت بادشاہ کے حکم کے بموجب چہریون سے جیتی کا پیٹ چاک کر ڈالا (اسپلین وہی نان تہیرا کلیسا صفحہ ۴۴) اسکے بعد کلیوس کے آنا اسکی جورو ہوئی جسکے ساتہ اپنے پوپ کے جلانیکو شادی کی مگر اول روز نکاح سے اس سے بہی تلخ نفرت کی گہر سے نکال دیا اور لیڈی کترائین ہاورڈ کے ساتہ فوراً نکاح کیا یہہ اوسکی پانچوین جورو تہی لیکن چند روز

نہ گذرے تھے کہ ۲۲ فروری ۱۵۴۲ء کو تاوہل پر اسکا بہی سرکٹوا ڈالا اور بس جلد کترنیا پارتی
شادی کی بہ اوسکی چہٹی اور پچہلی جورو تہی اگرچہ اسکی بہی قتل کا فرمان تیار ہو ہی لیا تہا مگر بچ گئے
ان سب خونون اور مکروہ زناکاریون مین آرچ بشپ کریمر نامے نے جو بیرو سلطنت مذہب
کی بنیاد ڈالنے والو نمین تہا بادشاہ کے مدد اور دلاوری کے انتہا اور ایسا ہی تاریخ سلطنت
انگلیشیہ ترجمہ سرشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۷۱ء صفحہ ۳۶۶ - ۸۱ - ۳
مفصل مرقوم ہے اور انگریزی تواریخ گو لڈ اسمتہ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۹۱ - ۱۰۴
تک بہی ایسا ہی لکہا ہے پہر مرات الصدق صفحہ ۴۱ - ۴۵ مین لکہا ہے کہ پروٹسٹنٹ
کی ابتدا مین چہ سو پینتالیس ۶۴۵ خانقاہین نوتے مدرسہ دو ہزار تین سو چہہر معباد تخانہ اور مرفوع القلم
گہر اور ایکسو دس شفاخانہ مالکان جایداد (رومن کاتہلک) سے چہین لیے گئے اور
یا تو کم قیمت سے فروخت کردیے گئے اور یا مصاحبون نے آپس مین تقسیم کر لیے اور
ہزارون غریب کمبخت خانمان سے محروم ہو کے ننگی برہنہ دروازون کے باہر نکال دیے
گئے علاوہ اسکے اونکا دست طمع یہانتک دراز ہوا کہ اونہون نے مُردون کو بہی باقی نچہوڑا
اونکی لاشون کو خواب عدم مین ستایا اور کفن تک اوتار لیے صندوقون کی پوشش پہاڑ لین
اور ایک اتفاق مین بادشاہ نے اس بے امتیاز لوٹ سے اتنا کچہہ کہتا کیا کہ صندوق
جو بہرے تہے سولہ ۱۶ آدمی اوتہا سکے پہر تاریخ سلطنت انگلیشیہ صفحہ ۳۸۹ اور مرات الصدق
صفحہ ۴۶ - ۴۹ مین ہے کہ سمرسٹ کے ڈیوک نے جو ایکعرصہ پر اسٹنٹ مذہب کا سرگروہ
تہا سنٹ میری کا گرجا اسٹرینڈ شہر مین اور تین بشپون کے مکان مسمار کر ڈالے تا کہ اونکے
سامان سے اپنے لیے ایک کوٹہی بنا دے (گولڈ اسمتہ تواریخ انگلنڈ صفحہ ۱۴۴)
مگر معمارون سے دریافت کرکے کہ لوازمہ اور درکار ہوگا اور سامان چاہا ڈیوک یعنے
نواب مذکور نے حکم دیا کہ سنٹ مرگریٹ کا گرجا ویسٹ منسٹر مین گرا دو لیکن جبکہ مزدورون نے
سیڑہیان لگا ئیکن محلہ والون نے مسلح ہو کر میلدار اونکو روک دیا اس نواب نے پہر ایک

ایک بہت عمدہ خانقاہ پر جو تھی ہہ کا گرجہ کہلاتا تہا اور متعلق اوسکے ایک قطعہ زمین کا جسکی
وسط مین ایک گرجہ بنا ہوا تہا اور ایک عبادتخانہ بہت خوبصورت اسی احاطہ مین تہا
دسوئین اپریل کو معمارونکو واسطے مسمار کرنے عمارات مذکورہ بالا کے تعین کیا اور سامان
ان مکانونکا قسم پتہر اور شہتیر اور لوہا وغیرہ سے اپنی کوٹہی کے تعمیر مین لگایا اور ہڈیان مردون
کی جو ان مکانون مین سے نکلی تہین ایک ناتیار کہیت مین جو فقیری کا کہیت کہلاتا تہا
دفن کرادین مگر یہہ سب سامان بہی جبکہ ڈیوک مذکور کی کوٹہی کے لئے کافی نہوا تو اوسنے
منیار اور اکثر حصے ولی جان اور شلیمی کے گرجہ کے بارود سے اوڑا دئے اور لوازمہ اس
گرجکا بہی اپنی کوٹہی کی تعمیر مین صرف کیا علاوہ اسکے بارکنگ کا گرجا اور ولی پورس کا
گرجہ علے ہذالقیاس ولی نکولاس کا گرجہ مسمار کیا گیا اور ڈیوک مذکور کے نئے کوٹہی مین جو
سمرسٹہہ کا گہر کہلاتے مصالحہ ان سب گرجونکا خرچ مین آیا اسی عرصہ مین شطنتون
نے ولی مارٹین کے مدرسہ کا گرجہ گرادیا اور اوسکے کہنڈتے شیشہ پتہر لکڑی آئینہ اور لوہا بیچ ڈالا
اور مشرق ہو یہ ایک مکان شراب خانہ بنوایا (ڈاکٹر ہیلین کی تواریخ ریفارم) واہ کیا
اچہا بدلا ہے کہ گرجہ مسمار کراکے شرابخانہ بنوایا جائے — بادشاہ ہنری ہشتم نے مائلس
پارٹریج نامے کے ساتہہ قماربازی مین عیسی مسیح کے گرجہ کے گہنٹون کی شرط بدی چنانچہ مسٹر
مذکور نے وہ گہنٹے بازی مین جیت لئے اور اونکی دہات کو گلا کر مفید مطلب اپنے فروخت
کر ڈالا — اور اہل پراٹسٹنٹون نے گرجون کی معاشون پر چڑہائیان کین اور محاصل
ان گرجونکا فضولیون مین خرچ اور اپنے نوکرونکو واسطے پرورش شکاری کتون اور بازون
شکرون گہوڑون اور باغون کی تعمیرون کے لئے دیا — ان سب غارتون اور لوٹون
کے درمیان مین وے سب کتب خانے جنکا ذکر جبی بیل رودر وکر ان لفظون سے کرتے ہے
یعنے اونہون کے کتابین قرق کین اور اونکے ورق کتاب کے سیخون کے صرف مین لائے
اور انہون نے شمعدان اور جوتے صاف کئے اور بعضی کتابین پنساریون اور صابون بیچنے والون

کے ہات بیچین اور صدہا کتاب سمندر پار جلد سازون کے ہات فروخت کین کچہہ سو پچاس
نہین بلکہ جہاز بہرے ہوئے مذہب کی کتابونکو اسطرح برباد کیا جنہین دیکہہ کر غیر قومون کو
تعجب آیا اور کہتا ہے کہ ایک سوداگر نے جس سے مین واقف تہا دو کتب خانے فی کتب خانہ بیس روپیہ
کو خرید کیے اسلئے پہر مرآت الصدق صفحہ ۱۰۵ او ۱۰۹ مین لکہا ہے ۱۵۴۳ء مین لوتہر نے وسیٹ
منسٹر مین سیبنا کی ایک لڑکی پر سے شیطان اوتارنا چاہا لیکن جیسا یہودی شیطان
اوتارنیوالون پر ماجرا گذرا جنکا اعمال ۹ ا باب ۱۶ مین ذکر ہے شیطان نے کود کر لوتہر پر حملہ
کیا اور اوسے معہ اوسکے ہمراہیونکے زخمی کیا ارستافیلس نامے ایک شخص نے جو دیکہا کہ شیطان
نے اوسکے اوستاد لوتہر کی گردن پکڑ رکہی ہے اور گلا گہونٹے ڈالتا ہے مکان سے کافور ہوجانے
کا ارادہ کیا مگر بے حواسی سے قفل در کہول نسکا آخر ایک کلاڑہی جو خادم نے کہڑکی سے
اندر پہینک دی ہتی اوٹہالی اور دروازہ کو توڑ کر چنپت ہوگیا (ارستافیلس کی معذرت
تام صفحہ ۴۲ و ۴۴) دوسری جگہہ بلسیک نامے مولف کالون کی زندگی کے بیان مین کہہ کالون
بہی لوتہر کی مانند پراٹسٹنٹ مذہب کا مخترع اور پیشوا تہا علے ہذا القیاس ایل سوریس
نامے مورخ ذکر کرتا ہے کہ کالون نے ایک شخص کو جسکا نام بروسیس تہا رشوت دیکر اسبات
پر راضی کیا کہ تو دم سادہ کے لیٹ جانا اور مردہ کے مانند بے حس و حرکت پڑا رہنا
اور جسوقت مین تجہے پکارون کہ اے بروسیس مردہ جی اوٹہہ تو بس وہین حرکت کرکے اوٹہہ
بیٹہنا گویا مر رہی اوٹہا اور اوسکے جورو سے بہی یہہ بات ٹہرائی کہ جسوقت ترا خاوند جعلی مردہ
بنے تو گریہ و زاری کرنا جبکہ بطمع زر یہہ سب کچہہ ہو لیا تب کالون آموجود ہوا اور با آواز
بلند پکارا کہ رویٔت مین اس مردہ کو جلا دونگا اور کچہہ دعائین پڑہنے کے بعد کالون
نے اوسکا ہات پکڑ کے پکارا اور خداوند کے نام سے حکم کیا کہ اوٹہہ مگر بروسیس کی حقیقت
مین جان نکل گئی تہی اسکی جورو زار زار نوحہ جانگداز کرنے لگی اور چلائی کہ جسوقت قرارداد
ہوا میرا خاوند جیتا تہا اور اب لتے کے مانند مردہ اور ٹہنڈا سا سرد ہے پہر مرآت الصادق

صفحہ ۷۰ این ہے شاہزادی مریم کی جبین سلطنت آرائی پر اشٹنٹون نے مشہور
کیا کہ اللہ معروف ایک دروازے کی پرانی شکلین دیوار مین ایک سچ جو پتے سے عجیب
عجائبات ظاہر کرتی ہے اور یہہ سچ جیسے کی سے فرماتے ہے کہ آسمان سے پراشٹنٹون
کو پوپ کی معتقد شاہزادی مریم کے ٹکڑے کرنے اور کاتہولک نیکو بے نام و نشان کرنیکو
اتری ہون اس بات پر چند روز لوگون نے یقین کیا مگر آخر کار دیوار مذکور کو جو گرایا تو ہیکے
اندر سے ایک الیزبیتھ گرافتس پراشٹنٹ ٹہگنے نکلے جسے عوام کے بہکلنے اور اندیا بنانے
کے قصد سے جوف دیوار مین بیٹہا دیا تہا ہنوز یہہ عیاری ہو ہی چکی تہی کہ پراشٹنٹون نے
ایک جوان ہم عمر اور ہم شکل بادشاہ اور ورد ہہیٹے کا ڈہونڈہ نکالا اور ظاہر کیا کہ بادشاہ موت
سے جی اٹہا ہے اور اب مریم کو تخت وتاج سے محروم کرکے بادشاہ کو اورنگ نشین کرنا
چاہئے یہہ بادشاہ مصنوعی ایکجوان فیندرستن نامے تہا (وارڈس انگلش ریفارمیشن صفحہ ۱۰۰ او
۱۰۸) بیکر کا وقایع ڈاکٹر ہیلین کی تواریخ ترمیم دین اور اور بیرد پراشٹنٹ مورخونکے تالیفات
کے پڑہنے سے ہم ایک تواتر عجائبات کا پاتے ہین جو کہ روز ترمیم دین سے واقع ہوئے
اور جیسے علانیہ آشکار ہے کہ خداے قادر مطلق پراشٹنٹ مذہب سے بیزار و ناراض
ہوا ہمت کلا مہہ مرات الصدق صفحہ ۷۹ مین لکھا ہے کہ حرامکاریان زناکاریان اور
فحش کی ترقی (اشراست کی کتاب) اور یہہ مکروہ عیب فی زمانہ ایسے پہیلے ہین کہ
فقط لندن مین کم سے کم پچاس ہزار کسبی ہے اور اتنی شمار سے بیرونجات مین (العلم
ان کا ہمیوشی) مخلوق روز بروز بدتر ہوتی جاتی ہے اسلئے یوحنا ۶ باب ۷۰ مین مسیح نے یہوداہ
اسکریوطی کو شیطان فرمایا اور متی ۱۶ باب ۲۳ مین پطرس کو شیطان کہا اور حضرت مصنف کے
عیسوی یعنے ماتہین لوتہر کا صلاحکار بہی شیطان ہوا پس عیسائیون کے گناہ بخشنے کفارہ
یعنے مسیح کی مصلوبی کا باعث شیطان اور عیسائی دینکے رواج کا باعث شیطان اور عیسائی دین کے
اصلاح کا باعث شیطان ہے اور حضرت عیسیٰ کا آزمانیوالا شیطان ہے متے ۴ باب اور حضرت عیسیٰ کی [illegible]

بہشتین کو جو نہ ہوئی اوسکا باعث شیطان ہے پیدایش ۳ باب ۱۵ یہان تک کہ پولس رسول کے بدنین کا شاہین شیطان تہا (۲ قرنتیونکا ۱۲ باب ۷) بس ایک شیطان حضرت آدم کے بہشت سے نکالے جانیکا باعث ہوا۔ اور دوسرا شیطان مصلوبی مسیح کے وسیلہ اولاد آدم کے بہشت مین جانیکا باعث ہوا لیکن خزینۃ المال لقمہ مساکین نہ طعمۂ اخوان الشیاطین۔

اب فاکس کا حال سنئیے جس نے حضرت لوتہر کو الیاس او قطب وغیرہ ٹہرایا کہ فاکس کی کتاب مقتولون اور شہیدون کی سراسر دروغ ہے اور اُسکی بڑی جلد مین ایک روایت بہی ایسی نہین جو مکذوب مختلف ہو (ریل آف ٹرائل وغیرہ صفحہ ۹۹) جیسا کہ لکہا ہے کہ فاکس کی کتاب کے دو صفحہ پر ایکسو بیس جہوٹ پائے گئے اور الیف بارسنس نے بغور فاکس کی کتاب کا امتحان کیا ہی کہتا ہے کہ اگر سچ پوچہو تو اُسمین کم سے کم دس ہزار جہوٹ ہین (انگلس کان فیلیکس کمپنی ۱۱۰) انتوں و ایک پروٹسٹنٹ لکہنے والا لکہتا ہے کہ فاکس نے اکثر ایسی غلطیان کی ہین کہ زندونکو شہید قرار دیا ہے۔ ازمرات الصدق صفحہ ۸۵ - پہر رسکا کو تغیر (جسکا ذکر فاکس صفحہ ۵۱۱ وغیرہ مین ہے) یہہ شخص ایک مشہور بے شرع باغی اور خونی بوہیمیا مین تہا اور اپنے تئین قائل و روشان خطاب دیا تہا بعد بیشمار قزاقیون اور خونون کے وبا مین مرگیا اور مرتے وقت وصیت کی کہ میری کہال کا ایک طنبورہ بنائیو کہ تمہارے دشمن اوسکی آواز سے ڈرتے رہین اور مرات الصدق صفحہ ۸۹ - کتاب مقدس کا ترجمہ جو مارٹین لوتہر نے جرمنی زبان مین کیا تہا اوسکے بابت زونگلس بڑے عالم فرقہ پراٹسٹنٹ نے مارٹین لوتہر کو یون لکہا تہا اے لوتہر تو بگاڑتا ہے کلام خدا کو تو تو صریح بڑا بگاڑنیوالا اور پلٹ دینے والا پاک کتابونکا ہے تجہسے ہمکو کتنی شرم آتی ہے کہ ہم ابتک تیری بیحد قدر کرتے تہے اور اب ایسا ثابت کرین کہ تو ایسا ہے لتہے اور اوسکے عوض مین مارٹین لوتہر نے ترجمہ زونگلس کو خارج کیا تہا اور دین کے مقدمہ مین زونگلس کو احمق اور گدہا اور دجال اور فریبی کہتے تہے اور گرمن صاحب اس ترجمہ کے حق مین لکہتا ہے کہ یہ ترجمہ عہد عتیق کی کتابونکا خصوصاً

کتاب ایوب اور پیغمبرونکی کتابونکا داغی (یعنے عیب دار) ہے اور کچہہ تہوڑا انہیں اور
ترجمہ عہد جدید کا بہی داغی ہے اور کچہہ تہوڑا انہیں اور نیسر او اوسیاندین جناب مارٹین لوتہر کو
کہتے تہے کہ تونی ترجمہ غلط کیا ہے اور شافیلس اور امیرس نے اس ترجمے سے ترجمہ عہد
جدید مین چودہ سو خرابیان نکالی ہین کہ وے بدعتی ہین اور عمدًا کی گئین (از مرات لعسق
صفحہ ۴۹) بیزا کا ترجمہ جسکے اہل انگلستان پیرو ہین اوسکا یہہ حال ہے کہ ارکوبیپدیرس
اور علمار نیرل کہتے ہین کہ یہہ ترجمہ بہت جگہہ مین بد ہے اور بالکل روح القدس کے مخالف
اور فاضل مولی نس کہتاہے کہ بیزا حقیقت مین عبارت متن انجیل کی تبدیل کرتاہے اور
کاستیلیو کہ کاتونی مذہب کا ایک فاضل ہے اور بقول اوسیانڈرس کے واقف اور زبان دان ہے
اپنی کتاب مین جو درباب اثبات خرابیون ترجمہ بیزا کے لکہی ہے ملامت کرکے کہتاہے
کہ اوسکی ہین سب غلطیان نہ لکہونگا اسلیئے کہ اوسکے واسطے ایک بڑی کتاب چاہئیے مولی نس
کہتاہے کہ کالون نے اپنی کتاب ہارمنی مین انجیل کی عبارتونکو تہ وبالا کردیا اور انجیل کی الفاظ
اندہیر کیا اور متن مین عبارت بڑہادی اور مسٹر کارلایل کہتے ہین کہ انگریزی مترجمون نے مطلب
کو فاسد کیا سچ کو چہپایا اور جاہلونکو فریب دیا اور انجیل کے سیدہے مطلب کو ٹیڑہا کیا اور
ان لوگونکو نور سے ظلمت اور سچ سے جہوٹہہ زیادہ پسند ہی اتہے اور اسکے بابت اگر کچہہ اور بہی
تحقیقات منظور ہو تو اس کتاب کے کلیسا ۳ سکرمنٹ ۵ کے آخر مین دیکہنا چاہیے نقط
اسکے سوا انجیل مین بہی شاعرانہ مبالغے ہین کہ جو الہامی طرز کلام کے خلاف معلوم ہوتے
ہین چنانچہ یوحنا ۲۱ باب ۲۵ مین ہے پر اور بہی بہت سے کام ہین جو یسوع نے کیئے اور اگر
وے جدا جدا لکہے جاتے تو مین گمان کرتاہون کہ کتابین جو لکہی جاتین دنیا مین نہ سماتین
انتہے اور متی ۸ باب ۲۰ مین ہے ابن آدم کے لیئے جگہہ نہین جہان اپنا سر دہرے انتہے
اور لوقا ۱۹ باب ۴۰ مین ہے کہ اگر یہہ (لوگ) چپ رہین تو پتہر چلّا نیگے انتہے بہلا کہین آجتک
پتہر بہی آدمی کیطرح چلائے ہین اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ صلعم کے ہات مین سنگریزون نے

کیسی گواہی دی تھی تو مین کہتا ہون کہ پہلے وہ اون سنگریزون کی گواہی کا اقرار کرے تب یہہ
چلانیکا الزام جاتا رہیگا پہر لوقا ۱۳ باب ۳۲ مین ہے کہ مسیح نے ہیرودیس بادشاہ کی نسبت
کہا جاکے اوس لومڑی سے کہو الخ اگر کوئی کہے کہ قران مجید مین یہودیون کو گدہے سے
نسبت دی گئی ہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہان ایک مثل بیان ہوئی اور یہان اوسکو
لومڑی کہا ہے پس کیا وہ انسان لومڑی تہا اور یوحنا ۱۰ باب ۸ مین ہے سب جو مجھ سے
آگے آئے چور اور بٹ مار ہین الخ پس اسے کون الہامی کہہ سکتا ہے الہامی کلام یہہ ہے
قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَ
يَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى الآیۃ کہہ (اے محمد) ہم ایمان لائے اللہ پر اور اوس پر
جو اوترا ہمپر اور جو اوترا ابراہیم اور اسمعیل و اسحاق و یعقوب اور اونکے اولاد پر الخ اور جو آگے
آئے وہ تو سب حضرت عیسیٰ کے بزرگ اور اجداد تھے اونہین کو چور اور بٹ مار فرمایا اسلیے
یہہ قول حضرت عیسیٰ کا ہرگز نہین ہے کیونکہ پانچوان حکم تو یہی ہے کہ تو اپنے ماباپ کی

سکرمنٹ ۸

عزت کر استثنا ۵ باب ۱۶

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا ج اور چہوڑ دے اون لوگونکو کہ پکڑتے ہین دین اپنے کو کہیل تماشا اور
فریب دیا ہے اونکو زندگانی دنیا نے (انعام ع۸) از روے ترجمہ قران مطبوعہ مشن پریس الہ آباد
سنہ ۱۸۴۴ء جو بجبر علماء عیسائی نے اپنے طور کا الزام حاشیہ لکہا ہے
اب اگر کوئی کہے کہ کیا سب عیسائی باوجود علم و لیاقت کے ایسے نادان ہو گئے کہ
کوئی بہی اونمین ایسا انصاف ولی نہین رکہتا کہ اپنے دینکے نقصون اور اپنی کتاب کی
غلطیون اور کسی سچے دینکی باتونکو دریافت کرے تو اوسکے جواب مین ہر شخص یہہ کہہ سکتا ہے
کہ یونانی فیلسفون اور اس زمانہ کے بہی بت پرست علماء کے حال پر نظر کرنا چاہیے جو دنیا
مین زیادہ عالم مین زیادہ بت پرست ہین اور اسیطرح یہودیونکا حضرت عیسیٰ کی بابت خیال کرنا

اور عیسائیون نے جب صلیب کا ایک لال نشان اپنے اپنے ساتھ ایکر سنہ ۱۰۹۶ع
میں یروشلم پر چڑہائی کی تاکہ مسلمانونکے قبضے سے اوسے نکالین اوسوقت
پاپات روم کے حکم سے جوکہ آپکو دنیا مین قایم مقام حضرت عیسیٰ کا کہتا ہے (ہندی تواریخ
کلیسیا صفحہ ۱۴۴ سطر ۳ - ۹) اس عظیم تر لڑائی مین ہر ایک عیسائی نے اپنے
گناہونکی معافیکا مژدہ سنکر تمام عالم کے عیسائی کیا امیر اور کیا غریب ولیس کے ویس
بیت المقدس پر چڑہ گئے ہندی تواریخ کلیسیا جسکو ٹلب بارتہہ صاحب نے ایلانی زبان
مین لکہا اور پہر انگریزی اور اوسکے بعد ناگری مین ترجمہ ہوئی اور سنہ ۱۸۴۹ع مین کلکتہ کے
بپٹسٹ مشن پریس مین چہپی اوسکے تیسرے حصہ کے ۲ و ۳ باب صفحہ ۱۵۶ اور ۱۵۷
و ۱۵۸ اور ۱۵۹ اور ۱۶۰ مین لکہا ہے کہ اوسوقت اون لاکہون سپاہ زرہ مین یقیناً تھوڑے
ہی دیندار لوگ بہی ہونگے کہ اوس لڑائی کو جایز سمجہکر اوسمین شریک ہوئے ہونگے لیکن
سبہونکو اونہین کے موافق ٹہرانا لازم نہین آخرکو ایسی لڑائی ہوئی کہ اون لاکہونمین
صرف ساٹہہ ہزار جیتے بچے اور یروشلم مین اپنا دخل کرلیا مگر مسلمانون سے لڑائی موقوف
نہوئی اور تمام عیسائیونمین اس لڑائی پر جانیکا حوصلہ پیدا ہوا یکدفعہ ایک لاکہہ لڑکون کی
فوج بیت المقدس کو چل نکلی مگر ہنوز ایمان کی حد سے باہر نہ گئے تھے کہ کیے حقّے میں
فوجکے غارت ہوگئے بعد اوسکے کئے بادشاہون نے بڑی بڑی فوجین لیکر یروشلم پر چڑہائی
کی یہانتک کہ بادشاہ رچرڈ اول نے جسکے لقب کا ترجمہ شیر دل ہے اپنے ملک انگلینڈ کو
بچکر اور فلپ بادشاہ فرانس نے متفق ہوکر یروشلم پر چڑہائی کی مگر سنہ ۱۲۴۴ع مین یروشلم پہر
مسلمانونکے قبضے مین آگیا اوسکے بعد انگلستان اور یورپ کے بڑے بڑے زبردست
بادشاہون نے دوسو برس تک اپنی تمام طاقت سے یروشلم پر لڑائی کی اور ساٹہہ
لاکہہ عیسائی ان لڑائیونمین قتل ہوئے مگر بیت المقدس پر قابض نہو سکے انتہٰے اور اسکی
بابت جیسا قرآن مجید مین خدا نے فرمایا تہا پورا ہوا کہ ایسونکو نہین پہونچتا کہ داخل ہون

وہان مگر ڈرتے ہوئے اونکو دنیا مین ذلت ہے اور اونکو آخرت مین بڑی مار ہے انتہےٰ
(سورہ بقر رکوع ۱۴) پس جو لوگ کہ اس لڑائی سے لوٹ کر آئے انہون نے اپنے ملک
مین آکر کہا کہ ہم بہت سے تبرکات خوب جانچ کر بیت المقدس سے لائے ہین یعنے مسیح
کی صلیب کے ٹکڑے اور مسیح کا خاص لباس اور وہ ہتیار جنسے مسیح کو دکہہ دیا تہا (یوحنا ۱۹ باب ۳۴)
اوس ستارہ کی کرن جو پورب کے مجوسیون نے حضرت عیسیٰ کے پیدا ہونیکے وقت دیکہا
تہا (متی ۲ باب ۱ سے ۱۲) یروسلم کے گہنٹونکی کچہہ آواز اور حضرت یعقوب علیہ نے جو آسمانی
سیڑہی خواب مین دیکہی تہی (پیدایش ۲۸ باب ۱۰ سے ۱۲) اوسکی ایک کڑہی وہ کانٹا
جو پولوس رسول کو دُکہہ دینے کے لئے رکہا گیا تہا (۲ قرنتیونکا ۱۲ باب ۷) اور اوسوقت کے
اکثر آدمی ایسی باتونکا یقین کرکے جن مکانونمین یہہ خیالی اور بے اصل تبرکات رکہے تہے انکی
زیارت کرنیکو جاتے تہے انتہے پس جو لوگ کہ اس ناجائز لڑائی پر گئے تہے اونکی وہ
بیوقوفی مورخ کلیسیا کے بیان سے ظاہر ہے اور جو لوٹ آئے اونکی اور بہی عجیب عقل کا بیان
ہے اور جو رہگئے تہے اونکی یہہ عقل کا حال تہا غرض یہہ کہ این خانہ تمام آفتاب است پہر
وہی مورخ کلیسا صفحہ ۱۶۰ مین کہتا ہے کہ یہہ سنکر تعجب سے تم ضرور کہوگے کہ کیا یہہ ہوسکتا ہے
کہ لوگ ایسے بیوقوف ہوجائین مگر یقیناً ایسا ہی ہے کہ اوسوقت ایسی تاریکی چہا گئی تہی کیونکہ
سب لوگ خدا کے کلام کی سمجہہ اور سب طرحکا فہم کہو بیٹہے تہے تمت کلامہ تاریخ سلطنت انگلشیہ
سررشتہ تعلیم پنجاب کیواسطے مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۷۱ع صفحہ ۴۵۸ مین لکہا ہے کہ انگلستان
کے کل باشندے بادشاہ سے فقیر تک بڑے دن کو عجیب عجیب لباس پہنکر اور چہرے
لگاکر بہروپی بنجاتے تہے اور جن لوگون کو چہرے میسر نہوتے وہ اپنا منہہ ہی کالا کرلیتے تہے اور
گلی کوچونمین غل مچاتے اور ڈہول بجاتے پہرتے تہے اور بعض اوقات اسی ہیئت سے
گرجامین نماز کیوقت چلے جاتے تہے یہہ لوگ بیشتر بکرون اور ہرنون اور سانڈون کے
چہرے پہنتے اور اکثر بدن پر کہالین بہی پہن لیتے تہے تاکہ پورے حیوان نظر آئین انتہے

اور پادری گرجے مین سوانگ بہرتے (یعنے بہروپی بنتے) تہے اور اسے فریبکی بہیدیعنے
اعجازی کرتب یا مسٹریز یعنے اسرار کہتے تہے اگرچہ اس مذہب سے جہال کو توریت وانجیل
سے واقف کرنا تہا مگر اس مین بیہودگی ہی بہت ہوتی تہی دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۱۸
عیسائی دینمین جو کوئی ایکبار اصطباغ لیکر پہر دوسری بار بہی اصطباغ لے تو اوسنے گویا دوبارہ
مسیح کو صلیب پر کہنچا اور اسے سخت بیدینی جانتے ہین سو مین تواریخ کلیسیا کی جلد ثانی صفحہ
۱۷۴ مین لکہا ہے کہ جب والی ڈین مارک ہیرولڈ نے ۸۲۶ء مین انگلہائیم شہر مین
جہان لوئیس قیصر مقیم تہا بپتسما پایا تو اوسوقت قیصر نے بادشاہ اور اوسکے رفیقونکو بہت سے
خلعت عطا کئے تب سے دستور ہوگیا کہ ملک ڈین مارک کے باشندے خلعت کے لالچ سے
ہر سال قیصر کے محل مین حاضر ہوا کرتے اور بپتسما لیتے تہے چنانچہ ایکسال اوس ملک کے
لوگ اسقدر اکٹہے آئے کہ سفید جامے جو بپتسما کے امیدوارونکو ملتے تہے بقدر کافی
تیار نہوئے قیصر نے حکم دیا کہ پادری لوگونکے گرجے والی پوشاک لیکر اوس سے بنا دین ایک
اہل ڈین مارک نے جو عالی خاندان تہا وہ پیراہن پاکر پہنا لیا اور پانی سے نکلکر بہت غصہ مین
کہا کہ ابتک مین نے بیس۲۰ بار اسجگہہ مین بپتسما لیا ہے اور ہر وقت اچہا جامہ پایا ہے مگر اس
دفعہ مجہے ایسا چیتہڑا ملا جو ہرگز سپاہی کے لائق نہین بلکہ سور کے پالنے والے کے لائق ہے
استغفر اللہ جب عالی خاندان لوگون مین اوس زمانہ کے اسقدر جہالت اور بیوقوفی تہی تو کمینون
مین کسقدر زیادہ سمجہنا چاہئے اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ سور پالنے والے فرنگستان مین بہی
قدیم زمانہ مین کمینے گنے جاتے تہے ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۸ سطر ۶ و ۷ و ۸ مین لکہا ہے کہ کرسٹیان
کی عقل ایسی بگڑگئی اور بہت بگڑتی جاتی تہی کہ اونکو کرسٹیان نام کے بت پرست کہنا
چاہئے اور صفحہ ۱۴۳ سطر ۵ و ۶ مین لکہا ہے کلیسیا جیسے روز بروز بڑہتی گئی ویسہی نئی نئی
باتونکو جو حواریون کے وقت مین نہین تہین جاری کرنیکا موقع ملا پہر صفحہ ۲۹ مین لکہا ہے
حواریونکے زمانہ کے بعد جیسے کلیسیا کی اقبالمندی بڑہتی گئی ویسہی ظاہر ہے کہ پاکیزگی اور

روحانی طاقت اوسکی بہت گہٹتی گئی انتہے گاڈفرے ہیگنس صاحب اپنی کتاب کے
دفعہ ۳۳ امین لکہتے ہین کہ پادری اور اعلے پادری مسیح کے نشہہ دن تلے کی بدبو ہوگئے
تہے اب محمدؐ نے اونکے دور کرنے سے اپنے آپکو ایسا عمدہ انجیل کا معتقد
عیسائی بنایا کہ ہمنے اوسوقت سے آجتک کوئی نہین دیکہا (حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۷ دفعہ
۱۳۳ مطبوعہ ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب طبوعہ لندن ۱۸۲۹ء)
لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۳۹ مین ہے کہ نوین[9] صدی عیسوی مین ازراہ مبیعت کیے ایک
عورت پوپ ہوئی — اور بڑے ہی حسن تدبیر سے تین[۳] برس تک کلیسیا کا انتظام کرتے
رہے یعنے اوسوقت تک جبکہ اوسکی عورت ہونیکا حال لڑکے کے جننے سے کہلگیا اتہم
کے نظم و نسق تک اس حادثہ کو کاتہولک غیر قابل الاعتماد جانتے تہے اور نہ یہہ کہ اس
بات سے کلیسیا کی کچہہ اہانت تہی انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۴۴ مین لکہا ہے کہ علمائے
دین کے ان حسدون اور جہگڑون کے سبب جو کہ اقتدار کے لئے اونمین برپا تہے دین
مسیحی کو اوسکے معلمون کے اعمال و تعلیم سے بہت ہی ضرر پہونچا دنیوی ہوا و ہوس اور
بے قید استیعاب لذات اور از بس جہالت علمائے دینکے گویا کہ شعار رہتے اور دینی
عہدونکا علانیہ بکنا اسکا سبب پڑا کہ وے عہدے نالایقون اور لچّونکے ہات
لگین انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۲۰ مین ہے کہ چوتہی صدی عیسوی مین پہلے پہل
ملک مصر مین عیسائیون مین رہبانیت شروع ہوئی اور وہان سے سارے مشرق
اور افریقہ کے اکثر ملکونمین اور روم مین پہیل گئی انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۳ مین ہے
کہ پانچوین صدی مین ایک دیوانہ فرقہ اسٹائیلٹس یعنے اسطوانہ نشاد نکلا اور اوسکا
یہہ دستور تہا کہ مختلف ارتفاع کے اساطین پر ساری عمر کاٹتین اور سریا والے سیمیون نے
ساٹھہ ہات کے پیل پایہ پر پینتیس ۳۵ برس کاٹے اور اوسی پر مر گیا انتہے پہر اوسی کتاب کے
صفحہ ۸۱ مین لکہا ہے کہ ولایت اوس مین آٹہوین صدی مین ۸۲۰ مسیح امر و ہوا

سیحی ہونیکے بعد بائی سویٹیڈن نے نویں صدی عیسوی میں پہر بت پرستی اختیار
کی اسیطرح روم مین تواریخ کلیسا کے جلد ثانی صفحہ ۲۵ امین لکھا ہے کہ انگلستان کے
پادریون مین ایسے جہالت پہیل گئی تہی کہ اوس بڑی مجلس میں جو ۱۴۳۸ء کو شہر افسس مین
جمع ہوئی ایک اسقوف اور ایک بزرگ اپنا اپنا نام تک نہ لکھ سکے اشتہے یعنی بالکل لکھنا
پڑہنا نجانتے تھے کیونکہ تواریخ کلیسا کے اسی مقام سے معلوم ہوتا ہے کہ دولتمند ہونا ہمارے
عہدونکے پانیکا عین وسیلہ ٹہرا تہا یعنے دولتمند ہونیسے پادریکا عہدہ ملتا تہا نہ یہہ کہ عالم ہونیسے
اور گرجونین دن ہبر موم کی بتیان جلاتے تہے (روم مین تواریخ کلیسا جلد ثانی صفحہ ۱۵۲)
اور مُردے کی نجات کے لیے عفو نامے اس مضمون کے کہ ہمنے اسکے گناہ بخشدیے اب
بہشت مین اسکو جگہہ دی جاے کلیسا سے لکھے جانیکا دستور سیکڑون برس تک جاری ا
پہر اوسی تواریخ کلیسا کے جلد ثانی صفحہ ۴۴۷ مین لکھا ہے کہ دینداری گہٹنے کے جو احوال
اوپر مرقوم ہوے کم تعجب کا باعث ہونگے جسوقت خیال کرین کہ اون ممالک کے باشندے
پہلے بت پرست تہے پر بڑا تعجب ہوتا ہے جسوقت قدیم کلیسا پر نگاہ کرین اور اوسکے
درمیان دینداریکا وہی زوال پاوین جو اون نومریدونمین ہوا اونکے درمیان بیدینی مثل دریا
پہر گئی تہی اور جہانتک صدی بڑہتی جاتی رہی اوسکی تباہ اور بہی گہری ہوئی پہر صفحہ ۵۰۱
مین لکھا ہے روم کی کلیسا کی (جو تمام کلیساؤنکی مالکہ ملکہ ہے) کیسی خوفناک صورت
ہوئی جب دار السلطنت کی مالک فاحشہ عورتین تہین اور اسقوفونکا درجہ اونہین کی مرضی کے
مطابق اونکے عاشقونکو ملا بلکہ پاپا صاحب خود اونہین کے کہنے سے مقرر کیا گیا پہر اوسی
تواریخ کلیسا کی جلد ثانی صفحہ ۴۷ امین لکہا ہے قولہ ایک لاطینی مثل ہے جسکے یہہ معنے
بادشاہ ویسی رعیت جس حال کہ کلیسا کے منتظمونکے درمیان اسطرح بے انتظامی ا
بیدینی موجود تہی تو کیونکر چہوٹے عہدونکے پادریونکے بہتر حال کی امید رکہیں بار ہا ایسا
اتفاق ہوا کہ اسقوفون وغیرہ کلیسا کے درجے وارونکے عہدے آشکارا فروخت ہوے

تہے اور لوگ فقط اس لحاظ سے مول لیتے تہے کہ اونکے وسیلے سے اپنی دولت بڑہاوین چہوٹے درجے کے پادری اکثر ایسے بیعلم تہے کہ کتابونکو مشکل سے پڑہ سکتے بلکہ عبادت کے وقت نماز یاد سے پڑہتے اور بعضے تہے جنسے اتنا کام بہی مشکل سے ہوا اسقفونمین سے بعضے تہے جو ہتیار باندہ کر سپاہگری کرتے اتہے فورموسس کے وفات کے بعد اوسکے مدعی استیفان ہفتم نے اوسکی لاش کو قبر سے کہدوا منگوایا اور اوسے اسقف کی پوشاک پہنا اوسکے جرایم کی تجویز کر اور مجرم ٹہرا اوسکا سر کاٹ کر دریاے ٹبر مین لاش کو پہینک دیا فورموس کے دوستون نے اوسکی لاش کو جال سے اوٹہایا۔ ایک دوسرے پوپ جسین ثالث نے اوس کمبخت کی لاش کو پہر اوکہڑوا منگوایا اور دوسری بار اوسے دریا مین پہینک دیا دو بدذات عورتین ماروزیا اور تہیوڈورا کئی سال تک دربار پوپ کا کاروبار کرتی رہین اور مقدس پطرس کے تخت پر اپنے دو آشناؤن (یا اونکی اولاد السفاح) کو مقرر کیا اتہے (از لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۴۷) اون ایام مین کہ جب علمار دین ایسے فاسق تہے کہ اوس زمانہ کی تاریخ بغیر ہیبت و کراہیت کے نہین پڑہی جاسکتی ہے پوپ کا عہدہ اکثر نیلام پر چڑہایا جاتا تہا بینیڈکٹ ہشتم اور یوحناے نوزدہم دونون بہائیون نے ایک کے بعد ایک نے مقدس پطرس کے تخت کو نیلام مین مول لیا اور تاکہ تخت مقدس اونہین کے خاندان مین رہے اونکے دوستون نے بینیڈکٹ نہم کے لئے خریدا کہ جسکی عمر اوسوقت بارہ برس کی تہی (ایضاً صفحہ ۴۹) جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب جسکا ترجمہ موید الاسلام ہے مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۱۲۱ اور ۱۲۲ مین لکہا ہے کہ سنہ ۱۶۰۳ء مین بادشاہ انگلنڈ جیمس اول نے اپنی کتاب جنی کو تیسری دفعہ چہپوایا اس کتاب مین بادشاہ نے جنون کے رسمون اور چڑیلون وغیرہ کے سازشون اور پہچان کی ترکیب لکہی ہے اور پہر یہی لکہا ہے کہ اونہین سزا دینا ضرور ہے ۔ پارلیمنٹ نے اوس زمانہ مین ایک قانون جاری کیا جسمین جادوگرون کیواسطے وہی سزائین لکہی تہین جو بادشاہ نے

اپنی کتاب جنّی مین تجویز کی ہین اور اس قانون کی تعمیل بڑی سرگرمی سے کیجاتی تہی سیمر(?)
اس بادشاہ کے تخت نشینی کے زمانہ سے سترہوین صدی کے آخر تک تین ہزار ایکسو تیرے
آدمی گریٹ برٹین مین جادوگری کے الزام کے سبب قتل ہوئے اگرچہ اس تعداد کا کسی کو
یقین نہ آئے مگر یہہ بالکل سچ ہے ان لوگون مین جو اسطرح مارے گئے وہ دو عورتین
بہی شامل تہین جنہین ہیل صاحب جج کلان نے اونکی دشمنونکی اس بیان پر پہانسی دلوادی
کہ اونہون نے تین بچون پر جادو کیا ہے اور وہ بچے ایسے بیمار ہین کہ وہ کچہری مین نہین حاضر
کئے جا سکتے مگر جب تک وہ دونو عورتین پہانسی پا چکین اوسکی دوسرے دن تینون بچے
جج صاحب کے سامنے صحیح و تندرست حاضر ہوئے اور الزام لگانیوالون نے بیان کیا کہ
جنہین اون دونون عورتون کو پہانسی ملی اوسی دم یہہ بچے اچہے ہوگئے ۶۲۵ لہ مین
جیمس اول نے انتیس ۲۹ برس کی عمر مین انتقال کیا — اور تاہم اس نحوی بادشاہ کو جسے
مورخون نے عیسائی ملکون کا نہایت عقلمند الّو لکہا ہے اور جسے مکولیصاحب کے قول کے
موافق خدا تعالے نے تخت پر اسواسطے بٹہایا تہا کہ دنیا کو یہہ معلوم ہو جائے کہ الّو آدمی
کو بادشاہ نکرنا چاہئے اسوقت کے کین بری شہر کی آرچ بشپ نے یہہ کہا کہ بے شبہہ جو کچہہ
حضور اپنی زبان مبارک سے فرماتے ہین روح اللہ کی خاص مدد بغیر نکلنا ناممکن ہے —
موءلف میکش صاحب کی تاریخ ترقی علم جلد دوم صفحہ ۱۳۱ — اس مصنف کا قول ہے کہ
اس زمانہ مین بڑے جادو کے الزام لگانیوالے اشخاص مندرجہ ذیل تہے اسکاٹ لنڈ
کا جیمس و پوپ انوسنٹ و تہیم ناسیر تکر بورڈی لنس و ہوس فیس اسی زمانہ مین یعنے ۱۶۱۰ع
پرتگال کے محکمہ تحقیقات مذہب نے ایک انگریز کے گہوڑے کو پکڑ کر اس الزام پر جلوا
دیا کہ یہہ جو اچہلتا اور کودتا ہے یہہ بغیر شیطان کی مدد کے نہین ہوسکتا پادری اسکاٹ صاحب
مفسر سوم تفسیر انجیل نے مجہسے بیان کیا کہ امریکہ کے ایک شہر مین کسی عیسائی دیندار صاحب نے
مشہور کیا کہ چند روز کے بعد مسیح کا آسمان سے نزول ہوگا اور اوسکے لئے دن اور تاریخ

مقرر کر کے بتلادیا لوگونکو اسکا اسقدر یقین ہوا کہ اپنے مال و اسباب سے دل برداشتہ
ہوگئے خوب خرچ کرنا اور خیرات دینا شروع کردیا یہہ سمجھ کر کہ اب دنیا مین رہنے سے کیا کام ہے
بہشت مین چلکر رہینگے اور ایک صاحب نے اپنا سارا گھر لٹا دیا اور آسمان پر پہنکر جانیکے
جامے بیچنے کی دوکانین بازار مین قایم ہوگئین کثرت سے وہ جامے بکنے لگے جامونکے
خرید و فروخت کا خوب بازار گرم رہا اور اوس دن کہ جسمین مسیح کا آنا ٹہر گیا تہا سب نے
آسمانپر جانیکے لئے ہر طرح سے آپ آپکو طیار کیا اور شام سے اپنے اپنے مکانونکی چہتونپر
وہ جامے پہنکر جا بیٹھے کہ یہین سے آسمانکو روانہ ہونگے اتفاقاً اوس رات کچھہ ابر آگیا اور
بادل گرجا (اول تسلونیقیونکا ۴ باب ۱۶ و ۱۷) اور بہی زیادہ سبکو یقین ہوا کہ خداوند کا
پیش خیمہ آیا اور خدا کا نرسنگا ہونکا گیا اب مسیح کا آنا جلد ہوا چاہتا ہے سب نے پکارنا
شروع کیا کہ اے خداوند جلد آ اے خداوند جلد آ (مکاشفات
۲۲ باب ۲۰) غرضکہ اسی طرح اوس ابر کیطرف پکارتے پکارتے خلق سوکھہ گیا
اور صبح ہوگئی تب تو چہرے فق ہوگئے اور آنکھونمین اندھیرا چہا گیا اور آسمان بہی صاف
ہوگیا تہا تب کہل گیا کہ سراسر بیوقوفی کے دریا مین ڈوبے تہے گہربار لٹا دینے کی شرم
سے پانی پانی ہونے لگے آسمانپر جانیکے جامے زمین مین سما جانیکے لئے کفن ہوگئے مسیح
کا انتظار اشد من الموت ہوگیا اونہون نے تو دنیا مین مردے زندہ کئے تہے اور یہہ
جیتے جی مرگئے ؎ وہ رات صبح ہوئی تا لہہ آزار کسکا تہ ٭ قیامت آگئی عیسی کے انتظار
کیساتھہ ٭ مرات الصدق مولفہ پادری بیڈیلی صاحب اور ترجمہ طامس انگلس صاحب
حسب ارشاد پادری مریا انجلو صاحب چہاپہ گوالیار ۱۸۵۱ع صفحہ ۲۵–۲۹ مین لکھا ہے
کہ شروع سلطنت بادشاہ ہنری ہشتم مین انگلنڈ کے باشندے کل کاتہولک تہے مگر جبکہ
پوپ نے اسی شہزادی کے طلاق دینے اور دوسرے سے جیسا کہ بعضے روایت کرتے
ہین یعنی اوسکی بیٹی ہی سے شادی کرنے کی اجازت نہ دی بعد اسکے یہہ بادشاہ دین پروٹسٹنٹ

بنانے والا تہرا اور نیا ایمان بنانا شروع کر کے عبادت کی نئی طرز ڈالی اوسنے طرز عبادت
کو اتنے متفاوت نقشون مین بدلا اور ایسا متواتر اور جلد جلد بدلا کہ مخلوق اوسکی پیروی
مین قاصر رہے اور ان کمی بیشیون سے جو ہنری نے خاص اپنی ذات سے قوم کے طرز
ایمان مین کہین تہوڑے تہے جو جانتے تہے کہ کیا خیال کرین اور کس چیز کا اقرار کرین
یہہ لوگ اگرچہ اوسکی تعلیمونکی پیروی کرنیکو تیار رہتے تہے گو وہ تعلیمین کیسی ہی اوٹپل اور باہم مختلف
تہین مگر بسبب اسکے کہ وہ ہمیشہ اونہین بدلتا تہا وے بمشکل اوسکا تعاقب کر سکتے تہے
ایسا جلد کہ جیسا وہ اونکے آگے بڑہا جاتا تہا (ڈاکٹر گولڈ اسمتہہ کی تاریخ انگلستان صفحہ
۱۶۳ و ۱۶۴) اسکے مرنیسے پیشتر اوسنے اور اوسکے نئی پروٹسٹنٹون نے ایمان اور عبادت
کا نقشہ بنایا اور جو کوئی اوس نقشہ پر عمل نکرے تو اوسکے لئے زندہ جلایا جانا سزا تہی۔
(ریوس کی تاریخ گزیر جلد ۳ صفحہ ۲-۱۳) یہہ نقشہ عبادت کا پارلیمنٹ کے حکام سے
۱۵۴۷ع مین بدلا گیا سال آیندہ ۱۵۴۸ع مین اڈورڈ ششم نے بارہ بشپ اور
پادریون کی کمیٹی کو حکم دیا کہ عبادت کا دوسرا نقشہ بناوین اور ۱۵۵۲ع مین اونہون نے
اپنی عبادتکا طور بدلا اس اتفاق مین اکثرون نے خیال کیا کہ یہہ پچہلی ترمیم نے عبادت
کے طرز کو کامل کیا ہوگا مگر افسوس کہ ۱۵۵۹ع مین ملکہ الزبتہہ عبادت کے طریق
بنانے مین دست انداز ہوئے اور اوسنے ایک عجیب کم و بیشی کی۔ بادشاہ جیمس اول
نے ۱۶۰۳ع مین پہر نماز کا دستور بدل ڈالا اور بعد اوسکے ۱۶۶۲ع مین بادشاہ
چارلس دویم نے پہر اوسے تبدیل کیا اور آخرکار ۱۶۸۹ع مین پراٹسٹنٹون نے پہر
اپنی عبادت کی راہ و رسم کو بدلنے کا ارادہ کیا مگر پیشتر اوس سے کہ کام انجام کو پہنچے
تہک گئے اور عاری آگئے (دیکہو ڈوڈ کی تواریخ گزیر جلد ۱ صفحہ ۳۵۵ و تاریخ
انگلستان مصنفہ گولڈ اسمتہہ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۳ع صفحہ ۱۰۰) جیسے ڈاکٹر ہیولیٹن نے کہا
کہ یہہ اصلاح اور لوٹ پلٹ مانند ایک لنگور کے تہی جو نہین جانتا کہ اپنی دم کو کسطرف

بہیرے اپنے تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۸۰ مین ہے کہ اس بادشاہ ہنری ہشتم کے تلون نے جو رنگ نکاحون کے معاملہ مین دیکہایا وہی کل امور مذہب مین کہایا انتہے اب اگر کوئی عیسائی کہے کہ مسلمانون مین بہی شیعہ اور حنفی اور شافعی وغیرہ کچہہ کچہہ بظاہر عبادت کے طریق مین اختلاف رکہتے ہین اگرچہ یہہ اختلاف وہ نہین ہے جیساکہ پروٹسٹنٹون مین ہے لیکن اوس اختلاف کو بہی ثابت کرنا چاہئے کہ کس بادشاہ اسلام نے مسلمانون کے دستور عبادات مین تبدل کیا تہا جیساکہ عیسائیون مین کیا گیا فلپ ملانکتہن نامی ایک مشہور مصلح مذہب عیسوی نے کہا ہے کہ ٹرگین مین مینے سنا واعظ لوگ انجیل کو چہوڑ ارسطو کی دانائیونکا وعظ کرتے تہے اور مین نے استطگارڈ شہر کے ایک عبادتخانہ مین ایک واعظ (یعنے پادری) سے یہہ بہی سنا کہ اگر انجیل کبہی کہو جاسے تو ارسطو کی دانائیونکو یاد رکہنے سے کلیسیا کو وہی فایدہ ہوگا جو انجیل سنے ہوتا از ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن کلکتہ سنہ ۱۸۴۹ع صفحہ ۱۶۳ پہر اوسی تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۱۶۵ مین لکہا ہے کہ پاپا صاحب نے آپ ہی عفونامہ کا مطلق اختیار اپنے ہاتہ مین لیا اور وہ ایسے عفونامونکو روپے لیکر یا کسی قیمت پر بیچا کرتا تہا — روم کے حاکمون نے جو عفونامے اسطرح بیچنے کا دستور جاری کیا اوسکا ایک پہل یہہ تہا کہ محتاج لوگ جنہین مول لینے کا مقدور نہتا انہین کچہہ تسلی نہین ہوتی تہی یہہ سوکہا وہ ہی یہان تک بڑہ گئی کہ لوگ جانتے تہے کہ جو لوگ راہبونکا لباس پہنتے سوا اونکا سا ثواب بہی پاتے ہین اسلئے اکثر بادشاہ اپنے مرنے کے وقت وصیت کرتے کہ ہمکو راہبونکا لباس پہنا کر دفن کیجیو انتہے انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۳ مشمولہ مخزن مسیحی نمبرہ جلد ۳ مطبوعہ مسی سنہ ۱۸۷۱ع مشن پریس آلہ اباد مرتبہ پادری جے والش صاحب مین لکہا ہے کہ لوگ معہ خادم دینون اور درویشون کے محض نادان اور باطل پسند ہوگئے تہے اونہون نے مورتون اور تصویرون اور تبرکات کی چیزونکا پوجنا شروع کر دیا — اسکے سوا اسوقت

کے خادم دینون کا بہی یہہ مقولہ تہا کہ اگر لوگ ہمین زرنقد دین تو اس سے بہی اونکے گناہ معاف ہوسکتے ہین ایسی ایسی وجہون سے لوگ یہہ باطل خیال کرنے لگے کہ ہم کیسے ہی گناہ کبیرہ کیون نکرین اگر ہم خادم دینو نکو زر کافی دے دین تو خدا ہمین اوسکی سزا نہ دیگا کہتے ہین کہ اوس زمانہ مین ایک دولتمند تہا جسنے اپنے گناہونکی معافی کے لئے کثرت سے روپیہ دیا تہا یہانتک کہ وہ ایکدن یہہ کہنے لگا کہ اگر مین تین سو برس تک جیتا رہون (اور گناہ کئے جاؤن) توبہی وہ روپیہ جو مین نے دیا ہے میرے گناہون کی معافی کے لئے کفایت کریگا انتہے

پہر انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۲۰۱ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۳ جلد ۴ مطبوعہ مارچ سنہ ۱۸۷۱ع مین لکہا ہے کہ اونکے پیشواے دین اور درویش — لوگونکو اور بہی برا بہکانے مین اونکی مدد اور تائید کرتے تہے وہ خود تصویرون کے آگے جہکتے اور مقدسون اور فرشتون سے دعا مانگتے تہے علاوہ اسکے اونہون نے مقدسون کی ہڈیان جمع کرکے اونکا نام تبرک رکہا اور اونکو لیکر عبادتگاہونکے اندر سونے اور چاندی سے منڈہے ہوے صندوقون مین ایک بڑے تکلف کے ساتہہ بند کیا اور ریاآمیز دعوے کرکے اس بات کو مشہور کیا کہ ان ہڈیون مین اب بہی معجزہ دیکہلانیکی قدرت ہے انتہے پہر انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۵۹ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۷ جلد ۴ مطبوعہ جولائی سنہ ۱۸۷۱ع مین ہے کہ شلاق باز یعنے اپنے اوپر کوڑے مارنے والے لوگ پہلے سنہ ۱۲۶۰ع مین ملک اطالیہ مین نمود ہوئے اور چند عرصہ کے اندر یورپ کے قریب تمام ملکون مین پہیل گئے ان لوگونکا یہہ قاعدہ تہا کہ زن و مرد امیر و فقیر سب کے سب ایک ساتہہ ملکر اور ایک بڑا غول ہوکر سڑکون اور میدانون مین عنقریب برہنہ اپنے کو چابک سے پیٹتے اور چیخ مارتے ہوے دوڑے چلے جاتے تہے لیکن شاید تم پوچہو کہ کیا وہ سب کے سب پاگل تہے نہین بلکہ اس بات کے کرنے مین اونکا یہہ مقولہ تہا کہ ایسا کرنے اور اپنے اوپر سختی اوٹہانے

سے ہم خدا کے منظور نظر ہونگے اور ہمارے سب گناہ معاف ہوجائینگے انتہے

پہر انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۴ مشمولہ مخزن مسیحی نمبرہ ۵ جلد ۴ مطبوعہ مئی ۱۸۷۱ء مین ہے
کہ ۱۰۷۴ء مین ہلڈ برنڈ نے جو گرگوری ہفتم بہی کہلاتا تہا تمام خادم دینونکو مجرد رہنے کا حکم
دیا تہا اور اونکو جو عیالدار تہے اپنی جوروونکو چہوڑ دینے اور اونسے کچہہ سروکار نرکہنے کا حکم ناطق
دیا انتہے حال مین ایک ٹکٹ اون ٹکٹوں مین سے بڑی قیمت پر بکنی آیا جسے بیان کرتے
ہین کہ پوپ نے قربنیون کے نام والے خطوط مین لگایا تہا (انڈین آمنی بس مطبوعہ
ماہ جون ۱۸۷۶ء نمبر ۱۴)
پانیر مطبوعہ ۲ نومبر ۱۸۷۶ء مین لکہا ہے کہ مسٹر ہربیس صاحب جو ایک بیرسٹر انگلستان کے
تہے وہ کوہ ارارات پر گئے تہے یہہ وہ پہاڑ ہے جہان حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جاکر ٹہری تہی
یہہ کشتی اب بہی وہان موجود ہے اور اوسمین سے ایک پرزہ اپنے ہمراہ لاسکے تہے اب
ایک کمپنی انگلستان مین قایم ہوئی ہے کہ اوس کشتی کو جسطرح ہوسکے وہانسے لاوے۔
(از اودہ اخبار نول کشور مقام لکہنو مطبوعہ ہشتم نومبر ۱۸۷۶ء صفحہ ۱۹۸۴ کالم ۳ نمبرہ ۱۳۵
جلد ۱۸ مطابق بستم شوال ۱۲۹۳ ہجری) (پانیر کے اڈیٹر پادری صاحب ہین جو لارڈ بشپ
ہوگئے ہین)
اند لجنس گناہون کی معافی کی ایک سند ہوا کرتی تہی جسکا یہہ مضمون تہا اسے فلانے ہمارا
خداوند یسوع مسیح تجہپر رحم کرے مین حواریونکی نہایت کے اقتدار سے جو مجہکو سپرد ہوا
تجہکو کلیسیا کی اوس ملامت اور الزام اور تکلیفات سے جنکا تو مستوجب ہوا ہے بری
کرتا ہون علاوہ اسکے اون تمام زیادتیون اور تقصیرون اور گناہونسے جو تجہسے سرزد
ہوئے ہین کیسی ہی کیون نہ ٹہرے ہون اور کسی سبب سے وقوع مین آے ہون اگر
وہ ساری خطائین پوپ ہمارے مرشد کی معافی کے لئے رکہے گئے ہون مین ساری
نالیاقتی کے نشان اور بدنامی کے داغ جو تجہپر اسوقت تک ہوئے ہون مٹاتا ہون اور

اون تکلیفات کو جو تو اعراف مین پاوے مین دور کرتا ہون کلیسیا کے تمام سکرمنٹ
مین تیرا حصہ نیا قایم کرتا ہون اولیاؤن کی گروہ مین تجہکو شامل کرتا ہون اور اوس پاکی
اور نیکنامی مین جو اصطباغ پانے کے وقت تجہکو حاصل تہی پہر داخل کرتا ہون پس مرنیکے
وقت سب دروازے جس سے گنہگار رنج و ضرر مین داخل ہون تیرے لیے بند ہو جاینگے
اور اسکے بدلے خوشی اور عیش کا دروازہ جو بہشت کو جاتا ہے تیرے واسطے کہولا جایگا
اور اگر تو بہت برسون کے بعد مرے تو یہہ معافی تیری زندگی کے آخر ساعت تک
قایم رہیگی باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے آمین دستخط فرایر جان ٹیٹزل انگریزی
اور شہر ناصرہ مین اوس خانقاہ کے گرجے کے اندر جو حضرت مریم کا مکان مشہور ہے پادری
لوگ ایک سوراخ دیکہلاتے اور کہتے ہین کہ عیسیٰ لڑکپن مین اپنے دشمنون سے بہاگ کر
اسی مین چہپا تہا جو حاجی کہ اس گرجے کی زیارت کرتے وہان سے کچہہ ریزی توڑ کر لاتے
ہین اس دستور سے وہ مقام کچہہ بڑہ گیا ہے۔ اور ایک بڑا پتہر ہے جسے وہ کہتے ہین
کہ اسپر عیسیٰ اور بارہ حواریون نے کہانا کہایا تہا اوس پتہر کے ارد گرد بہی ایک گرجا اونہون
نے تعمیر کیا ہے اور اوس گرجے کی دیوار پر پاپا صاحب کا ایک سارٹیفکٹ ہے جسکا
مضمون یہہ ہے کہ یہہ دوامی روایت ہے جو سب پوربی اطراف مین جاری چلے آئے
یہہ وہی میز ہے جسپر خداوند مسیح اور اوسکے شاگرد کہانا کہاتے تہے اور پاک روم والی
کلیسیا اون لوگون کو جو اسکی زیارت کرین سات برس تک گناہون کی معافی دیتی ہے
بشرطیکہ وہان جاکر خداوند کی دعا پڑہے اور کہے کہ اے مریم پسندیدہ سلام تجہپر اسکے
ساتہہ یہہ شرط ہے کہ وہ شخص دیندار ہو انتہے انا الکتاب کے مقامات المعروف
چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ سنہ ترجمہ پادری شیرنگ صاحب صفحہ ۴۱ و ۴۲ یہہ عجیب بات ہے
کہ ہنوز اوسکی صحت کامل طور پر ثابت نہین اور صرف پوربی روایت پر سات برس
کے گناہونکی معافی دے دی اس مقام پر حضرت عیسیٰ کا وہ قول جو لوقا ۱۸ باب ۸

مین لکھا ہے کیا ہی صادق آتا ہے کہ کیا ابن آدم زمین پر آکر ایمان پاویگا انتہے
اور کتابت کے قلت کا یہ حال تہا کہ اُس زمانہ مین کاغذ و چھاپہ کے ایجاد ہونیکے سبب کتاب لکڑی کی
تختیون پر یا میشی یعنے چمڑے پر ہاتھ سے لکہتے تہے (یسعیاہ ۳۰ باب ۸) اور یہ
صرف توریت بلکہ انجیل کا بہی یہی حال تہا ہندی تواریخ کلیسیا مین لکھا ہے کہ جب عیسائی
سفر کرتے اور کتابیں کو بیجاتے تو اون سب تختیون جنپر کتاب لکہی ہوتی بوجہہ باندہکر پیٹہہ پر
لاد لیتے تہے اور جب کاغذ ایجاد ہو چکا تہا بعد اوسکی بہی ۱۲۷۴ء عیسوی مین کاغذ پر ہاتھ
سے لکہی صرف انجیل کے ایک کتاب یعنے متی یا مرقس یا لوقا وغیرہ کے تین سو پیسہ
قیمت پر فروخت ہوتی تہی ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۶۱ اور کل مجموعہ عہد جدید یعنے
انجیل کے پوری ایک جلد پانسو روپے کو رہن ہوتی تہی انتہے تاریخ سلطنت انگلشیہ
صفحہ ۳۷۵ کے آخر مین ہے کہ چونکہ اُسوقت بہی (یعنے چھاپہ جاری ہونیکے بعد سولہوین
صدی مین) ان کتابون کی قیمت گران ہی تہی اسواسطے کئی گہرون کے آدمی ملکر ایک
نسخہ خرید لیتے تہے انتہے مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ مئی ۱۸۶۸ء صفحہ ۷۴ مین پادری
والش صاحب فرماتے ہین کہ چودہوین صدی سے پیشتر ہزار ہزار روپیہ بیبل کی قیمت
تہی انتہے ایک تاریخ مین جو ۱۸۵۰ء مین بلدۂ لندن مین مطبع چارلس ڈوالین صاحب مین
چہپی مذکور ہے کہ اگلی زمانہ مین لوہی یا پیتل یا ہڈی کے سلائی سے سیسی یا لکڑی یا موم
وغیرہ کے تختیونپر لفظون کے نقش کہودا کرتے تہے اور پہر سب سے پہلے مصر والی
درخت پیپرس کے پتی ان تختیونکے بدلے کام مین لائے پہر شہر پرگمس مین خس کے
وصلی ایجاد ہوئی اور اٹہوین صدی مین روئی اور ریشم سے کاغذ ایجاد ہوا اور تیرہوین
صدی مین کپڑے سی بنایا گیا اور قلم کا ایجاد ساتوین صدی مین معلوم ہوتا ہے اور اگلی زمانہ مین
کتاب ایک ہی طرف لکہی جاتی تہی اور لپیٹ کر رکہتے تہے اور کہولنی کے وقت بہت جگہہ
درکار ہوتی تہی بعد اوسکی مربع ورقونپر دو طرفہ لکہنا شروع ہوا پس اس بات سے واضح ہے

کہ نسبت اس زمانہ کے اگلے زمانہ مین لکہنا اور ترجمہ کرنا اور پڑہنا اور کتاب کو حفاظت سے
رکہنا بہت ہی مشکل تہا اور جعل اور تحریف کا ہو سکنا خواہ ارادہ بد سے ہو یا اور سبب سے
اوسوقت کی کتابون مین بہت ہی آسان تہا اور خرابیون مذکور کے سبب سے سب سے
زیادہ توریت اور انجیل مین اوسکی قابلیت بلحاظ ملحدون کے تہے اسلئے پس دیکہو کہ بلحاظ
خرابیون مذکورہ کے خود یہہ مورخ عیسائی اقرار کرتا ہے کہ ملحدونکو بڑی گنجایش تحریف
اور جعل کے توریت اور انجیل مین تہی اور کچہہ اس مورخ پر موقوف نہین رسون مذکورہ
کا اور مورخ انگریزی بہی اقرار کرتے ہین اور جو پانچون کتابین موسیٰ علیہ السلام کی چودہ سو
برس پہلے ولادت مسیح علیہ السلام سے لکہی گئی تہین اور ساتوین صدی تک کاغذ
ایجاد نہوا تہا پس زاید دو ہزار برس سے نسخے توریت کے اور اسیطرح مدتون دراز
تک نسخے اور کتب عہد عتیق کے اور قریب سات سو برس تک نسخی انجیل کے کس قلت
سے پائی جاتی ہونگے اور کسقدر اون مین ملحدونکو گنجایش جعل اور تحریف کے ہوگے

سیر الاسلام کے صفحہ ۷ مین لکہا ہے کہ وہ ملک جو علم اور عقل سے بہرہ رکہتے تہے کاغذ
ردی کا جب تک عرب والون نے سمرقند کے لوگون سے یہہ فن سیکہا تہا نہین جانتے
تہے اسلئے اس سے ظاہر ہے کہ اور ملکون والون نے اہل عرب سے بہی مدت کے بعد
کاغذ کا بنانا سیکہا

اسکی سوا پاپا صاحب کے حکم سے ہر شخص انجیل اپنے پاس رکہہ نہین سکتا تہا صرف
بعض پادریونکے سوا ہندی تواریخ کلیسا صفحہ ٢٩٢ مین لکہا ہے لوگونکو دینی کتاب کا
بہم پہونچانا نہایت مشکل تہا تو بہی دینی کتاب کا پڑہنا جو کتنی ہی بار منع ہوا تہا اس سبب سے
اور بہی مشکل تہا سنہ ١٥١٧ء سے مارٹین لوتہر کیوقت مین انجیل مشہور ہونے لگی اور
جب سے چہاپہ کا ہنر ایجاد ہوا تب سے کتاب ارزان بکنے لگے یعنے سنہ ١٤٥٠ عیسوی سے
مگر پوری انجیل کے پہلی چہاپ یونانی زبان مین سنہ ١٥١٦ء مین ہوئے پہر ہندی تواریخ

کلیسیا صفحہ ۲۳۲ مین لکہا ہے فرانس مین جو انجیلین پانسو روپیے کو بکتی تہین جب چہاپکر یہان بہیجے کو لے گئے تو چہپی ہوئی انجیل بہی وہان ایکسو بیس ۱۲۰ روپئے مین بکتی تہی انتہی اور گلڈ صاحب کے مسیلنی نمبر ۱۶۱ جلد ۲۸ مطبوعہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۹۹ کالم وسط مین لکہا ہے کہ سنہ ۱۵۲۴ء مین کتب فروش ہرگاٹ شہر نیپرک مین مارا گیا اس قصور پر کہ اوسنے ایک ٹیبل بیچی تہی اور سنے ڈیوک یعنے نواب جارج سکسنی نے قتل کروایا اور دوسرے کتب فروش کے اسی قصور پر آنکہین نکالی گئین بالفعل پانچ ہزار سوسائیٹیان بت پرستون اور عیسائیون کے درمیان بیبل پہیلانیکے کام مین مشہور ہین رایج بیبلین آجکل ۳ کرور بیس لاکہہ شمار کی گئی ہین جو دو سو متفرق زبانون مین ہین مگر اب سے پانچ برس پہلے کا ذکر ہے کہ صرف چالیس لاکہہ بیبلین متفرق پچاس زبانون مین تہین انتہے تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۷۵ مین ہے کہ سنہ ۱۵۳۵ء مین ولیم ٹنڈیل جسنے توریت و انجیل کا ترجمہ کیا تہا ملک فلنڈرز مین جلایا گیا انتہے اس سے ظاہر ہے کہ سنہ چارسو عیسوی کے قریب سے جبکہ عیسائیون پر وحشی قومون کے چڑہائی کے سبب علم کتاب کیطرف سے تاریکی چہائی تہی جیسا کہ ذکر ہو چکا سنہ ۱۵۱۷ء تک جب تک کہ مارٹین لوتہر کا وقت نہ آیا یعنے گیارہ سو برس تک علم کتاب کیطرف سے یہی تاریکی عیسائیون پر چہائی رہی اور سنہ چارسو عیسوی سے پیشتر جعلی کتابین جو تصنیف کی گئین ہین اس گیارہ بارہ سو برس تک اونکے مصنفونکی مراد اوسی بر آئے کہ ایام جاہلیت مین کسیکو ان تصنیفات کے جعل یا اصلیت پہچاننے کی لیاقت موجود نہوئی پس ان جعلسازونکے خواہشون کے موافق اونکی تصنیفات الہامی مشہور ہوگئین کیونکہ اگلے زمانہ مین نہ صرف جعلسازونکی کثرت بلکہ عیسائیون پر خود قومونکی طرف سے ایسی ایسی سخت مصیبتین اور سختیان رہتی تہین کہ اونکی آپہی حواس درست نہ تہے بال بچون تک کو بچانا کمال مشکل تہا پہر کتاب کا اوسوقت کسکو ہوش تہا دیکہو ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ سنہ ۱۸۴۹ء مین صفحہ ۴۶ - ۹۴ اور اوّل قرنتیونکی ۷ باب ۲۶ - ۲۹ وغیرہ

روہن تواریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۰۱ مین لکہا ہے کہ ظلم اور تصدیع دینا فقط
شاہنشاہون اور حاکمون پر موقوف نتہا بلکہ اکثر عوام لوگ بہی آنہون سے عداوت رکہتے تہے
اور جب کوئی کال یا وبا یا حادثہ پڑتا تہا تو سب لوگ غل مچاتی تہی کہ یہہ بات مسیحیون کی
شامت سی ہوئی پہر صفحہ ۱۰۶ مین لکہا ہے کہ چند جگہون مین بت پرست غضب کے مارے
چڑہ گئی (یعنے حملہ آور ہوے) خصوصاً آندم مین بسبب سیلاب آنے دریا کی اور الشیار
کو جنگ مین بسبب بہونچال کے اور انطاکیہ اور کرتاگو مین بسبب آتش زدگی کے کیونکہ وے
یقین کرتے تہے کہ یہہ آفتین مسیحیونکی سبب سے نازل ہوئین انتہے اور اسیطرح اردو تواریخ
کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۱۲۱ مین بہی ہے سنہ ۳۰۲ء مین میقومیدیہ کے درمیان
گلیریوس نے دیوکلیسیان قیصر سے اس باتکا اصرار کیا کہ دین عیسوی کے نیست و نابود
کرنے کے لیے کوئی زیادہ سخت تدبیر ہونی چاہئی وہ دشمن اور ضعیف قیصر اوسکے کہنے مین
آگیا اور مورخ گبتون لکہتا ہے کہ علے الصباح وہان کے حاکم کے جنرل اور عہدہ دار
اور عمال مال کو ساتہہ لیے ہوئے وہان کے بڑے گرجا گہر مین آیا۔ اور بیفایدہ اوسمین
کسے محسوس معبود کی تلاش کرنے لگے اور بمجبوری صرف کتاب مقدس کی جلدونکو
جلانے پر قانع ہوئے ۔ اور جبکہ اونکو اسبات سے خوب واقفیت تہی کہ دین عیسوی کے
عقاید رسول اور حواریون کے کتابون مین مندرج ہین ظن غالب ہے کہ اونہون نے اس
حکم کی صلاح دی کہ اسقوف اور خادمان دین تمام اپنی کتب مقدس حاکمون کے حوالہ
کرین اور حاکمونکو نہایت تخویف کے ساتہہ تاکید تہی کہ اونکو برملا عبرت انگیز طور پر جلا دین
انتہے از اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۲۵۷ و ۲۵۸) افریقہ کے ایک اسقف
فیلکس نے اپنی کتب مقدس کے دینے سے انکار کیا اوسکی اطالیہ کو چالان ہوئی اور
وہان وہ قتل کیا گیا یہہ ایک ایسی نظیر ہوئی کہ تمام حاکم اور صوبہ دارون نے ایسے انکار
کی سزا مین قتل کرنا جائز سمجہہ لیا اکثرون نے اسطرح پر شہادت پائی لیکن ایسے بہی بہت تہے

جنہون نے کتب مقدس تلاش کرکے اور بت پرستوں کے حوالہ کرکے رسوائی کیا تہا اپنی جان بچائی اور اس گناہ کے باعث ترادیٹر یعنے حوالہ کرنیوالے کے خراب نام سے مشہور ہوئے انتہے ایضاً تواریخ صفحہ ۲۶۰ ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۴ اسطر ۱۱ وغیرہ مین لکہا ہے کہ جروم کا سب سے بڑا کام یہہ تہا کہ اوسنے کتاب مقدس کو لاطینی زبان مین ترجمہ کیا سنہ ۴۰۰ سے سنہ ۱۵۰۰ تک مغربی کلیسیا ؤنمین کرسٹیان خاصکر اسے ترجمہ سے کتاب مقدس کا مطلب سمجہتے تہے کیونکہ اون ملکونمین لوگ یونانی اور عبرانی نہین جانتے تہے انتہے اور لاطینی کی بابت اوسی تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۴ ۱ سطر ۹ اوغیرہ مین لکہا ہے کہ سب مناجات اور بیان لاطینی زبان مین ہوتی تہی جسے عام یا متوسط درجے کے لوگ بلکہ اکثر پادری بہی نہین سمجہہ سکتے تہے انتہے

پہر پا الشطنت عیسائیون نے لبعدادلت مذہب رومن کاتہولک کے وسے کتب خانے جسکا ذکر جی ہیل روز کرتا ہے غارت کی یعنے اونہون کی کتابین ورق کین اور اونکے ورق کتاب کی سینچونکے صرف مین لائے اور اونسے اپنے شمعدان اور بوتے صاف کیٔ اور بعضے کتابین پنساریون اور صابون بیچنے والون کے ہات بیچین اور صدہا کتاب سمندر پار جلد سازونکے ہات فروخت کین کچہہ سو پچاس نہین بلکہ جہاز بہر بہرے ہوئے مذہب کی کتابونکو اسطرح برباد کیا جنہین دیکہہ کر غیر قومونکو تعجب آیا انتہے از مرآت الصدق صفحہ ۴۸ و ۴۹

سکرمنٹ ۹

یہہ بات بہی جاننی چاہئی کہ جسطرح عہد عتیق کی کتابین عبرانی زبان مین تہین اسیطرح متی کی لکہی ہوئے انجیل بہی در اصل عبرانی زبان مین تہی مگر بارہ سو برس کے قریب سے وہ انجیل معدوم ہو گئے ہے اور اب عہد جدید کی یونانی زبان کی کتابین اصلی گنی جاتی ہین اسواسطے مناسب ہے کہ یونانی قلمی نسخونکا بہی ہارنصاحب کے کتاب سے کچہہ

یونانی نسخے بہت کم ہین جنمین عہد عتیق اور عہد جدید دونونکی کتابین موجود ہون اکثرونمین صرف
چارون انجیل پائی جاتی ہین اور بعض نسخونمین صرف اعمال حوارئین اور کیتھلک
نامی اور بعض مین اعمال اور سینٹ پال کی نامی اور چند نسخونمین اپوکلپس (یعنے مشاہدات
یوحنا) موجود ہین سب نسخے خصوصاً زیادہ قدیم نسخے زمانہ کی ضرر سے یا غفلت سے
ناقص ہوگئی ہین تمام نسخونمین پہلی لکھی ہوئی کو مٹایا ہے اور اوسکو صحیح کیا ہے بعض جگہہ
خوب نہین مٹایا ہے اسلئے اصلی لکھا ہوا بہی معلوم ہوتا ہے جس مقام پر نقل کرنیوالے
نے صحیح کیا ہے وہ تصحیح بہ نسبت اوس تصحیح کے جو بعد کو کی گئی ہے معتبر سمجھی جاتی ہے
محو کرنا پہلی لکھی ہوے کا کہین تو اسطرح پر کیا ہے کہ نقطون پر لکیر کہینچ دی ہے اور کہین
چاقو سے چہیلا ہے اور اکثر جگہہ لکہنی والی نے اسفنج سے مٹا دیا ہے اور اوسکے جگہہ پر
لفظ لکھدئی ہین اور اسطرح کا مٹانا ایک حرف یا لفظ ہے پر موقوف نہین ہے جیسے کہ ڈکر
بیزی کی دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کتابونمین معتبر مثالین اسبات کی ہین جنسے معلوم ہوتا ہے
کہ اسطرح پر ساری کتابین کے کتابین مٹائی جاتی تہین اور اور کتاب بجائے اوس
قلمے کتاب کے جو مٹائی گئی تہی لکہے جاتی تہی مگر جہان کہین تحریر بسبب زمانہ دراز کے اوڑ
گئی تہی تو اونکو بغیر زیادہ مٹانیکے بدستور قایم رکہتے تہے اور اوسی پر لکھہ دیتے تہے یہہ
نسخے کہلاتے تہے (کوڈائی سز پالمپسٹی یا ری سکرپٹی) یعنے ایک ٹکڑہ جسمین سے ایک
تحریر مٹائی گئی اور اوسکی جگہہ دوسری لکہی گئی بسبب قلت پارچہ منٹ (یعنے بنے ہوے
چم ڑے یا کپڑے کتاب لکہنے کے) بہت سے لوگ اگلے مورخونکی لکہی ہوئی کتابین
مٹانے لگے اس مطلب سے کہ اپنی یا کسی دوسرے مورخ کی کتاب جسکو وہ چاہتے ہین اوسپر
نقل کرلین اس سبب سے بہت سی کتابین مشہور مورخونکی معدوم ہوگئین خصوصاً
بہت قدیم کتابین کیونکہ زمانہ حال کی کتابین اوسوقت کی حاجت روائی کو اون قدیم

کتابونپر جو بسبب گذرنے زمانہ کے دہندلے ہوگئی تہین اور مٹائی گئی تہین نقل کی گئین تہین مدت تک یہہ خیال کیا گیا تہا کہ یہہ استعمال گیارہوین بارہوین تیرہوین چودہوین صدی تک رہا اور بالتخصیص یونان مین جاری تہا مگر حقیقت مین یہہ ایک نتیجہ وحشت کا تہا جو اون جہالت کے زمانون مین پہیلا ہوا تہا چنانچہ یہی بد استعمال روم مین بہی رائج تہا اور جیسا عموماً خیال کیا گیا تہا اوس سے زیادہ اخیر زمانہ تک اون لوگون مین یہہ استعمال جاری رہا (اور یہہ دستور اصل انجیل کی بربادیکی پوری دلیل ہے) پادری مچل صاحب اپنے خطوط کے صفحہ ۳۸ مین فرماتے ہین کہ بیشتر کتابون کی نقل قلم سے کیجاتی تہی اس سبب سے اونکا کثرت سے ہونا غیر ممکن تہا انتہے

گاڈفری ہگنس صاحب کا قول ہے کہ روم کے عیسائی بادشاہون کے متواتر احکام مخالفون اور حکما کی کتابونکی غارتگری کی نسبت اور کونسل اور روم کے پوپون کے قوانین اور گرجاونکے متولیون کی تہدید جنکے بموجب مخالفونکے کتابونکا مطالعہ عیب تہا میرے دانست مین بلاشبہہ زیادہ موثر ہوئے کہ تمام دنیا مین منتشر ہوگئے اگر پادریون اور راہبون کی ہزار سالہ برس کے اس دستور عام کو اوسپر اضافہ کرو کہ وہ دستی تحریرون کو اپنی خانقاہون مین باین ارادہ جمع کرتے تہے کہ اونسے بڑی مخالفون کی تصنیفات کو خارج کرکے اپنی حقیر اور اور روایات کو لکہدین تو قلت تحریر دستی کی اور کوئی وجہ تلاش کرنے کی ضرورت نہوگی کئی صدیون تک بہت سے ملکون مین جعلی یادفتی یا جہلی کے بنانیکا کارخانہ جاتا رہا تہا اور اسیلیے اوسکی قیمت بہت گران ہوگئی تہی (حمایۃ الاسلام صفحہ ۴۶ دفعہ ۱۱۷ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفرے ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء)

علمائے محققین عیسائی خصوصاً گریسباخ صاحب نے عہد جدید کے اون فقرات کو جو سکندریہ والے کلیمنٹ اور اوریجن کی تحریرونمین ہین اون فقرات سے جو ترلین

صاحب اور سامی بیرین صاحب نے لئے مین نہایت کوشش سے مقابلہ کرکے
دریافت کیا ہے کہ بہت ابتدائی زمانہ مین یعنے تیسری صدی تک قلمی نسخونکے دو سلسلے
موجود تہے یا اسطرح پر تعبیر کیا جاوے کہ دو پورے مختلف نسخے عہد جدید کے وجود مین
تہے میکلس صاحب نے یہہ دریافت کیا کہ مختلف ملکونمین بموجب اونکی خاص بولیون کے
مختلف ترجمے عہد جدید کے تہی (یعنے ایک دوسرے سے عبارت اور مطلب مین مختلف)
اور اونکے قلمی نسخے بالذات اپنے مخصوص ترجمونکے مطابق تہے اور یہہ ترجمے
ایسے قلمی نسخوسے بنائے گئے تہے جو عام استعمال مین تہے غرضکہ مختلف طور سے
پانچ طرح پر عہد جدید کی کتابونکی ڈاکٹر گریسباخ صاحب میکیلس نے اور ہیتیہے اور شرر
نولن نے اور پرافسر ہگ اور پرافسر سکالز نے قسمین نکالی ہین ڈاکٹر گریسباخ صاحب
کے قاعدہ کے بموجب عہد جدید کے یونانی نسخے تین قسمونمین منقسم ہوتے ہین اور ہر
قسم مین جسقدر نسخے کہ رایج ہوئے دوسری قسم کے نسخونسے اپنی اپنی مختلف عبارتون
مین بطور ایک علحدہ گواہ کے سمجہے جاتے ہین انمین سے پہلی قسم الکزندرین نسخہ ہے اسکو
مصری نسخہ بہی کہتے ہین اس قسم مین وہ قلمی نسخے داخل ہین جنکی مشہور عبارتین الکزندریہ کے
مورخونکی اون عبارتون سے جو اونہون نے اپنی کتابونمین نقل کی ہین مطابقت رکہتے
ہین خصوصاً اوریجن اور کلیمنٹ الکزندریہ والے کی نقل کردہ عبارتون سے اور اونکے
بعد اسی نسخہ کو مصری یونانیون نے اختیار کیا تہا دوسری قسم آکسی ڈنٹل یا ویسٹرن
(یعنے مغربی نسخہ) یہہ وہ نسخے ہین جو افریقہ اور اٹلی اور گال اور مغربی یورپ مین مروج
تہے تیسری قسم بائیزین ٹاین یا اوری اینٹل (یعنے مشرقی نسخہ) چوتہی صدی کے
اخیر اور پانچوین اور چہٹی صدی کے درمیان مین محققین نے ایک ایسا نسخہ تلاش کیا جو
اگلے دو نسخونسے مختلف ہے اور اونہون نے اوس نسخے کا یہہ نام رکہا ہے جو اوپر مذکور
ہوا اسلئے کہ اوسکا قسطنطنیہ مین جسکا نام بائیزن ٹاین ہے عموماً استعمال تہا اوس زمانہ

ہین جبکہ یہہ شہر مشرقی شاہنشاہی پوپ کا دار الخلافت ہوگیا تہا اس نسخے سے اس شہر کے قریب کے صوبونکے سب نسخے مطابق ہین جہان کے باشندے قسطنطنیہ کے پوپ کے روحانی تسلط کے مطیع تہے عبارتین بائیزین ٹائین نسخہ کی وہ عبارتین ہین جو چہپے ہوئے ولگیٹ یونانی نسخے ہین اور موجودہ نسخونمین جو اوسکے مطابق ہین نہایت کثرت سے پائے جاتے ہین گریسباخ صاحب نے ایک سو سے زیادہ اس قسم کے نسخے شمار کئے ہین کہ جو آپسمین بخوبی متفق ہین بسبب بہت سے اختلافات کے جو عرصہ دراز ہین ابتدائے چوتہی صدی سے پندرہوین تک بغیر ہوئے نہین رہ سکتے تہے (یعنے ممکن نتہا کہ گیارہ سو برس کے عرصہ مین اونمین کامل اختلاف نہو جائے) میکیلس صاحب نے بائیزین ٹائین نسخے کو قدیم نسخہ اور جدید نسخہ مین تقسیم کیا ہے مگر کوئی قاعدہ مقرر نہین کیا جس سے ہم اون دونون قسمونکو تمیز کرسکین الکزنڈرین نسخے مین جو چارون انجیلین ہین اونمین بائیزین ٹائین نسخے کی مطابقت پائی جاتی ہے پُرانے روسی ترجمہ کی اصل بہی یہی نسخہ معلوم ہوتا ہے گریزباستم اور تہوفلیکٹ صاحب بشپ بلگریا نے اس نسخے کی عبارتون کو بطور سند کے لیا ہے علاوہ اسکے میکیلس صاحب نے ایک اور قسم کا نسخہ ان تین قسمونپر زیادہ کیا ہے جو چوتہی قسم شمار کیجاتی ہے

چوتہی قسم اوڈسین نسخہ یعنے پیسکیٹو یا پرانا سریا زبان کا ترجمہ عہد جدید کا ان اگلے تین نسخون سے اختلاف رکہتا ہے اسلیے میکیلس صاحب نے گریسباخ صاحب کے بعد ایک اور قسم قرار دی ہے جسکا یہہ نام مذکورہ بالا ہے اگرچہ مغربی اور سکندریہ اور اوڈسین نسخونکی عبارتین بعض اوقات آپسمین اختلاف رکہتی ہین مگر پہر بہی اکثر ونمین مطابقت پائی جاتی کوئی عبارت جو ان تینون کے سند سے استحکام پاوے وہ عبارت نہایت مستند پائی جاتی ہے اسپر بہی صحیح عبارت بعضے دفعہ صرف چوتہی نسخہ ہی مین ملتی ہے (مگر یہہ صرف زبردستی نہی خاطر جمع کرلینا ہے ورنہ اوس صحیح عبارت کا ثبوت کیا ہے)

پروفسر ہگ صاحب رومن کیتہلک ہی تمام ترتیبونکی برخلاف نسخونکی ترتیب تجویز
کی ہے اور تین نسخونکے وجودکا اقرار کرتے ہین (یعنے ہیچ ایک ایک ملک مین ایک ہی
مختلف مضامین کے نسخے کی نقلین رایج تہین) اور نیو تسٹمنٹ کے متن کی تاریخ کو
تین زمانونپر تقسیم کرتے ہین ہارن صاحب کا اترڈکشن مطبوعہ ۱۸۲۵ع جلد ۲ صفحہ ۴۱
اوّل وہ جو ابتدائی تیسری صدی تک کی لکہی ہوئی ہین مگر کلیمنٹ صاحب اسکندریہ والے
اور اوریجین صاحب اور ارنی آس صاحب اور اور قد ما بیان کرتے ہین کہ ابتدا مین
وہ نسخے بے تمیزی کے ساتہہ تبدیلیونکے جلاے نظر تہے اگرچہ اونکے بیانات بسبب مبالغہ
سے بہرے ہوئے ہین تاہم یہہ بات تحقیق ہے کہ اونمین تبدلات کیے گئے ہیگ صاحب
کے قول بموجب یہہ تبدیل شدہ نسخہ وہی جو کامن یعنے عام نسخہ پکارا جاتا تہا اگرچہ
عموماً یہہ نسخے آپسمین ایک سے ہین مگر بہی دو طرح کے اور کچہہ ایک اپسمین مختلف ہین
اونمین سے ایک قسم گریباخ صاحب کے مغربی نسخہ کی مطابق ہے اور دوسرے
اوس سے جسکو اوڈیستین نام دیا گیا ہے
دوییم وہ زمانہ جب اون نسخونکی تصحیح ہوئی جبکہ اوس عام نسخہ کی جو کامن کہلاتا تہا تیسری
صدیمین خرابیان معلوم ہوئین تو تین شخص جو بڑی عالم تہی اس نسخہ کی صحیح کرنے پر مصروف
ہوئی تاکہ قلمی نسخونکی مددسی اوسکو اصلی صورت پر بحال کرین چنانچہ اریجن صاحب نے
بمقام فلسطین اور ہسی چیس صاحب نے مصر مین جہان کے وہ بشپ تہے اور یوشین صاحب نے
سُریا مین یہہ کام شروع کیا ہسی چیس صاحب نے جو نسخہ صحیح کیا تہا وہ مصر مین عموماً
تسلیم ہوا اور الکذندرین نسخے اوسی سے نکلے ہین اور یوشین صاحب نے جو یہہ نسخہ صحیح کیا تہا
وہ زیادہ مشہور ہوا اور سُریا اور ایشیا مائیر اور تہریس اور کانشٹنٹ ان اوپل مین پہیل گیا
اور بعض اوقات اوسکو عام نسخہ کہتے تہے اور اریجن صاحب نے جو نسخہ صحیح کیا تہا وہ اونکے
بعد اونکے شاگردون نے مروج کیا مگر صرف فلسطین ہی مین اوسکا رواج ہوا اور یہیں سبب سے

ہونے نوشتین صاحب کے نسخہ کی بالکل معدوم ہوگیا

سیوم وہ زمانہ ہے جسمین تیسری صدی کے دو چند و سہ چند نسخونسے ہمارے زمانہ تک اختلافات ہوگئے ہین جاننا چاہئیے کہ کتاب ہائے اقدس کے قلمی نسخونکی مذکورہ بالا خاندانونمین تقسیم کرنیسے عالمونکا مطلب یہہ تہا کہ اس تحقیقات سے ایک صحیح اصلی قلمی نسخہ کو ایک غیر اصلی نسخہ سے اور ایک صحیح عبارت کو غلط عبارت سے تمیز کرسکین ضرورت ان نکتہ چین تلاشونکی خواہ تو حواریون کی اصلی تحریرونکی جاتے رہنے سے پیدا ہوے یا اون نسخون کے جاتے رہنے سے جو نسخے خود حواریون نے امتحان کرلئے تہے اور جنکی اصلیت پر اوتہون نے اپنی تحقیق راے ظاہر کی تہی اسی سبب سے ہارن صاحب نے لکہا ہے کہ اب کسی نسخے مین مصنف کی سب عبارت نہین بلکہ سب جہان کے نسخونمین پہیل رہی ہے (ہارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۴۲ ۱۴ مطبوعہ لندن ۱۸۲۵ء) بیتلی صاحب نے یون کہا ہے کہ چونکہ مصنفونکے اصلی نوشتے ابتک موجود نہین ہین اسلئے اونکے تمام الفاظ اصلی کسی نقل مین شاید نہین ملتے لیکن سب نقلونکے مقابلہ سے دریافت ہوتے ہین انتہے (از طلوع آفتاب صداقت یعنے دین مسیحی کی تواریخی ثبوت چہاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ء باہتمام پادری شیرنگ صاحب نارتہ انڈیا ٹرکٹ سوسایٹی کیطرف سے صفحہ ۲۴۵) اور پادری فانڈر صاحب فرماتے ہین کہ اب درحالیکہ اصل نسخہ موجود نرہا اور قدیم کتابونکا شاید ایک ہی اصل نسخہ ابتک باقی نرہا ہو پس ان غلطیونکی تصحیح کرنیکی کوئی اور راہ اور تدبیر نہین ہے مگر یہہ کہ اسکی سب نقل نزدیک و دور سے جمع کرین اور عالم و فاضل زبانداناں اون سبکو مقابلہ کرکے اس راہ سے تصحیح کرین اور جتنی نسخے زیادہ ہون تصحیح بہی اوتنا ہی آسان تر ہے (از اختتام دینی مباحثہ مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۵۵ء صفحہ ۵۱ و ۵۲) پہر فانڈر صاحب فرماتے ہین کہ یہہ بات سچ ہے کہ ویریوس ریڈنگ بہت ہین اور کہ ہر حال مین تمام تیقن سے نہین کہہ سکتے کہ صحیح کون ہے اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۱۳۰ سطر ۱۲ و ۱۳

اب مجھکو مناسب معلوم ہوا کہ اون کوڈکسونکا تھوڑا بیان کرون جنکی قدامت پر علماء عیسائی
انجیل کی صحت اور اصلیت کا عوام کے سامنی بڑا دعوے کررہے ہین چنانچہ جو بیان
اگے لکھا جاتا ہے ہارن صاحب کے انٹروڈکشن جلد ۲ سے ترجمہ کیا گیا ہے
اکودکس الکذندرین مینوسکرپٹس (یعنے سکندریہ کا یونانی قلمی نسخہ) اسمین عہد عتیق
کی جھوٹھی سچی کتابین اور عہد جدید کے کتابین ہین علماء عیسائی نے جو مصححین بیبل ہین
قدامت کے درجہ مین اوسکا نمبر اول رکھا ہے یہہ نسخہ چار جلدونمین ہی تین جلدونمین عہد
عتیق کے کتابین ہین اور چوتھی جلد مین عہد جدید کے معہ نامہ اول کلیمنٹ بنام کارنتھ
اور زبور سلیمان جنکو اب عیسائی جھوٹھی جانتے ہین اور عہد جدید کے کتابون مین سے
متی کی انجیل ابتدا سے ۲۵ باب ۶ تک نہین ہے اور یوحنا کی انجیل ۶ باب ۵۰ سے ۸ باب
۵۲ تک نہین ہے اور نامہ دوم قرنتیونکو ۴ باب ۱۳ سے ۱۲ باب ۷ تک غائب ہے
زبور سے پہلے ایک نامہ اتہانی سیس کا بنام مارسی لنس اور اوسکے بعد ایک فہرست
ایسی زبوروںکی جو دنرات کے ہرگہنٹہ کی نماز مین استعمال کی جائین مندرج ہے اور
چند ہیمز (یعنے دہرم گیت) بہی اوس فہرست مین تہے اور اونمین گیارہوان گیت حضرت
مریم کے تعریف مین تہا اور دلایل یوسیبیس زبور پر اور اوسکے قواعد انجیلو پر لگائی ہین
بعض عیسائی عالمون نے اس نسخہ کی بہت تعریف کی ہے اور بعضون نے بڑی مذمت
کی ہے چنانچہ وٹسٹین صاحب اس نسخہ کی مذمت کرنے والونکی سردار ہین اس بات مین
بہی اختلاف ہی کہ یہہ نسخہ کہان کا لکہا ہوا اور کسکا لکہا ہوا اور کب کا لکہا ہوا ہے گریب صاحب
اور سکایز صاحب اوسکو اخیر چوتھی صدی سے پہلے کا لکہا ہوا بتاتی ہین اور وٹسٹین صاحب
پانچوین صدیکا اور ڈاکٹر سیملر صاحب ساتوین صدیکا اور مکیلس صاحب اٹھوین صدی
کا بتاتی ہین او کہتے ہین کہ اوسمین اتہانی سیس کا نامہ موجود ہے اور اودن صاحب دسوین
صدیکا لکہا ہوا بتاتی ہین اور کہتے ہین کہ نامہ اتہانی سیس کا جھوٹھا ہی اور اوسکے زندگی

ہن نہین سکتا اور جو دسوین صدی مین جہوٹہہ کا بڑا زور تہا تو اوسی صدی مین یہہ نامہ جعلی ہی بنایا گیا ہوگا اور مونٹ فاکن صاحب کہتے ہین کہ غالب یہہ ہے کہ کوئی یونانی نسخہ چہٹی صدی سے قبل کا لکہا ہوا نہین ہے مشم صاحب کا قول ہے کہ مورخان معتبر کے نزدیک یہہ بات قرار پاگئی ہے کہ دسوین صدی مین یورپ غایت درجہ کی جہالت مین پڑا ہوا تہا انتہے از کتاب جان ڈیون پورٹ صاحب صفحہ ۹۲

۲ کوڈکس واٹیکینس (یعنے وہ نسخہ جو واٹیکن محل مین تہا) علماء عیسائی نے اسکا دوسرا نمبر رکہا ہے رومی ترجمہ سپٹواجنٹ کا جو ۱۵۹۰ء مین چہپا اوسمین اس نسخہ کا متن ہے اور اوس رومی نسخہ کی دیباچہ مین لکہا ہے کہ یہہ نسخہ پیشتر ۳۸۷ء یعنے چوتہی صدی کے اخیر کا لکہا ہوا ہے پروفسر ہگ صاحب اسکو چوتہی صدی کی ابتدا کا لکہا ہوا کہتے ہین اور بشپ مارش صاحب پانچوین صدی کی اخیر کا اور مونٹ فاکن صاحب اور بلین کاین صاحب پانچوین یا چہٹی صدی کا اور ڈیوپن صاحب ساتوین صدی کا بتاتے ہین با اینہمہ تعجب یہہ ہے کہ باوجود قدیمی ہونیکے اور باوجود برابر تعداد کتابونکے کوڈکس الکزنڈرینا عدیہ نسخے اسمین سقدر مختلف ہین کہ کسی دو نسخون مین ایسا اختلاف نہوگا ہارن صاحب نے اپنی جلد ۲ مطبوعہ ۱۸۲۲ء کے صفحہ ۷۸ مین لکہا ہے کہ جہان مین کسی کتاب کے دو نسخے ایسے مختلف نہین ہین جیسے کوڈکس اسکندریہ نوس اور واٹی کانوس اور فانڈر صاحب اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۱۴۴ مین بہی اقرار کرتے ہین کہ ہارن صاحب نے دوسری جلد (مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) کے ۱۲۲ صفحہ مین اسبات کو یون لکہا ہے کہ اون دو نسخونکے بیچ مین زیادہ اختلاف قروت اور نقل کے ہین انجیل کے دوکسی اور قدیمی نسخون کی نسبت انتہے اور ان دونون نسخون مین تو عہد عتیق کے کتابین اصل عبرانی بہی نہین ہین بلکہ صرف یونانی ترجمہ ہے اور وڈکس افریمی مین تو اسکا نشان اور گمان بہی نہین ہے نہ اصل زبان مین اور نہ ترجمہ بلکہ وسمین صرف عہد جدید کے ناتمام کتابین ہین

اس نسخہ کوڈکس وائیکانوس مین عہد عتیق مین سے پیدایش ۴۶ باب اوّل سے پیدایش کے ۲۸ باب ۱۲
کتاب کے نہین ہین اور ۱۰۶ زبور یعنے ایکسو پانچ زبور سے ایکسو سینتیس تک نہین ہین
عہد جدید مین عبرانیہ کے ۹ باب ۱۴ سے آخر نامہ تک اور دو نامے بنام طمطاوس اور نامہ بنام
طیطس اور نامہ بنام فلیمان اور تمام کتاب مشاہدات غایب ہے مگر پندرھوین صدی مین کتاب مشاہدات یوحنا
اور آخر نامہ عبرانیہ نکا لکھکر شامل کر دیا ہے اور بہت جگہہ سے لفظ مٹی ہوے گئے اور بیدرست
کئی ہوئے ہین اور جو اس نسخہ مین اور اسیطرح نسخہ الکزندرین مین کہین جانشان نشانون
مقررہ اوجین سے نہین تو اس سے ڈاکٹر کنی کاٹ نے دلیل پکڑی ہے کہ یہہ دونون
نسخے نہ اصل نسخہ اوجن سے نہ اوسکی اون نقلون سے جو قریب اوسکے زمانہ کے ہوئی ہین
لکھی گئی ہین بلکہ بعد مدت کے اون نقلون سے جنمین وے نشان نہ تہی اور وے نشان
نقلون مین لکہنے موقوف ہوگئے تہے لکہے گئے ہین اور چونکہ یہہ نسخہ کوڈکس ڈائیکنس ترجمہ
سپتواجنٹ کی ایک نقل ہے ترجمہ سپتواجنٹ کے بابت وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ
مطبوعہ ۱۸۴۱ء کے صفحہ ۱۸ مین لکہتے ہین کہ مشرق کے ملحدون نے اسمین تحریف کی ہے
اور فرقہ پروٹسٹنٹ کا اگرچہ ظاہر مین اوسکا ادب کرتا ہے لیکن اونکو بعض جا لاچار ہوکر
ترجمہ لاطینی اختیار کرنے پڑتا ہے انتہے اور ترجمہ لاطینی کی بابت ہارن صاحب اپنی
کتاب مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء جلد ۴ صفحہ ۴۶۳ مین لکہتے کہ پانچوین صدی سے
پندرھوین صدی تک بہت سی خرابیان اور الحاق اوسمین ہوئے اور صفحہ ۴۶۷ مین
ہارن صاحب لکہتے ہین کہ یہہ بات ضرور یاد رکہی جاوے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب
نہین کیا گیا اسکے نقل کرنیوالون نے بہت ہی ناجایز خود سرے سے عہد جدید کی ایک کتاب
مین دوسری کتاب کے فقرے داخل کئے اور عبارت حاشیہ کو متن مین درج کر دیا انتہے اس سے
ظاہر ہے کہ انمین سے کوئی نسخہ ظہور اسلام سے پیشتر کا نہین ہے صرف اونکے بوسیدہ ہونیکو
دیکھکر چوتہی صدی سے دسوین صدی تک اونکی تحریر کا زمانہ قیاس کرتے ہین اور

مونٹ فاکن صاحب اقرار کرتے ہین کہ چھٹی صدی سے قبل کا لکھا ہوا ان دو لوگین سے کوئی نسخہ نہین اٹھا ہے اور باوجود اسکے ان نسخوئین آپسکے پوری اختلاف اور لفظونکے چھپانے اور بنانے وغیرہ اور اصل یونانی نسخہ مین مشرق کے ملحدون کے تحریف ہونے سے اور بھی کسیطرح کے اعتبار کے قابل نہین رہی اور جب ان نسخون کی قدامت کو انجیل کے صحت کا وسیلہ ٹھہرائین تو بقول شخصے چور کی ڈاڑھی مین تنکا اور بھی زیادہ ثبوت اناجیل کے برباد کا ظاہر ہے ورنہ تمام دنیا مین جسقدر مذاہب ہین کون اپنی پرانی کتابین اظہار صداقت کی لئے پیش کرتا ہے اور تو بھی کوئی مخالف اونپر تحریف کا الزام نہین لگاتا اور جس مذہب کے کتابونمین تحریف ہوجانیکا عالم مین شور مچ رہا ہے اوس مذہب والی اگر پرانی سی پرانی کتاب پیش کرین تو بھی صادق نہین ٹھہر سکتے کیونکہ تحریف اٹھارہ سو برس سے چلی آتی ہے یہانتک کہ ہر ملک کے لوگ اپنی انجیل مختلف رکھتے تھے جیساکہ ڈاکٹر ہارن صاحب کے قول اور ڈاکٹر گریسباخ وغیرہ کی تحقیقات سے ظاہر ہے اور ہم یہہ کہ یہہ پرانی کتابین بھی تو اسی اختلاف پر گواہی دی رہی ہین کہ اونمین ایک دوسرے سے مطابقت نہین رکھتے اگرچہ حاجت نہین کہ اب ان دو نسخونکے بعد کہ جو سب نسخونمین نمبر اول رکھتے ہین اور نسخونکا بھی حال لکھا جائے لیکن پڑہنے والونکی خاطر جمع کے لئے اور بھی دو ایک کوڈکسونکا حال لکھنا مناسب ہوا تاکہ کوئی یہہ نہ سمجھے کہ شاید ان دو کے سوا اور نسخے اعتبار مین کافی ہونگے

کوڈکس کاٹونئینس اسکے چند ورق رہ گئے ہین باقی سب اوس آگ مین جلگئے جو بمقام ویسٹ مینسٹر کاٹن صاحب کے گہر مین جہان وہ رکہا تہا لگی تہی یہہ نسخہ کسی قلمی نسخے یا چھپے ہوئی نسخہ سے بجز کوڈکس الکزنڈرینس کے مطابقت نہین رکہتا اسمین صرف کتب عہد عتیق ہین اور وہ بھی جو جلنے سے بچ رہین باقی سب جلگئین

کوڈکس ایمبروسینس اس نسخہ کا یہہ نام کتب خانہ ایمبروسین واقع مقام ملن سے نکلا ہے جہان وہ رکہا ہوا ہے غالباً وہ ساتوین صدیکا ہے اس نسخہ مین لہجہ اور دیگر علامات سے

علانیہ معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ حال کے کسی شخص نے زیادہ کیا ہے
کوڈکس فریبی یا کوڈکس بتی آس یہہ نسخہ سمعر کا لکھا ہوا ہے اس نسخہ کی عبارتمین بہت
سی جگہ ایسی عبارتین گھٹی ہوئی ہین جنکا حال گریسباخ جیسے گریس بک صاحب نے اپنی
کتاب مین بیان کیا ہے اس نسخہ مین یوحنا کی انجیل کی پانچوین باب کی چوتھی آیت پر
نہایت بحث ہے حاشیہ پر جو بشپ مارش صاحب اسکو ساتوین صدیکا لکھا ہوا کہتے ہین
اور اس نسخے مین کسی محقق نے تبدیل کی ہے اور گریسباخ صاحب سمجھتے ہین کہ یہہ تبدیل اس
نسخے کے لکھے جانیکے بہت عرصے پیچھے ہوئی ہے اور اسمین بہت سی عبارتونکو مٹایا ہے
اور ہارن صاحب جلد ۲ مطبوعہ ۱۸۲۲ء کے صفحہ ۹۴ و ۹۵ مین لکھتے ہین کہ عہدنامہ جدید
کے اندر اس نسخے مین بہت سے نقصان جنکو وٹشٹین نے اولاً ظاہر کیا اور میکائیلس اور
گریسباخ نے ثانیاً وٹشٹین کے اظہار سے نقل کیا ہے پائےجاتے ہین اور علاوہ اون نقصانو
کے بہت جلسے پڑہا ہی نہین جاتا ہے
کوڈکس بیزیا یا کوڈکس کینٹی بریجی اسمین چارون انجیلین اور اعمال حوارئین ہین
مگر انجیل متی کی ابتدا سے کچھ گئی ہوئی ہے اس نسخہ کے زمانہ تحریر مین اختلاف ہے بعضے دوسری
صدیکا اور بعضی پانچوین صدیکا اور بعضی چھٹی صدی کا اور بعضی ساتوین صدیکا لکھا ہوا
خیال کرتے ہین اور اس نسخہ مین بہت سی اصلاحین کی گئی ہین جنمین سی چند کا ذکر ہربا
صاحب نے بیان کیا ہے اور چند صفحے جنمین متی ۳ باب ۸ سے لغایت ۱۶ اور یوحنا
۸ باب ۱۲ سے لغایت ۲ باب ۱۳ تک اور مرقس ۱۵ باب سے انجام تک ہین ان
صفحون کو زمانہ حال کے کسی شخص نے لکھا ہے کہ جسکی تاریخ لکھی جانی کی وٹشٹین
صاحب دسوین صدی قرار دیتے ہین مگر گریسباخ صاحب بارھوین صدی اس نسخہ کی
بہت سی علامتون سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے شخصون نے مختلف وقتون مین
اس نسخہ مین اصلاحین کی ہین اب وہ مقام کیمبرج کی مدرسہ اعظم کی کتبخانہ کا ہے

مین رکہا ہوا ہے

لاوڈکس کارس ہو انسنس کل عہد جدید سوای مشاہدات یوحنا کی ہی اور بارہوین صدی کا ہے جس نسخہ سے نقل کیا ہے اوسکی حاشیہ پر جو عبارت بطور شرح کی لکہی تہی نقل کرنے والے نے متن مین ملادی ہے

ٹمیلس صاحب ڈاکٹر بنٹلی صاحب کا قول اپنی عہد جدید کے دیباچہ جلد اول صفحہ ۲۶۲ مین نقل کرتے ہین کہ جن لوگونکے پاس صرف ایک قلمی نسخہ بچا ہوا تہا جیسے رومی اور یونانی اونمین یہودی معلومنکے ایسی قصور پای گئے ہین اور اونکی اصلاح مین ایسے عیب ملے ہین کہ باوجود دو پوری صدیونکے نہایت عالم اور تیز فہم نکتہ چینیونکی محنتونکی وہ کتابین ابتک غلطیون کا ذرا انبار ہین اور اسیطرح رہین گی برخلاف اسکی جہان کہین کسی مصنف کے بہت نسخے ہوتے ہین اگرچہ بموجب مقدار نسخونکے اختلاف عبارت ہمیشہ بڑہتے جاتے ہین مگر وہ اصلی نسخہ جسکا مقابلہ ہنرمند اور عقیل لوگونکے ہاتہ سے ہوا ہمیشہ بہت صحیح ہوتا اور مصنف کی اصلی الفاظونکے قریب تر ہوتا ہے باینہمہ جبکہ یہہ سب کتابین قلمی تہین اور فن چہاپہ کا نہ معلوم تہا علاوہ انکے اور بہت سے نسخے قلمی موجود تہے توکسیطرح ممکن نہ تہا کہ اونمین غلطیان و قسم قسم تہوتین ہارنصاحب انٹروڈکشن مطبوعہ ۱۸۲۵ء جلد ۲ صفحہ ۳۱۴ مین لکہتے ہین کہ عہد عتیق اور عہد جدید کی کتابین اور دیگر تمام قدیمی تحریرین عموماً بذریعہ نقل کے ہر ایک پاس ہین اور مروج ہوئی ہین اسلئے ممکن نہ تہا کہ اونمین غلطیان داخل نہوتین اور جسقدر کثرت سے کتابین بڑہین اوسیقدر غلطیان اونمین بڑہین اور اختلاف عبارت اونمین پیدا ہوسے آئے ہین

سکرمنٹ ۱۰

اب ایک اور بات کا ذکر کرنا مناسب ہے وہ یہہ ہے کہ علمائی عیسائی اکثر دعوی کرتے ہین کہ قدیم مصنفون نے بہی جیسی کہ کلیمنس نامے اسقوف اور یگناتیوس وغیرہ نے اپنی اپنی تصنیفات مین اناجیل کے فقرات کو داخل کیا ہے جنسے اناجیل مروجہ کی صحت ظاہر ہوتی ہے اسکا

مختصر جواب لکھا جاتا ہے کلیمنس جو روم کا اسقف سمجھا جاتا ہے اوسکا صرف ایک خط قرنتیوں کے نام ہے اوسکی سال تحریر مین اختلاف ہے رومن تواریخ کلیسیا چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۷۴ مین سنہ ۹۵ء کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے اور بشپ آف کنٹربری اوسی سنہ ۶۴ اور سنہ ۷۰ کی درمیان سمجھتا ہے اور ڈیوپن اور ٹلی منٹ سمجھتے ہین کہ سنہ ۹۱ یا ۹۳ تک کلیمنس بشپ بہی نہوا تہا اور لیکلرک کے نزدیک سنہ ۶۹ء اور ڈاڈول کے نزدیک سنہ ۶۴ مین وہ خط لکھا گیا ہے اور اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۱۴۶ مین ہے کہ وہ سنہ ۹۶ء مین وہ لکھا گیا تہا اور لارڈنر سنہ ۹۶ کا لکھا ہوا سمجھتے ہین ایسکے سوا اوسکے سارے خط سے کسی جا صاف نہین دریافت ہوتا کہ کسی انجیل کا حوالہ لیتا ہو بلکہ جو چند فقرے اوسکے کسی جا اتفاقاً کسی انجیل کی عبارت سے ملگئی ہین اونکی بابت علمار عیسائی نے تو سمجھا ہے کہ یہہ فقرے انجیل سے لئے ہونگی چنانچہ نمونہ کے طور پر ایک مقام اوسکا نقل کیا جاتا ہے تاکہ زبردستی ان عیسائیونکی ظاہر ہو جاے اور بعد اوسکے دو اور مقام ہیں جنکو علمار عیسائی بہی سند جانتے ہین اور اونسی بڑہ کر کہ کوئی مقام سند کی لائق نہین ہے مسٹر جونس کہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کلیمنس نے اس فقرہ مین جو عیسیٰ کو پیار کرتا ہے اوسکو چاہئے کہ اوسکے حکم پر عمل کرے یوحنا ۱۴ باب ۱۵ کا حوالہ لیا ہے انتہے اگرچہ اسمین بخوبی مطابقت نہین توبہی مطلب کچھ ملتا ہے انجیل مین دیکہنا چاہئے کہ یہہ صرف ایک غلط گمان ہے کلیمنس کے خط کا سال تحریر سنہ ۹۶ء سے تجاوز نہین کرتا اور یہی مسٹر جونس کہتا ہے کہ یوحنا نے اپنی انجیل سنہ ۹۸ء مین لکھی (از تفسیر ہارنصاحب جلد ۴ صفحہ ۳۰۷) کلیمنس کے خط لکھنے کے وقت انجیل یوحنا کا وجود کہان تہا اسلئے بشپ پیرسن نے صاف اقرار کیا کہ کلیمنس نے انجیل سے نہین لکہا ہے (دیکہو لارڈنر کی تفسیر مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۷ء جلد ۲) اور ایسی موافقت کس ملک کی زبان مین ایک دوسرے سے نہین ہوتی صاحب یہ ہو لکہتا ہے کہ وہ عمدہ اخلاق مندرجہ عہد جدید جنپر عیسائی بڑا فخر کرتے ہین لفظاً لفظاً کنفیوشس نے

کتاب اخلاق سے جو قریب چھہ سو برس پیشتر حضرت عیسیٰ سے تصنیف ہوئی ہے منقول
ہین مثلاً ذیل اخلاق ۲۴ کی یون مرقوم ہے دوسرے سے وہ کرو جو تم چاہتے ہو کہ وہی تمسے
کرے اور نہ کرو وہ جو تم نہین چاہتے کہ وہ تمسے کرے اور تمکو صرف اسی خلق کی حاجت ہے
اور یہہ سب خلقونکی اصل ہے متی ۲۲ باب ۳۹ و ۴۰ یہہ مضمون عیسائیونمین نہایت
عالی سمجہا جاتا ہے اسی گولڈن رُول یعنے سنہرا قانون کہتے ہین لیکن جب حضرت عیسیٰ سے
چھہ سو برس پیشتر کنفیوشس نے یہہ مضمون لکہا تو کون کہہ سکتا ہے کہ کسی انجیل سے یہہ
لکہا گیا ہو بلکہ گمان ہے کہ ان انجیل لکہنیوالون نے ایسی سنجیدہ قول اپنی کتاب کی عظمت کے
لئے درج کرلئے اور ذیل خلق ۱۵ کی مرقوم ہے اپنے دشمن کی موت نچاہو کہ وہ خواہش
بیفایدہ ہے اور اوسکی زندگی خدا کے اختیار مین ہے فقط یہہ مضمون متی ۵ باب ۴۴
مین ہے اور ذیل خلق ۵۳ کی ہے نیکی کا بدلہ نیکی کے ساتھہ کرو اور کبھی بدی کے بدلہ مین
بدی نکرو فقط دیکہو رومیونکا ۱۲ باب ۷ اچنانچہ متی ۲۲ باب ۳۹ مین جو مضمون ہے
جسے انگریزی مین گولڈن رول کہتے ہین یعنے سنہرا قانون تواریخ چین مصنفہ پادری گکسین
صاحب جسے پادری بورنو صاحب نے فارسی مین ترجمہ کرایا نمبر ۲ مطبوعہ سین ٹیفک سوسائٹی کلکتہ سنہ ۱۸۶۲ع
صفحہ ۹۰ مین دربیان مذہب حکما لکہا ہے کہ اہل چین بتفصیل ورکتابہائے خود بیان میکنند
انحکم را کہ ہر چیز کہ نسبت بخود نمیخواہی کہ بکنند بدیگران مکن انتہے از تواریخ چین مصنفہ پادری
انکیسوس صاحب جسے پادری بورنو صاحب پیشوای پادریان مقیم جہان آباد نے ترجمہ کرایا
نمبر ۲ مطبوعہ سین ٹیفک سوسائٹی کلکتہ سنہ ۱۸۶۲ع فصل نہم صفحہ ۹۰
انجیل اون دو بڑی سندی عبارتونکا ثنی اوّل یہہ کہ ۱۳ باب اوس نامہ مین یون
واقع ہوا ہے کہ ہم کرین جیسا کہ لکہا ہوا ہے اسلئے روح القدس نے اسطرح کہا ہے کہ دانا
آدمی اپنی دانائی پر فخر نکرے خصوصاً یاد رہین خداوند یسوع کی الفاظ جو بردباری اور مجاہدہ
کی تعلیم کیوقت یون فرمائے تہے رحم کرو تاکہ تم پر رحم کیا جاے بخشو تاکہ تم بخشے جاو جیسا

تم کروگے ویساہی تمہارے ساتہہ کیا جائیگا جیسا تم دوگی ویسا ہی تمہین دیا جائیگا جیسے
تم عیب گیری کروگے ویسی ہی تمہارے عیب گیری کیجائیگی جیسی تم مہربانی دکہاوگی ویسی ہی
تمکو مہربانی دکہائی جائیگی اور جس پیمانہ سے تم ناپوگی اوسی پیمانہ سی تمہارے لئے ناپا جائیگا انتہےٰ
علماء عیسائی اسکا جواب دیتے ہین کہ کلیمنس نے یہہ الفاظ لوقا ۶ باب ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و متی ۷
باب او ۲ و ۱۲ سے نقل کئے ہین مگر اسمین بہی صرف کچہہ مطلب کا میل ہوگیا ہے نہ یہہ کہ
سب عبارتیں انکا انجیلون مین دیکہہ لیا جائے اور دوسری عبارت یہہ ہے جو کلیمنس نے ۴۶ باب
اوس نامہ مین لکہی ہے یاد رکہو خداوند یسوع مسیح کی الفاظ اسلئے اوسنے کہا ہے کہ اوس
آدمی پر افسوس (جسکی طرف سے جرم آوے) اوسکے لئے یہہ بہتر تہا کہ وہ پیدا نہوتا اس سے کہ
وہ میرے کسی پسندیدہ کو دکہہ دیوے اوسکے لئے یہہ بہتر تہا کہ چکی کا پاٹ اوسکی گردن مین
باندہکر سمندر مین ڈبویا جاتا اس سے کہ وہ میرے کسی ایک کو چہوٹے بچون نے دکہہ دیوے اسلئے
کہتے ہین کہ یہہ فقرے متی ۲۶ باب ۲۴ اور متی ۱۸ باب ۶ مرقس ۹ باب ۴۲ لوقا ۱۷ باب ۲
سے منقول ہوئے ہین اب ان دونون مقامونکو اناجیل سے ملاکر پڑہنا چاہئے تو معلوم
ہوگا کہ کسقدر تفاوت ہے ان سب باتونکا مفصل بیان بہت طول ہوجائیگا اسلئے
اتنی تکلیف اس کتاب کے پڑہنے والے ہی مختصر رکہی دوسرے یہہ کہ اگر کلیمنس نے
اناجیل کے حوالہ کا ارادہ کرکے لکہا ہوتا تو متکلمین کے دستور کے موافق اوس انجیل کا نام
لکہہ دیتا اور جبکہ ایسا نہین کیا تو ظاہر ہے کہ اوسکا ارادہ انتخاب عبارت انجیل کا نہتا
تیسرے یہہ کہ اگر وہ انتخاب کرتا تو ایک مضمون کو ایکہی انجیل سے لکہتا جیسا کہ سبکا دستور
ہے اور یہہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ آدہا فقرہ ایک انجیل سے اور آدہا دوسری انجیل سے
بلکہ اوسکا پچہلا حصہ تیسری انجیل سے اپنی عبارت کے جملے مین شامل کرے ایسا کوئی نہین
کرسکتا ہے اگر یہی دستور اختیار کرین تو کوئی عبارت ایسی نہ نکلے جسکے الفاظ اناجیل سے نہ
انتخاب ہوسکین اور میرے اس اعتراض کی ہی حاجت نہی ہے جب یہہ ثابت ہوکہ کلیمنس

کی وہ عبارت کسی چالاک کے ملائی ہوئی نہیں ہے اسکے سوا تواریخ کلیسیا چہاپہ روم مین فرالپور سنہ ۱۸۵۶ء حصّہ ۲ صفحہ ۴ دفعہ ۲۰ مین لکہا ہے کہ خط مذکور (یعنے کلیمنس کا خط) اوس جماعت کیطرف سے جو شہر روم مین مقیم تہی لکہا گیا تہا خاص روم کے اسقوف (یعنے کلیمنس) کیطرف سے تحریر نہین ہوا تہا انتہے (اور اسیطرح اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۶۵ء صفحہ ۴۸ مین بہی ہے) یہان سے ثابت ہے کہ کلیمنس اوسکا راقم نہین ہے خدا جانے کسنے لکہا ہوگا چنانچہ اوسی صفحہ کے حاشیہ مین اسکی پہچان کہ کلیمنس نے یہہ خط نہین لکہا مرقوم ہے کہ عبارت خط کی ایسی ہی ہے انتہے جس سے کلیمنس کا لکہا ہوا وہ خط نہین ثابت ہوتا اب اگناشیوس کی تحریر کا حال سُنئے جو سنہ ۱۰۷ء سے پیشتر انطاکیہ کا اسقوف تہا کیہوروم مین تواریخ کلیسیا حصّہ ۲ صفحہ ۵۳ سطر ۱۷ الارڈنر اپنی تفسیر کے دوسری جلد مین لکہتا ہے قولہ یوسی بیس اور جروم سے نے اوسکے سات خطونکا ذکر کیا ہے اور انکے سوا اور خطوط بہی اوسکی طرف منسوب ہین کہ جنکو جمہور علماء عیسائی جعلی سمجہتے ہین اور میرے نزدیک بہی ظاہر یہی ہے اور ان سات خطونکی دو نسخے ہین ایک بڑا دوسرا چہوٹا اور سوا مسٹر وسٹن اور دو چار اوسکے تابعین کے سب کی یہی رای ہے کہ بڑی نسخے مین الحاق ہوا ہے اور چہوٹا نسخہ اسکی قابلیت رکہتا ہے کہ اوسکی طرف منسوب ہو اور مین نے جو غور سے دونون نسخونکا مقابلہ کیا تو یہہ بات معلوم ہوئی کہ چہوٹی نسخے مین الحاق کرکے بڑا بنالیا ہے اور یون نہین کہ چہوٹا نسخہ بڑے نسخہ سے مختصر کرلیا ہو اور جولائے قدمائی بہی چہوٹے نسخے سے مناسبت بہ نسبت بڑے نسخے کی زیادہ رکہتے ہین باقی رہا یہہ سوال کہ آیا خطوط مندرجہ چہوٹے نسخے کی بہی حقیقت مین اگناتیوس کے ہین یا نہین اسمین بڑا جہگڑا ہے اور بہت بڑی بڑی محققون کے قلم اس امر مین کام آسے ہین اور مین جانبین کی تحریر کو دیکہہ کر اس سوال کو مشکل سمجہتا ہون اور میرے نزدیک اتنی بات ثابت ہے کہ یہہ خطوط وہی ہین جنکو یوسی بیوس نے پڑہا اور ارجن کیوقت مین موجود تہے اور بعض فقرے

ٹھیک زمانہ اگناتیوس کی مناسب نہین تو یہہ بات معقول معلوم ہوتی ہے کہ انہین الحاقی مانین نہ یہہ کہ اونکا لحاظ کرکے اون سب خطونکو رد کرین خصوصاً صورت کمیابی نسخونین جسمین ہم اب مبتلا ہین اور جو بڑے خطونمین کسی ایرین نے الحاق کیا ہے اسیطرح ہوسکتا ہے کہ چھوٹے خطون مین بہی کسی ایرین یا کسی دیندار یا دونون نے دست اندازی کی ہوگی گو میرے نزدیک اس دست اندازی سے بڑی خرابی نہین آئی انتہے ملخصاً اور کتاب ہیلی کا محشی اوسکے حاشیہ مین لکھتا ہے کہ پچھلے دنونمین اگناتیوس کی تین خطونکا ترجمہ سریانی ظاہر ہوا اور اوسکو کیورٹن نے طبع کیا ہے اور اس بنٹ لوط نے ترتیب تحقیق کی اس امر کو کردیا ہے کہ چھوٹے خطون یونانی مین جنکو آشرنی درست کیا ہے الحاق ہوا ہے اور بعد اسکے چار دلیلین اسکی ذکر کرتا ہے جنکو منظور ہو وہ دیکھین دیکھ لے اور جب حال اس کے خطونکا یہہ ہو تو ہم کو اسکے فقرونکی نقل کرکے جواب دینا ضروری نہین انتہے

اب دیکھیے کہ بڑی کتاب مجموعہ خطوط اگناتیوس کے جمہور علما اور محققین عیسائی کے نزدیک جعلی اور محرف ہے اور لارڈنر او ویسٹن فرقہ ایرین کی تحریف کا قایل ہے اور چھوٹی کتاب مجموعہ خطوط اگناتیوس بہی بعض محققین کے نزدیک جعلی ہے اور بعض کے نزدیک اگرچہ سب جعلی نہین لیکن موافق تحریر لارڈنر او ویسٹن بہی الحاق ہوا ہے اور گمان دست اندازی کا فرقہ ایرین یا دیندار عیسائیون یا دونون یعنے ایرین اور دیندار عیسائی دونون کی طرف ہے اور اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۴۸ع صفحہ ۴۴ مین ہے کہ اگناشس جب انطاکیہ سے روم کو جاتا تہا اوس سفر مین کہ جسکا انجام جیسا اوپر لکھا گیا اوسکی شہادت مین ہوا اوسنے ازمرنہ (یعنے سمرنہ) سے افسس مگنیشیہ فلدلفیہ ٹرالس اور روم کی کلیسیاؤنکو اور ازمرنہ کے پلوکرپ کو سات خط لکھے تہے سنہ ۱۸۴۶ع تک ان کی نقلین صرف تحریف اور تصنیع کے ساتھ

متی تہین سنہ مذکور مین شہر فلورنس کے درمیان ایک قلمی نسخہ ایسا برآمد ہوا کہ اوسمین
وہ سالاتون خط اصلی بیان کئے گئے الخ لیکن اون اصلی خطونکا ثبوت صرف حسن ظن ہے
قطع نظر اسکے ویونی شیس بشپ آف کارنتہہ دوسری صدی عیسوی مین باواز بلند چلاتا
تہا کہ مین نے بہائیونکی خاطر سے خط لکہے تہے لیکن ان شیطان کی خلیفون نے میری
خطونکو گندگی سے بہر دیا بعض باتین بدل دین اور کچہہ داخل کین جنکے لئے دوہرا
غم ہے اسلئے یہہ مقام تعجب کا نہین کہ اگر بعض نے خداوند کی پاک کتابونمین بہی ملانیکا
ارادہ کیا ہے کیونکہ اونہون نے اور کتابونمین جو اون کتابونکی مقابل
تہین یہی قصد کیا تہے از تاریخ یوسی بیوس جلد ۴ باب ۲۳
پس جب عیسائیون نے ویونی شیس کے جیتے جی ہی اوسکے خطونکا یہہ حال
کیا تو اوسکے موت کی بعد کیا کچہہ نہ خاک اوڑائی ہوگی اور اسیطرح یوسیفس کی تاریخ
مین بہی الحاق ہوا ہے علاوہ جملہ جسمین حضرت عیسیٰ کا ذکر ہے بیشک الحاقی مانا گیا ہے
جیسا کہ لارڈنر نے خوب محکم دلیلون سے ثابت کیا ہے اسیطرح ہارنصاحب کی کتاب
کے بہی جبکہ وہ دوسری اور تیسری دفعہ چہاپی گئی ہر دفعہ مین ضرورت اور کیفیت بدلتی
گئے دیکہو کتاب ہارنصاحب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۸ع چہٹا چہاپا اور مطبوعہ لندن
سنہ ۱۸۲۲ع تیسری چہاپے لب التواریخ جلد ۲ باب ۹ فصل ۱ صفحہ ۳۹ مین ہے
کہ الیوڈ ورس کے مکتوب کا جعل سولہوین قرن تک کامل آشکار ہوا تہا انتہے نقل بعینہ

منادی

متی ۲۷ باب مین اوس کہیت کی بابت جو مسیح کی مصلوبی کے وقت یہوداہ اسکریوطی
کی رشوتی روپیونسے مول لیا گیا لکہا ہے آج تک وہ کہیت خونکا کہیت کہلاتا ہے
یعنے اگر یہہ انجیل مسیح کی مصلوبی کے وقت لکہی گئی تو آجتک کی لفظ کی کیا حاجت
تہی اور اگر اوسوقت کوئی انجیل موجود نہ تہی تو الہام الہی سے صرف زبانی تعلیمات اور

مسیح کے مرنے اور جی اوٹہنے کی خبر ثانی پر کیونکر حصر کیا گیا اور اگر صرف یہی کافی تہا
تو اس سے پیشتر انبیا علیہم السلام نے توریت اور صحیفونکو کسواسطے لکہا یرمیاہ ۳۰
باب ۲ استثنا ۳۱ باب ۹ اور انجیل کے بہی لکہنے کی عرصۂ دراز کی بعد کیا حاجت تہی
اور کسی ضرورت کے وقت جسطرح اگلے زمانے تعلیم اور نصیحت کیجاتی تہی اسیطرح پہر
بہی اور ہمیشہ تک کر سکتے تہے کیونکہ بولنے والے تم نہین بلکہ تمہارے باپ (یعنے خدا)
کی روح جو تم مین بولیگی متی ۱۰ باب ۲۰ اور یوحنا سے رویا مین کیون کہا گیا کہ لکہہ کیونکہ
یہہ باتین سچ اور برحق ہین مکاشفات ۲۱ باب ۵ پہر حضرت عیسیٰ نے جب طرح طرح
کی نصیحت کی خصوصاً جب قیامت کا ذکر کیا تب کیون نہ کہا کہ لکہہ انتہی ۲۵ باب
مکاشفات ۲۲ باب ۱۸ و ۱۹ مین جو کتاب کے گہٹانے اور بڑہانے والے پر لعنت
لکہی ہے عیسائی اسی کتاب کے محفوظ رہنے کا ایک سبب سمجہتے ہین لیکن اگر مصنف
کتاب مشاہدات کا یہہ باتین نہ لکہتا تو بہی کتب الہامی کے گہٹانے اور بڑہانیوالے
کا یہی نتیجہ سب جانتے ہین اور جبکہ باوجود جاننے کے توریت وغیرہ کتب الہامی
مین دخل و تصرف علانیہ موجود ہے خصوصاً سامری اور یہودی ہیکل کی بابت تو مشاہدات
مین کہ جسکا نہ صرف الہامی بلکہ معتبر ہونا ہی سیکڑون برس تک ثابت نہ ہوا گہٹانے اور
بڑہانے والے پر تامل کا کیا سبب تہا دوسرے یہہ کہ خلاف سب الہامی کتابونکے
جو مشاہدات مین سخت لعنت گہٹانے اور بڑہانیوالے پر لکہی ہے تو یقیناً مصنف
مشاہدات اگلی کتابونکے تحریف سے خوب واقف ہو چکا تہا اور دستور کے بموجب
اپنی کتاب مین بہی لوگونکے دخل و تصرف کا یقین تہا وہ جانتا تہا کہ جب لوگ اگلی
کتابونمین گہٹانے اور بڑہانے سے نہ چوکے تو مشاہدات کو کب سلامت رہنے دینگے
(متی ۱۰ باب ۲۴) کیونکہ جب ہرے درخت کے ساتہہ ایسا کرتے ہین تو سوکہے
کے ساتہہ کیا نہ کیا جائیگا (لوقا ۲۳ باب ۳۱) تیسرے مکاشفات ۲۲ باب

۱۸ باب ۱۹ آیت صرف کتاب مکاشفات ہی کی بابت معلوم ہوتی ہے نہ یہہ کہ اور
کتب شمولہ عہد جدید کی بابت بہی کیونکہ اوسوقت تک انجیل یوحنا تو موجود ہی نتہی پہر
بعض علماء عیسائی جو انجیل کے غیر محرّف ہونے کے لیے متی ۲۴ باب ۳۵ کو دلیل
لاتے ہین کہ آسمان و زمین ٹلجائینگے پر میری باتین کبہی نہ ٹلینگی انتہی اگر یہہ آیت
صحیح ہو تو انہین پہلے اتنا دریافت کرنا چاہیے کہ مسیح نے جسوقت یہہ بات فرمائی اُس
وقت یہہ انجیل بقول علمار عیسائی موجود کہان تہی بلکہ حضرت عیسیٰ نے بقول علمار
عیسائی کسی انجیل لکہنے کا حکم ہی نہین دیا ہے پہر کیونکر ثابت ہوا کہ یہہ آیت ساری انجیل
کی صحت پر دلیل ہے اور یہی جواب اون سب آیتوں کے لئے ہے جو عیسائی لوگ حضرت
عیسیٰ کا قول انجیل کے صحت پر دلیل لائین کیونکہ اناجیل سے ہرگز ثابت نہین کہ مسیح نے
کبہی ان انجیلونکو دیکہا ہو پہر کیونکر اونکی صحت پر گواہی دے سکے

پس ایسے ایسے انقلابون اور شدّت مصائب عیسائیان اور کمال قلت کتاب اور
طوالت زمانہ جہالت و تاریکی عیسائیان اور کثرت جعلسازان مصنف کتاب جعلی
اور نامعلومی حال مصنفان اناجیل وغیرہ اور گواہی علمار عیسائی درباب تحریف اور
خود دینیدار عیسائیونکی طرف سے بہی تحریف ہونا اور غیر الہامی ہونا بدلائل لوقا اول
باب او ۲ و ۳ وحالات مرقس اور بیضرورت وخلاف دستور کتب الہامی ان انجیلونکا
شمار چار تک پہونچنا اور گم ہونے اصل انجیل عبرانی اور بے ترتیبی فقرات اناجیل اور
اختلاف اقوال روح القدس ان سب باتون سے پادری فانڈر صاحب کا قول
یاد آتا ہے کہ ہر حال مین تمام یقین سے نہین کہہ سکتے کہ صحیح کون ہے انتہی از اختتام
دینی مباحثہ صفحہ ۱۳۰ سطر ۱۲ و ۱۳

کلیسا ۵

اس مین دس سکرمنٹ ہین

سکرمنٹ ۱

متی ۵ باب ۱۸ مین لکہا ہے جب تک آسمان و زمین ٹل نجائین ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹیگا اسلئے علماء عیسائی اس آیت کو توریت کی صحت پر بڑی دلیل سمجہتے ہین لیکن اسکے بعد ۱۹ آیت سے صاف ظاہر ہے کہ یہان توریت کے احکام شریعت مراد ہین چنانچہ دس احکم جو لوحون پر لکہے تہے اور دستور قربانی اور ختنہ وغیرہ پس جو کوئی ان حکمون مین سے سب سے چہوٹے کو ٹال دےوے اور ویسا ہی لوگونکو سکہاوے آسمان کی بادشاہت مین سب سے چہوٹا کہلائیگا (متی ۵ باب ۱۹) اگرچہ اناجیل مین کثرت الحاق یا شمول کتب جعلی کے سبب سے یقین نہین کہہ سکتے کہ جو آیات اناجیل وغیرہ سے کسی ضرورت مین پیش کی جائین وہ ضرور صحیح ہونگے توبہی بپاس خاطر اہلکتاب اتنی تکلیف مین گوارا کر سکتا ہون

عیسائیون نے ختنہ کا دستور بالکل موقوف کر دیا اور اسطباغ کو قایم مقام اوسکا جانتے ہین لیکن یہہ عقیدہ کئی سبب سے بے بنیاد ہے اول یہہ کہ انجیل مین کہین اسکا حکم نہین پایا جاتا جس سے ثابت ہو کہ اسطباغ قایم مقام ختنہ ہے دوسرے یہہ کہ اگر اسطباغ قایم مقام ختنہ ہے تو مختونونکو اسطباغ دینے کی کچہہ حاجت نہین یعنے اگر کوئی یہودی یا مسلمان عیسائی ہو جاوے تو باوجود اونکی مختونیکے پہر اسطباغ جو کہ ختنہ کے بدلے مین ہے دینا کیا ضرور اور جبکہ ایسا نہین کرتے تو اسطباغ قایم مقام ختنہ کیونکر ہوا تیسرے یہہ کہ پیدایش ۱۷ باب مین خدا نے اس دستور ختنہ کو اپنے اور اپنے لوگونکے یعنے حضرت ابراہیم اور اونکی اولاد کے درمیان پشت در پشت اور نسلاً بعد نسلٍ اور عہد ابدی فرمایا ہے

پس اصطباغ کے ساتھہ اوسکے بدل جانیکا کیا سبب ہے کیونکہ عیسائی عقیدے
کے بموجب قربانی تو مسیح کی مصلوبی سے بیکار ہوگئی مگر ختنہ تو یہودیون اصطباغ کے
ساتھہ ہمیشہ سے جاری تہا اگر کوئی سمجھے کہ وہ توبہ کا اصطباغ تہا اور گناہونکی معافی
کا تو اگرچہ یہہ صرف بے اصل بات ہے کیونکہ مسیح نے (یوحنا ۳ باب ۳) فرمایا کہ
دل کی تبدیل یعنے سر نو پیدا ہونا نجات کے لئے ضرور ہے نہ یہ کہ اصطباغ لیکن
اسکے ساتھہ یہہ بہی سمجہنا چاہئے کہ جب تک توبہ نہو گناہونکی معافی کیونکر ہوسکتی ہے
پس اگر یہہ گناہونکی معافی کا بپتسمہ ہے تو توبہ کا بپتسمہ اس سے بیشتر کب دیا جاتا ہے اس سے ظاہر ہے
کہ یہہ وہی اصطباغ ہے جو یہودیون ختنہ کے ساتھہ دیا جاتا تہا
پس متی ۵ باب ۱۸ و ۱۹ کے بموجب شریعت کے احکام کبہی منسوخ نہونگے نہ یہہ
کہ توریت مین سے کوئی حرف ضایع نہوگا کیونکہ سب کتابین جب بہت پرانے ورق
ہوجاتے ضایع ہوجاتے ہین اور اگر اونکی دوسری نقل نکیجاے تو بیشک ہمیشہ کے
لئے ضایع ہوجائین یہہ فضیلت تمام جہان مین صرف قران مجید کے لئے ہے کہ اگر
اوسکی ایک نقل بہی دنیا مین نرہے تو بہی ہمیشہ ہزارون حافظ ہوتے رہتے ہین پہر متی
۲۳ باب ۲ و ۳ مین لکہا ہے کہ مسیح نے اپنے شاگردونسے فرمایا کہ فقیہہ اور فریسی
موسیٰ کی گدی پر بیٹہے ہین اسلئے وہ جو کچہہ تمہین (احکام شریعت) ماننے کہین
مانو اور عمل مین لاؤ انتہے اسکے بعد مسیح نے زیادہ تاکید کیطور پر فرمایا کہ لیکن اونکے سے
کام نکرو کیونکہ وہ کہتے ہین پر کرتے نہین انتہے یہان مسیح نے نہایت تاکید کیواسطے
یہہ فرمایا کہ اگر فریسی وغیرہ بہی شریعت کی بات پر عمل نکرتے ہون تو بہی تم ضرور عمل
کرو اس مقام پر علماء عیسائی کیطرف سے بڑا تعجب آتا ہے کہ یہہ توریت کے حرف حرف
کی صحت کے دعوے پر تو جان لڑا رہے ہین مگر توریت کے کسی ایک حکم کی تعمیل سے
کچہہ غرض نہین رکہتے لازم تہا کہ تم اونہین اختیار کرتے اور انہین بہی چہوڑتے (

(متی ۲۳ باب ۲۳) یعنے شریعت کی ایک بات ماننا اور دوسری نماننا کیطرح جائز نہین پس شریعت مین ختنہ کی بابت اسطرح لکھا ہے کہ وہ جسکا ختنہ نہین ہوا وہی شخص اپنے لوگون سے کٹ جاوے کہ اوسنے میرا عہد توڑا انتہٰے اور لوقا ۲ باب ۲۱ مین مسیح کے ختنہ کا مذکور ہے اور لوقا ۱ باب ۵۹ مین یوحنا بپتسما دینے والے کے ختنہ کا ذکر ہے اور پلوس نے مسیح کے عروج کے بیس برس بعد یعنے تخمیناً باون ۵۲ یا تریپن ۵۳ سنہ عیسوی مین دربہ و لسطرہ مین طمطاوس کا ختنہ کیا اعمال ۱۶ باب ۱-۳ اور روسن تواریخ کلیسیا حصہ ۲ صفحہ ۲۳ سے ثابت ہوتا ہے کہ یروسلم کی کلیسیا مین ڈیڑہ سو عیسوی کے قریب تک ختنے کا دستور جاری رہا اور اسی سبب سے اوس کلیسیا کے پادری ملقب بہ اسقوف ختنہ مین جب اوربن قیصر نے یہہ حکم جاری کیا کہ جو کوئی ختنہ کریگا مارڈالا جائیگا تب فلسطین کے عیسائیون نے اس خیال سے کہ مبادا ہم بہی یہودیون مین گنے جائین جان ومال کے خوف سے رسومات موسوی کو بالکل ترک کر دیا اور ایک غیر یہودی مرقس کو اپنا پیشوا قرار دیکر اونسے الگ ہوگئے (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ع صفحہ ۶۶) مگر بعض عیسائیون نے اپنے قدیم رسومات نہیں کو نچہوڑا اور رسومات موسوی بجا لاکرتے رہے اور پریا ملک فلسطین مین اپنی جماعتین قایم کین یہی فرقہ ابیونی کہلایا

سکرمنٹ ۲

عیسائی لوگ سمجہتے ہین کہ صرف ایمان سے نجات ہے نہ یہہ کہ اعمال سے اور اسی تعلیم کے سبب گناہ بعضونکی نظر مین ثواب ہے اور ثواب گناہ کیونکہ مسیح کا کمایا ہوا ثواب وہ اپنے لئے کافی سمجہتے ہین وہ حرام سے پرہیز نہین کرتے نیکو کاری وصفائی اور پاکیزگی کو بیوقعتی جانتے ہین دیکہو میزان الحق تصنیف پادری فاندر صاحب چہاپہ آگرہ ا باب ۲ فصل صفحہ ۱۷ دوسری چہاپ سنہ ۱۸۵۰ع سطر ۲۰-۲۴

چونکہ انجیل میں مثل توریت کے احکام شریعت مندرج نہیں ہیں اسلئے عیسائیوں نے جانا کہ ہم شریعت کے بندسے آزاد ہیں لیکن یہہ صریح بات سمجھے کہ سوا توریت کے اور کسی نبی کے صحیفے میں بہی احکام شریعت نہیں ہیں وہ سب یعنے حضرت داؤد اور یرمیاہ اور یسعیاہ اور عزرا اور دانیال اور حزقیل اور حاصکر یشوع و سموئیل وغیرہ علیہم السلام کیوں نہ شریعت کے بندسے آزاد رہے اور خود حضرت عیسٰی بہی شریعت کی باتونکی حفاظت کرتے تہے اسکا سبب یہہ ہے کہ سب کے لئے وہی ایک شریعت تہی جو توریت میں مندرج تہی پس انجیل میں احکام شریعت نہونا ناسخ شریعت سہی نہیں ہے جبکہ مسیح نے خود اوسپر عمل کرنے کے لئے بار بار تاکید فرمائی دیکہو متی ۲۳ باب ۲و۳و۲۳

اس ملک کے عیسائی بعضی عورتیں اگر وہ اپنی قوم میں رہتیں تو ذات برادری کے ڈر سے شاید اسقدر بیباک نہو جاتیں مگر کلیسیا میں آکر جبکہ اونہیں مطلق آزادی حاصل ہوگی بلا مبالغہ رنڈیونکو بہی شرما دیتی ہیں اور اس کام کے لئے وہ اوس مسئلہ کو دلیل لاتی ہیں جو انجیل یوحنا ۸ باب ۱ — ۱۱ میں لکہا ہے کہ مسیح نے ایک زانیہ عورتکو بے سزا دئیے چہوڑ دیا تہا اور باوجود ان بداعمالیونکے وہ آپکو خدا کے فرزند جانتی ہیں پس ایسی عورتونکو بلغت ہندی رام جنی کہیں تو مناسب ہے کیونکہ ہندو لوگ رام کو پرمیشر یعنے خدا جانتے ہیں اور رام جنی یعنے خدا کی بیٹیاں ہندوستانی رنڈیونکی ایک قسم ہے چنانچہ مخزن مسیحی مطبوعہ اکتوبر ۱۸۹۸ع مشن پریس الہ آباد صفحہ ۵۳ میں پادری والش صاحب فرماتے ہیں قولہ بعض وقت یہہ شکایت سننے میں آتی ہے کہ ہندوستانی عیسائی عورتیں اکثر بہت شوخ و آزاد ہوتی ہیں یعنے یہہ کہ حیا و حلم و اطاعت کو جو نیکخو عورتونکی خاص خوبیاں ہیں بہول جاتیں یا اونپر توجہ نہیں کرتے ہیں انتہے

میں تمسے سچ کہتا ہوں کہ محصول لینے والے اور کسبیاں تمسے پہلے خدا کے بادشاہت میں داخل ہوتے ہیں (متی ۲۱ باب ۳۱) کیونکہ کسبیونکا توبہ کر کے خدا پر ایمان لانا

اوس سے بہتر ہے کہ کوئی پادری بپتسما یا کرسمس کا کام کرے اخبار مذکور بحوالہ پادری لکھتا ہے کہ کلکتہ مین دس ہزار چہ سو اٹہاسی عیسائی رہتے ہین اونمین سے بہت سے آدمی نہایت مجہول ہین اور اونکی عورتین اس قسم کی ہین کہ اگر اونکو بازاری کسبی کہا جائے تو بجا ہے چنانچہ ایک پادری نے صاحب اخبار موصوف کو لکھا ہے کہ جو لوگ ان عیسائیون مین سے مفصلات کی عدالتون مین نوکر ہین اونکی بہو بیٹیان علی الاعلان کسب کرتی ہین اور اونکی اس بد افعالی پر ہندو مسلمان دونون قوم کے آدمی نفرین کرتے ہین انتہی (از طلسم حیرت مدراس مطبوعہ بست وپنجم شوال سنہ ۱۲۹۱ ہجری مطابق پنجم دسمبر سنہ ۱۸۷۴ع جلد ۱۷ نمبر ۴۳ صفحہ ۶ بحوالہ سید الاخبار)

گرجا گہر کو بہی بہنگی اندر سے جہاڑتا ہے اگرچہ اجنبی آگے تاکہ ہیکل مین جانے نہین پاتے تہے چہ جائے آنکہ اجنبی انسان احبار ۱۰ باب ۱-۲-۳ اعمال ۲۱ باب ۲۸ و ۲۹

نمازیون مین سے بعضے شراب پیے ہوئے عبادت مین مصروف ہوتے ہین اگرچہ ہیکل مین کوئی کاہن نشہ پیکر جا نہین سکتا تہا احبار ۱۰ باب ۹ و ۱۰ نمازیون کے گوزون سے عبادتخانہ گونج اوٹہتا ہے گویا جسطرح ہیکل یروشلم مین بخور کی خوشبو کے ساتھ دعائین آسمانکی طرف بہیجتے تہے (لوقا ۱ باب ۱۰ مکاشفات ۸ باب ۴)

اسیطرح یہہ لوگ گوزونکی بو کے ساتھ اپنی دعائین آسمان کیطرف بہیجتے ہین اور کہیں بہنگی بوقت عبادتخانہ مین گہسے پہرا کرتے ہین اگرچہ فاحشہ کی خرچی اور کتے کی قیمت تک خدا کے حضور مین ناپاک ہے استثنا ۲۳ باب ۱۸ اور کتے اور جادوگر وغیرہ کوبہی بہشت مین نجانیگے مکاشفات ۲۲ باب ۲۵ اے گنہگارو تم اپنے ہاتہ دہو ڈالو اے دو دلو اپنے دلونکو پاک کرو یعقوب ۴ باب ۸ اپنے تئین دہو ڈالو پاک کرو اپنے برے کامونکو میری آنکہونکے سامہنے سے دور کرو یسعیاہ ۱ باب ۱۶ عبرانیونکا ۱۰ باب ۲۲ لطیفہ یہہ ہے کہ پلوس نے سدومیون وغیرہ کے خطون

مین ختنہ وغیرہ احکام شریعت کو بیفایدہ بتایا اور آپ ہی پہر طمطاوس کا ختنہ کیا اعمال
۱۶ باب ۱-۳ اور جسمانی طہارت وغیرہ تکلیفونکو بیوقوفی تہرایا (گلتیونکا ۳ باب ۲
و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳) اور آپ ہی ہیکل مین جانے کے لئے اپنے جسم کو طاہر کیا اعمال ۲۱
باب ۲۶ — اور پولوس رسول نے آپہی فرمایا کہ اپکو ہر طرح کی جسمانی اور روحانی نجاست
سے پاک کرین ۲ قرنتیونکا ۷ باب ۱ — اور آپہی قواعد رسوم کو ضعیف اور ادنی بتایا گلتیونکا
۴ باب ۹ — اور یعقوب کے تمام خطاور خاصکر اوسکے ۲ باب ۱۹ و ۲۰ مین لکہا ہے کہ تو ایمان
لاتا ہے کہ خدا ایک ہے اچہا کرتا ہے شیاطین بہی یہی مانتے اور تہرتہراتے ہین پر اے
واہی آدمی کیا تجہے معلوم ہوگا کہ ایمان بے عمل مردہ ہے انتہے پس عمل سے مراد اگر
ساری نیکیان اور خوبیان ہین تو طہارت اور ریاضت کو بہی کوئی بداعمالی نہین کہہ سکتا
ہان صرف ظاہری صفائی اور غسل اور طہارت ایمان کی بنیاد تو نہین ہے مثلاً جب بہت سے
خوب نہا دہوکر صاف ہوتے ہین تو ہم اونہین ایماندار نہین کہہ سکتے اور جب کوئی مسلمان
کسی نجاست سے ناپاک ہوگیا ہو تو اوسکے پاک ہونے تک چاہئے کہ اوسے بے ایمان
کہین ایسا ہرگز نہین ہے ہہ کہ اگر کوئی شخص خوب نہا دہوکر بلکہ وضو اور نماز بہی کرکے آئے اور
کسی مسافر کا اسباب لوٹ کر اوسے کنوئین مین دہکیل دے اور دوسرا شخص میلا کچیلا ملکہ گو
مین لتہڑا ہوا آئے اور اوس کنوئین مین گرے ہوئے کو نکالے اور اپنے مال سے اوسکی
مدد کرے تو تم کسی بہتر سمجہوگے ہان وہی نہین جسنے نیکی کی اور کیا وہ ظاہر کی صفائی والا خدا
اور انسان کے نزدیک ناپاک اور گندہ سے بہی بدتر نہ ٹہریگا بلکہ ایسا پرہیزگار شکل دوہری
سزا کے لایق ہوگا يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ (سورہ ہود رکوع ۲ جز ۱۲) یعنے بے ایمانی اور ریاکاری
کی سزا پاویگا پس ایسی ظاہر کی صفائی سے وہ ظاہر کی ناپاکی کہین بہتر ہے بقول شیخ سعدی
علیہ الرحمہ نیک باشی و بدت گوید خلق + بہ کہ بد باشی و نیکت گویند ظاہر کی صفائی کے ساتہ باطن
کی صفائی بہی ضرور ہے + کرا جامہ پاک است و سیرت پلید + در دوزخش را نباید کلید نوزنسہ کہ خیرش

برآید زدست + بہ از صیام الدہر و نیایست + صفائیست در آب و آئینہ نیز + ولیکن صفا رہ بباید تمیز +
خیالات نادان خلوت نشین + بہم برکند عاقبت کفر و دین + جہالی آسودہ کردن دلے + بہ از الف
رکعت بہر منزلے + لیکن یہہ بہی کسیطرح جائز نہین ہے کہ کوئی سچا پرہیزگار جسمانی طہارت سے
بالکل قطع نظر کر جاوے اور مین اسوقت مطلق نیک اعمالی کی ضرورت بیان کیا چاہتا
ہون خواہ وہ طہارت ہو یا عبادت یا اور کسی طرح کا نیک عمل چنانچہ اول طمطاوس ۵ باب
۸ مین ہے اگر کوئی اپنون اور خاصکر اپنے گہر کی خبر گیری نکرے تو ایمان سے منکر اور
بے ایمان سے بدتر ہے انتہے اب دیکہئے کہ اس سے زیادہ اعمال کی ضرورت اور کیا
ہوگی اور پہر ۲ طمطاوس ۱ باب ۱۹ مین لکہا ہے کہ ہر ایک جو مسیح کا نام لیتا ہے بدی سے
باز رہے انتہے یعنے جو نیک عمل نکرے وہ آپکو عیسائی ہی نسمجہے اور لوقا ۱۹ باب ۸ و ۹ مین
لکہا ہے کہ زکی نے کہڑا ہوکر خداوند سے (یعنے مسیح سے) کہا دیکہہ اے خداوند مین اپنا
آدہا مال غریبونکو دیتا ہون اور اگر کسیکا مال دغابازی سے لیا ہے اوسکا چوگنا دیتا ہون
تب یسوع نے اوسکے حق مین کہا کہ آج اس گہر مین نجات آئی انتہے اس سے ثابت ہے
کہ زکی کی نجات کا سبب وہی نیک اعمالی تہی جو اوسنے لوقا ۱۹ باب ۸ مین غریبونکو اپنا آدہا
مال اور جنسے دغا کی تہی اونہین چوگنا دینا کہا اور اوسیکے بعد مسیح نے بہی اوسے نجات کی خبر دی
اور اسیطرح متی ۲۵ باب ۳۱ – ۴۶ مین صرف اعمال نیک و بد اور قیامت کے دن اونکی
جزا و سزا کا بیان ہے پہر مکاشفات ۲۰ باب ۱۲ – اور ۲۲ باب ۱۲ – اور متی ۱۶
باب ۲۷ – امثال ۲۴ باب ۱۱ و ۱۲ – ایوب ۳۴ باب ۱۱ و ۶۲ زبور ۱۲ – ۱ طیطس ۱ باب
۱۶ – متی ۷ باب ۲۱ – اور ۱۶ باب ۳۲ و ۳۳ – یوحنا ۱۴ باب ۱۵ کو دیکہو اور لوقا
۱۰ باب ۲۵ – ۲۸ مین لکہا ہے کہ ایک شریعت سکہلانیوالے نے حضرت مسیح سے
پوچہا کہ مین کیا کرون جو نجات پاؤن تب حضرت عیسیٰ نے اوس سے فرمایا کہ شریعت
مین کیا لکہا ہے یعنے شریعت کے احکام بجالانیسے نجات ہوگی اور جب اوسنے شریعت کا

خلاصہ بیان کیا تب حضرت عیسےٰ نے اوس سے فرمایا کہ جا یہی کر تو جئیگا یعنے نجات پائیگا اس سے ظاہر ہے کہ شریعت کے احکام بجالانے سے نجات ہے کیونکہ خدا کے نزدیک شریعت کی سُننیوالی راستباز نہ ٹھہرینگی بلکہ شریعت پر عمل کرنیوالے (رومیونکا ۲ باب ۱۳) مبارک وے جو خدا کے کلام سنتے اور مانتے ہین (لوقا ۱۱ باب ۲۸) تم کلام پر عمل کرنیوالے ہو نہ آپکو فریب دیکر صرف سُننے والے رہو (یعقوب ۱ باب ۲۲) اور اسیطرح متی ۷ باب ۲۱ مین بہی ہے اور گلتیونکے ۴ باب ۴ مین ہے کہ جب وقت پورا ہوا تب خدا نے اپنے بیٹے کو بہیجا جو عورت سے پیدا ہو کے شریعت کے تابع ہوا انتہے اب سمجھنا چاہیے کہ شریعت توریت مین مندرج ہے اور جتنا شریعت مین داخل ہے احبار ۱۲ باب ۳ ختنہ لینا شریعت مین داخل ہے خروج ۱۲ باب ۲۵ - احبار ۲۵ باب ۳ و ۷ - ۳ - امثال ۸ ۲ باب ۸ خرقیل ۸ باب ۸ یرمیاہ ۱۵ باب ۱۰ - اور ۱۵ زبور ۵

سور کا گوشت نکہانا شریعت مین داخل ہے احبار ۱۱ باب ۷ استثنا ۱۴ باب ۸ یسعیاہ ۶۵ باب ۳ و ۴ و ۶۶ باب ۱۷ آپ کو پاک اور طاہر رکہنا شریعت مین داخل ہے احبار ۱۵ باب ۱۶ - ۱۹ استثنا ۲۳ باب ۱۰ و ۱۱ - عورتونکو مہر دینا شریعت مین داخل ہے خروج ۲۲ باب ۱۶ پیدایش ۳۴ باب ۱۲ استثنا ۲۲ باب ۲۹ اول سموئیل ۱۸ باب ۲۵ اور اسیطرح کی بہت سی باتین شریعت کی ہین کہ یہہ سب مسلمانونمین رائج ہین مگر عیسائی لوگ ایک بہی اونمین سے بجا نہین لاتے بلکہ اوسکی برخلاف سراسر عمل کرتے ہین چنانچہ شراب کو انجیل مین جنجہی لکہاہے اول قرنتیونکا ۶ باب ۹ و ۱۰ - احبار ۱۰ باب ۹ اور عیسائی لوگ سکرمنٹ کے دن شراب بڑی عبادت سمجہکر پیتے ہین جوتی اوتارنیکا حکم ہے خروج ۳ باب ۵ یشوع ۵ باب ۵ - اعمال ۷ باب ۳۳ اور یہہ ٹوپی اوتارتے ہین

ختنہ کا حکم ہے پیدایش ۱۷ باب اور یہہ موے زیر ناف تک نہین دور کرتے

طاہر ہونیکا حکم ہے احبار ۱۵ باب ۱۶ - ۱۹ - استثنا ۲۳ باب ۱۰ و ۱۱ - اول سموئیل ۲۱ باب ۴ - ۲ - سموئیل ۱۱ باب ۴ - ۲ قرنتیونکا ۷ باب ۱ - اور یہہ آبدست تک نہین لیتے

کتے کی قیمت تک خدا کے حضور مین ناپاک ہے استثنا ۲۳ باب ۱۸ اور یہہ کتے کو بھی ناپاک نہین سمجھتے

سور کا گوشت چھونا تک منع ہے استثنا ۱۴ باب ۸ - احبار ۱۱ باب ۲۶ - اور یہہ مسیحی سور ہضم کرجاتے ہین

کتاب مقدس کو نہایت تکریم کے ساتھہ رکھنے کا حکم ہے احبار ۲۶ باب ۱۵ - استثنا ۴ باب ۲ یہہ اوسے جوتون کے تلے اور پانوکے پاس رکھتے ہین اور لکھے ہوئے ورقون سے چوتڑونکا کو پونچھتے ہین

خدا کے نام کی قربانی گذراننے کا حکم ہے احبار ۷ باب اور یہہ خدا کا نام بھی لیکر جانور ذبح نہین کرتے

عورتون کو حیض و نفاس تک ناپاک رہنے کا حکم ہے احبار ۱۲ باب ۲ - ۵ - اور یہہ خون حیض و نفاس تک ناپاک نہین سمجھتے

خدا کو ایک جاننے کا حکم ہے خروج ۲۰ باب ۳ - اور یہہ اوسمین نہ صرف ایک بلکہ تین تک کا شمار بڑہاتے ہین

نہ ناچ دیکھنے اور نہ گانا سننے کی اجازت ہے دیکھو رومن تفسیر متی ۱۴ باب ۶ صفحہ ۱۱۲ اور یہہ آپ بھی ناچتے اور گاتے ہین بلکہ پادری ہین لوتہر صاحب [illegible] گانے پر تہے [illegible] کوئی پادری ایسا ہوگا جسے گرجے مین گیت گانا نہ آتا ہو (ہندی تواریخ کلیسا چھاپہ بپٹسٹ مشن صفحہ ۲۲۶) اگر کوئی کہے کہ حضرت داؤد صندوق عہد کے آگے ناچے تہے اور اسیطرح حضرت مریم بہن حضرت ہارون کی وغیرہ تو اوسکا جواب یہہ ہے کہ وہ ناچنا خدا کو راضی کرنیکے لئے تہا اور یہہ شیطان کو خوش کرنے کے لئے ہے

حضرت عیسیٰؑ نے آپکو خدا کا بندہ اور رسول کہا ہے مرقس ۱۰ باب ۴۴ یوحنا ۱۷ باب ۹
اور یہہ نہ صرف حضرت عیسیٰؑ کو بلکہ آپکو بہی خدا کے فرزند جانتے ہین

سنیچر کو سبت سمجھکر عبادت کرنیکا دستور تہا خروج ۲۰ باب ۸ و ۹ ۔ اور یہہ اتوار کو سبت
مناتے ہین

سود نہ لینے کا حکم ہے احبار ۲۵ باب ۳۵-۳۷- اور یہہ اوسکے لئے ہا ہنیے کوٹہیان
جاری کرتے ہین اور عدالت سے سود دلانے کو فتوے لینے ڈگری تمام ملک مین جاری
ہوتی ہے یعنے یہہ کہ نہ صرف آپ سود لیتے بلکہ اورونکو بہی سود دلواتی ہین

عورت کو مرد کے تابعدار رہنے کا حکم ہے افسیونکو ۵ باب ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ - اول
پطرس ۳ باب ۶ ۔ اول طمطاوس ۲ باب ۱۴ ۔ اور انہین مرد عورت کی بعد آرگی
باوجود اسکی عیسائی آپکو توریت وانجیل کا پیرو کہتے ہین اب کون اس بات کا انصاف کرے
کہ عیسائی لوگ توریت وانجیل کی پیروی کرتے ہین یا مسلمان

ان سب باتون پر غور کرنے سے معلوم ہو جائیگا کہ ان عیسائیونکا کہانا ہرگز مسلمانون کو
حلال نہین کیونکہ یہہ وہ عیسائی نہین ہین جو پیشتر حواریونکے سامنے تہے اور انجیل ہی
کے حکم کے بموجب ان عیسائیونکے ساتہہ کہانا ہرگز جائز نہین ہے کہ اگر کوئی بہائی
کہلاکر حرامکار یا لالچی یا بت پرست یا گالی دینیوالا یا شرابی یا ظالم ہو تو اوس سے
صحبت نہ کہنا بلکہ ایسے کے ساتہہ کہانا تک نہ کہانا اول قرنتیونکا ۵ باب ۱۱ گلاتیونکا
۲ باب ۱۲ یوحنا ۳ باب ۹ - اور عجیب یہہ ہے کہ عیسائی عقیدہ کی کوئی بات انجیل
وغیرہ سے ثابت نہین ہوتی مثلاً تثلیث کا لفظ کسی انجیل مین موجود نہین صرف زبانی
یہہ محاورہ ٹہرالیا گیا ہے اصطباغ ختنہ کا قایم مقام کسی انجیل سے ثابت نہین ہوتا
اور کہین مسیح کا حکم نہین ہے کہ عشاء ربانی عید فصح کی جگہہ کیا کرو اور عید فسح کو
نہ مانو اور اتوار سنیچر کے بدلے سبت سمجہا جاسے بلکہ حواریون سنیچر ہی کو سبت مانتے

متی ۲۴ باب ۲۰ اور خوبی یہہ کہ جمعہ کا دن جو عیسائیون مین گڈفرائی ڈے یعنی پیدایش مسیح کا دن ہے اور جمعہ کا دن کہ جسمین قصہ صلیب واقع ہوا اور بموجب عقیدہ عیسائی اوسی دن نجات کا کام پورا ہوا یوحنا ۱۹ باب ۳۰ اوسی اتوار اور سنیچر دونونسے زیادہ فضیلت ہے،

سکرمنٹ ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی احل النکاح وحرم السفاح وخلق الانسان من نطفۃ امشاج ثم جعلہ سمیعا بصیرا۔ وخلقکم من نفس واحدۃ وجعل منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء وقدرہ تقدیرا والصلوۃ علی من ارسل الی الخلق کافۃ وبعث ہادیا الی الناس بشیرا ونذیرا وعلی الہ واصحابہ الذین طہروا عن رجس الشرک والطغیان تطہیرا قال اللہ تعالی جل شانہ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث وربٰع

پس نکاح کرو جو خوش لگے تمکو عورتون سے دو دو اور تین تین اور چار چار عیسائی لوگ مسلمانو کو اس بات پر الزام دیتے ہین کہ انکے یہان چار جوروان کرنیکا حکم ہے لیکن مسلمانونمین یہہ حکم اسلئے ہے کہ چار سے زیادہ جوروان کرنا جایز نہین ہے نہ یہہ کہ ہر شخص چار سے کم جوروان نکرے چنانچہ ہزارون لاکھون مسلمان انکھو نکے سامنے موجود ہین کہ اونکی صرف ایکہی بی بی ہے چونکہ دنیا عالم امتحان ہے اسمین تعلقات سے فارغ رہکر تو ہر شخص خدا کی طرف دل لگا سکتا ہے مگر وہ جو با عیال ہوکر خدا کو نہ بہولے اوسیکا اعتبار ہے کیونکہ خدا ہے عالم غیب ہر شخص کے دلکو جانچتا ہے اور کسیکی بندگی کا وہ محتاج نہین حضرت ابراہیم کے بیٹے کی قربانیکا خدا حاجت مند نہ تہا اگر حاجت مند ہوتا تو کیون معاف کرکے اوسکے عوض مین برہ ابراہیم کو بہیجتا مگر حضرت ابراہیم کے لئے یہہ امتحان تہا

پس اول طمطاوس ۳ باب ۲ - اور طیطس ۱ باب ۶ مین جو پادریون کا حکم ہے یہہ صرف نگہبانون یعنے پادریون کے لئے ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ عیسائیون مین اون دنون کئی جوروان کرنیکا دستور تہا تب اس قانون کے مقرر کرنے کی حاجت ہوئی ورنہ ضرور کیا تہا جو اسکا بند وبست کیا جاتا اور یہہ قانون بہی صرف پادریونکے لئے مقرر ہوا چنانچہ اون دونون آیتون سے ظاہر ہے اور اس حکم سے اور عیسائیونکو کئی جوروان کرنیکی ممانعت نہین ہے اور پادرینکو بہی اس حکم کے مطابق ایک جورو سے زیادہ کرنا غیر مناسب ہے مگر گناہ ہرگز نہین ہے جیسے کہ اوّل قرنتیونکے ۷ باب مین لکہا ہے کہ . . . . . .

مرد کے لئے یہہ اچھا ہے کہ عورت کو نچہوئے اور اسی باب کے ۸ مین مردون اور بیوا عورتون کو شادی نکرنیکی صلاح دی گئی ہے مگر اس صلاح کے برخلاف کرنیوالونکو کچہہ گنہگار نہین ٹہرایا چنانچہ آج تک ایسا ہی ہوتا ہے اور اوسکے لئے ایک اور دلیل یہہ ہے کہ علما رومن کاتہولک آپ بے جورو رہتے اور عیسائیونکو جو اونکے معتقد ہین جورو کرنے سے منع نہین کرتے اسیطرح اوّل طمطاوس ۳ باب ۲ کی مطابق جو پادری کہ ایک جورو کرین تو اونکے پیروون کو کئی جورو کرنا ناجایز نہین ہے

اور لطیفہ یہہ ہے کہ پادریان رومن کاتہولک پادریان پراٹسٹنٹ کو ایک عورت کرنیکی بابت ویسا ہی ملزم ٹہراتے ہین جیسا کہ علما پراٹسٹنٹ مسلمانونکو چار عورتین کرنیکی بابت ہندی تواریخ کلیسا سے معلوم ہوا کہ حواریونکے زمانہ مین اور اوسکے بعد عیسائیونر ہی وغیرہ بت پرستون کے ہاتہہ سے بڑی بڑی مصیبتین سہتی تہین اکثر بہاگتے اور وطن چہوڑنے اور پہاڑون وغیرہ مین چہپے رہنے کے سالہا سال حاجت رہتی تہی بیشتر طرح طرح کی اذیتون کے ساتہہ قتل کئے جاتے بیٹے کو باپ کے اور باپ کو بیٹے کے کی یہہ حالت دیکہنی پڑتی تہی اور جب مار ڈالی جاتی تو رعورتین اور بچے تباہ پہرتے تہے اور جب بہاگتے تو سب

گہر کو ساتھ لیکر بیابانون اور جنگلون اور پہاڑون مین عورتون اور بچون سمیت رہنا مشکل پڑتا تہا مخزن مسیحی صفحہ ۱۲۷ مطبوعہ فروری سنہ ۱۸۴۹ء مین پادری والش صاحب مصر کے اندرونی قبرونکی بیان مین لکہتے ہین کہ وس بارکی خوفناک تکلیفات مین جو روم کے شاہون نے عیسائیونکو پہونچائی وہ انہین تاریک غارون مین پناہ لیتے اور اپنے مُردونکو دفن کرتے تہے اسلیئے اون دنونمین بہت جوروان کرنا اور عیال دار ہونا بُرے دکہونکا سبب تہا چنانچہ اول قرنتیون کے ۷ باب ۲۶ - ۲۹ - مین بہی اسکا مذکور ہے

اب سنو استثنا ۲۱ باب ۱۵ مین لکہا ہے اگرکسی کی دو جوروان ہون الخ یہان آیت کے مضمون سے صاف دو جوروان ایک ساتہ ہونا ظاہر ہے دیکہو تفسیر اسکاٹ انگریزی مطبوعہ نیویارک سنہ ۱۸۱۱ء و سنہ ۱۸۱۲ء وغیرہ ہان دو حقیقی بہنونکا ایک ساتہ جورو بنانا احبار ۱۸ باب کے مطابق منع ہے اور یہی شارع اسلام کابہی حکم ہے اور پیدایش ۱۸ باب ۱۹ اور ۱۶ باب ۳ و ۴ و ۲۵ باب کے بموجب حضرت ابراہیم نے تین عورتین کین حضرت بی بی سارہ اور حضرت بی بی حاجرہ اور حضرت بی بی قطورہ اور اگر بی بی قطورہ وفات بی بی سارہ کے بعد عقد حضرت ابراہیم مین آئی ہون تو بہی بی بی سارہ اور بی بی حاجرہ کا اتفاق بالاتفاق ہے حضرت موسیٰ کے دو جوروان تہین ایک حضرت بی بی صفورہ اور دوسری ایک کوشی شاہزادی یوسیفس نے بیان کیا کہ جسوقت موسیٰ فرعون کے بیٹی کا لڑکا کہلایا گیا اوسوقت مصری فوج کا سپہ سالار ہوکر اوسنے کوشیون کو شکست دی اور ایک کوشی شاہزادی سے شادی کی کوئی سبب نہین ہے کہ یہہ بات سچ ہو اگرچہ وہ پاک کتاب مین لکہی نہین گئی (بعینہ نقل از لغت کتاب مقدس مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۴۵ء صفحہ ۲۵۸)

اور پیدایش ۳۵ باب ۲۳ - ۲۶ مین لکہا ہے کہ حضرت یعقوب کی چار عورتین تہین لیاہ اور راحیل جو دو نون حقیقی بہنین تہین اور ان دونوکی دو لونڈیان ان چارون سے بارہ بیٹے اور ایک بیٹی حضرت یعقوب کی تہی اور حضرت سموئیل نبی جنہون نے حضرت داؤد

کو بہی مسح کیا (اول سموئیل ۱۶ باب ۱۳) اور جو شفاعت کے اقتدار مین موسیٰ سے
مشابہ کئی گئے ہین (یرمیاہ ۱۵ باب ۱ و ۹۹ زبور ۶) اونکے باپ کی دو عورتین تہین (اول
سموئیل ۱ باب) پس جب ایسے مقبول نبی کی باپ کی دو بیبیان تہین اور اونین سے ایک سے
حضرت سموئیل پیدا ہوئے اگر ایک سے زیادہ جوروان کرنا حرام ہوتا تو خدا ایسے انبیاء
علیہم السلام کو ایسی عورتون سے نہ پیدا کرتا اور یہی حال حضرت اسحاق اور تمام بنی اسرائیل
کا بہی ہے جو اپنے باپ کی دوسری بی بی سے پیدا ہوئے اب دو چار جوروان کرنے
کی جواز مین اس سے زیادہ واضح دلیل اور کیا چاہئے اور ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲ و
۳ مین لکہا ہے اور جو خداوند کی نظر مین درست ہے سو یواس یہویدہ کاہن کے
جیتے جی کیا کرتا تہا اور یہویدہ نے اوسکے لئے دو جوروان کر دین اور اوسکے اوسنے
بیٹے اور بیٹیان ہوئین انتہی چونکہ یواس بادشاہ یہویدہ سردار کاہن کے جیتے جی وہی
کام کرتا رہا جو خدا کی مرضی کے موافق تہی تو دو جوروان کرنا مرضی الہی کے برخلاف نہوگا
اور خود اوس سردار کاہن نے جو توریت مین بہت دیندار لکہا ہے جیسا کہ ۲ تواریخ
۲۴ باب کے اگلے پچہلے بابونکے پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے یواس بادشاہ یروسلم
کو دو جوروان کر دین تہین تو اور کون اوس بات مین الزام لگا سکتا ہے اور حضرت
داؤد نبی (اعمال ۲ باب ۳۰) نے سو جوروان کین دیکہو ۲ سموئیل ۳ باب ۲ و ۵ و ۱۴ و ۱۵
۱۶ و ۵ باب ۱۳ و ۱۱ باب ۲۷ و ۱۵ باب ۱۶ و اول تواریخ ۳ باب ۱-۹ و ۱۴
باب ۳-۷ اول سموئیل ۲۵ باب ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ - اول سلاطین ۱ باب ۱-۴
اگر کوئی کہے کہ داؤد کی سو جوروان نہ تہین تو وہ آپ ہی گن کر ثابت کر دے کہ کتنی
جوروان تہین

متی اول باب مین مسیح کو داؤد اور ابراہام کی نسل لکہا ہے اس سے ظاہر ہے کہ
داؤد کا رتبہ اور بزرگی بڑا ابراہام کی برابر ہے ورنہ اگر صرف داؤد کی بادشاہت سے

مراد ہوتی تو مسیح ابن سلیمان ابن ابراہام لکہا ہوتا
بیبل مین حضرت داؤد کی بڑی عظمت کے ساتہہ تعریف ہے وہ معزز نبی مورد الہام
تہا جب تک کہ زندہ رہا اور سوا اوریاہ کی جورو کی اور کثرت ازواجی مین حضرت داؤد پر
الزام نہین لگایا گیا ہے اور حضرت داؤد کی زبور کتب مقدسہ عیسائی اور یہودیون مین
کمال عظمت کے ساتہہ موجود ہین اور اول سلاطین ۵ باب ۵ مین ہے اسلئے کہ
داؤد نے خداوند کی نگاہ مین نیکوکاری کی اور جب تک جیتا رہا خداوند کی کسی حکم سے
روگردان نہین ہوا سوا اوریاہ حتی کے جورو کی بات کی انتہے مفتاح الکتاب رومن صفحہ
۱۲ بہلی بیبل مین داؤد کو نبی لکہا ہے اور تواریخ کلیسیا رومن جلد اول مقدمہ ۲ دفعہ ۱۲
صفحہ ۷ مین لکہا ہے کہ داؤد آپ فضل الہی سے ایک نبی تہا اور اعمال ۲ باب ۳۰ مین
حضرت داؤد کی بابت یون لکہا ہے سو اس سبب سے کہ نبی تہا اور جانتا تہا کہ خدا نے
اوس سے قسم کہائی ہے کہ مین تیری نسل سے جسم کی رو سے مسیح کو ظاہر کرونگا انتہے
دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۶۰ و ۲۶۱ مین پادری اگسٹس براڈ ہیڈ صاحب فرماتے
ہین کہ داؤد نہ صرف مسیح کا باپ دادا تہا بلکہ مسیح کی جو علامتین پورانے عہدنامہ مین پیش
کی گئین اون سبہون مین بڑی علامت وہی ہے گویا داؤد ہی مین مسیح مخصوص
اور ممسوح کیا گیا چنانچہ پاک نوشتون مین دونون کے ممسوح ہونیکا ایسا ذکر ہے کہ گویا وہ ایک ہی
ہین انتہے پس سب سے زیادہ مشہور صفت جو حضرت داؤد سے علاقہ رکہتے وہ یہی کہ حضرت
داؤد کثیر الازواج تہے اور اس حالت مین بقول پادری اگسٹس براڈ ہیڈ صاحب یہی صفت
حضرت عیسے مین قرار دینا چاہئے اور یہہ صرف پادری صاحب کا عقیدہ ہے حالانکہ اسی
کتاب کے صفحہ ۲۰۰ مین بہی پادری صاحب فرماتے ہین کہ داؤد ہمارے مانند خطاکار
اور گنہگار تہا انتہے
اور حضرت سلیمان کی سات سو جوروان اور تین سو حرم تہین اول سلاطین ۱۱ باب ۳ ا

اور حضرت سلیمان پر بہی کثرت ازواجی کا کہین الزام نہین ہے سوایت پر سلوتین مین شادی
کرنیکی کہ جنبی عورتونکے ساتہہ شادی کرنا بنی اسرائیل کے لیئے ناجایز تہا (استثناء باب ۷
اور حضرت سلیمان کے بیٹے رحبعام کی ۱۸ جوروان اور ۶۰ حرمین تہین ۲ تواریخ ۱۱ باب ۲۱
اور حضرت سلیمان کے پوتے ابیاہ کی ۱۴ جوروان تہین ۲ تواریخ ۱۳ باب ۲۱ — اور
حضرت جدعون کی بہت سی جوروان تہین (قاضیونکا ۸ باب ۳۰) دینی و دنیوی تاریخ
صفحہ ۲۲ مین ہے کہ لمک کے ایکہی وقت مین دو جوروان تہین انتہی
اور عیسو برادر یعقوبؑ کی دو جوروان تہین (دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اسٹنس ٹیمپل
مطبوعہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۶۲ء صفحہ ۸۲ اور اسیطرح اور بہت بادشاہون بنی اسرائیل
اور یہود مین کثرت ازدواج کا ذکر ہے سبکا لکہنا طول ہو جائیگا اور عیسائیون مین ایک فرقہ
مورمن نامی ہے اونمین ہر عیسائی کو بارہ عورتین رکہنے کی اجازت ہے اور اندنون
اونکا پیشوا جسکا نام برگم ینگ بکسر اول و سکون ثانی و فتح ثالث کہ کاف فارسی است
و فتح خامس و سکون نون و کاف فارسی اوسکے پاس پچاس جوروان ہین اور
عیسائی عقیدہ کے بموجب حضرت عیسیٰؑ دو جورونکے شوہر ٹہرتے ہین پرانی کلیسیا یعنے یہودی
جماعت کی اور دوسری نئی کلیسیا یعنے عیسائی جماعت کے (غزل الغزلات ۴ باب ۵
۱۲- ۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۲ مکاشفات ۴ باب ۱۲ باب او ۱۹ باب ۷ و ۲۱ باب ۹ و
۲۲ باب ۱۷ مفتاح الکتاب صفحہ ۸۴ ۲ و ۸۶ ۲) اور مارٹین لوتہر نے فلپ نامی ایک
شخص کو دو جوروان رکہنے کی اجازت دی اور بعضے جگہہ مین مارٹین لوتہر صاحب فرماتے
ہین کہ انسان دس یا زیادہ جوروان ایک ساتہہ رکہہ سکتا ہے (مسٹر مین وبی میت) ازمرات الصدق
جسکے پادری بیڈلی صاحب نے انگریزی مین تالیف کیا اور طامس نکلس صاحب نے
بادشاہ مریا انجلو صاحب ترجمہ کیا مطبوعہ گوالیار ۱۸۵۱ء صفحہ ۹۴ — اور آٹہوین ہنری
بادشاہ نے جو انگلستان کے پراٹسٹنٹونکا مربی تہا اپنی نکاحی بی بی کیتھرائن کے ساتہہ

انیس۱۹ برس رہنے کے بعد کہ اسی عرصہ مین دو اور عورتین الیزبتہہ ٹیالبیس نامی سر گلبرٹ ٹیاباس کی بیوہ اور مریابلین انابولین کی بہن بہی رکہتا تہا بے اجازت پوپ اور پارلیمنٹ کے اپنے ملکہ کہترائین کے جیتے جی انابولین کے ساتہہ شادی کرلی جو موجب بعضے لکہنے والون کے اوسکی حرام بیٹی تہی (دیکہو لنگارڈ کی تواریخ انگلنڈ جلد ۴ - اور سانڈرس کی کتاب دینی انگریزی تفرقہ پروانڈن کے صفحہ ۱۵) - ازدرات الصدق مطبوعہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۹۰ و ۴۰ - اور جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ وغیرہ مین بہی یہی مذکور ہے اور ہندوئین منو کے شاستر کی ۹ آدہیاے ۴۹ اسکے اشلوک سے ظاہر ہوتا ہے کہ برہمن چاہے تو چار جورو کرلے (دین ہندکی تحقیق مصنفہ پادری آتہہ صاحب پادری ڈیوپورٹ صاحب مطبع امریکن مشن لدہیانہ مطبع ترکٹ سوسائٹی کے باہتمام پادری ویری صاحب ۱۸۷۱ء صفحہ ۵۲) اس سے ظاہر ہے کہ ہندوؤن کی نہایت شریف قوم یعنے برہمنون مین ازروے حکم شاستر ہنود چار جوروان تک کرنا جایز ہے اگرچہ اور قومون اہل ہنود مین اسکا جواز ہو اور جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۷۲ - ۱۷۸ - لکہتے ہین قولہ سی زر یعنے قیصر کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانہ مین ہمارے باپ دادا کے ہان یہہ رسم تہی کہ دس بارہ آدمیون مین ایک جورو ہوتی تہی - پلوٹارک صاحب لکہتے ہین کہ قدیم اہل یونان کے یہان بہت سے نکاح کرنے جایز تہے مگر شرط یہہ تہی کہ اگر سپاہی جوان ہون اور انکو کہین اور بہیجے جائین تب وہ نکاح کرین افلاطون اور یوریپائی ڈیز (یعنے یورپ مؤنس) حکیمون نے بہی ایک سے زیادہ نکاح کرنیکے جواز مین کتابین لکہی ہین - قدیم اہل روم حد سے زیادہ مہذب تہے اگرچہ اونکو ایک سے زیادہ شادی کرنیکے ممانعت نہی لیکن اونہون نے کبہی زیادہ شادیان نہین کین کہتے ہین کہ اول مارک آینٹونی نے اس رسم کو ترک کیا اور دو بیبیان کین تہین اور زمانہ سے اکثر اہل روم تہے اوڈوسی ایشن اور نورپسیس اور اور اگرگیس (یعنے ارقدوس) بادشاہون کے زمانہ تک ایک سے زیادہ شادیان کرتے

رہے لیکن آرگیڈیش نے پہلے ہی پہل ۳۱۲ ع مین اس امر کی ممانعت کا قانون
جاری کیا تہا بعدازان ارکیدی اس وٹین ٹنیٹن بادشاہ نے منادی کرائی کہ میری رعیت
مین سے جسکا جی چاہے جتنی بیبیان کرے کچہہ ممانعت نہین ہے اور اس زمانہ کی مدراہے
تواریخ سے بہی یہہ بات ثابت نہین کہ کسی پادری نے اس حکم پر اعتراض کیا ہو ویٹین
ٹینی انیس کانسٹن ٹیشس ابن قسطنطین اعظم کی بہت سی بیبیان تہین کلوتیر بادشاہ فرانس
اور ہنری برٹس اور ہی پیرکیس اور اسکے دو بیٹے ان سب کے یہان ایک سے زیادہ بیبیان
تہین ان بادشاہون کے علاوہ سینٹ ارس حین سس (یعنے ارس تمسس) نے لکہا ہے
کہ لی پن اور شارلی مین کے یہان بہی بہت سی بیبیان تہین — لوتہیر اور اوسکا بیٹا
ارنولفس ہفتم شاہنشاہ جرمن ۸۸۸ ع فرڈرک باربروسا اور شارلی من کا ایک بیٹا
اور فلپ تہے اور ڈیٹس بادشاہ فرانس اور فرنگ کے متقدمین بادشاہون مین جنہون
نے کئی کئی جوروان ایک ہی زمانہ مین کین یہہ ہین گون ٹران گارہی برٹ سیجی برٹ
چل پیرک گون ٹرین کی حرم سرا مین تین تین بیبیان تہین ونی انیدا مرکٹروفہ اور ٹری
جلڈ پر جلدی اور کہتا تہا کہ یہہ میری شرعی بیبیان ہین اور کیری برٹ کے یہان مرفلی ڈا
مارکونسا تہیو ڈو چلڈا بیبیان تہیں ڈمی نیل صاحب پادری خود مقر ہین کہ فرانس کے
بادشاہ بہت سی بیبیان کیا کرتے تہے اور اونکو اسبات کا بہی انکار نہین ہے کہ ڈیگو برٹ
اول نے تین بیبیان کین اور پادری صاحب موصوف کو یہہ بہی اقرار ہے کہ تہیو ڈو بیرٹ
نے ڈیٹری سے اوس حالمین شادی کی کہ جب اوسکا شوہر موجود تہا اور اوسکے پاس
زر جلڈی اوسکی بی بی موجود تہی اور صاحب موصوف یہہ بہی لکہتے ہین کہ تہیو ڈو بیرٹ
نے اپنے چچا کلوتیر کی نقل کی جسنے کر ہو ڈومر بیوہ سے تین جورون کے ہوتے نکاح کیا تہا
اب انجیل کے مندرجہ ذیل فقرون سے معلوم ہو جائیگا کہ ایک سے زیادہ نکاحون کو
خدا تعالے صرف پسند نہین کرتا بلکہ برکت دینے کا وعدہ کرتا ہے پیدایش ۱۶ باب ۱۲

ایکزوڈس ۲۱ باب ۱۱ ڈیوٹرونومی ۲۱ باب ۱۷ اول سموئیل ۱ باب ۱ و ۲ و ۱۱ و ۲۰ ایضاً ۲۵ باب ۴۲ و ۴۳ دویم سموئیل ۱۲ باب ۸ ایضاً ۵ باب ۱۳ ۔ ۱ باب ۴ تحم ۱۲ باب ۹ و ۱۴ ۔ ۱۵۲۶ء مین یونی فس صاحب جرمنی پادری نے پوپ گرگری سے مسئلہ پوچھا کہ آدمی کو کس حالت مین دو بیبیان کرنی جائز ہین تو اوس نے یہہ جواب دیا اگر جورو کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ خاوند اوس سے مباشرت نکر سکے تو اوس صورت مین خاوند کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے لیکن اس شرط پر کہ بیمار جورو کی ہر طرح خبرگیری کرتا رہے ۔ عیسائیون نے خود بہت سے کتابین بہت سی بی بیان مجتمع کرنیکی جواز مین لکھے ہین برنارڈو ۔ اوکنس نے جو فرقہ کپی چن کے خیل تھے سولہوین صدی کے وسط مین اس رسم کے اچھا ہونے مین ایک کتاب لکھی ہے اور اسی زمانہ مین ایک اور شخص نے بھی اسی مضمون پر جواب مضمون لکھا ہے اس جواب مضمون کے لکھنیوالے کا اصلی نام لائی سیرس تھا مگر اوس نے اپنی جواب مضمون کا تخلص تھی اوفیلس الیتھوسس اختیار کر لیا تھا ۔ سیلڈن صاحب اپنی کتاب موسوم یوکزر ہبرایکہ مین ثابت کرتے ہین کہ بہت سے بیبیان مجتمع کرنی صرف یہودیون ہی مین جائز نہ تھین بلکہ تمام قومون مین بھی ناجائز تھین مگر سب مین بڑا مشہور آدمی جو ایک سے زیادہ عورتین جمع کرنیکی رسم کی حمایت کرتا ہے جان ملٹن تھا اس شخص نے اپنی کتاب موسوم بجواب مضمون درباب مذہب عیسائی مین اس امر کے ثبوت مین انجیل کے بہت سے فقرے نقل کیے ہین صاحب موصوف لکھتے ہین ۔ کہ علاوہ اسکے خداتعالی نے اپنے تئین ایک استعارہ کی حکایت (از کیل باب ۲۳) مین ایک مرد بنایا ہے جس نے احولا اور احولیا دو بیبیون سے نکاح کیا اگر یہہ رسم اصل مین بری ہوتی تو خدا تعالے اپنی نسبت استعارہ مین بھی اس رسم کو کبھی نہ اختیار کرتا ۔ جس رسم کی انجیل مین ممانعت نہو ہم اوس کو کس دلیل سے برا اور ذلیل کہین کیونکہ انجیل نے کسی ملکی قانون کو جو اوس سے پہلے رائج تھا برا نہین کہا انجیل مین صرف

یہہ حکم ہے کہ ایلڈر اور ڈیکن پادری وہ لوگ بنائی جائین جو صرف ایک جورو رکہتے ہون
اول طمطاوس ۳ باب ۲ اور طیطس ۱ باب ۶ لیکن اسکے یہہ معنے نہین ہین کہ ایک سے زیادہ
نکاح کرنا گناہ ہے کیونکہ اگر گناہ ہے تو یہہ حکم سب کے واسطے عام ہوتا صرف پادریون
ہی کیواسطے نہوتا اس حکم مین یہہ حکمت ہے کہ ایک جورو والے دنیا کے کاروبار مین
اسقدر گرفتار نہونگے جتنا کہ زیادہ جورؤن والے اس لئے یہہ لوگ گرجے کا کام بخوبی
کرسکینگے اور چونکہ اس فقرے کیموافق کئی بیبیان مجتمع کرنیکی صرف پادریونکو ممانعت ہے
اور اور لوگون کو نہین ہے اور یہہ ممانعت بہی کچہہ گناہ ہونیکی سبب سے نہین ہے
اسلئے جیسا مینے اوپر بیان کیا اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سب کو ایک سے زیادہ
بیبیان جمع کرنیکی اجازت ہے اور اکثر لوگون نے اس رسم کو اختیار کیا ہے مینے آخر الامر
مین عبرانیون کی ۱۳ باب ۴ کیموافق اسطرح دلیل کرتا ہون۔ ایک سے زیادہ بیبیان جمع
کرنا یا نکاح یا حرام کاری یا زنا ہو سکتا ہے حضرت موسیٰ نے کوئی چہوتی صورت
بیان نہین کی اکثر ہمارے نبیون نے ایک سے زیادہ بیبیان مجتمع کی ہین لہذا مجہے
یقین ہے کہ کوئی ایسی بے ادبی نکرے گا کہ اس رسم کو حرام یا زنا ٹہرائے کیونکہ انجیل
مین لکہا ہے کہ حرام کارون اور زانیون کو اللہ تعالےٰ سزا دیگا اور خدا تعالےٰ فرماتا ہے
کہ نبی لوگونکا مین خود محافظ ہون پس ایک سے زیادہ بیبیان جمع کرنے نکاح ٹہرا اور
نکاح ہر طرح حلال اور درست ہے اور حضرت موسیٰ ہی فرماتے ہین کہ نکاح کرنا بہت
اچہا ہے اور گناہ نہین ہے۔ لہذا آنحضرت صلعم نے اوس رسم کو جائز کیا کہ جو رسم
صرف عمدہ ہے نہ تہی بلکہ جس کو خدا نے اپنی قدیم کتاب مین مبارک فرمایا تہا اور یہہ
اپنی جدید کتاب مین بہی جائز فرمایا کہ جائز ہے اور عمدہ۔ لہذا ہم آنحضرت صلعم پر ہرگز یہہ
الزام نہین لگا سکتے انتہے پادری فاکس صاحب مشنری لکہنو اپنی کتاب موسوم بہ
اصلاح سہو مطبوعہ امریکن مشن پریس لکہنو باہتمام پادری سمور صاحب ۱۸۷۱ء صفحہ ۲۴۲

۲۷ مین فرماتے ہین کہ تعداد ازدواج کے مقدمہ مین ہم بے تردد تسلیم کرتے ہین کہ نبی اسرا
مین بہی اوس دستور نے رواج پایا تہا اور خدا نے بہی اوسکو منع نہین کیا بلکہ اکثر اونکو برکت
کا وعدہ کیا جو اوسپر چلتے تہے (یعنے کثرت ازدواج کے دستور پر) انتہے اور پہر اپنے کتاب کے
صفحہ ۱۴۷ مین جان ڈیون پورٹ صاحب فرماتے ہین کہ اور یہہ جو عیسائی الزام لگاتے
ہین کہ انحضرت صلعم شہوت پرست تہے یہہ اونکا الزام باطل ہے کیونکہ جب آنحضرت
نے ظہور کیا تو اوس زمانہ مین اہل عرب مین بے انتہا نکاحون کا رواج تہا پس یہہ امر
ظاہرا بیہودہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسا شخص جو شہوت پرست ہو وہ بدکاری اور بدر...
کی کو خود معدوم کردے۔ علاوہ اوسکے جو ہم پہلی اس بات مین بیان کرچکے ہین ہم یہہ بات
بہی آنحضرت صلعم کیطرف سے کہہ سکتے ہین کہ آپ بہی اپنے ہم وطنون کی مانند عورتون سے
بہت رغبت رکہتے تہے اور آپنے یہہ کبہی دعوے نہین کیا کہ مین اون انسانی خواہشون
سے بری ہون جو سب آدمیون کو ہوتی ہین بلکہ برعکس یہہ فرمایا ہے کہ مین بہی تمہین
جیسا آدمی ہون اور بمقابلہ حضرت داؤدؑ کے جو نبی اور بادشاہ تہے اور جنکی تعریف انجیل
مین لکہی ہے کہ وہ ایسے آدمی تہے کہ جو خدا کاسا دل رکہتے تہے انحضرت صلعم ایسے
صاف تہے جیسے ایک برف کا ٹکڑا اونیلکے (پاکدامنی اور عفت کی دیوی) مندر
پر گرا ہوا ہو ساؤل کی دوسری دختر میکل جو حضرت داؤدؑ کی پہلی زوجہ تہی اس زوجہ کو
اوسکے باپ نے آپکی جلاوطنی کے زمانہ مین آپ سے لیلیا اور بعد ازان آپنے برابر
کتنے ہی نکاح کئے مگر بار بار اپنی پہلی زوجہ کا بہی دعوے کئے گئے حضرت داؤدؑ نے ایک
غیر مختون بادشاہ کی بیٹی سے بہی بے تکلف نکاح کرلیا اور اگرچہ آپکے یہان اکثر بیویون
سے اولاد تہی لیکن پہر بہی یروشلم مین حرمین کین اور آخرکار بنت سبع کے مقدمہ مین اپنے
حرام اور خون ناحق بہی کیا جب حضرت داؤدؑ ایسے ضعیف ہوگئے کہ آپ پر ہر چند کپڑے
ڈالے مگر آپکو گرمی نہ پہونچی اور سردی نہ موقوف ہوئی تو یہہ تجویز ٹہری کہ ایک نوجوان باکرہ

عورت بہم پہونچانا چاہئے جو آپکی خدمت کرے اور آپکے ساتھ ہمخواب ہو آپ نے لوگون کو حکم دیا کہ تم ایک نہایت حسین اور نوعمر عورت لاؤ اب ہم پوچھتے ہین کہ کیا ایک نیک آدمی ایسی حرکت کرسکتا ہے یقینی وہ عیسائی جو آنحضرت صلعم پر عیاشی کا اعتراض کرتے ہین اونہین اس انگریزی مثل کا ضروری خیال رکھنا چاہئے کہ جو لوگ شیشن محل مین رہتے ہین اونہین پتھر پھینکنے مین پیش قدمی نکرنی چاہئے انتہٰے

گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۷۵ مین فرماتے ہین کہ بادشاہ روم اور دوسرے بادشاہون نے بہت سی بیبیان کی ہین جو کہ حرمون سے جدا نہین حالانکہ یہہ بادشاہ اور باتون مین نہایت پابند مذہب (عیسائی) کے تھے۔ علاوہ اسکے یہہ بیبیان مشروع تصور کی گئین ہین کیونکہ اگر پہلا فرزند بادشاہ کا چوتھی یا پانچوین یا دسوین بیبی سے ہو تو وہی وارث تخت کا بموجب شرع کے ہوگا اور اوسکی ماں کی ہی عزت ہوتی ہے جو کہ بادشاہ آیندہ کی والدہ کی ہونی چاہئے (حمایۃ الاسلام صفحہ ۳۹ دفعہ ۷۵ مطبوعہ دہلی ۱۲۹۷ھ ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) پس ان سب باتون پر لحاظ کرکے خدا اور رسول کو ملزم نہ ٹھہرانا چاہئے مگر بعض مسلمانون نے جو کچھ احکام الٰہی سے تجاوز کیا اسمین قصور اونہین کا ہے کیونکہ مسلمانونکو صرف چار نکاح تک حکم ہے اور واقعی اکثر سلاطین اسلام نے اس حکم سے یہانتک تجاوز کیا کہ جس سے زیادہ شاید ممکن ہی نہو اور یہی سبب خصوصاً زوال اقبال کا ہوا کیونکہ سلطنت رعایا پروری کے لئے ہے نہ یہہ کہ صرف دن رات عیش کرنیکے لئے ہندستان مین علیش محمد شاہی مشہور ہے جسکے وقت مین خود اوس بادشاہ اور اوسکے شہر دہلی پر نادر شاہ کے ہاتھ سے آفت آئی اور ایران مین فتح علیشاہ بادشاہ کی سقدر جوروان تہین کہ جنسے پانسو بیٹے یعنے فرزند نرینہ پیدا ہوئے اور محمود کابلی کی تین سو عورتون سے گیارہ سو فرزند نرینہ پیدا ہوئے اور واجد علی شاہ نے جنکے ہات سے لکھنو کی سلطنت لیلی گئی ایک قت مین

متفرق فرقون کی نوہزار عورتین جمع کین تہین اور شجاع الدولکی جنہون نے بکسر مین شکست کہائی اور اپنے ساتہہ قاسم علیخان اور شاہ عالم کو بہی مورد زوال کیا تیرہ سو عورتین تہین اور پہلی عورت اونکی حافظ رحمت خان کی دختر تہی جسکے ہات سے نشتر کا زخم ناف پر کہاکر انہون نے جان دی اور غیاث الدین بادشاہ ابن محمود بادشاہ مالوہ کی حرم سرا مین پندرہ ہزار عورتین موجود تہین از ترجمہ مارشمن ہسٹری مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۲۲۹

فصل ۱۴ اب خیال کرنا چاہیے کہ اتنی عورتونکا خدا اور رسول نے کب مسلمانونکو حکم دیا تہا لیکن عیسائی بادشاہون مین سے جنہون نے ایک سے زیادہ عورتین کین وہ اوسی قدیم دستور بنی اسرائیل اور اپنے اپنے وقت کے علما کے حکم یا دینی طور پر خود جائز سمجہکر کین اور اسی سبب سے بعض کے سوا اکثرون نے چار تک کی حد کا لحاظ رکہا اور اوس سے بہت کم تجاوز کیا برخلاف اہل اسلام کے کہ جسطرح عیسائیون نے شراب کی کثرت کو اسقدر رواج دیا کہ اپنے طور پر اوسے بے عیب کر دیا اسیطرح مسلمانون نے کثرت ازدواج کو اسقدر رواج دیا کہ اوسے اپنے طور پر بے عیب کر دیا لیکن خدا کے نزدیک دونون بے الزام نہ ٹہر سکین گے

یہودیون مین چار جورون تک کرنیکا دستور جاری ہے اور اونمین جو مسیح ہوتا اوسکے لئے چہہ چہہ اور چہہ یعنے اٹہارہ جوروان کرنیکے واسطے ۲ سموئیل ۱۲ باب ۸ کے بموجب اونکی شریعت مین فتوے ہے یعنے یہودی لوگ حضرت داؤد کی علاوہ پلگشیم یعنے لونڈیون کے چہہ ازواج خاص شمار کرتے ہین اور ۲ سموئیل ۱۲ باب ۸ مین جو دوبار تمغین ہین یعنے اتنی اور اتنی زیادہ دینے کا خدا نے حضرت داؤد سے وعدہ فرمایا اسکے بموجب مسیح کو چہہ اور چہہ اور چہہ یعنے اٹہارہ جوروان کرنا جائز ہوا اور عیسائیون مین جو شادی کے وقت چوتہی انگلی مین انگشتری پہنائی جاتی ہے اور سو چوتہی انگلی کے کسی اور انگلی مین یعنے پہلی یا دوسری وغیرہ مین انگشتری نہین پہناتے (پادری صاحبونکا اخبار کوکب عیسوی)

رومن کرگسٹر مطبوعہ ۲۹ فروری ۱۸۶۷ء نمبر ۲ جلد ۸ صفحہ ۱۷۵ کالم ۱ باہتمام پادری سمور صاحب اسکا سبب فقط یہی ہے کہ عیسائیون کو چار جورون تک جائز ہین اور پانچ تک کی اجازت نہین ہے افلاطون کی راے مین بہت سی بیبیونسے نکاح کرنا درست تہا قوانین محمد صلعم مین ہے ہر ایک شخص کو چار بیبیون تک سے نکاح کرنیکی اجازت ہے ۔ سواے حرم کے یہہ قید چار بیبیونکے موافق رواج قدیم یہودیونکے تہے اور پورلسنے مضمون سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ اونکے پادریون کی اجازت چار بیبیون تک تہی انتہے بعینہ قول صاحب سیر الاسلام ترجمہ نہیم باب ۵ صفحہ ۲۱۹ مطبوعہ ۱۸۴۵ء

اب رہے وہ بات جو متی ۲۲ باب ۳۰ مین لکہی ہے کہ بہشت مین نہ کوئی بیاہ کرتا نہ بیاہا جاتا ہے انتہے اسکا مطلب یہہ صاف ہے کہ بہشت مین پہر نکاح اور بیاہ نہوگا ورنہ کون کہہ سکتا ہے کہ صرف مرد بہشت مین جاوینگے اور عورتین سب فنا ہو جائینگی اور جب عورتین بہشت مین گئین تو وہان وہ کسکی ہوکر رہینگی اور یہہ کیونکر ممکن ہوکہ فرشتونکی طرح مرد بےسبب اپنے مرتبے سے گہٹ کر نسانیت کے درجے مین بہی شامل ہون اور عورتین بےسبب اپنے مرتبے سے بڑہ کر تذکیر کا منصب بہی حاصل کرین یعنے مرد و عورت دونون نہ مذکر رہین نہ مونث بلکہ مخنث ہو جائین یہہ بات انصاف الہی کے صاف خلاف ہے اور نکاح اسلئے وہان نہوگا کہ بہشت مین گناہ نہین ہے جو طلاق کا باعث ہو اور جب طلاق نہین تو نکاح اور بیاہ کی کیا حاجت ہے اور اسیطرح جانورون مین بہی ایک قسم کی چڑیا سات سکہی کالال نام جسکا نر کچہہ رنگین اور مادہ سب مثل طوطی ہندوستانی کے قد اور رنگ مین ہوتی ہین اونمین ایک نر اور چہہ مادہ نہین اوسکے گرد رہتے ہین اور اسیطرح چہچوندر کا بہی ایک نر اور اوسکے نو مادہ ہوتی ہین اور اسیطرح شہد کی مکہی کہ اوسکی ایک مادہ کے ساتہہ ہزارون نر ہوتے ہین اور یہہ سب انتظام الہی سے مقرر ہے (دی مارگ ایشل آن سکشن جاپہ لندن ۱۸۵۹ء)

صفحہ ۴ اور فورتھ بک چھاپہ لندن ۱۸۵۹ء صفحہ ۳۰

سکرمنٹ ۴

عیسائی لوگ توریت و انجیل کی کچھ بھی تعظیم نہین کرتے بلکہ مسلمانونکو اس معاملہ مین کتاب پرست بتلاتے ہین اور عجب یہہ کہ حلف اوٹھانے کیوقت وہی کتاب توریت و انجیل جو عیسائیو نکے پاؤنکے پاس رکھی رہتی سراسر عزت کے لائق ہوجاتی ہے

ہندی تواریخ کلیسا صفحہ ۲۶۵ مین چھٹوین اڈورڈ بادشاہ کا حال لکھا ہے کہ جب بادشاہ لڑکا اور لڑکونمین کھیلتا تھا کسی چیز کو اونچے پر سے اوتارنا چاہا اور اوسکا ہاتھ وہانتک نہ پہونچا تب اوسکے ساتھیون مین سے کسینے ایک بڑی جلد بیبل کی اوسے دی کہ اوسپر کہڑے ہوکر اوتار لے لیکن بادشاہ نے ایسا نہین کیا بلکہ ناراض ہوکر اپنے اوس ساتھی کو ڈانٹ کر کہا کہ یہہ کتاب پاؤن تلے رکھنے کے لئے نہین بلکہ تعظیم کرنے اور دلمین رکھنے کے لئے ہے انتہے پس مسلمان جو دینی کتاب کی تعظیم کرتے اوس دیندار بادشاہ کیطرح ہین اور یہہ عیسائی لوگ بادشاہ کے اوس ساتھی کیطرح جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۷ کے حاشیہ مین لکھتے ہین کہ یہودی بھی اپنی کتاب کی اسیقدر عظمت کرتے ہیں اور اور وضو بغیر اوسے کبھی نہین چھوتے انتہے

سکرمنٹ ۵

قران مجید کے سورہ احقاف رکوع ۴ مین لکھا ہے وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى

قَوْمِهِمْ مُنْذِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يَا قَوْمَنَا
إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ
مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
يَهْدِيْ إِلَى الْحَقِّ وَإِلٰى
طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

یعنے اور جب متوجہ کردی ہمنے تیری طرف ایک جماعت جنون سے وے سننے لگے قرآن پس جب وہان حاضر ہوئے بولے کان دہرکے سنُن اور جب تمام ہوا پہر گئے اپنے قوم کیطرف متنبہ کرنیکو بولے اے ہماری قوم ہمنے سُنی ایک کتاب جو نازل ہوئی ہے موسے کے بعد تصدیق کرتی ہے اوسکو جو اوس سے پہلے ہے ہدایت کرتی ہے طرف حق کے اور طرف سیدہی راہ کے انتہٰے
از شہادت قرآنی صفحہ ۲۶

علماء عیسائی اسپر یہہ اعتراض کرتے ہین کہ جنونکو انسانی شریعت سے کیا کام ہے اور نبی آدم مین سے کیسے جنونپر نبوت کا دعوے کیا ہے وغیرہ دیکہو رسالہ ابطال اسکا جواب یہہ ہے کہ اگرچہ طالمود وغیرہ مین ہوا جن وغیرہ کو حضرت سلیمانؑ کا تابع لکہا ہے لیکن قطع نظر اسکے اول پطرس ۳ باب ۱۹ مین لکہا ہے اور اوسنے (یعنے مسیحؑ نے) ان روحون کے پاس جو قید تہین جا کر منادی کی انتہٰے یہان انگریزی عہد بادشاہ جیمس والی بیبل چہاپہ لندن سنہ ۱۸۶۱ء مین پریزن لکہا ہے جسنے قید یعنے ہیل دیکہو ویبسٹر کالم ۳ صفحہ ۵۲۵ مطبوعہ سنہ ۱۸۵۳ء اور اور انگریزی انجیلونمین پرزن ایک جگہ صرف ہیل ہی لکہا ہے اور مراد اس سے دوزخ یا عالم برزخ یا عالم ارواح عبرانی مین شئول اور یونانی مین ہاڈیز ... اور پہر اول پطرس ۴ باب ۶ مین لکہا ہے

کہ مُردونکو بہی انجیل سنائی گئی کہ وے آدمیون کیطرح جسم کی راہ سے گنہگار ٹہرین لیکن
خدا کے آگے روح سے جیوین انتہے اور اسیطرح فلپیون کے ۲ باب ۱۰ مین بہی ہے اب
خیال کرنا چاہئے کہ بندگی اور توبہ صرف اسی دنیا کی زندگی مین انسان کر سکتا ہے اور
مرنیکے بعد انجیل منکروہ کیا کریگا اور جن تو اسلامی عقیدے کے بموجب اس دنیا
مین قران کے معتقد ہوئے اور ہر ذی عقل کو خدا کی فرمان برداری سے چارہ نہین
ہے کچہہ انسان پر منحصر نہین کیونکہ شیطان جو رانده درگاہ الہی ہوا وہی خاکی جسم سے جلتا
مگر طاعت الہی مین قاصر ہو کر سزا سے بچ نسکا پس جب شیطان آدم خاکی کے سبب
گنہگاری مین مبتلا ہوا تو جنونکو بنی آدم مین کسی پیغمبر کے وسیلے خدا کی مرضی پہچانا کیا تعجب
ہے کیونکہ اول قرنتیو نکے ۶ باب ۲ و ۳ کے مطابق انسانکا مرتبہ راستبازی کی حالت
مین جبکہ فرشتون سے زیادہ ہے تو جنون سے کتنا زیادہ سمجہنا چاہئے اور بدروح
اور دیو جنکا ذکر متی ۷ اباب ۱۸ اور اعمال ۱۶ باب ۱۶ وغیرہ مقامون مین ہے یہہ
بہی تو خاکی جسم سے آزاد مین پہر کیونکر حضرت عیسے اور اونکے شاگردون کے فرمان
پذیر ہوئے کیونکہ اونہین تو جسم انسان سے کچہہ علاقہ نہین ہے پہر انسانکا حکم
ماننا اونہین کیا ضرور تہا اور میزان الحق باب ۲ فصل ۷ صفحہ ۱۴۲ سطر ۴ چہاپہ آگرہ
سنہ ۱۸۵۰ع دوسری چہاپی مین پادری فانڈر نے انہین بدروحونکو جن لکہا ہے

سکرمنٹ ۶

بعضے عیسائی سود کہانیکو مثل نفع تجارت کے جانتے ہین اور اوسکے جائز ہونیکے
لئے اوس توڑون والے تمثیل کو پیش لاتے ہین جو متی ۲۵ باب ۱۴ سے ۳۰
مین ہے اور کہتے ہین کہ اوسوقت ایک توڑے والے سے اوسکے مالک نے جو کہا
تہا کہ تو نے میرا توڑا صرافونکو کیون نہ دیا کہ مین سود سمیت پاتا یہہ سود جائز ہونیکا
اشارہ ہے فقط لیکن یہہ تو دینداری مین ترقی کرنیکی تعلیم ہے کچہہ توڑونکی جمع کرنے

سے انسان کی نجات نہین ہوسکتی اور اسی تمثیل کے ماقبل دس کنواری لڑکی تمثیل ہے کہ
اونمین سے پانچ کو جنکی مشعلین روشن تہین دولہے نے قبول کریا اگر اس تمثیل کو لفظی معنے
کے ساتھ سمجھین تو پانچ عورتین ہر عیسائی کو کرنا جائز ہوسکتا ہے اور پہر اوسی تمثیل جیسا
کہ متی ۲۵ باب ۱۴ مین لفظ مانند اور ۱۳ باب ۱۰ مین لفظ تمثیل کہنا بلی معنی ہوجاتا
ہے بلکہ اوسی تلقین کہنا چاہیے تہا

یوحنا ۱۵ باب امین حضرت عیسٰی نے فرمایا کہ مین سچے انگور کا درخت ہون الخ
پس کیا کوئی سمجہیگا کہ مسیح واقعی انگور کا پیڑ ہے اور متی ۱۳ باب ۳۷ مین لکہا ہے
اچہا بیج کا بونیوالا ابن آدم ہی فقط کیا اس سے کوئی مسیح کو کاشتکار سمجہیگا اسکے سوا
انجیل مین اور کہین سود کا نام تک نہین ہے اور اوسکی ممانعت مین دیکھو ۱۵ زبور
۵ یرمیاہ ۱۵ باب ۱۰ حزقیل ۱۸ باب ۸ و ۱۷ نحمیاہ ۵ باب ۱ خروج ۲۲ باب
۲۵ احبار ۵ باب ۳۶ و ۳۷ استثنا ۲۳ باب ۱۹ امثال ۲۸ باب ۸
اول سموئیل ۸ باب ۳ اسکے سوا اول پطرس ۵ باب ۲ اور اول طمطاؤس ۳
باب ۳ مین جو ناروا نفع کی ممانعت ہے سود کو بہی اسمین شامل سمجہنا چاہیے

اب اگر کوئی کہے کہ بعضے مسلمان بہی تو بطمع نفسانی سود لیتے ہین اسکا جواب یہہ ہے
کہ اسلام کا مدار اونہین کے چال چلن پر نہین ہے بلکہ اعتبار اس بات پر ہے کہ
حضرت آدم سے حضرت نوح تک اور حضرت ابراہیم سے حضرت موسٰی اور حضرت
عیسٰی اور حضرت نبی اسلام علیہم الصلوٰۃ والسلام تک بلکہ ابتک جتنے مخصوصین بارگاہ الٰہی
گذرے ہین کسی کتاب سے ثابت نہین کہ اونمین سے ایک نے بہی کبہی ایکدفعہ
اپنی زندگی مین خواہ اپنے ملک والون خواہ غیر ملک والون سے سود لیا ہو اور
قرآن مجید مین جو کچھ اسکی بابت سخت ممانعت ہے اسے تو سب جانتے ہین کہ
علماء اسلام نے سود کو زنا سے اشد لکہا ہے اس لئے کہ سود لینے والے کے

حقمین الله تعالےٰ نے فرمایا ہے فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
یعنے خبردار ہو جاؤ لڑنیکو الله سے اور اوسکے رسول سے پارہ تلک الرسول اول
ربع رکوع ۵

سکرمنٹ

قال الله تعالےٰ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

سورہ شعرا آیت ۱۹۱ ترجمہ اور بالتحقیق یہہ اوتارا ہے رب العالمین سے اوتارا روح الامین نے اوسے تیرے دلپر تاکہ تو ہووے ایک ڈرانیوالا ہو صاف زبان عربی مین اور بالتحقیق یہہ ہے پہلون کے صحیفون مین اور کیا اونکے واسطے یہہ نشانی نہین ہوئی کہ بنی اسرائیل کے علما اوسے جانتے ہین لہٰذا از شہادت قرانی بر کتب ربانی مطبوعہ لاہور مطبع منشی نول کشور سنہ ۱۸۹۱ع فصل ۱۴ ولیم میور صاحب فرماتے ہین کہ الہامات مندرجہ قرآن کا یہی وہی مطلب ہے جو کتب انبیاء سابق مین لکھا ہے انتہے (دیکھو شہادت قرانی صفحہ ۱۹) اور صفحہ ۳ مین وہ لکھتے ہین قولہ قران کی آیات کثیر مین ایسے قصص و روایات بھی لکھے ہین جو یہود و نصاریٰ کے کتب ربانی مین درج ہین اور بہت مقامات پر ان قصص و روایتون کا وہی مُغل اور وہی طریقہ ہے جو توریت و انجیل مین ہے بلکہ بعض جگہہ تو الفاظ طَابِقُ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ ملجاتے ہین چنانچہ مثلاً آدم اور حوا کا بیان اور نوح اور طوفان اور ابراہیم اور سارا اور اسحاق اور لوط کے قصص الخ لیکن عیسائی لوگ ناواقفی سے اس بات پر مسلمانون کو الزام دیتے ہین کہ یہہ بہشت مین دنیاوی سامان بیان کرتے ہین جیسے حور قصور نہر کوثر سلسبیل شراب طہور درخت سدرہ خرمی انار وغیرہ دیکھو رومن تفسیر انجیل مطبوعہ

الہ آباد ۱۸۶۶؁ء صفحہ ۴۷ اکالم اول واضح ہو کہ قرآن مجید توریت سے بالکل مطابق ہے جیساکہ بابو رام چند صاحب بہی اعجاز قرآن مطبوعہ دہلی ۱۸۷۰؁ء صفحہ ۳۱ مین صریح اقرار کرتے ہین کہ حال دین ابراہیم کا اور اونکا اور اونکی اولاد کا جو قرآن مین مذکور ہے وہ توریت اور تفاسیر یہود و نصاریٰ سے مین پایا جاتا ہے انتہے پہر اعجاز قرآن صفحہ ۴۳ مین لکہا ہے کہ انبیاء سلف کے حالات اور معجزات اور اونکی تعلیمات توحید خدا اور آخرت وغیرہ جو قرآن مین مندرج ہین یقیناً توریت و انجیل سے ہین اور اس واسطے خدا کیطرف سے ہین نہ یہہ کہ بناوٹ انسانی انتہے پر اعجاز قرآن صفحہ ۱ مین مرقوم ہے کہ حال حضرت ابراہیم اور اونکی اولاد و اسحاق اور یعقوب اور یوسف وغیرہ یعنے کل بنی اسرائیل کا توریت اور انجیل اور تفاسیر یہود و نصاریٰ مین قدیم سے مفصل مذکور تہا چنانچہ قرآن مین بہی یہی حالات پائے جاتے ہین انتہے اور بعض جگہہ کچہہ تفاوت بہی ہے مگر وہ تفاوت صریح غلطی ترجمۂ انجیل کے سبب ہے مثلاً قرآن مین ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ اعمال ۱۵ باب ۲۸ و ۲۹ مین ہے کہ روح القدس نے اور ہمنے بہتر جانا کہ تم بتون کے چڑہاوون اور لہو اور گلا گہونٹے اور حرامکاری سے پرہیز کرو انتہے یعنے سور کیجگہہ حرامکاری لکہا ہے لیکن یہہ تو صرف ظاہر ہے کہ اسمقام پر ذکر احکام حلت و حرمت کا تہا یہان محرمات سے علاقہ کیا ہے حرامکاری کو تو جاہل مین لوگ برا جانتے ہین بتون کے چڑہاوے اور لہو اور گلا گہونٹی کیساتہہ حرامکاری کے لفظ کا کیا موقع تہا وہان لفظ سور کا ہونا یقینی مناسب حال ہے کیونکہ حرامکاری کون شخص دلیری سے کرسکتا ہے جسطرح سے لہو اور گلا گہونٹی وغیرہ کو بت پرست جائز جانتے تہے حرامکاری کس قوم مین جائز ہے جسے احکام شریعت کیساتہہ شامل کرنا ضرور ہوا اور اگر یہی سمجہین کہ سوال چار باتونکے اب کچہہ اور ضرور نہین تو چوری اور دغابازی اور راہزنی اور جہوٹہہ وغیرہ ان سب کو جائز سمجہنا چاہیے

پس یہہ مقام حرام کاری کے لفظ کے شمول کا ہرگز نہیں ہے او سطح کے نصیحت کے
اور سیکڑون مقام انجیل مین موجود ہین جیسے اول قرنتیونکا ۶ باب ۹ و ۱۰ مین ہے
کیا تم نہین جانتے کہ ناراست خدا کی بادشاہت کے وارث نہونگے فریب نکہاؤ
کیونکہ حرامکار اور بت پرست اور زنا کرنیوالے اور عیاش اور لونڈی باز اور چور
اور لالچی اور شرابی اور گالی بکنے والے اور ظالم خدا کی بادشاہت کے وارث
نہونگے انتہٰے یہہ تو سور کا حرام ہونا چھپانے کے لئے حرامکاری کا لفظ بجائے
سور کے شامل کیا گیا اور تعجب کہ روح القدس کی تعلیم مین بہی تبدیل کرنیسے
نہ ڈری دیکھو اعمال ۱۵ باب ۲۰ ۲۹ اصل یہہ ہے کہ انجیل مین کوئریاس تہا جسکے
معنے لحم خنزیر ہے اور حال کے نسخون انجیل مین اوسکی جگہہ لفظ پورنیاس لکہا گیا جسکے
معنے زنا چنانچہ ڈاکٹر بنٹلی و مسٹر ریوس جو بڑے مصححین انجیل مین اسی لفظ کو برابر
کو ترجیح دیتے ہین اس مقام پر کہنے کو جی چاہتا ہے کہ اہل کتاب واقعی توریت
وانجیل کو دل لگا کر نہین پڑہتے دیکھو تعلیم الایمان چھاپہ لدہیانہ ۱۸۴۹ء صفحہ
۱۴۲ سطر ۸ مین میرے اس قول پر گواہی جہان لکہا ہے کہ بہت آدمی
جنہون نے نئی پیدایش نہین پائی پاک نوشتے کے ظاہری علم سے بہی جاہل ہین الخ
اگرچہ توریت مین قیامت اور بہشت کی بابت صاف بیان کم ہے چنانچہ یہودیون
مین صادوقی فرقے کے لوگ مُردونکی قیامت اور فرشتون کی ہستی اور آخرت مین جزا
وسزا پانیکا عقیدہ نہین رکہتے تہے (مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲۶) مگر فریسی فرقے
کے لوگ اپنے اس عقیدہ کے سبب کہ وہ خیال کرتے تہے کہ اگر دو مومنین سے
صرف دو بہشت مین جائین تو ضرور اونمین ایک فریسی ہوگا انتہٰے (مفتاح الکتاب
صفحہ ۲۲۷) معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لوگ آخرت او بہشت وغیرہ کے قایل تہے
چنانچہ اعمال ۲۳ باب ۸ مین بہی اسکا ذکر ہے او سینی فرقہ کے لوگ اگرچہ آخرت

کی خوشی کے منتظر تہے مگر جسم کے جی اوٹہنے کی بابت شبہہ رکہتے تہے اور انجیل مین
توریت کی نسبت آخرت کا زیادہ بیان ہے توریت مین لکہا ہے کہ خدا نے
بیابان مین بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تہا کہ مین تمہین اوس زمین مین لاؤنگا جہان
دودہ اور شہد بہتا ہے خروج ۳ باب ۵- اور جب بنی اسرائیل نے نافرمانی کی تب
خدا نے فرمایا کہ وے اس زمین کنعان مین داخل نہو نگے جہان دودہ اور شہد
بہتا ہے حزقیل (۲۰ باب ۱۵) اگرچہ ان آیتون سے مراد ظاہری وہی ملک ہے
جسکا خدا نے حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب و موسیٰ سے وعدہ فرمایا تہا پیدایش
۱۵ باب ۷ و ۱۷ باب ۸ مگر علمائے عیسائی یہہ وعدہ اپنے حقین یہی سمجہتے ہین اور
کہتے ہین کہ وہ کنعان ایک حقیقی کنعان کا اشارہ تہا جو بہشت سے مراد ہے دیکہو
عبرانیونکا ۳ باب ۸-۱۸ و ۴ باب ۶ وہ پس اگر حقیقی کنعان بہشت کو سمجہین
تو دودہ اور شہد کوثر و تسنیم مین بہتا ہے اگرچہ ان نہرونکا نام بالفعل توریت و انجیل
مین نظر نہین آتا پہر مکاشفات ۲۲ باب ۱ مین آبحیات کی صاف ندی اور ۲
آیت مین سڑک کے بیچ اور اوس ندی کے وارپار زندگی کا درخت جو لکہا ہے
یہہ درخت طوبیٰ سے مراد سمجہنا چاہیے اور سونیکی سڑک اور موتی کے در اور لعل
و زمرد و یشم و نیلم و عقیق و شب چراغ اور سنہرے پتہر اور فیروزہ اور زبرجد اور مینی
اور یاقوت اور سنگ سنبلی کی نیوین اور یشم کی دیوار جو مکاشفات ۲۱ باب ۱۰-
۲۵ مین مندرج ہے یہہ تو جنت کا صاف بیان ہے اور مکاشفات ۷ باب ۹
مین لکہا ہے کہ ایک ایسی بڑی جماعت جسے کوئی شمار نہین کر سکتا سفید جامے پہنے
اور کہجور کی ڈالیان ہاتہون مین لیئے اوس تخت اور برہ کے آگے کہڑی ہے
اسمین تخت سے مراد خدا کا تخت اور برہ سے بموجب عقیدہ عیسائی مسیح مصلوب
اور پیدایش ۳ باب ۷ مین حضرت آدمؑ کا حال لکہا ہے کہ انجیر کے پتونکو سیا کر لنگیان

بنائیں اُنہتے اب دیکھو کہ خرمی اور انجیر اور سونا اور جواہرات سب کچھہ بہشت مین بموجب کتب اہل کتاب موجود ہے بعضے علیسائی بہشت کے آسمان پر ہونیکا یقین نہین کرتے (ہدایت المسلمین باب ۹ فصل ۳) اور کہتے ہین کہ زمین ہی پر حضرت آدم کو خدا نے بنایا تہا (نیاز نامہ صفحہ ۶۲) اسکے جواب مین ایک علیسائی عالم نے پاینیر مین جو الہ آباد کا مشہور اور نامور انگریزی اخبار ہے یون چھپوایا ہے قولہ وہ بیان عدن ہی اوسوقت کی زمین اور اوسوقت کے انسانکا نہین ہے جو بہشت کی حالت مین ہو اس نام کا ایک ضلع واقعہ مسوپوتامیہ (یعنے عراق عرب) کا تو بیان ہے اور انسان کی اوس گری ہوئی حالت کا بیان ہے جبکہ اوس زمین اور وہانکے دیولون کا علم اوسے حاصل ہوگیا ہو۔ علاوہ اسکے یہہ بیان بہی کسی الہامی مصنف کا معلوم نہین ہوتا بلکہ محض بیہودہ اور کارخانہ خلقت کے خلاف ہے یہہ جو لکہا ہے کہ اوس باغسے ایک دریا نکلا جسکے چار سر یعنے منبع ہوگئے کسی دریا کے سر یا منبع نہیں ہو سکتے اگرچہ شاخیں ہوجائیں یہہ بہی لکہا ہے کہ یہہ چارون دریا ایکہی دریا سے نکلے جبکہ باغسے خارج ہوئے اور کہا گیا ہے کہ وہ چارون موجود ہی ہین مگر نقشہ پر اس ملک کے ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک سے نہین نکلے علاوہ اسکے یہہ بہی بیان ہے کہ یہہ چارون جہان موجود ہین وہین وہ باغ تہا اور پہلے کہہ چکے کہ چار حصہ ہونے سے پیشتر یہہ دریا باغسے خارج ہو چکے تہے اس طلانہ بیان مختلف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سب مصنوعی ہے سچ یہہ ہے کہ ایکہی دریا ہو گا جس سے باغ عدن سیراب ہو گا اور معلوم ہوتا ہے کہ کسینے تشریس کی اسیری کے بعد توریت مین یہہ شامل کر دیا اسطرح پر کہ کسی مفسر کو نام عدنکا خیال آیا اور اوسنے حاشیہ پر عدن لکہدیا اپنی یادداشت کیواسطے اور رفتہ رفتہ یا سہواً وہ لفظ عبارت مین پہونچگیا اور متن مین راہ پائی اور الہامی عبارت توریت کو بدل ڈالا۔ اوس زمین کے

ملنے کا وعدہ محض ایماندارونسے ہے اور اونہیں بعد مرنے اور قیامت کے بعد حالانکہ وہ زمین آباد ہے اور آباد بہی بے ایمانونسے ہے پیشتر اس سے کہ کوئی کفارہ دیا گیا ہوا سلئے وہ ارض ویران نہین کہے جاسکتے جیسے یسعیاہ نبی علیہ السلام کے کفارہ سے پہر مل سکنے والے بتاتے ہین انتہے لیسے جبس بہشت کا وعدہ عیسائیونسے اونکے مرنے اور قیامت کے بعد بطفیل کفارہ و مصلوبی مسیح ہے وہ بہشت اونکو جو عیسائی نہین ہین اونکی زندگی ہی مین بے قیامت آئے کفارہ و مصلوبی مسیح سے پیشتر ہے ملچکی ہے (از پائنیر) اس سے

مطلب یہہ کہ حضرت آدم کی پیدائش کی جگہہ اور بہشت جسکا ایماندارونسے وعدہ ہوا وہی ہے جو آسمانپر ہے نہ یہہ جو زمین پر اور بے ایمان اوسمین بستے ہین ۵ از بور ۱۶ مین ہے عرش اور سارے آسمان خداوند کے ہین انتہے (از رومن بیبل مطبوعہ ۱۸۶۱ء

مخزن مسیحی صفحہ ۸۰ و ۸۱ مطبوعہ نومبر ۱۸۶۸ء مین پادری والش صاحب فرماتے ہین قولہ کریف نامے ایک صاحب نے ایک ایسی کل ایجاد کی کہ جسکے وسیلے سے جو کوئی چیز جلتی ہو اور اوس سے روشنی پیدا ہو اوسے روشنی کی خاصیت سے وہ چیز آپ ہی جانی جاتی ہے پس جب معلوم ہوا کہ ہندوستان مین سب گرہن ہونے والا ہے تو کتنے ہیئت والون نے (انگلستان سے) ارادہ کیا کہ ایسی کل لیکر ہم ہندوستان کو جائین اور جب سورج چھپ جاوے اور وہ ہالہ نظر آوے تب اوس کل کی معرفت اوس ہالہ کا سبب دریافت کرین

پس آکر دریافت کیا کہ جیسی اس زمین کے گرد خدا نے ہوا بنائی ہے ویسی ہی سورج کے گرد بہی اسیطرح کی ہوا ہے اور جو دہات جیسے لوہا وغیرہ زمین مین ملتے ہین سو سورج مین پگہلتے اور اوبلتے ہوئے پائے جاتے ہین انتہے یہہ مخزن مسیحی مطبوعہ دسمبر ۱۸۶۸ء صفحہ ۹۴ سے ۹۷ مین لکہا ہے ولایت کے ہیئت والون نے تارے

شہابون کی حقیقت دریافت کرنے مین نہایت کوشش کی ہے رات رات بہر بہ اعتبار اپنی اپنی ان منڈلون مین ستارونکو دیکہا کرتے سو کہتے ہین کہ بشرطیکہ چاندنی نہو اور دیکہنے والے اتنے ہون کہ تمام فلک پر نگاہ دوڑا ئی رہین تو بحساب اوسطا ایک گہنٹے مین ۴۲ نظر آتے پہر جو ہم ملاحظہ کرین تو معلوم ہوگا کہ ایسے ستارونکو بہی موجود ہین مگر بسبب سورج کی روشنی کی دکہائی نہین دیتے ایسا حساب کرکے جانا جاتا ہے کہ اوسط مین آٹہہ پہر مین قریب ایکہزار ستارونکے ہر جگہہ گرتے ہین علما مذکور نے یہہ بہی دریافت کیا ہے کہ جو شہاب کسی شہر کے اوپر ہی نظر آوے سو پینتالیس[۴۵] کوس تک دکہائی دیا کرتا ہے مثلاً ایک ایسا دائرہ ہو کہ جسکا قطر نوہ کوس ہو تو اوسکی بیچ جو شخص ہون سو وہی شہاب دیکہینگے اور اوسکے باہر جو ہین سو اور دیکہینگے غرض تمام دنیا مین اتنی جگہہ ہے کہ جس مین آٹہہ ہزار ایسے دایرے بن سکتے ہین اور ایک ایک دایرے کے بیچ ہی مین جو ایک ایک دیکہنے والا ہوتا تو ہر ایک کو جدا جدا شہاب نظر آتے پس یہہ عجیب نتیجہ نکلتا ہے کہ جس صورت مین کہ ایکہی ایسے دایرے کے اندر آٹہہ پہر مین روزمرہ ایکہزار ستارہ ٹوٹتے تو آٹہہ ہزار ایسے دایرون مین یعنے تمام دنیا مین چار کروڑ گرا کرتے یہہ تو ایسا شمار ہے کہ انسان کے سمجہہ مین بہی نہین آتا لیکن حقیقت مین اس سے بہی بہت ہین کیونکہ ہزارون تیر شہاب ایسے چہوٹے ہین کہ بغیر دوربین کے دیکہے نہین جاتے پر چہوٹے ہی نہ رہین جو ہو تو ہیت والون نے گمان کیا کہ چالیس گنا زیادہ دکہائی دین یعنی کمسے کم بحساب اوسطا آٹہہ پہر مین بیس[۲۰] کروڑ گرا کرتے ہین سب لوگون کو معلوم ہے کہ علم ریاضی سے سورج اور ستارونکی پیمایش ہو سکتی ہے اور اونکا حال ایسا معلوم ہو جاتا کہ ایک ایک کا مقدار اور فاصلہ اور گردش کتنی ہی غرض اسیطرح اہل علم ہیت نے شہابونکا بہی حال دریافت کر لیا اور اونکو اتنا معلوم ہوا کہ حقیقت مین یہہ سب چہوٹے چہوٹے سیارے ہین کہ جو اس زمین کی مانند سورج

کے گرد اپنے اپنے دورے پر گردش کر رہے ہین جسوقت کہ ایسے ستارے ہمارے دیکھنے مین آتے تو اوسط مین زمین سے پچیس ۲۵ کوس دور ہین اور ایک لمحہ مین جب تک ہم اوسکو دیکھنے پاتے ساٹھہ ۶۰ کوس چلے جاتے اس سے معلوم ہوتا کہ جیسے اور ستارے ویسے یہہ بہی ایک نہایت تیز روے سے سورج کی گردش کرتے ہین اسکی بہی چالیش ہوئی اور اتنا معلوم ہوا ہے کہ ایک منٹ بہر مین تو ۹۰۰ سو کوس چلا کرتے اونکا مقدار اور وزن بہی دریافت ہوا اونمین سے تہوڑے ایسے ہین کہ نہایت بڑے کہ جنکی موٹائی پاؤ کوس سے کم نہین ہوگی اور وزن اونکا ایک پہاڑ کے برابر ہے لیکن اکثر اونکا وزن ایک ماشہ سے بہی کم ہے پہر اگر پوچہا جاے کہ یہہ تیر شہاب جو سورج کی گردش کرتے سو کتنے عرصہ مین ایک دور طی کرتے جواب اسکا یہہ ہے کہ سبہونکا دور ہنوز نا پایا نہین گیا لیکن اتنا معلوم ہے کہ ۱۸۶۶ع مین نومبر مہینے کے تیرہوین ۱۳ تاریخ جو گرے سو تینتیس ۳۳ برس مین ایک دور طی کرتے ایسا حساب کر کے ہیئت دانون نے آگے سے کہا تہا کہ ۱۸۶۶ع نومبر کی ۱۳ یا ۱۴ تک بہت سے گرنیوالے ستارے نظر آوینگے اور ایسا ہی ہوا اسیطرح ہم کہہ سکتے ہین کہ ۱۸۹۹ع نومبر کی ۴ یا ۵ تاریخ کو پہر شہابونکی وہی جماعت زمین کے نزدیک آکے دکہائی دیگی اور جہلیونمین جب گرا کرتے اونکا دور اور گردش اور ہے مثلاً جو بہادو نکے شروع مین نظر آیا کرتے اونکی گردش ایکسو برس سے کچہہ زیادہ مین تمام ہوتے لیکن البتہ اسلیئے کہ یہہ ایک جماعت مین ہو کر نہین چلتے مگر الگ الگ وہ کم نظر آتے اور ہر برس برس برابر دکہائی دیتے کوئی پوچہے کہ اگر یہہ سیارے ہون تو کس سبب سے فقط دم بہر نظر آتے اور پہر غایب ہو جاتے ہین جواب حال تو یہہ ہے کہ ہر وقت نہین چمکتے رہتے ہین مگر جب آسمان سے اگر ہوا مین لگ جاتے تو اوسکی رگڑ سے یہانتک گرم ہو جاتے کہ پگہل جاتے ہین اور مانند آگ مین ڈالے ہوئے لوہے کے روشنی دیتے لیکن جب سورج کے

گرد گردش کرکے اپنے اپنے دورپر چلتے چلتے پہر ہوا سے نکلجاتے ہین تو کچہہ گرم
نہین رہتے اور وہ پہر ٹہنڈے ہے اور کالے ہوجاتے وہ پتہر اور دہات ہین کسلئے کہ عالمان
نے روشنی کا بہید ایسا کہولا ہے کہ جس چیز کے جلنے سے جو روشنی پیدا ہوتی ہی سو
وہ ہے کیون ہو اوسی روشنی کی خاصیت سے وہ جلتی ہوئی چیز آپہی پہچانی جاتی ہے
کہ کون چیز ہے سو چاہے لوہا ہو یا پارہ ہو جو کچہہ ہو سو جلتے ہی اپنی روشنی ہی سے گویا اپنا
نام ظاہر کرتا ہے اسیطرح جب اہل علم کسی ستارہ یا شہاب کو دیکہین تو اپنی کلون سے اوسکی
روشنی کو جانچ کی بتلا سکتے ہین سو ثابت ہوا کہ شہابون اور ستارون مین وہی دہات
ملتی جو زمین مین بہی ملتے ہین یہہ تو ثابت ہوچکا لیکن اسکا ایک اور بہی ثبوت ہے
بارہا ایسا ہوا کہ یہہ ستارے زمین ہی پر گرے لوگون نے اونکو گرتے دیکہا پہر پاس
جاکر کیا دیکہا کہ یہہ جو شہاب آسمان سے گرا سو پتہر ہے یا لوہا ہے مثلاً امریکہ کے ملک
مین سنہ ۱۸۴۷ع مین دن کو ایک ایسا ستارہ ٹوٹا کہ جسکی روشنی باوجود سورج کے موجود ہونے
کے ظاہر ہوئی اور اوسکا ایسا سنناٹا کان مین پڑا کہ گویا بہونچال آیا لوگون نے دیکہا کہ
ایک کہیت مین گرا وہان دوڑکے کیا دیکہا کہ وہ شہاب زمین پر ایسے زور سے گرا کہ
ایک گز اندر زمین کے گڑگیا اور اوسے آزماکے اونکو معلوم ہوا کہ یہہ جو آسمان سے
گرا لوہا ہے وزن اوسکا بیس ۲۰ سیر سے زیادہ تہا اور یہانتک گرم معلوم ہوا کہ دو
ایک گہنٹے تک کوئی اوسپر ہات نہین رکہہ سکتا تہا اور ایسے شہاب گرے کہ جو اس سے
بہی کہین بڑے ہین مثلاً آسٹریلیہ ملک مین ایک ایسا ملا کہ جسکا وزن چار ہزار من کے
اوپر تہا بلکہ امریکہ جنوبی مین ایک ایسا شہاب آجہی تک پڑا رہا ہے کہ جسکا وزن
ساڑہے پندرہ ہزار من سے کم نہین ہے حاصل کلام شہابونکا حال یہہ ہے کہ جو بڑے
بڑے ستارون اور سیارونکے بیچ جو فاصلہ ہے اوسمین گردرون ایسے ستارے چہوٹے
بڑے سورج کے گردش کررہے ہین یہہ ایسے چہوٹے ہین کہ اکثر اوقات وہ دیکہائی

نہین دیتے مگر نہایت تیز روے سے جو چلتے ہین جسوقت ہوا مین اوڑنے لگتے اوسوقت
ہوا کی رگڑ سے پگہلتے بلکہ جلجاتے ہین اور جب تک ہوا مین چلتے رہین یا زمین پر گرین
اسیطرح جلتے ہوئے نظر آتے پہر اس سے معلوم ہوتا کہ جن جن عناصر سے خدا نے
اس زمین کو بنایا ہے سو ہے تمام عالم مین بہی موجود ہین لئے ہے یعنے جسقدر اور عالم سوا اس
عالم کے ہین سب کی ترکیب انہین عناصر سے ہے اب ایک اور بہی دلیل انکے لئے
یہہ ہے کہ اگر اور سب عالم انہین عناصر سے نہ بنے ہوتے تو ہم اونہین ان آنکہون سے
دیکہہ نپاتے کیونکہ ہم اونہین چیزونکو ان آنکہون سے دیکہہ سکتے ہین جو انہین عناصر
سے بنی ہین پہر اگر کوئی کہے کہ بہشت مین اگر یہی دنیا کے چیزین موجود ہین تو ہم اوسے
کیون ان آنکہون سے دیکہہ نہین سکتے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ زحل ستارہ اتنا بڑا ہے
اوسکے ساتہہ آٹہہ چاند گردش کر رہے ہین اور توبہی زحل ستارہ بسبب دور ہونیکے اسقدر
چہوٹا نظر آتا ہے پس ممکن ہے کہ بہشت اس سے بہی بلند تر ہو اور بسبب دور بہت
ہونیکے ہم اوسے دیکہہ نہین سکتے پہر یہہ کہ چاند اور اور سیارونمین بہی ہیئت دان لوگون کو
یہی دنیا تین نظر آتی ہین جو زمین مین چنانچہ فوریتہ پک چہاپہ لندن سنہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۱۹ ا
۱۲۶ - اور واندرس اف دی ہیونس مطبوعہ لندن مین لکہا ہے کہ چاند کا قطر دو ہزار
ایکسو ساٹہہ میل اوسکا فاصلہ زمین سے دو لاکہہ چالیس ہزار میل چاند کو دوربین سے
دیکہا تو اوسکے سطح مین پہاڑ اور میدان نظر آئے جیسے زمین مین ہین اور بعضے پہاڑونکو
اونکے سایہ سے ناپا تو دو میل اونچے پائے گئے اور اونمین چٹانین اور بڑے بڑے
پتہر پڑے ہین اور سورج کا گہیر یعنے محیطہ ۲۸ لاکہہ میل (اور مرات الساعات صفحہ ۹۰ کے
بموجب قطر آفتاب ۴۴۳۰۷۵ یعنے بہ نسبت زمین کے چودہ لاکہہ گنا بڑا ہے)
اور فاصلہ زمین سے پچانوے ملین میل (یعنے نوہ کروڑ پچاس لاکہہ میل) اور سٹرن
(یعنے زحل یا کیوان) آٹہہ سو پچاس گنا زمین سے بڑا ہے اسکا فاصلہ سورج سے نوسو ملین میل

(سیرملین دس لاکہہ کا) لسکے ساتہہ تو آٹہہ چاندمین استہے از منویل جاگرفی چہاپہ مدراس سنہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۳ — اور مرآف پاپولر نالج صفحہ ۲ مین لکہا ہے چاندمین ہیچ دیہات چانے مین جوزمین مین استہے اور ایک اور انگریزی کتاب علم ہیئت کے صفحہ ۴۵ مین لکہا ہے کہ شترن کے بعضے حصو نمین پہاڑ افراط سے نظر آتے ہین اور بعضے حصونمین کم

ایک نہایت مشہور عالم گاڈفری ہیگنس صاحب کا قول ہے کہ . . .

مورخون نے بیان کیا ہے کہ محمد کے زمانہ سے پیشتر اہل عرب مینحواری اور قماربازی کی نہایت عادی تہے مگر آپ کے دو حکمون کی وجہہ سے شراب اور قماربازی کا رواج قطعی موقوف ہوگیا — درماندہ حاجی کے لئے کوئی مقام آرام کا مقرر نہین نہ یہہ کہ آدہی دور جاکر ٹہر رہے بلکہ کل سفرطی کرنا چاہئے ورنہ کوچ کرنیکی ضرورت نہین گبن صاحب درست کہتے ہین کہ جس عیش و عشرت سے دل للچا دے اوسکی قیدون تکلیف دہندہ کو بلاشبہہ رندون اور منافقون نے اوٹہا دیا ہے مگر اوس واضع قانون پر جسنے کہ انکو بنایا یقیناً انصاف کی روسے اسبات کی تہمت نہین ہوسکتی کہ اوسنے اپنے مریدون کو اونکی شہوات نفسانی کی اجازت دینے سے فریب دیا (حمایۃ الاسلام صفحہ ۴۰ و ۴۱) پہر اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ جو لوگ محمد کے خلاف ہین شاید آپ پر بوجہہ بہشت حسی کے طنز کرین مگر درحقیقت کوئی بہشت خیال مین نہین آسکتی جس سے حواس متمتع نہون کیونکہ جیسا لاک صاحب نے ثابت کیا ہے انسان کے دلمین کوئی خیال بلاوساطت حواس کے نہین آسکتا پس ضرور ہوا کہ اگر آدمی کو خیال بہشت کا آوے تو وہ حسی ہی ہو — سب سے بڑا اجر اور حظ اہل اسلام کا دیدار الہی مین ہے جس سے کہتے ہین کہ ایسی بڑی خوشی حاصل ہوگی کہ اوسکے مقابل مین بہشت کے اور خوشیان ہیچ اور نسیاً منسیاً ہوجائینگی تاہم مین خیال کرتا ہون کہ کوئی منصف جور و رعایت نکرے یہہ نہین کہیگا کہ اسکی تحقیر جتنے

ہونیکے سبب سے زیادہ کیجاے بہ نسبت اوس بیان کے جسمین اون لوگون کی مسکنو
کا ذکر ہے جنپر خدا کی مہر ہے کہ بڑا عظیم الشان شہر سونے اور قیمتی پتھر و نکا بارہ دروازہ
ہے جسکے کو چو نمین دریاے آب حیات روان درخت ایسے جنمین بارہ قسم کے پہل اور
پتے اکسیر کے خاصہ کے او نپر بہ نسبت اوس بیان کے کہ دوسرے مقام پر ذکر ہے
کہ اشخاص منعم علیہم اپنے مسیح کیساتھہ منبر پر کہاتے اور پیتے ہین — اگر ناظرین یہہ
جاننا چاہین کہ گرجا کے پہلے اکابر نے ان کیفیتو نکو کیا خیال کیا ہے تو وہ ارینیوس
کے بیان کیطرف رجوع کرین جو لکھتا ہے کہ بڑی نعم کیوقت مین انگور و نکے خوشے پیالہ اور
کو بلا ئینگے اور کہینگے کہ آو اور ہمین کہاؤ — دیسٹ منسٹر ریویو مطبوعہ سنہ ۱۸۲۶ء نمبر ۹
صفحہ ۲۱۶ — سے بدون انتخاب کئی ہوئے ہین باز نہین رہ سکتا — فردوس
کی مستورات کے باب مین محمد کے بیانمین کوئی چیز ایسی نہین ہے جس سے عیاشی کے
خیالات اوبہرین او نکو کہا ہے کہ ایسے باکرہ ہونگی جیسے باکرہ عورتین بنی اسرائیل
ساکن بیت اللحم کی او رمثل او رحمو منو نکے او نکا حسن عالم شباب گذشتہ کا سا ہو جائیگا
جسمین کہ آدمی صانع کے ہاتہون سے ابہی آیا ہوا متصور ہو سکتا ہے مگر نہ تو او نکے
گردنین مثل ہاتہی دانت کے برجون کے ہین اور نہ خوشبو دار ہیں کہ سونے آدمیو نکے لبون
کو گویا کردین نہ سینے مثل خوشہ انگور و نکے اور نہ پستان مثل دو توام ہرن کے بچو نکے
سوسن مین چرتے ہوئے نہ او نکی رانون کے جوڑ مثل جواہر کے ہوشیار کاریگر کی
صنعت کے نہ وہ اپنی بہشتی خاوند کو بلاتے ہین کہ او نکا مونہہ چومے اور نہ مثل
گوند کے ڈبلی کے تمام شب او نکی چہاتیون پر چمٹا رہے (غزل الغزلات) —
اہل عرب کی بیبیان اپنی سیاہ ٹپلیان نیچے ڈالے ہوئے اپنے خاوند و نکے روبرو حیا سے
بیٹھے ہین جیسے موتی سیپ کے اندر چہپا رہتا ہے لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا إِلَّا قِيلًا سَلَامًا
سَلَامًا (حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۴۱ — ۵۴ دفعہ ۴۳ و ۵۶ و ۶۷ مطبوعہ بریلی

سنہ ۱۸۲۵ع ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۹ع)
اور متی ۲۶ باب ۲۹ مین جو مسیح نے بہشت مین انگور کے شیرہ کا وعدہ کیا یہہ شراب
طہور سے مراد ہوگی اور حزقیل ۴۷ باب خصوصاً اوسکی ۵ و ۶ و ۷ آیت مین بہی
بہشت کی نہر اور درختونکا بیان ہے اور عبرانیونکے ۱ باب ۶ مین لکہا ہے پہر جب
پہلوٹہے کو دنیا مین (یعنے خاکی جسم مین) لایا تو کہا کہ خدا کے سب فرشتے اوسکو
سجدہ کرین فقط علماء عیسائی پہلوٹہے سے مراد مسیح کو سمجہتے ہین مگر یہہ سمجہ اوسوقت
درست ہوتی کہ جب کتاب کے کسی اور جگہہ پیدایش یا تواریخ وغیرہ مین اسکا ذکر
ہوتا پس بموجب عقیدہ اسلام حضرت آدم علیہ السلام کا جسم خاک مین پیدا ہونا اور فرشتونکا انکو
سجدہ کرنا یہان سے ثابت ہوتا ہے اور اول تمطاوس ۳ باب ۶ مین بہی اسکی بابت
اشارہ ہے کہ کہین وہ غرور کر کے شیطان کیطرح عذاب مین پڑے انتہی یعنے
شیطان نے غرور کر کے حضرت آدم کو سجدہ نکیا تہا اسکے سوا اور کسیوقت مین شیطان
کا غرور کرنا مذکور نہین ہے اس سے ظاہر ہے کہ جو اب مسلمانونکا عقیدہ ہے قدیم
عیسائیون کا یہی عقیدہ تہا مگر اوسکے بعد یہہ عیسائیون مین بالکل تبدیل ہو گئی
اور اصحاب کہف کا حال ایک شخص افرائیم نامے کی کتاب اور رومن تواریخ
کلیسیا جلد ثانی صفحہ ۱۱۶ مین موجود ہے کہ سنہ ۴۵۶ع مین واقع ہوا تہا اور
اعجاز قرآن مصنفہ بابو رام چند عیسائی فاضل مطبوعہ سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۵۷ مین بہی اسکا
ذکر ہے اور یہہ بہی کہ وہ عیسائی تہے فقط اور جبکہ قدیم زمانہ مین یہہ سب باتین
عیسائیون مین معتبر اور مشہور تہین تو اس زمانہ مین اس سے غفلت کمال تبدیل
عیسائی عقیدی کی دلیل ہے

میزان الحق چہاپہ لدہیانہ باہتمام پادری رودولف صاحب مطبع امریکن مشن لدہیانہ
مین امریکن ٹراکٹ سوسایٹی کیواسطے مطبوعہ سنہ ۱۸۴۹ع باب ۳ فصل ۳ صفحہ

صفحہ ۱۲۱ مین لکہا ہے قولہ اور یہودیون کے حدیثون سے ہی محمدؐ نے کئی ایک
حکایتین قران مین لکہہ دی ہین چنانچہ آدم کا پیدا ہونا اور فرشتونکا اوسے سجدہ
کرنا اور شیطان کا خدا سے برگشتہ ہونا اور آدم کا بہشت سے نکالا جانا جو سورہ بقر
مین اور سورہ اعراف کے اوایل مین مرقوم ہے انہین حکایتون مین سے ہے اور
اسیطرح ابراہام اور داؤد و سلیمان کے حالات کہ سورہ انبیا اور سورہ نمل مین ذکر ہوے
ہین کہ ابراہام نے اپنے باپ کے بتونکو توڑ ڈالا اور اوسکی قوم نے اوسے آگ
مین ڈال دینے کا قصد کیا اور پہاڑون اور پرند جانورون نے داؤد کے ساتہ
حمد و ثنا بیان کی اور ہوا اور جن وغیرہ سلیمان کے حکم مین تہے اور بہشت کی کیفیت
اور فرشتونکا ذکر اور سوال قبر اور جہنم کا سات حصون پر تقسیم ہونا اور اعراف کی خبر اور
یہہ نقل کہ قیامت کے دن زبان اور پانون اور ہات وغیرہ گنہگارون کے گناہ
پر گواہی دینگے چنانچہ سورہ یٰسین کے آخر مین بیان ہوا ہے اور غسل و طہارت اور
تیمم کا حکم کہ اگر پانی نملے تو خاک سے تیمم کرین اور روزہ کہولتے وقت خیط ابیض
اور خیط اسود کے درمیان امتیاز ہونا اور نماز وغیرہ کے قاعدے یہہ سب یہودیون
کی حدیثون اور توارت سے لیا گیا ہے چنانچہ اب اس زمانہ مین بہی اس قسم کی حکایتین
طالموت و گمرا و ضحار و میدراس نامے کتابون اور یہودیون کی اور اور کتابون
مین بہی منضبط ہین اور یہہ بات کہ یسوع نے ہندولے مین باتین کین اور لڑکپن
مین اوس سے معجزے ظاہر ہوئے جیساکہ سورہ آل عمران کے اوایل اور سورہ مریم
مین مذکور ہے اور اصحاب کہف اور رقیم کا قصہ جو سورہ کہف مین ہے محمدؐ نے اوس
زمانہ کے مسیحیون کے احادیث سے لیکر قران مین ذکر کیا ہے چنانچہ پہلی بات
تو احادیث کی کتاب مین جسکا نام نقل یا انجیل طفولیت یسوع مسیح ہے مرقوم ہے
اور اصحاب کہف کا قصہ افراہیم نامے ایک شخص کی تصنیف کی ہوئی کتاب مین پایا جاتا ہے

استتے اور اردو تواریخ کلیسا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ء کے حاشیہ صفحہ ۲۴۲ مین ہے کہ افسس کے
رہنے والے سات جوان ڈیشس کے ظلم کی سختی سے شہر چھوڑ کر پاس ہی کسی غار
مین جا چھپے تھے اور وہان وہ دوسو برس تک برابر سوتے رہے اور پھر جب جاگے اور
ان مین سے ایک شہر مین گیا تو وہ وہان تمام حاکم و محکوم کو پورا عیسائی دیکھکر نہایت
تعجب مین آیا انتہیٰ اصحاب کہف کے قران مین بھی بہت سے خیالی باتون کے ساتھ
مالکر مذکور ہوئی ہے اور مین اس خواب کے ایام بجاے دوسو برس کے ۳۰۹
برس لکھے ہین پس اسکو جسطرح چاہیئے مبالغہ صاف ہے گبن کی کتاب کا ۳۳ باب
کا آخر دیکھو انتہیٰ اس مورخ کلیسا کو اصحاب کہف کی بابت تو اقرار ہے صرف تعین مدت
مین تکرار ہے پس اسکا ثبوت رومن تواریخ کلیسا سے جو مین ابھی لکھ چکا ہون
دیکھنا چاہیے

پس توریت سے زیادہ انجیل مین اور انجیل سے زیادہ قران مین آخرت کا بیان ہے
اور یہی گویا خدا کا تیسرا حکم ہے کہ کبھی نہ ٹلیگا

اور اسکی مثال یہہ ہے کہ اول خداپرست یہودی ہوئے پھر عیسائی پھر مسلمان
پس یہہ گویا خدا کا تیسرا حکم ہے جو کبھی نہ ٹلیگا

اور اسکی دوسری مثال یہہ ہے کہ اول ہیکل یروسلم حضرت سلیمانؑ نے بنائی جو
عیسائی محاورہ کے بموجب یہودی کلیسا سے نسبت رکھتے تھے (دیکھو
دیباچہ تفسیر ۲۰ زبور چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۷۰ جہان لکھا ہے کہ قدیم کلیسا
الخ اور ۴۸ زبور ۲ — اور تعلیم الایمان صفحہ ۱۱۸ سطر ۱۶ مطبوعہ امریکن
مشن لودیانہ سنہ ۱۸۶۹ء باہتمام پادری رودلف صاحب جسے پہلے ڈاکٹر جان نیوٹن
صاحب نے تصنیف کیا اور سنہ ۱۸۴۳ء مین مطبوع ہوئی اور صفحہ ۱۱۷ جہان
لکھا ہے کہ ابرہام کے زمانہ مین فضل الہی کی روشنی پیشتر کی بہ نسبت زیادہ چمکنے

لگی اوسوقت خدا نے کلیسیا کو ایک ظاہری صورت خطائی (ہیرام کو بت پرستو
کی زمین اور اوسکے گہرانے سے بُلاکے جدا کیا اِنتہٰے) وہ ہیکل نجستِ نصر بادشاہ بابل
کے ہات سے غارت ہوئے پہر دوسری ہیکل اوسی جگہہ بنی اور پہر وہیں ۔
۴۶ برس کے عرصہ مین اوسے پہر سنوارا (یوحنا ۲ باب ۲۰) یہہ زمانہ مسیح کا
تہا یہہ دوسری ہیکل عیسائی کلیسیا سے نسبت رکہتے تہے وہ طیطس شاہزادہ روم
کے ہات سے غارت ہوئے اب اوسی جگہہ حضرت عمر رضہ کے وقت مین اسلامی مسجد
تیار ہوئی پس یہہ خدا کا تیسرا حکم ہے جو کبہی نہ ٹلیگا اور عجیب یہہ ہے کہ حضرت عیسیٰ
سے چہہ سو برس پیشتر پہلی ہیکل بالکل غارت و برباد ہوئی اور دوسری ہیکل بہی حضرت
نبی آخر الزمان صلعم سے چہہ ہی سو برس پیشتر رومیونکے ہات سے اوسی تاریخ اور
اوسی مہینے مین کہ جس مین پہلی ہیکل برباد ہوئی تہی یعنے ماہ ایلول کی نوین ۹ تاریخ
(مفتاح الکتاب صفحہ ۵۸ و ۵۹) برباد ہوئی یہہ بندوبست اللہ جلشانہ کی عین
ٹہرائی ہوئے ارادے سے ہوا کیا۔

اور اسکی تیسری مثال یہہ ہے کہ حضرت موسےٰؑ سے پندرہ سو برس بعد حضرت
عیسیٰ نے دستورات مذہبی کی اصلاح کی اور اوسکے پندرہ سو برس بعد مارٹین
لوتہر نے دستورات مذہبی کی اصلاح کی اب کی پندرہ صدیمین جو اصلاح
اس مذہب کی ہوئی تو خالص دین حق کا رواج ہوگا اور یہی گویا خدا کا تیسرا
حکم ہے جو کبہی نہ ٹلیگا چنانچہ یونی ٹیرین فرقہ کے لوگ جنکی کلیسیائیں ہندوستان
مین بہی موجود ہین تثلیث سے انکار کرتے اور صرف خدا کیطرف الوہیت کو منسوب
کرتے ہین اور اسمین دو فرقے ہین ساسینین اور ایرین ساسینین پیرو ہتے ساسینیہ
کے جو باشندہ سینا واقع ممالک اٹلی کا سولہوین صدی عیسویمین تہا یعنے لوتہر
سے قریب سو برس بعد اوسکی یہہ تعلیم تہی کہ اوسکے پیرو عیسیٰؑ کو صرف انسان اور الہام

یا فتسہ کہتے تہے اور مسیح کی الوہیت اور کفارہ اور اصلی وپیرنشی یعنے حضرت آدم کے گناہ مین ہم سب کے شریک ہونے سے انکار کرتا تہا اور اسیطرح ایرین فرقے کا یہی عقیدہ ہے اسلئے دیکہو وبسٹر چہاپہ اسپرنگ فیلڈ ۱۸۵۳ع صفحہ ۹۴۰ کالم ۲ اور صفحہ ۱۲۰۶ کالم ۳ چونکہ یہ سب تیسری پندرہ صدی کے آثار مین اسلئے امید ہے کہ اب حق ظاہر ہوجاسے

اسلئے عیسایئو نکو چاہئے کہ جسطرح اگلے سب کتابون اور سب نبیونکو ملتے ہین سب سے پچہلی کتاب یعنے قران مجید اور حضرت نبی آخر الزمان صلعم پر بہی ایمان لائین اور اگر ایسا نکرین تو اگلی کتابونپر بہی خدا کے حضور اونکا ایمان بیکار ہے جسطرح کوئی خادم اپنی آقا کی مدت دراز خدمت کرے اور آخر کو نافرمانی پر کمر باندہے تو اوسکی ساری خدمت بیکار ہوجائیگی اور جسطرح تمام برسات خوب برسے اور پچہلی بارش نہو تو پیداوار محال ہے اور گذری بارش بیفایدہ ہوجائیگی استثنا ۱۱ باب ۱۴ یعقوب ۵ باب ۷ ہوسیاہ ۶ باب ۳ یرمیاہ ۵ باب ۲۴ ذکریاہ ۱۰ باب ۱ یوئیل ۲ باب ۲۳ امثال ۱۶ باب ۱۵ انجام بخیر اسمین ہے کہ آخر تک فرمان بردار ہے اور جو آخر تک سہیگا سوہی نجات پاویگا انتہے متی ۱۰ باب ۱۲

سکرمنت ۸

وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصَارٰى تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

اور کہا اونہون نے ہرگز نہ داخل ہوگا بہشت مین مگر جو کوئی یہودی یا عیسائی ہو یہہ ہین آرزوئین اونکی کہہ لاؤ دلیل اپنی اگر تم سچے ہو سورہ بقر رکوع ۱۳

احبار ۷ باب ۱۱ مین لکہا ہے کہ وہ جو جان کے لئے کفارہ دیتا ہے سو لہو ہے

انتہی یعنے قربانیکا لہو گناہونکا کفارہ ہے اور عبرانیونکے ۹ باب ۲۶ مین ہے کہ
وہ (یعنے مسیح) ایکبار ظاہر ہوا کہ اپنے تئین قربانی کرنے سے گناہ کو نیست کرے
انتہی اور اسی باب کے ۲۲ آیت مین ہے کہ بغیر لہو بہائے معافی نہین ہوتی
انتہی احبار ۱۷ باب ۱۱ پیدایش ۹ باب ۶ ـ اور قربانی کی شرطین اوس معتبر
کتاب مین جسکا نام بُری باتونکا مجموعہ ہے لکہا ہے کہ لہو اسقدر بہایا جاے جس سے
موت آوے انتہی مطلب یہہ ہے کہ مسیح کا مصلوب ہونا عیسائی عقیدہ مین
ایماندارونکی نجات کا باعث ہے اور اسکے سوا اور کوئی نجات کی تدبیر نہین ہے
اگر مسیح مصلوب نہوتے تو جہان مین کوئی نجات نپاتا کیونکہ خدا کا عدل اور رحم
اسمین پورا ہوا ہے یوحنا ۱۹ باب ۳۰ دیکہو رومن تفسیر اسکا صاحب متی ۲۷
باب ۵۰ کی تفسیر مین لکہا ہے کہ ساری قربانیون اور شریعت کے دستورونکا
مطلب پورا ہوا اور انسانکی نجات کے لئے جو کچہہ کرنا تہا یہہ سب پورا ہوا انتہی
اب اسکے برخلاف دیکہو متی ۹ باب ۲ ـ ۶ مین لکہا ہے کہ مسیح نے مصلوب ہونے
سے بہت دن پیشتر ایک مفلوج کے گناہ بخشدئے تہے اور کہا کہ ابن آدم کو
(یعنے مسیح کو) زمین پر گناہ بخش دینے کا اختیار ہے حالانکہ ہنوز قصہ صلیب
واقع نہوا تہا
اور لوقا ۷ باب ۴۸ مین لکہا ہے کہ مسیح نے ایک عورت کے بہی گناہ بخشدئے
تہے اور ہنوز قصہ صلیب واقع نہوا تہا
اور متی ۲۰ باب ۵ تمثیل فردوران انگورستان مین لکہا ہے کہ کیا روا نہین
کہ مین اپنے مال مین سے جو چاہون سو کرون انتہی اس تمثیل سے ظاہر ہے کہ
مصلوب ہونے سے پیشتر مسیح کو گناہ بخشدینے کا اختیار تہا پہر مصلوبی اور کفارہ کی حاجت
کیا تہی اور اس سے یہہ بہی ثابت ہوا کہ خدا قادر مطلق ہے کچہہ کفارہ و مصلوبی

مسیح کے قانون کا وہ پابند نہین بلکہ بغیر اسکے بہی وہ گناہگار ونکو بخشدیتا ہے
اور صلیب پر ایک چور کے گناہ مسیح نے بخشدئی تہے لوقا ۲۳ باب ۴۳
اور ایک زانیہ عورت کو بہی معاف کیا تہا اور اوس سے فرمایا کہ جا اور پہر گناہ نہ کر
یوحنا ۸ باب ۱۱ اور ذکی کو اوسکی نجات کی خبر دی لوقا ۱۹ باب ۹
یوحنا ۲۰ باب ۲۳ مین لکہا ہے کہ حضرت عیسی نے اپنے شاگردون سے فرمایا کہ
جنکے گناہ تم بخشوگے اونکے گناہ بخشے جائینگے اور یہہ اجازت انجیل یوحنا کے
مطابق بعد مصلوبی بہرحال اوتہہ کر حضرت عیسیٰ نے حواریونکو دی تہی اور متی ۱۶
باب ۹ اسے معلوم ہوتا ہے کہ مصلوبی سے بہت دن پیشتر یہہ اختیار حواریونکو
دے دیا تہا پس نہ صرف مسیح کو مصلوبی سے پیشتر گناہ بخشدینے کا اختیار تہا بلکہ حواریونکو
بہی یہہ اختیار دیدیا تہا بلکہ بہشت کی کنجی بہی حواریونکے پاس تہی متی ۱۶ باب ۱۹
و ۱۸ باب ۱۸ دوسرے قرنتیونکا ۲ باب ۱۰ اور اب تک رومی پاپا صاحب
اسکی بموجب بہشت کی کنجی اپنے پاس رکہتے ہین
پس دیکہیے کہ امین سے کوئی بہی مصلوب نہین ہوا تو بہی گناہونکے بخشنے کا اختیار
ملگیا اور یہی سبب تہا کہ پاپاے روم کی طرف سے گناہونکی معافی کی چٹہیان
یروسلم پر لڑنیوالون عیسائیونکو اور سیکڑون برسون تک بانٹی گئین
اور نہ صرف حواریون اور اونکے جانشینون بلکہ ہر عیسائی مرد اور عورتکو بہی اپنے
گناہگار شوہر یا جورو کو جہنم سے بچالینے کا مرتبہ حاصل ہے اول قرنتیونکا ۷ باب ۱۴
اور نہ صرف مرد عورتکو بچاتا اور عورت مردکو بلکہ ہر ایک شخص اپنی نجات کی آپ
ہی تدبیر کرسکتا ہے لوقا ۱۰ باب ۲۵ — ۲۸ اور دیکہو متی ۱۰ باب ۲۲
اور کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگہہ و پادری دالش صاحب چہاپہ
الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ع صفحہ ۷ سوال ۷۵ کے جواب مین حضرت سموئیل

کی بابت لکہا ہے کہ یرمیاہ نبی کا ۱۵ باب اور ۹۹ زبور ۶ کو دیکہو کہ وہ شفاعت کے اقتدار کی نسبت موسیٰ کے ساتہہ مشابہ کیا گیا ہے انتہے پس حضرت موسیٰ اور حضرت سموئیل کا شفیع ہونا توہی مقام سے ثابت ہے اسکے سوا مصلوبی سے پیشتر حضرت عیسیٰ نے کتنون ہی کے گناہ بخشے اور اپنے شاگردونکو بہی یہہ اختیار دیا اور ہر مرد اور عورت کو بہی اپنے شوہر یا جورو کے لئے یہہ اختیار حاصل ہے پہر ہر شخص آپ ہی اپنی نجات حاصل کرسکتا ہے باوجود ان سب باتونکے اب حضرت عیسیٰ کی مصلوبی اور کفارہ کی حاجت کیا رہی فقط

سکرمنٹ ۹

قال اللہ تعالیٰ جلشانہ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿﴾

یعنے اوتار ڈال دونون جوتیان اپنی تحقیق تو بیچ میدان پاک کے ہے کہ نام اوسکا طوی ہے سورہ طہٰ رکوع ۱ جزو ۱۶ عیسائی لوگ عبادت خانونمین جوتی پہنے رہتے اور اوسکے لئے اول قرنتیونکے ۱۱ باب ۳ — ۱۶ جو پلوس نے صلاحاً عورتون کے سر ڈہاپنے اور مرد کے سر نہ ڈہانپنے کی بابت فرمایا جوتی پہنے رہنے کی عوض جانتے ہین لیکن وہ پلوس کا قول توصرف صلاح کے طور پر اور خاصکر عورتونکے لئے ہے اور مرد ونکا نام اوس جگہہ مثال کے لئے آیا ہے مفتاح الکتاب صفحہ ۲۶۷ مین قرنتیونکے نام اول خط کے بیان مین یون لکہا ہے گیارہوین باب سے چودہوین تک اس مضمون کی نصیحت مندرج ہے کہ عورتونکو خدا کے گہر مین کسطور سے بندگی کرنا چاہئے بعد اسکے عشاء ربانی کا ذکر ہے انتہے اس سے ثابت ہے کہ وہان صرف عورتون ہی کے لئے نصیحت ہی نہ مردونکے لئے اور چوتہے ایت مین جو مرد کا سر ڈہانپنا بیحرمتی لکہا ہے اس سے مراد عورتونکی طرح سر و گردن ڈہانپنا نہ یہہ کہ ٹوپی یا پگڑی ہی

کوئی اوتار رہ گئے کیونکہ جو لفظ ڈھانپنے کا مردونکے لئے وہی ڈھانپنے کا لفظ عورتون
کے لئے بہی ہے اور چہٹی آیت مین عورتونکے لئے صاف اوڑہنی کا نام موجود ہے
اگر پلوس کا مقصد یہہ ہوتا کہ مرد عبادت کیوقت پگڑی اور عمامہ سر سے اوتارین تو ضرور
تہا کہ عورتین پگڑی اور عمامہ سر پر باندہین کیونکہ مردونکا عورتونکے مقابل مین بیان
مذکور ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ جسطرح عورتین اوڑہنی سے سر ڈھانپتی ہین اس
طرح مردونکو ڈھانپنا نچاہئے یعنے یہہ جو لکہا ہے کہ مرد کا سر ڈھانپنا بیحرمتی اور عورتکو
سر ڈھانپنا مناسب ہے تو کنعانی خواہ مصری و شامی عورتونکو سوا اوڑہنی کے پگڑے
اور عمامہ سے سر ڈھانپتے نہین دیکہا اسلئے چاہئے کہ مرد عورت کیطرح اوڑہنے یا چادر
سے سر نہ ڈھانپے اور عورتکو جایز نہین کہ ٹوپی سر پر رکہ کر گرجا گہر مین بیٹہے یہہ اوسکے
سر کہلے رہنے کے برابر ہے جسکے واسطے انجیل حکم کرتی ہے کہ یہہ اوسکے سر منڈنیکے
برابر ہے کیونکہ اگر عورت اوڑہنی نہ اوڑہے تو اوسکی چوٹی ہی کاٹی جاوے پہر اگر عورت
چوٹی کاٹنے یا سر منڈنے سے بیحرمت ہوتی ہے تو اوڑہنی اوڑہے (اقرنتیونکا
١١ باب ۵ و ٦) پس انگلستانی عورتین اگر اپنے ملک کے دستور سے ٹوپی سر پر
رکہین تو ہندوستانی عیسائیونکی عورتین چاہئے کہ عمامہ سر پر باندہین لیکن انجیل مین نہ
عمامہ نہ ٹوپی بلکہ اوڑہنی اوڑہنے کی تاکید کیا انگلستانی اور کیا ہندستانی سب عورتون
کے لئے ہے اور نہ انجیل مین کہین اسکا ذکر ہے کہ مسیح یا حواریون نے عبادت
کے وقت اپنا سر ننگا کیا ہو چونکہ سر انسان کے سب اعضا مین عضو شریف ہے پس
جبکہ اور اعضا کی لباس نفیس سے آرایش کیجاتی تو سر کی آرایش اور اعضا کی نسبت زیادہ
ضرور ہے اب اگر کوئی کہے کہ عبادت کیوقت سر ننگا کرنا کمال انکسار ہے کہ خدا کے
حضور وہی عضو جو زیادہ آراستہ اور شریف تہا ننگا کرنے سے ذلیل اور حقیر کیا گیا تو
اسکا وہی جواب ہے جو تیسرے آیت مین پلوس مقدس نے فرمایا کہ ہر ایک مرد کا

سر مسیح ہے پس اوسکے ننگا کرنیوالے وہی لوگ تھے جنہوں نے عیسائی عقیدے سے
موجب اسکے کپڑے اوتار کر اوسے صلیب پر کھینچا پس کون ایماندار نچاہیگا کہ حضرت
مسیح کی شرافت نسمجھے اور اوسکی زیادہ زیب و زینت نکرے مگر وہی ایسا نکریگا جو
حضرت عیسیٰ کا مخالف ہو

بادشاہوں اور امیروں کو جو ایک نشان جیسے جیغہ یا کلغی وغیرہ سر پر رکہنا لازم ہوتا ہے
اگر سر کہلا رکہنا گڑی کہری عزت کے مقاموں میں ضرور ہوتا تو یہ سب نشان جو سر
مین لگانے کے لئے تجویز کئے جاتے اور ہرگز سر پر نہ لگاتے چونکہ جوتی صرف راہ
مین پاؤنکے حفاظت کے لئے ہے اسلئے ضرور نہین کہ فرش پر بہی اوسے
پہنین اور پگڑی سر کی زینت کے لئے ہے اسلئے مناسب نہین کہ جماعت کے
آگے اوسے اوتار رکہین اسکے سوا یہہ بہی ظاہر ہے کہ کسی پاک جگہہ مین جاتے وقت
وہی چیز اپنے پاس سے دور کیجاتی ہے جو ناپاک ہو پس اگر تمیز کرین تو تمام لباس
مین صرف جوتیکو ناپاک کہہ سکتے ہین اس سبب سے کہ صرف یہی گندہ اور ناپاک
راہونمین جاتی ہے اور جب اسکا گرجا گہر بلکہ پلپٹ یعنے ممبر تک پاؤنمین جانا جائز
ہوا تو پگڑی یا ٹوپی مین کیا ناپاکی بہری ہے کہ دروازہ کے اندر تک سر پر نجائے
اور خدا نے حضرت ہارونکے لباس نبانے کے لئے جب عمامہ اور جبہ وغیرہ
سب بتایا تب جوتی کا حکم نہین دیا تہا چنانچہ کاہن بے عمامہ کے کبہی ہیکل مین
اپنے کام پر جا نہین سکتا تہا اور جب خدا نے حضرت موسیٰ سے (خروج
۳ باب ۵) اور فرشتے نے حضرت یشوع سے (یشوع ۵ باب ۱۵ اعمال ۷
باب ۳۳) جوتی اوتارنیکو حکم کیا تب یہہ نہین کہا کہ سر بہی ننگا کرو اور اسکے سوا
پلوس نے یہہ نہین کہا کہ سر ننگا کرو اور جوتی پہنے رہو اور جو کچہہ پلوس نے کہا ہے
اوسکا ماننا دو سبب سے ضرور نہین اول یہہ کہ وہ صرف صلاح کے طور پر ہے نہ

یہہ کہ بیمار کے طور پر دوسرے یہہ کہ یعقوب ۵ باب ۱۴ مین بیمار پر تیل ڈالی دعا مانگنے
کے ئیے جو کہا ہے اوسکی بابت مارٹین لوتھر نے کتاب کی جلد دوم مین لکہتے ہین
گو یہہ نامہ یعقوب کا ہو لیکن مین جواب دیتا ہون کہ حواری کو نہین پہنچتا کہ اپنی طرف سے
حکم شرعی بنا دے یہہ منصب مسیح کا تہا انتہے
پس جبکہ یعقوب کا حکم ماننا عیسائیونکو جائز نہین تو پلوس کے یہہ صلاح ماننا جو کہ حکم
کیطور پر بہی نہین ہے کیونکر جائز ہوا کیونکہ پلوس تو حواری بہی نہ تہے اور یعقوب
ہی نے پلوس کو خادم دین بنایا تہا گلتیونکا ۲ باب ۹ اور دیکہو ہندی تواریخ
کلیسیا صفحہ ۱۴ واٹسن صاحب کی چوتہی جلد مین رسالہ الہام کے اندر جو ڈاکٹر ہرسن
پارافریز یعنے تفسیر سے لکہا ہے یہہ بات لکہی ہے کہ حواری لوگ جب وے دینکی
بات بولتے یا لکہتے تہے تو وہ خزانہ الہام سے جو اونکو حاصل تہا اونہین درست کرتا
تہا لیکن وے انسان اور ذوی العقول تہے اور اونہین الہام بہی ہوتا تہا اور
جسطرح اور آدمی معاملات مین الہام بغیر عقل سے بولتے اور لکہتے ہین ویسا ہی وہ
بہی عام معاملون مین بولا اور لکہا کرتے تہے انتہے ہارن صاحب اپنے انٹروڈکشن مطبوعہ
لندن ۱۸۲۵ء جلد ۱ صفحہ ۱۲۵ مین سینٹ اگسٹین صاحب کا قول نقل فرماتے
مین کہ جن شخصونپر روح القدس مذہب کی باتین الہام سے پہونچاتے تہے وہی شخص
بعض اوقات مثل دیانتدار مورخونکے (یعنے بغیر الہام) بہی لکہا کرتے تہے اور
بعض اوقات الہام کی تاثیر مین ہوکر پیغمبرونکی مانند لکہتے تہے اور وہ تحریرین ایک
دوسرے سے اسقدر اختلاف رکہتے ہین کہ اونمین سے ایک قسم اون لوگون
کیطرف اسطرح منسوب کیجاتی ہے کہ گویا اونہون نے اسکو بطور مصنف کے
تصنیف کیا ہے اور دوسری قسم خدا پر منسوب کیجاتی ہے کہ گویا خدا اونکے ذریعہ
سے کلام کرتا ہے اونمین سے اول قسم کی تحریرین ہمارے علم کے بڑہانے کے

کام آتے ہین اور دوسری قسم کے تحریرین مذہب کی سد کیواسطے اُٹھتے اور تفسیر ہنری و اسکاٹ کی اخیر جلد مین ہے کہ ضرور نہین کہ ہر لکھا پیغمبر کا الہامی ہو یا قانونی اُنہنے اب سمجھنا چاہیے کہ یہہ پلوس کی صلاح ہے اور جوتی اوتارنا خدا کا حکم ہے یہہ کلیسیا کیطرف اشارہ ہے اور وہ موسیٰ اور یشوع کو حکم ہے پس جبکہ پیغمبر انکو پاک جگہہ مین داخل ہوتے وقت جوتی اوتارنا فرض ہوا تو اور لوگ اس فرض سے کیونکر معاف رہ سکتے ہین مگر وہی کہ جو اپنا رتبہ حضرت موسیٰ اور حضرت یشوع بلکہ تمام مقدسونسے زیادہ سمجھین یہہ پلوس کے اس سب مصلحت کی موجب مرد کا جوتی رکھنا یا سر ڈہانپنا انسان کے نزدیک صرف بیحرمتی ہے کچہہ گناہ نہیں ہو حکم الٰہی کے بموجب جوتی پہنے رہنا خدا اور انسان کے نزدیک خلاف ادب اور خدا کا حکم ٹالنا سراسر گناہ ہے کیونکہ جوتی اوتارنی اور عمامہ باندہنے کا دستور ہمیشہ کے لئے خدا ہی کا مقرر کیا ہوا ہے خروج ۸ ۲ باب ۳۴ چونکہ عورت کو پاؤن کی جوتی سے اکثر مناسبت ہے اور عیسائی لوگ عورت کو سر کا تاج سمجھتے ہیں اس سبب سے جوتی اتارنی کی عادت نہین رکھتے

تجربہ سے ظاہر ہے کہ خواب مین نئے جوتی پہنا عورت ملنے کا نشان ہے اور خواب مین جوتی اوتارنا اسکے برخلاف ہے اور توریت مین بہی جورو کو جوتی سے مناسبت دی گئی ہے دیکہو استثنا ۵ ۲ باب ۹ روت ۴ باب ۷ و ۸

چونکہ جوتی کئی طرح گندگی اور نجاست سے راہ وغیرہ مین آلودہ ہوتی ہے جسطرح عورت ہر ایک مرد کے لئے ناپاکی اور گندگی کا سبب ہے اور پگڑی یا ٹوپی جو کہ سر کی زینت اور شرف ہے اسلئے ماں باپ کو بسبب کمال بزرگی کے سر کا تاج یا تاج شرف سمجھتے ہین (امثال ۱ باب ۹) مگر عیسائی لوگ چو ٹوپی اوتار ڈالتے اور جوتی پہنے رہتے ہین یہہ انجیلی تعلیم پر عمل کرتے ہین کہ مرد اپنے ماں باپ کو

چہوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا (متی ۱۹ باب ۵ مرقس ۱۰ باب ۷) اور جسطرح جوتی کو راہ کی گندگی سمیت گرجا گہر مین پہنے رہتے اسیطرح عورت کی ناپاکی اور گندگی سمیت بلتے جنب اور حایض گرجا گہر مین بیٹہتے ہین کاش کہ یہہ لوگ پگڑی اور ٹوپی کی جوتی سے کے برابر عزت سمجہتے کہ اوتاری تو نجاتی افسوس کہ یہہ ٹوپی اور گو یہہ ہی جوتی تو گرجا گہر مین جلائے اور سفید دہوئے پگڑیکا دہان گزر نہو یہہ زمانہ کا انقلاب ہے اس اولٹی سمجہ کا کون انصاف کرے

لطیفہ

چونکہ عابد لوگ از روے عقیدت گرجا گہر مین سکربل جاتے مین اسلئے گمان ہے کہ پگڑی اور ٹوپی راہ کی گندگی مین آلودہ ہو اور جوتی ہنزلہ پگڑی کے پاک ہے اس سبب سے پگڑی اوتارتے اور جوتی پہنے رہتے ہین اور جب بازار مین یا دنیا جب کتاب سناتے ہین تو کبہی اونہین سر کہولے ہوئے نہین دیکہا اگرچہ انجیل کہلی ہوئی اونکے ہات مین ہوتی ہے اس سے ظاہر ہے کہ اون اینٹ پتہر و نکی بنے گرجا گہر بنا انجیل سے زیادہ عزت ہے کہ دہان اگر ادب کیواسطے سر کہولنا ضرور ہوتا ہے لیکن اصل حال یہہ ہے کہ اہل انگلستان مین برف کی شدت کے سبب جوتی پہنے رہتے اور ادب کے مقامونمین سر کہولنے کا دستور ہے گویا پانونکی خدمت سر سے لی گئی چونکہ اہل انگلستان مین کنت کا بادشاہ ازتل برٹ اوہی ملکہ برتا کی سعی سے عیسائی ہوگیا تہا اور بادشاہون مین سب سے پہلے یہہ دین اسینے اختیار کیا تہا اسلئے دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ مولفہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور سنہ ۱۸۷۱ع صفحہ ۳۱ غالبا اسیوجہہ سے انہین عورتکو دنیا و دینکا حاصل جانتے اور جوتی کو جس سے عورت مشابہ کی گئی ہے عزیز رکہتے ہین اور یہہ دستور ان مین اسقدر قدیم ہے کہ پلوس کا

خط ہی قرنتیونکو نہ لکہا گیا ہوگا یعنی اہل یورپ نے یہہ دستور اول قرنتیونکا ۱۱ باب ۳ ـ ۱۶ پڑہ کر نہین سیکہا ہی بلکہ جسوقت یہہ خط قرنتیونکو لکہا گیا ہوا وس سے پیشتر یہہ دستور اہل یورپ مین جاری تہا اور عیسائی دین اختیار کرکے انجیل اور اس خطکو پڑہنا تو ایکمدت دراز کے بعد انمین رایج ہوا ہے پس کون کہہ سکتا ہے کہ یہہ عبارت سر کہولنے کی بابت اون عیسائیون نے جنمین سر کہولنے کا قدیم دستور ہے قرنتیونکے اس خط مین نہین داخل کی کیونکہ اسکے وہی سبب ہو سکتے مین یا قرنتیونکے خط کی تعلیم نے اہل یورپ مین سرایت کی ہے اور جبکہ یہہ ثابت نہین ہے کیونکہ اوس خط کے آغاز تحریر سے پیشتر وہ اس دستور کے پابند تہے تو ثابت ہوا کہ خود اونہین کے عادات نے قرنتیونکے خط مین تصرف کیا ہے کما لا یخفے اور دوسری دلیل اس بات کے لئے کہ اہل انگلستان مین سر کہولنے اور جوتی پہنے رہنے کا قدیم دستور ہے یہہ ہی کہ اب بہی بعض اہل یورپ جو کہ عیسائی نہین ہین تو بہی اس دستور کے پابند ہین پس اگر انجیلی تعلیم سے یہہ دستور اونمین رایج ہوا ہوتا تو سوا عیسائیونکے اون لوگونکو جو عیسائی دین اور انجیل سے بیگانہ ہین اس دستور پر چلنے کا کیا سبب ہے پس ظاہر ہے کہ انجیلی تعلیم کے سبب نہین بلکہ قدیم سے اونمین یہہ دستور جاری ہے

اب اگر کوئی کہے کہ جوتی اوتارنیکا دستور بہی تمام ملکون مین نہایت قدیم زمانہ سے رایج ہے پس توریت مین یہہ تعلیم از قبیل تصرفات عادات خلایق ہوگی تو اسکا جواب یہہ ہے کہ کوئی عیسائی اور یہودی اور مسلمان تو ایسی لایعنی بحث نہین کر سکتا کیونکہ ان تینون خدا پرست قومونکا یہہ خاص دینی ادب ہے لیکن بیگانو نہین ہی جو یہہ دستور قدیم سے جاری ہے پس کہہ سکتے ہین کہ خدا پرستونکا

بہی یہہ نہایت قدیم دستور ہے کچہہ یگانوں کے لئے اسمین خصوصیت نہین ہے
یعنے ثابت نہین ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اور اونسے پیشتر کے زمانہ مین یہہ دستور
جاری نہوا پس اوسیکے مطابق خدا نے حضرت موسیٰؑ کو آگاہ کیا کہ اپنی جوتی اوتار اور
اسمین اعتراض کی گنجایش کیا ہے لیکن سر کہولنا تو صرف اہل یورپ کا قدیم دستور
ہے نہ یہہ کہ دنیا کے تمام لوگون اور انبیاء سلف کا پس اوسکا شمول انجیلی تعلیم مین
باوجودیکہ جوتی اوتارنیکا دستور خدا پرستون مین موجود ہے سر کہولنے کا دستور جاری
کرنیکے لئے صرف انگلستانی عیسائیونکا تصرف ثابت کرتا ہے کیونکہ جسطرح
اہل دنیا کے قدیم دستور ادب کے بموجب خدا نے حضرت موسےٰ سے جوتی
اوتارنیکو فرمایا یہہ ہرگز ثابت نہین ہے کہ اسیطرح پلوس رسول نے صرف انگلستان
کے قدیم دستور کے بموجب تمام اہل دنیا کو سر کہولنے کی اجازت دی ہو یہہ تو
نہایت محال عقل اور خلاف نقل ہے اور جب ثابت ہوا کہ یہہ پلوس کی عبارت
نہین ہے تو یقیناً اسکے الحاق کی یہہ کامل دلیل ہے ناظرین ذرا غور فرمائین
تو ساری کیفیت کہل سکتی ہے

اوریوسی بیوس اپنی تاریخ کی چہٹہی کتاب کے پچیسوین باب مین نقل کرتا ہے کہ ارجن نے
پانچوین جلد شرح انجیل یوحنا مین لکہا ہے کہ پلوس نے تمام گرجونکو کچہہ لکہکر
نہین بہیجا مگر بعض کو جو لکہا تو یہی دو چار سطر عبارت انتہے

تفسیر اعمال مصنفہ پادری فنکس صاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۷ء مقدمہ کتاب صفحہ
۷ مین لکہا ہے کہ اعمال ۱۳ باب سے ۲۸ باب تک پلوس رسول کے سب
احوال و اعمال کی خبر ہے لیکن وہ سب حال جو پلوس کے خطون مین مندرج
ہے (بلکہ اون خطون کے لکہنے ہی کا ذکر) کتاب اعمال سے ثابت نہین ہے
انتہے ان سب دلیلون سے ثابت ہوتا ہے کہ اوس مضمونکا جو اول قرنتہیکے ۱۱

۳ - ۱۶ مین مردکے سر کہولنے اور عورتونکے سر ڈہانپنے کی بابت لکہا ہے کچہہ اعتبار نہین فقط

سکرمنٹ ۱۰

عیسائی یہہ بہی مسلمانون پر اعتراض کرتے ہین کہ پیغمبر اسلام نے بتون کی تعریف کی تہی یعنے سورہ نجم مین اَفَرَأَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى الخ کے بعد تلک الغرانیق العلےٰ الخ فرمایا دیکہو تاریخ محمدی مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور ۱۸۹۱ع صفحہ ۸۰ و ۸۱ کتاب مظہر العجائب تفسیر سورہ فاتحہ مطبوعہ ۱۲۸۴ ہجری صفحہ ۲۶ و ۲۷ مین ہے یہہ جو مشہور ہے کہ استعاذے کا حکم اوسوقت آیا کہ جب حضرت صلعم نے سورہ نجم کو تلاوت فرمایا اور آیہ اَفَرَأَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى تک پہونچی القاء شیطانی سے تلک الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترتجی زبان ہدایت ترجمان سے نکل پڑا — کبیر اور دیگر تفاسیر اور کتب معتبرہ تذکیر سے بخوبی معلوم ہے کہ یہہ قصہ سراسر باطل اور موضوع ہے اور اہل وضع کا مصنوع پیغمبر کی شان وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ہے — اکبر مین ببانگ بلند پکار رہا ہے کہ پیغمبر ونکی طرف ان باتونکی نسبت عین کفر ہے اور صاحب اصرار منجملہ کفار و قاضی عیاض نے اس قصے کو ایسا مہمل اور بے اصل ٹہرایا کہ من بعد کسیکو تصحیح کی مجال باقی نہین خلاصہ اوسکا منحصر ہے دو امر مین ایک یہہ کہ یہہ قصہ من اصلہ غلط ہے نہ طریق نقل سے ثابت نہ جہت عقل سے متحقق اول اسواسطے کہ بعض مورخین اور مستلفقین کے سوا کسی اہل صحت نے اسکو اخراج نہین کیا بلکہ ابوبکر بزاز نے فرمایا کہ

هٰذَا الْحَدِيثُ لَا نَعْرِفُهُ يُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ بِاِسْنَادٍ مُتَّصِلٍ وَاِنَّمَا يُعْرَفُ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ وَالْكَلْبِيُّ مِمَّنْ لَا يَجُوزُ الرِّوَايَةُ عَنْهُ وَلَا ذِكْرُهُ لِقُوَّةِ ضُعْفِهِ وَشِدَّةِ كِذْبِهِ

یعنے مین نہین جانتا کہ یہہ حدیث پیغمبر خدا سے باسناد متصل روایت کی گئی ہان

مشہور ہے کہ اس حدیث کو لوگون نے کلبی سے روایت کی اور کلبی نے ابی صالح سے اور کلبی اون بے اعتبارون مین داخل ہے کہ جیسے روایت کرنا جایز نہین اور نہ اوسکا ذکر کرنا درست ہے کیونکہ اوسکا ضعف اور دروغ نہایت قوی اور شدید ہے اور ثانی اسواسطے کہ یہہ مسئلہ مجمع علیہا ہے کہ پیغمبر معلوم ہے اور معصوم ان اقسام کے رذائل سب نشان سے محفوظ اور برکران ہوتا ہے ــ شفاے قاضی عیاض مین کلبی کا ضعف اور عدم وثوق مجملاً معلوم ہوا اگر مفصلاً دریافت کرنا چاہیے گوش فرمای قاضی ابن خلکان اوسکے حال بد آل مین فرماتے مین کہ کَانَ مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ سَبَا الَّذِیْ کَانَ یَقُوْلُ اِنَّ عَلِیًّا لَمْ یَمُتْ وَاِنَّہٗ یَرْجِعُ اِلَی الدُّنْیَا یعنے کلبی عبداللہ ابن سبا یہودی صنعانی کے یارون مین سے تہا اور یہہ ابن سبا یہودی وہ ہے کہ کہتا تہا کہ حضرت علی نے وفات نہین پائی پہر دنیا مین تشریف لاوینگے انتہے تہذیب الاخلاق جلد ۳ نمبر ۲۱ مطبوعہ ۱۵ ذالحجہ سنہ ۱۲۸۹ ہجری صفحہ ۲۰۱ ــ ۲۰۳ مین لکہا ہے مضمون نمبر ۱ ۲۰ مصنفہ مہدیعلیخان صاحب ڈپٹی کلکٹر روایت تلک الغرانیق العلے یہہ روایت منقول ہے ابن جریر مفسر اور قتادہ اور مقاتل اور زہری اور کلبی سے اور منجملہ ان روایتون کے ایک حدیث مرفوع ہے جو سعید ابن جبیر نے عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے اور باقی روایت کلبی کی بن صالح سے اور روایت ابن شہاب کی ابوبکر بن عبدالرحمن سے غیر مرفوع مین اور جسطرح پر یہہ قصہ بیان کیا جاتا ہے اوسکا حاصل یہہ ہے کہ ایکمرتبہ پیغمبر خدا صلعم کافران قریش کے سامنے سورۂ والنجم پڑہ رہے تہے جب اس آیت پر پہونچے کہ اَفَرَاَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی تو آپنے یہہ پڑہا کہ تِلْکَ الْغَرَانِیْقُ الْعُلٰی وَاِنَّ شَفَاعَتَہُنَّ لَتُرْتَجٰی یہہ سنکر کافران [illegible]

قایل ہوگئے اور بعد ختم ہونے سورہ کے جب آنحضرتؐ نے سجدہ کیا تو کافران
نکہہ بہی سجدہ مین شریک ہوئے

یہہ قصہ اور یہہ روایت محض بے اصل اور غلط اور یہہ حدیث بالکل موضوع ہے
اور جنہون نے اسے نقل کیاہے اونکو دہوکا ہوگیا اور بطلان اسکا عقلاً و نقلاً و
اعتقاداً ثابت ہے

عقلاً بطلان اسکا ظاہر ہے کہ پیغمبر خدا صلعم بتونکی برائیان اور اونکی عبادت کرنی
اور شفاعت پر اعتقاد رکہنے کو کفر و شرک فرماتے رہے اور ابتدا سے بعثت
سے آخر تک اس وعظ پر ثابت قدم رہے کفار مکہ نے اسیوجہہ سے طرح طرح
کی تکلیف دی تو کیونکر قیاس مین آسکتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی زبان سے ایسا
کلمہ نکلا ہو یہہ کلمات ایسے بے ربط و بے ضبط ہین کہ اول کو آخر سے کچہہ
نسبت نہین اور پیغمبر خدا صلعم کی فصاحت و بلاغت مسلم تہی تو کیونکر خیال مین
آسکتا ہے کہ ایک فقرہ بیچ مین ایسے کلام کے حضرتؐ نے فرمایا ہو جسکو کچہہ
بہی مقام اور موقع سے مناسبت نہو

نقلاً اسکی موضوعیت ظاہر ہے دو طرح سے اوّل نفس روایت مین اسقدر
اختلاف ہے کہ وہ اختلاف ہی اوسکی موضوعیت پر شاہد ہے کوئی کہتا ہے
کہ آنحضرت نے ان شفاعتہا لترتجی فرمایا کوئی کہتا ہے کہ لترتضی ارشاد کیا
کوئی کہتا ہے کہ انہا لغرانقة العلی تلک الشفاعة ترتجی فرمایا کوئی لکہتا ہے کہ انہا
لمع الغرانیق العلی زبان مبارک سے نکلا پہر کوئی نادان کہتا ہے کہ شیطان
نے آنحضرتؐ کی زبان سے یہہ لفظ پڑہ دئے کوئی کہتا ہے کہ شیطان نے
لوگون کے کانون مین آواز ایسی کہدی کہ اونہون نے جانا کہ حضرتؐ فرماتے
ہین اور حضرتؐ کو خبر نہوئی جب تک کہ جبرئیل امین آئے اور اونہون نے اس

واقعہ کی خبر دی بعد سنہ سے اس روایت کا سلسلہ منقطع ہے اور رواۃ مشتبہ
اور جہوٹے ہین کلبی ایک جہوٹہا ساری دنیا کا ہے گو وہ مفسر ہوا ور گو چند جہلا نے
اسکی تفسیر کو عمدہ تفاسیر سمجھا ہو مگر محققین نے اسکو کذاب اور ضعیف لکھا ہے جیسا کہ
ابو بکر بزار نے کہا ہے کہ اما حدیث الکلبی فما لا یجوز الروایۃ عنہ لقوۃ ضعفہ وکذبہ
اور باقی رواتیون کے سلسلے منقطع ہین کوئی متصل نہین اور وہ حدیث جسمین
روایت شعبہ سے ہے وہ معنعن ہے کما روی شعبۃ عن ابی بصیر
عن سعید بن جبیر عن ابن عباس اور اوسکی نسبت قاضی عیاض
نے لکہا ہے کہ ولم یسندہ عن شعبۃ الا امیۃ بن خالد وغیرہ یرسلہ عن
سعید ابن جبیر اور یہہ واقعہ عبد اللہ بن عباس کی پیدایش یا ہوش سے پہلے کا ہے
اور اونہون نے راوی کا نام نہین بتایا مگر حقیقت مین یہہ تہمت ہے عبد اللہ بن
عباس پر اور یہہ امر تحقیقات سے ظاہر ہے کہ سلسلے روایت عبد اللہ بن عباس کے
اکثر جہوٹے ہین اور غلط اور موضوع ہین کیونکہ لوگون نے اونپر بہت سی تہمتین کی ہین اکثر
تفسیرون کی غلط روایتونکو اونسے منسوب کیا ہے کہ اسے ہم تفسیر کے مضمون
مین بخوبی ثابت کر چکے ہین الخ

تفسیر مظہر العجائب صفحہ ۲۶ مین ہے سیدی صاحب رغائب القران مین جو لطائف طرق
بیان فرماتے اور تیز زبانیون سے اپنی اصالت جتاتی ہین کہ اہلسنت پیغمبر کی
نسبت شیطانکا تسلط اور اوثان کی مدح جائز رکہتے ہین تا مثالب بکر یہہ و عمریہ نہان
ہون اور اوسی تفسیر کے صفحہ ۲۷ مین ہے کہ غرانیق کے فتنہ کے منبع شیعہ
مین رسالہ المکاتیب فی رد یۃ الثعالیب کیا نظر فتنہ منظر سے نہین گذرا کہ جب کنبونے
نور الدین سے اشارہ مین استشارہ چاہا اوسنے بتاکید اکید وصیت و تہدید کی
کہ اس مقدمہ مین جہر جہار نکیجے بشر و دبیا دستان نہ دیجے کہ فضل ا۲۰م شاذان

جو سرمایۂ افتخار شیعیان ہے خود ہی قصے کی تصحیح کر گیا ہے اور مجمع البحرین میں لفظ
غرانیق کے بیان میں بھی اس حکایت کی نسبت طرف اہل تشیع کے ثابت ہوتی ہے

اب میں کہتا ہون کہ اگر حضرت صلعم نے ایسا فرمایا بھی ہوتا تو یہ بات اوس سے
زیادہ نہیں ہے جو پلوس رسول نے باوجود اس دعوے کہ میں اپنے تئین
سب سے بڑے رسولوں سے کچھہ کم نہیں سمجھتا (۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۵) فرمایا
کہ میں بے شریعت والوں میں بے شریعت سا بنا (اول قرنتیونکا ۹ باب ۲۱)
اور حضرت ہارون نے بچھڑا بنایا (خروج ۳۲ باب ۴) اور حضرت موسیٰ نے
دو کروبی بنائے (خروج ۲۵ باب ۲۰) اور حضرت سلیمان نے بتونکے آگے
قربانی گذرانی (اول سلاطین ۱۱ باب ۷ و ۸) اور حضرت نحمیاہ بت پرست بادشاہ
کے ساقی ہوئے (نحمیاہ ۲ باب ۱) اور حضرت یعقوب نے پتھر کھڑا کر کے
اوسپر تیل ڈالا (پیدایش ۲۸ باب ۱۸) دوسرے اگر حضرت نے ایسا فرمایا ہوتا
تو اور مسلمان جو سمجھتے تھے جیسے حضرت عمر (اعجاز قران صفحہ ۲۰۲) اور جو صلح نامہ
حدیبیہ میں سے لفظ رسول اللہ کا کاٹ ڈالا جانے پر کمال برہم ہوئے تھے
(تاریخ محمدی صفحہ ۱۷۷) بتونکی تعریف حضرت صلعم کی زبان سے سنکر
کبھی چپ نرہتے تیسرے عرب کے بت پرستوں نے کبھی یہ الزام حضرت
کو نہیں دیا اگر حضرت نے ایسا فرمایا ہوتا تو کفار مکہ ہمیشہ یہ طعنہ دیئے نرہتے چوتھے
ولیم میور صاحب فرماتے ہیں کہ اسمین شک لانا ضرور نہیں کہ محمد صاحب کو
اپنی نبوت کی پیشین گوئی کا کتب سابق میں ہونا دل سے متیقن تھا (شہادت
قرآنی صفحہ ۲۰) پس باوجود یقین نبوت حضرت بتون کی تعریف کبھی نہیں کرسکتے
تھے پانچوین معلم اسپرنگر صاحب کا قول ہے کہ اہل یہود اور عیسائیونکے اقوال سے
واجبی رائے بابت خدا کے ملک عرب میں پہیل گئے (ہندوستانی جو انکو خط

صفحہ ۲۰۷) مطلب یہہ کہ یہود و نصارے کے افراط و تفریط عقاید مین اسلام
کے سبب واجبی راے خدا کی بابت مُلک عرب مین شایع ہوئی پس اگر حضرت
نے بتونکی تعریف کی ہوتی تو واجبی راے خدا کی بابت کہان ہوئی چنانچہ یہہ
روایت تلک الغرانیق العلی کی ایسی ہے کہ شیعون نے سُنیونکو اور سُنیون نے
شیعون کو اس بہتانکا الزام دیا ہے اور کسی ایک مذہب والے نے اپنی طرف
اسے منسوب نہین کیا ہے جیسا کہ مظہر العجائب کے صفحہ ۲۶ و ۲۷ مین تحقیق القران
اور رسالۃ المکاتیب فی سُرعۃ الثعالیب والغرایب کے حوالہ سے مرقوم ہے
اس سے ثابت ہے کہ کسی مذہب مین یہہ روایت معتبر نہین سمجھی گئی ہے سا تو ین
اگر حضرت صلعم نے لات و عزے و منات بتونکی تعریف کی ہوتی تو بہی نصارے
کو اس الزام کے ثابت کرنیکا منصب نہ تہا کیونکہ اسمین کچہہ عقیدہ تثلیث سے
تجاوز نہین ہوا اگرچہ تعین اشخاص مین اختلاف ہے مگر نفس تعداد تثلیث
مین کچہہ کلام نہین ہے اور یہہ صرف ایک لطیفہ ہے اور اصل یہہ ہے کہ اگر کوئی
مسلمان اسمقام پر اعتراض نصارے کی رعایت بہی کرے تو بہی کہیگا کہ حضرت صلعم
نے کفار سے بطریق استعجاب یا معارضہ فرمایا ہوگا کہ یہہ نادان قریش ان بتون
سے توقع شفاعت رکہتے ہین یعنی یہہ امر نہایت عجیب ہے اور شیطان کا نبی
کی بات مین بات ملا دینا اسمقام سے کچہہ علاقہ نہین رکہتا ہے اور اگر علاقہ ہو تو یہی
ہوگا کہ اس آیت کو نبی کی طرف منسوب کرنا یا اسکا مطلب بطور اثبات سمجہنا از طریق
معارضہ یا استعجاب خیال نکرنا یہی نبی کی بات مین شیطان کی بات کو ملانا ہے
یعنے اوسکے اصل مطلب کو بدلکر شیطانی خیالات اوسمین داخل کرنا فقط

کلیسا ۶

کہ جسمین چار سکرمنٹ ہین اور ایک منادی

سکرمنٹ ۱

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۖ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ ۚ انتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ ۘ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿﴾ سورہ نسا آیت ۱۶۹

یعنے اے کتاب والو زیادتی نکرو اپنے دین مین اور مت کہو اللہ کے باب مین مگر حق عیسیٰ مسیح مریم کا بیٹا اور اللہ کا رسول ہے اور اللہ کا کلمہ جسے ڈالا مریم کیطرف اور روح اوسکی یہان سے پس خدا پر اور اوسکے رسولون پر ایمان لاؤ اور مت کہو تین (یعنی تثلیث) باز رہو بہتر ہوگا تمہارے واسطے کیونکہ اللہ ایک ہی خدا ہے اور اس سے برتر ہے کہ اوسکے اولاد ہو۔ اوسیکا ہے جو کچھہ آسمان و زمین پر ہے اور اللہ کافی ہے حافظ انتہیٰ از شہادت قرآنی فصل ۱۰۴ صفحہ ۱۵۳۔

قطعہ

دے حیات ابدی لاکہہ کو گویا ئی میری
اہل تثلیث سمجہہ جائین یہ یکتائی میری

میرے ہونٹہون سے اُٹھے موج یم آبحیات
خضر ہوجائے لقا اوسکو مسیحائی میری

عیسائی علما اسبات کے معتقد ہین کہ خدا کی ذات واحد تین اقنوم کے ساتھہ مشتمل ہے یعنے وجود اور حیات اور علم کہ باپ اور بیٹا اور روح القدس جسکو ہر دو کہتے ہیں — اگرچہ توریت اور انجیل مین کسی جگہہ لفظ تثلیث موجود نہین ہے اور نہ حضرت عیسیٰ نے یا کسی حواری نے کسی ایک عیسائی کو بھی یہہ تعلیم دی کہ تثلیث کا عقیدہ رکھو۔

چنانچہ میزان الحق چھاپۂ مرزا پور ۱۸۴۳ء باب ۲ فصل ۴ صفحہ ۱۴۶ مین لکھا ہے کہ
مسیحیونکے اعتقاد مین اس عمدہ مطلب کو تثلیث یا ثالث واحد کہتے ہین اور اگرچہ یہ
لفظ بعینہٖ انجیل مین ہنین پائے جاتے مگر انجیل کی اس عمدہ تعلیم کا عادت کیموافق
ایسا نام ہوا ہے انتہی ۔ لیکن عہد نامۂ جدید مین ۔ تین مقام ہین کہ جہان لفظ
تثلیث تو ہنین مگر باپ اور بیٹا اور روح القدس مذکور ہے یعنی متی ۲۸ باب ۱۹ ۔
اور ۲ قرنتیونکا ۱۳ باب ۱۴ مین دعا کے طور پر اور اول یوحنا ۵ باب ۷ مین صاف صاف
مگر اس صاف صاف کے الحاق ہونے کی معتبر اور مقبول علماء عیسائی مقر ہین جیساکہ
پادری فانڈر صاحب کا قول کلیسیا ۴ سکرمنٹ ۴ مین بیان کرچکا ہون ۔
وہ ایک تاریخ مین جو لائبریری یوسفل نالج کرکے موسوم ہے ۔ اور علماء کمیٹی کیطرف
سے تالیف ۔ اور لندن مین ۱۸۴۳ء کو بحکم کمیٹی چھپی مرقوم ہے کہ اسحاق نیوٹن نے ایک
رسالہ پچاس صفحونکا لکھا اور اسمین دو فقرون نامۂ یوحنا اور پلوس سے درباب مسئلہ تثلیث
کے بحث تحقیق کی ہے ۔ اور نیوٹن صاحب خیال کرتے ہین کہ کاتبون نے انہین تبدیلی
کی ہے انتہی ۔ اِس سے اِن دونون آیتون تثلیث کر یعنے یوحنا ۵ باب ۸ اور ۲ قرنتیونکا
۱۳ باب ۱۴ کا الحاق ثابت ہے ۔ اب محکر اسبات کی ہے کہ عیسائی عقیدہ کے موافق
اگر حضرت عیسیٰ خدا کا بیٹا اور دوسرا اقنوم اقانیم ثلاثہ مین سے ہے تو تیسرے اقنوم کا
بھی جو کہ روح القدس انجیل مین مندرج ہے ہونا محال عقل ہوگا وگر دوسرا ہی اقنوم
ثابت نہوا تو تیسرے تک کیونکر نوبت پہونچے گی ۔ اسکے لئے ایک عقلی دلیل یہ ہے
کہ اگر ہر واحد کو اقانیم ثلاثہ مین سے ہر طرح کے کامونکی قدرت ہے تو تعین تعداد
ثلاثہ اور تخصیص، تثلیث کی ضرورت ہنین رہی اور اگر ہر اقنوم کو اقانیم ثلاثہ سے بطرز
خاص جدا جدا کام کی قدرت ہے تو نقص عظیم اقانیم ثلاثہ کے ہر واحد کی شان و
قدرت مین لازم آتا ہے کہ ایک کا کام دوسرا ہنین کرسکتا تھا تب ذات واحد

خدا میں تثلیث کا تعین لازم ہوا اور یہہ بات قادر مطلق کی شان کے برخلاف ہے۔ اور عیسائی اگرچہ اپنے کو خدائے واحد کا پرستار کہتے ہیں تو بہی یہہ نہیں سمجھتے کہ یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ذات کی وحدانیت باوجود تین اقنوم کے معدوم نہو۔ اُسکے جواب میں عیسائی علماء کہتے ہیں کہ خدا نے اِسلئے اِس بہید کو ہم سے چہپا رکہا کہ انسان کی عقل اُسکے سمجہنے سے قاصر ہے (مفتاح الاسرار چہاپہ اکبرآباد ۱۸۵۰ء طبع ثانی صفحہ ۴۵) لیکن یہہ اونکی دوسری نادانی ہے کیونکہ خدا جب اوس بہید کو انسان پر ظاہر کرتا تو کیا وہ اوسکے سمجہنے کے لایق عقل بہی نہیں عنایت کر سکتا تہا اپنی وحدانیت کو کسطرح اوس نے تمام عالم کے ذہن نشین کر دیا۔ اسیطرح تثلیث سے بہی حضرت ابرہیم اور حضرت نوح اور حضرت موسیٰ اور سب انبیاء علیہم السلام کو آگاہ کر سکتا تہا۔ پہر عیسائی کہتے ہیں کہ بے روح القدس کی تائید کوئی اس عقیدہ کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ (اول قرنتیوں کا ۱۲ باب ۳) اور یہہ تیسری نادانی وہ اپنی ظاہر کرتے ہیں۔ کیونکہ تمام عیسائیوں سے جو کہ ہمیشہ روح القدس پانیکا دعویٰ کرتے ہیں کسی نے بہی کب تثلیث کا مفصل بیان کر پایا ہے۔ دیکہو میزان الحق چہاپہ آگرہ ۱۸۵۰ء صفحہ ۱۰۹ ۔

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۱ میں ہے کہ دنیا کے شروع ہی میں قربانی گزراننا ظہور میں آیا اور چار ہزار برس تک یہہ رسم خدا کی عبادت میں نہایت بڑی بات تہی مگر ایک راز کے طور پر تہی۔ اور جبتک کہ کلوری پہاڑ پر وہ صاف و روشن ظاہر نہوئی تب تک اُسکا مطلب بخوبی سمجہہ میں نہیں آیا انتہی۔ اس سے ظاہر ہے کہ دنیا کے شروع سے حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ تک کوئی بہی عرفان میں کامل نہتہا۔ حالانکہ آپہی پادری صاحب دینی و دنیوی تاریخ کے صفحۂ ۱۱۰ میں فرماتے ہیں کہ خدا نے موسیٰؑ کے وسیلہ سے اپنے ارادہ کو انجام تک پہنچایا انتہی۔ پس جب تثلیث اور کفارہ کا راز مخفی رہا تو خدا کا ارادہ انجام تک کیونکر پہونچا۔

یہودی یونین تو کوئی فرقہ باوجود اختلافِ عقائد ہمد کر حضرت عیسیٰ کی الوہیت تو کیا اُنکی رسالت کا بھی قایل ہنین ہے اور نہ توریت اور انبیاء کے صحیفون مین کہین تثلیث کی تعلیم ہے۔ اب عیسائیون کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے کہ یہہ کن سببون سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کے قایل ہین۔

اگر اس سبب سے کہ حضرت عیسیٰ روح القدس کے وسیلے سے پیدا ہوئے تھے (متی ۱ باب ۱۸) تو پیدایش ۱۹ باب ۱۱۔ اور ۲۵ باب ۲۱ مین لکھا ہے کہ حضرت سارہ اور حضرت ربقہ دونون بانجھ تہین قوائی انسانی سے توالد و تناسل کی اُمید اِن دونون مین باقی نہی تہی صرف خدا کے حکم سے حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب پیدا ہوئے۔ اور حضرت یحییٰ کے پیدا ہونے کا بھی یہی حال ہے۔ لوقا ۱ باب اور خروج ۳۱ باب ۲ و ۳ مین بزلئیل بن اوری کو خدا نے روح اللہ فرمایا ہے دیکھو بیبل رومن مطبوعہ لندن ۱۸۶۹ء اور عہدنامہ عتیق فارسی مطبوعہ لندن ۱۸۵۶ء اور عہدنامہ عتیق اُردو مطبوعہ لدہیانہ ۱۸۶۱ء پس اس بات مین حضرت عیسیٰ کے لئے کچھ خصوصیت نہین ہے۔

اگر اس سبب سے کہ مسیح بے باپ پیدا ہوئے تھے تو الوہیت کی صرف یہی دلیل نہین ہے کہ بے باپ پیدا ہو جبکہ باوجود الوہیت انسان ماں کے پیٹ سے پیدا ہو سکتا ہے تو ماں باپ دونون سے پیدا ہونا کب طارع الوہیت ہوگا اور چونکہ حضرت عیسیٰ کو عیسائی علما پورا خدا اور پورا انسان کہتے ہین تو از روئے عقل انسانی وہ پورا انسان تبہی ہوتے جبکہ ماں اور باپ دونون سے پیدا ہوتے (کیونکہ اگر مسیح کو پورا انسان کہین تو سب انسانون کی طرح مسیح کی گنہگاری کا بھی انجیل کے بموجب اقرار کرنے پڑے رومیون کا ۳ باب ۹۔۱۲) اور جبکہ مسیح پورے انسان نہ تھے جو کہ نہایت چھوٹی بات ہے تو پورے خدا کیونکر ہو سکتے ہین جو کہ نہایت بڑی بات ہے۔ اِسکے سوا پیدایش ۱ باب ۲۷ مین ہے کہ خدا نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا تہی

اب دیکھو کہ حضرت عیسیٰ کے تو صرف باپ کا ذکر نہیں ہے مگر حضرت آدمؑ کے نہ باپ
دونوں نہ تھے اور ملک صدق کا حال اس سے بھی عجیب غریب ہے کہ بے ماں
بے باپ بے نسب نامہ جسکے نہ دنوں کا شروع نہ زندگی کا آخر مگر خدا کے بیٹے کی مانند
ہمیشہ کاہن رہتا ہے عبرانیوں کا ۷ باب اور ۲ و ۳ ملک صدق کے حال میں علماء
اہل کتاب نے بہت مختلف بیان کیا ہے بعضے سمجھتے ہیں کہ وہ ایک فرشتہ تھا اور
بعضے کہتے ہیں کہ وہ خود مسیح تھے کہ اسوقت بھی ظاہر ہوئے تھے مگر یہ دونوں گمان
غلط ہیں کیونکہ فرشتہ کو کہانت سے کیا کام ہے۔ اور عبرانیوں کے ۷ باب ۳ میں
ملک صدق کو خدا کے بیٹے (یعنے مسیح) سے مشابہ یا مانند لکھا ہے اگر وہ مسیح
آپ ہوتے تو مسیح سے مشابہ یا مسیح کی مانند جو لکھا ہے غلط ہو گیا اس سے ظاہر ہے
کہ وہ صرف انسان اور کنعانی بادشاہ ہیں سے تھا۔ اور علماء یہود کہتے ہیں کہ
ملک صدق تو سام حضرت نوحؑ کا دوسرا بیٹا تھا مگر عبرانیوں کے خط کے بموجب یہ بھی
غلط ہے کیونکہ اسمیں ملک صدق کو بے ماں بے باپ بے نسب نامہ لکھا ہے اور
سام کے باپ کا نام نوح اور اسکا نسب نامہ توریت میں مندرج ہے اور ملک
صدق کا ذکر توریت میں دو جگہ ہے یعنے پیدایش ۱۴ باب ۱۸-۲۰ + اور ۱۱۰ زبور
۴ (از خیرخواہ ہند بہ من مرزاپور مطبوعہ اکتوبر ۱۸۶۳ع جلد ۴ نمبر ۱۰ اہتمام پادری
جے آف براون) — مسلمانوں میں ملک صدق کا نام کتاب چار درویش کے
آخر میں اگرچہ وہ کتاب خیالی ہے اسطرح پر ہے کہ وہ ایک بادشاہ تھے اجنّہ کے ماتحت
ایک بادشاہِ اعظم قوم جن کے واللہ اعلم۔ لیکن اتنا ظاہر ہے کہ مصنف کتاب
چار درویش نے ملک صدق کا نام توریت و انجیل سے نہیں معلوم کیا ہے کیونکہ
اوسوقت میں توریت وغیرہ ہندوستان میں رائج نہ ہوئی تھی اور اگر رائج بھی
ہوتی تو کتاب چار درویش میں یہ نام درج کرنیکے لئے توریت و انجیل سے اوسکے

معلوم کرنے کا کوئی سبب نتھا
اور تاریخ چین مصنفہ مسٹر جمیس کا کرن صاحب بہادر مطبوعہ ۱۸۶۵ء جلد ۲ دفتر آ باب ۱
صفحہ ۲۶۵ مین لکھا ہے کہ ایک عورت اَلَنقُوا کے جو بیوہ تھی آفتاب کے وسیلے سے تین
لڑکے پیدا ہوئے جنکا نام بوکم کتاگن - اور باسکن سالجی - اور بوزنجر تھا - ان سبکا
لقب نورانیون ہوا جسکے معنی ترکی زبان مین اطفال نور - اور بوزنجر کی نسل سے
چنگیز خان ہوا - انتہی - اور اُسی تواریخ چین مطبوعہ ۱۸۶۵ء کے جلد آ دفتر ۲ باب ۱
صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۴ مین کالر نصاحب لکہتے ہین کہ سنہ عیسوی سے چہہ سو برس پیشتر ایک
عورت پر آفتاب کی شعاع نازل ہوئی اور اُسی دن سے حمل کے نشان ظاہر ہوگئے
کئی برس کے بعد اوسکے شوہر نے (جو کہ ستر برس سے زیادہ کا تہا) اُسے طلاق دی -
بیئتالیس برس وہ حمل سے رہا اوسکے بعد ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام لاؤزی یعنے پیر نابالغ
رکہا کیونکہ اوسکے سر کے بال اور بدن کے رونگٹے سب سفید تھے - اِسی حکیم لاؤزی کے
شاگردون نے اپنے اُستاد کے نام سے اِکسیر بقا کا نسخہ ایجاد کیا جسے اکثر
فغفور اور ہزارون اُمرا وغیرہ کہا کر ہلاک ہوئے اور اِسی حکیم لاوزی کی پرستش
چین کے بادشاہون اور رئیسون وغیرہ مین رائج ہے - حکیم لاوزی کا لقب
اور تی ازمی یعنے بہشتی حکیم چینی زبان مین ہے انتہی - اور حضرت بی بی حوا بھی بے ماں
باپ کے پیدا ہوئی تھین - اور تاریخ چین مصنفہ پادری اکشوس صاحب جسے
پادری لورلو صاحب نے فارسی مین ترجمہ کرایا نمبر ۲ مطبوعہ سین ٹیفک سوسائٹی کلکتہ
۱۸۶۲ء صفحہ ۹۳ فصل ۱ مین لکہا ہے کہ حکیم لاؤزی ہشتاد سال در شکم مادر بودہ انتہی
اور ایک عورت باکرہ مساۃ ری سبریا دختر نیومیٹر شاہ ایلبا نے بیان کیا کہ مجھکو دیوتا
مارس سے حمل رہا ہے اور اُس سے دو لڑکے پیدا ہوئے ایک کا نام رمس
اور دوسرے کا رومُلس - یہہ رومُلس وہی ہے جس نے شہر روم قدیم کی بنا ڈالی

پیشتر مسیح سے بنا ڈالی - از کتاب تذکرۃ الکاملین مطبوعہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۲ مصنفہ بابو
رامچندر صاحب عیسائی مصنف کتاب عجاز قران ۰

اگر یہہ سبب ہے کہ وہ خدائے مجسّم عیسائیون مین سمجہا جاتا ہے اوّل طمطاؤس
۳ باب ۱۶ - اگرچہ گریساخ کہتا ہے کہ اُس آیت مین لفظ خدا کی جگہہ وہ کا لفظ
چاہیئے یعنے وہ کہ جسم مین ظاہر کیا گیا روح سے راست ٹہرایا گیا انتہی - دیکہو
رومن عیل مطبوعہ لندن ۱۸۶۰ء اس سے ظاہر ہے کہ خدا کا لفظ یہان کسی
الوہیت گر کا الحاق کیا ہوا ہے تو بہی ایسے موقع پر الحاق کیا ہے کہ جسکا سرد شتہ
پہچان لینا بالکل ناممکن تہا اور اگر اُنہین یعنی عیسائی علماء نے یہ جعل نہ پہچانا
ہوتا تو اُسپر الحاق کا گمان تک کرنا نہایت مشکل تہا -

تو بہی غور کرنا چاہیئے کہ ۸۲ زبور ۶ اور یوحنا ۱۰ باب ۳۴ مین لکہا ہے مین نے
تو کہا تم سب خدا ہو الخ انگریزی تفسیر اسکاٹ مین ہے کہ مجسٹریٹ کلام الٰہی مین
خدا کہلانے ہین یہہ لقب اکثر اختیار کے سبب ظاہر کیا گیا جس سے وہ لوگونمین
خدا کے نائب تہے لیکن یہہ لقب اسرائیلی حاکمونکے سوا اور کسیکو صاف صاف نہین
دیا ہے انتہی - پس جبکہ خدا نے اُنہین جنکی پاس خدا کا کلام آیا خدا کہا تو حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو کہ جنہون نے خدا کا کلام پہونچایا خدا کہلانا یوحنا ۱۰ باب ۳۴ کے مطابق
کیا تعجب ہے کیونکہ عبرانی محاورہ مین قاضی اور مفتی سب اِلٰہ کہلاتے تہے جیسا کہ
۸۲ زبور آ مین لکہا ہے خدا الٰہی جماعت مین کہڑا ہے الہونکے درمیان وہ
عدالت کرتا ہے انتہی - اور خروج ۵ باب آ مین لکہا ہے پہر خدا نے موسیٰ
سے کہا دیکہہ مین نے تجہے فرعون کے لیئے خدا سا بنایا اور تیرا بہائی ہارون
تیرا پیغامبر ہوگا انتہی - اور خروج ۴ باب ۱۶ مین لکہا ہے اور تو (اُسیطے
اوسکے (یعنی ہارون کے) لیئے اون لوگون پاس خدا کی جگہہ ہوا انتہی پس

یہ بات بھی حضرت عیسیٰ کے لئے بخصوص نہیں معلوم ہوتی۔
اگر کوئی کہے کہ یسوع کے لفظ کے معنی یہی ہیں یعنے نجات دہندہ تو حضرت یشوع
جو حضرت موسیٰ کے جانشین تھے ان نام کے معنی بھی یہی ہیں نجات دہندہ۔ اور
حضرت یسعیاہ کے نام کے معنی خدا کی نجات۔

اگر اس سبب کہ ان کا شفیع ہونا دلیل الوہیت نصارا میں سمجھی جاتی ہے تو ۹ وزبور
۶- اور یرمیاہ ۱۵ باب ۱ میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت سموئیلؑ کو اور حزقیال
۱۴ باب ۱۴ و ۲۰ میں حضرت نوحؑ اور حضرت دانیالؑ اور حضرت ایوبؑ کو شفیع لکھا
ہے- اور پیدائش ۱۸ باب ۲۳-۳۲ میں حضرت ابراہیمؑ کے شفاعت کرنے کا
ذکر ہے۔

پھر اگر اس سبب کہ حضرت عیسیٰؑ خدا کے بیٹے کہلاتے ہیں جیسا کہ یوحنا ۱۰ باب ۲۶
میں لکھا ہے کہ میں خدا کا بیٹا ہوں انتہی- اور اسیطرح متی ۴ باب ۲ میں بھی
چونکہ یوحنا ۱۰ باب ۳۵ میں لکھا ہے کہ خدا نے سب بنی آدم کو خدا کہا ہے تو ابن
آدم یعنے حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہنا چاہیے کیونکہ جب ہر آدمی خدا ہے تو ابن
آدم خدا کا بیٹا ہوا اور یہہ لفظ یعنے ابن آدم انجیل میں ستر جگہہ ہے- اگرچہ
ابن آدم سب انسان ہیں مگر حضرت عیسیٰؑ نے شاید یہہ سمجھکر کہ لوگ مجھے الوہیت
کے رتبے میں نہ شامل کریں اسلئے خاتمہ شک کے لئے بار بار آپکو ابن آدم کہا
پھر ایوب ۱ باب اور ۲ باب ۱ کی تفسیر میں طامس سکاٹ مفسر انگریزی نے
لکھا ہے کہ بنی اللہ یعنے خدا کے بیٹے جو اسمیں لکھے ہیں اُنسے مراد پاک فرشتے اور
دوسری جگہہ ایوب ۳۸ باب ۷ میں جو بنی اللہ یعنے خدا کے بیٹے لکھے ہیں اُنسے
مراد انبیا مفسرین سمجھتے ہیں انتہی- پھر حضرت آدمؑ خدا کے بیٹے ہوئے عبرانیوں کا ۱
باب ۱ اور لوقا ۳ باب میں جو نسب نامہ لکھا ہے اسمیں جسطرح یوسف کو ہیلی کا

اور بہلی متہات کا اسیطرح آخر مین آدم کو خدا کا بیٹا لکہا ہے - پہر حضرت شیث خدا
کے بیٹے پیدائش ۶ باب - پہر حضرت اسحاقؑ وعدیکے فرزند گلتیو نکا ۵ باب ۲۸
پیدایش ۱۲ باب اور ۲ وغیرہ - پہر اسرائیل خداکے پہلوٹھے بیٹے خروج ۴ باب ۲۲
پہر افرائیم خدا کا پہلوٹھا اور پیارا بیٹا پرمیا ۳۱ باب ۹ و ۲۰ - اگرچہ یہان بہی تمام
بنی اسرائیل و تمام قوم افرائیم سے مراد ہے پہر حضرت داؤدؑ خدا کے بڑے بیٹے
۸۹ زبور ۲۶ و ۲۷ - پہر سلیمانؑ خدا کے بیٹے اول تواریخ ۲۲ باب ۹ و ۱۰ اور ۲۸
باب اور ۲ سموئیل ۷ باب ۱۴ تمام اسرئیلی خداکے فرزند استثنا ۱۴ باب رومیونکا
۹ باب سب عیسائی خداکے فرزند رومیونکا ۸ باب ۱۶ سب خاص و عام خدا کے
فرزند متی ۵ باب ۹ و ۱۸ اور ۷ باب ۱۱ - گمراہ بہی خداکے فرزند یسعیا ۳۰ باب
اسمین بہی حضرت عیسیٰؑ کے لئے کچہہ تخصیص نہین ہے -

اگر اس سبب سے کہ حضرت عیسیٰؑ نے مُردے زندہ کئے تہے مرقس ۵ باب ۴۱ یوحنا
۱۱ باب ۴۴ - لیکن اول سلاطین ۱۷ باب ۲۲ مین لکہا ہے کہ حضرت الیاسؑ نے ایک
مردہ لڑکے کو زندہ کیا تہا اور ۲ سلاطین ۴ باب ۸ - ۳۷ مین لکہا ہے کہ ایک
عورت سے (جسکا شوہر بوڑہا تہا حضرت الیشعؑ نبی نے فرمایا کہ اس ہی وقت سے
حساب کر کہ پورے معین وقت پر ایک بیٹا تو گود مین لیگی اور ایسا ہی ہوا یہان حضرت
الیشعؑ کی ایک عظیم قدرت کا بیان ہے کہ ہنوز وہ عورت اپنے بوڑہے شوہر کے
پاس نہین گئی تہی کہ اوسکے حمل کی مدت شمار کی گئی پس یہ لڑکا بہی اُنہین مین سے
شمار کیا جا سکتا ہے جو بے باپ پیدا ہوئے ہین اور جب وہ لڑکا بڑا ہو کر مر گیا
تب حضرت الیشعؑ نے آکر اُسے زندہ کیا بعد سکے اُسی کتاب کے ۴ و ۵ و ۶ باب وغیرہ مین
حضرت الیشعؑ کے اور بہت معجزونکا بیان ہے کہ بیس روٹی اور ایک ٹوکری اناج
کی بالیو نسے سو آدمیوں زادو نکو کہلایا اور کچہہ بچ رہا اور ایک برص کے بیمار کو چنگا کیا

اور ایک تندرست کو ابرص کر دیا اور لوہے کو پانی پر تیرا دیا وغیرہ۔ مگر عجیب بات ہے
حضرت مسیح نے تو اپنی زندگی میں مردے زندہ کیے تھے اور حضرت الیشع کی مدفون
لاش سے مردے کو زندہ کر دیا تھا ۲ سلاطین ۱۳ باب ۲۱ مفتاح الکتاب صفحہ ۲۴۱
اور اعمال ۹ باب ۳۶-۴۲ میں لکھا ہے کہ پطرس نے ایک مردہ عورت کو جسکا نام
تابیتا تھا زندہ کیا پھر اعمال ۲۰ باب ۹-۱۲ میں لکھا ہے کہ پلوس نے ایک جوان کو
جو کوٹھے پر سے گر کے مر گیا تھا زندہ کیا اس بات میں بھی حضرت عیسیٰ کے لئے کچھ
تخصیص نہیں پائی جاتی۔
اگر اس سبب سے کہ حضرت عیسیٰ کو مسیح کہتے ہیں تو توریت کے تمام مقاموں سے ثابت ہے کہ
ہر نبی اور ہر بادشاہ بنی اسرائیل اور سردار کاہن مسوح ہوتا اور مسیح کیا جاتا تھا چنانچہ ۲
سموئیل ۱ باب ۱۴ میں ساؤل کو مسیح اور اول سموئیل ۱۶ باب ۱۳ اور سموئیل ۲ باب ۴
میں حضرت داؤد کو مسیح لکھا ہے اور یسعیاہ ۴۵ باب ۱ میں کخسرو بادشاہ فارس کو بھی
خدا کا مسیح لکھا ہے اور حضرت یسعیاہ نبی نے اپنے کتاب کے ۶۱ باب ۱ میں لکھا ہے
کہ خداوند نے مجھے مسیح کیا اور ۲ سلاطین ۹ باب ۱-۶ میں یاہو کو اور ۲۳ باب ۳۰ میں
یہوآخذ کو مسیح لکھا ہے اور ۲ قرنتیوں کا ۱ باب ۲۱ میں پلوس فرماتے ہیں کہ جس نے
ہمکو مسوح کیا سو خدا ہے پس یہہ مرتبہ بھی حضرت عیسیٰ کے لئے خاص نہیں ہے
اگر اس سبب سے کہ وہ آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں تو پیدائش ۵ باب ۲۴ میں
حنوخ کا اور ۲ سلاطین ۲ باب ۱۱ میں الیاس کا آسمان پر اٹھایا جانا لکھا ہے
اور رومن انجیل رومن کا تہلک چھاپہ پٹنہ ۱۸۶۴ء کے آخر میں جہان عیدونکا بیان
ہے حضرت مریم کے آسمان پر اٹھائے جانے کی بھی ایک عید لکھی ہے اور اوسکے
ثبوت میں یہ نشان لکھے تھے XXIV ۱۱-۲۰ ..
یعنے سرہ ۲۴ باب ۱۱-۲۰ ورس تک اور بیچ کے گرجا گھر میں ایک سیڑھی

مسیح کی اور دوسری مریم کی ہے یعنے یہہ کہ جسطرح حضرت عیسٰی آسمانپر گئے اسیطرح
حضرت مریم بھی آسمان پر گئی ہین اور رومن کاتہلک عیسائی حضرت مریم سے بھی
دعا مانگتے اور اُنہین بہشت کی ملکہ کہتے ہین اور ۲ قرنتیونکے ۱۲ باب ۲-۴ مین
پلوس سول فرماتے ہین کہ مین تیسرے آسمان تک اور فردوس تک پہنچایا گیا
تہا - پس اسمین بہی حضرت عیسٰی کے لئے کوئی کافی دلیل الوہیت نہین ہے ؛
اگر اس سبب سے کہ زبدی کی بیٹونکی مان نے جب حضرت عیسٰی کو سجدہ کیا متی ۲۰
باب ۲ تو حضرت عیسٰی کا اپنے آگے سجدہ کرنے سے نہ منع کرنا یہہ حضرت عیسٰی کی
الوہیت کا سبب تہا - مکاشفات ۳ باب ۹ مین لکھا ہے کہ یہودی اگر فرشتہ
(یعنی پادری) کلیسیائے فلادلفیہ کے پاؤنپر سجدہ کرینگے انتہی - اِس سے معلوم ہوا
کہ انجیلی محاورہ مین اکثر سجدہ سے مراد خوشامد یا فرمانبرداری ہے کیونکہ یہودے
جوکہ توحید کی تعلیم اور عقیدہ مین تمام عالم سے مخصوص کی گئی خروج ۲۰ باب ۳
استثناہ باب یسعیاہ ۴۵ باب ۵ - وہ انسان یعنی پادری کے پاونپر سجدہ کرین
یہ سراسر خدا پرستی کے خلاف ہے کیونکہ خداوند نے یہہ عہد ہمارے باپ دادون سے
نہین کیا بلکہ خود ہم سے یعنے ہم سب سے جو آجکے دن جیتے ہین (استثناہ باب ۳)
اور جبکہ پادری کے پاؤنپر یہودیونکا سجدہ کرنا انجیلی محاورہ مین جائز ہوا تو حضرت
عیسٰیؑ کے آگے زبدی کی بیٹونکی ماکا سجدہ کرنا مسیحؑ کی الوہیت کی دلیل نہین
ہوسکتا ہے اور ۲ سلاطین ۹ باب ۶ و ۸ مین ہے کہ ناتان کے بیٹے میفیبوست
نے داؤدؑ کو سجدہ کیا - اور یسعیاہ ۴۵ باب ۱۴ مین لکھا ہے کہ مصر اور کوش اور
سبا وغیرہ کے لوگ کورس یعنے کہنرو کے آگے سجدہ کرینگے - اور یہان بہی
سجدہ سے مراد منت اور خوشامد ہے - چنانچہ اُسی آیت مین لکھا ہے کہ تیرے آگے
سجدہ کرینگے وہ تیرے آگے منت کرینگے اور کہینگے خدا و ند یقیناً تجہہ مین ہے

اور کوئی دوسرا نہین اور اُسکے سوا کوئی خدا نہین انتہی عبرانی محاورہ مین اکثر ایک مضمونکو دو طور پر بیان کرتے اور مطلب ایک ہی ہوتا تہا جیسے اِس آیت مین ہے کہ تیرے آگے سجدہ کرینگے وہ تیرے آگے منت کرینگے انتہی۔ کورس بادشاہ بُت پرست اور خدا سے ناواقف تہا چنانچہ یسعیا ۴۵ باب ۴ مین خدا فرماتا ہے کہ تو مجکو نہین جانتا انتہی۔ اور اسیطرح ۴۵ باب ۵ مین بہی ہے کہ مین نے تیری کمر باندہی اگرچہ تو نے مجہے نہ پہچانا انتہی۔ اور کوشی نے یواب کو (جو حضرت داودؑ کا سپہ سالار تہا) سجدہ کیا ۲ سموئیل ۱۸ باب ۲۱۔ اور اخی معاز بادشاہ کے آگے اوندہا ہوکر گرا اور سجدہ کیا۔ ۲ سموئیل ۱۸ باب ۲۸۔ اور ارونہ نکلا اور بادشاہ کے آگے جہک کر زمین پر سجدہ کیا ۲ سموئیل ۲۴ باب ۲۰۔ اور شاہ نبوکدنضر (یعنے بخت نصر) اوندہے منہ گرا۔ اور دانیال کو سجدہ کیا۔ دانیال ۲ باب ۴۶۔ اور روت نے جو مسیح کی پردادی ہونیوالی تہی بوعاز کے آگے منہ کے بل جہکی اور زمین پر سجدہ کیا۔ روت ۲ باب ۱۰۔ اِسمین بہی مسیح کی الوہیت کا کچھ ثبوت نہین ہے ÷

عیسائی لوگ بڑا یقین کرتے ہین کہ مسیح نے جو معجزے دکہائے وہ اپنی قدرت سے دکہائے اور اور نبیوں نے جو معجزے دکہائے وہ مسیح کیطرف سے یعنی اُسکی بخشے ہوئے اختیار سے دکہائے اور یہہ مسیح کی الوہیت کی دلیل ہے ÷

لیکن اِسکے لئے کوئی دلیل نہین ہے کہ مسیح کے بخشے ہوئے اختیار سے اور نبیون نے معجزے دکہائے تہے صرف خیالی بات ہے علاوہ اِسکے خدا کی قدرت ہر وقت یکسان رہتی ہے اگر الوہیت کی قدرت سے مسیح نے لاذر کو جلایا تہا تو اب عیسائی کیون مرجاتے ہین اب بہی وہ کسی عیسائی کو مرنے نہ دیتے یعنے اگر مسیح مین خدائی قدرت تہی تو چاہیئے کہ اب بہی ویسی ہی قدرت ہو کیونکہ بیوداہ قادر مطلق کی قدرت جیسی تہی ویسی ہی ہے اور ہمیشہ تک رہے گی ÷

متی ۲۲ باب ۴۴ مین داؤدؑ کا قول ہے کہ خداوند نے میرے خداوند سے کہا کہ میری داہنے بیٹھ الخ اسجگہ ایک خداوند سے مراد خدا اور دوسرے سے مراد مسیحؑ اور یہہ بھی مسیحؑ کی مرتبۂ الوہیت کی دلیل سمجھی جاتی ہے یہ آیت ایکسو دس زبور کے شروع مین ہی ہے۔ اگرچہ ممکن نہین کہ علماء یہود اسکا مطلب مسیح کیطرف لگاتے ہون اور نہ اسکا ثبوت ہے کہ حضرت داؤدؑ نے حضرت عیسیٰؑ کی بابت یہہ کہا ہو کیونکہ گانے والے جبکہ داؤد کے سامنے بیٹھ کر گاتے تھے تو اُنکے مُنہ سے اسطرح کے الفاظ نکلتے ہوئے اچھے معلوم ہوتے تھے جبکہ وہ داؤدؑ کی طرف اشارہ کرکے کہتے کہ اَمَا اَدُونَائِ لَاْدُونِی شِیْب لِیْ مِیْنِیْ یعنی خداوند نے میرے خداوند (یعنی داؤد بادشاہ) سے کہا الخ اصل عبرانی مین اول ادونائی اور بعد اسکے لادونی کا لفظ ہے یعنے ادونائی کے معنی خداوند اور لادونی کے معنی ہمارا خداوند اور یہہ اسم صفت خدا کے سوا اوروں کے لئے بھی مستعمل ہے اور اسکی جمع ادونیم برخلاف لفظ یہوواہ کے کہ جسکی کچھ جمع نہین ہے تاکہ ذات الٰہی وحدہ مطلق غیر اقانیم ثلاثہ کے سمجھی جائے۔ مگر متی نے مسیحؑ کے واسطے داؤدؑ کے قول کو پیشین گوئی ٹھہرایا اور ایسا اکثر جگہ انجیل مین آیا ہے چنانچہ متی ۲ باب ۱۵ مین ہے اور ہیرودیس کے مرنے تک وہان رہا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا پورا ہو کہ مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا اور یہہ مضمون ہوسیع ۱۱ باب مین صرف بنی اسرائیل کے حق مین ہے جبکہ وہ حضرت موسیٰ کے ساتھہ مصر سے نکلے مگر جبکہ حضرت عیسیٰؑ اپنی مان کے ساتھہ مصر سے پھرے تو وہی آیت ہوسیع ۱۱ باب کی حضرت عیسیٰؑ کے مصر سے لوٹنے کی پیش خبری ٹھہرائی گئی اگرچہ ہوسیع ۱۱ باب ۲ مین پھر اسکی بُت پرستی مذکور ہے۔ پس حضرت عیسیٰؑ کی بابت یہہ پیشین گوئی ہوتی تو حضرت عیسیٰؑ کب بُت پرست ہوگئے تھے۔ پس یہہ سب مصنفونکی خوش بیانی ہے نہ یہہ کہ واقعی یون ہی ہو۔

قولہ اسکاٹ صاحب مفسر رومن نے متی ۲ باب ۱۵ کی تفسیر مین یون لکہا ہے
یہ بات جو ہوسیاہ نبی کی کتاب مین لکہی ہے یہودیونکی مخلصی سے مراد رکہتی ہے کیونکہ خدا
اُس قوم کو جسے وہ اکثر بیٹے کا خطاب دیتا ہے مصر کی غلامی سے نکال لایا اور جیسے
اونکو نکالا ویسے ہی یسوع اپنے خاص بیٹے کو بہی نکالا اغلب ہے کہ یہہ آیت ایک کہاوت
ہو گئی ہوگی یعنی جب کوئی کسی آفت سے بچتا تو لوگ کہتے ہونگے کہ خدا اوسکو مصر سے
نکال لایا اور نبی کی بات یسوع کے حقمین پوری ہوئی اسواسطے کہ وہ اوسکے حال
کمال مناسبت رکہتی ہے انتہی - اسکے سوا حضرت عیسیٰ کا مصر کو جانا لوقا وغیرہ کی
تحریر سے ثابت ہنین ہے - چنانچہ لوقا ۲ باب مین لکہا ہے کہ مسیح بیت اللحم مین
پیدا ہوئے اور آٹہوین دن ختنہ ہوا اور (چالیس) دن پاک ہونے کے پورے
کر کے یروشلم مین آئے اور وہان سے شہر ناصرہ کو گئے (آیت ۳۹) اور سال بسال
عید فصح مین ناصرہ سے یروشلم کو جایا کرتے تہے دیکہو آیت ۴۱ - اسی سبب سے حضرت
عیسیٰ کو یسوع ناصری کہتے ہین اگر مصر کو جاتے تو یسوع مصری کہلاتے دیکہو الکتاب کے
مقامات المعروف صفحہ ۳۹ - اور متی کے سوا اور کسی انجیل مین مسیح کے مصر کو
جانے کا ذکر ہنین ہے - اب خداوند کا لفظ جو متی ۲۲ باب ۴۴ مین ہے اُسکا
حال سُنئے کہ یہہ لفظ خدا اور انسان دونونکے واسطے مستعمل ہے - اور اس لفظ کے
صرف خدا مراد ہنین ہے - چنانچہ سارہ ابرہام کی فرمانبرداری کرتی اور اُسے خداوند
کہتی تہی اول پطرس ۳ باب ۶ - اور حضرت یوسفؑ نے اپنے حقمین فرمایا کہ خدا نے
مجکو سارے مصر کا خداوند کیا پیدائش ۴۵ باب ۹ - پس یہہ بہی حضرت عیسیٰ
کی الوہیت کی کچہہ دلیل ہنین ہے -
اب اگر کوئی کہے کہ یہہ سب صفات جو مسیح کی مرقوم ہوئی ایک شخص مین جمع
ہین تو مین کہتا ہون کہ مجہہ مین جسقدر عیب جمع ہین خدا مجہے بخشے کسی دوسرے مین

جائینگے - پس جب عیب مین ایک سر کی مثل نہین پایا جاتا تو ہر مین کیا ظاہر موافقت ہو سکتی ہے - حضرت موسیٰ نے جو معجزے مصر مین دکہلائے (خروج) مسیح نے ایک بہی ایسا معجزہ نہین دکھایا - اور نہ الیاس کیطرح کبہی آسمان سے آگ اور پانی نازل کیا (مقدس کتاب کا احوال چھاپہ لندن ۱۸۶۲ء باب ۴۴ - اور اول سلاطین ۱۷ باب سے ۲ سلاطین ۲ باب تک) اور نہ حضرت الیشع کی طرح کسی عورت کو اولاد دی ۲ سلاطین ۴ باب ؛

سکرمنٹ ۲

غور کرنا چاہیئے کہ انجیل کی ہر ایک آیت کو پیش لانا اور اُسکا مفصل حال بیان کرنا گویا ساری کتاب کی صحت کا اقرار کرنا ہے اور یہہ کسیطرح ممکن نہین یہہ سب آیات انجیل کی جو مین نے نقل کئے یقیناً اُنمین کتنی ہی ایسی ہونگی جو چالاک لوگون کی طرف سے ملا دئے گئے اب اُنکا پہچاننا مشکل ہے تو بہی خدا کی وحدانیت اور مسیح کی عبدیت کا انجیل سے ثبوت کامل ہوتا ہے - چنانچہ اول طیمطاؤس ۲ باب ۵ مین لکھا ہے کہ خدا ایک ہے اور خدا اور آدمیونکے بیچ ایک آدمی درمیانی ہے وہ عیسیٰ مسیح ہے انتہی - اور مرقس ۱۳ باب ۳۲ مین قیامت کے بابت لکھا ہے مگر اُس دن اور اُس گھڑی کی بابت سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہین اور نہ بیٹا (یعنے مسیح) کوئی نہین جانتا ہے انتہی - اس آیت سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے کبہی الوہیت کا دعویٰ نہین کیا - کیونکہ اگر الوہیت کا دعویٰ ہوتا تو حضرت عیسیٰ اسطرح فرماتے کہ اُس دنکی بابت سوا باپ اور بیٹے کے فرشتہ تک نہین جانتے فقط اسکا صاحب مفسر رومن نے صفحہ ۱۹۱ و ۱۹۲ متی ۲۴ باب ۳۶ مین اسی بات کی تفسیر مین یون لکہا ہے قوله یعنی اگر مسیح مین الوہیت تہی تو وہ کیون نہین جانتا تھا - اسکا جواب یہ ہے کہ مسیح حقیقی انسان بہی تہا

اور انسان ہوکر وہ بیحد اور بے پایان ہنین تہا اور سب کچہہ ہنین جانتا تہا جب لڑکا
تہا (تب وہ اور لڑکون کی طرح) قد اور حکمت مین بڑہا (لوقا ۲ باب ۵۲)
اور انسان ہوکر اوس نے انسان کے طور پر کلام کیا۔ دلیلونسے اپنی باتکو
ثابت کیا پوچہا پڑہا سیکہا کہایا پیا (جو کہا ہوا) لوقا ۴ باب ۲ متی ۲۱ باب ۱۸
اور مخزن مسیحی مطبوعۂ اکتوبر ۱۸۶۸ء مشن پریس الہ آباد صفحہ ۲۹ مین پادری والش
صاحب فرماتے مین کہ عیسیٰؑ ہمارا بڑا بہائی ہے وہ ہم لوگون کی سی سرشت رکہتا ہے
انتہی۔ اور میزان الحق چہاپۂ مرزاپور ۱۸۴۳ء صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۲ مین لکہا ہے کہ جسم کی
روسے عیسیٰ مسیح کہانے اور پینے اور سونے اور جاگنے اور خوشی اور غم مین ہم لوگونکی
طرح ہوکر انسان کی مانند تہا۔ اور عیسیٰ مسیح خود اقرار کرتاہے کہ باپ مجہہ سے بڑا
ہے اور مین ہنین آیا ہون کہ اپنی خواہش کو عمل مین لاؤن بلکہ اوسکی خواہش
کو جسنے مجہے بہیجا اور اسواسطے کہ عیسیٰ مسیح انسان کے سلسلے کا واسطہ ہے اوسنے
خدا سے مناجات مانگی انتہی۔ اور یوحنا ۱۳ باب ۱۳ - ۱۷ مین مسیحؑ نے حواریون سے
فرمایا کہ تم مجہے خداوند اور اُستاد کہتے ہو خوب کہتے ہو مین نے جسطرح تمہارے
پاؤن دہوئے تم بہی ایکدوسرے کے پاؤن دہوؤ۔ مین تم سے سچ سچ کہتا ہون
کہ نوکر اپنے آقا سے بڑا ہنین اور نہ وہ جو بہیجا گیا اپنے بہیجنے والے سے انتہی۔
یہان مسیح نے ایک قاعدۂ کلیہ بیان کیا جس سے شاگردونکو نصیحت اور مسیح کی عبدیت
مفصل ظاہر ہوتی ہے۔ اِس آیت سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ شاگرد بہی حضرت کی الوہیت
کے قائل نہ تہے صرف اوستاد اور خداوند کہتے تہے۔ اور مسیحؑ نے بہی اُن سے کہا
کہ تم خوب کہتے ہو ؎

پہر لوقا ۲۲ باب ۳۱ و ۳۲ مین مسیحؑ نے شمعون سے کہا مین نے تیرے لئے دعا
مانگی کہ تیرا ایمان جاتا نرہے انتہی۔ اگر حضرت عیسیٰؑ کو الوہیت کا دعویٰ ہوتا تو یون

کہتے کہ مین نے تیرا ایمان بچایا مگر یہ کہا کہ تیرے لئے مین نے خدا سے دعا مانگی۔
اور یوحنا ۲۰ باب ۱۷ مین لکھا ہے کہ آسمان پر جانے سے پہلے مسیح نے (مریم سے) کہا مجکو مت چھو کیونکہ مین ہنوز اوپر اپنے باپ کے پاس نہین گیا ہون پر میرے بھائیون (یعنے حواریون) سے کہہ کہ مین اوپر اپنے باپ اور تمہارے باپ پاس اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہون فقط اس سے معلوم ہو جائیگا کہ خدا کی نسبت باپ کا لفظ صرف عام محاورہ اُسوقت کا تھا - اور اللہ جلشانہ جیسے حوارون کا خدا ویسے ہی حضرت عیسیٰ کا بھی خدا ہے اگر کوئی کہے کہ مسیح مین الوہیت اور انسانیت دونو تھین اور انسانیت کے سبب سے اُس نے ایسا کہا تھا تو مین کہتا ہون کہ مسیح نے یوحنا ۲۰ باب کے بموجب مصلوبی کے بعد پھر جی اُٹھکر یہ بات کہی تھی اُسوقت مسیح مین انسانیت کہان باقی رہی تھی کیونکہ انسانیت تو صلیب پر کھیچی گئی صرف الوہیت باقی تھی اور اگر بعد مصلوبی بھی مسیح مین انسانیت باقی رہی تو عیسائیون کا ایمان مسیح کی قربانی پر بیکار ہو جاتا ہے کیونکہ لکھا ہے کہ انسانکے خونکا بدلہ انسان ہی سے لیا جائیگا - پیدائش ۹ باب ۶ - پس جبکہ بعد مصلوبی بھی انسانیت اُسمین باقی رہی تو عیسائیون کے گناہونکا کفارہ کیونکر ہوا اور قربانی کہان گزری دونون صورت مین عیسائی عقیدہ کا بطلان ظاہر ہے -
پھر یوحنا ۱۴ باب ۲۸ مین مسیح نے فرمایا کہ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے انتہی - پس جبکہ باپ بیٹا اور روح القدس ایک ہی ذات واحد خدا ہے تو اُنمین بڑا اور چھوٹا ہونا کیا بات ہے کیا خدا گھٹتا اور بڑھتا بھی رہتا ہے معاذاللہ مگر مطلب یہہ کہ مین صرف بندہ ہون اور وہ بزرگ خدا ہے۔
اور مرقس ۳ باب ۲۸ و ۲۹ مین ہے جو کوئی ابن آدم کے حقمین کفر بکے اُسے معاف کیا جائیگا مگر جو روح کے حقمین کفر بکے اُسے معاف نہوگا انتہی - یہان مسیح یعنے

ابن آدم کا رتبہ روح القدس سے کم معلوم ہوتا ہے اُسکے بابت حضرت داؤدؑ فرماتے ہین اے یہوواہ آدم زاد کیا ہے کہ تو اُسے جانے اور ابن آدم کون ہے کہ تو اُسے خیال کرے - آدم زاد باطل چیز کی مانند ہے ۱۴۴ زبور ۳ و ۴ - اگرچہ موجب عقیدہ عیسائی الوہیت حضرت مسیح مین بہی ویسی ہی تہی جیسی روح القدس مین بلکہ روح القدس باپ بیٹے یعنے مسیح سے پیدا ہوا - دنیا مین ہر بیٹا باپ سے پیدا ہوتا ہے اور یہہ بیٹے سے پیدا ہوا -

اور مرقس ۱۲ باب ۲۹ و ۳۱ مین لکہا ہے کہ یسوع نے اُس سے جواب مین کہا کہ سب حکمون سے اول یہہ ہے کہ اے اسرائیل سُن وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے اور دوسرا جو اُسکی مانند ہے یہہ ہے کہ تو اپنے پڑوسی کو اپنی برابر پیار کر اِن سے بڑا اور کوئی حکم نہین ہے - انتہی - اِس مقام مین ایک بڑا اشارہ یہہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اُس پوچہنے والے سے فرمایا کہ وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے الخ اگر الوہیت کا دعویٰ مسیح کو ہوتا تو یون کہتے کہ وہ خداوند جو تیرا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے مگر مسیح نے اِس مقام پر اپنی عبدیت کا مفصل بیان کر دیا پس اِن دونون سے بالکل حجت کا خاتمہ ہو سکتا ہے کہ ایک ہی خدا ہے اس سے بڑا اور کوئی حکم نہین ہے (متی ۲۲ باب ۳۶) اب اسکے برخلاف اگر کوئی سیکڑون دلیلین لائے تو یقین کرنا ہے اور حضرت عیسیٰؑ نے بہی یہی خاص وسیلہ نجات کا بتلایا ہے (لوقا ۱۰ باب ۲۵-۲۹) اور تمام توریت اور انجیل کا خلاصہ بہی یہی ہے (متی ۲۲ باب ۳۷-۴۰) -

یوحنا ۱۲ باب ۴۹ مین مسیح کا قول لکہا ہے کہ مین نے تو آپ سے نہین کہا بلکہ باپ نے جس نے مجھے بہیجا فرما دیا کہ مین کیا بولون انتہی - اِس مقام پر مسیح نے اپنی رسالت بہیجا کا لفظ کہکر بیان کر دی کیونکہ اگر باپ اور بیٹا دونون ذات واحد ہین تو یہہ کون ہے جو کہتا ہے کہ مین نے تو آپ سے نہین کہا بلکہ باپ نے جس نے مجھے بہیجا

فرما دیا الخ - اب اگر کوئی کہے کہ انسانیت کی راہ سے یہہ کہا تہا تو مین کہتا ہون کہ
الوہیت اوسوقت مسیح مین سے کہان چلی گئی ہتی بلکہ اُسوقت بھی الوہیت ایسی ہی
موجود تہی جیسی ہمیشہ رہتی تھی -

اب جو متی ۲۸ باب ۱۹ مین لکہا ہے کہ مسیح نے آسمان پر جاتے وقت اپنے شاگردونسے
کہا کہ سب قومونکو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسما دیکر شاگرد کرو
انتہی - اسکا ذکر اور کسی انجیل مین نہین ہے - اگر یہہ بات سچ ہوتی تو اور انجیلونمین
بھی ضرور اسکا ذکر ہوتا - حالانکہ کسی مین نہین ہے اور بالفرض اگر ایسے مان بہی لین
تو غالبًا اسکے معنی یہی ہونگے کہ سب قومونکو باپ کے نام سے جو خدا ہے اور بیٹے کے
نام سے جو اُسکا رسول ہے اور روح القدس سے پیدا ہوا ہے بپتسما دیکر شاگرد کرو اور
یہہ بات کچہہ تعجب کی نہین ہے کیونکہ خدا کے نام کے ساتہہ اُسکے رسول کا بہی نام آنا ضرور ہے *
اور متی ۲۷ باب ۲۹ مین لکہا ہے کہ کانٹونکا تاج بناکر اوسکے (یعنی مسیح کے) سر پر رکہا
اور ایک سرکنڈا اوسکے ہاتہہ مین دیا اور اوسکے آگے گہٹنے ٹیک کر اُسپر ٹہٹہا مار کر کہا
اے یہودیون کے بادشاہ سلام انتہی - اور لوقا ۲۳ باب ۳۶ و ۳۷ مین ہے
کہ سپاہیون نے بہی اُسپر (یعنے مسیح پر) ہنسی کی انتہی - اور ہیرودیس نے اپنی فوج سمیت
اُسنے ناچیز ٹہرایا اور اُسے چھچھاتی پوشاک پہنا کر اُسکا تمسخر کیا لوقا ۲۳ باب ۱۱ -
اور یون ہی سردار کاہنون نے بہی فقیہون اور بزرگونکے ساتہہ ٹہٹہا مار کر کہا
اُسنے اورونکو بچایا آپکو نہین بچا سکتا متی ۲۷ باب ۴۱ و ۴۲ - اور لوگ کہڑے دیکہہ رہے
تہے اور سردار اون کے ساتہہ ٹہٹہا مار کر کہتے تہے کہ اورونکو بچایا - اگر یہہ مسیح خدا کا
برگزیدہ ہے تو آپکو بچاوے (لوقا ۲۳ باب ۳۵) اور جنکی حوالات مین یسوع تہا وہ
کوڑے مار کے ٹہٹہے مین اوڑاتے تہے (لوقا ۲۲ باب ۶۳) اور فریسی جو
دولت کو پیار کرتے تہے اون سب باتونکو سنکر ٹہٹہے مین اوڑانے لگے (لوقا ۱۶ باب ۱۴)

باوجود اسکے اوس مصلوب کو خدا سمجھنا نہایت کفر ہے تم دغا کہاؤ خدا انسے ہرگز نہین اوڑا یا جاتا (گلتیو نکا ۶ باب) کیا خوب ہو کہ وہ تمہین اچھی طرح آزمادے کیا تم اُسے مسخرہ بناؤ گے جسطرح کوئی آدمی دوسرے کو مسخرہ بناتا ہے (ایوب ۱۳ باب ۹) کیا اُسکی عظمت تمہین نہین ڈراوے گی اور اوسکا رعب تمپر نہین پڑیگا تمہاری سنی سنائی باتین توراکہہ کی مانند ہین تمہارے ثبوت کے پشتے مٹی کی پشتے ہین چپ ہو رہو ایوب ۱۳ باب ۱۱ – ۱۳ +

اور عجیب بات یہہ ہے کہ عیسائیونکے عقیدے کے موافق اگر خدائے واحد تین اقنوم کے ساتھ مشتمل ہے تو بھی اہل اسلام کا حال خوب ہے کہ خدائے واحد پر اوسکی سب صفات کے ساتھ ایمان رکھتے ہین کیونکہ اقانیم ثلاثہ بھی ذات واحد خدا سے جدا نہین ہین اور اگر اسلامی عقیدہ کے موافق خدا کی پاک ذات صرف واحد مطلق غیر اقانیم ثلاثہ ہے تو ان عیسائیونکا حال خوب نہین ہے کیونکہ انمین وہ عیسائی بھی ہین جو تثلیث کا عقیدہ نرکھے

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۷۲ مین لکھتے ہین کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسکے اصول مین سبکو اتفاق ہے اور جسمین کوئی ایسی کنہ نہین جو زبردستی مان لینی پڑے اور سمجھہ مین نہ آئے انتہی – اور پھر اسی کتاب کے صفحہ ۷۶ کی حاشیہ مین لکھتے ہین کہ ٹھوپن اور گبن اور پورسن صاحب اور اور مورخین نے یہہ بات بڑی محنت سے ثابت کی ہے کہ تین ہین جو الخ (یوحنا نامہ اول ورس ۷) جو مسئلہ تثلیث کی بنیاد ہے بالکل مصنوعی ہے – اور کانت مٹ صاحب خود اسبات کا معترف ہے کہ اس آیت کو میں کسی قدیم انجیل کے نسخہ مین نہین پایا حضرت عیسیٰ نے صرف خدا تعالی کی وحدانیت کی تلقین کی تہی مگر پلوس اور یوحنا حواریون نے جو افلاطون کے پیرو تھے مذہب عیسائی کی وحدانیت اور سادگی کو بالکل خراب کردیا اور

اسین افلاطون کے غیر مفہوم مسئلہ کو جو تثلیث کا مسئلہ تہا داخل کر دیا۔ بنیاد مسئلہ یہہ
کہ افلاطون نے اللہ تعالے کی دو صفتونکو دو جسم فرض کیا ہے۔ اگر لوک صاحب
کی رائے درست ہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰؑ کی رسالت کے قائل ہین اور اونکے
معجزونکو دل سے یقین کرتے ہین تو وہ عیسائی ہین۔ سر ولیم جونیر صاحب کی
کتاب موسوم بہ ایشیاٹک ریو جلد اول صفحۂ ۲۷۵ - معلم اسپرنگر صاحب کا قول ہے
کہ اہل یہود اور عیسائیونکی افراط (یعنے توحید مین تثلیث کے عقیدے وغیرہ) کی
واجبی رائے بابت خدا اسکے ملک عرب مین پہیل گئی تہی - ہندوستانی جلد نو
خط مطبوعۂ مشن پریس الہ آباد ۱۸۶۹ء مصنفۂ پادری واصاحب صفحہ ۲۰۷ جسمین
الہ آباد دیکہنا اپنی کسی مصلحت سے لکہنو لکہہ دیا ہے - غرض اسکا مطلب یہہ ہے کہ
ذات الہی کی بابت جو کچہہ عقیدہ واجب ہے اسلام کے سبب اہل عرب مین شائع ہوا -
الحاصل خدا کی وحدانیت پر تو عیسائی اور مسلمان دونون گواہی دیتے ہین بلکہ
تینون یعنے یہودی بہی کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور یہی دعوی
ازروئے شریعت درست اور صحیح ہے کہ جسپر دو یا تین گواہ بالاتفاق گواہی دین
(استثنا ۱۹ باب ۵ + ۲ قرنتیونکا ۱۳ باب ۱) پس جو بات کہ دو یا تین گواہونکے
منہ سے ثابت ہو شریعت کے حکم کے موافق اوسکو مان لینا ہر شخص پر فرض ہے اگرچہ بعید
از قیاس ہو اور جبکہ باوجود تکملۂ گواہان قریب قیاس بہی وحدانیت الہی ہے تو
اوس سے انکار اور گردنکشی کرنا کسقدر بغاوت اور انحراف بارگاہ الہی سے
ہے سو اس کتاب کے پڑہنے والے آپ ہی قیاس کرلینگے - اور تثلیث
کے ثبوت مین صرف ایک ہی یعنی عیسائی گواہی ملتی ہے کہ جسکا مان لینا کسی
شخص پر واجب نہین اگرچہ قریب قیاس ہو - اور جبکہ باوجود نقص شہادت
بعید از قیاس بہی تثلیث کا ثبوت ہے تو اوسکا مان لینا کسقدر غفلت اور نادانی

عرفان حقیقی سے ہے سوا اس کتاب کے پڑھنے والے آپ ہی قیاس کر لینگے۔
اب اگر کوئی کہے کہ تثلیث کی گواہی بھی تو بت پرستون وغیرہ سے عیسائیون کو
ملتی ہے (دیکھو مفتاح الاسرار) تو اسکے جواب مین سمجھ لینا چاہیئے کہ یہان تین قوم
خدا پرست یعنے یہودی اور عیسائی اور مسلمانونکی گواہی سے مراد ہے اور
بت پرستونکے عقیدیکو پہلے ہی خدانے باطل ٹھہرا کر بنی اسرائیل کو وحدانیت کا
عقیدہ رکھنے کی تعلیم فرمائی اور اسلیئے توریت نازل کی اونکی گواہی خدا پرستونکے
مقابل مین کب معتبر ٹھہر سکتی ہے نہ کہ کلام الٰہی کے مقابل مین۔ مگر جسطرح یہودی
باوجود تعلیم وحدانیت (خروج ۲۰ باب ۳ یسعیاہ ۴۴ باب ۶) بت پرستی اور گوسالہ
پرستی (خروج ۳۲ باب قاضیونکا ۲ باب ۱۱ و ۱۲) کیطرف مائل ہو جاتے تھے۔ اسیطرح
عیسائی باوجود اقرار وحدانیت تثلیث کے عقیدہ کی طرف جھک پڑے۔ اس
معاملہ مین ان دونونکا حال قریب قریب معلوم ہوتا ہے کیونکہ انہون نے اگرچہ خدا کو
پہچانا تو بھی خدا کے لائق اوسکی بزرگی اور شکر گزاری نہ کی بلکہ باطل خیالون مین
پڑگئے اور انکے نافہم دل تاریک ہوگئے۔ رومیونکا ۱ باب ۲۱ -
اور حضرت عیسیٰ نے آپ بھی صاف صاف فرمایا کہ نہ ہر ایک جو مجھے خداوند
خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت مین داخل ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی
باپ کی مرضی پر چلتا ہے اوسدن (یعنے قیامت مین) بہتیرے مجھے کہینگے
کہ اے خداوند خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہین کی اور تیرے نام
سے دیوونکو نہین نکالا اور تیرے نام سے بہتسے کرامات ظاہر نہین کیئے اسوقت مین اون سے صاف
کہونگا کہ مین تم سے کبھی واقف نہ تھا اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو۔ انتہیٰ۔
متی ۷ باب ۲۱-۲۲+۲۳ اس سے ظاہر ہے کہ مسیح کو خداوند خداوند کہنے والے یعنی مسیح کی الوہیت کا
عقیدہ رکھنے والے کبھی بہشت مین داخل نہونگے بلکہ آسمانی باپ کی مرضی پر چلنے

شریعت پر عمل کرنے والے نجات پاوینگے اور شریعت یعنے توریت مین جا بجا
لکھاہے وہ خداوند جو ہمارا خداہے ایک ہی خداوند ہے مرقس ۱۲ باب ۲۹
اور استثنا ۶ باب ۴ و ۵ اور پھر یہہ کہ میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہو
(خروج ۲۰ باب ۳) اور حضرت داؤد فرماتے ہین کہ تو ہی اکیلا خداہے (داؤد کی
نماز ۸۶ زبور ۱۰) اور یہوداہ ۲۵ آیت مین ہے خداے وحید حکیم اور ہمارا بچانے
والاہے - اور رومیون کے ۱۶ باب ۲۷ مین واحد دانا خدا اور اول طمطاؤس
۱ باب ۱۷ مین ہے اب ازلی بادشاہ غیر فانی نادیدنی واحد حکیم خدا کی عزت
اور جلال ہمیشہ ہمیشہ کو ہووے آمین - اور اسیطرح انگریزی بیبل مہری مطبوعہ لندن
۱۸۶۰ء کے ۸۶ زبور ۱۰ مین ہے - اور بیبل فارسی مطبوعہ لندن ۱۸۵۶ء کے
۸۶ زبور ۱۰ مین ہے زیراکہ تو عظیمی و اعمال عجیبہ را بجامی آوری تو بہ تنہا خدائی ہنی
- اور اسیطرح ۳۶ زبور ۴ اور ۷۲ زبور ۱۸ مین بھی ہے - اور اسیطرح متی ۴ باب
مین بھی ہے - پس اگر مسیح کی الوہیت کا عقیدہ رکہنے والے قیامت کے دن
کہین گے کہ ایخداوند اسے خداوند کیا ہم نے تیرے لئے نبوت یعنی منادی
نہین کی وغیرہ تو حضرت عیسیٰ فرماتے ہین کہ اسوقت مین اُنسے صاف کہونگا
کہ اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو - پھر یہہ کہ جنہون نے کرامتین کہلائین
وہ حضرت عیسیٰؑ کی الوہیت کا عقیدہ رکہنے کے سبب بہشت مین نہجائینگے تو
اس زمانہ کے لوگونکا جو کرامات بھی نہین دکہاسکتے حضرت عیسیٰ کو خدا کہنے کے
سبب کیا حال ہوگا ⁂

سکرمنٹ ۳

رومن تواریخ کلیسا ۳ باب ۲ حصہ ۳۶ شمار صفحہ ۹ مین لکہاہے کہ ابیونی فرقہ کا عقیدہ
یہہ تہا کہ حضرت عیسیٰ کو محض آدمی جانتے تھے انتہیٰ -

تیسری دوسو عیسوی میں ارتمن کا فرقہ پیدا ہوا اور اُسکا بہی یہی عقیدہ مسیح کی بابت تہا جیسا کہ ابیونی فرقہ کا

پھر اُسی تواریخ کلیسا ٥ باب کی صفحہ ۱۴۹ مین لکہا ہے کہ اسکندریہ کا ایک بزرگ اریوس نامی پہلے کلیسا کے دینمین بدعت برپا ہونیکا باعث ہوا اوس شخص نے برملا عیسیٰ کی الوہیت سے انکار کیا اور یہہ تعلیم دی کہ وہ صرف ایک مخلوق ہے۔ اسکا فیصلہ کرنے کے واسطے ۳۲۵ء کو شہر نیس مین بڑی مجلس جمع کی گئی انمین سے تہوڑے آدمیونکو چہوڑ سبہون نے اریوس کی تعلیم کو باطل ٹہرایا یعنی اُنہین لوگون سے جو اریوس کی تعلیم کو باطل ٹہرانے آئے تہے تہوڑے لوگ اریوس کی تعلیم کے قائل اور معتقد ہوگئے اور اُن لوگونکے قول کو جنہون نے اریوس کی تعلیم کو تسلیم نکیا التسلیم نکیا یعنے معتبر نسمجہے مگر اریوس کے مرنیکے بعد تک وس تعلیم کے مباحثے کا آخر نہین ہوا چنانچہ شاہنشاہ کانستن تیوس نے اریوس کی تعلیم کو پسند کیا اور جو بڑی مجلسین ۳۵۴ و ۳۵۵ء مین آرلس اور میلن شہر مین جمع ہوئین اونمین سے اکثر لوگ اوس تعلیم کو قبول کرتے تہے اِس دینی مباحثہ کے سبب بہت لوگ ستائے گئے بلکہ جانسے مارے گئے اور بڑی خونریزی کی لڑائیان ہوئین اریوس کی تعلیم اوسکے پیچہے یاجوجی۔ سویوی۔ برگنڈی۔ لنگوبردی۔ وِنڈلی۔ لوگونکے درمیان جاری ہوئی انتہی۔

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۲۹ باب ۶ فصل آ مین لکہا ہے کہ تابعین اریوس بلا جہتِ انشقاق کے باعث کلیسائے مسیحی مرورِ دہور تک پراگندہ رہی۔ اریوس جو کہ اسکندریہ کے قسیسون سے تہا اوسنے تثلیث کے دوسرے اقنوم کو ایک وجود جُدا اور کمتر سمجہا اور مسیح کو یون قرار دیا کہ وہ افضل المخلوقات ہے کہ جسکے وسیلہ خالق نے ساری کائنات بنائی۔ شورائے نیس نے جسکو قسطنطین نے ۳۲۵ء مین مجتمع کیا تہا اِس عقائد کو

مردود کیا پر ایریوس اپنے عقیدہ کا معتقد رہا ۔ یہہ اعتقاد کئی قرنون تک اسمین مروج رہا اور اسمین سے کئی فرقے چنانچہ یونومیان ۔ اور سمی ایریوس اور یوسبیان وغیرہ متفرع ہوئے ۔ انتہی ۔
اس کونسل نائیس کا مفصل حال سیل صاحب نے اسطرحپر لکہا ہے کہ ۳۲۵ء مین کونسل نائیس منعقد ہوئی اور اوسمین مسیح کی الوہیت جسکی مدت سے گفتگو درپیش تہی تصفیہ ہوئی اس کونسل کے انعقاد کی وجہہ تہی جب ایریوس نے جو مسیح کی الوہیت کا منکر تہا اپنے مسئلہ کو دونون یوسی بیوسیون اور اور علماء وغیرہ کی مدد سے خوب پہیلانا شروع کیا اور اتہانشیس اوسکا مقابل ہوا تب قسطنطین نے اس نزاع کو دیکہکر اس کونسل کے انعقاد کا حکم دیا سو اس کونسل مین تیرہ بشپ لوگون اور بہتیرے پادریون نے تثلیث سے انکار کیا اور بعض لوگ تثلیث کے تو قائل ہوئے مگر حضرت مریم کو بجائے روح القدس کے داخل کرتے تہے ۔ اسی سبب سے اُن لوگونکا نام میریامائیٹ رکہا گیا تہا ۔ لیکن جب بادشاہ نے علانیہ حکم دیا کہ جو شخص تثلیث سے انکار کرے گا اُسکا مال ضبط ہوکر جلاوطن کیا جائے گا ۔ تب اکثرون نے بادشاہ کے خوف سے تثلیث کے عقیدہ پر دستخط کردئے سو اُسوقت سے تثلیث قائم ہوئی اور اتہانیسیش کا عقیدہ مشہور ہونے لگا ۔ اور عرب مین ایک فرقہ تہا جسکو کولیریڈیس کہتے تہے وہ بہی حضرت مریم کو تثلیث مین داخل کرتے اور اوسکے لئے ایک قسم کی روٹی تیار کرتے تہے (دیکہو سیل صاحب کی مقدمہ ترجمۂ قرآن) اور ترجمۂ مذکور آیت ۱۷۱ سورۂ نساء کے ذیل مین لکہا ہے کہ مورخین مشرق نے ذکر کیا کہ ایک فرقہ تہا کہ تثلیث اونکے نزدیک یہی تہی یعنے خدا و عیسیٰ و مریم اور مدت سے وہ فرقہ معدوم ہوگیا انتہی ۔
اور عہد پیمان حلفی جو کہ بہادر وںکی طرف سے ہوا کرتا تہا وے اکثر اوس مین

کنواری مریم کو خالق وخواتین کے درمیان جو کہ جمیع عزائم امور عظائم کی اصل بانی تھین گواہ پکڑتے انتہی از لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۹۷ ؛

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۶۰ مین لکہتے ہین کہ مسیح کی عروج کے بعد آپ کے مقولونکے دو مختلف ترجمے ہوئے اور انہین انجیل کا نام دیا گیا پہلے انجیل حواریونکے اعتماد پر جاری ہوئی اور دوسرے قسطنطین اعظم کے اس بادشاہ نے صرف اپنے ملک کو استحکام دینے کے لئے مذہب عیسائی اختیار کیا تہا اور یہہ ایسا ظالم تھا کہ اُسے لوگ نیرو ثانی کہتے تہے - اسکی یہان ایک مشہور انجمن تہی جسکو نیش کہتے تہے - اِس مجلس نے پہلے پہل ۳۲۲ء مین حضرت مسیح کی خدائیکا مسئلہ نکالا سینٹ ہلیری جو چوتھی صدی مین پوائی ٹیرز ضلع کا بشپ تھا اور اگلے زمانے کے بادری مین تہا وہ اُن مذہبی تکرارون اور مناقشونکو بہت ناپسند کرتا ہے جسکے سبب ہزارہا عیسائی مارے گئے اور اُن لوگونے ظلم ہوا جنہین آپسمین بہائی بنکر رہنا تہا اُسکے الفاظ یہہ ہین - کہ بڑے افسوس اور خوف کی بات ہے کہ جسقدر ہم لوگونکی رائین ہین اُسیقدر مسئلے ہین اور جیسا جس کسیکا میلان ہے ویسا ہی اُسکا ایمان اور جتنی ہم مین خطائین ہین اُتنی ہی ہماری کفر گوئی اور بے ادبی ہے کیونکہ ہم لوگ مسئلے اپنے دلکی خواہش کے موافق بنا لیتے ہین اور پہر اُن مسئلونکو اسی طرح بناوٹ سے بیان کر دیتے ہین - ہر سال ہی نہین بلکہ ہر مہینہ ہم نئے مذہب پوشیدہ و ظاہر بیان کرنے کے لئے نکال لیتے ہین انتہی -

فلٹن صاحب کی رائے ہے کہ قسطنطین کے زمانہ سے بہت پہلے ہی اکثر عیسائی لوگ خراب ہوگئے تہے اور اصول مذہب مین فتور آگیا تہا - مگر بعد ازان جب اُنکے معلمان مذہب کی بہت قدر کی اور اُنہین اعلیٰ علیٰ مرتبے دیئے تو یہہ لوگ دولت کے خواہشمند اور اختیارات ملکی کے شائق ہوگئے اور اُنہون نے مذہب عیسائی کو

خراب کر دیا انتہی - از کتاب جان ڈیون پورٹ صاحب صفحہ ۸۹
یونی ٹیرین فرقہ کے لوگ تثلیث سے انکار کرتے اور صرف خدا کی طرف الوہیت
کو منسوب کرتے ہیں - سابیلین فرقہ والے مسیح کو صرف انسان اور الہام یافتہ
کہتے تھے - کرنتھس جو کہ سنہ ایک سو عیسوی کے قریب تھا اُسنی اپنی تصنیف میں
یہہ باتیں لکھیں کہ مسیح کے ظاہر ہونیسے پیشتر وہ بزرگ خدا جو سب سے بڑا ہے بالکل نا
معلوم تھا اور بڑی بڑی روحوں کے ساتھہ بلند ترین آسمان پر جسکا نام پلیرو ما ہے رہتا تھا
اُس بزرگ خدا نے پہلے پہل بیٹا پیدا کیا اور اس سے کلمہ پیدا ہوا جو اُس پہلوٹھے
بیٹے سے درجہ میں کم ٹھہرا پھر رافضی مذکور کا یہہ خیال بھی تھا کہ مسیح اگرچہ اکثر روحوں سے
نہایت برتر ٹھہرتا مگر ایک کمتر درجہ کی روح ہے چنانچہ دو اور روحیں بھی ہیں جو
بزرگی میں مسیح سے ممتاز ہیں اونمیں سے ایک کا نام صنوہی یعنی زندگی اور
دوسرے کا نام فوس یعنی روشنی ہے - اور ان روحوں سے پھر چھوٹی چھوٹی روحیں
نکلیں اور ایک خاص روح نے جسکا نام ڈیمیرگس تھا اس دیدنی جہانکو اُس
مادے سے جو ہمیشہ تک باقی رہنے کے قابل ہے بنایا یہہ ڈیمیرگس اوس بزرگ
خدا سے جو بلند ترین آسمان پر ہے جسکا نام پلیروما (یعنے معمور و کامل) ہے ناواقف
تھا - اور اُن روحوں سے جو بالکل نادیدنی ہیں نہایت چھوٹا تھا - اور یہی
اسرائیلیوں کا خاص خدا اور حامی تھا جس نے موسیٰ کو اسرائیلیوں کے پاس بھیجا اور
اونکو شریعت دی کہ ہمیشہ اُسپر عمل کیا کریں وہ کہتا تھا کہ عیسیٰ فقط ایک انسان
ٹھہرا جو پاکیزگی اور انصاف میں نہایت ممتاز تھا اور وہ یوسف اور مریم کا
حقیقی بیٹا تھا اور جب عیسیٰ بپتسما پا چکا تو مسیح اُسپر کبوتر کی صورت میں اُترا
اور نامعلوم خدا کو اُسپر ظاہر کر دیا اور اُسے معجزے دکھانے کی قدرت بخشی
پھر کہتا ہے کہ روشنی کی روح یوحنا بپتسما دینے والے میں بھی اُسیطرح داخل ہوئی

اور اسیواسطے بعضی باتون مین یوحنا مسیح سے بڑھکر تہا اور جب عیسیٰ
اُس مسیح کے ساتہہ ملگیا تو اُس نے یہودیونکے خدا یعنے ڈیمیرگس کے ساتھ مقابلہ
کیا اور اُسی خدا کی ترغیب سے یہودیونکے سرداروں نے عیسیٰ کو پکڑکر صلیب
کہینچا اور جب عیسیٰ کو گرفتار کرکے صلیب پر کہینچے کو لیجاتے تہے تو مسیح آسمان پر صعود
کر گیا فقط عیسیٰ ذلت اور دردناک دُکہہ کے ساتہہ مارا گیا الخ اور ایسا ہی کچہہ خلاصہ
عقیدہ و تہامت کلامہ فقط از مفتاح الکتاب روزن چہاپہ مرزاپور مطبع ارفن سکول
پادری میتر صاحب مطبوعہ سنہ ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۵۳
مذہب برہم سماج کے علمانے اِسکے بابت اپنے اخبار مذہبی ہادی حقیقت میں
یون درج کیا ہے۔
صاحب مہتمم نورافشان (یعنے لودہیانہ کے پادری صاحب مہتمم اخبار نورافشان) اپنے
خط مین تحریر فرماتے ہین کہ خدا کے تین پرستش یعنے وجود ہین اب ہمارے
ناظرین مخفی کرلین کہ تین شخص کبہی ایک ہوسکتے ہین ایک سے زیادہ خدا بودہ لوگ
اور نورافشان کے فرقہ کے عیسائی لوگ ہی مانتے ہین۔ انکے سوا باقی لوگ اور کئی قسم کے عیسائی بہی
کو واحد جانتے ہین اور اسی بیبل سے وہ اپنا یہ اصول نکالتے ہین مگر چونکہ بیبل ایک قسم کی ہینن
ہے اور اصلی بیبل کا کوئی پتہ نہین اسلئے یورپ و امریکہ کے عالمونکی یہہ رائے
ہے کہ کسی انجیل پر بہروسہ کلی نہین کیا جاتا۔ ہم آئندہ کو مختصر حال بیبلان
جعلی کا دیا کرینگے اب ہم صاحب نورافشان کے لفظون سے شروع ہوتے ہین
کہ ” عیسیٰ خدا کی برابر بلکہ خدا ہے “ یہان عیسیٰ تو اسم معرفہ ہے مگر نہین معلوم
کہ لفظ خدا کس معنی مین لیا ہے۔ اگر خدا کو بطور اسم نکرہ استعمال کیا ہے (یوحنا
۱۰ باب ۳۴ مین ہے کہ مین نے کہا تم سب خدا ہو) تو کتنے ہی خدا ہوئے۔ اور
اس جنس خدا سے اگر کہتے ہو کہ ایک عیسیٰ ہی ہے تو مہربانی فرماکر بتادین کہ کن صفتون کو

لیکن یہہ جنس مانی ہے پر ہم دیکھینگے کہ یہ صفات عیسی مین ہین یا نہین اگر ہونگی تو اُسکے اِس نام سے پکارے جانے مین کچھہ نقص نہین مگر اس حالت مین اس کلام کے یون معنی ہونگے۔ مولابخش آدمی کی برابر بلکہ آدمی ہے اِس کلام کے کچھہ معنی ہی نہین اور اگر لفظ خدا معرفہ ہوئی (یوحنا ۱۰ باب ۳۰ مین ہے مین اور میرا باپ ایک ہین) تو عیسے اور خدا اِن لفظون سے ایک ہی ذات مرادہوئی اور پھر یہ کلام یون ٹھرا کہ مولابخش مولابخش کی برابر بلکہ مولابخش ہے اسکے معنی بھی ہم نہین سمجھتے خیر نور افشان کا دعوی جب وہ اچھی طرح کھولکر اور کسی مروجہ زبان کے محاورہ کے مطابق بیان کرینگے تب ہم پھر لکھینگے جو دانایان زمانہ مین اُنکے خیال سے تو مسئلہ تثلیث اُتر گیا ہے نہ کوئی سمجھدار عیسائی اور نہ ہندو اور نہ مسلمان نہ یہودی اس بات کو مانتا ہے مگر ہم اپنے اسکولونکے طالبعلمونسے پوچھتے ہین کہ پیارو تمنے زبدۃ الحساب مین کوئی ایسا قاعدہ دیکھا یا پانڈے سے پڑھا کہ ایک تیان ایک ہوسکے اور اسے طالبعلمان کالج آپنے بھی کوئی جبر مقابلہ مین ایسا قاعدہ پڑھا ہے کہ جس سے مساوات ذیل حل ہوسکے۔ ۱+۱+۱=۱

پھر تحریر فرماتے ہین کہ "یہہ بات صرف بیبل پر منحصر ہے۔ جواب اول تو یہہ ہے کہ کوئی بات صرف ایک گواہ کے تصدیق کرنے سے سچی نہین ہوتی جب کہ ایک گروہ کثیر اُسکے برعکس پختہ گواہی دیوین اور اگر ایسا ہوتا تو ہماری عدالتونمین سارے مقدمے سچ سچ ہی ہوتے۔

دوسرا یہہ کہ جس بیبل کو گواہ بناتے ہین وہ اصل گواہ اِسوقت موجود نہین ہے تیسرا اگر بالفرض اصلی گواہ یعنی اصلی بیبل موجود بھی ہوتی تو صاحب مہتمم نور افشاں کے پاس کوئی ایسی سند نہین ہے کہ جس سے بیبل کے جو معنی وہ ٹھراتے ہین وہی اصلی معنی ہون۔ چہارم ہم یہہ بھی نہین مانتے کہ عیسی نے اپنے کو دونو جہان کا خالق اور

مالک کہا ہو۔ صاحب اخبار نور افشان یوحنا کی انجیل کا حوالہ دیتے ہین۔ وانیحو
ر ولایت (انگلستان) مین دریافت سے ٹہیک ٹہیک معلوم نہین ہوا ہے کہ اس انجیل کا
لکھنے والا کون تہا۔ اور کس زمانہ مین اور کس مقام پر یہہ لکہی گئی تہی اہل یورپ کا
یہہ خیال ہے کہ جب بعض عیسائی عیسیٰ کو حد سے زیادہ بلکہ برابر خدا کے عزت کرنے لگے اور یہہ
انہین سے ایسا کہ انکو کفر کہنے لگے تو کسی شخص نے یہہ کتاب اپنے فرقہ کے اصولونکو
ثابت کرنے کے لئے بنائی اور سب انجیلونسے یوحنا کی انجیل ولایت مین زیادہ تر
شکی و غیر معتبر گنی جاتی ہے لوگ خیال کرتے ہین کہ کسی عیسائی نے جسکی بابت کچھہ
معلوم نہین یہ کتاب بنائی جسمین کچھہ کچھہ اور انجیلونسے نکال کچھہ ایزاد و ایجاد کرلیا
الخ (از ہادی حقیقت جلد ۱ نمبر ۲ مطبوعہ لاہور ۵ مئی ۱۸۸۳ء صفحہ ۳۰ و ۳۱)

سکرسٹ ۴۴

اور مسیح کی آخری باتوں اور کا موقع جیسے کہ پکڑوائے جانے کی رات بہت
اضطراب کے ساتھہ دعا مانگنا اور ایلی ایلی لما سبقتانی پکارنا جسکی معنی یہہ کہ اے
میرے خدا اے میرے خدا تو نے کیون مجھے چہوڑ دیا نہایت تعجب ہوتا ہے
کہ اگر وہ خدا تہا تو دعا کس سے مانگا کیا۔ اور جبکہ مسیح مین الوہیت اسیطرح موجود
تہی پیکانت تعالیٰ خدا کب مسیح کو چہوڑ دیا کیونکہ الوہیت تو موجود تہی۔ اور اگر
خدا نے چہوڑ دیا تو حضرت عیسیٰ نہ صرف الوہیت سے بلکہ قرب الٰہی سے بہی علیحدہ ہوئے
لیکن استغفر اللہ یہہ سب باتین حضرت عیسیٰ کے حال کے برخلاف ہین۔
پہر علمار عیسائی کا روح القدس کی بابت یہ عقیدہ ہے جیسا کہ عقائد نامہ میں
لکہا ہے کہ وہ ایک قوت ہے جو کہ باپ اور بیٹے سے نکلتی ہے اور دراصل جیسا
کہ باپ ویساہی بیٹا ویساہی روح القدس۔ یہ تینون مرتبے مین برابر ہین۔
اور اسکا مفصل حال کہ کیونکر اور کس سبب سے نکلتی ہے کوئی بیان نہین کرسکتا۔

دیکھو میزان الحق چھاپہ آگرہ ۱۸۵۰ء صفحہ ۱۰۹
فانڈر صاحب نے مفتاح الاسرار میں بہت سی مثالیں موجودات میں تثلیث پائے جانے کی لکھی ہیں۔ لیکن وحدہ لاشریک کا عرفان دنیا کی خس و خاشاک سے حاصل ہونا محال ہے کہ خداوند کہتا ہے کہ میرے تصور تمہارے تصور نہیں اور نہ تمہاری راہیں میری راہیں ہیں کہ جسقدر آسمان زمین سے بلند ہے اسیقدر میری راہیں تمہاری راہوں سے اور میرے تصور تمہارے تصوروں سے بلند ہیں
یسعیاہ ۵۵ باب ۸ و ۹
اسی سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ گویا خدا کی ذات تین حقیقی نسبتوں سے مرکب ہے اور یہہ عقیدہ الہامی تعلیم کے بالکل برخلاف ہے کیونکہ وحدہ لاشریک بذاتہ خود قائم ہے اور ترکیب اور تجنیس کا محتاج نہیں ہے۔
چونکہ ترکیب کے لئے تفریق ضرور ہے یعنی جبتک تفریق نہ تھی ترکیب کیونکر ہوئی اور آخر کو بقول حکماء سلف مرکب کے لئے فنا بھی لازم ہے یعنے جب پھر تفریق اُسین عائد ہوئی ترکیب فنا ہوجائیگی اور خدائے واحد یہوواہ ازل سے ابد تک جیسا تھا ویسا ہی ہے اور ہمیشہ تک بنا رہے گا۔
اعجاز قرآن مطبوعہ ۱۸۸۳ء مصنفہ فاضل ریاضی دان بابو راجندر عیسائی کے صفحہ ۹۱ مین لکھا ہے کہ بعض یہود و نصاری بد اعتقاد ہوگئے تھے۔ اور عقلی فیصلہ اُنہوں نے یہ کیا تھا کہ فقط ایک خدا کی بندگی کرنی چاہیئے جیسیکہ ابراہیم کا مذہب تھا انتہی۔
علماء عیسائی توریت میں سے بھی بعضی باتوں کو تثلیث کی دلیل قرار دیتے ہیں چنانچہ پیدائش ۱ باب ۲۶ میں ہے تب خدا نے کہا کہ ہم آدم کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناویں الخ۔ یہہ ترجمہ کا طرز ایسا ہے جیسیکہ کوئی شخص ہوں

وہ سب ملکر ایک کام کرنا چاہین اور آپسمین کہین کہ ہمکو یہ کام کرنے دو اس طرز کلام کو اُردو محاورہ کے بموجب اس طرح پر کہنا چاہیئے اور خدا نے کہا آؤ ہم بناوین آدمیکو۔ جب انگریزی مترجمون نے اسطرح پر اسکا ترجمہ کیا جس سے انسان کے پیدا کرنے پر خدا کا مشورہ کرنا اور ملکر کام کرنا نکلتا تہا تب علماء عیسائی نے کہا کہ اس طرزِ کلام سے الہیت مین جمعیت وجود ونکی پائی ہے۔ ایچ جنیس صاحب نے کہا کہ خدا نے یہ کلام صرف اپنے پیدا کیئے ہوئے بیٹے سے کیا ہے جیسے کہ تمام ایماندار یعنی عیسائی یقین کرتے ہین اور پہر یہہ بات کہی کہ آدم باپ اور بیٹے اور روح القدس کے ہاتہہ سے بنا۔

مگر جب غور کیا جائے تو یہہ ترجمہ جو انگریزی مترجمون نے اختیار کیا ہے وہ کسیطرح عبری لفظونسے نہین نکلتا۔ اِسمقام پر عبری کے صرف چار لفظ ہین ایک ویومر جسکا ترجمہ ہے (اور حکم کیا) اور اگر بطور حاصل مطلب ترجمہ کیا جاوے تو اسکا ترجمہ یہہ ہے (اور کہا) دوسرا لفظ ہے (الوہیم) جسکے معنی خدا کے ہین۔ تیسرا لفظ ہے (نعسہ) جسکے معنی ہین بناوین ہم۔ چوتہا لفظ (آدم) کا ہے پس تحت لفظی ترجمہ اسکا یہہ ہوا کہ (اور حکم کیا خدا نے بناوین ہم آدم کو)۔ تمام کتاب پیدائش مین جہان پہلا لفظ آیا ہے اُس سے یہہ مراد لی گئی ہے کہ خدا نے چاہا اس تقدیر پر ترجمہ اِن الفاظ کا یہہ ہوتا ہے کہ (اور چاہا خدا نے بناوین ہم آدم کو) پس اِن عبری لفظونسے کسیطرح یہ بات نہین نکلتی کہ آدم کے بنانے پر خدا نے کسی سے مشورہ کیا ہو یا خدا کے ساتہہ کسی نے ملکر آدم کو بنایا ہو خصوصًا اِس صورت مین کہ اُس نے بارہا اِس کام کو اپنی ہی اوپر موقوف رکہا ہے یہہ کہتے ہوئے کہ مین نہ دونگا عزت اِسکام کی کسیکو یسعیا ۴۲ باب ۸ و ۴۸ باب ۱۱۔

باقی رہا لفظ نعمہ کا جو صیغہ جمع متکلم کا ہے اسکا استعمال ہر بڑا شخص اپنے لیے
کرتا ہے خدا تعالی نے انسان کی عزت اور اسکی قدر اور اسکا مرتبہ جتانے ک
بہت سے مضامین یہان فرمائے ہین جیسے اوسکو اپنی صورت پر بنانا اور
تمام حیوانات پر اوسکو سرداری دینا اسیطرح اپنے آپ کو بھی ایسے لفظ سے
بتایا ہے جس لفظ کا استعمال اس زمانہ کے محاورہ کے موافق جبکہ حضرت
موسیٰؑ کو وحی دی گئی ایک بڑے ذی اقتدار اور عظیم الشان بادشاہ کو زیبا تھا تاکہ
اپنے تئین انسان کا ایسا عظیم الشان پیدا کنندہ ظاہر کرکے زیادہ تر انسان کی
عظمت اور شرافت اور دیگر مخلوقات پر ثابت کرے

اسیطرح کا استعمال بہت دفعہ انسان ہی اپنے اوپر کیا کرتے ہین
مگر کبھی کسیکو ایسے متکلم کے وجود و نکی جمعیت کا خیال ہی نہین گزرتا۔ چہ جائیکہ
اوس وحد حقیقی کے اسطرحپر کلام کرنے سے اُسپر وجود و نکی جمعیت کا گمان
گزرے جس نے بارہا بتایا کہ مین اکیلا اور نرالا ہون میرا شریک دوسرا کوئی
نہین۔ خداوند خدا اسرائیل کا خدا مبارک ہے جو اکیلا ہے عجائب کا م کرتا ہے
(۷۲ زبور ۱۸)

دوسری پیدائش ۳ باب ۲۲ مین ہے اور خداوند خدا نے کہا دیکھو کہ آدم نیک و بد
کی پہچان مین ہم مین سے ایک کی مانند ہوگیا اور اب ایسا نہو کہ اپنا ہاتھ بڑھا
کر اور حیات کے درخت سے بھی کچھ لیکر کھاوے اور ہمیشہ جیتا رہے۔
اس آیت مین جو عبری لفظ ہے (کا حدمنو) اسپر علماء مسیحی نے بہت بحث کی ہے
وہ کہتے ہین کہ ممنو جمع متکلم مع الغیر کا صیغہ ہے اور اسلئے وہ اس آیت کا ترجمہ اسطرحپر
کرتے ہین اور خداوند خدا نے کہا دیکھو کہ آدم نیک و بد کی پہچان مین ہم مین سے
ایک کی مانند ہوگیا الخ اور جبکہ انہون نے اس آیت کا اسطرحپر ترجمہ کیا تو اونکو

اس آیت سے علانیہ الہیات مین وجود ونکی تثلیث ثابت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بلا شبہہ کوئی ایسا طرز کلام نہین ہے کہ جسمین کوئی تنہا شخص یہہ کہہ سکے (ہم مین سے ایک) یہہ ایسا طرز کلام ہے جسکے کچہہ معنی نہین ہوسکتے جبتک کہ اُسمین ایک شخص سے زیادہ شامل نہون۔

لیکن ممنو صیغہ جمع متکلم مع الغیر کا نہین ہے بلکہ غائب کا صیغہ ہے اور اُسکے معنی ہین (اُسمین سے) اصل مین یہہ لفظ (من نہو) تہا اور یہہ دو لفظ تھے ایک (من) دوسرا (ہو) اِن دو لفظونکے بیچمین ایک اور نون دونونکے ملانیکو آیا ہے جیسکہ عربی زبان مین اسے عبری کے قاعدہ کے مطابق نون وقایہ کا آتا ہے بعد اُسکے (ہی) نون سے بدلی گئی اور (من ننو) ہوگیا اور تین نون ایک کلمہ مین جمع ہوگئے اسلئے پہلا نون میم سے بدلا گیا اور دوسرا نون تیسرے نون مین ادغام ہوگیا اور عبری زبان کے قاعدہ کے مطابق اُسپر داغش یعنے تشدید دی گئی جو علامت ہے حذف یا ادغام کی اور اس طرح پر یہہ لفظ ممنو ہوگیا۔

اب ہمکو اسبات کی سند بیان کرنی چاہیے کہ کس وجہ سے ہم اِس لفظ کو غائب کا صیغہ کہتے ہین۔ اُسکے لئے سند یہہ ہے کہ تمام اربع عسریم مین ممنو کا لفظ جسمین داغش ہو جمع متکلم مع الغیر کے معنومین نہین آیا بلکہ غائب کے معنومین آیا ہے۔ چنانچہ غالبًا تمام مقامات کتاب ہائے اقدس کو جنمین لفظ ممنو کا معہ داغش آیا ہے دیکھنا چاہیے کہ اُنمین سے صرف توریت مین استثنا تک اکتیس جگہہ یہہ لفظ آیا ہے اور انبیاء کے صحیفون مین جہان جہان یہہ لفظ ہے اُنکا شمار علیحدہ ہے غرض تمام عہد عتیق مین جن جگہون مین یہہ لفظ آیا ہے اُنمین تمام مقامات ایسے ہین جنمین کوئی شخص انکار نہین کرسکتا

کہ یہہ لفظ غائب کا صیغہ نہین ہے صرف تین مقام ایسے ہین جنمین تکرار ہوسکتی ہے مگر بہت سی دلیلین ایسی ہین جنسے ثابت ہوسکتا ہے کہ اُن مقامونمین بھی وہ لفظ غائب کا صیغہ ہے۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ ابھی اس مقام سے پیشتر یہی لفظ متعدد جگہہ آیا ہے اور سبنے بلا اختلاف اُسکے معنی غائب کے لئے ہین۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اسمقام مین اُسکے وہ معنی چھوڑکر دوسرے معنی جمع متکلم مع الغیر کے جو کسی مقام پر نہین لئے گئے لئے جاوین پس کچہہ شبہہ نہین کہ یہہ لفظ غائب کا صیغہ ہے اور اوسکے معنی (اُسمین سے) کئیے ہین۔

ایک دوسرا عبری لفظ (کاحد) کا جو اسی آیت مین ہے اُسکا بھی ذکر کرنا مناسب ہے اُسکا ترجمہ علماء عیسائی نے ایک کیا ہے حالانکہ اُسکا ترجمہ یکہ ہونا چاہیئے جسکو عربی مین وحید کہتے ہین۔ چنانچہ انقلس نے جو ایک بہت بڑا عالم یہودی زبان کا ہے اُسکا ترجمہ یحیدی کیا ہے بمعنی وحید کے ہے علاوہ اسکے کتب مقدسہ کے چند مقامون مین اِس لفظ کے یہی معنی آئے ہین جنمین سے دو مقام ہین ایوب ۲۳ باب ۱۳ غزل الغزلات ۶ باب ۹ ۔ پس اس تمام گفتگو کے بعد اِس آیت کا صحیح ترجمہ جو بالکل عبری لفظون کے مطابق ہے۔ اسطرحپر پڑہنا چاہیئے (اور کہا خدا کے معبود نے اب آدم ہوگیا یکہ) اُنمین سے (یعنے حیوانونمین سے) بسبب جاننے بھلائی اور بُرائی کے۔

اب غور کرو کہ اِن الفاظ سے جو اِس آیت مین ہین کسیطرح الہیّت مین وجود ونکی جمعیت پائی نہین جاتی۔ تفسیر رشی مین ربی شمعون یہودی عالم نے اسمقام کی تفسیر یون لکہی ہے کہ خدا نے کہا دیکھو وہ یکتا ہے نیچے والون مین جیسا کہ مین یکتا ہون اوپر والون مین اور کیا ہے اُسکی یکتائی جاننا نیک اور بد کا۔

تیسرے لفظ الوہیم (پیدایش ۱ باب ۱) یہہ خدا کا اسم ذات نہین بلکہ اسماء صفات
مین سے ہے علماء عیسائی اِس لفظ سے تثلیث ثابت کرتے ہین - وہ کہتے ہین
کہ (برا) فعل واحد ہے اور (الوہیم) اُسکا فاعل صیغہ جمع کا ہے اِس طرز کلام
سے پایا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰ کو خدا کے وجودونکی تثلیث ظاہر کرنے کا ارادہ تہا
چنانچہ یہہ جمع کا اسم وجودونکی جمعیت ظاہر کرتا ہے اور فعل واحد کا اُسکے ساتہہ
لگانے سے خدا کی یکتائی ظاہر ہوتی ہے یعنے تثلیث عین توحید -
اس خیال کو تمام اگلے اور حال کے یہودی جو عبری زبان کے محاورے سے
بخوبی واقف ہین صحیح نہین جانتے کیونکہ اس مقام سے نہ تثلیث پائی جاتی ہے
اور نہ جمعیت وجودونکی ثابت ہوتی ہے الوہیم کے لفظ کا مادہ اِلٰہ ہے بمعنی عبادت
مگر یہہ لفظ یہودی زبان مین مستعمل نہین ہے - الوہ کا لفظ جو اُس سے مشتق ہوا ہے
وہ مستعمل ہے اور معبود برحق اور معبود باطل دونون معنون مین اسکا استعمال آیا ہے
الوہیم اسی لفظ سے بنا ہے اسکے معنی معبودان کے ہین اور اسکا بہی استعمال
معبود برحق اور معبودان باطل دونو پر آتا ہے چنانچہ الوہ بمعنی معبود باطل -
دانیال ۱۱ باب ۳۷ و ۳۸ اور ۲ تواریخ ۳۲ باب ۱۵ - حبقوق ۱ باب ۱۱
ایوب ۱۲ باب ۶ اور بمعنی معبود برحق نحمیاہ ۹ باب ۱۷ علاوہ اسکے یہہ لفظ یعنی
الوہیم بادشاہون اور قاضیون اور سردارون اور فرشتونکے معنی مین بہی
آیا ہے جمعیت کے معنی اِس لفظ مین لازمی نہین ہین چنانچہ خروج ۴ باب ۱۶
اور ۷ باب ۱ مین خدا نے حضرت موسیٰ کو کہا کہ مین نے تجہے فرعون کے لئے الوہیم
بنایا اور یہہ بہی کہا کہ تو ہارون کے لئے الوہیم ہوگا انتہیٰ - اِن آیتون سے بخوبی
ظاہر ہے کہ یہہ لفظ اکیلے حضرت موسیٰ پر بولا گیا جنمین کسیطرح نہ تثلیث کی نہ جمعیت
کے معنی ہین :

اب دیکھنا چاہیئے کہ عبری زبان کے محاورے مین اس لفظ کا استعمال
واحد اور جمع پر کیونکر آتا ہے سو ہم کتب مقدسہ پر غور کرنے سے پاتے ہین کہ اکثر
اس لفظ کا استعمال جمعیت کے معنی مین معبودان باطل پر ہوا ہے اور بادشاہون
یا سردارون یا قاضیون یا فرشتون پر اکثر بمعنی جمعیت اور کبھی بمعنی وحدت اور
معبود برحق پر ہمیشہ بمعنی واحد حقیقی استعمال ہوا ہے پس جب اس استعمال کے
ثابت ہوا کہ اس مقام پر جو الوہیم کا لفظ معبود برحق کے معنون مین آیا ہے صرف
وحدت حقیقی اس سے مراد ہے اور کسیطرح معنی جمعیت کے اسمین نہین ہین -
پس جمعیت وجودونکی اس لفظ سے ثابت نہین ہوتی ؛
پہر یہ کہ اگر ذات واحد حقیقی کا عرفان تثلیث کے ساتھ لازم ہوتا تو اللہ رب العالمین
اس باتکو بہی صاف صاف جسطرح اپنی وحدانیت کو اُس نے بار بار جتا دیا
ظاہر کر دیتا تاکہ حضرت موسیٰ بہی تعلیم یہودیونکو دیتے - مگر کبہی حضرت موسیٰ کو
اس عقیدۂ تثلیث سے اطلاع تک نہ ہی اور اس سے وہ سب باتین
جو لکھی ہین کہ ابراہیم نے میرے دن دیکھے وغیرہ (یوحنا ۸ باب ۵۶) بالکل
بناوٹ معلوم ہوگئین کیونکہ حضرت ابراہیم کو تثلیث کے نام تک سے خبر نہتی
اور نہ صرف حضرت ابراہیم بلکہ وہ تمام انبیاء بنی اسرائیل جنکا شمار ہزارون سے
زیادہ تہا اونمین سے کوئی بہی تثلیث سے واقف نہ تہا کیا خدانے انکو کامل
عرفان نہ بخشا تہا تو اونمین سے جنکا کلام توریت مین شامل ہے وہ الہامی کیونکر
سمجہا جاتا ہے پہر یہ کہ یہوواہ جو خدا کا اسم ذات ہے اسمین تثلیث کا ذکر
تک نہین ہے - اگر ذات الٰہی مین تثلیث ہوتی تو ضرور تہا کہ اسم ذات سے اسکا
ثبوت ہوتا حالانکہ وہان اشارہ تک نہین ہے -
پہر یہ کہ خدانے حضرت موسیٰ کو جو الوہیم کہا اگر اس سے وجودونکی جمعیت مراد ہوتی

حضرت موسیٰ کا رتبہ حضرت عیسیٰ سے زیادہ سمجھنا چاہیئے کیونکہ حضرت عیسیٰ کو
تو صرف بیٹے کا رتبہ حاصل تہا اور حضرت موسیٰ کو باپ اور بیٹا اور روح القدس
تینو نکا رتبہ حاصل تہا اور نہ صرف حضرت موسیٰ بلکہ اُن سب قاضیون اور
مفتیو نکو بہی جو الوہیم کہلائے کیونکہ بموجب عقیدہ عیسائی اگرچہ باپ اور بیٹا اور
روح القدس تینون ایک ذات واحد خدا ہے۔ لیکن یہہ بہی ثابت ہے کہ باپ
بیٹا نہین ہے (متی ۲۷ باب ۴۶) اور بیٹا روح القدس نہین ہے (یوحنا ۱۶
باب ۷) اگر ایسا ہوتا تو تثلیث کا شمار کیونکر پورا ہوتا۔ کوئی عیسائی عالم
باپکو بیٹا اور بیٹے کو روح القدس نہین کہہ سکتا تینون اقنومون کے جُدا جُدا
مخصوص نام ہین اور ایک کا نام دوسرے پر نہین پکارا جاتا۔ ایک اور عجیب
بات یہہ ہے کہ پیدائش ا باب ۲ مین ہے کہ روح خدا کی پانی پر جنبش کرتی
تہی انتہی۔ یہان خدا لفظ الوہیم کا ترجمہ ہے یعنے روح الوہیم پس اگر الوہیم کے
لفظ مین وجودون کی جمعیت یعنے تثلیث ثابت ہے تو تثلیث مین یہی تینون
نام ہین یعنے باپ اور بیٹا اور روح القدس اور آیت مین ہے کہ روح
الوہیم پس باپ اور بیٹا اور روح القدس سے مراد تو الوہیم کو سمجھنا چاہیئے
اب یہہ دوسرا روح القدس کہان سے آگیا جو فرمایا کہ روح الوہیم کیونکہ
روح کا لفظ مضاف ہے الوہیم کی طرف اور مضاف ہمیشہ مضاف الیہ کے
سوا ہوتا ہے ؎

اب سنو الوہیم بمعنی جمع واسطے معبودان باطل کے استثنا ۱۲ باب ۱۷
اور ۲۳ باب ۲۹ قاضیون کا ۵ باب ۸ اور ۱۰ باب ۱۴-اول سلاطین
۹ باب ۲ اور ۲ سلاطین ۱۹ باب ۱۸ اول تواریخ ۵ باب ۲۵ اور ۲ تواریخ
۱۳ باب ۹ اور ۲۵ باب ۱۴ اور ۹۶ زبور ۷ اور ۱۳۶ زبور ۲ یرمیاہ ۲ باب

اور ۱۱ باب ۱۲ اور ۱۹ باب ۲۰

الوہیم یعنی بادشاہان و سرداران و قاضیان خروج ۲۲ باب ۲۸ استثنا ۱۰ باب ۱۷ اور ۸۲ زبور آ اور ۱۳۶ زبور آ پیدائش ۶ باب ۲ و ۴ خروج ۲ باب ۶ اور ۲۲ باب ۸ و ۹

الوہیم یعنی فرشتگان اول سموئیل ۴ باب ۸ اور ۲۸ باب ۱۳ اور ۲ سموئیل ۷ باب ۲۳ اور ۸۲ زبور ۶ اور ۸ زبور ۵

الوہیم یعنی خدائے واحد حقیقی پیدائش ۱ باب آ اول سلاطین ۸ باب ۲۷ و ۳۹

منادی

چونکہ کلیسیا مسیح کی زوجہ اور مسیح کلیسیا کا شوہر ہے ۲ قرنتیوں کا ۱۱ باب ۲ افسیوں کا ۵ باب ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ تو زوجہ وہی پارسا گنی جاتی ہے جو ایک شوہر کی ہو اور جس نے دو تین شوہر کیے وہ تو فاحشہ کہلائیگی پس یہہ حال تثلیث کے معتقدوں کا ہے ۔

اسلامی فرقوں میں بھی ایک فرقہ مشہور ہے جسے نصیری کہتے ہیں (آتش) دل مرا بندہ نصیری کے خدا کا ہوگیا ہ ۔ اُس فرقہ کے لوگ حضرت علی کو خدا کہتے ہیں جسطرح نصارا حضرت عیسیٰ کو پس نصارا کو نصیری کے ساتھ ایک راس میں اِن دونوں یعنی نصارا اور نصیری کا عقیدے کی موافقت میں جوڑا ہے ۔

لوقا ۲۴ باب ۳۹ میں ہے کہ مسیح نے حواریوں سے جبکہ وہ پھر زندہ ہونے میں مسیح کے شک کرتے تھے فرمایا میرے ہات اور پاؤں کو دیکھو کہ روح کو جسم اور ہڈی نہیں جیسا مجھہ میں دیکھتے ہو انتہیٰ یعنی کوئی بھوت یا آسیب نہیں ہے صرف میں ہی ہوں فقط اس سے بھی حضرت عیسیٰ کی انسانیت محض معلوم ہوئی کیونکہ خدا روح ہے (یوحنا ۴ باب ۲۴) اور روح میں جسم اور ہڈی نہیں ہوتی

یعنی جسم اور خون سے مراد انجیلی محاورہ مین انسانیت محض ہے بلکہ بعض جگہہ جسم اور خون صرف خواہش نفسانی سے مراد ہے متی ۱۶ باب ۱۷ - افسیونکا ۶ باب ۱۲ - پھر یہہ کہ اول قرنتیونکے ۱۵ باب ۵۰ مین لکھا ہے کہ جسم اور خون خدا کی بادشاہت کے وارث نہین ہو سکتی انتہی یعنے نہ ایماندار ہو سکتے ہین اور نہ بہشت مین جانے پائینگے - لیکن یہہ ایک لطیفہ ثبوت انسانیت محض مسیح کے بیان مین ہے ورنہ کون کہہ سکتا ہے کہ مسیح نے اپنے ہاتہہ پاؤن دکہا کر آپکو محض جسمانی کہ جس سے مراد صرف گناہ ہے ثابت کیا ہو -

کلیسیا ے

عیسائی علماء اسبات کا عقیدہ رکہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ جو کہ تثلیث مین سے ایک اقنوم ہے اس ایک اقنوم مین بہی تین مرتبے شامل ہین یعنے نبی اور بادشاہ اور سردار کاہن اور یہہ تینون مرتبے حضرت عیسیٰ مین ہین - دیکھو تعلیم الایمان چھاپہ لدہیانہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۳۹ - ۱۴۲ اور دینی اور دنیوی تاریخ صفحہ ۲۶۲ مین بہی نبوت اور سلطنت اور کہانت کا عہدہ رکہنا لکہا ہے اور اسیطرح دینی اور دنیوی تاریخ صفحہ ۶ مین بہی ہے -

لیکن جسطرح تثلیث مین صرف ذات واحد الہی کے سوا دوسرے اور تیسرے اقنوم کا پتہ نہین اُسیطرح حضرت عیسیٰ مین سوا ایک مرتبۂ نبوت کے دوسرے اور تیسرے مرتبے کا ثبوت نہین ہے - چنانچہ یوحنا ۱۸ باب ۳۶ مین یسوع نے جواب دیا کہ میری بادشاہت اِس جہان کی نہین اگر میری بادشاہت اِس جہان کی ہوتی تو میرے نوکر لڑائی کرتے انتہی یعنے میرے پاس جنگ کرنے کے لائق فوج نہین اسلئے مین بادشاہ نہین ہون اور متی ۵ باب ۲۰ مین مسیح نے فرمایا کہ

چڑیونکے بسیرے اور لومڑیون کو ماندین ہین مگر ابن آدم کو سر رکھنے کی جگہہ نہین
انتہی اور کاہن کے عہدہ پر مقرر ہونا تمام اناجیل اور حالات مسیح سے ظاہر ہے
مگر فقط عیسائی عقیدے مین یہہ ایک خیالی مضمون ہے کہ بادشاہ اسلئے کہ اُسکی
بادشاہت روحانی اور ابدی ہے اور سردار کاہن اسلئے کہ مصلوب ہوکر قربان
گزرانا- دیکھو عبرانیون کا ۵ باب اور خاصکر اُسکا ۲ اور ۳ آیت اور ۷ باب
وغیرہ غرض یہہ کہ حضرت عیسیٰ کی صرف مرتبۂ نبوت کا ثبوت قرار واقعی ہے
چنانچہ مسیح نے جب ایک بیوہ کی لڑکے کو زندہ کیا تو سب ڈر گئے اور خدا کی تعریف
کرکے بولے کہ بڑا نبی ہم مین اُٹھا لوقا ۷ باب ۱۱-۱۶ اور جب اُن پانچہزار آدمیون
نے جنکو مسیح نے پانچ روٹیون سے کھلایا یہہ معجزہ دیکھا تو کہا فی الحقیقت وہ نبی جو جہان
مین آنے والا تہا یہی ہے انتہی اس سے ظاہر ہے کہ اُسوقت کے لوگ بہی حضرت
عیسیٰؑ کے مرتبے نبوت کے ساتہہ ظاہر ہونیکے منتظر تہے نہ الوہیت کے ساتہہ یوحنا
۶ باب ۱۴- اور اسیطرح اُس اندہے نے جسکی مسیح نے آنکہین کہولی تہین پوچہنے
والونکو جواب دیا کہ وہ ایک نبی ہے یوحنا ۹ باب ۱۷- اور مسیح نے آپ اپنے
کو نبی کہا کہ نہین ہوسکتا کہ نبی یروسلم کے باہر ہلاک ہو انتہی لوقا ۱۳ باب ۳۳
لیکن یہہ بات کہ کسی نبی کا مزار یروسلم کے باہر نہین کچہہ ضروری نہین کیونکہ یوسفؑ
مصر مین مدفون ہوئے اور حضرت موسیٰؑ نے زمین مواب مین استثنا ۳۴ باب ۵-
اور حضرت آدمؑ جب عدن سے نکلے تو یروسلم مین نہین گئے تہے اور حضرت نوحؑ اور حضرت
شیثؑ اور حضرت ایوبؑ یہہ سب یروسلم سے باہر تہے اگر کوئی کہے کہ قریب دوسو برس
کے بعد حضرت یوسفؑ کی ہڈیان حضرت موسیٰؑ مصر سے لے آئے تہے دیکھو پیدائش ۵۰
باب ۲۶ اور خروج ۱۳ باب ۱۹ - اسکا جواب یہہ ہے کہ یہان حضرت عیسیٰؑ کا قول
صرف یروسلم مین انبیاء کی وفات سے علاقہ رکہتا ہے ورنہ حضرت عیسیٰؑ تو بعقیدہ عیسائی

صرف تین ہی دن یروسلم مین مدفون رہے اور پھر آسمان پر تشریف لیگئے اور
حضرت یوسفؑ تو قریب دو سو برس مصر مین مدفون رہے (ہدایت المسلمین منقولہ)
اور حضرت حزقیل نبیؑ بابل مین شہید ہوئے تہے اور سام بن نوحؑ کی قبر مین مدفون
ہوئے اور حضرت دانیالؑ نے بابل مین وفات پائی اور حضرت یرمیاہ مصر مین
مقتول و مدفون ہوئے اور عرصہ دراز کے بعد سکندر نے سکندریہ مین لیجا کر دفن
کیا تہا اور عزرا کا مین کنار دجلہ پر مدفون ہین دیکہو سوال وجواب ترجمہ پادری
یونس سنگہ اور پادری والش صاحب چہاپہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۶۵ء صفحہ ۵۶ سوال
۲۱۰ و ۲۱۱ صفحہ ۵۷ سوال ۲۱۵ وصفحہ ۵۹ سوال ۲۲۵ وصفحہ ۴۵ سوال ۲۰۳ و
صفحہ ۴۷ سوال ۱۱۷ اور بابل کی اسیری مین ستر برس کے عرصہ تک جتنے انبیاء بنی
اسرائیل نے وفات پائی سب یروسلم کے باہر مدفون ہوئے اور تواریخ نادر العصر
جغرافیہ ملک اودہ چہاپہ لکہنؤ مطبع منشی نولکشور ۱۲۹۳ء صفحہ ۴۹ بیان فیض آباد مین
جو کہ لکہنؤ کے کمشنر صاحب کے واسطے تصنیف کی گئی لکہا ہے کہ فیض آباد کے قریب دو
بڑی قبرین ہین طول انکا سات سات ہاتہ آہستہ آہستہ گر کے کم ہوگا عوام انکو حضرت
شیثؑ اور حضرت نوحؑ سے منسوب کرتے ہین اور حضرت عیسیٰؑ کے حواریون مین سے
جنکا رتبہ انبیاء رسالت سے زیادہ سمجہا جاتا ہے ۲ پطرس ۱ باب ۱۶ متی ۱۱ باب
۹-۱۱ اول قرنتیہ ۱۲ باب ۲۸
اور میزان الحق چہاپہ لدہیانہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۹۳ مین لکہا ہی قول اور سب پیغمبرونکی
نسبت حواریونکی رسالت کا مرتبہ بہی اعلیٰ ہے انتہی
اندرین باؤلس رسول روم مین شہید ہوئے اور پطرس بہی روم مین صلیب پر کہینچے گئے
اور لوقا یونان مین اور متی حبش مین اور مرقس اسکندریہ مین اور یوحنا شہر
افسس مین اور یہوداہ فارس مین مجوسیونکے ہاتہ سے مارا گیا از مفتاح الکتاب

صفحہ ۱۴۰ - ۱۴۵

اور حواریون بہی حضرت عیسیٰ کو ہمیشہ نبی جانتے تہے چنانچہ لوقا ۲۴ باب ۱۹ مین مصلوبی کے بعد کا بیان ہے کہ دو شاگردون نے کہا یسوع ناصری کے باجرے جو نبی تہا الخ یعنے مصلوبیکے بعد تک بہی حواریون مین مسیح کے صرف نبی ہونے کا عقیدہ تہا۔

مرقس ۶ باب ۴ مین مسیح نے اپنی بابت فرمایا کہ نبی بے عزت ہین مگر اپنے وطن مین اور اسیطرح متی ۱۳ باب ۵۷ اور لوقا ۴ باب ۲۴ اور یوحنا ۴ باب ۴۴ مین بھی ہے۔

اب چارون انجیلون مین جو حضرت عیسیٰ کے نبی ہونے کی بابت بیان ہے تو اس سے یہہ ظاہر ہوا کہ نہ خدا کی ذات واحد مین تین اقنوم کا ہونا ثابت ہے اور نہ اِس ایک قنوم مین جو کہ عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ کی طرف عقیدہ رکہتے ہین تین مرتبون یعنی بادشاہی و کہانت و نبوت کا جمع ہونا ثابت ہے بلکہ جسطرح خدا کی ذات واحد مطلق ہے اُسیطرح حضرت عیسیٰ مین ہی صرف نبوت کے مرتبہ کا اطلاق ہے یہہ وہ راہ ہے جسکی تین شاخین ہوئی ہین ایک سیدہی راہ اور دو داہنی اور بائین طرف ہین اگر سیدہی راہ پر کوئی چلنا چاہے تو تنگ ہے۔ یہہ راہ اور تہوڑی ہین جو اُسمین داخل ہوتی ہین کیونکہ یہہ راہ چلنے والونکو بہشت تک پہنچاتی ہے اور اگر داہنے یا بائین طرف کی راہ پر کوئی مُڑے تو کشادہ ہے وہ راہ اور بہت ہین جو اُسمین داخل ہوتے ہین کیونکہ وہ راہ چلنے والونکو دوزخ تک پہنچاتی ہے جیسا کہ استثنا کے ۵ باب ۳۲ و ۳۳ مین لکہا ہے تم بالکل اُسی راہ پر جو خداوند تمہارے خدا نے تمہین فرمائی (استثنا ۵ باب ۴ - ۹) چلو چلو اور داہنے یا بائین کو نہ مُڑو انتہی - پس سلامی عقیدے کے بموجب مسیح کی

رسالت اور خدا کی وحدانیت کا تو عیسائی علمار کو بھی ہر طرح اقرار ہے۔ اب عیسائی عقیدے کے بموجب تثلیث اور مسیح کی الوہیت کا ثبوت اسیطرح پر کہ اہل اسلام بھی اقرار کریں عیسائی علما کے ذمہ ہے اور یہی بات اگر بنداآئی تو حجت تمام ہونے کے لئے کافی ہے۔

کلیسیا ۸

کہ جسمین دو سکرمنٹ اور ایک منادی ہے

سکرمنٹ آ

قَالَ اللہُ تَعَالیٰ جَلَّشَانُہُ وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ

(سورۂ نسار رکوع ۲۲) اور نہین مارا اُسکو اور نہ صلیب دی اُسکو ولیکن شبہ ڈالا گیا واسطے اون کے۔

علماء عیسائی بالکل اسکا عقیدہ رکھتے ہین کہ حضرت عیسیٰؑ نے صلیب پائی اور تین دن قبر مین رہکر پھر جی اُٹھے اور کئی بار حواریوں کو دکھائی دیئے۔

ا لیکن سب انجیلون کے پچھلے باب پڑھنے سے ثابت ہے کہ سوا گیارہ حواریون کے اور کسی نے مسیح کو پھر جی اُٹھا ہوا نہین دیکھا۔ چنانچہ اعمال ۱۰ باب ۴۰ و ۴۱ مین لکھا ہے کہ اُسکو (یعنے مسیح کو) خدا نے تیسرے دن اُٹھایا اور ظاہر کر دکھایا ساری قوم پر نہین بلکہ اُن گواہون پر کہ آگے سے خدا کے چنے ہوئے تھے یعنے ہم پر انتہیٰ اور اعمال ۱۳ باب ۳۱ سے بھی ظاہر ہے کہ اُنھین حواریون کے سوا اور کسی نے نہین دیکھا اور سیٹ مرقس ۱۶ باب ۱۴ مین بھی گیارہ حواریون کا جنھون نے یہہ ماجرا دیکھا ذکر ہے

لیکن اول قرنتیونکی ۱۵ باب ۵ مین پلوس رسول فرماتے ہین کہ بارہون کو دکہائی دیا اور ظاہر ہے کہ اُسوقت بارہ حواری کہان تہے وہ بارہ ہوّا ان تو مسیح کے آسمان پر چڑہ جانے کے بعد مقرر ہوا تہا تب تو چٹہی ڈالنے کی نوبت آئی ہنین تو زبانی مسیح پوچہ لیتے اعمال ۱ باب

بعد اسکے اول قرنتیونکو ۱۵ باب ۶ مین پلوس رسول فرماتے ہین کہ پانسو بہائیو زیادہ تہی جنہین وہ ایکبارہ دکہائی دیا انتہی- اس پانسوسے اُن باتونکو بہی جو اناجیل مین مسیح کے دکہائی دینے کی بابت لکہی ہین بالکل ثابت کردیا - انجیلونمین تو گیارہ کے سوا بارہ تک کا ذکر ہنین ہے کہ جنہون نے مسیح کو دیکہا مگر پلوس نے نہ صرف بیس تیس یا پچاس ساٹہہ بلکہ پانسو سے زیادہ کا ایکبارگی شمار لکہدیا اگرچہ پانسو تو کیا دو سو شاگرد بہی مسیح کے سب نہ تہے اعمال ۱ باب ۱۵ اور چونکہ انجیلونمین اسکا ذکر ہنین ہے اسلئے پلوس رسول کو اتنا فقرہ اور بڑہانا پڑا کہ اکثر اُنمین سے ابتک موجود ہین تاکہ معلوم ہو کہ اُن دیکہنے والونسے منکر پلوس نے یہہ بات لکہی مگر متی اور یوحنا اور پطرس وغیرہ دو انجیلون اور چند نامجات مشمولہ اناجیل کے مصنف جو کہ مسیح کے مقرب حواری ہین کیا یہہ اُن پانسو مین نہ تہے جو اپنی تصنیفونمین اسکا ذکر کرتے اور اگر یہی اُنمین نہ تہے تو اور کہانسے آئے جو پانسو سے زیادہ جمع ہو گئے اور لوقا اور مرقس جنہون نے بقول علماء عیسائی ایہنین پلوس اور پطرس کے بتانے سے اپنی اپنی انجیلین لکہین اور اعمال کی کتاب اُنہون نے بہی بارہ تک کا ذکر ہنین کیا چہ جائے آنکہ پانسو سے زیادہ اور خاصکر لوقا نے بقول علماء عیسائی پلوس ہی سے دریافت کرکے مسیح کا حال لکہا اور تو بہی صرف گیارہ حواریون کے سوا کسی نے بہی بارہ تک کا نام ہنین لکہا ہے اور وہی لوقا کتاب اعمال مین پطرس کا قول ۱ باب ۲۱ و ۲۲

مین اور پلوس کا قول ۱۲ باب ۲۱ مین لکھتا ہے کہ سوا حواریونکے جو کہ صرف
گیارہ تھے اور کسی نے مسیح کو جی اُٹھا ہوا نہین دیکھا اس سے یہ ساری باتین
مصلوبی مسیح اور پھر جی اُٹھنے وغیرہ کی صاف صاف ظاہر ہین۔ یعنے جبکہ جی اُٹھنا
ثابت نہین ہے تو مصلوبی پہلے ہی غلط ہوئی کیونکہ حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ
موجود ہین اِسکے سوا جبکہ جی اُٹھنا ہو دیکھنے والے یہان یہان سو جیوتے گواہ ہرگز
گئے تو مصلوبی جسکی وقوع سے بیشتر ہی سب شاگرد بھاگ گئے تھے کیونکر صحیح ہو سکتی ہے
اور جو یہ لکھا ہے کہ یوحنا سے زیادہ مسیح کے شاگرد ہوگئے تھے (یوحنا ۴ باب ۱) تو
وہان کچھ شمار نہین لکھا ہے اور اسکے سوا بہت شاگرد برگشتہ بھی ہوگئے تھے حضرت
عیسیٰ کے سامنے ہی (یوحنا ۶ باب ۶۶) اور اعمال ۱ باب ۱۵ مین جو شمار شاگردونکا
لکھا ہے یہہ مسیح کے عروج کے بعد کا ذکر ہے اس لئے اُس شمار سے ہرگز زیادہ
نہ تھے۔

پھر یہہ کہ تھوما جو مسیح کے اور رسولون پر ظاہر ہونے کے وقت حاضر تھا اُس امر
مین اسقدر کم اعتقاد تھا کہ اُس نے اِس مقدمہ مین اور شاگردونکی گواہی بھی نہ
مانی اور کہا کہ جبتک مین آپ اُسے نہ دیکھون اور نہ چھو لون تب تک کبھو یقین
نہ کرونگا یوحنا ۲۰ باب ۲۴ و ۲۵ پس جبکہ تھوما نے اپنے ساتھی رسولون کو
سچا نہ جانا تو اِس زمانہ کے لوگونکو کب سے مان لینا چاہیئے جبتک اُسے
اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لیں ٭

ولادت یہودی یوسیفس مورخ ۳۷ء مین ہوئی اُسکی کتاب مین جناب مسیح کی
نسبت یہہ فقرہ مرقوم ہے کہ جناب مسیح ایک دانشمند آدمی تھے اُنسے معجزات
اور خرق عادات ظہور مین آئے وہ مصلوب ہوکر مدفون ہوئے اور پھر مردونمین
سے زندہ ہوکر آسمان پر تشریف لیگئے انتہیٰ۔ ڈاکٹر ہاسلم نامی عالم و فاضل

اپنی کتاب لیٹرس ٹو دی کلرجی کے صفحہ ۲ حط ۱۶ امین لکھتے ہین کہ جب مورخ
مذکور کی کتاب مین یہہ فقرہ زمانہ کے لوگونکی نظر سے گزرا تو انکو اسمین
شبہ ہوا کہ یہہ مورخ مذکور کا کلام ہے کیونکہ مورخ مذکور یہودی تہا اور یہودی
حضرت مسیح مصلوب کے جانی دشمن ہین پس کسطرح وہ باوجود یہودی ہونے
کے جناب مسیح کی نسبت ایسی شہادت جو اوسکے مذہب کے خلاف اور برابر
یہودیونکے باعث شکست ہو لکہہ سکتا تہا۔ بعد تحقیق معلوم ہوا کہ مورخ مذکور نے وہ
فقرہ ہرگز نہ لکہا تہا بلکہ پادریون نے اپنے مذہب کی تائید کے لیے یہہ فقرہ
بڑہا دیا ہے لہذا محققین نے اسبات کا پادریونپر الزام لگایا اول تو پادری
صاحبون نے انکار کیا مگر آخر مین چونکہ محققین کے دلائل قوی تہی عاجز ہوکر
اقرار کیا کہ ہم نے یہہ فقرہ مورخ مذکور کی کتاب مین لوگونکو اعتقاد دلانے کے لیے الحاق
کر دیا ہے۔ ڈاکٹر لارڈ نر۔ بشپ وار برٹن۔ و یانڈل۔ کلرک وغیرہ نے جو دین
مسیحی کے معاون و مددگار ہین اسے تسلیم کیا ہے کہ بیشک یہہ فقرہ مورخ مذکور کے
کتاب مین نتہا بلکہ پادریون نے پیچہے سے الحاق کر دیا ہے۔

۲ یوحنا ۲۰ باب ۱۴ امین لکہا ہے کہ مریم مگدلینی نے مسیح کی مصلوبی کے تیسرے دن
مسیح کو کہڑے دیکہا پر نہ پہچانا کہ وہ یسوع ہے انتہی اور اسمین بہی بہت اختلاف ہے
مثلا لوقا ۲۴ باب ۴ و ۵ و ۱۰ مین لکہا ہے کہ مریم مگدلینی نے فرشتون سے
یسوع کے جی اٹہنے کا حال سنکر شاگردونکو خبر دی تہی اور یوحنا ۲۰ باب ۱ و ۲ و ۱۲
سے ظاہر ہے کہ مریم مگدلینی کو خود مسیح کے جی اٹہنے کی خبر نہ تہی بلکہ جبتک یسوع کو
نہین دیکہا تہا وہ جانتے تہے کہ یسوع کی لاش کوئی اور اٹہا لیگیا ہے اور جب
یسوع کو دیکہا تب بہی اسے نہ پہچانا بلکہ سمجہا کہ کوئی باغبان ہے فقط اور اسمین
بہی اختلاف ہے۔ مرقس ۱۶ باب ۹ مین ہے کہ یسوع قبر سے جی اٹہنے کے بعد پہلے مریم

مریم مگدلینی کو دکہائی دیا اور لوقا ۲۴ باب ۱۲ اور ۲۴ سے معلوم ہوتا ہے
کہ دو مردونکو پہلے یا شمعون کو پہلے دکہائی دیا متی ۲۸ باب ۹ مین ہے مریم
نے یسوع کو دیکہا اُسکے قدم پکڑے اور یوحنا ۲۰ باب ۱۷ مین ہے کہ یسوع نے
کہا مجھکو مت چہو کیونکہ مین ہنوز اوپر اپنے باپ کے پاس نہین گیا -
پہر یوحنا ۲۰ باب ۱۲ مین ہے کہ مریم نے دو فرشتے یسوع کی قبر مین بیٹہے دیکہے
اور لوقا ۲۴ باب ۴ مین ہے کہ دو شخص اپنے پاس کہڑے دیکہے اور مرقس ۱۶
باب ۵ مین ہے کہ ایک جوان کو سفید پوشاک پہنے ہوئے قبر مین بیٹہے دیکہا اور
متی ۲۸ باب ۲ مین ہے کہ ایک فرشتے کو قبر کے باہر پتہر پر بیٹہے دیکہا - اب دیکہیئے
کہ ایک بات چار انجیلون مین چار طرح پر لکہی ہے -

۲۴ پہر یہہ جو لکہا ہے کہ عورتین خوشبوئیان لیکر یسوع کی لاش پر تیسرے دن
لگانے آئین مرقس ۱۶ باب لوقا ۲۴ باب یہہ سراسر غلط ظاہر ہے کیونکہ ساٹہہ
رومی سپاہیونکا پہرہ قبر پر بیٹہا ہوا تہا اور اسکے سوا قبر کے منہ پر ایک بڑا پتہر
رکہا اور اُسپر مہر کی متی ۲۷ باب ۶۰ و ۶۶ اور رومن تفسیر اسکا مُصاحب متی ۲۸
باب ۱۵ آیت پر صفحہ ۲۳۲ - ایسے حال مین یہہ عورتین کیونکر امید رکہتی تہین
کہ لاش پر عطر لگانے پاوین گی کیا وہ ایسی بیعقل تہین اور رومی فوج مین یہہ قانون
تہا کہ جو کوئی سپاہی اپنے پہرہ پر سو جائے تو قتل کیا جائے رومن تفسیر
اسکا مُصاحب متی ۲۸ باب ۱۴ آیت پر پہر اگر کوئی یہہ سمجہے کہ اُنہین مسیح کے
جی اُٹھنے کا یقین تہا تو یہہ بات ہرگز کسی انجیل سے ثابت نہین ہے اور
مرقس ۱۶ باب ۳ مین جو لکہا ہے اور آپسمین (یہہ عورتین) کہنے لگین کہ ہمارے لئے اس
پتہر کو قبر کے دروازے پر سے کون ڈہلکا دے گا انتہی اس سے یہہ شبہ
بالکل رفع ہو سکتا ہے یعنے اگر اُنہین یقین ہوتا کہ یسوع زندہ ہو گیا تو پہر

دلہکانیکی بابت فکرمند ہونیکا کیا سبب تہا بلکہ قبر پر جانا گیا ضرور تہا کیونکہ زندہ ہونے کی بعد یسوع کو پہر قبر سے کیا علاقہ تہا چنانچہ لوقا ۲۴ باب ۲–۱۱ اور خاصکر یوحنا ۲۰ باب ۲ کو دیکہنا چاہیئے اور متی ۲۷ باب ۶۳ اور ۱۲ باب ۴۰ مین جو مسیح کا قول لکہا ہے کہ مین تین دن زمین کے نیچے رہونگا اسکے اس سے شاید مراد یہہ ہے کہ مسیح نے تین برس زمین پر نبوت کا کام کیا بعد آسمان پر اوٹہائے گئے کیونکہ صرف دو رات اور ایکدن مسیح انجیل کے بموجب قبر مین رہے تہے کیونکہ نبیونکا ایک دن ایک سال سے مراد ہے دیکہو حزقیل ۴ باب ۶ تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لدہیانہ ۱۸۶۲ع صفحہ ۱۳ مین جسے پہلے ڈاکٹر جان لکڈول صاحب نے تصنیف کیا اور ۱۸۳۵ع مین چہپی لکہا ہے کہ اکثر عالمون نے کلام الہی کی تفسیر مین ایک دن کو ایک برس تصور کیا ہے اور قدیم یہودی اور سب مسیحی عالم بہی اسے شمار مین متفق ہین انتہیٰ

پہر مسیح کی مصلوبیکے وقت کا بہی کچہہ ٹہکانا نہین ہے مرقس ۱۵ باب ۲۵ مین لکہا ہے کہ تیسرا گہنٹا یعنے نو بجے اور یوحنا ۱۹ باب ۱۴ مین ہے کہ ۶ بجے یعنے صبح کے وقت صلیب دے ایک کتاب سلس آلسنس کرونالاجیکا مین جو کہ لاطینی ہے اوسکے ۸ باب صفحہ ۲۸۹ مین لکہا ہے کہ جسطرح انہون نے سدا (یعنے مریم) کے بیٹے سے کیا کہ اونہون نے آدمیونکو دوسرے کمرے مین چہپاکر کہڑا اوسپر گواہی دین اور فصح کے دن شام کیوقت اونہون نے اوسے صلیب پر لٹکایا اور متی سے معلوم ہوتا ہے کہ عید فصح کی وقت یعنے پہر دن چڑہی کی بعد جو برہ ذبح کرنے کا وقت تہا صلیب پر کہنچا کیونکہ دوپہر سے لیکر تیسرے پہر تک تمام سارے زمین پر اندہیرا چہا گیا تہا متی ۲۷ باب ۴۵ مگر یہہ اندہیرا چہا گیا جو لکہا ہے شاید اوسدن کچہہ ابر آگیا ہوا اور یہہ جو لکہا ہے کہ قبرین کہل گئین اور مردے

بہی اوٹہے اسکا بالکل اعتبار نہین کیونکہ اسکا کوئی سبب نہین ہے اور اگر ایسا
ہوتا تو حضرت عیسیٰ کی قبر پر پہرہ نہ بٹہایا جاتا یہہ سمجہہ کر کہ جسنے مردونکو قبر سے زندہ نکالا
وہ آپ سپاہیونکی حفاظت سے کب قبر مین رہیگا مگر پہرہ تو صرف اسلئے تہا تاکہ کوئی
لاش کو چُرا نہ لیجائے چنانچہ جسے عیسائی مسیح کا پہر زندہ ہونا سمجہتے ہین یہودیونمین اُس
مصلوب کی لاش چوری ہو جانا مشہور ہے متی ۲۸ باب ۱۳ اور ۱۴ و ۱۵ اور اگر
مصلوب کی وقت یہہ معجزے ظاہر ہوئے ہوتے تو یہودی فوراً معلوم کر لیتے کہ یہہ
مسیح موعود ہے
اور شاگرد تو مسیح کی گرفتاری کے وقت سب بہاگ گئی تہے یہہ دیکہا کسنے کہ
زمین کانپی اور پتہر تڑک گئی اور لاشین قبروں سے جی اوٹہہ کر نکل آئین اور اندہیرا
چہا گیا وغیرہ اگر انجیل یوحنا کی بموجب یوحنا اسوقت حاضر تہا تو یوحنا نے ان
باتونکا مطلق ذکر نہین لکہا ہے اور متی نے جو حاضر نہ تہا یہہ سب عجائبات
کہانسے دیکہی — اسکی بابت پاینیر اخبار انگریزی مطبوعہ جون و جولائے ۱۸۸۷ء
مین سے کسی ایک مین ایک عیسائی عالم کا قول مینے دیکہا وہ ڈہونڈا قولہ ایک اور
ایسا ہی مضمون ہے جسے ناظرین پڑہے ہوئے سمجہہ جائین کہ جعلی ہے یہہ ہے
انجیل متی مین اور صرف اسی مین ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ نے اپنی جان دی قبرین
کہل گئین اور بہت مردے نکل آئے اور لوگونکو شہر مین نظر آئے کیا یہہ سچ
ہے اور تعلیمات عیسیٰؑ کو بغیر چہوڑے ہوئے یہہ سچ ہو سکتا ہے یہہ صریح جہوٹہہ ہے جب
خیال کیجئے کہ ایک حواری نے لکہا ہے کہ وہ جسم جو بربادی مین دفن ہوا اسلامتی
مین اوٹہیگا وہ مردے جو قبر سے نکلے ہونگے پہر اونمین نجا سکے ہونگے اب تک
ہمارے ہی ساتہہ زمین پر ہونگے مگر ایوب مین لکہا ہے کہ کوئی انسان قیامت
سے پہلے اوٹہہ نہین سکتا (ایوب ۷ باب ۹ و ۱۰) اب یہان سے صاف

ظاہر ہے کہ کسطرح یہہ آئتین ۵۲ و ۵۳ (متی ۲۷ باب کے) بیموقع ہوئین
اور کسطرح انکا سلسلہ مضمون ۵۱ و ۵۴ سے قطع ہوگیا موقع یون تہا کہ ۵۱ مین
زلزلہ کا بیان اور ۵۴ مین صوبہ دار کا اس واقع پر حیران ہونا یہہ دونون باقی
آئتین مصنوعی رہگئین مگر ہم لوگ انہین صرف سچی ہی نہین جانتے بلکہ کوششین
ہین کہ ایک اور جہل با تحقیق کراکے جہالت بڑہا رہین انتہے

پہر اگر مصلوب ہونیکے وقت آفتاب سیاہ ہوجاتا تو پلاطوس اوسیوقت مسیح کا رتبہ پہچانکر
یہودیونکو خوب سزا دیتا اور جبکہ اوسکی جورو نے بہی رات کو کچہہ خوفناک
خواب دیکہا تہا تو اندہیرا چہا جانیکے وقت بالکل اوسے مسیح کے رتبہ کا
یقین ہوجاتا متے ۲۷ باب ۱۹

پہر لوقا ۲۳ باب ۲۶ اور مرقس ۱۵ باب ۲۱ اور متی ۲۷ باب ۳۲ مین
لکہا ہے کہ مسیح کی صلیب شمعون قرینی پر رکہکر لیچلے تہے اور یوحنا ۱۹ باب ۱۷
مین لکہا ہے کہ یسوع نے آپ اپنی صلیب اوٹہائی تہی

پہر متی ۲۷ باب ۴۴ مین ہے کہ دو چور صلیب پر مسیح کو برا کہتے تہے اور لوقا ۲۳
باب ۳۹ سے ۴۳ لکہا ہی کہ ایک چور برا کہتا تہا اور دوسرا اچہا

پہر کتبہ جو یسوع کی صلیب پر لگایا گیا تہا اوسکی عبارت یوحنا ۱۹ باب ۱۹ مین
یہہ لکہی ہی یسوع ناصری یہودیونکا بادشاہ اور متی ۲۷ باب ۳۷ مین لکہا ہے
یہہ یسوع یہودیون کا بادشاہ ہی انتہے یعنے ناصری کا لفظ نہین ہے اور
مرقس ۱۵ باب ۲۶ اور لوقا ۲۳ باب ۳۸ مین یسوع کا لفظ مطلق نہین ہے

پہر متی ۲۶ باب ۵۶ مین ہے کہ سب شاگرد اوسے چہوڑکر بہاگ گئے اور اسیطرح
مرقس ۱۴ باب ۵۰ مین ہے تب وے اوسے چہوڑکر بہاگ گئے اور لوقا ۲۳ باب
۴۹ مین لکہا ہے عورتین وغیرہ مسیح کے صلیب پانیکے وقت دور سے کہڑے

دیکھہ رہی تہین اور یوحنا ۱۹ باب ۲۵ مین ہی کہ یہہ سب صلیب کے پاس کہڑے
تہین یہان تک کہ مسیح نے اپنی ماکو ایک شاگرد کی ما فرمایا اور اوسے سپرد کیا
۱۰ اور حضرت عیسٰی کی گرفتاری کا بہی صحیح بیان اناجیل مین پایا نہین جاتا چنانچہ متی
۲۶ باب ۴۸ و ۴۹ مین لکہا ہے کہ یہوداہ اسکریوطی نے اپنے ساتہی پکڑنیوالونکو
عیسٰی کی پکڑنیکے لئے یہہ نشان بتا دیا تہا کہ جسے مین چومون اوسیکو پکڑ لینا اور ایسا
ہی کیا اور یوحنا ۱۸ باب ۴-۸ لکہا ہے عیسٰی نے خود آگے بڑہکر دو بار اپنی پکڑنیوالون سے
کہا کہ تم کسی ڈہونڈتے ہو مین یسوع ہون اور وے یہہ سنکے پیچہے ہٹے اور زمین
پر گر پڑی اور آخرکار حضرت عیسٰی نے جب آپ اپنے کو خوب پہچنوایا تب گرفتار کیا
۱۱ اور لطیفہ یہہ کہ اگر عیسٰی مین بعد مصلوبی بہی اوسیطرح انسانیت موجود ہے جیسے
کہ دنیا مین تہی تو قربان کون چڑہا جسکی شرط یہی ہے کہ بقدر خون بہایا جائے
جسمین موت آئے اور موت صرف مخلوق کے لئے ہے نہ خالق کے لئے اور مصلوب
کون ہوا کہ چہیدنے کے وقت خون اور پانی اوسکی پسلی سے نکلتا تہا جو کہ
خاص انسانیت کے نشان ہین نہ یہہ کہ الوہیت کے اور عیسائیونکے گناہونکا
کفارہ کہان گذرا کیونکہ لکہا ہے کہ انسان کے خونکا بدلا انسان ہی سے لیاجائیگا
(احبار ۲ باب ۱۷ و ۲۱ خروج ۲۱ باب ۱۲ پیدایش ۹ باب ۶) یعنے اگر انسانیت
مصلوب اور مفقود نہین ہوی تو انسان کے گناہونکا کفارہ کیا گذرا لیکن اس عیسائی
عقیدہ سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسٰی زندہ آسمانپر اوٹہالئے گئے اور وہی جسم اونکا اب
بہی موجود ہے جو دنیا مین تہا اور وہی انسانیت بہی جو دنیا مین تہی نہ قربان چڑہے نہ
مصلوب ہوئے نہ کفارہ گذرا
۱۲ استثنا ۲۱ باب ۲۳ مین لکہا ہے کیونکہ وہ جو لکڑی پر لٹکایا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے
اور گلتیونکے ۳ باب ۱۳ مین لکہا ہے کہ وہ (یعنے مسیح) ہمارے بدلے لعنتی ہوا

کہ کوئی پر لٹکایا گیا فقط اس آیت کو اگر غیر الحاقی سمجھین تو اوسکا مطلب بہت مشکل
ہے کیونکہ خدا اپنے برگزیدون خصوصاً انبیا رین سے کیکو اگر ملعون اور بدکار (مرقس ۱
باب ۲۴ لوقا ۲۲ باب ۳۷) اور گناہ مجسم (۲ قرنتیون کا ۵ باب ۲۱) کہی تو اوسے
اپنے ہی نجات سے ناامید ہونا چاہیے نکہ وہ اورونکے نجات کا وسیلہ ہو اور پیدایش
۳ باب ۱۴ مین خدا نے سانپ کو کہ شیطان جس سے مراد ہے ملعون کہا ہے اس
سے اور استثنا کی ۲۱ باب ۲۳ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے حضرت عیسیٰ
کو ضرور صلیب پانے سے محفوظ رکھا کیونکہ اگر یہہ آیت صحیح ہو تو مسیح کی مصلوبی غلط
ہو جائیگی اور اگر وہ بات صحیح ہو جو گلتیون کے ۳ باب ۱۳ مین لکہی ہے تو پیدایش اور استثنا کی یہ
دونون آیتین بلکہ تمام توریت غلط ہو جائیگی کہ جسمین قربانی گذراننے کے احکام نہایت
تاکید اور تہدید کے ساتہہ لکہے ہین کیونکہ اکثر عیسائی مسیح کی مصلوبی پر بہروسہ کرکے
قربانی مطلق نہین گذرانتے ہین پس مین تمہین جتاتا ہون کہ کوئی نہین جو خدا کے
روح سے بولتا یسوع کو ملعون کہتا ہے (اول قرنتیون کا ۱۲ باب ۳)

متی ۲۸ باب ۱۵ مین جو لکہا ہے کہ یہہ بات آج تک یہودیون مین مشہور ہے
اسلیے اسکی تفسیر مین ہنکا صاحب مفسر رومن نے صفحہ ۲۳۲ مین یون لکہا ہے
کہ جب تک کہ متی نے اس صحیفے کو قریب تیس برس مسیح کے جی اوٹہنے کے بعد
لکہا بلکہ بہت دن اسکے پیچہے ہی یہودی لوگ اس جہوٹہہ پر مستعد رہے (یعنے
یہہ کہ مسیح کی لاش کو لوگ چرا لیگئے) بعد اسکے صفحہ ۲۳۳ مین اوسی تفسیر کے لکہا
ہے ہان البتہ سیکڑون برس بعد بعضے برگشتہ عیسائی انجیل سے ناواقف اور ہی
فیلسوفی کے وہم مین گرفتار ہوکر کہنے لگے کہ خدا نے یسوع کو اوسوقت اوٹہا لیا
اور یہودیون کے ہات مین ایک اوسکا شبیہہ دیا کہ وہی مصلوب ہوا انتہے
از رومن تفسیر اسکاٹ صاحب جلد اول چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۴۶ع صفحہ

۳۲۳ کالم اول تفسیر متی ۲۸ باب ۱۵
رومن اخبار کوکب عیسوی مطبوعہ امریکن میتہوڈسٹ مشن پریس لکہنو یکم مارچ ۱۸۷۶ع
جلد ۸ نمبر ۱۳ صفحہ ۱۹۰ کالم تین مین پادری جی پیچ مسور صاحب لکہتے ہین کہ چونکہ ارادہ
تہا کہ اوسکی لاش صرف دو تین روز یوسف کی قبر مین رہے اغلب ہے کہ مریم نے
یہہ سوچا کہ اور شاگرد مجہہ سے پیشتر آکر اوسے لیگئے اور اب مین نہین جانتی ہون
کہ وہ لاش کہان ہے انتہے
لوقا اور مرقس اور متی مین لکہا ہے کہ مسیح کی صلیب شمعون قرینی پر رکہہ کر صلیب دینے
لیچلے تہے اور دستور یہہ تہا کہ ہر شخص جو صلیب دیا جاتا اپنی صلیب آپ لیچلتا تہا
دیکہو رومن تفسیر اسکا تصاحب متی ۲۷ باب ۳۲ پر صفحہ ۲۲۳ کالم اول
اور قران مجید کے اوس ترجمہ مین جسپر علماء عیسائی نے اپنے طور کا حاشیہ لکہا
اور پریسبٹیرین مشن پریس الہ آباد مین ۱۸۴۴ع کو چہاپا ترجمہ سورہ آل عمران آیت ۵۳
کے حاشیہ صفحہ ۸۳ مین لکہا ہے کہ زمانہ اسلام سے آگے عیسائیون مین باسلیدی
ایک فرقہ تہا جو خیال کرتے تہے کہ مسیح آپ مصلوب نہوا پر شمعون ایک قرینی اوسکے
عوض پکڑا گیا اور مصلوب بہی ہوا پہر سرنہتی اور کارپوک راتی اور دوسیتی تین فرقے
تہے جو زمانہ اسلام سے پیشتر یہی خیال کرتے تہے انتہے تمت کلامہ پس ان تین
انجیلون اور ان چار عیسائی فرقون سے کہ جنمین لاکہون عالم و فاضل و تواریخ
دان ہونگے اور حضرت عیسیٰ کے عروج کے بعد انہین دنون مین موجود تہے
ثابت ہے کہ صرف شمعون قرینی مصلوب ہوا نہ یہہ کہ حضرت عیسیٰ یہہ سب باتین
علماء عیسائی کو قران مجید کا ترجمہ پڑہ کر کہولدینے پڑین ورنہ اور کتابین جسقدر کہ
ہندوستان مین آکر تصنیف کین اونمین ایسی باتونکا ذکر تک نہین ہے مگر جب
قران مجید کا ترجمہ دیکہا تب سمجہہ گئے کہ اب خدا کے سامہنے کوئی بہید چہپ نہین

سکتا لاچار ہوکر صاف صاف کہدینے پڑا اور قران مجید کے اوسی رومن ترجمے کے
حاشیہ مین حضرت ابراہیم کا بتونکو توڑنا اور نمرود کا حضرت ابراہیم کو آگ مین پہینکنا بہی
اسی توریت کے بموجب کہدینے پڑا دیکہو حاشیہ رومن ترجمہ قران صفحہ ۲۶۵ و ۲۶۶ اور
اس آگ مین پہینکنے کا مفصل بیان اوس عبرانی کتاب مین بہی ہے جسکا نام سفر حی شار
ہے مگر اور جسقدر ترجمے اجتک توریت کے اون ملکونمین مشتہر کئے اونمین سے کسی
مین بہی ان باتونکا ذکر تک نہین کیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ جو کچہہ مخالفت قران مجید
کی توریت وغیرہ سے یہہ پکار رہے ہین یہہ سب انہین کی مخالفت پر دلیل ہے
اور قران مجید دراصل توریت وغیرہ سے بالکل مطابق اور موافق ہے بشرطیکہ
توریت وانجیل اصلی اور صحیح ہو

گناستی فرقہ کے عیسائیونکا یہہ قول تہا کہ دنیا مادہ سے پیدا ہوئی اور مادے کے
لئے شرارت اور معصیت ضرور ہے اور مسیح مادے سے پیدا نہوا تہا اسلئے مصلوب
نہین ہوسکتا کیونکہ اوسکا جسم نتہا انتہے چنانچہ تعلیم الایمان چہاپہ لدہیانہ سنہ ۱۸۶۹ع
صفحہ ۱۳۶ مین لکہتے ہین کہ اگلے زمانہ مین ایک فرقہ نے یہہ گمان کیا کہ مسیح کا حقیقی
جسم نتہا اور نہ وہ پیدا ہوا نہ اوسنے دکہہ اوٹہایا پر اوسکا جسم ایک مجازی طور پر تہا
جیسا کہ فرشتے اکثر اوقات انسانیت کو اختیار کر لیتے تہے یا جیسا کہ روح کبوتر کی
مانند اوتری تہی چنانچہ محمد صلعم نے بہی اسی تعلیم کو اختیار کرکے اپنے تابعین کو
تلقین کیا کہ مسیح خود نہین مارا گیا انتہے اور دیکہو رومن تواریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور
سنہ ۱۸۵۶ع صفحہ ۹۶ دین حقکی تحقیق مصنفہ پادری اسمتہہ صاحب وغیرہ مطبوعہ الہ آباد
ارفن پریس سنہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۸۸ مین ہے کہ عیسٰے مسیح کا احوال کہ کسطرح وہ ہنڈولنے
مین بولا مٹی کی چڑیا بنائین اور یہودیونکو بندر بنایا اور یہہ کہ وہ نہین مارا گیا بلکہ دوسرا
اوسکے عوض مصلوب ہوا یہہ باتین اوسنے (یعنے حضرت صلعم نے) نادرلوت

کے قبضے سے نکالین جنکو دو تین شخصون نے مسیح کے پانچ چار سو برس بعد بنایا اہے
اور برنباس کی انجیل مین مسیح نے اپنی مصلوبی کا بطلان صاف بیان کر دیا ہے
کہتے ہوئے کہ دنیا ہی مین یہودا کی موت کے سبب میری تضحیک ہو جاوے اور
ہر شخص یہہ گمان کرے کہ مین صلیب پر چڑہایا گیا پر یہہ سارے ہتک اور ہنسا ئے
محمد رسول اللہ صلعم کے آنے تک رہیگی جب وہ دنیا مین آویگا تو ہر ایک ایماندار
کو اس غلطے سے آگاہ کریگا اور یہہ دہبہ کہا لوگونکے دل سے اوٹھا دیگا انتہے ترجمہ
قران شریف مصنفہ سیل صاحب صفحہ ۴۳

کتاب سیر الاسلام باب ۵ ترجمہ کیا ہوا تمہر کا انگریزی زبان سے اردو زبان مین
حسب الحکم لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی مطبوعہ ۱۸۴۵ء صفحہ ۲۰۲ مین لکہا ہے
کہ (مسلمان) انکار کرتے ہین کہ عیسیٰ کو سولی نہین ملے اور مطابق مسلکون نصاریٰ
کے جو اپنے مذہب سے زمان گذشتہ مین برگشتہ ہو گئے تہے کہتے ہین کہ عیسیٰ
یہودیون سے بچکر چوتہے آسمان پر جانشین ہین انتہے اس سے ثابت ہوا کہ
جو مسلمانونکو مسیح کے مصلوب نہونیکی بابت دعوی ہے عیسائی عقیدہ ہی ہی
ہے گو وہ برگشتہ عیسائی کہلائے جاتے ہین اور شاید یہہ عقیدہ ہی کہ مسیح نے
صلیب نہین پائی اون عیسائیونکے برگشتہ سمجہے جانیکا سبب ہوا ہوگا اور اگر
ایسا ہی ہے تو ضرور نہین کہ اس زمانہ کے عیسائیونکا عقیدہ جو اونسے سیکڑون
برس پیچہے ہوئے ہین سچا ہو اور اون قدیم عیسائی محققونکا عقیدہ اسلئے کہ مسیح
کو انکے عقیدہ کے موافق نہین سمجہتے تہے باطل سمجہا جائے بلکہ شاید اونہین کا
عقیدہ درست ہو اور اونہین برگشتہ سمجہنے والونکی راے خطا پر ہو اور (اسکے
سوا صرف یہی برگشتہ عیسائی نہین جنہون نے چوتہے آسمانپر مسیح کا ہونا بیان
کیا اور بہی برگشتہ عیسائی ہین جنکا اسکاٹ صاحب رومن مفسر نے ذکر کیا ہے

کہ جنہون نے مسیح کی شبیہہ کا مصلوب ہونا بیان کیا اور اونکے سوا وہ چار فرقے سرنتہی وغیرہ جنہون نے مسیح کے عوض شمعون قرینی کا مصلوب ہونا بیان کیا ہے گناستی فرقے کے عیسائی ان سب کے سوا ہین

پیدائش ۳ باب ۱۵ مین جو لکہا ہے کہ عورت کی نسل سانپ کے سر کو کچلیگی اور اسی عیسائی علما مسیح کے مصلوبی اور کفارہ کے پیشین گوئی جانتے ہین اسکی بابت پادری اگستس براڈ ہیڈ صاحب دینی و دنیوی تاریخ کے صفحہ ۱۹ مین لکہتے ہین کہ عورت کے نسل کی بابت یہہ نہین بیان ہوا کہ ایک خاص شخص جو عورت کی نسل اور انسان کا بیٹا کہلائیگا سانپ کے نسل سے لڑیگا اور ان سبہون کو جنکے واسطے وہ لڑتا ہے بچائیگا مگر مکاشفہ کے رو سے یہہ بات رفتہ رفتہ زیادہ صاف و روشن ہوگئی اتہلے

اس سے ظاہر ہے کہ نہ آیت مذکور مین کسی خاص شخص کا ذکر ہے اور نہ اگلے زمانون مین کسیکا یہہ عقیدہ تہا مگر رفتہ رفتہ عیسائیون نے یہہ مطلب پیدا کر لیا کہ جسکا کچہہ اعتبار نہین

سکرمنٹ ۲

۱۴ میری دانست مین حضرت عیسیٰ کی مصلوبی ثابت کرکے جو عیسائی اپنے گناہونکا کفارہ سمجہتے ہین اگر ایسا ہوتا ہی تو اوسکا نفع صرف قربانی گذراننے والے یعنے یہودا اسکریوطی کو پہنچا یا صرف باتین بنانیوالونکو درحالیکہ جو قربانی گذرانتا ہے خاص اپنی ہی لئے گذرانتا ہے پس ہر عیسائی جب تک مسیح کا گرفتار کروانیوالا آپکو ثابت نکرے تب تک اس قربانی اور کفارہ مین حصہ دار کیونکر ہو سکتا ہے دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۲۵ مین پادری اگسٹس براڈ ہیڈ صاحب فرماتے ہین کہ کاہنونکو لازم تہا کہ پہلے اپنے لئے قربانی گذرانین اسلئے یعنے یہہ کاہنون مین

دستور تہا متی ۲۶ باب ۲۴ مین مسیح نے یہودا اسکریوطی کی بابت فرمایا اوس شخص پر افسوس جسکے ہاتہون ابن آدم گرفتار کروایا جاتا ہے اگر وہ شخص پیدا نہوتا اسکے لئے بہتر تہا اسنتے اس سے کفارہ کا فایدہ صاف جاتا رہا یعنے اگر یہہ کفارہ یعنے مسیح کی مصلوبی فایدہ عام کے لئے تہی تو یہودا بڑی اجر کا مستحق ہے کہ جسکے ہات سے اتنا بڑا فیض جاری ہوا اور یہوداہ اسکریوطی کو حضرت عیسیٰ نے اون بارہ تخت نشینون مین فرمایا تہا اگر وہ ایسا گنہگار ٹہرا تو قیامت کے دن تخت نشین کیونکر ہوگا متی ۱۹ باب ۲۸ - اور حضرت عیسیٰ نے اوسے انجیل سنانی کو بہیجا تہا متی ۱۰ باب ۴ - اور یہوداہ اسکریوطی کو معجزے دکہانیکی قوت حاصل تہی متی ۱۰ باب ۱ - اور جبکہ کفارہ ایمانداروںکی گناہ معاف ہونیکی لئے تہا تو یہودا کیونکر برا ٹہرا جو اوس کفارہ کا بانی اور مسیح پر ایمان بہی لاچکا تہا اور یہہ انصاف کیونکر ہوا جبکہ ہزارون کی نجات کے لئے وہی شخص جو نجات کا باعث تہا گنہگار ٹہرایا گیا اور صرف یہوداہ کے گنہگار ہونیکے سبب اورونکو نجات ملی اور یوحنا ۶ باب ۷۰ مین مسیح نے یہوداہ اسکریوطی کو شیطان فرمایا مگر یہہ عجب شیطان ہی کہ جسنے بہشت کا دروازہ تمام خلقت کے لئے کہولا اور اگرچہ مسیح کو اوسکا شیطان ہونا معلوم تہا تو ہی اوسے اپنی اور اپنی شاگردان کے ساتہ نبا رہنے دیا ایک شیطان حضرت آدم کے بہشت سے نکالی جانے کا باعث ہوا تہا اور یہہ دوسرا شیطان اولاد آدم کے بہشت مین جانے کا باعث ہوا گویا بہشت سے نکالنا اور بہشت مین لیجانا شیطانون ہی کے اختیار مین ہوگیا ہے لیکن خزینہ بیت المال لقمہ مساکین است نہ طعمہ اخوان الشیاطین غالباً جسطرح سانپونکے ڈسے ہوئے لوگ اوس پیتل کے سانپ پر نظر کرکے چنگے ہوجاتی تہے (گنتی ۲۱ باب ۹ یوحنا ۳ باب ۱۴ و ۱۵) اسیطرح اوس پرانے سانپ (پیدایش ۳ باب ۱-۴) یعنے شیطان کے فریب سے بہشت سے نکالی ہوئی

کی نسل شیطان ہی کی تدبیر سے پہر بہشت مین گئے فقط اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ شیطان کے بگاڑے ہوؤن کو شیطان ہی کی فرمانبرداری سے نجات ملیگی جس طرح راحاب فاحشہ جہوٹہہ بولنے سے مقبول ہوگئے یہہ عیسائی تعلیم دل کی پاکیزگی کے لئے کافی ہے پہر یہہ کہ مسیح کی مصلوبی اگر ہر ایک عیسائی کی اوس عمر تک کا کفارہ معصیت ہی کہ جب تک وہ ایمان نہین لایا تہا تو باقی عمر مین ایمان لانیکی بعد جو اوس سے گناہ ہوئے اون گناہون کے لئے قربانی گذرانا چاہئے اور جب قربانی گذرانی تو اسیطرح وہ اپنے پچہلے گناہون کے لئے ہی قربانی گذران سکتا تہا مسیح کی قربانی کی تخصیص کہان رہی اور اگر انسان کی تمام عمر کے گناہونکا مسیح کی قربانی کفارہ ہے تو پہر دینے ریاضت اور اتوار کے دن عبادت اور نیک اعمال بیفایدہ سمجہے جاینگی کیونکہ جب تمام عمر کی گناہونکا ایک مقبول اور معزز کفارہ گذر چکا ہے تو پہر دینکی بابت کوئی اپنے اوپر کسیطرح کی تکلیف کیا ضرور سمجہیگا لیکن عبرانیوں کے ۱۰ باب ۲۶ مین لکہا ہے اگر بعد اسکے کہ ہم نے سچائی کی پہچان حاصل کی ہے جان بوجہہ کر گناہ کرین پہر گناہونکے لئے کوئی قربانی باقی نہین ہے اسلئے یہہ عیسائیونکے لئے بہت مشکل مقام ہے کیونکہ کوئی ایسا نہین جسنے عیسائی ہونے کے بعد پہر کوئی گناہ نکیا ہو اور اسکے بعد اوسے اپنے گناہون کی معافی کا کوئی وسیلہ نہین ہے اور جان بوجہہ کر گناہ کرنا انجیل کی تعلیمات سے واقف ہونے اور پہر ایکدفعہ ہی جہوٹہہ بولنے یا زنا کرنے وغیرہ سے ثابت ہے متی ۲۵ باب ۷۰ تہ ۷۴ ۔ رومیونکا ۳ باب ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ ۔ اور اسیطرح پادری فانڈر صاحب کا قول اختتام دینی مباحثہ مین صفحہ ۸۲ کے آخر و ۸۳ کے شروع تک دیکہنا چاہئے

پہر یہہ کہ اگر حضرت عیسیٰ مین الوہیت اور انسانیت دونون کمال کے ساتہہ

نہین توجبکہ عیسائی عقیدہ کیموافق حضرت آدم کی اولاد مین کوئی بیگناہ نہین ایک بہی
نہین رومیونکا ۳ باب ۱۰ – ۱۲ – تو یوحنا اصطباغی کے پاس مسیح کا بپتسمہ لینے
کو جانا کیا ضرور تہا کیونکہ یوحنا صرف توبہ کا بپتسمہ دیتے تہے اور توبہ خاص گنہگارون
کے لئے لازم ہے فرشتے جو بیگناہ ہین اونمین سے کوئی بہی حضرت یوحنا بپتسمہ
دینیوالے کے پاس بپتسمہ لینے نہین آیا متی ۳ باب ۲ مرقس ۱ باب ۴ و ۵ –
ان دونون عیسائی دلیلون سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابن آدم یعنے حضرت عیسیٰ بہی باری
انسان ہوکر گناہ سے پاک نہین ہو سکتے ایوب ۲۵ باب ۴ مین ہے اور وہ جو
عورت سے پیدا ہوا کیونکر پاک نکلتا ہے اسلئے پس باوجود حالت گنہگاری کے جو
کہ ہر عورت سے پیدا ہونے کے لئے لاحق ہی حضرت عیسیٰ کے قربانی بیداغ
(جیسا کہ اول پطرس ۳ باب ۱۸ اور رومیونکے ۳ باب ۲۵ و ۲۶ مین لکہا ہے کہ
راستباز نے ناراستون کے بدلے مین اپنے جان دی) کیونکر ہو سکتی ہے اور
یہہ جو علماء عیسائی کہتے ہین کہ مسیح نے اسلئے بپتسمہ لیا تاکہ علانیہ اپنے کام پر مقرر
ہوو مین تفسیر متی ۳ باب ۱۵ لیکن مرقس ۱ باب ۴ و ۵ میں صاف لکہا ہے
کہ اپنے گناہونکا اقرار کرکے سب لوگ یوحنا سے بپتسمہ لیتے تہے اور اسکے سوا علانیہ
کام پر مقرر ہونیکے لئے بپتسمہ لینیکی کیا حاجت تہی بلکہ ضرور تہا کہ حضرت عیسیٰ کسی نبی یا
یوحنا اصطباغی کے ہات سے مسوح ہوتے جیسا کہ دستور تہا اول سموئیل ۹ باب
۱۶ اور ۱۶ باب ۱۳ اور ۲ سلاطین ۹ باب ۳ و ۶
پہر یہہ کہ تمام انسانونکا حضرت آدم کے گناہ مین شریک ہونا یہہ بات بہی محال
عقل اور خلاف نقل ہے کیونکہ حضرت آدم نے ایک گناہ کے عوض مین سزائین
پائین یعنے بہشت سے نکالا جانا اور موت پیدائش کے ۳ باب مین دیکہو اب
وہ گناہ کہان باقی رہا جو اولاد آدم بہی سیکڑون پشت تک اوسکی سزا مین مبتلا ہو کیونکہ

اگر حضرت آدم نے اوس گناہ کی سزا نہ پائی ہوتی تو وہ گناہ باقی رہتا اور جبکہ اوس ایک گناہ کی دوہری سزا ہو چکی تو گناہ کہاں باقی رہا اور اگر باقی ہے تو اسیطرح قیامت تک باقی رہیگا کیونکہ توبہ کرنے اور مسیح پر ایمان لانے سے بہی تو موت سے نہیں بچتے جسطرح حضرت آدم موت سے نہیں بچے اور یہہ جو عیسائی علما سمجہتے ہین کہ حضرت عیسےٰ کے مصلوبی تمام اولاد آدم کے گناہ کا کفارہ ہے تو سمجہنا چاہئیے کہ جسطرح حضرت آدم کے گناہ کے سبب سب بنی آدم کے لئے موت ہے چاہئیے کہ حضرت عیسےٰ پر ایمان لاکر کوئی نہ مرتا پہر مسیح کا کفارہ کیا کام آیا کیونکہ اوس اصلی گناہ سے آزاد ہونیوالونکی یہی پہچان ہے کہ بہشت مین رہنیوالونکی طرح موت سے بچین دیکہو بلکہ ویلس کے پلگیوس کا قول رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵۱ مین اگر خروج ۲۰ باب ۵ کا یہہ مضمون کہ باپ دادونکی بدکاریان اونکی اولاد پر جو مجہسے کینہ رکہتے ہین تیسرے اور چوتہی پشت تک پہونچاتا ہون اس بات کے لئے دلیل سمجہی جائے کہ حضرت آدم کی اولاد گناہ آدم مین شریک ہی تو سمجہنا چاہئے کہ صرف تیسری اور چوتہی پشت تک کا یہان ذکر ہے اور اولاد آدم کو تو اب تک سیکڑون پشتین گذر چکی ہین اور استثنا ۲۳ باب ۲ مین لکہا ہے کہ حرامی بچہ اور اوسکی دسوین پشت تک خدا اوند کی جماعت مین کوئی داخل نہو تو فارس بن یہودا جد حضرت عیسےٰ علیہ السلام بہی (پیدایش ۳۸ باب) اگرچہ مسیح علیہ السلام سے یہودا تک دس پشت سے زیادہ گذر چکی تہین تو بہی جبکہ سیکڑون پشت تک اولاد آدم گناہ آدم مین شریک ہے تو دس بیس پشت کے بعد عیسےٰ کیونکر اولاد فارس مین ہو کر بیگناہ ہوگئے کیونکہ وہ یوسف کے حقیقی بیٹے بلکہ حقیقی بیٹے دو بیٹون کے منکوحہ بیوہ تہی کوئی اونمین سے متبنی بہی نہ تہا یعنے متبنی کا حکم بیٹے کے برابر نہین ہوتا ہے جیسا قرآن مجید مین لکہا ہے وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ یعنے اور عورتین تمہاری بیٹونکی جو تمہاری پشت سے

ہین یعنے بیٹا وہی جو صلب سے پیدا ہوا اور لیپالک بیٹا نہین ہوتا یون تو حضرت اضحاق
نے اپنے بی بی کو بہن کہا تہا پیدایش ۲۶ باب ۷ اور مسیح نے پطرس کو شیطان
کہا تہا متی ۱۴ باب ۲۳ اور گلتیونکے ۴ باب ۵ اور رومیونکے ۸ باب ۱۵
اور افسیونکے ۱ باب ۵ مین پلوس رسول نے سب عیسائیونکو خداوند کا لیپالک
لکہا ہے اگر سب عیسائی مرد و عورت لیپالک ہونیکے سبب خدا کے فرزند سمجہے
جائیین تو سب عیسائی عورتین اپنے مردونکی بہین ہوئین (اول قرنتیونکا ۹ باب ۵)
پہر نکاح کیونکر درست ہوا اس سے ثابت ہے کہ لیپالک کا لفظ حقیقی فرزند سے
کچہہ علاقہ نہین رکہتا ہے اسکے سوا حضرت ابراہیم نے مصر مین اپنی بی بی کو بہن کہا
(پیدایش ۱۲ باب ۱۳) پہر جرار مین بی بی کو بہن کہا (پیدایش ۲۰ باب ۲) پس
زبانی کہنے کا کچہہ اعتبار نہین ہوتا ہے لیکن استغفر اللہ میرا یا اور کسی نیک اعتقاد کا
یہہ عقیدہ نہین ہے کہ حضرت عیسی گنہگار تہے بلکہ جسطرح حضرت عیسی بیگناہ تہے
اسیطرح سب اولاد آدم حضرت آدم کے گناہ سے مبرا ہے پہر یہہ کہ حضرت آدم کے
گناہ کے سبب سے جو تمام بنی آدم پر موت مسلط ہی یہان تک کہ بچے بہی جنہون نے
کچہہ گناہ نہین کیا ہی مرتے ہین رومیونکا ۵ باب ۱۲–۱۹ – اول قرنتیونکا ۱۵ باب
۲۱ تو پرندون اور جانورون نے حضرت آدم کی طرح کس نیک و بد کے پہچان کے
درخت سے پہل کہایا تہا جسکی سزا مین اونکی بچے مرجاتی ہین اور سانپ جسنے کہ
حضرت آدم سے وہ گناہ کروایا اوسکے بچے تو اژدہا بنکر ہزارون برس جیتے مین
چاہئے یہہ تہا کہ سب سے پہلے سانپ پر موت مسلط ہوتی اس سے ظاہر ہے کہ
یہہ سب عقیدہ مہمل ہے ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ سنہ ۱۸۴۹ع
صفحہ ۱۰۵ و ۱۰۶ مین لکہا ہے پلاگی نامی ملک ویلس کے ایک راہب نے یہہ
تعلیم شروع کی کہ انسان کے ناصیت مین گناہ کی کچہہ جڑ نہین ہے اور جو لوگ آدم کی نسل

مین ہونے سے ناپاک نہین ہین جسمانی موت خاص انسانکی اپنے ہی گناہ کی سزا ہے
اور اچہی خواہش اور دین ایمان کے کام کرنیکی طاقت سبہونکو خاصیت ہی سے
ہوتی ہے استہے اسکے بعد موزخ ہندہ تواریخ کلیسیا لکہتاہے کہ مشرقی کلیساون
اور ملک فرانس مین اسکا (یعنے پلاگی نامی کی اس تعلیم کا) یقین ہمیشہ سے کرتے
آئے ہین استہے اور اسیطرح رومن تواریخ کلیسیا جلد ۲ صفحہ ۱۵۱ مین ہی ہے لب التاریخ
جلد ۲ صفحہ ۲۸ باب ۴ فصل ۲ مین لکہاہے کہ پانچوین قرن (یعنے پانچوین صدی
عیسوی) کے آغاز مین برطانیہ کے متوطن پلاجس (یعنے پلاگی) اور ایرلنڈ کے
باشندے سیلسٹیس نے اعتقاد گناہ جبلی کا اور اسبات کا کہ فضل ربانی اضارت
عقل اور خلوص قلب کے لئے ضرور تہا انکار کیا اور یہہ بات ٹہرائی کہ انسان کی
قوت جبلی اسلئے کافی تہی کہ اپنے کو تقوی اور نیکوکاری کے ذروہ کمال پر پہونچائے
اس تعلیم بیہودہ کا ابطال مقدس آگستین نے کیاہے اور فقہانے بہی اسکو مردود
کیاہے پر معتقدی اسکے بہت سے نکلے استہے پلاگی اور سیلسٹیس کے عقیدہ کی بنا پر
۱۸ اب سے ہوگئے وہ تمام باب پڑہنا چاہیے پس ان سب باتوں پر غور کرنا چاہیے
پہلی یہہ کہ مسیح کے پہر زندہ ہونیکی گواہ جنہون نے دیکہا اونکا تعداد مختلف ہے
اناجیل مین گیارہ حوارئم قوم مین تہوما کا بیوجہہ شک اور اپنے ساتہیون کو نامعتبر جاننا
پلوس نے جسنے مسیح کو دیکہا ہی نہ تہا پہلے بارہ جوکہ اوسوقت موجود ہی نہ تہی اور
پہر پانسو سے زیادہ گواہونکا ذکر کیا کہ جسکے آخر ہی ہی سب شاگرد ملاکر اوسوقت نہ تہے
دوسرے گواہونکی دیکہنے مین بڑا اختلاف
تیسرے عورتونکا خوشبو لیکر مسیح کی لاش پر ملنے کو جانا سراسر خلاف عقل
چوتہی مصلوبی کے وقت کا کچہہ ٹہکانا نہین
پانچوین مصلوبیکی وقت اندہیرا وغیرہ ہونا بالکل غلط کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو سب

خلقت اور سیوقت مسیح کی گرفتار کرنیوالونکو گرفتار کرتے

چہٹے صلیب اوٹہانیوالے مین اختلاف

ساتوین صلیب پانیوالی چورونمین اختلاف

آٹہوین صلیب پر جو کتبہ لگایا گیا تہا اوسمین اختلاف

نوین عورتین جو دیکہتی تہین اونکی کہڑے ہونے مین اختلاف

دسوین مسیح کی گرفتاریمین اختلاف

گیارہوین صلیب پر جان دینی کی بعد بہی انسانیت لیسوعی بہی نہی رہنا

بارہوین لکڑی پر لٹکایا ہوا ملعون ہے پس حضرت عیسیٰ مصلوب نہین ہوئے

تیرہوین اکثر فرقونکا مسیح کی مصلوبیکو غلط جاننا جیسے کہ سرنتہے کارپوک راتی وگناسٹک وغیرہ

چودہوین اگر ایسا ہو تو اسکا فائدہ صرف یہوداہ اسکریوطی کے لئے ہے

پندرہوین توبہ کا بتہا لینے اور کامل انسان ہونے سے بموجب عقیدہ عیسائی مسیح کی قربانی بیلاغ نہ تہے

سولہوین مسیح کا مصلوب ہونا ضرور نہ تہا جبکہ حضرت آدم نے آپ اپنے گناہ کی دوہری سزا پائی

سترہوین مسیح کی مصلوبی گناہ کے کفارہ کے لئے ضرور نہتی جبکہ مصلوبی سے پیشتر بہی مفلوج وغیرہ کے گناہ بخشے تہے جیسا کہ کلیسیاہ سکرمنٹ ۲ مین لکہہ چکا ہون اب اگر کوئی کہے کہ ان سارے اختلافات مندرجہ اناجیل کا اصل مطلب مصلوبی ہے تو پہلے اور تیسرے اور پانچوین اور گیارہوین سے پندرہوین کی باتین اسکا جواب ہین اونہین دیکہنا چاہئے اور صحیح یون ہے کہ مصلوبی اور انجیل نویسونکا بیان دونون غلط ہین کیونکہ ایک کا غلط ہونا دوسرے کی غلطی کا نشان ہے یعنے اگر مصلوبی غلط ہے تو یہہ انجیلین بہی جنمین مصلوبی مرقوم ہے بے تامل غلط ہین

اور اگر یہہ انجیلین غلط ہین تو مصلوبی آپ ہی غلط ہوگئی
اوران اختلافونکے رفع کرنے مین جو بعض مفسر جیسے ال اسکالٹ صاحب وغیرہ یہہ راہ نکال گئے ہین کہ چارون انجیلونکو اکٹہا کرکے ہر مختلف بات کو ترتیب وار ایک دوسرے کے بعد رکہا دیا مثلاً ایک انجیل مین لکہا ہے کہ ایک چور برا کہتا تہا اور دوسری مین کہ دونون اس جگہہ مفسر نے لکہا کہ پہلے دونون برا کہتے تہے پہر ایکنے توبہ کی فقط انجیل سے کہین ان بناوٹونکا ثبوت نہین ہے صرف زبانی باتین ہین اور اس مین بڑی گنجایش ہے اگر دس انجیلین جہوٹی اور ہون تو وہ بہی اسیطرح ترتیب دیکر ملا سکتے ہین کہ ایک کا بیان تمام کرکے دوسریکا بیان شروع کردین اور اپنی طرف سے کہین کہ اوسکے بعد یون ہی ہوا تہا پس ان مصنفونکی صداقت انکے اس اختلاف بیان سے ظاہر ہے کیونکہ تو اپنی باتون ہی سے راستکار گنا جائیگا اور اپنی باتون ہی سے گنہگار ٹہریگا متی ۱۲ باب ۳۷

منادی

قیاساً حضرت عیسیٰ کے آسمانپر جانے کا اگران انجیلون مین ذکر ہے تو وہ وقت ہوگا جسکا متی ۱۷ باب او ۲ مرقس ۹ باب ۲ و ۳ لوقا ۹ باب ۲۹ مین بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ کے چہرے کی رنگت تبدیل ہوگئی تہی چونکہ مسیح نے جب یہہ نصیحت کی کہ انمین سے جو یہان کہڑے ہین جب تک مجہے پہر آتے (یعنے قیامت کے دن آسمان سے آتے) دیکہہ نہ لین جیتے رہینگے انتہے متی ۱۶ باب ۲۸ مرقس ۹ باب لوقا ۹ باب ۲۷ — اوراس نصیحت کے چہہ دن بعد متی اور مرقس کے مطابق اور تخمیناً آٹہہ روز بعد لوقا ۹ باب ۲۸ کے مطابق حضرت عیسیٰ کا چہرہ بدل گیا تہا دیکہو متی ۱۷ باب ۱ اور مرقس ۹ باب ۲ اور دوسرا وہ وقت کہ دو شاگردون کو دوسری صورت مین مسیح کا نظر آنا مرقس ۱۶ باب ۱۲ مین لکہا ہے اور تیسرے

وہ کہ مریم مگدلینی نے مسیح کو دیکھ کر نہ پہچانا تھا بلکہ سمجھے کہ کوئی باغبان ہے یوحنا ۲۰
باب ۱۴ اور ۱۵ اگرچہ یہہ پہچھلے دو بیان مصلوبیکی بعد کے ہین مگر یہہ تینون بیان مسیح
کی اوس شبیہ بدل جانے سے اشارہ کرتے ہین جسکا عقیدہ سرنتہیے اور کارپوکراتے
وغیرہ قدیم عیسائی فرقے رکہتے تہے اور ان تینون بیانونکی پوری ترتیب کرنا ایساہی
ناممکن ہے جیسا کہ ان انجیلونکے ترتیب ناممکن ہے

اور اسکے لئے یہہ بات دانشمند کی سمجھنے کو کافی ہے کہ حضرت عیسیٰ بموجب عقیدہ
عیسائی صلیب پانیکے بعد جب جی اوٹہے تو انسانیت کے ساتہہ آسمان پر گئے
کیونکہ اگر بعد مصلوبیکے وہ انسانیت حضرت عیسےٰ مین باقی نہ رہے ہوتی تو پہر جی اوٹہنے
کا ثبوت کیا تہا اور اگر اوسے انسانیت سے آسمان پر نگئی ہوتے تو آسمان پر جانے
کی فضلیت کیا تہے یون تو جو شخص مرتاہے ہر ایک کی روح آسمان پر جاتی ہے مگر
فضیلت یہہ تہی کہ حضرت الیاسؑ اور حضرت ادریسؑ یعنے حنوک کیطرح انسانی
جسم کے ساتہہ آسمان پر حضرت عیسےٰ بہی اوٹہائے گئے تعلیم الایمان چہاپہ لدہیانہ
سنہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۵۵ مین ہے کہ مسیح اوسے وجود سے جو مردون مین سے اوٹہا
تہا آسمان پر چڑہ گیا چنانچہ یہی بات مسیح اور تہوما کی گفتگو سے بہی ثابت ہے لیتے
یوحنا ۲۰ باب ۲۷ لوقا ۲۴ باب ۳۹ — اور چونکہ حضرت عیسیٰ نے عیسائی عقیدہ
کے بموجب انسان کے گناہونکے فدیہ مین اپنی جان دی تہی افسیونکا ۵ باب ۲
تو جو چیز کہ فدیہ مین دی جاتی اوسے پہیرتا اور یہہ نہین لیتے ہین یا جو بیرہ قربان کیا
جاتا اوسے پہیر چراگاہ مین چرتا ہوا نہین پاتے پس حضرت عیسےٰ کو بہی صلیب پانے
کے بعد پہیر انسانیت کے ساتہہ جی اوٹہنا لازم نہ تہا تاکہ قربانی اور فدیہ مقبول
ہو اور خدا کیطرف سے عطائے توبہ لقا سے تو کا معاملہ نہ ٹہہر جائے اس سے
ظاہر ہے کہ قصہ صلیب کو حضرت عیسیٰ سے کچہہ علاقہ نہین

اور یہہ جو عیسائی کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ سے پیشتر جو قربانی گذرانی جاتی تھی وہ حضرت عیسیٰ کی قربان ہونیکا نمونہ اور نشان تہا اور اب کہ حضرت عیسےٰ آپ قربان ہوئے تو اوس بہیڑ بکری کی قربانی کی حاجت نہین رہی لیکن کیون حضرت عیسیٰ نے حضرت نوح کیوقت سے ہزارون برس تک آنے مین دیر کی کہ کرورون بہیڑ بکریون کے قربانی مین جان گئی اگر پیشتر سے تشریف لاتے تو اتنی حیوان کیون قربانی مین بیجان ہوتے   دوسرے یہہ کہ حضرت اسحاقؑ یا حضرت اسمٰعیلؑ کی جگہہ تو خدا نے برہ قربان ہونیکے لیئے بہیجا پیدائش ۲۲ باب ۱۳ اور بڑہ کی جگہہ حضرت عیسیٰ کو قربان ہونے کے لیئے بہیجا یہہ عجیب بات ہے وہان انسانکے بدلے حیوان قربانی ہوا اور یہان حیوان کے بدلے انسان قربانی ہوا اور انسان بہی وہ کہ جو خدا تہا مگر وہان تو حضرت اسحاقؑ کی جان خدا کو بچانا منظور تہی اور یہان برہ کی جان بچانا کیا ضرور تہا کیونکہ وہ تو یون ہی انسانکی خورش کے لیئے ذبح ہوا کرتے ہین پہر یہہ کہ قربانی کا برہ بالکل کہایا جاتا تہا (تعلیم الایمان مطبوعہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۱۹ سطر ۳) اور حضرت عیسےٰ تو جسم کے ساتہہ آسمان پر موجود ہین پہر وہ برہ کی قربانی مسیح کی مصلوبی کا نشان کیونکر ہوئی



کلیسا ۹

کہ جسمین چار پیشین گوئیان مرقومہ کتب مقدسہ اہل کتاب وغیرہ بحق حضرت نبی الاسلام
علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان وانطقہ اللسان وعلمہ البیان و
فضلہ بالعقل الممیز علی سائر الحیوان ثم الصلوۃ والسلام علی من بعث الی
الانس والجان وارسلہ بالحجۃ والبرہان وعلی آلہ واصحابہ الذین
اجتہدوا فی الدین واکملوا الایمان ورقوا ذوا مدارج
العرفان وعرجوا معارج الایقان قال اللہ تعالیٰ جل شانہ
فسأکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ والذین ہم بآیاتنا یؤمنون
الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم
فی التوریۃ والانجیل یأمرہم بالمعروف وینہاہم عن المنکر
(سورہ اعراف آیت ۱۵۶ رکوع ۱۹) پس وہ (یعنے اپنی رحمت) لکھدونگا
اونکو جو پرہیزگار ہین اور دیتے ہین زکوۃ اور ہماری آیتونکا یقین کرتے ہین وہ تابع
ہوتے ہین اس رسول اس اُمّی نبی کے جسکو اونکے لکہا ہوا اپنے پاس توریت و
انجیل ہین وہ اونکو حکم دیگا نیک کام کیواسطے اور منع کریگا برائی سے از شہادت قرآنی
چہاپہ لکہنو مطبع منشی نولکشور سنہ ۱۲۶ء صفحہ ۱۸ فصل ۱۷ مسلم ابوذر انکم ستفتحون
ارضا یذکر فیہا القیراط وتروی ستفتحون مصر وہی ارض یسمی فیہا القیراط
یعنے مسلم مین ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کروگے
اوس زمینکو جس ہین قیراط کا رواج ہے اور ایک روایت مین یون ہے کہ فتح کروگے

ملک مصر کو اور وہ زمین ہے جس مین قیراط کا نام مشہور ہے (از مشارق الانوار حدیث ۴۹۵)

عیسائی اور یہودی ہمیشہ یون سورج پر خاک ڈالا کرتے ہین کہ حضرت نبی اسلام یعنے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر اور دین سلام کی بابت کوئی پیشین گوئی توریت وانجیل مین نہین ہے اگرچہ متقدمین اسلام نے بہت سی پیشین گوئیان اسلام کی بابت توریت وانجیل سے بیان کی ہین اب مین بہی ایک ایسی پیشین گوئی کتاب یسعیاہ سے کہ جو عیسائیو نمین وفور اعتبار اور عظمت کے سبب پانچوین انجیل کہلاتی ہے اور حضرت یسعیاہ بمحاورہ اہل یہود انبیار کلا نمین سے سمجھے جاتے ہین (دیکہو کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگہہ پادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ء صفحہ ۴۸ سوال ۱۸۲ — اور صفحہ ۹۱ سوال ۲۳۲) لکہون کہ جسے سنتے ہی کان پکار اوٹہین کہ ہان یونہین ہے اور اسکے بعد اور کچہ حاجت نہین

پیشین گوئی ۱

یسعیاہ ۱۹ باب ۱۹ — ۲۳ مین لکہا ہے اوس روز مصر کی ملکت کے بیچو بیچ خداوند کا ایک مذبح اور اوسکی سرحد مین خداوند کا ایک ستون ہوگا اور یہہ مصر کی زمین مین رب الافواج کا ایک نشان اور ایک گواہ ہوگا کہ وے ستمگرون کے ظلم سے خداوند کو پکارینگے اور وہ اونکے لئے ایک شفیع اور ایک نجات دینے والا بہیجیگا اور وہی اونہین نجات دیگا اوسدن خداوند مصر مین جانا جائیگا اور مصری خداوند کو پہچانینگے اور ذبیحہ اور ہدیہ گذرانینگے ہان وے خداوند کی نذرین مانگینگے اور ادا کرینگے اور خداوند مصر کو ماریگا ہی ماریگا اور وہی چنگا کریگا اور وے خداوند کیطرف رجوع لاوینگے اور وہ اونکی دعا سنیگا اور اونہین صحت بخشیگا اوس روز مصر سے اسور تک ایک شاہراہ ہوگی اور اسوری مصر مین آوینگے اور مصری اسور کو جاوینگے اور مصری اسوریونکے

ساتھ ملکے عبادت کرینگے انتہےٰ یہہ پیشین گوئی حضرت یسعیاہ نبی نے مسیحی حساب کے
مطابق حضرت عیسیٰ سے سات سو چودہ برس پیشتر الہام الہی سے کی تہی اوسوقت مین
اہل مصر کی خاص دو حالتین تہین ایک تو یہہ کہ وے سب بت پرست تہے اور
دوسرے یہہ کہ اسور اور مصر کے بادشاہون مین ہمیشہ مخالفت اور لڑائی رہا کرتی تہی
اس پیشین گوئی مین خدا فرماتا ہے کہ وے بت پرستی کو چہوڑ کر خدا کیطرف رجوع لاوینگے
اور خدا کے نام کی قربانی گذرانینگے اور خدا اونکے لیے ایک شفیع بہیجیگا
اور خدا مصر کوماریگا اور پہر چنگا بہی کریگا اور مصر اور اسور مین موافقت ہوجائیگی اور
مصری اور اسوری ساتہہ ملکر عبادت کرینگے انتہےٰ

اسکا صاحب انگریزی مفسر نے یسعیاہ ۱۹ باب کی ۲۳ وغیرہ آیتون کی تفسیر مین
لکہا ہے کہ مدت تک اسوری مصریون سے لڑتے رہے لیکن یہان پیشین گوئی
ہے کہ یہہ آپسمین ملجاینگے اور اسرائیلیون کے ساتہہ خداوند کی عبادت کرینگے اور
یون بنی اسرائیل ان دونون قومونکے لیے بسبب اظہار راہ نجات نعمت ہونگے
اور خداوند انہین مبارک کریگا اور اونپر یون عنایت کریگا گویا کہ یہہ اونکے لوگ اور
اوسکے ہات کی صنعتین ہین جو تقدیس مین تازہ مخلوق ہوئین جسطرح کہ وہ بنی اسرائیل
کیساتہہ جو اوسکے ارث ہین کرتا رہا تو تہہ صاحب فرماتے ہین کہ ہات کی صنعت
ہمیشہ اس پیغمبر کے محاورہ مین وہ لوگ مراد ہین جو خدا سے عہد کر چکے اور اوسکی
جماعت مین شریک ہین مین سمجہتا ہون کہ یہہ پیشین گوئی اور شاید اس عجیب پیشین گوئی
کے بعض جزو پوری ہونا باقی ہین ان مذہب عیسائی کچہہ دنون تک اون
ملکون مین پہیلا تو ضرور رہا لیکن ابتک یہہ سامان جنکا یہہ ثبوت انتظار کراتی ہے
نہین ہوئے انتہےٰ

پادری فانڈر نے میزان الحق چہاپہ آگرہ سنہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۲۲۸ و مطبوعہ لدیانہ سنہ ۱۸۶۲ء صفحہ

۹۶ ۲ مین لکہا ہے کہ ۱۴ھ ہجری حضرت عمرؓ کے عہد خلافت مین سعد ابن ابی وقاص
نے ایران اور اسی عہد مین خالد اور معاویہ نے شام کا ملک اور عمرو ابن العاص
نے مصر کو فتح کیا تہا انتہے پس یکہزار اور دو سو برس سے زیادہ عرصہ گذرا کہ یہہ
پیشین گوئی پوری ہوئی چنانچہ سیر الاسلام صفحہ ۴۴ و ۴۵ مین لکہا ہے کہ ۲۳ ہزار
مسلمان جنگ اسکندریہ مین شہید ہوئے (۶۳۸ء مین) عمرو نے خلیفہ کو لکہا
کہ بڑا شہر مغربی میرے قبضہ مین آگیا ممکن نہین کہ مین اسکی دولت اور خوبی کا
بیان کرون اور اتنا لکہنا کافی ہے کہ اس مین چار ہزار محل اور چار ہزار حمام اور
چار ہزار تماشہ گاہ اور بارہ ہزار دوکانین کنجڑون کی اور چالیس ہزار یہودی باجگذار
ہین اس شہر کو صلح یا شرط سے نہین لیا بلکہ ہتیار کے زور سے اسپر قابض ہوئے اور
مسلمان چاہتے ہین کہ وہ اپنے اس فتح سے نفع اوٹہاوین — حضرت عمرؓ نے لکہہ
بہیجا کہ رعیت کے مال کو ہاتہہ نہ لگاوین اور خزانہ بادشاہی کو واسطے تعلیم کرنے توحید و نیت
خدا اور پیغامون رسول کے رہنے دین انتہے الغرض کوئی مسلمان اور عیسائی
اور یہودی بلکہ بت پرست بہی اس سے انکار نہین کرسکتا کہ مصر مین خدا پرستی جاری
ہے اور مصری اور اسوریون کا ایک ہی دین اسلام اور اونمین ایکہی خدا کی پرستش
ہوتی ہے اور مصری اسوریونکے ساتہہ اور اسوری مصریون کیساتہہ گہرون اور مسجدون
مین ملکے عبادت کرتے یعنے نماز جماعت ادا کرتے ہین اور اون دونون مین کسیطرح کا
خطرہ مخالفت وجدال باقی نہین رہا اور مصر سے اسور تک ایک شاہراہ ہوگئی کہ
وہ دونون آپس مین موافقت اور رسم وراہ رکہتے ہین اب کون کہہ سکتا ہے کہ اس
پیشین گوئی کے پورے ہونے مین کوئی بات باقی رہگئی جو کہ سوا دین اسلام کے
اور کسی دین کے مصر و اسور مین جاری ہونے سے مراد ہے پہر یہہ کہ وے ستم
گرون کے ظلم سے خداوند کو پکارینگے انتہے سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۴۵ مین

لکھا ہے کہ اہل مصر یا نصارا سے کو پٹ مسلمانونکے آنیسے خوش ہوئے انہون نے
(یعنے مصریون نے) بسبب اصول اور قواعد اپنے مذہب کے شہنشاہون
استنبول کے ہات سے بہت ایذا اوٹہائی تہی اور اسلئے اونہین تبدیلی حکومت کی
توقع سے خوشی حاصل ہوئے اسیئے اسکے لئے ایک اور خاص دلیل یہہ ہے کہ
مصر مین قربانی خدا کے نام کی گذرانی جاتی ہے جیسا کہ پیشین گوئی مین لکہا ہے
کہ ذبیحے اور ہدیٔ گذرانینگے اسئیے اور یہہ خاص نشان دین اسلام کا ہے کیونکہ یہودی
سوای ہیکل یروسلم کے اور کہین قربانی نہین گذرانتے تہے اور وہ چہہ سو برس پیشتر
آغاز اسلام سے بالکل برباد ہوگئی اور اسکے بنا پر اسلامی مسجد تیار ہوئی اور
عیسائیونمین باوجود عقیدہ مصلوبی مسیح قربانی گذراننا ناجایز ہے اب قریب تیرہ سو
برس سے جو مصر مین اہل اسلام قربانی گذرانتے ہین منجملہ اور بہت علامتون کے کہ
مذہب حق مین ہوتی ہین ایک یہی علامت مذہب حق ہونیکی اسلام کی بابت تمام
عالم مین آفتاب کیطرح روشن ہے کہ مصری لوگ اسلام قبول کرکے اوسی خدا
کی جو ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کا خدا ہے مصر مین قربانی گذرانتے
ہین اور چونکہ اونیسوین آیت مین ذبح کا لفظ موجود ہے اس سے ذبیحہ (آیت ۲۱)
یا قربانیکے کوئی اور تاویل نہین ہوسکتی سوا جانور ذبح کرنے کے جیسا کہ مسلمانونمین
دستور ہے ایک اور پہچان یہی یاد رکہنا چاہئے کہ حضرت یسعیاہ الہام الہی سے
فرماتے ہین کہ اوسدن خداوند مصر مین جانا جائیگا اسئیے یہہ بات مصر مین اسلام
ہی کے سبب سے پائی گئی ورنہ یہودی اور عیسائی خدا پرستی کو تو مصر والے
آغاز اسلام سے پہلے ہی جانتے تہے چنانچہ ہزارون یہودی اور عیسائی مصر ہی
مین بستے تہے تو بھی نہ اون معزون ملکون والون نے خداوند کے لئے کبھی ذبیحے
گذرانے اور نہ اون دونو نکے آپسمین موافقت ہوئی مگر اس پیشین گوئی مین

اوسدن کا لفظ اوسدن سے پکار رہا ہے کہ اسلامی خدا پرستی سے اہل مصر واقف ہونگے یعنے جسدن اسلامی خدا پرستی مصر مین پہیلے گی وسدن خداوند مصر مین جانا جائیگا اور مصری خداوند کو پہچانینگے اور ذبیحے (یعنے قربانی) اور ہدیے گذرانینگے۔

پہر یہہ کہ خداوند مصر کو ماریگا وہی ماریگا اور وہی چنگا کریگا انتہے یہہ اہل مصر کا لشکر اسلام سے شکست کہانا اور مارا جانا مراد ہے چنانچہ سب اہل تواریخ جانتے ہین کہ ملک مصر صلح یا شرط سے نہین بلکہ تلوار کے زور سے تصرف اسلام مین آیا (دیکہو سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۴۵ء باب ۲ صفحہ ۴۵) اور وہی چنگا کریگا انتہے اس سے زیادہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لڑائی مین اہل مصر کا مغلوب ہونا اور پہر تسلط اسلام کے امن مین رہنا بیان ہوا ہے چونکہ یہودیون کو بار بار مصریون اور اسوریون نے آپ جا کر مغلوب کیا تہا چنانچہ سیسق اور انتیوکس وغیرہ کے حالات سے ظاہر ہے اور اس پیشین گوئی مین تو اہل مصر کے مغلوب ہونیکا ذکر ہے اور عیسائی لوگ دین کے واسطے لڑنا ہرگز جائز نہین سمجہتے پس اس پیشین گوئی مین سوا اہل اسلام کے اور کسیکا حصہ نہین ہے پہر یہہ کہ اونہین صحت بخشیگا مصریون نے بادشاہون تولومی کے وقت مین اور رومیون نے سلطنت مین ٹریجن قیصر کی بہت سعی کی کہ ایک نہر واسطے آمد و رفت اجناس کے دریاے نیل اور بحر قلزم کے بیچ مین تیار کرین لیکن یہہ امید اونکی نہ بر آئی حضرت عمرؓ کے حکم سے عمرو ابن العاص کے سپاہیون نے یہہ نہر اسی میل کی لنبی کہودی اور جاری اور محفوظ بہی رہی انتہے از سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۴۶ پس جو تمنا کہ مصریون کو ایک مدت سے تہی اور جو مرض کہ لا دوا ہو رہا تہا اسکے لئے یہہ نہر صحت بخش بلکہ چشمہ زندگی و آب حیات ہوگئی لیکن اگر اہل کتاب کو یقین ہو تو وہ مضمون جو اہل مصر کی قربانی و ہدیے

کیوقت ہر سال اوس مین ایک لڑکیکو پھینکنے کا دستور موقوف کرنے کیواسطے
حضرت عمرؓ سے ظہور مین آیا اہل مصر کے لئے بڑا نصیحت بخش ہے فیران بادشاہ مصر
سیاسٹرس کی گدی پر بیٹہا مگر جوکر اوسکی بات اور اوسکی ساتہہ تہی تو اوسکی شان و شوکت
کو نہ پہونچا ہیروڈوٹس صاحب کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ یہہ بادشاہ اپنی
بزرگونکی راہ پر نہ چلا چنانچہ ایکمرتبہ یہہ اتفاق ہوا کہ نیل کی طغیانی ستائیس فٹ
تک پہونچی اور اس بادشاہ نوجوان نے پانیکے جوش و خروش اور موجون کے
زور شور پر نا خوش ہو کر دریا کے تیر مارا اور اپنے گمان فاسد مین اوسکو (یعنے دریا کو)
گستاخی کی سزا دی اگر یہہ بات سچ ہے تو اوسنے وہین یہہ سزا پائی کہ اوسکی آنکہون
مین پانی اتر آیا اور جو کچہہ کیا تہا وہ اوسکے آگے آگیا انتہے از قدیم تاریخ مصر مؤلفہ
رولن صاحب ترجمہ سین ٹیفک سوسیٹی مطبوعہ الہ آباد گورنمنٹ پریس ۱۸۶۴ء
صفحہ ۸۵ اب اس واقعہ کو حضرت عمرؓ کی اوس کرامت سے جو رود نیل کی
نسبت ابہی بیان ہو چکی مقابلہ کرنا چاہئے اس مقام پر ایک بڑا اشارہ سمجہنے کے
لائق یہہ ہے کہ اللہ رب العالمین نے ایک ساتہہ مصر اور اسور کی بابت یہہ
پیشین گوئی فرمائی یعنے ضرور ہوا کہ ایکہی ساتہہ ان دونون ملکونکی یہہ سب حالتین
بدل جائین حالانکہ اوسوقت مین جب یہہ پیشین گوئی ہوئی اون دونو ملکونکی بادشاہتین
جدا جدا تہین جسطرح بت پرستی کے عقاید اور دستور اون دونون مین جدا جدا تہے
اور ایکہی دفعہ ان دونون ملک والون کی یہہ سب حالتین بدل جانا ایسا
امر عظیم بلکہ یا ناممکن تہا کہ کسی انسان کی کو کیا بلکہ فرشتہ کے بہی خیال مین نہ آسکے لیکن
قادر مطلق خدا نے یہہ پیشین گوئی فرمائی وہی سب کچہہ کر بہی سکتا تہا چنانچہ پادری
فانڈر صاحب کے قول سے مین لکہہ چکا ہون کہ قریب ہی زمانہ مین خالد اور
معاویہ نے شام اور عمرو ابن العاص نے مصر خلافت حضرت عمرؓ مین فتح کیا اور
تبہی سے یہہ دونون ملک دار الاسلام اور ایک ہی سلطنت سے متعلق ہوگئے
کہ پہر کسیطرح کی جنگ و جدل کا موقع ہی نرہا اور کشف الآثار مطبوعہ ۱۸۴۶ء صفحہ

کلیسیا ۹

۱۳۱۸ مین لکہا ہے کہ مصر سنہ ۲۰ ہجری مین لشکر اسلام نے فتح کیا اتہے پس ہر
شخص اس پیشین گوئی کی آیتون کو پڑہ کر فوراً یہہ کہدیگا کہ یہہ پیشین گوئی مصر اور
اسور مین دین اسلام کے جاری ہونے سے پوری ہو چکی اور اسکے پورے ہونے
سے یہہ بات ثابت ہے کہ دین اسلام ہی سچا دین ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم مصریون کی بہی شفیع ہین جیسے اپنی ساری امت کے شفیع ہین
اگرچہ یہود و نصارا اس بات مین اپنے دلکو سخت کرلین مگر اس سے خدا کے بندوبست
مین کچہہ نقصان واقع نہین ہوتا اور یہہ سخت دلی بہی کچہہ تعجب کی بات نہین ہے
کیونکہ توریت مین ہے جہان جہان مسیح کی خبر عیسائی علما بتاتے ہین یہودی
ابتک اوسے اپنے طور پر ثابت ہونے نہین دیتے اور کسی اور مسیح کے جسے اہل اسلام
مسیح الدجال کہتے ہین منتظر ہین اسیطرح عیسائی بہی حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم کی
خبر توریت و انجیل سے ثابت ہونے نہین دیتے لگے فلاسفہ بہی انبیا علیہم السلام
کی باتونکو اپنے نزدیک بے اصل سمجہتے تہے مگر خدا کے حضور نہ حکمت چلتی ہے
نہ زبان درازی کام آتی ہے کہان حکیم کہان فقیہ کہان اس جہان کا بحث کرنے
والا کیا خدا نے اس دنیا کی حکمت کو بیوقوفی نہین ٹہرایا اول قرنتیونکا ا باب ۲۰
واضح ہو کہ مصر جسکے پایہ تخت کا نام القاہرہ او مصر ہی کہتے ہین مزرایم یا مصر نامی
حام کا بیٹا اوسکا بانی تہا وہ ملک افریقہ کے برّ اعظم کے پورب اور اتر کے کونے
مین ایک لمبی وادی کے درمیان جسکے بیچ دریائے نیل بہتا ہے واقع ہے از
طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ مرزاپور باہتمام پادری ایم اے شیرنگ صاحب سنہ ۱۸۶۵ء
ناتہہ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی کیطرف سے صفحہ ۹
اسور جسکا دار السلطنت شہر نینوی تہا جہان کا بادشاہ سلم نصر (یا سلمن آور) بنی اسرائیل
کے دس فرقونکو مغلوب اور اسیر کرکے لیگیا اور اونہین مادے کی بستیون مین
بسایا یہہ دار السلطنت دجلہ ندی کے کنارے پر تہا از طلوع آفتاب صداقت
مطبوعہ سنہ ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۶ و ۲۰ — اسکے ایک بادشاہ نے شہر دمشق کو ضبط کرلیا تہا

دوسرا اسرائیلی ملک کو لیتے مین اوکراوسکے باشندہ بمحوسات سوا کیسں۷۲۱ برس قبل مسیح سے آگے اسیری مین لیگیا تہا تیسرے نے ملک یہوداکے دارالسلطنت یروسلم پر حملہ کیا سنہ ۱۸۵۴ع مین ایک مورخ توسیلین نامی نے جو اوس اطراف مین رہتا تہا بیان کیا ہے کہ شہر نینوی بالکل برباد ہوگیا ہے اوسکا کوئی پتا باقی نہین رہا کوئی نہین بتلاسکتا کہ اسکا مقام کہان ہے از طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۴ حضرت یونس اسی دارالسلطنت مین خدا کیطرف سے بہیجے گئے تہے اس شہر والون نے توبہ کی اور اوسکے سو برس بعد یہہ شہر غضب الہی سے زمین کے اندر دہس گیا اس سبب سے اوسکے ویرانی کا کچہہ نشان باقی نرہا از سوال وجواب ترجمہ پادری یونس سنگہہ وپادری والش صاحب چہاپہ الہ آباد ۱۸۵۷ع صفحہ ۳ ۔ و ۴ ے یہہ دارالسلطنت اسور یعنے شہر نینوہ کنارہ مشرق دجلہ کے شہر موصل کے مقابل مین آباد تہا وہان کے رہنے والے اپنی ہجرت کے زمانہ سے یہی نام اوس مقام کا بتاتے ہین اسی جگہہ پر رومی بادشاہ ہرقل کے لشکر اور خسرو پرویز سے قتال ہوا تہا اور گبون مورخ لکہتا ہے کہ رومی لشکر دلیرانہ رود ازس سے دجلہ تک چلا آیا اور خسرو پرویز کی فوجکا سپہ سالار ہراس کے ساتہہ اونکا تعاقب کرتا رہا جب تک کہ اوسنے اپنے بادشاہ خسرو سے حکم قطعی نہ پایا کہ البتہ یکبارگی لڑائی کو تمام کرنا چاہیے اور کنار مشرق پر دجلہ کے شہر موصل کے مقابل قدیم زمانہ مین نینوی آباد تہا لیکن مدت سے یہہ شہر (نینوی) اور کہنڈر اوسکے ناپدید ہوگئے پس یہہ خالی مقام عرصۂ قتال دونون لشکرون کا ہوا انتہے از کشف الاثار فی قصص انبیا بنی اسرائیل چہاپہ اوبرنبرغ سنہ ۱۸۴۶ع اصل زبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر کیت قسیس انگلی سے پادری مریک صاحب نے فارسی مین ترجمہ کیا صفحہ ۹۵۔ ۹۸ پس یہہ نینوی شہر ملک اسور کا دارالسلطنت تہا دیکہو مقدس کیاب کا احوال چہاپہ لندن ۱۸۵۲ع باب ۷ ۴ صفحہ ۱۱۳۔

اور ۲ سلاطین ۱۹ باب جیسا کہ صفنیاہ ۲ باب ۱۳ امین ہے وہ اُتر پر اپنا ہاتھ چلاویگا اور اسور کو خراب کریگا اور نینوہ کو ویران اور جنگل کی مانند خشک کر دے گا انتہے بعضے لوگ خیال کرتے ہین کہ نینوہ وہ مقام ہے جسے اب کربلا معلے مقتل امام حسین علیہ السلام کہتے ہین کیونکہ کربلا کا ایک نام نینوی بہی ہے چنانچہ یہہ بات ریچ صاحب کے بیان سے بہی جو ایک مدت تک بغداد شریف مین سرکار انگریزی کیطرف سے ایلچی رہے کچہہ ثابت ہوتی ہے دیکہو کشف الاثار صفحہ ۹۸ وہ دار السلطنت خسف ہو گیا تہا اور وہ ملک سلطنت شام کا ایک ضلع ہو گیا چنانچہ ابتک ہے یہہ بہی معلوم کرنا چاہئے کہ اسوریون کے بت اور تہے یعنے نسروک اسوریون کا معبود تہا ۲ سلاطین ۱۹ باب ۳۷ اور مصریون کے بت اور تہے یعنے ونس وغیرہ دیکہو کیفیت نامہ ترجمہ پادری اسٹرن صاحب مطبوعہ الہ اباد ۱۸۶۱ع از رتہہ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی کے ۱ صفحہ ۳۳۳ جہان لکہا ہے کہ یہہ عبادت ملک مصر سے اجرا ہوئی تہا ان اور فونیکی ملک تک پہلی اور رفتہ رفتہ استارات کی عبادت مین ایسی شامل ہو گئے کہ جہان استارات کا ذکر ہے وہان بیسرت (جسے رومی ونیس یا ونس کہتے تہے کیفیت نامہ صفحہ ۲۳۳ سطر ۱۳) کی عبادت سے بہی مطلب ہے انتہے مگر اب تو وہان دونون ملکون مین اسلام جاری ہے

رومن تواریخ کلیسیا حصہ ۲ صفحہ ۵۵ مین مصری عیسائیونکا حال اسطرح لکہا ہے کہ اس شہر کے مسیحیونکی خبر ایک رومی مورخ ووپسکس نامی کی کتاب مین ملتی ہے اور اسنے قریب ۳۰۰ع مین روم کی تواریخ لکہی اور اوس مین ایک خط جو ادرین شہنشاہ نے ۱۳۴ع مین سکندریہ کے سیر کرکے لکہا مندرج کیا خط مذکور مین یہہ عبارت ہے کہ مین اہل مصر کو ہر اطراف مین دیکہا سکو سبک مزاج اور متلون پایا سراپس (نام معبود مصرت) پرست مسیحی ہین اور وہ جو آپکو مسیحی اسقوف ظاہر کرتے ہین سراپس کو مانتے ہین انتہے

حزقیل ۳۰ باب ۱۳ مین مصر کی بابت یہہ پیشین گوئی ہے خداوند یہوواہ یون فرماتا ہے کہ مین بتونکو بہی توڑ ڈالونگا اور نوف مین سے مورتونکو مٹا ڈالونگا اور آگے کو مصر کی زمین کا کوئی بادشاہ نہوگا اور مصر کی زمین مین ایک دہشت رکہونگا انتہے یہہ پیشین گوئی پانسو تہتر برس پیشتر مسیح سے حزقیل نبی نے فرمائی تہے تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لدہیانہ باہتمام پادری رڈولف صاحب ۱۸۶۹ ع جسے پہلے ڈاکٹر جان کڈول صاحب نے زبان انگریزی مین لکہا اور ۱۸۴۰ ع مین مطبوع ہوئی تہی اوسکے صفحہ ۳۲ مین لکہا ہے کہ پیشتر ملک مصر بہت ہی وسیع اور آباد تہا ۔ اٹھارہ ہزار بڑے بڑے شہر اس سے متعلق تہے ۔ اسکی عین آبادی کی حالت مین حزقیل نبی نے یہہ نبوت کی تہی سر اسین (یعنے عرب) اور اونکے بعد مملوکس (یعنے ملوک) مصر کے حاکم ہوئے اور آخر کو ترک لوگ اوسپر قابض ہوگئے اور آجتک وے اونہین کے ماتحت ہین ۔ اگرچہ یہہ نبوت دو ہزار برس پیشتر کی گئی تو بہی ٹہیک ٹہیک پوری ہوئی انتہے اس پیشین گوئی مین خدا فرماتا ہے کہ مین بتونکو توڑ ڈالونگا پس یہہ بت پرستی مصر کی وہان دین اسلام کے رایج ہونے سے موقوف ہوگئی اور مسلمانون کے ہاتہ سے خدا نے اونکے بتونکو توڑ دیا اور یہہ کہ آگے کو کوئی مصر کی زمین کا بادشاہ نہوگا انتہے سو یہہ بہی ظاہر ہے کہ وہ سلطنت روم یعنے استنبول کے ماتحت بلکہ اوس سلطنت کا ایک صوبہ ہے جیسا کہ مترجم تعلیم الایمان کے قول سے ثابت ہے کاش کہ اہل مصر اس پیشین گوئی پر غور کرکے اپنی حالت پر قناعت کرتے تو کبہی سلطان ترک کی فرمان برداری سے اونکا ہی سیر نہوتا اور ہمیشہ بے خطرہ رہتے +

لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فریزر ٹیلر نوان چہاپا تصحیح کی ہوئی اوکسفورڈ کے مدرسہ کے مدرس التواریخ ڈاکٹر اینڈ ورڈ ونیرس کی اور نئی اڈوکیشن کمیٹی کے حکم سے کلکتہ مین اردو ترجمہ ہوئس دکاستا اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس متعلقہ صوبجات بنگالہ وبہار و اڈویسہ جلد ۲ مطبوعہ مطبع چرچ مشن ۱۸۶۹ ع صفحہ ۱۰۰ میر کہا ہے

قولہ یہودیون کی امید اس بات کی کہ ایک مسیح آنیوالا تہا اور مسیحیونکا اعتقاد بسبب وعدۂ ربانی کے کہ ایک تسکین دینے والا (پاراقلت یا فارقلیط) آئیگا ان مضمون باتون سے محمد صلعم نے فایدہ اوٹہایا اور کہا کہ وہ میری شخص تہا جو کہ سارے عالم کو آرام و شادمانی بہم پہونچاوے ماسوا اسکے عربون کا بہی ایک قول ایسا رایج تہا جو کہ اس بات کی اعانت کرے کیونکہ اون مین مشہور تہا کہ ایسا شخص قبیلہ قریش سے ظاہر ہوگا اور اوسے قوم سے خصوص محمد صلعم نکلا تہا تمت کلامہ بعینہ نقل کا الاصل

قدیم رومیون کے ایک نسخہ کتاب مین جو سبی لیئون کہلاتا ہے یہہ پیش خبری لکہی ہے کہ جسوقت مین رومیون اور مصریونکی سلطنت ٹلجائیگی اوسیوقت اونکے درمیان ایک نہایت زبردست بادشاہ ظاہر ہوگا جو کامل دیندار اور راستباز ہوگا اور ہمیشہ تک سب ملکوں پر حکومت اور سلطنت کریگا فقط

قدیم الیمانیونکی کتاب مین جو اوّدا کہلاتی ہے لکہا ہے کہ ایک نہایت خوب صورت اور عزت دار جوانمرد اگر دیوتاؤن کے راج کو نیست کریگا اور ایک دین اور ایک سچائی کی حکومت زمین پر قایم کریگا فقط

چونکہ حضرت عیسٰے نے رفیقون کی قلت کے سبب سے فرمایا کہ میرے بادشاہت اس جہان کی نہین ہے یوحنا ۱۸ باب ۳۶ — اور پہر یہہ کہ چڑیون کو بسیرے اور لومڑیونکو ماندین ہین پر ابن آدم (یعنے مسیح) کو زمین پر سر رکہنے کی جگہہ نہین ہے متی ۸ باب ۲۰ اور رومیونمین تو ایک نہایت زبردست بادشاہ کی خبر ہے جبکہ مصر اور روم کی سلطنت ٹلجائیگی سو ظہور اسلام کے سبب ایسا ہی ہوا جو کہ روم یعنے قسطنطنیہ اور مصر کی سلطنت کے ٹلجانے سے علاقہ رکہتا تہا واضح ہو کہ حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بقول پادری فانڈر قریب ساتہی برس بعد مصر مین حکومت اسلام قایم ہوئی یعنے سنہ ۲۱ ہجری مین اور اسی سال مین روم کی سلطنت سے بہی اکثر ملک حکومت

اسلام مین شامل ہوئے بلکہ اس سے پیشتر رومیون نے اوسی سال جس سال مین
کہ حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم نے وفات پائی بصرہ اور دمشق وغیرہ کے میدانون مین
فوج اسلام سی شکست کہائی اور یہہ سب ملک جو ان دنون روم کی سلطنت کے بڑے
صوبے تہے تصرف اسلام مین آئے یعنے وفات حضرت نبی آخر الزمان صلعم منجم
جون سنہ ۶۳۲ع مین فتح بصرہ اوسی سال یعنے سنہ ۶۳۲ع مین فتح دمشق میدان اجنادین
کے لڑائی مین اوسی سال یعنے ماہ جولای سنہ ۶۳۲ع مین اور دوسری فتح سنہ ۶۳۴ع مین
اور فتح ایمس و بعلبک سنہ ۶۳۵ع مین فتح بیت المقدس سنہ ۶۳۷ع مین فتح حلب سنہ ۶۳۸ع مین
فتح انتی اوک (یعنے انطاکیہ) بہی سنہ ۶۳۸ع مین فتح مصر بہی اسی سال یعنے ماہ جون سنہ ۶۳۸ع
مین (از سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۲۵ — ۴۵) لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۴ مین ہے کہ چند
سال کے عرصہ مین اوسنے (یعنے حضرت صلعم نے) سارا ملک عرب کا مطیع کرلیا اور پہر
ملک سوریا چہوڑکر روم کے کئی شہرونکو اپنے اطاعت مین لایا تہے

اب رہا یہہ اختلاف کہ پادری فانڈر کے قول سے قریب سات برس بعد وفات
حضرت نبی اسلام صلعم کے مصر اور شام سنہ ۲۱ ہجری مین فتح ہوئی اور سیر الاسلام
کے بموجب حضرت صلعم کی وفات کے چہہ برس بعد اور قریب چہہ برس بعد پہلے فتح
دمشق کے مصر فتح ہوا یہہ اختلاف کچہہ بڑا نہین ہے دستور ہے کہ ہر مہم مین اس کی
کامل سرہونے تک کچہہ عرصہ گذرتا ہے اور بعد فتح دار الریاست کے دیکہئے تو اوسکے
جو ملک ہوتے ہین اونمین تسلط ہونے تک ہی کچہہ عرصہ گذرتا ہے چنانچہ ملک مصر
مین چودہ مہینے تک لشکر اسلام نے صرف اسکندریہ کا محاصرہ کیا تہا اور ایران پر پہلے
سنہ ۶۳۲ع مین لشکر اسلام نے شکست پائی تہی مگر تمامی فتح ایران کی بقول پادری فانڈر
سنہ ۲۱ ہجری اور بقول سنہ ۶۳۸ع مین ہوئی دیکہو سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۴۴
و ۴۵ پس سنہ ۶۳۲ع شام کی پہلی فتح اور سنہ ۶۳۸ع مین مصر کی پہلی فتح ہوئے

تہی اس حساب سے ان دونون ملکونکے آغاز فتح کے سنہ ۶۳۲ع کہ یہی سال وفات رسول اللہ صلعم کا ہی ہے اور پچہلی فتح سنہ ۶۳۸ع مین ہوئی اسکے سوا پادری فانڈر نے سنہ ہجری لکہے ہین اور مہینے کا نام نہین لکہا پس ممکن ہے کہ شروع سنہ ۱۲ ہجری ہو اور سال قمری یعنے ہجری اور سال شمسی یعنے عیسوی مین بہی جو تفاوت ہوتا ہے اسے سب جانتے ہین اس حساب سے فتح شام اور مصر اور سال وفات رسول اللہ صلعم کے زمانہ مین کچہہ تفاوت واجبی نہین ہے اور آدمیونکے درمیان ظاہر ہونے سے مراد یہہ ہے کہ اوسی زمانہ مین دنیا کی قومین حضرت نبی آخر الزمان صلعم سے خوب واقف ہوئیین اسکے سوا سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۱۴۱ - ۳۴۴ لکہا ہے کہ فتح انٹی اوک سنہ ۶۳۸ع مین ہوئی یہہ پہلی بار تہی کہ فوج روم کی ہات سے مسلمانون کے قتل ہوئے ایک وبا آئی اور اسکے باعث سے بہت سے مسلمان بہ نسبت تلوار دشمن یا عیاشی انٹی اوک کے ہلاک ہوئے - اس سال پچیس ہزار آدمی موے اور اہل عرب اٹہارہوین برس ہجری کو ساتہہ بڑے غم کے یاد کرتے ہین تمت کلامہ اس سے ظاہر ہے کہ سنہ ۲۰ ہجری مین مصر فتح ہوا کیونکہ یہی سال یعنے سنہ ۶۴۰ع مصر کے فتح کامل کا بہی ہے پادری فانڈر نے معلوم نہین کس سبب سے سنہ ۱۲ ہجری لکہے اور اس حساب سے وفات حضرت صلعم سے شام کے کامل فتح تک صرف پانچ برس کا عرصہ ہوتا ہے اور چونکہ حضرت یسعیاہ کی پیشین گوئی مصر اور اسور کی بابت تہی پس روم کی سلطنت مین سے انہین ملکون کے ملجانے اور وہان دین اسلام جاری ہونے سے اس روحی کتاب بیلی بنون اور کتاب یسعیاہ کا مطلب پورا حاصل ہوتا ہے اور یہی روم اور مصر کا ملجانا ہے اور آخر وہ تمام سلطنت روم معہ تختگاہ کے تصرف اسلام مین درآیا اور مصر بہی معہ اسور وغیرہ اوس مین شامل رہا چنانچہ ابتک ہے

اور الیانیوشین جو اسکی خبر ہے کہ ایک خوبصورت اور عزت وار جوانمرد آکر بت پرستی کو

نیست کریگا الخ سو خوبصورتی اور شرافت حضرت صلعم کی تو مثل آفتاب روشن ہے
کتاب سیر الاسلام صفحہ ۲۲ مین لکہا ہے کہ موخین تاریخ عربستان کی کہتے ہین کہ حضرت
صلعم بہت حسین و شکیل تہے انتہے اور انسائیکلوپیڈیا جو کہ نہایت متعصب ہے گواہی
دیتا ہے کہ حضرت صلعم حسین اور ذہین تہے (سیل کا مقدمہ صفحہ ۱۶) اور گبن صاحب
مورخ نے لکہا ہے کہ انحضرت صلعم حسن مین شہرۂ آفاق تہے از کتاب جان ڈیون
پورٹ صاحب صفحہ ۱۷

اور شرافت کی بابت دیباچہ ردمن ترجمہ قران شریف صفحہ ۱۲ دفعہ ۲۲ مین جسپر علماء
عیسائی نے اپنے طور کا حاشیہ اور دیباچہ لکہا اور ۱۸۴۴ء مین الہ آباد مشن پریس مین
چہاپا لکہا ہے کہ محمد کا تولد درمیان اوس فرقے اور گہرانیکے جو اونمین شریف الشرفا
تہا یعنے قریش کے ہوا انتہے اسیطرح سیر الاسلام صفحہ ۵ و ۶ مین دیکہنا چاہئے تہا کہ
صفحہ ۵ مین یہہ فقرہ کہ عرب کی سب قومون سے قریش کی قوم بڑی عزت دار تہی انتہے
اور جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب صفحہ ۱ مین لکہا ہے کہ انحضرت ملک ایشیا کے
سب مین بڑے نامی و گرامی آدمی تہے انتہے

اور اسیطرح لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۲ سطر ۲ مین یہہ ہے اور حمایتہ الاسلام مطبوعہ
بریلی ۱۸۷۳ء صفحہ ۸ دفعہ ۱ مین جو ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ
لندن ۱۸۲۹ء کا ہے ڈاکٹر ویت کے قول سے لکہا ہے کہ محمد عرب کے ایک
نہایت معزز قوم اور نہایت عمدہ خاندان مین سے تہے ـ صورت مین شکیل اور اطوار
مین رسیلے اور بے تکلف تہے اور بلند حوصلگی وہ عنایت ہوئی جو طوفان مصیبت کو فرو
کر سکے اور غیر معقول تعلیم کے قبایح کے مقابلہ مین فروغ پائی غرضکہ آپ جامع اون
اوصاف کے تہے جو فی حد ذاتہا زیادہ عمدہ تہے انتہے

اور بت پرستی کے نیست ہونیکا مضمون ان عبارتون سے جو مین لکہتا ہون دریافت

۱ ہو جائیگا سیر الاسلام صفحہ ۱۵-۹ اوسمین لکہا ہے ساتوین برس ہجری کے آخر مین اپنے
وطن مکے اندر جناب رسالت مآب صلعم امور دینی اور دنیاوی کے سردار مقرر ہوئے ۔
اونہون نے بتونکو خانہ کعبہ کے توڑ ڈالا اور اس آلودگی سے اس مکان کو پاک کیا
یہہ حکم جاری ہوا کہ مکہ مین کوئی کافر نہ آوے اور نہ رہنے پاوے مگر دوسرے شہر ونمین
ملک حجاز کے جنمین شہر مکہ اور مدینہ واقع ہین آنے جانیکی رخصت ہوئی ۔ جناب
باوقار کو حالت ذلت کفار قریش پر رحم آیا یا اونکی شجاعت کالحاظ کیا اور مغلوب قریشیون
سے فرمایا کہ اس شخص سے جسکو تمنے بہت ایذا دی ہے اور ستایا کیا رحم کی توقع رکہتے
ہو اونہون نے عرض کیا کہ ہمین بہروسہ آپکی عالی ہمتی سے ہے رسول نے خدائے
رحیم کے جواب دیا کہ یہہ تمہارا اعتماد بہت صحیح ہے جاؤ ہمنے تمہین امن دیا اور آزاد کیا ۔
عرب کی اور قومون نے جو کہ ریگستان مین رہتے تہین تابعداری پیغمبر صلعم کی اختیار کی
از فرقہ ہوازن اور طائف کے رہنے والون نے جو کہ تمام عربستان مین ایک نہایت
زرخیز جگہہ ہے اور آب وہوا اس ضلع کی بہت اچہی ہے مقابلہ کیا اور اونکے جان
مال دونون برباد ہوئے اور بت اونکے توڑے گئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
دین پر ایمان لائے اور بعد اوسکے تمام ملک عرب مین ایک مذہب اور ایک سلطنت
ہوگئی رسول کریم نے بعد مقرر کرنے اپنی سلطنت کے مکہ اور مدینہ مین ارادہ کیا کہ
قرب وجوار کے بادشاہونکو مذہب حق سے اطلاع دین ۔ ایک شخص واسطے پہچانے
پیغام رسالت کے بصرہ کو بہیجا گیا اور شرحبیل نے اوسے کہ امیر قوم نصرانی اور
عرب کا اور ہرقلیس شاہ استنبول کا تابعدار تہا دمشق کے نزدیک پکڑ کر مار ڈالا ۔
اگرچہ یہہ ایذا بہت تہی مگر اسمین جنگی کمال تہی ۔ تین ہزار آدمی تیار ہوئے اور حضرت
نے اونہین فرمایا کہ تم خدا کی راہ مین خوب شجاعت سے لڑنا اور بیان خوبیون دنیا اور
آخرت اور انعام غازیون اور شہیدونکا بہت فصاحت سے کیا اور کہا کہ دشمن کے خزانیکے

ان حوالزین از میزان الحق مطبوعہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۹۹

سوا اور کسیکا مال رعیت مین سے نہ لوٹنا۔ میری مصیبتون اور تختیون کے عوض مین
خانہ نشین لوگونکو ایذا نہ دینا اور عورتون اور دودہ پیتے بچون اور بڈہونکو جو مرنے کے
قریب ہون نہ چہیڑنا۔ مکان اون لوگون کے جو مقابلہ نکرین توڑنا نہین اور وہ
چیزین جنکے وسیلے سے وہ اپنی اوقات بسر کرتے ہین تباہ نکرنا اور پہلوا سے درختونکو
تلف نکرنا اور کہجور کے درخت کو ہات نہ لگانا کیونکہ اہل شام کو اوسکے سایہ سے بہت آرام
ہے۔ جنوب مین دمشق کے بیچ قریہ موتی آ ضلع بلکا کے اہل اسلام کا لشکر روم اور شام
کی فوج سے مقابل ہوا۔ زید جو کہ غلامی سے آزاد کیا گیا تہا اور جعفر اور عبد اللہ بیچ
اہل اسلام کے سردار مقرر ہوئے اور انکو جناب رسالت مآب نے فرمایا کہ اگر تم مین
سے ایک مارا جاوے دوسرا اوسکی جگہ فوج کا سردار ہو اور یہ تینون سردار نامدار
اس لڑائی مین شہید ہوئے۔ گبن صاحب لکہتے ہین کہ زید بعد ظاہر کرنے کمال شجاعت
کے اول قطار مین شہید ہوئے۔ جعفر نے میدان شہادت مین بڑی مردانگی دکہلا کے
اور شجاعت کے نام کو روشن کیا جب انکا داہنا ہات کٹ گیا انہون نے علم کو بائین
ہات مین لیا اور جب وہ بہی تن سے جدا ہو گیا انہون نے اوسکو کٹے بازوؤن سے
پکڑا آخر کار پچاس زخم کاری کہا کر زمین پر گرے اور درجہ شہادت کا حاصل
کیا۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ اونکی جگہہ پر آ کہڑے ہوئے اور بولے آگے بڑہو ساتہ یقین
اور ایمان کے قدم آگے رکہو اور ہمارے لئے فتح یا بہشت ہے۔ وہ نیزہ سے ایک
رومی کے شہید ہوئے اور خالد رض نے جو کہ حال مین مسلمان ہوئے تہے جہنڈے کو گرنے
نہ دیا نو تلوارین انکے ہات مین ٹوٹین اور نصرانیونکو جو کہ مسلمانون سے بہت تہے آپ
نے شجاعت اور مردانگی سے ہٹا دیا۔ اسدن دشمنونکا غلبہ رہا اور دوسرے دن خالد
نے اپنے لشکر کو اس تدبیر سے لڑایا کہ فوج عدو کی سراسیمہ ہو گئی اور تفرقہ اونکی
جمعیت مین پڑ گیا۔ اہل اسلام کا لشکر فتحیاب ہوا اور مدینہ کو ساتہہ بڑی شوکت و

شان اور تہور سے مال غنیمت کے پہر آیا۔ خالد کی ہوشیاری اور چالاکی سے مذہب محمدی صلعم کی بہت ترقی ہوئی اور اسنے اپنی جانفشانی اور دلاوری سے لقب سیف اللہ کا حاصل کیا استنٹ اور رومن تواریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع جلد ۲ صفحہ ۱۶۲ سطر ۱۹ اور صفحہ ۱۶۳ مین لکہا ہے خلفاء اسلام تہوڑے برسونمین تمام ملک شام اور یہودیہ معہ یروسلم اور فارس اور عراق اور مصر اور کوچک ایشیا پر غالب آئے اونہون نے اپنے سب مخالفونکو تلوار سے قتل کیا گرجا گہرون اور شہرونکو تباہ کیا اور اونکے باشندون سے دین محمدی صلعم قبول کرایا اہل تواریخ لکہتے ہین کہ بعد وفات حضرت نبی علیہ السلام کے بارہ برس کے اندر عرب لوگ چہتیس ۳۶ ہزار شہرون اور قلعون پر قابض ہوئے اور مسیحیونکے چار ہزار گرجونکو ڈہا دیا شاید یہہ مبالغہ ہے لیکن اتنا تحقیق ہے کہ وے ٹڈیون کی فوج کی مانند فتح کرتے ہوئے پہیلتے گئے اور اونکے موافق ملکو نکا بہت نقصان کیا شمالی افریقہ کا تمام ساحل جسپر بہت مسیحی جماعتین مقیم ہتین اونکے قبضہ مین آیا اور انہون نے مسیحی دین کو اون اطراف سے یہانتک مٹا ڈالا کہ اوسکا نشان باقی نرہا صرف مصر مین کاپٹی (یعنے قبطی) اور فارس مین نیسطوریانی عیسای رہگئے اور اونکے سوا بعض اور مقامونمین عیسائیونکے چند چہوٹی جماعتین گروے سخت ظلم اوٹہا کے رفتہ رفتہ نہایت پست اور خراب حال ہوگئین

عربون نے اپنے خلیفون کے برگزیدہ کرنیکی بابت آپسمین جہگڑا کیا او تیس ۳۰ برس تک اس لڑائی مین دل و جان سے مشغول رہے جسکی باعث مسیحیون نے کچہہ کچہہ فرصت پائی ان قضیونکے سبب مسلمان لوگ شیعہ اور سنی نامی دو جدے فرقون مین تقسیم ہوگئے شیعہ لوگ جو خصوصاً ملک فارس مین رہتے ہین قران کے موافق چلتے ہین مگر سنی لوگ اگلے چار خلیفونکی روایت یا قول کو بہی مانتے ہین ۶۶۸ سنہ ع مین وے غیر ملکون پر پہر چہاپا مارنے لگے اور سات برس تک شہر قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا مگر اونکی فوج لڑائی کی سی زبردست

جنیریق یونانی اُگ نامی کے وسیلے سے ہتا ئیگی سنہ سات سو عیسوی کے بعد وے افریقہ کے شمالی ساحل کے تمام ملکوں پر قابض ہو کر اور یورپ کے حد بحر اٹلانٹک پاس پہنچکر آبنائے جبرالٹر کے پار ہو کر ملک سپین میں غول کے غول داخل ہوئے بلکہ اونکا یہہ ارادہ تہا کہ یورپ میں سے گذر کر خشکی کی راہ شہر قسطنطنیہ پر حملہ کرین اوس وقت ویسگوتہہ لوگونکا بادشاہ جو ملک اسپین کا حاکم تہا اونسے دیر تک بڑی خونریزی کی لڑای کرکے شکست آیا تب عربی لوگ بے روک ٹوک ملک اسپین میں سے گذر کر کوہ پری نیز کے پار ہوئے اور لینس اور نینس شہر و تمین پہونچے اور جیسے تین سو برس پیشتر اون لوگون نے طوفان کی مانند یورپ سے آکر یورپ کی کلیساؤنکو نیست ہونیکے خطرہ مین ڈالا تہا ویسے یہہ حملہ آور عربیون کی اس تیز بارہ کے باعث جو جنوب سے آئے وہ ہلاکت کے خوف مین پڑین فرانس اور الیمان کے سب لوگ تہر تہرا گئے اتہے

اب اگر کوئی کہے کہ کیا یہہ قدیم رومیون اور قدیم الیمانیونکی پیشین گوئیان سچ تہین تو اونکا دین بہی سچا ہوگا تو میری سمجہہ مین یہہ آتا ہے کہ اونہون نے یہہ بات قدیم خدا پرستون سے سُنی ہوگی اور اوسکے ظہور کا انتظار کرتے ہوئے اپنی معتبر کتابون مین درج کر رکہی ہین یا جیسے قدیم زمانہ مین خدا ہمارے باپ دادون یعنے ابراہیم اور اسحاق سے وعدہ کے ساتہہ ہمکلام ہوا اور اونکے باپ دادون سے بہی ایسیوقت مین وعید کے ساتہہ ہمکلام ہوا ہوگا اور اسکے لئے کچہہ خدا پرستی کی خصوصیت نہین ہے دیکہو بلعام ابن بعور اور اوسکے گدہے کا حال گنتی ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ باب اور ابلیس سے خدا کا باتین کرنا پیدایش ۳ باب ۱۴ و ۱۵ اور اسیطرح کرنیلیوس رومی سے اعمال ۱۰ باب ۱-۳- اور عیسائی عقیدہ کے بموجب مسیح کا جو عیسائیونکا خدا ہے اوس سامری عورت سے باتین کرنا اسیطرح سمجہنا چاہئے یوحنا ۴ باب ۷-۲۶- اور خدا نے ابی ملک سے باتین کین جو جرار کا بادشاہ تہا جسکے بابت حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ ہرگز خدا کا خوف یہان نہین ہے

(پیدایش ۲۰ باب ۱۱) دیکہو ایضاً ۲۰ باب ۳ ـ ۷ پس ابتک توریت وانجیل مین کوئی پیشین گوئی کیسینے ایسی نہ لکہی ہوگی کہ جس کی صداقت پر دنیا کے بت پرستون نے بہی گواہی دی ہو مگر یہہ وہ پیشین گوئی ہے کہ جس سے اسلام کی شرافت نہ صرف دیگر مذہب والونکی الہامی کتاب سے ثابت ہوتی اور یہود اور نصارا دونکو اس مین کسیطرح کے عذر کی گنجایش نہین ہے بلکہ بت پرستونکو بہی اسکی صداقت اور اسلام کی فضیلت کا صاف اقرار ہے اور یہہ کمال عنایت قادر ذوالجلال اور دین اسلام کی سراسر بلندی اقبال سمجہنا چاہیے ماشاء اللہ ولا قوت الا باللہ

مسٹر جان ڈیون پورٹ لکہتے ہین کیا یہہ بات خیال مین آسکتی ہے کہ جس شخص نے اس نہایت ناپسند اور حقیر بت پرستی کے بدلے جس مین اوسکے ہموطن (یعنے اہل عرب) مدت سے ڈوبے ہوئے تہے خدا ئے احد برحق کی پرستش قایم کرنیسے بڑی بڑی دایم الاثر اصلاحین کین مثلاً اولادکشی کو موقوف کیا نشہ کی چیزونکے استعمال کو اور قمار بازی کو جس سے اخلاق کو بہت نقصان پہونچتا ہے منع کیا نہایت سے کثرت ازدواج کا اوسوقت مین رواج تہا اوسکو بہت کچہہ گہٹا کر محدود کیا غرض کہ ایسے بڑے اور سرگرم مصلح کو ہم فریبی ٹہراسکتے ہین اور یہہ کہہ سکتے ہین کہ ایسے شخص کی تمام کارروائی مکر مبنی تہی نہین ایسا نہین کہہ سکتے بیشک محمد (صلعم) بجز دلی نیک نیتی اور ایمانداری کے اور کسی سبب سے ایسے استقلال کے ساتہہ اپنی کارروائی پر ابتدائے نزول وحی سے جو خدیجہ سے بیان کی اخیر دم تک جبکہ عایشہ کی گود مین شدت مرض مین وفات پائی مستعد نہین رہ سکتے تہے جو لوگ ہر وقت اونکے پاس رہتے تہے اور جو اونسے بہت ربط و ضبط رکہتے تہے اونکو بہی کبہی اونکی ریاکاری کا شبہہ نہین ہوا اور کبہی اونہون نے اپنے نیک برتاو سے تجاوز نہین کیا ـ بیشک ایک نیک اور صادق طبیعت شخص جبکو اپنے خالق پر بہروسہ ہو اور جو ایمان اور رسم و رواج مین بہت بڑی اصلاح کرے حقیقت مین صاف صاف

خدا کا ایک آلہ ہوتا ہے اوسکو ہم کہہ سکتے ہین کہ خدا کا پیغمبر ہے جسطرح خدا تعالے کے اور وفادار خادم گذرے ہین اگرچہ اونکے خدمتین کامل نتہین اسیطرح محمد کو بہی ہم خدا کا ایسا سچا خادم کیون نہ سمجہین جسنے خدا تعالے کی خدمت ایسی ہی وفاداری سے کی جیسے اورون نے جو پہل اورون کی خدمت کے پوری اور کامل نہ تہی اسبات پر کیون یقین نکیا جاے کہ اوسکو زمانہ اور اپنے ملک مین اپنی قوم کو خدا کی وحدانیت اور تعظیم سکہانیکے لیے اور اونکے حالات کے مناسب اونکو ملکی اور اخلاقی امور مین نصیحت کرنے کے لئے خدا نے بہیجا تہا اور وہ راست بازی اور نیک کرداری کا واعظ تہا انتہے

ایڈورڈ گبن صاحب لکہتے ہین کہ محمد کا مذہب شکوک اور شبہات سے پاک صاف ہے قران خدا کی وحدانیت پر ایک عمدہ شہادت ہے مکے کے پیغمبر نے بتون کی انسانون کے ستارون اور سیارون کی پرستش کو اس معقول دلیل سے رد کیا کہ جو شئے طلوع ہوتی ہے غروب ہو جاتی ہے اور جو حادث ہے وہ فانی ہوتی ہے اور جو قابل زوال ہے وہ معدوم ہو جاتی ہے۔ اوسنے اپنی معقول سرگرمی سے کائنات کے بانی کو ایک ایسا وجود تسلیم کیا جسکی نہ ابتدا ہے نہ انتہا نہ وہ کسی شکل مین محدود نہ کسی مکان مین اور نہ کوئی اوسکا ثانی موجود ہے جس سے اوسکو تشبیہ دے سکین۔ وہ ہمارے نہایت خفیہ ارادون پر بہی آگاہ رہتا ہے۔ بغیر کسی اسباب کے موجود ہے۔ اخلاق اور عقل کا کمال جو اوسکو حاصل ہے وہ اوسکو اپنی ہی ذات سے حاصل ہے ان بڑے بڑے حقایق کو پیغمبر نے مشہور کیا اور اوسکے پیرون نے اونکو نہایت مستحکم طور سے قبول کیا اور قران کے مفسرون نے معقولات کے ذریعہ سے بہت درستی کے ساتہہ اونکی تشریح و تصریح کی ایک حکیم جو خدا تعالے کے وجود اور اوسکے صفات پر اعتقاد رکہتا ہو مسلمانون کے مذہبی الاعتقادی کی نسبت یہہ کہہ سکتا ہے کہ وہ ایسا عقیدہ ہے جو ہمارے موجودہ ادراک اور

قوائے عقلی سے بہت بڑہکر ہے اسلئے کہ جب ہمنے اوس نامعلوم چیز (یعنے خدا) کو زمان اور مکان اور حرکت اور مادہ اور حس اور تفکر کے اوصاف سے مبرا کردیا تو پہر ہمارے خیال کرنے اور سمجھنے کے لئے کیا چیز باقی رہی وہ اصل اول (یعنے ذات باریتعالے) جسکی بنای عقل اور وحی پر ہے محمد کی شہادت سے استحکام کو پہونچی چنانچہ اوسکے معتقد ہندوستان سے لیکر مراکو تک موحد کے لقب سے ممتاز ہین اور بتونکو ممنوع سمجہنے سے بت پرستی کا خطرہ مٹادیا گیا انتہے

مسٹر ٹامس کارلیل صاحب لکہتے ہین کہ ہملوگون (یعنے عیسائیون) مین جو یہہ بات مشہور ہے کہ محمد ایک پُرفن اور فطرتی شخص اور گویا جہوٹہہ کے اوتار تہے اور اونکا مذہب دیوانگی اور خام خیالی کا ایک تودہ ہے اب یہہ سب باتین لوگونکے نزدیک غلط ٹہرتی جاتی ہین جو جو جہوٹ باتین دوراندیش اور مذہبی سرگرمی رکہنے والے آدمیون (یعنے عیسائیون) نے اوس انسان (یعنے محمد صلعم) کی نسبت قایم کی تہین اب وہ الزام قطعاً ہماری روسیاہی کے باعث ہین چنانچہ ایک یہہ بات مشہور ہے کہ پاکوک صاحب نے جب گروٹس صاحب سے پوچہا کہ یہہ قصہ جو تمنے لکہا ہے کہ محمد نے ایک کبوتر کو تعلیم کیا تہا کہ وہ اونکے کان مین سے میل نکالا کرتا تہا اور مشہور کیا تہا کہ وہ فرشتہ ہے جو اونکے پاس وحی لایا کرتا ہے تو اس قصہ کی کیا سند ہے تو اونہون نے جوابدیا کہ اس قصہ کی کوئی سند اور کچہہ ثبوت نہین (حمایۃ الاسلام صفحہ ۹۲ دفعہ ۱۴۱ مین بہی یہی مرقوم ہے) حقیقت یہہ ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ ایسے ایسے قصونکو بالکل چہوڑدیا جاوے - جو جو باتین اس انسان (یعنے محمد صلعم) نے اپنی زبان سے نکالین بارہ سو برس سے اٹہارہ کروڑ آدمیون کے لئے بمنزلہ ہدایت کے قایم ہین ان اٹہارہ کروڑ آدمیونکو بہی اوسیطرح خدا نے پیدا کیا ہے جسطرح ہمکو پیدا کیا ہے اسوقت جتنے آدمی محمد کے کلام پر اعتقاد رکہتے ہین اوس سے بڑہکر اور کسیکے کلام پر اس زمانہ کے لوگ یقین نہین رکہتے پہر کیا ہم یہہ خیال کرسکتے ہین کہ جس

کلام پر خدائے قادر مطلق کی اسقدر مخلوق زندگی بسر کرگئی اور اوسی پر مر گئے کیا وہ ایسا چھوٹا سا کھیل ہے جیسا ایک بازیگر کا ہوتا ہے مین اپنے نزدیک ہرگز ایسا خیال نہین کر سکتا بلکہ مین بہ نسبت اور چیزون کے اوسپر جلد یقین کرتا ہون اگر جھوٹی اور فریب کے باتین دنیا مین اسقدر زور آور ہون رواج پکڑ جائین اور مسلم ٹھہر جائین تو پھر اس دنیا کی نسبت کوئی کیا سمجھیگا ۔ اس قسم کے خیالات جو بہت پہیلے ہوئی ہین بہت ہی افسوس کے قابل ہین اگر ہمکو خدا کی سچے مخلوقات کا علم کچھ حاصل کرنا منظور ہو تو ہمکو ایسی باتون پر یقین کرنا ہرگز نہین چاہیے ۔ وہ باتین ایسی زمانہ مین پہیلی تہین جبکہ توہمات کو بہت دخل تہا اور اونہین توہمات کے سبب خیال تہا کہ آدمی کی روحین جنگلی جانورون مین پڑی ہوئی ہین جو اونکی ہلاکت کا سبب ہے ۔ میرے نزدیک اس خیال سے کہ ایک چھوٹے آدمی نے ایک مذہب قایم کیا اور کوئی اس سے زیادہ بد اور ناخدا پرست خیال دنیا مین نہین پہیلا ۔ بہلا یہہ کب ہو سکتا ہے کہ ایک چھوٹا آدمی جو چونہ اور اینٹ اور اور مصالح کی حقیقت کو سچ نجانے اور پختہ مکان بنالے وہ پختہ مکان کاہیکو ہوگا بلکہ خاک کا ایک ڈہیر ہوگا ۔ بارہ سو برس تک اوسکو کب قیام ہو سکتا ہے اور اٹہارہ کروڑ آدمی اوسمین کب رہ سکتے ہین بلکہ ابتک وہ مکان کبہی کا سر کے بل گر پڑا ہوتا ضرور ہے کہ ایک آدمی اپنے طریقون کو قانون قدرت کیمطابق کرے اور قدرت کے سامانون کی حقیقت کو سمجھے اور اوسپر عمل کرے ورنہ قدرت سے اوسکو یہہ جواب ملیگا کہ نہین یہہ ہرگز نہین ہو سکتا جو قانون اور قاعدے خاص مین وہ خاص ہی رہتے مین عام نہین ہو جاتے افسوس ہے کہ کوئی شخص مثل کاگلسترو یا اور ایسے ہی بہت سے دنیا کے سر برآوردہ لوگون کے چند روز کے لئے بنقض فطرت سے کامیاب ہو جاتے ہین مگر اونکے کامیابی ایک جعلی ہنڈوی کی مانند ہوتی ہے جسکو وہ اپنے نالایق ہاتہ سے جاری کرتے ہین اور خود الگ تہلگ رہتے ہین اور اونکو اونکے سبب سے نقصان

پہونچاتے ہین مگر قدرت آگ کے شعلون اور فرانسیسی ہنگامون اور اسی قسم کے اور غضبنا
ک ظہور سے ظاہر ہوکر یہہ بات بہت غضب اور قہر سے دنیا پر ظاہر کردیتی ہے کہ جعلی
ہنڈویان جعلی ہی ہین ایتھے

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی اُردو کتاب مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۵۹ — ۶۱
اور انگریزی صفحہ ۵۳ — ۵۵ لکہتے ہین طامس کارلایل صاحب نے جو آپکا (یعنے حضرت
محمد مصطفے صلعم کا) ذکر کیا ہے وہ ایسا عجیب ہے اور اوسمین اسقدر انصاف پایا جاتا
کہ ہم اوسی جگہہ بغیر لکہے نہین رہ سکتے اوسکا قول ہے کہ اس صحرانشین شخص مین صرف
سیر چشمی اور صاف باطنی اور بلند نظری ہی نتہی بلکہ اور بات بہی تہی آپ نہایت سنجیدہ
تہے اور اونہین نے سے تہے جنکا شعار متانت ہے اور جنکو خدا تعالے نے اپنے ہاتہ سے
صاف باطن خلق کیا ہے اور لوگونکا قاعدہ ہے کہ وہ قواعد قدیم اور روایات پر عمل کرتے
ہین مگر آپ صرف حق پر عمل درآمد کرتے تہے مخلوقات کا راز آپ پر خوب افشا تہا اور
آپ اوسکے خوف اور شان وشوکت سے خوب واقف تہے روایات قدیم جہل
حقیقت اس بات کو آپ سے مخفی نکر سکتے یقین اسطرح کے صاف باطنی فی الحقیقت
خدا ہیکے طرف سے محمول ہوسکتی ہے ایسے آدمی کی آواز براہ راست خدا ہی کی آواز
ہے ہم اوسیکو اوسکی تعمیل کے بغیر چارہ نہین آتی اور تمام چیزین اوسکے مقابل محض جہل
محض ہین قدیم سے آنحضرت کے دلمین ہر سفر مین اور ہر جگہہ ہزارہا خیالات رہتے
تہے آپ سوال کیا کرتے تہے کہ مین کیا ہون اور یہہ لا انتہا چیز جسے لوگ دنیا کہتے ہین
اور جسمین مین رہتا ہون کیا ہے زندگی کیا ہے اور موت کیا ہے مجہے کس بات کا یقین
رکہنا چاہیے اور کیا کرنا چاہیے — جبل حرا اور جبل سینا کے خوفناک ٹیلے اور صحرا کی تنہائی
پر ریت نے اس سوال کا جواب نہ دیا اور آسمان نے بہی جو ہمیشہ اپنے ثوابت اور سیارون
کا گردش کرتا ہے اسکا ہرگز جواب نہ دیا صرف آنحضرت کی روح اور اللہ تعالے کے

الہام کو جو اوس مین تہا جواب دنیا پر آنحضرت نے پہلے اپنی نبوت اپنے خاندان
کے دلونمین شہائی باوصفیکہ آپ ایک سادہ وضع غریب تہے مگر آپنے اپنے ملک مین
تمام مجنون اور برہنہ اور بہوکے قومونکو مجتمع کیا اور اونہین اپنا فرمانبردار بنایا اور تمام عالم
سامنے نئی خصلتین اور صفتین پہیلا ئین تیس برس سے کم عرصہ مین اس مذہب نے شہنشاہ
قسطنطینیہ و بادشاہان شام و مصر و سوپوٹامیہ کو مغلوب کیا اور فتحون کو اٹلانٹک سے
بحیرہ خضر اور سندھ تک پہیلایا اگرچہ جبسے ابتک بارہ سو برس کا عرصہ منقضی ہوا ہے
مگر یہ مذہب سوا ہسپانیہ کے اور سب جگہہ اوسیطرح رائج ہے برخلاف اس کے اسلام
ایک شمالی ایشیا اور وسطے افریقہ اور اون ملکون مین جو بحیرہ خضر کے گرد ہین شایع ہوتا
جاتا ہے آنحضرت ایسے شخص ہوئے کہ جنکے جرات اسلام اور متانت راے نے ایک
ایسا مذہب نکالا جس نے تمام زردشت کی تجدید ہوئی ہوئی مخلین بنا دین ہندوستان پر
حملہ کیا اور قدیم مذہب برہمن کو مغلوب کیا اس کے بعد دریاے گنگ کے پار بودہ
مذہب کو جو برہمن مذہب سے بہی زیادہ رائج تہا بالکل غارت کردیا اور مذہب عیسائی
سے بہی اوسکے قدیم ملک چہین لئے اور رفتہ رفتہ اوسے اوسکے مشرقی ملکون اور
رومی افریقہ مصر سے لیکر آبنائے جبرالٹر سے نکالدیا یورپ کے مغربی حد پر حملہ کیا
ہسپانیہ کا بہی بہت سا حصہ دبالیا اور لوایر کے حدون تک بڑہ گیا اور اس سبب سے
قدیم سلطنت روم نہایت خایف ہوئے اور آخر کار روم قسطنطنیہ کے تئے روم مین قایم
ہوگئے انتہیٰ (کارنیل صاحب کی کتاب جلد ۴ صفحہ ۲۲۵)



پیشین گوئی ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ہدانا الی الصراط المستقیم وارسل
الینا رسولا ہادیا علی خلق عظیم علیہ وعلی آلہ واصحابہ
افضل الصلوۃ والتسلیم قال اللہ تعالی جل شانہ وشہد شاہد
من بنی اسرائیل علی مثلہ فامن واستکبرتم ان اللہ لا یہدی القوم الظلمین
سورہ احقاف آیت ۱۰ یعنے اور گواہی دیچکا ایک گواہ بنی اسرائیل کا ایک ایسی ہی کتاب
کی اور یقین لایا اور تمنے غرور کیا بیشک اللہ ہدایت نہین کرتا قوم ظالمین کو از شہادت قرانی
صفحہ ۲۲ فصل ۵ بیضاوی مین ہے علی مثلہ مثل القران وہو ما فی التوریۃ من المعانی
المصدقۃ للقران المطابقۃ لہ او مثل ذلک وہو کونہ من عند اللہ فامن ای بالقران لما رای من جنس الوحی
مطابقا للحق علی مثلہ جسکا مطلب یہہ ہے کہ جوکچہہ توریت مین ہے اوسکے معنے قران کے
مطابق یا مثل قران کے ہین اور اس لحاظ سے قران کو تصدیق کرتا ہے اور اوسکا
من عند اللہ یعنے ربانی ہونا بہی ثابت کرتا ہے از شہادت قرانی صفحہ ۲۳
انجیل یوحنا اول باب ۱۹ - ۲۵ مین لکہا ہے کہ جب یہودیون نے بیت المقدس سے
کاہنون (یعنے اماموں) اور لاویون (یعنے اوس فرقہ کے لوگ جس مین حضرت
ہارون تہے) یوحنا بپتسما دینے والے کے پاس بہیجا تا کہ پوچہین کہ تو کون ہے تب
حضرت یحیی نے جواب دیا کہ مین مسیح نہین ہون پہر اونہون نے پوچہا کہ کیا تو ایلیاس
ہے آپ نے جوابدیا کہ نہین پہر اونہون نے پوچہا کہ کیا تو وہ نبی ہے اپ نے
جوابدیا کہ نہین (۲۰ و ۲۱ و ۲۵ آیت) اور اسیکا ذکر یوحنا ۷ باب ۴۰
مین بہی ہے طامس اسکاٹ مفسر کہ نسبت اور مفسرین کے زیادہ تر عیسائی [illegible]

سرگرم معلوم ہوتا ہے اپنے دل پسند علما کے قول سے لکھتا ہے کہ یہودی غلطی کرتے تہے وہ سمجھتے تہے کہ نہ صرف الیاس بلکہ ایک اور نبی مثل موسے کے مسیح سے پیشتر آئیگا اور دوسرے مفسر کا یہہ قول ہے کہ ۱۲ و ۲۵ آیت مین ایک نبی سے جو کہ مثل موسیٰ ہو مراد ہے یا ایک انبیار سلف سے مُردونمین سے جی اوٹہا ہو کیونکہ یوحنا اپنے نبی ہونے سے کبہی انکار نکرتا جبکہ انجیل لوقا اول باب ۱۷ آیت مین یوحنا کے نبی ہونیکی خبر موجود ہے انتہے کلامہ اسکا مفصل بیان یہہ ہے کہ بعضون نے وہ نبی کیجگہہ ایک نبی کا لفظ لکہا ہے لیکن اگر فریسیون نے حضرت یحیٰی سے صرف اونہین کے نبی ہونے کی بابت پوچہا ہوتا اسطرح پر کہ آیا تو ایک نبی ہے تو حضرت یحیٰی اوسکے جواب مین کبہی نفرماتے کہ نہین کیونکہ حضرت یحیٰی کو اپنے نبی ہونے سے انکار کا کوئی سبب تہا جبکہ پیشتر سے حضرت جبرئیل نے حضرت یحیٰی کے نبی ہونیکی خبر حضرت ذکریا کو دیہی تہی (لوقا ۱ باب ۱۷) مگر جبکہ یحیٰی نے فرمایا کہ مین وہ نبی نہین ہون اس سے ظاہر ہے کہ یہودیون نے یحیٰی سے کسی اور نبی کا گمان کر کے پوچہا تہا کہ آیا تو وہ نبی ہے تب حضرت یحیٰی نے جواب دیا کہ نہین

عیسائی علمار مین سے بعضون نے وہ نبی کیجگہہ ایک نبی کا لفظ جو لکہا ہے صرف اسلئے تاکہ حضرت نبی اسلام علیہ الصلاۃ والسلام کی خبر کچہہ چہپی رہے اور پڑہنے والے خیال کرین کہ گویا یہودیون نے حضرت یحیٰی سے صرف اونہین کے نبی ہونیکی بابت پوچہا تہا یعنے یہہ کہ تم نبی ہو یا نہین لیکن اگر ایسا ہوتا تو یہود سے صرف یحیٰی کے اپنی ہی نبوت کا اقرار یا انکار کرنے پر اکتفا کرتے اور حضرت عیسےٰ اور حضرت الیاسؑ کا ذکر درمیان مین نہ لاتے اس سے ظاہر ہے کہ توریت سے تین نبیون کے آنے کی خبر یہودی علما پاتے تہے اور انکے انتظار مین یحیےٰ سے پوچہا کہ تم کون ہو یعنے مسیح یا الیاسؑ یا وہ نبی یا اسواسطے ایک نبی کا لفظ وہ نبی کیجگہہ لکہا تاکہ اوس پیشین گوئی سے جو یہودی قوم سے

حضرت موسیٰ نے فرمائی تھی (استثنا ۱۸ باب ۵ او ۱۸ اعمال ۳ باب ۲۲ و ۷ باب ۳۷)
مطابقت ہو

اس سے یہہ بہی ظاہر ہے کہ وہ نبی توریت اور صحف انبیاء علیہم السلام مین حضرت عیسیٰ
اور حضرت الیاسؑ سے زیادہ موعود اور مذکور اور یہودیون مین زیادہ معروف اور مشہور
تہا کہ بغیر نام لینے کے بہی ہر شخص اوسے پہچان لیتا تہا قال اللہ تعالے جلشانہ اَلَّذِیْنَ
اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ (سورہ انعام آیت
۲۰ یعنے جنکو ہمنے دی ہے کتاب وہ پہچانتے ہین اوسکو جیسے پہچانتے ہین اپنے بیٹونکو
از شہادت قرانی صفحہ ۱۴۴ فصل ۵ ۳ کشاف مین ہے یعرفونه ای محمدا بنعته کما
یعنے پہچانتے ہین اوسکو یعنے محمد صلعم کو اور اسکے نشانون سے جو اونکی کتاب مین ہین اور
بیضاوی مین ہے یعرفون رسول اللہ صلعم بحلیته المذکورۃ فی التوریٰۃ والانجیل کما
یعرفون ابناءھم یعنے پہچانتے ہین رسول اللہ صلعم کو اوسکے نشانون سے جو توریت و انجیل مین مذکور
ہین جیسے اپنے بیٹونکو پہچانتے ہین اسلئے ضرور نہ تہا کہ مثل عیسیٰ اور الیاسؑ کے اوس نبی
کا بہی پہچان لینے کے لئے نام لیا جاتا اور ایسا ہی ہوا کہ جب یہودیون نے پوچہا آیا تو وہ
نبی ہے حضرت یحییٰ نے فوراً پہچان کے جوابدیا کہ نہین یعنے جسطرح حضرت الیاسؑ کو نام
لینے سے اسیطرح وہ نبی بغیر نام لے حضرت یحییٰ نے پہچان لیا یا یہہ کہ وہ نبی صلعم بنی اسمٰعیل
مین مبعوث ہونیکے سبب نام لینے کی کچہہ حاجت نتہی برخلاف انبیاء بنی اسرائیل کے کہ اونمین
نبیونکی کثرت کے سبب جسکا ذکر کرنا منظور ہو اوسے پہچاننے کے لئے نام لے لینا ضرور تہا
اور بنی اسمٰعیل مین اس سبب سے کہ صرف حضرت نبی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام مبعوث
ہوئے حاجت نتہی کہ ذکر کرنیکے وقت حضرت کا نام لیا جائے یا یہہ کہ وہ نبی پیغمبر آخر الزمان ہین
اور اونکے بعد کوئی دوسرا نبی ہونیوالا نہ تہا پس ضرور نہ ہوا کہ کسیطرح کے امتیاز کیواسطے
نام لیا جاتا یا یہہ کہ وہ نبی سردار انبیاء علیہم السلام ہین پس بسبب کمال عظمت اور شرف

حضرت کے ادب مقتضی ہوا کہ بیساختہ حضرت کا نام مونہہ سے نکال نہیں یا یہہ کہ بروئے
ناسخ ادیان سابقہ ہے پس یہودی تعصب اور ذاتی حسد نے رخصت نہ دی یہہ نام
کسطرح زبان پر آنے پائے یا یہہ کہ وہ نبی افضل و اشرف موجودات اور اقدس ترین
مخلوقات ہین اور یہودی لوگ بغیر طہارت کامل کبہی یہوداہ جو عبرانی مین خدا کا اسم
ذات ہے زبان سے نہین کہتے تہے پس پاس اتقا جایز نہوا کہ بغیر طہارت وہ پاک نام
بہی زبان پر لائین یا یہہ کہ وہ نبی موسیٰ کی مانند توریت مین لکہا ہے (استثنا
باب ۱۵ و ۱۸) اور یہودی قوم سب حضرت موسیٰ کی پیرو اور مطیع تہی وہ حضرت موسیٰ
کو ایسا پہچانتے تہے کہ ویسا اور کسیکو بہی نہین پہچانتے تہے پس حاجت نہی کہ کوئی اور
دوسری پہچان بہی بیان کرین

اور یوحنا باب ۲۰ سے ظاہر ہے کہ جب یہودیون نے حضرت یحییٰ سے پوچہا کہ تو
کون ہے آپ نے فرمایا کہ مین مسیح نہین ہون یعنے بغیر اسکے کہ یہودی حضرت عیسیٰ کا نام
لین حضرت یحییٰ نے آپ ہی نام لیکر جواب مین کہا کہ مین مسیح نہین ہون اسکا یہی سبب
تہا کہ حضرت عیسیٰ کا ظہور حضرت نبی آخر الزمان صلعم سے پیشتر ہونا تہا بلکہ اسوقت پیدا ہو چکے
اور غالباً قریب تیس برس کے عمر تک بہی پہونچے تہے اسلئے حضرت عیسیٰ کا ذکر اور اعلان
حضرت نبی آخر الزمان صلعم سے مقدم لازم ہوا بمناسبت وقت نہ بمناسبت حال اور چونکہ
کئی نبیوں کیلئے انکے خبر توریت سے ملتی تہی اسلئے حضرت یحییٰ نے یہودیون کے پہلے سوال
کے جواب مین نام لیکر فرمایا کہ مین مسیح نہین ہون تا مغالطہ نرہے کیونکہ وہ پہلا سوال
ہی مبہم تہا یعنے یہہ کہ تو کون ہے مطلب یہہ کہ ان آنیوالون مین سے تو کون ہے اور
یہہ مطلب نہ تہا کہ تو نبی ہے یا نہین کیونکہ اگر یہہ مطلب ہوتا تو حضرت یحییٰ صرف اتنا ہی
جواب دیتے کہ مین نبی ہون چنانچہ ان سب آیتون سے یہہ حال ظاہر ہے اور دوسرے
سوال مین چونکہ دو نبیوں کا ذکر ابہی باقی تہا اسلئے امتیاز کیواسطے نام لیکر یہودیون نے

پوچھا کہ کیا تو الیاس ہے (دیکھو ملاکی ۴ باب ۵) اسکے جواب مین حضرت یحیٰی کو اتنا ہی
کہنے پڑا کہ مین نہین ہون تب اونہون نے کہا کہ آیا تو وہ نبی ہے اب اس پچھلے نبی کی
بابت وہ اسکی حاجت نہ سمجہے کہ نام لین کیونکہ بعد اوسکے کوئی اور نبی تہا جو سمجہنے مین مغالطہ
ہوتا اور حضرت یحیٰی نے بہی فوراً پہچانکر کہدیا کہ نہین یہان سے یہہ ہی ظاہر ہے کہ وہ
نبی مثل حضرت مسیح اور حضرت الیاسؑ کے کوئی خدا کا برگزیدہ اور مقدس ہے نہ یہہ کہ کوئی
ظالم یا نافرمان بردار خدا کا یا خلقت کو گمراہ کرنیوالا

اب اگر کوئی پوچہے کہ یہودیون نے پہلا سوال کیون مبہم کیا اور دوسرے سوال کی
طرح پہلے ہی صاف نام لیکر کیون نہ پوچھا کیونکہ تینون نبیون کے آنے کے وہ منتظر تہے
تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ پہلے سمجہے کہ حضرت یحیٰی انہین تینون مین سے کوئی ہونگے اور
وہ آپ ہی بتاوینگے تب پوچھا کہ تو کون ہے اور جب حضرت یحیٰی نے اونمین سے
ایک کا نام لیکر کہا کہ مین مسیح نہین ہون تب اونہون نے بہی نام لیکر پوچھا کہ کیا تو
الیاس ہے الخ پہر اگر کوئی سوال کرے کہ کیون حضرت یحیٰی نے اون تینو مین صرف
ایک ایک نبی کا نام لیا پہلی ہی دفعہ کیون نہ کہدیا کہ مین اون تینو مین سے کوئی بہی
نہین ہون تو اسکا جواب یہہ ہے کہ حضرت یحیٰی کو منظور ہوا کہ اس ردوبدل مین حضرت
خاتم الانبیا صلعم کے ذکر کی صراحت ہو جائے اور سب کو معلوم ہو جائے کہ وہ نبی صلعم
سب سے پیچہے آنیوالے ہین اور اسکے بعد پہر یہودیون نے بہی کسی نبی کی بابت سوال
نہین کیا بلکہ حضرت یحیٰی سے یہی پوچھا کہ نبی جو آنیوالے تہے اونمین سے تو تو کوئی بہی
نہین ہے اب تو اپنے حق مین کیا کہتا ہے تب حضرت یحیٰی نے فرمایا کہ مین وہ ہون کہ جسکے
بابت حضرت یسعیاہ نبی نے پیشین گوئی کی ہے

ب حضرت یحیٰی کی بابت علمای عیسائی سمجہتے ہین کہ الیاسؑ کی روح اور قوت حضرت
یحیٰی مین تہی (متی ۱۱ باب ۱۴ اور ۱۷ باب ۱۲ اور حضرت الیاسؑ کا ذکر ملاکی ۴ باب ۵،

مین ہے واضح ہو کہ یہودی لوگ اب تک نہ صرف حضرت عیسےٰ بلکہ حضرت یحیٰی کی بہی نبوت کے قابل نہیں ہین اور کہتے ہین کہ نبوت حضرت ملاکی نبی تک ختم ہوگئی اس سبب سے ظاہر ہے کہ یہودیون نے صرف انہین نبیون کی بابت حضرت یحیٰی سے سوال کیا تہا نہ یہ کہ حضرت یحیٰی کی نبوت کی بابت بہی لیکن چونکہ انجیل مین یون ہی لکہا ہے پس ہمین اسکی بہی رعایت ناگزیر ہوئی

مفسرین انجیل نے لکہا ہے کہ یہودی سمجہتے تہے کہ نہ صرف الیاس بلکہ ایک اور نبی بہی مثل موسیٰ کے مسیح سے پیشتر آئیگا تہے مگر کسی یہودی نوشتہ سے یہہ بات ثابت نہین ہے سوا حضرت الیاس کے آنیکے اور بقول علماء اہل تثلیث الیاس کی روح حضرت یحیٰی مین تہی تو تین۳ نبیون کے آنیکی خبر توریت و انجیل سے پائی جاتی ہے مگر سب سے پہلا وہ نبی صرف حضرت پیغمبر خاتم الانبیا صلعم ہین چنانچہ یوحنا باب ۲۰ و ۲۱ و ۲۵ مین دو بار مفصل پہلے حضرت عیسےٰ پہر حضرت الیاس پہر وہ نبی یعنی نبی موعود صلعم کا ذکر ہے

علماء عیسائی اس بابت بڑے تردد مین ہین کہ وہ نبی کون ہے اکثرونکا یہہ قول ہے کہ وہ نبی مثل موسےٰ کے ہوگا جسکا ذکر استثنا ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ مین ہے لیکن اعمال ۳ باب ۲۲ اور ۷ باب ۳۷ کے بموجب جو علماء عیسائی حضرت موسےٰ کی اوس پیشین گوئی کا اشارہ حضرت عیسےٰ کیطرف سمجہتے ہین یوحنا باب ۱۹ و ۲۰ کے بموجب یہہ دعوی بالکل باطل ہوگیا کیونکہ اون آیتون مین صاف لکہا ہے کہ وہ نبی سوائے حضرت یحیٰی اور حضرت عیسےٰ کے ہوگا اور مفسرین کے قول سے بہی جو کہ مرقوم ہوچکا صاف ظاہر ہے کہ یہودی لوگ توریت کی اوس پیشین گوئی کے بموجب ایک نبی کے جو کہ مثل موسیٰ کے ہو آنے کے منتظر تہے پیشتر حضرت عیسےٰ سے تو اس سے بہی یہہ مطلب نکلتا ہے کہ یہودیون کے عقیدے کیموافق مسیح کا آنا بہی باقی ہے اور وہ نبی صلعم جو مثل موسیٰ کے آنیوالا تہا یعنے حضرت نبی آخر الزمان صلعم آچکے پس جس طرح یہودی لوگ حضرت عیسیٰ کے آنے سے بیخبر رہے

اسیطرح اس نبی موعود صلعم سے ہی یا یہہ کہ قیامت کے نزدیک حضرت عیسٰیؑ کے آنے
سے یہان مراد ہے اور حضرت نبی آخر الزمان صلعم اس سے پیشتر اس جہان مین آچکے
اور اگر اعمال ۳ باب ۲۲ کے مطابق استثنا کے ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ کا مطلب حضرت
عیسٰیؑ کیطرف اشارہ کرتا تو بہی انجیل یوحنا اول باب ۲۰ و ۲۱ و ۲۵ کا وہ نبی جوکہ سوائے
حضرت عیسٰیؑ کے ہے صرف حضرت نبی آخر الزمان صلعم کو سمجہنا چاہیے کیونکہ وہ نوحالتون مین
وہ نبی سوائے حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے اور کوئی دوسرا نہین ہوسکتا یعنے اگر اعمال ۳
باب ۲۲ آیت صحیح ہے تو انجیل یوحنا اول باب ۲۱ و ۲۵ کا وہ نبی جوکہ سوائے
حضرت عیسٰیؑ کے ہے صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلعم ہین اور اگر مفسرین انجیل کے اقوال
کے مطابق وہ نبی وہی ہے جسکا ذکر حضرت موسیٰؑ نے استثنا ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ مین کیا ہے
تو حضرت موسیٰؑ کی پیشین گوئی حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کیطرف انہین مفسرین کے اقوال
سے صاف اورا قراری معلوم ہوتی ہے نہ یہہ کہ حضرت عیسٰیؑ کیطرف کیونکہ سوائے
حضرت عیسٰیؑ و الیاس کے وہ نبی بتایا گیا ہے خلاصہ یہہ کہ انجیل یوحنا اول باب ۲۱ و ۲۵
کا وہ نبی جبکہ نہ حضرت عیسٰیؑ سے مراد ہے کیونکہ اون دونون آیتون مین سوائے حضرت
عیسٰیؑ کے وہ نبی مرقوم ہے اور جبکہ نہ حضرت موسیٰؑ سے مراد ہے کیونکہ استثنا ۱۸ باب ۱۵
و ۱۸ مین موسیٰؑ کی مانند ایک نبی کی خبر ہے اور نہ حضرت الیاسؑ اور حضرت یحییٰؑ سے مراد ہے
کیونکہ یہہ دونون نبی حضرت موسیٰؑ کی مانند صاحب کتاب نہتے اور انجیل یوحنا اول باب
مین وہ نبی سوائے الیاسؑ کے بیان ہوا اور حضرت یحییٰؑ نے کہا کہ مین وہ نبی نہین ہون
تو سوائے حضرت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی دوسرا نہین ہے اور اس سے
زیادہ حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابت پیشین گوئی توریت و انجیل سے اور کیا
ڈہونڈہنا چاہیے

ولیم میور صاحب کتاب شہادت قرانی چہاپہ لکہنو مطبع نول کشور ۱۸۶۱ء فصل ۱۳ صفحہ ۲

مین فرماتے ہین قولہ اسمین شک لانا ضرور نہین کہ محمد صاحب صلعم کو اپنی نبوت کی پیشین گو
کا کتب سابق مین ہونا دل سے متیقن تہا اور اسمین بہی شبہہ نہین کہ چند عالم یہودیون
نے اس بہروسہ پر کہ محمد صاحب صلعم ہماری کتاب ربانی بدل تصدیق کرتے اور بحال و
برقرار رکہتے ہین اونکے (یعنے محمد صلعم کے) الہام اور اونکی نبوت کی شہادت دے
دی انتہے اس سے ثابت ہے کہ اون یہودی عالمون نے بہی جو مسلمان نہین ہوئے
تہے اون یہودیون کیطرح جو مسلمان ہو گئے تہے حضرت نبی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کے
الہام اور نبوت پر گواہی دی پس ظاہر ہے کہ جسطرح پیغمبر خدا صلعم صاف دلی سے توریت
وانجیل کی صداقت بیان فرماتے تہے اسیطرح یہودیون مین بہی جو عالم تہے اونہون نے
بہی صاف دلی سے حضرت صلعم کے الہام اور نبوت پر گواہی دی اور یہہ ثبوت اونہین توریت
کی پیشین گوئیون اور اپنے بزرگون کے عقاید سے حاصل ہوا ہر ولیم میور صاحب شہادت
قرانی فصل ۳ کے صفحہ ۱۱۸ مین فرماتے ہین کہ یہہ جو یہودیون کے باب مین لکہا ہے
کہ وے البتہ جانتے ہین کہ یہہ بیشک حق ہے اونکے رب کیطرف سے چاہیے اوس سے
یہہ مراد ہو کہ کعبہ سچا قبلہ تہا جیسا جلال الدین لکہتا ہے اور چاہیے یہہ معنی ہون جو قرین
قیاس ہین کہ یہودی لوگون نے محمد صاحب کی نبوت اور قران کی صداقت پہچانی انتہے
ایک بہت نامور عیسائی اسٹر امچند نے جو قابل ریاضی دان مشہور ہین اپنی کتاب مطبوعہ
سنہ ۱۸۷۳ع مین جسکا نام اونہون نے مسیح الدجال رکہا ہے صفحہ ۹۷-۹۹ اسطرح لکہا ہے
قولہ ہم یہہ عرض کرتے ہین کہ اگر دعوے قران اور تفسیر کا (صحیح ہے) کہ یہودیون مدینہ
نے پہلے سے محمد صاحب کو پہچان رکہا تہا کہ یہی ہمارا نبی آخر الزمان ہے کہ ہمکو ہمارے
دشمنون کافرون پر فتح دلوادی اور جب اونہون نے حال محمد صاحب اور قران کا دریافت
لیا اوسوقت اونکے حال کو مطابق اوسکے پایا جو اونہون نے پہلے سے پہچان لیا اور
معلوم کر رکہا تہا تو یقیناً وہ صفات کلیہ جسکے موافق یہودیون مدینہ نے پہچان لیا ہوگا کہ

محمد صاحب یہی ہمارے آخری زمانہ کے نبی اور بادشاہ فتح دلوانیوالے ہین یہہ ہونگے اوّل یہودیون مدینہ نے سُنا ہوگا کہ مکہ مین ایک شخص جسکا نام محمد یا احمد ہے ظاہر ہوا ہے اور رسول اللہ ہونے کا دعوے کرتا ہے اور شرک اور بت پرستی کو منع کرتا ہے اور خدا کی وحدانیت کی تعلیم کرتا ہے تو ان یہودیون نے آپس مین اس بات کا چرچا کیا ہوگا اور کہا ہوگا کیا محال ہے کہ یہہ احمد نبی اُمّی قوم کا وہی ہمارا نبی اور بادشاہ آخر زمانہ کا ہو جس کا نام مسیح بن داؤد ہے (یہہ عجب کہ احمد کا نام معلوم کرکے پھر بھی مسیح بن داؤد سمجھے ہون گے) اور جسکے ہم آج تک منتظر ہین سوا اسکے ازین اسکے نام احمد یا محمد سے یہی تحقق ہوتا ہے کہ یہہ کوئے عظیم الشان شخص ہے اور یہی تعریف موافق ہمارے کتب سماوی توریت وغیرہ کے ہمارے مسیح کی ہے (مسیح سے یہان مراد شاید مسوح جو ہر نبی اور بادشاہ ہوتا تہا) کہ وہ ایک بادشاہ عظیم الشان اور صاحب جلال ہو اور ہمکو ہمارے مخالفون کافرون پر فتح دلوادے اور ہمکو بحروبر یعنے سارے جہان کا مالک کر دے اور یہہ امر کوئی بڑی بات نہین ہے کہ محمد قوم اُمّی یعنے قوم بت پرست عربون مین سے ہے نہ ہمارے قوم بنی اسرائیل سے کیونکہ ہم لوگون مین بہت سے ایسے ہی ہین کہ وہ اصل مین بت پرستون مین سے تھے لیکن اونہون نے دین اور شریعت موسوی کو اختیار کیا ہے پس وہ بھی بنی اسرائیل مین باعتبار دین کے شمار کیجاتے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ یہہ نبی محمد شریعت موسوی کو مانتا ہے کیونکہ وہ شرک اور بت پرستی کو منع کرتا ہے اور خدا کی توحید کی تعلیم کرتا ہے اور یہہ یقیناً مطابق توریت کے ہے پس بہت یقین ہوتا ہے کہ یہہ محمد وہی ہمارا آخر زمانہ کا نبی اور بادشاہ ہے جو کہ ہمکو فتح دلوادے

دوم جس وقت محمد صاحب مدینہ مین آگئے یا قدرے مدت پہلے اور جب
یہودیون مدینہ نے معلوم کیا کہ یہہ محمد اپنے قرآن مین قصئے آدم اور نوح اور
ابراہیم اور یوسف اور موسے وغیرہ کے بیان کرتا ہے اور وضو اور طہارت
جسمانی کا حکم کرتا ہے اور بعض جانورون کے گوشت کو حلال اور بعض کے
گوشت کو حرام بیان کرتا ہے اوسوقت تو بقول شاہ عبدالعزیز صاحب کے
ان یہودیون نے اپنے کتب سماوی تورات وغیرہ مین اور حال محمد صاحب
اور قران مین مطابقت کلی اور جزئے پائی ہوگی اور ان یہودیون نے کہا
ہوگا کہ یہہ محمد ہمارا مسیح یا بادشاہ آخر زمانہ مین ظاہر ہونیوالا بیشک ہے
اور عیسے بن مریم ہمارا مسیح یا بادشاہ ہرگز نہتا کیونکہ اوس عیسے کی کتاب انجیل
مین یہہ احکام توراتی نہین ہین چنانچہ عیسائی لوگ طہارت جسمانی پر کچہہ ایمان
نہین رکہتے ہین اور نہ گوشتون حلال وحرام مین امتیاز کرتے ہین سیوم
جبکہ مدینہ مین آنکر یا قدرے پہلے واسطے تالیف قلوب یہودیون کے محمد
صاحب نے بیت المقدس کو اپنا قبلہ نماز قرار دیا (دیکہو تفسیر عزیزی مقام
تحویل قبلہ) اوسوقت تو ان یہودیون مدینہ نے بیشک کہا ہوگا کہ واللہ یہہ محمد
ہمارا مسیح یا بادشاہ آخر زمانہ مین ظاہر ہونیوالا ہے الخ
اس عیسائی مصنف نے جو یہہ سب صفائی سے بیان کردیا اگرچہ مصنف کا ارادہ
اور غرض اس بیان مین کچہہ اور ہی ہو لیکن یہود ونصارے کے ابطال دعوی
اور اثبات مراتب اسلام کے لئے کافی ہے کیونکہ اس بیان مین اپنی کوئی
دوسری غرض ظاہر کرنے کے لئے مصنف کتاب مذکور جب اپنے دلایل کو
ثابت کرے گا تب اوس کی تردید مسلمانونکے ذمہ لازم ہوگی اور وہ بہی علیحدہ
طور پر نہ یہہ کہ اس بیان مرقومہ بالا کو کچہہ اوس سے علاقہ ہو مثلاً مصنف مذکور

ثابت کرے کہ توریت کے بموجب یہودی لوگ مسیح الدجال کے منتظر تہے اور
حضرت پیغمبر اسلام علیہ السلام کوہی اونہون نے توریت کے مضمون سے پہچانا
تہا تو اوس عیسائی مصنف کو ثابت کرنا چاہئے کہ توریت مین کہان دجال
کا نام اور اوسکے نشان مرقوم ہین اور انجیل کے اخر کتاب مکاشفات مین جو
بے نام و نشان کچہہ اس قسم کا ذکر ہے اوس سے یہودیونکو کیا کام اور جب یہہ
ثابت نہوسکے تو مسلمانونکو کیا ضرور ہے جو کسی عیسائی مصنف کی ہر واہیات خرافات
کو جو کچہہ وہ بک جاے مان لین مگر جو بات کہ حق اور واجبی عیسائی مصنفون
کے زبان سے نکل جاتی ہے اوس سے قطع نظر کرنا ہی جایز نہین ہے تا
معلوم ہو کہ اس عیسائی فرقہ کے لوگون مین جو سب سے زیادہ متعصب ہین
توریت خوانی کے سبب جب وہ اسلام کی فضیلت کا اسقدر اقرار کرتے ہین تو اور
منصف مزاج عیسائی علما کہانتک نہ فضیلت اسلام کے مقر ہون گے اس کے
سوا باوجود اسکے اس طول کلام مرقومہ صدر کے اگر یہہ نصرانی مصنف اپنے ہی
بیان کے خلاف کچہہ کہنا چاہئے تو سمجہہ جاؤ کہ وہ دیوانہ ہے پہر یہہ کہ اس عیسائی
مصنف کے شروع بیان پر غور کرنا چاہئے جہان لکہا ہے کہ ہم یہہ عرض کرتے ہین
اس سے ظاہر ہے کہ وہ سارا بیان جو اوسکی کتاب سے مین نقل کرچکا ہون صریحاً
مصنف کا دوبارا اقرار ہے نہ یہہ کہ کسی دوسرے کا قول اوس عیسائی
مصنف نے اپنی کتاب مین درج کیا ہو یہان سے ثابت ہے کہ ضرور یہودیون
نے حضرت رسول صلعم کی رسالت کو خوب پہچان لیا تہا اور یقین کرگئے تہے
کہ وہ نبی جسکا حال اونہون نے توریت سے معلوم کیا اور حضرت یحیٰ سے
پوچہا تہا (یوحنا ا باب ۱۹ – ۲۵) حضرت محمد مصطفےٰ صلعم ہین اب
ثابت ہوا کہ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ الخ

پادری فلس صاحب مشنری لکھنو اپنی کتاب الموسوم بہ اصلاح سمہیہ
مطبوعہ امریکن مشن پریس لکھنو ۱۸۷۸ء باہتمام پادری سمور صاحب صفحہ ۲
۳ مین لکھتے ہین کہ جان ڈیونپورٹ صاحب کی تصنیف کا ترجمہ انگریزی
زبان سے اردو زبان مین بنام مظاہر الحق ہوا جسکے مراد حضرت محمد پیغمبر اسلام
اور قران کی معذرت ہے یہہ تصنیف دونون قوم یعنے عیسائیون اور
اہل اسلام کی نظر مین غیر معمول اور تعجب انگیز ہے جتنے سیچے اپنے مذہب
کے قدر دان ہین اس تصنیف سے واقف ہو کر غم کہاتے اور
بیزار ہوتے ہین زیرا کہ ایک اونمین سے جسنے عیسوی مذہب مین
تربیت پائی اور ابتک عیسائی کہلاتا ہے اسلام اور اوسکے
بانی کا حافظ اور مددگار ہوا اہل اسلام اونکے برا تعجب
ہو کر اپنے طریقے کے ایسے غیر مترقب اور سرگرم
حامی اور خیر خواہ سے مسرور ہوتے ہیہ سمجھ کر
کہ تصنیف مذکورہ کے ذریعے سے اونکے
ملت کی فضیلت اور رونق آشکار
ہے
تحویل ...
ہمارا مسیح ...
اس عیسائی مصنف ...
اور غرض اس بیان مین ...
اور اثبات مراتب اسلام کے لئے و
دوسری غرض ظاہر کرنے کے لے معتقد
ثابت کرے گا تب اوس کی تردید مسلمانونکے
طور پر نہ ہیہ کہ اس بیان مرقومہ بالا کو کچھ اوس سے علاقہ

پیشین گوئی ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العزیز الغفار وسلامہ علے رسولہ المختار والہ واصحابہ الذین مثلھم فی التوریۃ ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علے سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار قال اللہ تعالیٰ جل شانہ فلما جاءھم الحق من عندنا قالوا لولا اوتی مثل ما اوتی موسیٰ سورہ قصص آیت ۴۸ یعنی اور جبکہ ہمارے یہان سے اونکے پاس حق آیا تو کہتے ہین کہ اگر ویسا ہی آتا جیسا کہ موسیٰ کیو اسطے آیا تہا (تو ہم ایمان لاتے) ارشہادت قرانی فصل ۴۴ اب اوس پیشین گوئی کا حال سنئے جو حضرت موسیٰ ع نے استثنا ۱۸ باب ۱۵ او ۱۸ این کی اور عیسائی علما اوسے حضرت عیسیٰ ع کی بابت سمجھتے ہین دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۴ ۱۸ این ہے کہ موسیٰ کے معرفت خدا نے فرمایا کہ تجہہ سا ایک نبی برپا کرونگا اور برابر اگلے زمانونمین مسیح کے بابت کوئی صاف وصحیح پیشین گوئی نہین ہوئی تہی انتہے اور جس کا ذکر اعمال ۳ باب ۲۲ اور ۷ باب ۳۷ مین بہی اسطرح لکہا ہے کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بہائیون مین سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اوٹہاویگا جو کچہہ وہ تمہین کہے اوسکی سب سنو اگرچہ یہہ کتاب اعمال تصنیف لوقا ہے جو کہ حواری نتہا اور صرف پلوس اور پطرس کے تواریخ ہے اور فرقہ ولن ٹی ٹینس اور مار سیونی اور سویرنیس اور بعضی فرقہ منی کی نیس نے اوس کتاب کا انکار کیا ہے یعنی معتبر نہین جانا تو بہی انجیل سے مجھے اس پیشین گوئی کا لکہنا مناسب ہوا تاکہ یہود ونصاریٰ دونونکے سامہنے دلیل اور حجت ہو حضرت موسیٰ ع کے کلام مین یہہ عبارت زیادہ ہے تیرے درمیان سے (دیکہو استثنا ۱۸ باب ۱۸)

مگر خدا کی طرف سے جو حضرت موسیٰؑ کو ارشاد ہوا اوسمین عبارت مذکورہ نہین
ہے (دیکھو استثنا ۱۸ باب ۱۵) پطرس حواری کے کلام مین بہی جو استثناء ۱۸
باب ۱۵ منقول ہوئی اوس مین عبارت مذکورہ نہین ہے (دیکھو اعمال ۳ باب ۲۲)
اور استیفان نے اعمال ۷ باب ۳۷ مین جو اسکا ذکر کیا اوس مین بہی عبارت مذکورہ
نہین ہے اور نہ صرف یہی کہ انجیل مین توریت سے اتنی عبارت زیادہ ہے توریت
کے ترجمہ سیپٹواجنٹ مین بہی عبارت مذکورہ نہین ہے اس عبارت کی اصل حرف
یہہ دو حرف ہین یعنے خ م اور کاتبون کا قدیم زمانہ مین دستور تہا کہ سطر کے
آخر مین جو جگہہ رہجاے اوس مین دو ایک حرف لکہدیتے تہے تاکہ سطر بہر جاے پس جبکہ
یہہ دو حرف لکہے گئے تو اوسکی نقل کرنیوالون نے غلطی سے اونہین داخل متن کرلیا اور
چند مدت کے بعد وہ کتاب کے عبارت ہوگئی ۔ ڈاکٹر جوزف اکس صاحب مسیحی عالم کتاب
دخیرہ بیبل حصہ اول دفعہ ۳۰ مین لکہتے ہین کہ عہد عتیق کے نسخون مین کاتبون کا دستور تہا
کہ لفظ کے حصے نہین کرتے تہے اور سطرون کے آخر مین خالی جگہہ نہین چہوڑتے تہے بلکہ
وہ لوگ سطر کو کسی حرف سے پورا کردیتے تہے یا دوسرے لفظ کا اول حرف لکہدیتے
تہے اور پہر اوسکو دوسری سطر مین دوہراتے تہے یشعیاہ ۳۵ باب ۱ مین
اونکے لئے اسکی ایک مثال ہے انتہے
ایک بات اور ذکر کیے لایق ہے کہ استثناء ۱۸ باب ۱۸ مین ضمیر جمع غائب یعنی اون کے بہائیون
مین سے اور استثناء ۱۸ باب ۱۵ مین ضمیر واحد مخاطب ہے یعنی تیرے بہائیون مین سے مگر
اعمال ۳ باب ۲۲ اور ۷ باب ۳۷ سے بہی صیغہ جمع کا ثبوت ظاہر ہے جہان لکہا ہے کہ تمہارے
بہائیون مین سے علاوہ اسکے توریت مین اکثر جگہہ جمع کو واحد اور واحد کو جمع کرکے
لکہا ہے دیکھو استثناء ۱۸ باب ۷ و ۳۴ باب ۱۰ پس خدا نے حضرت اسحاقؑ کی نسل مین
جو نبوت قایم کی اوس مین حضرت موسیٰؑ اول بانی شریعت ظاہر ہوئی اور خدا نے حضرت

اسمعیلؑ کیواسطے بہی جو برکت کا وعدہ فرمایا تہا اوسیکے بموجب حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم آخر بانی شریعت ظاہر ہوئی بس جس برکت کا شروع حضرت موسیٰؑ سے ہوا تہا اوسکا تکملہ حضرت محمد مصطفے صلعم سے ہوا اور جس طرح حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نکال کر خدا پرست بنایا اسی طرح حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم عرب کو بتون کی پرستش سے نکال کر خدا پرست بنایا مگر حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ مین تو بنی اسرائیل حضرت موسیٰؑ کی شریعت پر عمل کرنیوالے توریت خوان اور خدا پرست تہے -

اگرچہ یہودی علما سمجہتے ہین کہ پیشین گوئی مندرجہ استثناء ۱۸ باب حضرت یشوع بن نونؑ کی بابت ہے لیکن چونکہ عیسائی علما یہہ خبر حضرت عیسےؑ کی بابت ثابت کرتے ہین پس اگر ایسا ہو تو یہہ خبر حضرت رسول اللہ محمد مصطفےؐ سے حضرت عیسیٰؑ کی نسبت زیادہ علاقہ رکہتی ہے کیونکہ اعمال ۳ باب ۲۰ و ۲۱ کا مضمون تو یہی ہے اور یسوع مسیح کو پہر بہیجے جسکی منادی تم لوگونکے درمیان آگے سے ہوئی (۲۱) ضرور ہے کہ آسمان اوسے لئے رہے اوس وقت تک کہ سب چیزین جنکا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیون کی زبانی شروع سے کیا اپنی حالت پر آوین (۲۲) کیونکہ موسیٰ نے باپ دادون سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بہائیون مین سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اوٹہاوے گا الخ - یہان سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے نزول سے پیشتر ایک نبی کا اوٹہنا ضرور ہے ٹامس اسکاٹ مفسر نے اعمال ۳ باب ۲۱ کے تفسیر مین لکہا ہے کہ وہ منتظر تہے کہ مسیح علیہ السلام جلد اسرائیل کی بادشاہت کو پہر قایم کرے گا اور جسطرح پیشتر اوس نے یہودیونکو بہ کیواسطے ہدایت کی اسیطرح یہودیونکے وسیلے اور قومون کو اسرائیل کے مذہب مین داخل کرے گا جسطرح موسیٰؑ نے نومریدون کو دین یہود مین داخل کیا -

ن سے شاید وہ منتظر تہے کہ مسیح آسمان سے پہر آئیگا اور زمین پر ایک جلالی بادشاہت

قایم کریگا اور تمام دشمنون کو ہلاک کریگا جس کا تمام نبیون نے ذکر کیا ہے اور یہہ بیشک
ہے کہ حواری بہت دنون بعد تک پنتکوست کے بہی مسیح کی تعلیم کو نہین سمجہے تہے یعنے
یہودیونکو رد کرینکے واسطی غیر قومون کو ہدایت کرنے اور پیشین گوئیان پوری ہونے کا مطلب
نہین سمجہے تہے انتہے — یہانسے ثابت ہوا کہ اگر حواریون نے پیشین گوئی مندرجہ استثنا ۱۸
باب کو حضرت عیسیٰ ع کی نسبت لکہا تو اس کا مطلب بہی بقول مفسر انجیل نہین سمجہے تہے
اور اگر اونہون نے سمجہہ لیا تہا تو اعمال ۳ باب ۲۱ سے ظاہر ہے کہ یہہ پیشین گوئی
اونہون نے حضرت عیسیٰ ع کے سوا کسی اور نبی کی نسبت بیان کی ہے
اس پیشین گوئی مین پہلی یہہ بات ہے کہ تمہارا خدا الہہ اور حضرت موسیٰ جس خدا کی پرستش کرتے
تہے وہ وحدہ لاشریک ہے نہ یہہ کہ صاحب تثلیث بس اوس خدا کے بہیجے ہوے نبی کی نشانی
بہی ہے کہ وہ موسیٰ کی مانند صرف توحید کی تعلیم دیتا ہو نہ عقیدہ تثلیث اور یہہ تمام دنیا میں
صرف دو ہی فرقون کا عقیدہ ہے یعنی امت موسوی اور امت محمدی صلعم کا پہر یہہ کہ تمہارے
بہائیون مین سے انتہے یعنے اولاد اسحاق ع یا بنی اسرائیل سے نہین بلکہ بنی اسمعیل ع سے
ہو کہ حضرت اسحاق ع کے بہائی تہے اور اگر بنی اسرائیل سے مراد ہوتی تو بہائیون کا
لفظ کہنے کی کیا حاجت تہی بلکہ صرف یہی کہنا کافی تہا کہ تم مین سے دیکہو گنتی ۲۰ باب ۱۴ مین
موسیٰ ع نے قادس سے ادوم کے بادشاہ کو ایلچی کے ہاتہہ یون کہلا بہیجا کہ تیرا بہائی اسرائیل یون کہتا ہے الخ پس جبکہ ادومی
بنی اسرائیل کے بہائی کہلاتے تو اسمعیل ع زیادہ تر اس قرابت اور برادری مین ممتاز ہین اور
اسیطرح استثنا ۲ باب ۴ مین بہی ہے پہر پیدایش ۱۶ باب ۱۲ مین بنی اسرائیل ہی
کے مقابل مین اولاد حضرت اسمعیل ع کا ذکر یون لکہا ہے کہ وہ اپنے سب بہائیون کے
سامہنے بود و باش کریگا انتہی اور پیدایش ۲۵ باب ۱۸ مین ہے کہ وے اپنے
سب بہائیون سے پورب طرف بسیرا کرتے تہے پس جن لوگون سے حضرت موسیٰ نے یہہ خطاب کیا
تہا وہ اپنی پیشین گوئی کے پورے ہونیکے وقت کہان تہے اسیطرح بہائیونکا لفظ سوا بنی اسرائیل کے

حقیقی بہائی نہ سمجھنا چاہیے یعنی جس طرح تمہین کے لفظ سے وہان تمہاری
اولاد مراد ہے اسیطرح بہائیون کے لفظ سے بہی چچازاد بہائی مراد ہین اور
عجب یہہ کہ دو جگہہ کتاب اعمال مین اسکا ذکر آیا ہے مگر کسیجگہہ تیرے درمیان کا لفظ
مذکور نہین ہوا اور نہ استثناء ۱۸ باب ۱۸ این جہان خدا کی طرف سے موسیٰؑ کو
خطاب ہے یہہ لفظ لکہا ہے باوجود اسکے اگر اس لفظ کو غیر محرف سمجہین تو
اس سے مراد یہی ہے کہ تیرے درمیان سے یعنی خداپرستون کی نسل سے مطلب
یہہ کہ اولاد ابراہیمؑ سے یا یہہ کہ خدا کی نسبت تمہارا ہی سا عقیدہ رکھتا ہوا وہ نبی
قایم ہوگا اور پھر انیسوین آیت مین جو مطالبہ کا لفظ ہے اس سے مراد دنیوی مطالبہ ہے
کیونکہ مطالبہ اخروی تو ہر نبی ہی انکار کرنیوالے کیلئے ضرور ہے بیشک یہہ دنیاوی مطالبہ یعنی انتقام وغیرہ صرف اسلامی
شریعت ہی کا ہے یہہ کہ اوسکی سبب سے قوانتہی بنی اسرائیل مین ہزارون نبی ہوئے اونمین سے کسیکے لئے بہی یہہ خصوصیت منسوب ہو سکتی
ہے کیونکہ جو اونمین نبی ہوتا تہا خواہ چہوٹا خواہ بڑا وہ اگلی شریعت ہی کا تابع اور جسکی نہین سنتے تہے تو دوسرا اوسکے بعد یا اوسکے ساتہہ ہی
نصیحت کرنے کو موجود ہوجاتا تہا چنانچہ چار سو سے زیادہ انبیا ایک وقت مین
موجود تہے ۲ تواریخ ۱۸ باب ۵ و ۶ و ۷ اور حضرت عیسیٰؑ کے ہم عہد بہی یوحنا
بپتسما دینے والا یعنی حضرت یحییٰؑ اور اور انبیا بنی اسرائیل تہے دیکہو اعمال
۱۱ باب ۲۷ مگر یہہ خصوصیت اوسیکی طرف منسوب ہے جو بنی اسمٰعیل یعنی بنی
اسرائیل کے بہائیون مین سے ہوا تا کہ یہودی اوسے اپنے بارہ فرقون سے علحدہ
سمجہہ کر انکار نکرین
پہر یہہ کہ میری مانند یعنی حضرت موسیٰؑ کی مانند پس حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے
سوا اور کوئی نبی موسیٰؑ کی مانند نہین ہوا جیسا کہ استثنا ۳۴ باب ۱۰ سے ظاہر
ہے جسکے بعینہ عبارت یہہ ہے دتبک بنی اسرائیل مین موسیٰؑ کی مانند کوئی نبی
نہین اوٹہا جس سے خداوند آمنے سامنے آشنائی کرتا انتہی چنانچہ قال اللہ تعالی

إنا أرسلنا إليكم رسولا شاهدا عليكم كما أرسلنا إلى فرعون رسولا (مزمل جزو ۲۹)

۱	حضرت نبی آخر الزمان صلعم نے جہاد کیا	جیسے حضرت موسیٰ نے جہاد کیا تہا خروج ۱۷ باب ۸—۱۶ و گنتی ۲۱ باب ۲۱ و ۲۵ اور ۳۱ باب استثنا اول باب ۴
۲	حضرت صلعم پر شریعت نازل ہوئی	جیسے حضرت موسیٰ پر خروج ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ باب استثنا ۱۲ باب
۳	حضرت صلعم قضائی فیصل کرتے تہے	جیسے حضرت موسیٰ خروج ۱۸ باب ۱۳—۲۶ اعمال ۷ باب ۳۵
۴	حضرت صلعم نے مدینہ مین ہجرت کی	جیسے حضرت موسیٰ مدیان میں خروج ۲ باب ۱۵
۵	حضرت صلعم نے معراج مین اکیلے خدا سے کلام کیا	جیسے حضرت موسیٰ نے طور پر خروج ۱۹ باب ۲۰
۶	حضرت صلعم نے چاند کو انگشت شہادت اوٹھا کر دو ٹکرے کیا	جیسے حضرت موسیٰ نے عصا اوٹھا کر بحر قلزم کو دو حصہ کیا خروج ۱۴ باب ۱۶ و ۲۱

اور یہہ عجیب بات ہے کہ دریا کو چاند سے مناسبت ہے چنانچہ سمندر چاند کی ترقی کے ساتھ جوش مین رہتا اور بڑہتا ہے لیکن اس سے رسول اللہ صلعم کا

رتبہ بلند ظاہر ہوتا ہے اور اسکے مقابل مین حضرت موسیٰؑ کی کمال فروتنی ظاہر ہوتی ہے یعنی جسطرح حضرت موسیٰؑ کا معراج طور پر تہا اور حضرت نبی اسلام علیہ الصلاۃ والسلام کا معراج عرش سے بہی بلند تر تہا اسیطرح حضرت موسیٰؑ کا یہہ معجزہ زمین پر ہوا اور حضرت صلعم کا یہہ معجزہ آسمان پر ہوا حضرت موسیٰؑ کو تو عصا کا سہارا تہا اور یہان صرف انگلی کا اشارہ تہا ب ؎ ہو اک جادہ ہمسر کہکشان کا تفاوت ہے زمین و آسمان کا ؛ اور چونکہ بعد حضرت موسیٰؑ کے حضرت صلعم نے یہہ معجزہ دیکہایا تو ضرور ہوا کہ بنظر امتیاز حضرت موسیٰؑ کے اوس معجزہ پر اسے تفوق ہو ؎ اولین نسخہ گرچہ جست نوشت ؛ آخرین بہتر از نخست نوشت ؛ یہی سبب ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر موسیٰؑ میرے وقت مین ہوتے تو میری پیروی کرتے جیسا کہ مشکوۃ مین دارمی سے منقول ہے بروایت جابر (اعجاز قرآن صفحہ ۱۴۴)

۷ حضرت صلعم کی انگلیون سے پانی کے سوت جاری ہوئی	جیسے حضرت موسیٰؑ نے چٹان سے پانی نکالا تہا خروج ۱۷ باب گنتی ۲۰ باب ۱۱ اول قرنتیون کا ۱۰ باب ۴
۸ حضرت صلعم نے اپنے بہائی یعنی حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ ۔ سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۶۵	اور کسی نبی نے اپنے بہائی کو بمنزلہ ہارون نہین کہا
۹ حضرت صلعم کی پشت مبارک پر مہر نبوت تہی	جیسے حضرت موسیٰؑ کے ہات مین ید بیضا خروج ۴ باب ۶ ان کے سوا اور کوئی پیغمبر ظاہری نشان نبوت کے ساتہہ

	نہین ظاہر ہوا
۱۰ حضرت صلعم نے کعبہ کے بت پرستون مین نشو نما پایا	جیسے حضرت موسیٰ نے فرعون کی صحبت مین اعمال ۷ باب ۲۲ خروج ۲ باب ۱۱
۱۱ حضرت صلعم باعیال تھے	جیسے حضرت موسیٰ خروج ۲ باب ۲۱ و ۲۲ اور ۱۸ باب ۶
۱۲ حضرت صلعم کے جانشین فرمان آئے	جیسے حضرت موسیٰ کے جانشین دیکھو یشوع کی کتاب اور قاضیون کی کتاب وغیرہ
۱۳ حضرت صلعم چالیس برس کی عمر مین نبی ہوئے	جیسے حضرت موسیٰ نے پورے ۴۰ برس کی عمر مین اسرائیلی کی مدد مین مصری کو مار ڈالا تہا اور پھر پورے چالیس برس کے بعد نبوت پائی اعمال ۷ باب ۲۳ و ۳۰ خروج ۷ باب ۷
۱۴ حضرت صلعم دنیا مین مدفون رہے	جیسے حضرت موسیٰ استثنا ۳۴ باب ۵
۱۵ حضرت صلعم یروسلم سے باہر نبوت کرتے رہے	جیسے حضرت موسیٰ دیکھو خروج سے استثنا تک
۱۶ حضرت صلعم نہایت حسین تھے سیر الاسلام باب اول صفحہ ۲۲ اور مقدمہ سیل صاحب صفحہ ۹ گبن صاحب مورخ نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم	جیسے حضرت موسیٰ اعمال ۷ باب ۲۰ خروج ۲ باب ۲

حسن مین مشہرۂ آفاق تہے از کتاب جان ڈیون پوٹ صاحب صفحہ ۱۶

۱۷ حضرت صلعم بڑے موحد تہے — جیسے حضرت موسیٰ استثنا ۳۳ باب ۳۹

۱۸ حضرت صلعم کے سنہ ہجری جاری ہوئے — جیسے حضرت موسیٰؑ کے مصری ہجرت کے سنہ جاری تہے گنتی ۳۳ باب ۳۸ اول سلاطین ۶ باب ۱ چنانچہ گنتی ۳۳ باب ۳۸ مین ہے کہ ہارون نے مصری ہجرت کے چالیسوین برس کے پانچوین مہینے کی پہلی تاریخ وفات پائی اول سلاطین ۶ باب ۱ مین ہے کہ مصر سے بنی اسرائیل کے نکلنے کے چارسو اسّی برس گذرے تہے الخ

۱۹ حضرت صلعم نے گلہ بانی کی — جیسے حضرت موسیٰؑ خروج ۳ باب ۱

۲۰ حضرت صلعم یروسلم سے باہر مدفون ہوئے — جیسے حضرت موسیٰؑ استثنا ۳۴ باب ۶

۲۱ حضرت صلعم نے کعبہ کے بتونکو توڑا — جیسے حضرت موسیٰؑ نے اوس بچہڑے وغیرہ کو خروج ۳۲ باب ۲۰ گنتی ۳۳ باب ۵۲

۲۲ جسطرح خدا نے قوم یہود کو دنیا کی تمام قومونسے جنکو حضرت موسیٰؑ کی معرفت اپنی وحدانیت کی تعلیم مین ممتاز فرمایا تہا — اسیطرح خدا نے مسلمانون کو یہود و نصاریٰ سے جنکو حضرت محمد صلعم کی معرفت برگزیدگی اور تعلیم توحید مین ممتاز فرمایا ہے اور کسی فرقے مین یہہ مطابقت اور امتیاز نہین ہے چنانچہ ابتک دوہی فرقے دنیا مین مختون مشہور ہین یہودی اور مسلمان اور فرقے والے اگر ختنہ بہی کرائین توبہی یہہ لقب انہین دونو فرقون کے لئے مخصوص ہے

۲۳ حضرت صلعم مین مطلق انسانیت تہی — جیسے حضرت موسیٰؑ مین محض انسانیت تہی —

۴۴ حضرت موسیٰؑ سے خدا پرستی کے لئے عبادتخانہ کا آغاز اور حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکا تکملہ ہوا چنانچہ بیت المقدس اور کعبہ شریف دونوں پر نظر کرو
اور آخر کو حضرت صلعم کے جانشین اوس وعدہ کے بھی وارث ہوئے جو خدا نے حضرت
موسیٰؑ سے ملک کنعان کی بابت کیا تھا اور آخر کو وہ مقام جسے خدا نے پسند کیا تھا اور
موسیٰؑ کو بتایا کہ اوسجگہہ خدا کی بندگی کیا کرین اسلامی مسجد بنائی گئی استثنا ۱۲ باب
۱۱ اول سلاطین ۹ باب ۳ دوسری تواریخ ۷ باب ۱۲۔
اب اگر کوئی کہے کہ ان مین سے بعضی مماثلتین ایسی ہین کہ جو اگرچہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت
مین نہین مگر حضرت موسیٰؑ اور اور انبیاء بنی اسرائیل مین تو ہتین ہے
اسکا جواب یہہ ہے کہ علماء عیسائی یہہ پیشین گوئی حضرت عیسیٰؑ کے حق مین سمجھتے ہ
کسی دوسرے اسرائیلی نبی کی طرف اسکا گمان نہین ہے ۔
پس اگر حضرت عیسیٰؑ مین یہہ مماثلت نہین تو حضرت نبی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کی
اسکا اطلاق کامل ہے اور چونکہ پیشین گوئی مین لکھا ہے کہ تمہارے بھائیون مین سے اگر
بنی اسرائیل سے مراد سمجھی جائے تو ضرور ہے کہ حضرت عیسیٰؑ مین ایسی مماثلت حضرت
سے ثابت ہو جس سے کسی دوسرے نبی کو علاقہ نہ ہے کیونکہ وہان انبیاءؑ کی کثرت کے
جسکا ذکر کرنا ضرور ہو اوسکی خاص پہچان بتلانا ضرور ہے تاکہ باہم امتیاز ہو جائے اور
مین تو صرف حضرت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے انکے لئے اس خصوصیت کی کچھ
نہین یعنی بنی اسمعیل مین بہت سے بھائی ایسے نبی نہ تھے جیسے نبی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام
بنی اسرائیل مین تو حضرت عیسیٰؑ کیطرح بہت سے نبی تھے ۔
پس حضرت عیسیٰؑ مین ایسی مماثلت چاہئے جو کسی دوسرے نبی کو حضرت موسیٰؑ سے نہ
معلوم ہوگا کہ خاص حضرت عیسیٰؑ کی واسطے یہہ پیشین گوئی ہے ۔
۴۵ یہودیون مین تین سالانہ عیدین ہین ایک عید فصح دوسری عید خیمہ تیسری عید

پنتکوست احبار ۲۳ باب صرف یہی تینون یہودی عیدین خاص خدا کے حکم سے تہین۔
اب بہی یروشلم مین ہیکل کیجگہہ مسجد اور عید فصح کیجگہہ عید الضحیٰ اور عید خیمہ کیجگہہ عید
الفطر اور پنتکوست کیجگہہ شبرات مقرر ہے عید الضحیٰ اور عید الفطر کی شباہت تو عید
فصح اور عید خیمہ سے ظاہر ہی ہے شب برات کو بہی پنتکوست سے کامل مشابہت ہے کیونکہ
پنتکوست کے دن خدا نے شریعت لکہہ کر حضرت موسیٰؑ کو دی تہی اسیطرح شب برات
کو قسمت بندگان الہی جناب الہی مین مرقوم ہوتی ہے — اسکے سوا یہودیونمین خلاف تمام
قومون کی پہلی رات پہرون کو شمار کرتے ہین اور اسیطرح مسلمانون مین بہی ہے لغت کتاب
مقدس صفحہ ۱۳۷ کالم ۲ یہودیون مین ایک اور عید پوریم بہی تہی جسے استر ملکہ بادشاہ بت پرست
فارس اردشیر نے مقرر کیا دیکہو استر کی کتاب مگر یہہ عید حضرت موسیٰؑ کے وقت مین نہتی
اسیطرح مسلمانون مین بہی عید نوروز کہ اعیاد مجوس سے اور شروع سال جلوس بادشاہ
بت پرست بکرماجیت ہے بعضے کرتے ہین
۲۶ حضرت موسیٰؑ کی اولاد اور کاہنون کی (یعنی ہارونکی) زیر حکم تہی دیکہو مفتاح الکتاب
صفحہ ۱۵ یہہ طرز بہی ہمارے پیغمبر خدا صلعم سے کمال مطابقت رکہتا ہے چنانچہ حضرات
خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے حال سے اس کا ثبوت ظاہر ہے۔
۲۷ عبرانیون مین مہینون کا انگریزون کے طور پر شمسی نہین مگر قمری شمار ہوتا تہا چنانچہ
اونکے مہینے ۲۹ اور ۳۰ دن کے ہوتے تہے دیکہو مفتاح الکتاب صفحہ ۵۲ و ۵۳ یہہ
دستور بہی صرف اسلامی دستور سے مطابقت رکہتا ہے چنانچہ سنہ ہجری کے
لحاظ کرنے سے اسکی مطابقت ظاہر ہے۔
۲۸ جسطرح حضرت موسیٰؑ کے رفیقون مین شروع مین حضرت یشوعؑ نے ملک
کنعان مین تصرف کیا اور خدا کے حضور قربانی گذرانی اسیطرح آنحضرت رسول خدا
صلعم کے اصحاب مین سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آخر مین وہان تسلط کر کے مسجد اقصیٰ

ہوا لیکن یعنی حضرت موسیٰؑ کے رفیق کے ہات سے اوس کا شروع اور حضرت خاتم الانبیا صلعم کے صحابی کے ہات سے اوسکا انجام ہوا۔

۲۹ چونکہ دنیا مین صرف تین ہی قومین خدا پرست گنی جاتی ہین یعنی یہود و نصاریٰ و مسلمان ان تینون قومون کی جو الہامی کتابین ہین اون کا شروع حضرت موسیٰ سے اور خاتمہ حضرت محمد مصطفےٰ سے ہوا ہو الاول و ہو الاخر کیونکہ اوس خدا کیطرف سے جو ابراہیمؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ کا خدا ہے اور کسی مذہب کے بانی نے کوئی کتاب نہین ظاہر کی فقط

۳۰ جو کتاب خدا نے حضرت موسیٰؑ پر نازل کی یعنی توریت اوسکا نام فرقان فرمایا اور جو کتاب حضرت محمد رسول اللہ صلعم پر نازل کی اوسکا بہی نام فرقان فرمایا اور کسی کتاب کا قرآن مین یہہ نام نہین ہے کما قال اللہ تعالیٰ جل شانہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاۗءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۭ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ یعنی اور البتہ ہم نے دیا موسیٰ اور ہارون کو الفرقان اور روشنی اور نصیحت خدا پرستونکے واسطے وہ جو غیب مین اپنے رب سے ڈرتے ہین اور گہڑی (یعنی قیامت) سے کانپتے ہین اور یہہ بہی ذکر مبارک ہے جسے ہمنے نازل کیا ہے پس کیا تم اوس سے انکار کروگے (سورہ انبیا آیت ۴۹) اس آیت مین کتاب موسیٰ کا نام الفرقان لکہا ہے از شہادت قرآنی مصنفہ ولیم میور صاحب چہاپہ لکہنو مطبع منشی نول کشور ۱۸۷۱ء صفحہ ۶۷ فصل ۲۶۳ اور اسی شہادت قرآن کے صفحہ ۴ و ۵۰۹ مین قرآن کی یہہ آیت بہی مرقوم ہے۔ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ یعنی اور جب ہمنی موسیٰ کو کتاب اور فرقان دیا

اور ہدایت پاؤ سورہ بقر آیت ۵۳ ولیم میور صاحب لکھتے ہیں کہ کتاب موسیٰ کو بعض
مقام پر الفرقان کے نام سے لکھا ہے اور یہی الفرقان اور مقامات پر قرآن کے معنی
میں بھی مستعمل ہوا ہے از شہادت قرآنی فصل ۸۰ اور قرآن مجید کو جہاں فرقان
حق تعالیٰ نے فرمایا اونمیں سے ایک آیت یہہ ہے وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ
مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ یعنے اور اوتاری اس سے پہلے
توریت و انجیل لوگونکی ہدایت کو اور اوتار افرقان (سورہ آل عمران) از شہادت
قرآنی فصل ۱۰۵ اور اسیطرح خدا نے توریت کا نام ذکر اور قرآن کا نام ذکر
قرآن مجید مین فرمایا چنانچہ سورہ نحل آیت ۴۳ مین ہے فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ
اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ الخ یعنے
پس پوچھو اہل ذکر (یعنے اہل کتاب اے یہود) سے اگر نہین جانتے ہو ساتھ صاف نشانیون
کے اور کتابون کے اور تیرے پاس بھی ہمنے ذکر (یعنے کتاب) بھیجا انتہی دیکھو شہادت قرآنی
فصل ۷۵ اور فصل ۴۹ کو بھی دیکھنا چاہئے جہان یہہ آیت لکھی ہے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ
مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ الخ ترجمہ اور بالتحقیق ہمنے ذکر یعنے توریت کے بعد زبور مین لکہا ہے سورہ
انبیاء آیت ۱۰۵

۴۱ قال اللہ تعالیٰ جل شانہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ
لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ
اَمْنًا وعدہ کیا اللہ نے اون لوگوں سے جو ایمان لائے ہین اور کئے ہین اونہون نے نیک
کام کہ ہر آئینہ خلافت بخشیگا اون کو زمین کی جسطرح پر کہ خلافت بخشی تہی اون لوگونکو
جو اونسے پہلے تہے اور قایم کردیگا اونکے لئے دین اون کا جسکو پسند کیا ہے
اوس نے اونکے لئے اور ہر آئینہ بدل دیگا اون کے لئے اون کے خوف کے بعد امن انتہی

یہاں پہلے لوگوں سے قوم موسیٰ مراد ہے جو حضرت موسیٰ کے بعد فرمان روا ہوئے
یعنی حضرت یشوع اور داود کے بعد سب سلاطین یہود۔ اسیطرح خلفاء اسلام
کو سلطنت ملی مگر حضرت عیسیٰ کے تین سو برس بعد تک کوئی عیسائی بادشاہ ہوا
تہا اور داود تین سو برس کے بعد بادشاہ ہوا داخل مملکت قوم موسیٰ نہیں ہے
یوں تو سیکڑوں برس کے بعد ہر قوم اقبالمند ہوتی رہتی ہے۔
اگر کوئی کہے کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ اے چہوٹے جہنڈ خوش ہو کیونکہ باپ کو
پسند آیا کہ بادشاہت تمہیں دے (لوقا ۱۲ باب ۳۲) تو باوجود سیکڑوں
برس تک عیسائیوں میں بادشاہ نہونیکے یہہ پیشین گوئی باطل ٹہرتی ہے اسلئے
عیسائیوں کو اوس پیشین گوئی کا نام بہی نہ لینا چاہئے۔

۲۳ مسلمانوں میں موافق رسم یہود کے کہ پسند خاطر اکثر ایشیا کے باشندوں کے
ہے مسجدوں میں ہر وقت نماز کے اور جب لوگ وہاں جمع ہوں عورتوں کا جانا منع
ہے از سیر الاسلام باب ۵ ترجمہ تیمر صفحہ ۲۰۸

۳۳ اور خدا نے حضرت موسیٰ کو شریعت جبل دی لوگوہ طور پر کیونکہ حضرت اسمعیل کی بشیر اعتنا ہم کرتی
تہا دیکہو پیدایش ۲۵ باب ۱۵ میہ بشارہ تہا کہ خدا کی شریعت کا جائے نزول بہی
پاک خاندان ہوگا کیونکہ توریت کہ جسکے معنی شریعت ہیں صرف حضرت موسیٰ پر نازل
ہوئے بالائی طور اور اونکے بعد سب انبیاء علیہم السلام اوسی شریعت موسوی پر عمل
کرتے تہے یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بہی دیکہو لوقا ۱۱ باب ۲۵ ــ ۲۸ متی ۲۳ باب
۲ وس لیکن آخر کو حضرت نبی آخر الزمان صلعم پر شریعت نازل ہوئی جو کہ قرآن میں ہے
پس خدا کی شریعت کا آغاز حضرت اسمعیل کے خاندان سے اور انجام بہی حضرت اسمعیل
کے خاندان میں ہوا اور اوس سے ثابت ہوا کہ شروع سے مصلحت ایزدی مقتضی
اسیکی تہی

۳۴ سوانح عمری عیسیٰ مصنفہ ایبان صاحب باب ۴ مین لکھا ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم بے پڑھے تھے جیسے حضرت موسیٰ از کتاب جان ڈیون پورٹ صاحب حاشیہ صفحہ ۱۰ مطلب یہہ کہ صرف یہی دو نبی علیہما السلام اُمّیِ محض تھے اور سب نبی پڑھے اور خاصکر حضرت عیسیٰ تو ضرور ہی پڑھے ہوئے تھے دیکھو لوقا ۴ باب ۱۶ و ۱۷ یشعیاہ نبی کی کتاب پڑھی

واضح ہو کہ یہہ سب مشابہتین شریعت کے سارے احکام کو بغیر شامل کئے ہوئے لکھین ہین ورنہ اگر انہین بھی شامل کرتے تو سینکڑون کا شمار ہو جاتا غرض کہ جسقدر مشابہتین حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم کو حضرت موسیٰ کے ساتھ تھین اتنی کسی اور نبی سے نہین اور نہ کسی اور نبی کو اسقدر مشابہتین حضرت موسیٰ سے ہوئین اور حضرت عیسیٰ کو تو حضرت موسیٰ سے کچھ بھی مشابہت نہ تھی کیونکہ حضرت عیسیٰ نے کبھی گھر [1] باقی نہین کی [2] اور حضرت عیسیٰ نے کبھی اسطرح فوج لیکر جہاد کرنیکا موقع نہین پایا جیسے حضرت موسیٰ نے [3] اور نہ حضرت عیسیٰ کی انجیل مین شریعت مرقوم ہے جیسے کہ توریت مین [4] اور نہ حضرت عیسیٰ کو قضایئے فیصل کرنے کا اختیار تھا (یوحنا ۸ باب ۱۱) [5] اور نہ حضرت عیسیٰ کے سنہ ہجری جاری ہوئے [6] اور نہ حضرت عیسیٰ صاحب عیال تھے [7] اور نہ حضرت عیسیٰ کی خوبصورتی ثابت ہے [8] اور نہ حضرت عیسیٰ چالیس برس کے بعد صاحب الہام ہوئے بلکہ چالیس برس حضرت عیسیٰ کی عمر بھی نہ ہوئی تھی [9] اور نہ حضرت عیسیٰ یروشلم کے باہر مدفون ہوئے [10] اور نہ حضرت عیسیٰ دنیا مین مدفون رہے [11] اور نہ حضرت عیسیٰ نے غیر قوم مین نشو و نما پایا جیسے حضرت موسیٰ نے فرعون کے گھر مین [12] اور نہ حضرت عیسیٰ کے پاس کوئی ظاہری نشان ثبوت تھا جیسے حضرت موسیٰ کے پاس ید بیضا [13] اور نہ حضرت عیسیٰ کے کوئی حوائج فرمان روا ہوئی جیسے حضرت موسیٰ کے جانشین حضرت یشوع وغیرہ [14] اور نہ

حضرت عیسیٰ نے کبہی بت شکنی کی اور نہ حضرت عیسیٰؑ کی قوم یا امت اوس
وعدہ کے ملک یعنی کنعان کے وارث ہوئے بلکہ اوسی زمانہ مین وہ ملک یہودیون
سے نکلکر رومیون کے قبضے مین آگیا تہا اور اب سینکڑون برسون سے مسلمانونکے
قبضے مین ہے اور نہ حضرت عیسیٰؑ ماں اور باپ دونون سے پیدا ہوئے جیسے کہ حضرت
موسیٰؑ اور نہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے کسی بھائی کو بمنزلہ ہارون کہا۔

اسیطرح اور بہی سب باتون مین حضرت عیسیٰؑ کو حضرت موسیٰؑ سے کچھ بہی مشابہت
نہ تہی۔ اور علماء عیسائی جو کہتے ہین کہ جسطرح حضرت موسیٰؑ نے پیتل کا سانپ
لکڑی پر لٹکایا اسیطرح حضرت عیسیٰؑ صلیب پر لٹکائے گئے تہے گنتی ۲۱ باب ۹
یوحنا ۳ باب ۱۴ و ۱۵ لیکن اگر ایسا ہوتا تو یہہ ایک مشابہت حضرت عیسیٰؑ کو اوس
سانپ سے ہوتی نہ یہہ کہ حضرت موسیٰؑ سے۔

پہر یہہ کہ اوس پیتل کے سانپ کو جس سانپ کے ڈسے ہوئے نے دیکہا چنگا ہوگیا تہا اور حضرت عیسیٰ
بالعقیدہ نصاریٰ خود ہی صلیب پر چنگا ہوگیا تہا وہ سانپ نیست و نابود ہوگیا اور حضرت عیسیٰؑ
اب تک زندہ موجود ہین وہ حضرت موسیٰؑ کے حکم سے نیزہ پر لٹکایا گیا تہا اور یہہ رومی
بت پرست کے حکم سے اب یہان حق و باطل کا تفاوت واقع ہوگیا۔

پس حضرت عیسیٰؑ کو اوس سانپ سے اگر کچھ مشابہت ہے تو اسیقدر کہ جس طرح اوس
سانپ کے پوجنے والے بت پرست گنے جاتے تہے دیکہو ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۴۹
سطر ۱-۹ اسیطرح حضرت عیسیٰؑ کے پرستار تثلیث پرست ہوگئے اور سب باتون
مین حضرت عیسیٰؑ کا حال اوس سانپ سے بالعکس تہا اور نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ
سانپ سے کہ بمحاورہ توریت شیطان اوس سے مراد ہے نسبت دینا صرف عیسائی
ایمان والون کی یہہ جرات ہے دیکہو پیدایش ۳ باب

پہر یہہ کہ حضرت موسیٰؑ تو دشمن مسیح اور چور اور بٹمار عیسائیون سمجہے جاتے ہین جیسے کہ

کلیسیا اسکے منٹ مین قول ڈٹین لوتھر وغیرہ کا لکھ چکا ہون تو حضرت موسیٰ کی مانند حضرت
عیسیٰ کو اس پیشین گوئی مرقومہ استثنا ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ اسکے لائق سے سمجھنا عیسائی سمجھ کی دوسری
خوبی ہے ۔ اسی سبب سے جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۹ مین فرماتے ہین کہ
اسلامی مذہب نصرانیت کے مذہب سے زیادہ صاف اور حضرت موسیٰ کے مذہب سے زیادہ پاک
معلوم ہوتا تھا انتہی پھر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۹ مین وہ لکھتے ہین کہ اسمین شک نہین معلوم
ہوتا کہ جن لوگون نے مذہب اسلام اور عیسائی دونون کی کتابونکو پڑھا ہوا ونہین بیشک یہہ شبہہ
ہوتا ہوگا کہ کونسا مذہب ان دونون مین صحیح ہے اور اونہین یہہ اقرار کرنا پڑتا ہوگا کہ مذہب
اسلام بہت عمدہ مطالب کیواسطے ایجاد کیا گیا ہے انتہی ۔
پھر بعضی علماء عیسائی کہتے ہین کہ جسطرح حضرت موسیٰ نے شریعت کی قوم کو تعلیم دی اسیطرح
حضرت عیسیٰ نے ایک باطنی شریعت کی بنیاد ڈالی (طلوع آفتاب صداقت) اگرچہ یہہ
ایک خیالی بات ہے کہ جسکا کچھ ثبوت نہین ہے اور نہ کوئی اسکا یقین کرسکتا ہے مگر اس قول کو
بھی اپنے وہ مضبوط نہین ہین کیونکہ شریعت موسوی کو تین قسم پر تقسیم کرتے ہین یعنی شریعت
رسمی اور شریعت ملکی اور شریعت اخلاقی اور کہتے ہین کہ شریعت اخلاقی کی اب بھی موجود ہے
(دیکھو تفسیر اسکاٹ صاحب متی ۵ باب ۱۹ پر) پس وہی شریعت موسوی تو رہی کوئی دوسری
شریعت باطنی حضرت عیسیٰ کیطرف سے کہان قائم ہوئی کیونکہ بقول علماء عیسائی شریعت اخلاقی
بھی تو شریعت موسوی کا ایک حصہ ہے تو بھی شریعت اسلامی کو شریعت موسوی سے زیادہ مطابقت
اور مناسبت ہے کیونکہ حضرت موسیٰ کی تینون طرح کی شریعت اہل اسلام مین موجود ہے
اور عیسائیون مین اگر اون کے قول کو مان لین تو صرف تیسرا حصہ ہے ۔
اسکے سوا شریعت باطنی مین وہ کونسی بات ہے جو شریعت ظاہری کا نتیجہ نہین ہے
یعنی یہہ کہ طہارت اور قربانی وغیرہ اب عیسائیون مین بیکار ہے تو حضرت عیسیٰ
نے یہہ کب کہا کہ ایسے کام کرنیوالا جہنم مین جائیگا بلکہ انہین انجیلون کے بموجب ایسے کامون

ہو گا جیسے دیکہو متی ۲۳ باب ۲۳ اور یہہ مسیح کی قربانی پر بہروسہ رکہنے والی شریعت موسوی
سے آزاد ہین تو یہہ عیسائیون کا ایک خاص عقیدہ ہوا اس شریعت موسوی کے مشابہت کیا
علاوہ یہہ مشابہت ہو کہ مخالفت ہے اور اگر یہی باطنی شریعت حضرت موسیٰ کی شریعت کا
تکملہ اور جواب ہے تو ہر رند اور بد اعمال شخص کہہ سکتا ہے کہ مین باطنی شریعت کہتا ہون ظاہری
شریعت موسوی کی اب کچھ حاجت نہین اس عیسائی شریعت کی آئین کیا تخصیص ہے اور
پولس وغیرہ نے بار بار شریعت موسوی کی کیون مذمت کی کیونکہ عیسائی بہی تو اوسی
شریعت کے تیسرے حصہ کو اپنی باطنی شریعت جانتے ہین دیکہو دون حکم توریت کے اور
اوسکے مقابل مین ۲ قرنتیون کا ۳ باب ۱۳ و ۱۴ اعبرانیون کا ۸ باب ۱۰ وغیرہ - اس سے ظاہر ہے
کہ اگر باطنی شریعت اوس ظاہری شریعت موسوی کے مقابل مین ہے تو یہہ نتیجہ اوس ظاہری
شریعت کا ہی ہوا اور مسلمان جو ظاہری شریعت کی تکمیل کرتے ہین اونہین ترقی کر نیوالی اور کمال
غایت اور نتیجہ اور تکمیل سے بہی کامیاب ہین متی ۵ باب ۱۷ - ۲۰ لہم لیکر ۱ و ۲
بہی کو شریعت موسوی سمجھی کہ یہہ ظاہر و باطن دونون طرح سے ۔ شریعت موسوی
پر ہین متی ۱۹ باب ۲۴ و ۲۶ اور نہ صرف تکمیلی شریعت بلکہ بیسیون باتون مین حضرت
نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پورا مشابہت ہے
اور حضرت عیسے کو کسی ایک بات مین بہی خصوصیت نہین ہے اور ان باتون کی تصدیق کیلئے
عیسائی علما کو چاہیے کہ اہل اسلام کی دینی معتبر کتابونکو دیکہین کہ توریت اور انجیل کے ظاہری اور
باطنی تعلیمون مین سے ایسی کون بات ہے جو اون کتابون مین نہین ہے اور مسلمانون میں کسی کو
ایسے بدخصم کا نالائق چال چلن دیکہکر اسلام کی پاکیزگی پر شک نہ لائین -
پادری عماد الدین عیسائی اپنی تحقیق الایمان کے صفحہ ۵۹ و ۶۰ مطبوعہ مطبع آفتاب پنجاب
لاہور ۱۸۶۶ء مین لکہتے ہین کہ مولوی رحمت اللہ اور آل حسن جو احکام
موسیٰ سے تشبیہ دیتے ہین یہہ محض غلط ہے کیونکہ وہ سب احکام جو محمدی تعلیم مین مذکور ہین

اب موسیٰ ہی کی شریعت ہے اور توریت ہی سے انتخاب ہوکر خواہ عمدًا
خواہ تورداً قرآن میں لکھے گئے ہیں یہہ تشبیہ موسیٰ سے نہیں ہوسکتی تشبیہ کمالات
مین دینا چاہئے پس دیکھو کہ کمالات میں موسیٰ کی مانند محمد صاحب ہیں یا حضرت
عیسیٰ ہیں موسیٰ جب پیدا ہوئے تو بچونکو فرعون نے مارا مسیح جب تولد ہوئے
ہیرود نے بیت اللحم کے لڑکون کو قتل کیا موسیٰ چالیس دن پہاڑ پر ہونکہار ہا
مسیح بہی چالیس رات دن پہاڑ پر ہونکہا موسیٰ کا منہہ خدا کے جلال سے چمکنے لگا مسیح کا
چہرہ بہی خدا کے جلال سے چمکنے لگا پہر موسیٰ ایک جسمانی شریعت لایا مسیح اوس سے
بڑہکر خدا کا فضل اور روحانی شریعت لایا موسیٰ نے عجیب وغریب معجزے
دکہائے مسیح نے اوس سے زیادہ عجیب معجزے دیکہائے الغرض کمالات ذاتیہ میں
مشابہت درکار ہے انتہے یہہ تین چار مشابہتیں جانین کتنے فاقہ کرکے اور خون جگر
کہاکر پادری عماد الدین صاحب نے پیدا کر پائیں ہونگی لیکن ایسے لوگ جو صرف
توریت وانجیل کا نام سنکر اپنے قابلیت دیکہلانے کے لئے غل مچاتے یہہ صرف عیسائی
دینکی بدنامی کرنیوالے ہیں کیونکہ اس سے بعضے لوگ سمجہتے ہیں کہ ہندوستان میں
وہی لوگ عیسائی ہوتے ہیں جنکو کچہہ لیاقت نہیں ہے پہلے عماد الدین کو کچہہ
توریت وانجیل کسی پادری سے پڑہنا چاہئے کہ حضرت موسیٰ کے تولد سے بیشتر فرعون
نے کل بنی اسرائیل کے بچونکو قتل کیا تہا اور اوسکا ارادہ یہہ تہا کہ اس تدبیر سے
حضرت موسیٰ کو قتل کرے بلکہ حضرت موسیٰ کی تولد سے (توریت کے بموجب) وہی کسی طرح کا خطرہ بہہ
تہا صرف اسلئے نرینہ اولاد کو دریا میں ڈبونیکا اوسنے حکم دیا تاکہ بنی اسرائیل
کی قوم کثرت پاکر بغاوت نکرے پس جو بچے کہ پیدا ہوچکے تہے اونہیں دریا میں
بہی ڈالنے کا حکم نہیں کیا بلکہ یہہ حکم دیا کہ اوسمین جو پیدا ہوا وسے دریا میں
ڈالدو اسلئے یعنے پیدا ہونیکے وقت نہ یہہ کہ جو اتنک پیدا ہوچکے اور دو چار مہینے

یا برس دو برس کے ہون دیکھو خروج اول باب ۹-۲۲ از روضۃ الصفا مرزا پور ۱۸۵۰ع ہان راجہ کنس نے البتہ کنہیا جی کے قتل کے ارادہ سے بچونکو مار ڈالا تہا مگر یہان بہی مشابہت نہین ہو سکتی کیونکہ اوسنے کنہیا جی کے تولد سے پیشتر یہہ قتل کیا تہا اور مسیح کے تولد سے قریب دو برس بعد ہیرودیس نے دو برس تک کے بچونکو قتل کیا تہا متی ۲ باب ۱۶ پس حضرت موسیٰ کے تولد سے پیشتر فرعون نے تمام اسرائیلی بارہون فرقونکے بچونکو پانی مین ڈوبانیکا حکم دیا تہا اور حضرت عیسیٰ کے تولد کے قریب دو برس بعد ہیرودیس نے اون بارہون فرقونمین سے ایک فرقے کے صرف تہائی جو تہائی بلکہ اوس سے بہی بہت کم یعنے صرف ایک گانون بیت اللحم اور اوسکے گرد نواح کے بچونکو قتل کروایا چنانچہہ پادری عماد الدین بہی اپنے ہدایت المسلمین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ع صفحہ ۲۲۴ مین لکہتے ہین کہ بیت اللحم ایک چہوٹی سی جگہہ تہے جسکے اندر معہ گرد نواح کے دو ہزار کے قریب باشندے ہونگے اور کل بچے پچاس کے قریب قریب مارے گئے تہے ایسا تہلکہ بہی تہا جسکو ہر ایک مورخ لکہتا نتیجے فرعون کو حضرت موسیٰ کے پیدا ہونیسے تجہہ خطرہ نہتا اور ہیرودیس نے صرف حضرت عیسیٰ کو قتل کرنیکے ارادہ سے یہہ کام کیا وہان پہلے اس کام کے لئے دائیونکو فرعون نے حکم کیا تہا اور یہان دائیونکا نام بہی نہین ہے اور ایسے واقعات تو دنیا مین بارہا ہوتی رہتے ہین کیا یہہ قتل خدا کے حکم سے مسیح کا حال موسیٰ سے مطابق کرنیکو ہوا تہا استغفر اللہ یہہ تو ایک شیطانی حرکت تہی اس سے مشابہت ڈہونڈہنا عماد الدین ہی کا کام ہے پہر یہہ کہ یہہ قتل ہیرودیس کے عہد کا کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتا یوسیفس نے جو بڑا لکہنے والا حال ہیرودیس کا ہے اس قتل کا حال نہین لکہا اور اسیطرح نہ کسی عالم یہود نے جو بڑے خواہان بنانا

ہیرودیس کے تہے اسکا ذکر کیا ہے اگر سچ ہوتا تو ضرور یہہ لوگ سب لکہے ترتے
عمادالدین نے بہی اپنے ہدایت المسلمین صفحہ ۲۲۴ مین ان باتونکا اور اسکا
بہی کہ یوسیفس وغیرہ نے یہہ بیان فروگذاشت کیا صاف اقرار کیا ہے اور یہہ
بہی کہ والٹر نے بہی سترہوین صدین مین یہہ اعتراض کیا ہے باوجود ان باتونکے
عمادالدین ایک کافی دلیل اس اطفال کشی کی بیان کرتے ہین کہ متی نے ۳۸ء
مین انجیل لکہکر کلیسیا مین جاری کر دیے اوسوقت کے لوگون نے متی کو کیون
نہین جہٹلایا انتہے لیکن عمادالدین کو پہلے کسی عیسائی سے یہہ بات پوچہہ رکہنا چاہیے
کہ علماء عیسائی نے متی کی عبرانی انجیل کے تصنیف کا زمانہ ۳۸ء گمان کیا ہے نہ
اس انجیل مروجہ کا اگر اسے کوئی مان بہی لے تو وہ عبرانی ۳۸ء والی انجیل کہان ہے
دوسرے یہہ کہ یہہ کیونکہ معلوم ہوا کہ متی کو اوسوقت لوگون نے نہین جہٹلایا تہا
اور چالیس دن روزہ کے بابت عمادالدین صاحب کو کسی پادری صاحب سے
پوچہنا چاہیے کہ کسی اور نبی نے بہی سوا مسیح اور موسی علیہما السلام کے چالیس دن
روزہ رکہا تہا یا نہین اور اتنا تو مین بہی بتا سکتا ہون کہ موسیٰ نے چالیس دن
روزہ رکہا تہا خروج ۳۴ باب ۲۸ اور الیاس نے بہی اول سلاطین ۱۹ باب
از رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۷ متی ۴ باب ۲ پہر مسیح علیہ السلام کو اسمین
خصوصیت کیا ہوئی بلکہ حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو البتہ خصوصیت ہے
کہ اتنک سیکڑون ہزارون مومنین اسلام چلے کہیچتے اور چالیس چالیس دن صوم
رہتے ہین اور سوا اسلام کے یہود و نصاریٰ مین تو اس چلے کشیکا نام تک نہین ہے
اور انجیل مین تو لکہا ہے کہ مسیح چالیس دن بیابان مین شیطان سے آزمایا گیا۔
متی ۴ باب ا و ۲ مگر عمادالدین بزبردستی حضرت موسیٰ سے مشابہہ کرنیکے لئے
پہاڑ کو قایم کرتے ہین تہہرین ایسی سمجہہ پر معلوم ہوتا ہے کہ عمادالدین نے پہاڑ بہی چہنا تک بہی

انجیل اچھی طرح نہین دیکھی ہیں حضرت موسیٰؑ پہاڑ پر صایم تھے اور حضرت
عیسےٰ بیابانمین حضرت موسیٰؑ دو دفعہ پہاڑ پر صایم رہے خروج ۳۴ باب ۲۸
اور ۲۴ باب ۱۸ اور حضرت عیسےٰ بیابانمین صرف ایکدفعہ وہ خدا کے حضور
مین حاضر تھے یہہ شیطان سے آزماے جاتے تھے اور تو بہی عماد الدین صاحب
کا باوجود ایسی شیطانی مشابہت کے مسیحی ایمان باقی ہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ
عماد الدین صاحب بڑے فخر سے مسلمانونکو سکہلاتے ہین کہ تشبیہ کمالات میں
دینا چاہیے (تحقیق الایمان صفحہ ۵۹ سطر ۱۳) اچھی کمالات حضرت عیسےٰ کے
ڈہونڈہ کر نکالے وہ ہنوز کمالات ہی نہین جانتے کہ کسے کہتے ہین تشبیہ کمالات میں
تو تب معلوم ہوتی کہ جب حضرت موسیٰ کا تثلیث مین سے کوئی ایک ہونا اور صلیب پر
کہیچا جانا ثابت کرتے اور بغیر اسکے جو مسیح کو موسیٰ سے مشابہہ ٹہراتے ہین تو ثابت ہوا کہ مسیح نہ
اقانیم ثلاثہ میں سے ایک اقنوم رہا اور نہ مصلوب ہوئے لیکن مستور ہیں تو یہہ عیسائی
مذہب ہی بالکل باطل ہوا جاتا ہے اور چہرہ کا چمکنا یہہ مطابقت ہے پیغمبر کا خوشی اور غضب وغیرہ
بعض حالتومین چہرہ چمکنے لگتا ہے اور حضرت رسول اللہ صلعم کا تو بار بار خوشی
وغیرہ کے وقت چہرہ چمکنے لگتا تہا مگر اس سے بڑہ کر یہہ کہ حضرت صلعم خود شمع عرفان
حقیقی تھے پس پشت بہی حضرت کا نور نظر ویسا ہی تہا جیسا کہ سامنے یہہ اسی
سبب سے کہ حضرت صلعم نور مجسم تھے چنانچہ اس نور مجسم ہونیکے ثبوت میں بہت
سے دلایل اہل اسلام میں موجود ہین صحیح مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا
یا فلانُ الا تُحسن صلاتک الا ینظر المصلی اذا صلی کیف
یصلی فانما یصلی لنفسہ انی لا ابصر من ورائی کما ابصر من بین یدی
یعنے اے فلانے تو کیون نہین اپنے نماز خوبی سے پڑہتا کیون نہین دیکھتا نمازی جب نماز
پڑہتا ہے کہ کسطرح پڑہتا ہے سو وہ تو اسنے بہلے کیواسطے پڑہتا ہے مقرر مین دیکھتا ہون

اپنے پیچھے جیسا اپنے آگے سے دیکھتا ہوں (مشارق الانوار باب یا حدیث ۱۰۱۴) اور اسیطرح باب ۱۵ حدیث ۱۰۳۹ مین صحیح مسلم سے منقول ہے کہ انس ایُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ اِمَامُکُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِیَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ اَمَامِیْ وَمِنْ خَلْفِیْ الخ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اے لوگو مین تمہارا امام ہون مجھسے آگے رکوع نکیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ سلام پہیرنا اسواسطے کہ مین دیکھتا ہوں اپنے آگے سے اور پیچھے سے الخ اور شریعت کی باتوں مین جو اسلام کو توریت سے مطابقت ہے اسکی بیان کی حاجت کیا ہے اگر لکھوں تو سارے توریت نقل کرنی پڑے اسلئے مین نے بالکل وہ باتین نہین لکھین۔

۵

اب رہے معجزات سو اہل ایمان ان باتونکو خوب جانتے ہین اور ہر نبی صاحب معجزہ ہوتا ہے اسمین کس کس سے حضرت موسیٰ کو مشابہت دینا چاہئے لیکن ایک مشابہت مسیح ع کی موسیٰ سے اور باقی رہگئی کہ وہ عمادالدین کے بہی فرشتون کو نہ سوجہی اگرچہ وہ بہی شیطانی ہے یعنے یہہ کہ شیطان مسیح کو ہیکل کے اونچے مکان پر لیگیا جیسے موسیٰ کو خدا نے پہاڑ پر بلایا تہا اور جسطرح قوم کی گوسالہ پرستی کے سبب خدا نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ اب نیچے جا اسیطرح شیطان نے مسیح سے کہا کہ آپکو نیچے گرادے مولوی عمادالدین صاحب کو عیسائی ہوئے اتنی مدت گذری اور ابتک مسیح کے یہہ پیشین گوئی نہین کسی نے نہین بتائی

کہ کیا ابن آدم آکے زمین پر ایمان پاویگا لوقا ۱۸ باب ۸ سب عیسائی جانتے ہین یہہ پیشین گوئی صرف عیسائیون ہی کے حق مین مسیح نے فرمائی ہے

طامس اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہے کہ
غالبًا ہمارے خداوند کی یہہ مراد تہی کہ جسوقت وہ (یعنے مسیحؑ) آیا چرچ کے
پہر انیکو اور بدلا لینے کو اپنے لوگون کا ظالم یہودیون سے تو وہ پاویگا بہت کم ایمان
زمین پر بعضے خیال کرتے ہین کہ بڑا غلبہ بیدینی کا ہوجائیگا پیشتر اسکے کہ مسیح آوے دنیاکا
انصاف کرنیکو انتہے دیکہو تفسیر اسکاٹ چہاپہ نیویارک ۱۸۱۲ء جلد ۵ اس آیت سے
صاف ظاہر ہے کہ عیسائیون کے عقاید بالکل بگڑتے جاتے ہین اور حضرت عیسےٰ م
کے آنے یعنے قیامت تک کوئی بہی سچا عیسائی جو حضرت عیسٰیؑ کا حقیقی پیرو اور
صحیح تعلیم پر عمل کرنے والا ہو باقی نرہیگا اگرچہ بظاہر دین عیسوی کے روز بروز ترقی
ہوتے جاتے ہے تو بہی صحیح عقیدہ مین کمال تخالف اور تجاہل واقع ہوتا جاتا ہے
یہانتک کہ قیامت تک بالکل عیسائی مذہب صرف نام کو اس پیشین گوئی کے موجب
رہجائیگا چونکہ لوقا ۱۸ باب ۸ مین یہہ پیشین گوئی علحدہ ۸ آیت مین ہونی چاہیئے تہی لیکن
آیتون کی ترتیب دینے والے نے ایسا نہین کیا اور یہہ صرف اسلیئے تاکہ یہہ مضمون
خوب صاف نہ معلوم ہونے پاوے تو بہی اہل انصاف کی نظر سے یہہ بات چہپی نہین رہسکتی
پہر یہہ کہ متی ۲۴ باب ۱۲ مین مسیحؑ فرماتے ہین کہ بیدینی کے بڑہ جانے سے بہتون کی
محبت گہٹ جائیگی انتہے طامس اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے اس آیت کی تفسیر
مین لکہا ہے کہ اگرچہ جاری ہوگی بے انصافی ظلم اور سب طرحکی برائیان ہونگی
بے محبت کہونیگی اپنی صریح حمیت واسطے کسی سبب کے اور کہوئینگے پیار بہائیونکا اور ہونگے
کشیدہ اونسے اور ڈرینگے مہربانی ظاہر کرنے سے تو بہی کچہہ رہینگے ثابت قدم انہیکا
لیکن یہہ ثابت قدم رہنا صرف عیسائی مفسر کیطرف سے رعایت ہے خلاف
مطلب آیت کے چونکہ اب قیامت کا قرب اور دین عیسوی مروجہ حال ترقی پر ہے
اب نہین معلوم کہ یہہ بیدینی کی ترقی ہے یا دینداری کی

رسالہ شریف نسبتین مطبوعہ امریکن مشن پریس لکھنؤ باہتمام پادری ادا حب صاحب ۱۸۷۶ع
مصنفہ پادری رجب علی مین لکھا ہے پہلی نسبت موسی کے پیدائش پر بہت سے لڑکے
مصر مین فرعون نے ہلاک کرائے یسوع کے ظہور کے وقت یروشلیم مین بیشمار لڑکونکو
ہیرودس نے مروایا انتہی (صفحہ ۱۲) اسکا جواب پادری عماد الدین کے قول کے رد مین
دیکھو لو ادہر پادری عماد الدین تو لکھتے ہین کہ کل پچاس لڑکے قتل ہوئے تھے اور آپ اونہین
بیشمار بتاتے ہین اس سے ثابت ہوا کہ آپ حساب دان بھی بڑے ہین دوسری نسبت
موسیٰ چالیس دن رات تک سینا پہاڑ پر بھوکھا پیاسا خدا سے ہمکلام رہا ایسا ہی یسوع مسیح چالیس
دن رات تک بھوکھا پیاسا بیابان مین رہا لیکن محمد مین یہہ مناسبت نہین پائی جاتی بلکہ اسکے
برخلاف عربی کتابون سے ظاہر ہوتا ہے کہ محمد کو مرگی کا آزار تھا (ایضاً) ج اگرچہ حضرت صلعم کو تو مرگی کا
آزار نہ تھا لیکن شریف نسبتونکے مصنف کا دیوانہ پن سب پر ظاہر ہو گیا اگر سچے ہو تو وہ کونسی عربی کتابین ہین یہہ پادری صاحب
پر ظاہر ہوا ان کتابونکا صفحہ سطر پادری صاحب بتا سکے تو صرف نام ہی اونکا بتا دیا ہوتا
تیسری نسبت موسیٰ کاہن بنا اور بھی بادشاہ۔ یسوع مسیح بھی سردار کاہن بلکہ اوس سے
زیادہ درجہ رکھتا تھا جیسا کہ الٰہی کلام سے ظاہر ہے کہ کیونکہ ایسا سردار کاہن ہمارے لائق
تھا جو پاک اور بے عیب اور گنہگارون سے جدا اور آسمانون سے بلند ہے الخ (صفحہ ۱۳) ج
پادری صاحب نے حضرت عیسیٰ کی کہانت کا دعوی جس کتاب کے آیت کے موجب کیا ہے اس
بیوقوفی کے دعوے سے اوس کتاب کو بھی بے اعتبار کیا کیونکہ سب جانتے ہین کہ حضرت
عیسیٰ نے کبھی ایک دفعہ بھی ہیکل مین کہانت نہین کی نہ یہودہ کا کاہن کہان سے ہو گئے پس
پادری صاحب جو خود بہک گئے اپنے ساتھ کتاب کو بھی جھوٹھا ٹھہرایا اور چونکہ عبرانیون کے
۷ باب کے ۲۶ آیت ہے اور انجیل مین وہ خط اب تک کسی عیسائی عالم کو ثابت نہین کہ کسکی
تصنیف ہے اسی جہت سے بیبل چھاپہ لندن ۱۸۶۹ع مین اوس خط کے شروع مین
برخلاف اور سب خطونکے مصنف کا نام ندارد ہے اسی شرم کے سبب پادری صاحب

پادری صاحب وہان نہ لکہہ سکی کہ وہ آیت کس کتاب کی ہے
چوتھی نسبت موسی اگرچہ اولاد آدم ہونیکے سبب اور بہی بعض فعلون سے گنہگار تہا
مگر قصور معاف ہونیکے جیسے اور نازل ہونے وحی کے ایک طرحکے گناہ سے پاک تہا اور بے
عیب - یسیح ہر قسم کے خطا سے مبرا اور پاک تہا برخلاف اسکے محمد گنہگار تہا جیسا کہ سورہ
والضحی مین ہے کہ ووجدک ضالاً فہدی یعنے پایا تجکو ای محمد گمراہ
اور ہدایت کی الخ (صفحہ ۱۴ و ۱۵) ج اگر حضرت موسیٰ پاک اور بے عیب تہے تو پہلا نامہ
یعنے توریت موسیٰ عیسائیون کے نزدیک کیون عیب دار ہوگئے اور اولاد آدم ہونیکے سبب
اور بہی بعض فعلون سے بقول پادری خوش اعتقاد اگر حضرت موسیٰ گنہگار تہے تو ابن آدم
یعنے حضرت عیسے کیا اولاد آدم نتہے جو ہمیشہ آپکو ابن آدم کہتے رہے ایک طرحکے گناہ سے اگر
حضرت موسیٰ پاک تہی تو دس طرحکے وہ کون سے گناہ مین جنکی نسبت ناپاک رہے کیا چور
اور بٹ مار ہونیکے سبب جسکا ذکر انجیل یوحنا ۱۰ باب ۸ مین ہے اور سورہ والضحی کی
اوس آیت کا مطلب علماء اسلام نے بیسیون طرح سے پادریون کو سمجہا دیا ہے بار بار
اونکا اعادہ کرنا لاحاصل ہے خلاصہ یہہ کہ قرآن کے کسی مفسر نے پادری صاحب کے
حسب مراد اوس آیت کی تفسیر نہین کی ہے پہر پادری صاحب کے خام خیالی کا کیا اعتبار اور
میری طرف سے مختصر جواب یہہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نبوت پانیسے پیشتر الہام الہی سے
ناواقف تہے جیسے کہ حضرت موسیٰ اوس مصری کو مارنیکے وقت (خروج ۲ باب ۱۲)
اور بعد اسکے واقف ہوے جیسے حضرت موسیٰ جہاڑی کے پاس (خروج ۳ باب ۴)
پانچوین نسبت موسیٰ سے کیسی کیسی عجیب و غریب معجزے صادر ہوے الیسوع مسیح سے
معجزے صادر ہوئے محمد سے ایک معجزہ بہی صادر نہین ہوا الخ (صفحہ ۱۶)
ج سب نبی صاحب معجزے ہوتے ہین اور حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا
ذکر کلیسا ۱۰ مین دیکہنا چاہئے - **چہٹی نسبت** موسی سے شجریان توریت مین

لکہی گئی ہین جیساکہ پیشین گوئی منسوب بہ ادم و ابرہام و یعقوب و یہودا شبوت مین دیکہو پیدایش ۳ و ۲۲ و ۲۶ و ۲۷ و ۴۹ باب اور ایسا ہی یسوع مسیح سے بہت سی پیشینگوئیان و پیشخبریان ظاہر ہوئین چنانچہ روح القدس کا نازل ہونا حواریون پر یوحنا ۱۶ باب کو دیکہو اور ثبوت اس پیشخبری کا اعمال ۲ باب مین ملاحظہ کرو اور یہی پیشینگوئی انجیل کی منادی کے بارہ مین کہ تمام جہان مین کیجائیگی مرقس ۱۳ باب سے ثبوت اسکا ظاہر ہے کہ دنیا مین کوئی ایسا ملک نہین کہ جہان انجیل کے وعظ نہین سنائی جاتے اور خدا کی قدرت سے واسطے پورا ہونے اس پیشین گوئی کے انجیل آجکی زمانہ تک قریب دو سو زبان مختلف مین ترجمہ ہوچکی ہے اور ہمارے زیرک اور فہیم اور عقیل پادری ایس نولس صاحب نے اس امر کو اپنی کتاب اصول عقاید مذہب مسیحی مین بخوبی تحقیقات کرکے لکہا ہے اور پہر پیشینگوئی یسوع مسیح کی ایک جہوٹہی نبی کے ظاہر ہونے مین متی کے ۲۴ باب کو دیکہو ثبوت اسکا ظہور محمد کا ایک جہوٹہا نبی تہا بخوبی ہوگیا کیونکہ اوس سے پیش خبری کا ظاہر ہونا تو درکنار رہا۔ جابجا قرآن مین نفی پیشین گوئی کی پائی جاتی ہے جیساکہ سورۃ الاعراف مین درج ہے وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ یعنے اگر مین غیب کی بات جانتا تو البتہ مین بہلائی بہت کرتا اور برائی مجہکو نہوتی الخ صفحہ ج رسول اللہ صلعم سے پیشین گوئیان ہی کلیسا امین دیکہاجا ہے اور پیشین گوئی منسوب بہ آدم و ابرہام و یعقوب و یہودا کو آپنے کیا ہی کامل طور پر ثابت کردیا ہے جو بڑے دلیری سے یہہ سب نام لکہدی اب مولوی آل حسن صاحب کی نسبت جو آپنے سب گستاخانہ بیوقوفیان ظاہر کرکے صفحہ ۲۹ - ۳۱ زہر اگلا ہے وہ سب آپ ہی پر صادق آگئین کہ بے ثبوت ایسا دعوی کرنا کمال مکاری اور بیحیائی ہے اور حضرت عیسے سے بہی پیشین گوئیان انجیل مین ہین مگر پادری صاحب تو اونمین سے ایک کا ہی مطلب علاقہ نہین سمجہتے یوحنا ۱۶ باب کے پیشین گوئی کے ثبوت مین

اعمال ۲ باب کا آپ نشان دیتے ہین حالانکہ اوس باب مین کہین نہین لکہا ہے
کہ یہہ دہی پیشین گوئی پوری ہوئی جو یوحنا ۱۰ باب مین مرقوم ہے پہر اعمال ۲ باب سے
اوسکا ثبوت کیونکر ہوا یہہ تو ایسی صریح بات ہے کہ پادری صاحب بہی باوجود کمال خرابی
عقل کے فوراً اسے سمجہہ سکتے ہین پہر یہہ جو لکہا ہے کہ تمام جہان مین انجیل سنائی جائیگی
سو یہہ بہی جہوٹہہ ہے افغانستان اور تبت اور تاتار اور ترکستان اور ایران اور شام اور
عرب اور زنجبار اور برما اور سیام وغیرہ مین انجیل سنانیکا نام تک نہین ہے اور جہوٹہے
نبی سے مراد جو رسول اللہ صلعم آپ سمجہتے ہین یہہ پادری صاحب کی دوسری بیوقوفی ہے
متی ۲۴ باب مین عیسائی پادریونکا ذکر ہے اور اگر یہہ نہون تو حضرت حواریون کے
زمانہ کے یہہ آیت خبر دیتی ہے اس عقل کے دشمن نے یہہ خیال نکیا کہ متی ۲۴ باب مین
بربادی یروشلم کا ذکر ہے اوس وقت کے جہوٹہے نبی ہم عہد حواریین کے سوا اور کون ہو سکتے
اور انجیل کے کسی قدیم مفسر نے اس جہوٹہے نبی سے غیر عیسائی مراد اسوقت تک لی ہو تو اوسکا
قول کیون نہ لکہہ دیا واہ رے جہوٹہے دلیری آپکی لیاقت پر شریف نشین تصنیف کرنے
بیٹہے تہے اگر یہہ بیہودگیان پادری صاحب کے ثابت ہو چکے ہین تو دیکہین اب بہی آپ
ہندوستان مین مونہہ دکہائینگے یا غیرت کو کام فرمائینگے اور آیت لو کنت اعلم الغیب
الخ سے جو آپ نفی پیشین گوئیون کے سمجہتے ہین تو انجیل کے اون مقامونکو آپ کہان چہپائینگے
جنمین حضرت عیسیٰ کا انکار معجزہ سے مرقوم ہے اور جنکا مفصل حال شروع کلیسیا مین
تصریح ہے پہلے تہوڑی انجیل پڑہ کر یہہ کتاب تصنیف کی ہوتی تم تو بے پڑہے استاد ہو گئے
ساتوین نسبت موسیٰ کو نبوت کے کام مین روداری منظور نہین تہی چنانچہ پلوس مقدس
الہام سے فرماتا ہے کہ اونے مسیح کے لعن طعن کو مصر کے خزانون سے بڑی دولت جانا کیونکہ
اوسکی نگاہ بدلی پر تہی عبرانیونکا ۱۱ باب خروج ۲ باب اور ایسا ہی یسوع مسیح کی انجیل مین عدم
اور طرفداری نہین پائی جاتی ـــ محمد نے ایک شخص نصر نام کو اسواسطے قتل کیا کہ اوسنے

قرانکو کہانیون کی کتاب کہاتہا اور پہر عقبہ نام ایک آدمی کو اسلئے ہلاک کیا کہ اوسنے محمد کو وعظ کیرستے وقت مارنیکا ارادہ کیا تہا اور پہر مسماۃ عصما نامی عورت کو کہ جو مرد ان کی ہتی تہی اس سبب سے مروا ڈالا کہ اوسنے محمد کو برا کہا تہا اور کعب بن اشرف کو اس جہت سے قتل کیا کہ اوسنے محمد کے مخالفون کی بہادری کی تعریف کی تہی چنانچہ اسکے سوا اور حرکتون اور فعلون محمد سے کہ تاریخ محمد مین مرج ہین طرفداری صاف صاف پائی جاتی ہے الخ (صفحہ ۱۸)

ج کیا کوئی نبی ایسا بہی ہوتا ہے کہ روداری کرتا ہو تو وہ سچا نبی کیونکر ہوگا اور اگر یہہ روداری صرف حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر منحصر تہی تو ان دونون کے درمیان مین جتنے انبیاء علیہم السلام گذرے ہین بقول پادریصاحب کے اونمین سے کوئی سچا نبی نہتا اور نہ صرف یہی بلکہ حضرات حواریون بہی سچے رسول نہتے کیونکہ پلوس مقدس نے یہودیون کے خاطر سے طمطاوس کا ختنہ کرایا (اعمال ۱۶ باب ۳) اور پہر یہودیون کے خوف سے پلوس نے ہیکل مین جانے کے لئے آپکو یہودی شریعت کے بموجب پاک کیا (اعمال ۲۱ باب ۲۶) پہر مکاری سے ہی انجیل سنانا جائز رکہا (فلپیون کا ۱ باب ۱۸) یہہ سب روداری نہی تو اور کیا تہا اور ندسر وغیرہ کا قتل جو حضرت پیغمبر سلام صلعم کے حکم سے آپ لکہتے ہین اسکے ثبوت مین جب کسی کتاب کا صفحہ سطر بتادیگے تب آپکا خبط جو اس ثابت کردیا جائیگا یہی صرف اسی حوالہ پر کہ تاریخ محمد مین مرج ہے پادریصاحب کی ژٹل کا کون اعتبار کرسکتا ہے آپ ہنوز اتنا ہی نہین جانتے کہ تاریخ محمدی کتنی تصنیف ہوچکی ہین اون سیکڑون مین سے جب تک تاریخ کا خاص نشان اور صفحہ وغیرہ نہ بتایا جائے کیا معلوم کہ پادری صاحب کے قول کی سند کہان سے ہے

آٹہوین نسبت موسیٰ کا کلام یسوع مسیح سے مطابق ہے بلکہ مسیح نے اوسکو پورا کیا ۔ محمد کے قول و فعل سے صریح پایا جاتا ہے کہ وہ مسیح اور بعدی سرود سے مخالف ہے حتے کہ سب نبیون سے برخلاف جیسا کہ استثنا کے ۷ اباب مین حکم ہے کہ بہت سی جوروان نکرے

لیکن محمدنے برخلاف اسکے حکم دیاہے کہ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث وربٰع
یعنے پس نکاح کرو تم جو خوش آوین تمہین عورتون مین سے دو یا تین یا چار الخ (صفحہ ۲۰)
ج انجیل مین لکہاہے کہ شریعت پر عمل کرنیوالا لعنتی ہے (گلتیونکا ۵ باب ۴) اور پہریہ کہ
اگلا حکم اسلئے کہ کمزور و بیفایدہ ہے اوٹہہ گیا (عبرانیونکا ۷ باب ۱۸) اور ختنہ کچہہ نہین اور
نامختونی کچہہ نہین (اول قرنتیونکا ۷ باب ۱۹) پہی توریت کو شاید پوراکیا یعنے اوسے تمام
کردیا اور وحدانیت مین تثلیث بڑہاکر اوسے پوراکیا اور بکری کے گوشت پر سور کا گوشت
زیادہ کرکے اوسے پوراکیا اور حضرت پیغمبر اسلام صلعم کو جو مسیح اور موسیٰ سے کد سب نبیون
سے استثنا ۱۸ باب کے بموجب آپ مخالف بتلاتے ہین اس سے معلوم ہواکہ کتاب
استثنا شاید سب نبیونکی تصنیف ہے اور بہت سی جو سوان شاید حضرت داؤد اور حضرت
سلیمانؑ وغیرہ کسی نبی نے نہین کی ہین اور بہت سے لفظ کو بہی آیت مین آپ نسمجہے کہ
کیا دو چار کو بہی بہت کہتے ہین اور یہودی شریعت مین اٹہارہ سے زیادہ بہت مین
داخل تہین کسی یہودی سے تو پوچہا ہوتا

۹
نوین نسبت موسیٰ بنی اسرائیل سے تہا اور یسوع مسیح بہی بنی اسرائیل سے ہے جیساکہ
متی کی انجیل مین وارد ہے الخ (صفحہ ۲۰) ج یہہ عجیب نسبت پادریصاحب کو سوجہی
کیا یہوداہ اسکریوطی بہی بنی اسرائیل سے نہا اور حضرت عیسیٰ کی بہتیری شاگرد جو اوسنے
پہرگئے اور بعد اوسکے اوسکے ساتہہ نہ چلے (یوحنا ۶ باب ۶۶) کیا یہہ سب اسرائیلی
نہ تہے

۱۰
دسوین نسبت موسیٰ خدا سے ہمکلام ہوا ہے اور یسوع مسیح خود کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہے
برخلاف اسکے محمد کو ڈاکٹر ریل صاحب کے قول بموجب جو اوس محقق فاضل نے
عربی کتابون سے تحقیق کرکے تاریخ محمد اور اوسکے خلیفون مین درج کیا ہے مرگی کی
بیماری تہی الخ (صفحہ ۲۱) ج واہ پادریصاحب ہمکلام کے لیئے کلمۃ اللہ کا

لفظ کیا ہے موزون آپ کو سوجہا ہے یہہ رعایت آپہی کے حصہ کی تہی اب حضرت عیسے
حضرت موسیٰ کی مانند ثابت ہوگئی اور پادریصاحب جو یہہ کلمات اپنے بک رہے ہین
پس آپ ہی تو اس وسوین نسبت سے بیعلاقہ نہین ہو سکتے ذرا عقل پادریصاحب
مین کم ہے ورنہ یہہ دو باتین لکہہ دینی کافی تہین کہ موسیٰ کلیم اللہ عیسی کلمۃ اللہ تاکہ سب
اسے لا کلام مان لیتے اور ڈاکٹر ویل صاحب نے جو عربی کتابون سے تحقیق کرکے
لکہا ہے کہ حضرت صلعم کو مرگی کی بیماری تہی اس سے ڈاکٹر صاحب کا مالیخولیا تو ثابت
ہوگیا اب مرگی کی بیماری کا ثبوت باقی ہے مگر بری بات اس مین یہی یہہ ہے کہ عربی کی کتابو
سے تحقیق کرکے لکہا ہے اگر اور کسی زبان کی کتاب سے لکہتے تو اوسکا کچہہ اعتبار تہا اگر عربی
زبان مین الف لیلے ہے تو وہ بہی پادری صاحب کے نظر مین نامجات پلوس و
پطرس سے کم نہین ہے مگر افسوس کہ ڈاکٹر صاحب کو نسیان کے مرض نے ایسا گہیرا
ہے کہ اون عربی کتابو نکا نام پادریصاحب کو بتانا بہول گئے

اسکے بعد صفحہ ۲۲-۲۸ پادری فانڈر اور رنگین صاحب کے اقوال اپنے کلام کی
تائید مین نقل کئی ہین سو اسکا کچہہ اعتبار نہین ہر مذہب والا اپنے مذہب کی حمایت کرتا ہے
کسی مخالف کا قول لکہنا چاہئے تہا پہر صفحہ ۲۹-۱۳۱ مین مولوی آل حسن کیطرف خطاب ہے
کہ محمدیون کے ایک فخر العلما رعالم آل حسن نام اپنی کتاب مسمی بہ استفسار مین بڑے کرو
فر اور زور شور سے بیان کرتے ہین اور جب کوئی معقول وجہہ پیش نہ کی گئی تو طول لاطائل
یہہ پوچ اور نکما شبہہ کیا کہ آیت متنازعہ فیہ کا یہہ فقرہ کہ تیرے ہی درمیان سے پیچہے سے
بڑہا دیا گیا ہے اور کہ شاید حضرت مسیح یسوع نے اپنے تئین مصداق خبر موسیٰ ناحق
فرمایا ہو یا اور کسی نبی کا نام لیا ہوگا موسیٰ کا لفظ کاتبون کے سہو سے لکہا گیا ـ مولوی
مذکور ایک بیجا گمان کرتا ہے کہ گویا تیرے ہی درمیان سے کے الفاظ پیچہے سے بڑہا دئیے
ہونگے زیراکہ اوسکو مناسب تہا کہ اپنے اس دعوے کی بے دلیل نہ بیان کرتا بلکہ ایسی

دلیل معتبر دیکہلاتا کہ جسمین فقرہ مذکور نہوتا اور نہ دعوے بے دلیل پیش کرنا زیرک اور
منصف آدمیکا کام نہین ہے ــ واہ مولوی آل حسن کی عقل اور سمجہہ اور انصاف افسوس
ہزار افسوس انسان ایسا نادان او ناقص العقل ہے کہ غرور اور تکبر مین آکو اپنی انصاف
کے آنکہہ بند کرلیتا ہے کیا آل حسن جو ایک محمدی عالم اپنے تئیں کہلاتا ہے نہین جانتا
کہ اس پیشین گوئی کی تصدیق ان الفاظ پر کہ تیرے ہی درمیان سے منحصر اور موقوف
نہین ــ یہہ امر ہرگز مناسب نہین کہ بے دلیل کافی کوئی آدمی ایسا بیہودہ اور نکمہ دعوے
جیسا کہ محمدی مذکور نے کیا کرے ــ نہین تو اس جہان مین ننگی اور ندامت او ٹہاویگا
اور آنیوالے جہان مین وہی عذاب جو بے انصافون کے لئے مقرر ہے پاویگا ــ جب
رحمت اللہ نامی مولوی نے جو ہندوستان بہر کے محمدیون مین ایک متعصب اور
نا انصاف اور بہت چالاک گستاخ آدمی مشہور ہے دیکہا کہ آل حسن مولوی نے اس
پیشین گوئی صریحہ کی اپنی کتاب مین غیر واقع ذکر کرنے مین ازبس ندامت اوٹہائی ــ
تب رحمت اللہ نے او پیشین گوئیون کو جو یسوع مسیح کے حق مین ہین اپنی نا انصاف
عادت کے بموجب غیر واقع بیان کیا مگر اس پیشین گوئی کے حق اور غیر حق ہونے
مین کچہہ دم نہین مارا کیونکہ وہ جو ازبس چالاک تہا جانتا تہا کہ جیسا آل حسن نے اوسکے
بیان کرنے مین ایکطرح کے شرمندگی اور ندامت اوٹہائی ہے ویسا ہی مجہے بہی
اوٹہانی پڑیگی اسلئے اس تذکرہ سے اوسنے پہلوتہی کی واللہ ظاہر ہے کہ اگر وہ کچہہ اس
بات مین لکہتا بہی تو مسیحیون سے صدہا معقول جواب پاتا مگر اوسنے آپ اس ذکر سے
طرح دی اور بچ نکلا اور جب لوگ فرصت پاکر اون پوچ باتونکو جو رحمت اللہ نے مسیح کی
پیشین گوئیونکے بارہ مین لکہی ہین رد کرینگے انشاء اللہ تعالے اور یہہ چہوٹا سا رسالہ
تو اسلئے جلدی سے لکہا گیا ہے کہ لکہنؤ کے محمدی پیشین گوئی مذکورہ کو پیش کرکے اکثر
دعوی کیا کرتے ہین کہ اس فقرہ سے جو آیت متنازعہ مین موسی کے مانند ہے

محمد مراد ہے الخ ج مولوی آل حسن صاحب نے جو کچھہ سمجھہ کر اوس پیشین گوئی کو لکھا اور مولوی رحمت اللہ صاحب نے جس وجہ سے اوسے ترک کر دیا ہوگا اونکی مصلحت پادری صاحب کی تحریر سے ظاہر یعنے جب مولوی رحمت اللہ صاحب نے دیکھا کہ یہہ پیشین گوئی جداگانہ علما کے تسکین کے قابل مولوی آل حسن صاحب لکھہ چکے تو پھر حاجت نہوئی کہ مکرر اوسکا ذکر کرتے کیا ایک ہی پیشین گوئی حضرت نبی اسلام صلعم کی بابت توریت مین ہے جو صرف اوسکو بار بار مصنف کتاب رد نصارے لکھا کرے کیا یہہ کم ہے کہ مولوی آل حسن صاحب نے اور بعضے اور لوگون نے اور مین نے اپنی اپنی کتابون مین اوس پیشین گوئی کا ذکر کیا ہے اب کیا ضرور ہے کہ جو کتاب رد نصارے لکھے ضرور اوسی پیشین گوئی کو اپنی کتاب مین داخل کرے یہہ صرف عیسائیونکی عادت ہے کہ ہمیشہ ایکہی بات کو ہر مصنف بے لکھے نہین رہتا جیسے پادری صاحب کو چار و ناچار اپنے اس رسالہ مین چار پانچ تثلیث پرستونکی استمداد سے چارہ نہوا پھر صفحہ ۲۳ مین ڈاکٹر بارٹ اور پادری صرنلی کا قول اپنی تائید مین لکھدیا ہے اور صفحہ ۳۳ مین پادری یوسف وارن اور پادری جان ہری کا قول لکھدیا ہے اور یہہ بہی کہ ایک محقق اور زیرک مصنف اپنے ایک رسالہ موسوم بہ دین عیسوی کے سچائی کا اثبات مین تحریر فرماتا ہے کہ ایک فاضل یہودی نے مناظرہ مین صاف اقرار کیا کہ پیشین گوئی متنازعہ فی الحقیقت مسیح کے حق مین ہے الخ پھر صفحہ ۴۳ مین ہے اون محمدیون پر کہ جو اس پیش خبری کو تحکم اور ناانصافی سے اور عوام جاہل محمدیون کو فریب دینے کیواسطے محمد کی نسبت رجوع کرتے ہین واویلا ہے کہ ناحق ایسا بے بنیاد اور بے اصل دعوی کرتے ہین اور ایسا دعوے کرنے سے کیا حاصل ہوتا ہے کیا محمدیون کے اس جہوٹے دعوے سے محمد جہوٹے نبی ہونے سے بچکر سچا نبی ہو جاویگا نہین ہرگز نہین الخ

ج پادریصاحب کا فہم رسا ہر جگہہ تعریف کے قابل ہے کیا عمدہ ثبوت اس پیشین گوئی کا یہودی فاضل کے اقرار سے پہونچایا مگر افسوس کہ اوسکی فضیلت کے سوا اوسکا نام پادریصاحب کو یاد نرہا اور ایک ہرج یہہ ہے بدمستی کی حالت مین ہوگیا کہ اوس سے وہ اقرار لکہوا نہ لیا تاکہ زیادہ اعتبار کلام ہوجاتا یا یہہ کہ اوسکو عیسائی کرلیا ہوتا تاکہ ہر جگہہ رسالہ موسوم بہ شریف نسبتین کے ساتہہ اوسی ہی بہید یا کرتے کہ پہر کسیکو پادریصاحب کی راستگوئی پر کچھ شک نہوتا اور یہہ بیوقوفی صرف پادری صاحب کے نہین بلکہ محقق وزیرک مصنف رسالہ موسوم بہ دین عیسوی کے سچائی کا اثبات نے بہی زبردستی پادری صاحب کو بیوقوف بنایا کہ اپنے رسالہ کی اتنی بڑی فصیح نام کیساتہہ اپنے ہی نام کا ایک حرف تک نہ بتایا اب پادریصاحب خواہی نخواہی بیوقوف نہ بنین تو اور کیا ہو کہ نہ اوس محقق وزیرک مصنف رسالہ کا نام معلوم ہے اور نہ اوس یہودی اقرار کرنیوالے کا پادری صاحب بیچارے کے ناحق ان دونون کے شش و پنج مین عقل تین تیرہ ہوگئی صد حیف بل ہزار افسوس ؛

اب سارے جوابات پر غور کرکے محمدیون کے جہوٹے یا سچے دعوے کا امتیاز ہر شخص کرسکتا ہے پادریصاحب کی طرح اتنا زٹل بول چال کوئی کہان سے لائے جو اونہین کے ظرف کے موافق جواب دے

لیکن پادریصاحب نے کبہی اس بات پر غور نہین کیا کہ حضرت موسے ایک ایسی قوم مین بہیجے گئے جو باہم متفق تہے اور علاوہ اسکے ایک ظالم بادشاہ کی غلامی مین گرفتار اور وہان سے رہائی پانیکے منتظر ہو رہے تہے اسلیے حضرت موسیٰ کو اونکی فرمان بردار کرنے مین کچہہ بہی تکلیف نہین کرنی پڑی اور باینہمہ وہ لوگ رہائی پاکر کئی بار بت پرست ہوگئے جسکا ذکر انہونکی کتاب مین ہے برخلاف قوم عرب کے کہ وہ سب بت پرست تہے اور حضرت پیغمبر اسلام صلعم سے برسر فساد و عناد رہے باینہمہ معتقد قران ہوکر پہر کبہی بت پرست نہین

ہوئے اور وہ پیشین گوئی جو قرآن مین مذکور ہے پوری ہوئی کہ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ
(سبا ۴۹) ایک نہایت مشہور عالم گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۵۴
مین فرماتے ہین کہ ــــــــــــ
جس شخص کو دین محمدی کیطرف تہوڑی سی بہی رغبت ہے وہ بآسانی مان لیگا کہ آپ کے
مسایل مین کوئی ایسی بات نہتی جو دین عیسوی اور موسوی کے مخالف ہو یعنے کوئی ایسی
بات نہتی کہ بتفسیر بلاتوسط مخالف ہو موسیٰ نے اپنی پانچ کتابون (یا پانچوین کتاب) مین
اقرار کیا تہا کہ اللہ تعالے میری نسبت ایک بڑا پیغمبر بہیجیگا اسلئے سمریا کی دس قومون کے
لئے جو اسوقت تعداد مین بہت تہین اور عہد عتیق کی اور کتابونکو نہین مانتی تہین اور
جو شاید فتح کرنیوالے پیغمبر کی جویا تہین نہ روحانی مسیح کی کوئی وجہہ نہین معلوم ہوتی کہ وہ
محمد کو جو اسمعیل کی نسل سے تہے وہی پیغمبر موعود کیون نہ سمجہتے اگر وہ معجزہ چاہتے تو فتوحات
اور شمشیر احمدی اسکا جواب تہا کیونکہ شمشیر فتح کرنیوالے اور غیر مغلوب پیغمبر کی بمنزلہ عصاے
ہارون تہی جس سے کہ فتح دنیا کی آپکو حاصل تہی یہوداہ اور بنیامین کے فرقون مین معلوم
ہوتا ہے کہ آپکو اسقدر کامیابی حاصل نہوئی جیسے باقی کے بنی اسرائیل مین ہوئی کہ بالکل
قومین آپ کے مذہب مین ہوگئین اگر آپ کے پیرو وہ نہین ہوئین تو پہر کیا ہوئین
(حمایۃ الاسلام صفحہ ۹۷ دفعہ ۱۵۴ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ کتاب گاڈفری ہگنس
صاحب الموسوم اپالوجی مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) واضح ہو کہ برگم ینگ کے فرقے نے بہی
جو مورمن کہلاتے ہین بنی اسرائیل ہونیکا دعوے کیا ہے اور اپنی ملک کو بہشت اور
اپنی دار السلطنت کو آسمانی یروسلم کہتے ہین مگر سب جانتے ہین کہ وہ تو اہل یورپ کی
نسل سے ہین جو ہرگز اولاد ابراہیم ہی نہین ہین یہہ اونکا دعوے جیسے قوم کی بابت تہی ویسے ہی
ملک اور دار السلطنت کی بابت صرف خیال ہی ہے
اسیطرح طامس سکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے بہی بعض مشابہتین مسیح اور موسیٰ مین

لکہی ہین لیکن اون تین چار مشابہتون مین عمدہ یہہ ہین کہ جسطرح موسٰی نے بحر قلزم کو دو حصہ کیا اسیطرح عیسٰی دریا پر پاؤن سے چلے تہے اور جسطرح موسٰی مصر مین تہے اسیطرح مسیح بہی وغیرہ استھے لیکن ایسی بے کار باتین اس قابل بہی تہین ہین کہ ذکر کیجائین کیونکہ مصری حالات مین مسیح سے موسٰی کو مشابہت یہہ صرف زبردستی ہے اور اس بات مین شاید بیچاس انبیاء علیہم السلام موسٰی سے مشابہ ہوسکتے ہین کہ جو مصر مین جاکر رہے تہے اور دریائی مشابہت مسیح کو موسٰی سے محض نقش بر آب ہے یہہ دریا پر چلے اور موسٰی دریا مین خشکی پر چلے تہے اس باب مین حضرت یشوع الله حضرت موسٰی سے مشابہ ہین کہ اونہون نے بہی موسٰی کیطرح یردن کو دو حصہ کیا تہا یشوع ۳ باب ۱۶ - اور حضرت الیاس اور حضرت الیشع نے بہی ہی کیا ۲ سلاطین ۲ باب ۸ و ۱۴ - اور حضرت یشوع حضرت موسٰی کے قایم مقام بہی ہوئے تہے اور یہودی اس پیشین گوئی کو حضرت یشوع کے حق مین سمجہتے ہین

اب کہان ہین وہ دعوی کرنے والے جو کہتے ہین کہ یہہ پیشین گوئی مرقومہ استثنا ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ اور اعمال ۳ باب ۲۲ و ۷ باب ۳۷ حضرت عیسٰی سے علاقہ رکہتی ہے چاہئے کہ چین سے انگلستان تک اسکی بابت انصاف طلب کرین وکہین تو کہ تمام دنیا مین کون ہے جو اسکے برخلاف کوئی معقول عذر کسی معتبر دلیل سے پیش کرسکتا ہے اور جب کسی عذر کی اسمین مطلق گنجایش ہی نہین ہے تو ایسی نبی مقبول سرور انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کرکے قیامت کے دن خدا کو کیا منہہ دکہاینگے نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا اللہم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منہم

پیشین گوئی ۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ وَنُصَلِّیْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ بَشَّرَ بِہِ الْمَسِیْحُ بِاَنْ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ اسْمُہٗ اَحْمَدُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً لَا تُحْصٰی وَلَا تُعَدُّ

قال تعالی جلشانہ وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰۃِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ ؕ

سورہ الصف آیت ۱ یعنے اور جب عیسٰی ابن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل مین بالتحقیق بہیجا آیا ہون اللہ کا تمہاری طرف تصدیق کرتا ہوا اوس توریت کو جو مجہسے آگے ہے اور سناتا ہوا خوشخبری ایک رسول کی جو آویگا مجہسے پیچہے اوسکا نام ہے احمد انتہے

اس آیت کا اشارہ اوس وعدہ کیطرف معلوم ہوتا ہے جو عیسٰی نے فارقلیط یعنے تسلی دینی والے روح القدس کا کیا تہا سو یہان محمد صاحب اپنی اوسکو ایک پیشین گوئی قایم کرتے ہین جو انجیل کے اصل آیت پر رجوع کرے بے تامل دریافت کریگا کہ عیسٰی کی باتین حقیقت کسکی طرف اشارہ کرتے ہین انتہے از شہادت قرانی فصل ۹۵ اگر ہم سمجہین کہ ولیم میور صاحب کا گواہ سچا ہے جیسا کہ اونکی کتاب کے نام سے پایا جاتا ہے تو ولیم میور صاحب کے قول سے ہین کہہ سکتا ہون کہ یہہ پیشین گوئی حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی بابت مسیح نے کی تہی چنانچہ انجیل یوحنا ۱۴ باب ۱۶ مین لکہا ہے اور اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے ساتہ رہے انتہے جسکا ترجمہ یہہ ہے یاتی من بعدی اسمہ احمد اس آیت مین لفظ پاراقلت بہ لام مکسور مجہول جو کہ یونانی ہے اوسکے معنے تسلی دہندہ اور یونانی لفظ پاراقلیت بہ لام مکسور معروف جسکا معرب فارقلیط ہے اوسکے

معنے اسم چنانچہ ہر شخص یونانی لغت کی کتابون سے کہ جنکا انگریزی ترجمہ کے سبب خوب سمجھ لینا مشکل نہین ہے اس لفظ کو دریافت کرسکتا ہے اب علمار علیسائی کہتے ہین کہ اس مقام پر لفظ پار اقلیت ہے اور اہل اسلام پار اقلیت بیان کرتے ہین اور اہل اسلام کا دعوے اس لفظ کی بابت کسی طرح سے صحیح معلوم ہوتا ہے

مہیلا اطلاع آفتاب صداقت چھاپہ مرزاپور سنہ اہتمام پادری شیرنگ صاحب صفحہ ۲۴۳ مین انجیل کے قدیم نسخون کی بابت لکھا ہے قولہ اتنے بہتیری نوشتون مین جو الگ الگ زبانون کے اور الگ الگ ملکون مین قلم بند ہوئے نویسندونکی غفلت سے چھوٹی چھوٹی باتون مین بہتیرے متفرقات (یعنے اختلافات) نظر آتے ہین نقطون اور نشانونکا فرق ہے حرفونکا فرق ہے لفظونکی ہجونکا فرق ہے اور بعضے متفرق الفاظ بھی ملتے ہین علاوہ اسکے تھوڑے نوشتون مین دو ایک مقامون مین ایسا مضمون بھی مندرج ہے جو اکثر نوشتون مین پایا نہین جاتا اور اس سبب سے یہہ مضمون مشکوک یا تردید سمجھا جاتا ہے اور اوسی کتاب کے صفحہ ۲۴۱ مین حبشی اور ارمنی اور لاطینے وغیرہ ترجمات کے بیان مین لکھا ہے قولہ اگرچہ یونانی نوشتون کے ٹھیک الفاظ ٹہرانیکے لئے اونسے بڑا فایدہ حاصل نہین ہوتا ہے الخ

پس ظاہر ہے کہ جسطرح اور ہزارون جگہہ نقطون اور نشانون اور حرفونکا اور ہجون یعنے اعراب کا فرق ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ پار اقلت اور پار اقلیت مین جو ذرا سے صرف اعراب کا تفاوت ہے واقع نہوا ہوگا اور صفحہ ۲۴۱ مین جو بیان ترجمات مین لکھا ہے کہ یونانی نوشتون کے ٹھیک الفاظ ٹہرانیکے لئے اونسے بڑا فایدہ حاصل نہین ہوتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ٹھیک لفظ پار اقلیت ہے اگرچہ اون ترجمون کے اسکا مطلب متفاوت ہے دوسرے یہہ کہ سریانی اور مصری اور حبشی وغیرہ ترجمات انجیل کا عیسائی عالمون نے اٹکل سے تیسری صدی عیسوی تک زمانہ ٹہرایا ہے

مگر عربی ترجمہ کا کوئی زمانہ نہین ٹہرایا اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ عربی پہلا ترجمہ
انجیل کا سب سے قدیم نہو تو بہی پرانا ترجمہ ہے اس سبب سے بہی لفظ پارقلت
اور پارقلیت مین امتیاز اہل عرب زیادہ اعتبار کے قابل ہے اور تواریخ سلطنت
انگلشیہ صفحہ ۳۳۰ مین لکہا ہے کہ اوسوقت کی چہپی ہوئی کتابون مین لوح کا صفحہ نہوتا
تہا ۔ اوسوقت املا کی بہی کچہہ پابندی نتہی اور اسی سبب سے ہر مصنف کا املا جدا
تہا بلکہ ایک ہی مصنف ایک ہی لفظ کو ایک صفحہ مین کئے طرح لکہتا تہا اوس زمانہ کی انگریزی
کو اولڈ انگلش کہتے ہین انتہے پس جب چہاپہ جاری ہونیکے بعد تک یہہ حال تہا تو اوسکے
پیشتر کا حال اسی پر قیاس کرلینا چاہیے تیسرے یہہ کہ یہہ آیت یاتی من بعدی اسمہ احمد
قران مجید مین داخل ہے اور قران مجید اوس ملک مین نازل ہوا جو علماء یہود و نصاریٰ
سے بہرا ہوا تہا اگر اسمین کچہہ شک ہوتا تو وے ہزارون یہود و نصاریٰ کہ جنہون نے
دین اسلام قبول کیا تہا فوراً برگشتہ ہوکر اس غلطی کو فاش کردیتے تاکہ اور کوئی عیسائی
اس دہوکہ مین اپنا دین چہوڑکر مسلمان نہوجاوے اور ہو نہین سکتا کہ جو بات خلاف واقع
ہو کسی واقفکار کے سامہنے کوئی دلیری سے بیان کرے یعنے اگر یہہ آیت لفظ پارقلیت
کیساتہہ کہ جسکا معرب فارقلیط ہے انجیل مین نہوتی تو پیغمبر خدا صلعم باوجود دعوے نبوت
کسی یہودی اور نصرانی وغیرہ کے سامہنے کبہی نہ بیان کرتے چنانچہ عیسائی علماء نے بہی ترجمہ
عربی مین جو کلیسیاے روم کیطرف سے ۱۶۷۱ع مین چہپا بعینہ یہی لفظ فارقلیط لکہا ہے اور بعینہ نقل
عبارت اوسکی یہہ ہے ۱۴ باب ۱۶ وَاَنَا اَطْلُبُ مِنَ الْاَبِ فَیُعْطِیْکُمْ فَارَقْلِیْط
اٰخَرَ لِیَثْبُتَ مَعَکُمْ اِلَی الْاَبَدِ اور یوحنا ۱۶ باب ۷ لٰکِنِّیْ اَقُوْلُ لَکُمْ اِنَّہٗ خَیْرٌ لَکُمْ اَنْ اَنْطَلِقَ
لِاَنِّیْ اِنْ لَمْ اَنْطَلِقْ لَمْ یَاْتِکُمُ الْفَارَقْلِیْطُ فَاِنْ انْطَلَقْتُ اَرْسَلْتُہٗ اِلَیْکُمْ اور یوحنا ۱۵ باب فَاِذَا جَاءَ الْفَارَقْلِیْطُ الخ اور
اسیطرح میل ترجمہ عربی مطبوعہ لندن ۱۸۵۵ع مین بہی ہے مفتاح التواریخ صفحہ ۱ مین ہے
بزبان یونانی روح القدس را فارقلیط میگویند انتہے

اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر یہہ بات سچ تہی تو کیون سب علماء عیسائی اوسوقت مسلمان نہوگئے تو اسکا جواب میرے خیال مین یہہ آتا ہے کہ پہلے اگرچہ حضرت عیسےٰ کے معجزات دیکہتے اور حضرت عیسےٰ کی بابت پیشین گوئیان جو توریت وغیرہ مین ہے عیسائی علماء بیان کرتے ہین اونمین بعض سے واقف تہے تو بہی اپنی سخت دلی یا طرح طرح کے شکوک کے سبب عیسائی نہوئے اور جنہون نے انصاف کو اپنے جیمین جگہہ دی عیسائی بہی ہوگئے اسیطرح عیسائیون مین بہی جنہون نے فارقلیط کے معنے پر انصاف سے غور کیا سیکڑون عالم اور فاضل عیسائی اسلام مین داخل ہوئے دوسرے یہہ کہ بت پرست اگرچہ یقین سے کہسکتے ہین کہ توریت وانجیل مین حقیقتاً بتون کی مذمت موجود ہے استثناء باب ۲۵ اعمال ۱۵ باب ۲۹ مکاشفات ۲۲ باب ۱۵ مگر اون کتابون پر عمل کرنا وہ اپنے لیے لازم نہین جانتے اسلیے اونپر ایمان نہین لاتے اسیطرح جو عیسائی کہ قرآن من جانب اللہ ہونے سے ابہی واقف نہین ہین اوسپر عمل کرنے سے بہی گہبراتے ہین

چوتہے یہہ کہ مفتاح الکتاب کے باب فہرست ترجمات مین لکہا ہے کہ عبرانی جدید مین انجیل کا ترجمہ ہوا تہا پس اگر انجیل کا ترجمہ عبرانی جدید مین ہوا تو اس زبانکا اہل عرب کو بسبب اتحاد زبان عبری وعربی بہ نسبت غیر زبان والونکے سمجہنا آسان ہے اگرچہ لفظ پارقلیت صرف یونانی ہو مگر اصل انجیل زبان عبرانی مین تہی اور اوسکا ترجمہ بہی عبرانی جدید مین ہوا اور ہر لفظ کا مطلب اوسکی اگلی پچہلی عبارت سے خوب دریافت ہو سکتا ہے

پانچوین یہہ انجیلین جو یونانی زبان مین مشہور ہین اس زبان سے بہی اہل اسلام کو واقفکاری قدیم ہے اور اہل انگلستانکو اونکے بعد بلکہ اونہین کے سبب سے واقفکاری زبان یونانی سے ہوئی ہے چنانچہ پندرہوین صدی عیسوی تک انگلستان مین یونانی زبانکا چرچہ تہا مگر جبکہ سنہ ۱۴۵۳ع مین سلطان محمد ثانی ابن سلطان مراد ثانی نے شہر قسطنطنیہ کو فتح کیا اوسوقت یونانی لوگ یورپ کے ملکونکے طرف نکل گئے اور کچہہ انگلستان مین بہی آگئے تب سے اس

زبان کا وہان بہی چرچہ شروع ہوا اور ریکیشر صاحب لکہتے ہین کہ سنہ ۱۴۵۳ع مین جب ترکون نے
یونانی سلطنت کو نیست کیا تب دار السلطنت کے رہنے والے بہاگے اور اونکے ساتہہ نسخے
یونانی تہے اور سنہ ۱۵۱۶ع مین ڈاکٹر بی نیکر نے علم یونانی انگلنڈ مین داخل کیا ولیم کا نیٹر جو بڑے
عالم فرقہ پراٹسٹنٹ کے ہین کہتے ہین کہ پہلے جو نسخہ یونانی نکلا وہ نسخہ ارازمس کا ہے جو
سنہ ۱۵۱۶ع مین بنایا گیا اور جن نسخون سے اوسنے وہ نسخہ تیار کیا وہ صرف چار ہی تہے اور
اونمین سے تین نسخے جنکو وہ بہت استعمال کرتا تہا پورے نہ تہے بلکہ اونمین صرف عہد جدید
کی کتابون کے حصے تہے اور کچہہ معتبر بہی نتہے اور ارازمس بعض یونانی مرشدون کے کلام اور ترجمہ
لاطینی سے (جسکی غلطیون کا حال کلیسیا ۴ سکرمنٹ ۴ و ۹ مین لکہہ چکا ہون) صحیح
کرتا تہا اور اگر کسی جگہہ مین مطلب نہ کہلتا تو اپنے خیال کے موافق صحیح کر دیتا اسلیئے اب
غور کرنا چاہیے کہ اوسکا خیال الہامی تہا سب انسانون کیطرح وہ بہی غلطی اور خطا سے خالی نہین
ہو سکتا ہے اور مسلمانونکو زبان یونانی سے اوسوقت سے واقفیت ہے جبکہ یونانی سلطنت
کے شہر سنہ ۱۴۳۸ع مین اونہون نے فتح کیئے تہے تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۵۱ ۲۵۲ سے ظاہر ہے
کہ ہنری ہشتم کا سال جلوس سنہ ۱۵۰۹ع اور سال وفات سنہ ۱۵۴۷ع تہا اور ایضاً صفحہ ۳۴۶
مین لکہا ہے کہ ملک ہالنڈ کا ایک ارازمس نام ہنری ہشتم کے عہد مین اوکسفورڈ کی یونیورسٹی
مین زبان یونانیکا مدرس تہا اوسنے بہت لوگونکو قدیم زبانون (یعنے یونانی و لاطینی وغیرہ)
کی تحصیل پر آمادہ کیا اسلیئے اس سے ظاہر ہے کہ سولہوین صدی مین اہل انگلستان کو
یونانی زبان سے واقفیت ہوئی لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۴ ۱۱ ۱ مین ہے کہ اہالی فرانس
اور انگلنڈ نہایت جاہل تہے اوکسفورڈ کے کتب خانہ مین فقط چہہ سو جلدین تہین اور
پارس (یعنے فرانس) کے شاہی کتب خانہ مین فقط چار معتبر مولف کی تالیفات تہین
مشرقی مملکت (یعنے قسطنطنیہ) کے ہوا کے بعد پندرہوین قرن کے وسط
مین یونانیون کے انتشار سے مغربی یورپ مین علوم کا مذاق اور تذکرہ پہیلا اسلیئے

اب اگر کوئی زبردستی کہے کہ آغاز اسلام کے پیشتر سے عیسائی یونانی دان اور انجیل خوان تھے تو مین کہتا ہون کہ اوسوقت تک عیسائی اپنی انجیل کے مطابق حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منتظر ہی تھے اور اب بہی منتظر ہین کہ وہ نبی جسکا ذکر یوحنا باب ۲۱ و ۲۵ مین ہے کون ہے جسطرح یہودی ابتک مسیح کے منتظر ہین چنانچہ رومن تواریخ کلیسا چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۵ء صفحہ ۹۸ کے آخر مین لکہا ہے کہ بعضے مسیحی مانتے تھے کہ روح القدس (یعنے فارقلیط) دوسرے بار مسیح کے پہر آنیکے پہلے زمین پر اوتریگا اور یہہ بات مونٹانس نے اپنے حق مین بنائی بعضے مسلمانون نے بلا تحقیق یہی دعوے اپنے پیغمبر محمد صلعم کی نسبت بہی کیا ہے اتنا واضح ہو کر مونٹانس نے سنہ۱۷۱ء مین دعوے کیا تہا کہ مین فارقلیط ہون دیکہو رومن تواریخ کلیسا صفحہ ۹۸ سطر ۲۳ و اردو تواریخ کلیسا مطبوعہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۰۵ پس اگر فارقلیط سے مراد روح القدس ہو تو مونٹانس انسان ہو کر ایسا دعوے کیونکر کرسکتا تہا اگر مورخ کلیسا نے روح القدس کا نام آخر صفحہ ۹۸ مین اسلئے لکہا تاکہ پڑہنے والونکو اصل ماہیت فارقلیت مین مغالطہ ہو اور لوگ سمجہین کہ روح القدس انسان کیونکر ہوسکتا ہے اور دوسرے بار کا لفظ بہی مورخ کلیسا کا اختراع ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ فارقلیط کا آنا انجیل مین جو موعود ہے اس سے مراد کوئی انسان ہے اور اسی سبب سے مونٹانس نے اپنے حقمین یہہ دعوے کیا اور چونکہ بہت لوگ مونٹانس کے پیرو ہو گئے تہے اس سے ثابت ہے کہ اوسوقت کے لوگ فارقلیط کے آنیکے منتظر تہے اس سبب سے جب مونٹانس نے فارقلیط ہونیکا دعوے کیا تب لوگون نے گمان کیا کہ شاید یہی فارقلیط ہو اس سے ظاہر ہے کہ اوسوقت کے لوگ بہی فارقلیط سے مراد صرف انسان سمجہتے تہے نہ یہہ کہ روح القدس اسکے سوا اس اردو تواریخ کلیسا صفحہ ۲۰۵ مین لکہا ہے کہ اوسنے آپکو فارقلیط قرار دیا جسکے ظہور کا انتظار زمین پر مسیح کے دوسری بار آنے سے پیشتر الہام ربانی کے تکملہ کے لئے بہتیرے دیندار کررہے تہے انتہےٰ اس سے کامل تسلی ہر انسان کی ہوسکتی ہے کہ اگر فارقلیط سے مراد روح القدس ہوتی

جسکا نزول حضرت عیسیٰؑ کے عروج سے دس دن بعد عیسائی علما سمجھتے ہین تو اوسکے سوا سو
برس بعد پھر دیندار مسیحی کیون فارقلیط کے آنیکا انتظار کرتے دوسرے یہہ کہ الہام ربانی
کا تکملہ بھی فارقلیط کے آنے کے بعد ہی ہوا کہ نبوت ختم ہوگئی تیسرے روح القدس کے لئے
نازل ہونیکا لفظ مستعمل ہے اور آنیکا لفظ صرف انسان کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے
مگر جب حضرت نبی آخر الزمان صلعم کا نور جہان مین چمکا تب اونہین تاریکی پھیل گئی وے آپکو
دانا ٹھہرا کر نادان ہوگئے (رومیونکا ۱ باب ۲۲) اونکی نفسانی قوتین غالب آئین اور اگلے ارادے
بدل گئے اور مسیحؑ کا یہہ قول بھول گئے کہ جو آخر تک برداشت کریگا وہی نجات پائیگا (متی
۱۰ باب ۲۲) پھر اگر کوئی کہے کہ اسکا اور کیا ثبوت ہے کہ اگلے عیسائی حضرت نبی آخر الزمان
صلعم کے منتظر تھے تو اسکے جواب مین ہم کہتے ہین کہ اسکا بھی کوئی ثبوت نہین ہے کہ گذری
پشتون کے عیسائی حضرت صلعم کے منتظر نتھے دوسرے یہہ کہ وہ نبی ابتک کوئی نہین آیا کہ
سواے حضرت صلعم کے ہوا ہو جسکا ذکر یوحنا ۱ باب ۲۱ و ۲۵ مین ہے تیسرے سیکڑون
ہزارون عیسائی جو مسلمان ہوئے اونہین صداقت اسلام کا صرف اپنی ہی انجیل سے
یقین ہوا ورنہ آگے کوئی بھاپہ خانہ نتہا کہ پادریون کیطرح مسلمان اپنی دینی کتابین چہپوا کر بانٹتے
پھرتے چوتھے یروسلم یعنے بیت المقدس کے بطریک یعنے عیسائی امام نے جو خاص کر
خلیفہ اسلام کو بلوا انکی سردار لشکر اسلام سے درخواست کی تا کہ کنجیان شہر کی اونہین کے
ہات مین سونپے چنانچہ پھر ایسا ہی کیا یہہ ہدایت اور آگاہی اوسے انجیل ہی سے ہوئی تہی
ورنہ اسقدر طول کلام کی حاجت کیا تہی دیکھو سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۲۲۶ پانچوین
یہی پاراقلیت یعنے فارقلیط جسکا وعدہ صاف وصریح انجیل مین موجود ہے اور جسکے آنیکا
انتظار عیسائی سمجھتے ہین پنتکوست کے دن رفع ہوگیا اگر پنتکوست کے دن اوسکا آنا
نہ ثابت ہو تو کہئی کہ اوسکے بعد سیکڑون برسون تک اوسکا انتظار رہا یا نہین یہہ
باتین مین نے عیسائی نوشتون سے لکہین ورنہ اسلامی کتابونمین تو اسکی کمال صراحت ہے

ان طرح دلیلون سے ہر ذی فہم خیال کریگا کہ لفظ پارا قلیت بکسرہ معروف یعنے فارقلیط بزبر
امتیاز اہل عرب صحیح ہے پادری جے مرے مچل صاحب ایل ایل ڈی فرماتے ہین تو صرف
ایک آیت ہے جو اوس سے (یعنے حضرت نبی اسلام صلعم سے) ذرا سے نسبت رکھتی ہے
یعنے یوحنا کی انجیل باب ۱۶ آیت ۷ جسمین مسیح نے اپنے شاگردون سے وعدہ کیا کہ پاراقلیتس
یعنے تسلی دینے والا تمہارے پاس بھیجونگا اگر یہہ لفظ پیری قلیتس ہوتی تو اوسکے معنے بہت
ہونے کے مشہور اور لفظ احمد یا محمد کے ایک طور پر یہہ معنے ہین انتہے دیکھو خط نمبر [illegible]
جوالزون کیواسطے تصنیف پادری جے مرے مچل صاحب ایل ایل ڈی جنکو پادری جے ڈی
بروان صاحب نے ترجمہ کیا مطبوعہ سنہ ۱۸۶۷ء باہتمام پادری واما صاحب صفحہ ۷۰ ۔ لہذا ہم اس
ہر باب کے تمام ۱۶ آیت پر غور کرنا چاہیے پہلے یہہ جو لکہا ہے کہ مین اپنے باپ
سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا اس سے دوسرا تسلی
دینے والا روح القدس سے مراد نہین ہو سکتی کیونکہ عیسائی عقیدہ کیموافق جبکہ باپ اور
بیٹا اور روح القدس ایک ہی ذات واحد خدا ہے تو دوسرے کے لفظ کی اوس مین
گنجایش کہان رہی اور اگر ہو بھی تو بیٹے کے لئے ہے جو باپ سے متولد ہوا اور روح القدس
تو تیسرا ہے جو باپ اور بیٹے سے صادر ہوتا ہے کیونکہ جب تک بیٹا نہ ہے نہ تہا روح القدس
کہان سے صادر ہوا جو دوسرا کہلایا پس وہ دوسرا کوئی اور غیر اقانیم ثلاثہ ہونا چاہیے
دوسرے یہہ کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے اس سے چونکہ خدا ہر وقت حاضر و ناظر ہے
اوسکے لئے یہہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ
رہے گویا اوسے کوئی بھیجیگا کہ اب سے ساتھ رہے کیونکہ وہ تو ہمیشہ ساتھ ہے اسیطرح
روح القدس بھی اگرچہ ساتھ ہو مگر اوس وعدے کی کیا خصوصیت ہے کیا ہم نہین جانتے
کہ خدا ہمارے ساتھ ہے مگر جب کوئی خاص طور کا وعدہ کرے تو اوسکے لئے کچھہ اور
بہی نشان چاہیے اگر کوئی کہے کہ نشان یہی کہ معجزہ دکہلانیکی طاقت ملی تو یہہ پہلے بہی

حواریون کو حاصل تہی (متی ۱۰ باب ۱) مگر حضرت عیسےٰ کا مطلب یہہ تہا کہ جسطرح مین
تمہارے ساتھ تینتیس ۳۳ برس رہا اسیطرح وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے یعنے تم اپنی آنکھوں
سے اوسے ہمیشہ دیکھتے رہو پس حضرت رسولخدا صلعم ہمیشہ ہمارے ساتھ ہین اور اونکا مزار
مقدس ہمارے درمیان ہمیشہ تک زمین پر موجود ہے پہر اگر کوئی زبردستی کرے کہ توریت
مین حضرت اسمعیل کے واسطے لکہا ہے کہ خدا اوسکے ساتھ تہا (پیدایش ۲۱ باب ۱)
پس باوجود حاضر وناظر رہنے کے یہہ خصوصیت کیسی کہ اوسکے ساتھ تہا تو جواب یہہ ہے
کہ ساتھ تہا یعنے مددگار تہا اور حواریون کا تو روح القدس پہلے ہی سے مددگار تہا کہ
معجزے دکہلاتے تہے اونکے لئے یہہ خاص وعدہ کیلئے ہوا اور اس وعدہ سے کیا
نتیجہ نکلا مگر یہی کہ اپنی آنکہون سے نہ صرف ایکبار دیکہین بلکہ ہمیشہ دیکہتے رہین جیسے
حضرت عیسےٰ کو دیکہتے تہے ایک اور بہی حجتی سوال ہوسکتا ہے کہ قبرین تو دنیا مین ہزارہا
مین کس کس کیطرف یہہ گمان کیا جاسکتا ہے کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے تو اسکا جواب
یہہ ہے کہ ہر صاحب قبر کیطرف یہہ سب باتین جو اس پیشین گوئی مین مندرج ہین منسوب
نہہ ہوسکین گی غور کرکے دیکہو ہر صاحب قبر فارقلیط نہین ہے اور ہر صاحب قبر مسیح
سے دوسرا نہین ہوسکتا اور ہر صاحب قبر کے آنیکے لئے مسیح کا جانا فایدہ مند نہین ہوا
دیکہو یوحنا ۱۶ باب ۷ جہان مسیح فرماتے ہین کہ لیکن مین تمسے سچ کہتا ہون کہ تمہارے
لئے میرا جانا ہی فایدہ ہے کیونکہ اگر مین نجاؤن تو تسلی دینے والا تم پاس نآویگا
اور اسیطرح اور بہت سی باتین ہین کہ ہر صاحب قبر کیطرف منسوب نہین ہوسکتین اس
ساری پیشین گوئی کو دیکہنا چاہیے تیسرے یوحنا ۱۴ باب ۷ کے بموجب علماء عیسائیہ
کا یہہ دعوے کہ فارقلیط سے روح القدس مراد ہے سراسر غلط ہوگیا کیونکہ روح القدس
پہلے ہی تمام انبیاء علیہم السلام پر بلکہ حضرت عیسیٰ پر جبکہ یوحنا بپتسما دینے والے کے ہاتہ سے
اصطباغ پاکر پانی سے نکلے نازل ہوچکا تہا دیکہو لوقا ۱ باب ۴۱ و ۶۷ و ۳ باب ۲۵

اب اسکے برخلاف اگر کوئی مقام انجیل سے عیسائی نکالین تو سمجہو کہ خوب بدرا
بہانہ بیمار ہیلے ان مضمونونکی جو ہین نے انجیل سے لکہے تردید یا بطالت ثابت کرنا
چاہیے تب اسکے برخلاف کوئی مضمون بیان کر سکتے ہین پہر علماء عیسائی جو اسکا جواب
یہہ دیتے ہین کہ اگرچہ پیشتر ہی روح القدس انبیاء علیہم السلام کے ساتہہ تہا مگر یہہ نازل
ہونا ایک خاص طور پر تہا (میزان الحق صفحہ ۱۶۳) جیسے کہ خدا ہر وقت ہر جگہہ حاضر ناظر
ہے مگر حضرت موسےٰ سے ایک خاص طور پر نزول فرما کر باتین کین یہہ جواب بالکل
روح القدس کا عدم ثابت کرتا ہے کیونکہ اگر روح القدس کی کچہہ بنیاد ہوتی تو خدا تعالیٰ ضرور
اوسکو موسیٰ کے پاس بہیجتا جیسے کہ حواریون کے پاس بموجب عقیدہ عیسائی بہیجا
کیونکہ حواریون کا مرتبہ تو انبیاء سلف سے زیادہ عیسائی سمجہتے ہین متی ۱۱ باب ۱۱
پس اگر روح القدس کا وجود ہوتا تو جبکہ حواریون کے پاس اوسکو بہیجا اور آپ نہین آیا تو
ضرور موسیٰ کے پاس بہی آپ نہ آتا اور صرف روح القدس ہی کو بہیجتا لیکن بات یہہ ہے
کہ حضرت موسیٰ کے لیے بہی خدا ہر وقت حاضر و ناظر تہا جیسا کہ سبکے لئے ہے مگر حضرت
موسےٰ کے لئے اوس نے ظاہر ہو کر باتین کین اور یہی خصوصیت ہوئی پس میرا قول بیان
سے بہی ثابت ہے کہ اوس وعدہ کی خصوصیت کا نشان یہی ہے کہ آنکہون سے
دیکہین پس یوحنا ۱۴ باب ۱۶ کے بموجب ضرور ہوا کہ ہمیشہ آنکہون سے دیکہتے رہین
سوم ازروے لغت اصلیہ سے صریح مراد ہے دوسرے یہہ کہ روح القدس کی جگہہ پر مجلس نائس
کے اکثر حاضرین جو سنہ ۳۲۵ء مین جمع ہوئے تہے حضرت مریم کو تثلیث مین شامل کرتے
تہے اسی سبب سے اون لوگونکا نام میریامائٹ رکہا گیا اور عرب مین ایک فرقہ جسکو کولیریڈین
کہتے تہے وہ بہی حضرت مریم کو تثلیث مین داخل کرتے اور اوسکے لئے ایک قسم کی روٹی
تیار کرتے تہے (سیل صاحب) اس سے روح القدس کا وجود جس طرح کہ عیسائی سمجہتے ہین
کہ فارقلیط یہی تہا صرف خیالی معلوم ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ حضرت عیسیٰ نے کیون فرمایا کہ جب

تک مین نجاؤن تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آویگا انتہی یعنے اگر حضرت عیسیٰ کے سامنے روح القدس اس دفعہ بھی نازل ہوتا جسکا آنا پنتکوست کے دن عیسائی جانتے ہین تو کیا خاص طور پر اوسکا اوترنا نہ سمجہا جاتا پہر کیا ضرور تہا جو کہا کہ جب تک مین نجاؤن الخ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر فارقلیط روح القدس سے مراد ہوتی تو روح القدس حضرت عیسیٰ کے سامنے نازل ہو چکا تہا اور نازل ہو سکتا تہا مگر یہان خاص اشارہ اوسکی طرف ہے کہ جسکا آنا حضرت عیسیٰ کے جانیکے بعد مخصوص و منحصر تہا یعنے حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کیونکہ اگر سوبار روح القدس نازل ہو خاص طور پر اوسکا نازل ہونا ہر بار خیال کر سکتے ہین اس خاص طور کی تخصیص کیونکر ہو سکتی ہے اگر کوئی کہے کہ خاص طور کی علامت یہہ ہے کہ شکل پکڑ لی یعنے آگ کی لو کی صورت پنتکوست کے دن ظاہر ہوا تہا تو جواب یہہ ہے کہ اگر اس خیالی نشان کو ہم مان بہی لین تو پیشتر ہی روح القدس صورت پکڑ کر یعنے کبوتر کی صورت مسیح پر نازل ہوا تہا یہان خاص طور کی خصوصیت کیا رہی دیکہو متی ۳ باب ۱۶ اور روح القدس مسیح کا قایم مقام کہان ہوا دیکہو یوحنا ۱۴ باب ۱۶ چاہئے یہہ تہا کہ جسطرح مسیح کو دیکہتے تہے اسیطرح وہ بہی ہمیشہ تمہارے ساتہہ رہے اسطرح تو مسیح نے اپنے بابت ہی فرمایا کہ مین زمانیکے آخر تک ہر روز تمہارے ساتہہ ہون متی ۲۸ باب ۲۰ اسکے بموجب تو روح القدس کا انتظار باقی ہی نہین رہتا صرف مسیح کو روح القدس خیال کر سکتے ہین لیکن یوحنا ۱۶ باب ۷ مین تو لکہا ہے کہ اگر مین نجاؤن تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آویگا انتہی پس ثابت ہے کہ جسطرح انسانی جسم کے ساتہہ مسیح کا جانا ہوا اسیطرح انسانی جسم کے ساتہہ اوسکا آنا ہوگا

اسی فارقلیط کو یوحنا ۱۴ باب ۱۷ اور ۱۵ باب ۲۶ مین روح حق ہی لکہا ہے لیکن روح حق اور روح القدس کو تجنیس لفظی کے سبب عیسائی ایک ہی سمجہتے ہین حالانکہ

یہہ صرف اونکا گمان ہے کیونکہ اسی روح حق کو بعضے ترجمون مین راستی کی روح
اور بعضونمین سچائی کے روح لکہا ہے مگر اس ترجمے مین روح حق اسلئے لکہا کہ
روح القدس سے مشابہت ہو مگر یہہ انجیلی محاورہ مین بالکل درست نہین ہے پہر یہہ
کہ اوس روح کی صفات جو بیان ہوئے ہین اونہین دیکہنا چاہیے چنانچہ یوحنا ۱۶
باب ۱۳ مین ہے کہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحىٰ وہ اپنی نکہیگا لیکن وہ جو
کچہہ سنیگا سو کہیگا انتہے اس سے اچہی طرح ثابت ہو گیا کہ روح حق سے مراد روح القدس
نہین ہے ورنہ جبکہ خدا اور روح القدس ایکہی ہے تو اپنی نہ کہیگا کیا معنے یعنے جو کچہہ
الہامی تعلیمات ہین یہہ سب روح القدس کیطرف سے ہین وہ دوسرا کون ہے جسکے سنیگے
وہ کہیگا اس سے ثابت ہوا کہ یہہ کسی انسان کیطرف اشارہ ہے یعنے وہ روح حق
کوئی مقدس انسان ہے کہ جو کچہہ وہ خدا کی طرف سے الہام پائیگا وہی کہیگا اور اپنی
انسانی باتونکو ہرگز اوسمین نہ ملائیگا اور یہہ بات قران مجید کے طرز کلام سے بخوبی ثابت
ہے کہ اوس مین انسان کیطرف سے ایک حرف نہین ملایا گیا برخلاف اناجیل مروجہ
کے کہ انمین سراسری ملاوٹی ظاہر ہے یعنے اونکی تعلیمی باتین جیسے پہاڑی وعظ اور
بعض تمثیلات وغیرہ مسیح کی زبانی اور اونکی تواریخی باتین صرف حواریون کی طرف سے
ہین دیکہو لوقا ۱ باب ۱-۳ یوحنا ۲۰ باب ۳۰ اور ۲۱ باب ۲۴ و ۲۵ اسی
روح الحق یعنے راستی کی روح یا سچائی کی روح کی بابت یوحنا ۱۵ باب ۲۶ و ۲۷
مین لکہا ہے پر جبکہ وہ تسلی دینے والا جسے مین تمہین باپ کی طرف سے بہیجونگا یعنے روح حق
جو باپ سے نکلتی ہے آوے تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور تم بہی میرے گواہ ہوگے
انتہے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ روح حق یعنے سچائی کی روح صرف اسم فارقلیط کی صفت
ہے کیونکہ دنیا کے کل مذاہب مین سوائے حضرت نبی اسلام صلعم کے اور کوئی حضرت
عیسے کے مراتب کی گواہی نہین دیتا ہے اور یہان لکہا ہے کہ وہ میرے لئے گواہی دیگا

انتہے پس اب کیا شک رہا کہ وہ گواہی دینے والا کوئی اور ہوگا اور یہہ کہ باپ سے
نکلتے ہے ہر نبی مرسل خدا کیطرف سے آتا ہے اور یہہ کہ مین بہیجونگا یعنے میرے جانے
کے بعد آویگا بشرطیکہ یہہ فقرہ الحاقی نہو پہر یہہ کہ تم بہی میرے گواہ ہوگے انتہے اس سے
بہی ظاہر ہے کہ وہ روح حق یعنے فارقلیط صرف انسان ہوگا جیسے کہ حواریون تہے
کوئی روح یا فرشتہ وغیرہ نہوگا یعنے جیسے تم انسان میرے گواہ ہوگے ویسیہی وہ میرے
گواہی دیگا اور یہہ تو ظاہر ہی ہے اور قطع نظر ان سب باتونکے حضرت عیسےؑ نے
آسمانپر جانے سے پیشتر حضرت حواریون سے فرمایا کہ روح القدس لو بعد اوسکے آسمان
پر تشریف لیگئے جیسا کہ اسی انجیل یعنے یوحنا ۲۰ باب ۲۱ و ۲۲ مین لکھا ہے اور یشوع
نے پہر اونہین کہا تمپر سلام (جسکا ترجمہ یہہ ہے سلام علیکم) جسطرح باپ نے مجھے بہیجا
ہے مین بہی اوسیطرح تمہین بہیجتا ہون اوسنے یہہ کہکر اونپر پہونکا اور کہا کہ تم روح القدس لو
انتہے پہر اوسی انجیل کے ۲۰ باب ۲۶ اور ۲۱ باب ۴ مین لکھا ہے کہ اسکے بعد
دوبار اور حضرت عیسیٰؑ حواریون کو دکہائی دئی اور اونکے ساتہہ کہایا اور اونہین
نصیحت کے بعد اوسکے آسمان پر تشریف لیگئے فقط اس سے ثابت ہے کہ عیسائی
عقیدےکے موافق وہ وعدہ جو مسیحؑ نے فارقلیط کی بابت کیا تہا کہ میرے جانیکے بعد
آئیگا (یوحنا ۱۶ باب ۷) (اور جو کہ دس دن بعد عروج مسیحؑ کے اسطرح پر
عیسائیون کے نزدیک پورا ہوا کہ روح القدس حواریون پر نازل ہوا) اگر فارقلیط
روح القدس سے مراد ہوتی تو کیون حضرت عیسےؑ نے پہلے اونپر پہونکا اور کہا کہ
تم روح القدس لو کیونکہ وعدہ یہہ تہا کہ اگر مین نجاؤن تو تسلی دینے والا (یعنے
فارقلیط یا احمد) تم پاس نہ آویگا (یوحنا ۱۶ باب ۷) حالانکہ حضرت عیسیٰؑ ہنوز
آسمانپر تشریف نہ لے گئے تہے اور روح القدس حواریون کو دے دیا تہا روشن تفسیر
اعمال مصنفہ پادری نکلس صاحب چہاپہ الہ آباد ۱۸۶۷ء صفحہ ۸ کے آخر مین لکہا ہے

قول جب یسوع نے اونپر پہونکا اور کہا تہا کہ تم روح القدس لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲)
تب اونکے انعام مین سے کچہہ ملا پرا بنا (پنتکوست کے دن) وہ اوس سے معمور
ہوئے استئے اس سے پوری گواہی ملگئی کہ وہ پہونکنا صرف روح القدس ہی دینا
تہا گو بزعم علماء عیسائی اوسوقت سب روح القدس نہین دیا بلکہ اوسمین سے تہوڑا سا
دیا تہا لیکن اس مفسر کی یہہ عجیب بے دلیل بات ہے کہ تہوڑا روح القدس دیا
تہوڑا باقی رکہا کیونکہ خدا پیمایش کر کے روح نہین دیتا ہے (یوحنا ۳ باب ۳۴)
اور پنتکوست کے واقعہ کا بطلان کتاب دولت فاروقی کے محراب ۲ رکن ۲ کے
آخر مین بارہ[12] دلیلون سے مرقوم ہے وہان دیکہنا چاہیئے پس یوحنا تو دوسری گواہی
یعنے ۲۰ باب ۲۲ اور ۳ باب ۳۴ مین اور پادری نکس صاحب بہی میرے قول
کیصداقت پر گواہی دیتے ہین اور یہی بات سچ ہوتی ہے جو دو یا تین گواہونکے منہ
سے ثابت ہو جائے (۲ قرنتیونکا ۱۳ باب ۱) اور یہہ عجیب کہ دو گواہان موافق ہستے
از روے شریعت دعوے کا ثبوت ہے مگر یہان تو تین گواہان مخالف میرے
دعوے کی صداقت پر گواہی دے رہے ہین اب کیا کوئی تین پانچ کر سکتا ہے
اور یہہ بہی نسمجہے کہ یوحنا ۱۶ باب ۷ مین فارقلیط کی بابت جو آئیگا کا لفظ لکہا ہے یہہ
روح القدس کیطرف کیونکر منسوب ہو سکتا ہے کیونکہ روح القدس کے لئے نازل
ہونے یا ڈالا جانے کا لفظ ساری انجیل اور عیسائی محاورہ مین مستعمل ہے دیکہو اعمال
۱۱ باب ۱۵ اور ۱۰ باب ۴۴ اور ۸ باب ۱۶ رومن تواریخ کلیسیا دوسرا حصہ
صفحہ ۱۲ دفعہ ۱۶ ‌ــ اور ایک بڑی پہچان یہہ بہی ہے کہ اعمال ۲ باب ۴ مین جہان
روح القدس کے نزول کا ذکر لکہا ہے وہان تسلی دینے والا نہین لکہا ہے اس سے
بخوبی تسلی ہے کہ فارقلیط روح القدس نہین ہے ورنہ جبکہ یوحنا ۱۴ باب ۱۶ مین جو
فارقلیط کا وعدہ لکہا ہے اوسکے اپنا کا زمانہ عیسائی علماء صرف پنتکوست کے دن

سمجھتے ہین جسکا ذکر اعمال ۲ باب ۴ مین ہے تو ضرور تہا کہ وہان فارقلیط یا تسلی
دینے والا لکہا ہوتا تاکہ ثابت ہوجاتا کہ یہہ روح القدس وہی تسلی دینے والا ہے اور
جبکہ ایسا نہین ہوا تو پہر کس مُنہہ سے وہ کہتے ہین کہ فارقلیط روح القدس ہے اور
یہی انجیل یوحنا واقعہ پنتکوست کے ستر برس بعد لکہی گئی اگر پنتکوست کے دن نزول
روح القدس اسی فارقلیط کا ظہور تہا تو ضرور وہ اپنی انجیل مین لکہتا کہ وہ وعدہ جو یوحنا ۱۶
باب ۱۴ مین ہے پنتکوست کے دن وفا ہوا مگر اوس انجیل مین نہ صرف فارقلیط
کے نزول بلکہ پنتکوست ہی کا نام تک نہین ہے اب ثابت ہوا کہ فارقلیط اور ہے
اور روح القدس اور پہر یوحنا ۱۶ باب ۷ مین جو لکہا ہے کہ اگر مین نجاؤن تو تسلی دینے والا
تم پاس نہ آویگا اسپنے اس لفظ سے کہ اگر مین نجاؤن صاف صاف تو ظاہر ہے کہ یہ حضرت
خاتم الانبیا صلعم کے صریح خبر ہے جنکا آنا حضرت عیسیٰ کے جانیکے بعد پر منحصر تہا اس سے
زیادہ صاف بیان پیشین گوئی کا اور کیا چاہیے اب ثابت ہوا کہ فارقلیط سے جو
یہہ مراد روح القدس سمجھتے ہین یہہ بہول ہے اور متی ۱۰ باب ۲۰ مین جبکہ مسیح نے
بارہ شاگردونکو منادی کرنیکے لیے بہیجتے وقت نصیحت کی لکہا ہے کیونکہ کہنے والے تم
نہین بلکہ تمہارے باپ کی روح جو تم مین بولیگی اسلیے اور یہہ جو کہ معجزہ دکہلانے
کی طاقت جو حواریون کو دی گئی (متی ۱۰ باب ۱) یہہ بہی روح القدس کی تائید کا
سبب تہا یہہ بیسیون دلیلین انجیل ہی مین پکار رہے ہین کہ روح القدس مسیح کے سامنے
ہی حواریون کو مل چکا تہا اور فارقلیط کا آنا مسیح کے جانے کے بعد پر منحصر تہا اگر مین
یہہ سب صحیح کہتا ہون تو کیا اب ہی ثابت نہین ہوا کہ فارقلیط سے مراد حضرت خاتم الانبیاء
صلعم ہین نہ یہہ کہ روح القدس

پہر یہہ جو علماء عیسائی اعتراض کرتے ہین کہ اگر فارقلیط حضرت نبی اسلام علیہ الصلواۃ
والسلام سے مراد ہے تو چہہ سو برس تک اس وعدے کے ایفا مین کیون توقف ہوا

تو مین جواب دیتا ہون کہ اسکا سبب خدا ہی کو معلوم ہوگا مین نہین جانتا مگر اتنا کہہ سکتا ہون کہ پرانے عہدنامے مین ۹۰ زبور ۴ اور نئے عہدنامے مین ۲ پطرس ۳ باب ۸ مین لکھا ہے کہ خدا کے نزدیک ایکدن ہزار برس اور ہزار برس ایکدن کے برابر ہین اور حضرت عیسےٰؑ کی بابت جو پیشین گوئیان توریت وزبور وغیرہ مین عیسائی سمجھتے ہین وہ عیسائی عقیدے کے موافق سیکڑون بلکہ ہزارون برس کے بعد پورے ہوئیین

میزان الحق مطبوعہ لدہیانہ ۱۸۶۲ صفحہ ۲۴۳ مین ہے کہ کئی سو پیشین گوئیان (توریت) مین بیان ہوئی ہین اور وقوع واقعہ سے سو سوا اور ہزار ہزار سال پہلے خبر دی گئی اور تفصیل کے ساتھ بیان ہوئی ہین اور یہہ وے سب پوری ہوکر صادق آئے ہین انتہےٰ

عیسائی علما ہمیشہ دعوے کرتے ہین کہ حضرت پیغمبر اسلام صلعم کے معجزہ کا ذکر قران مین نہین ہے مطلب یہہ کہ اگر قران مین یہہ ذکر ہوتا تو ہم تیقین کرتے مگر قران ہی مین یہہ قول حضرت عیسےٰؑ کا منقول ہے کہ یاتی من بعدی اسمہ احمد پس اگر وہ بات کے سچے ہوتے تو اس سے انکار کرنیکی کوئی وجہہ تہے اور جبکہ اسے تسلیم کرتے تو معجزہ وغیرہ تلاش کرنیکی حاجت نرہتی گاڈفرے ہگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۵۷ - ۱۸۶ فرماتے ہین

ایک روایت مشہور ہے اور انجیلی تواریخ مین مکتوب کہ عیسےٰ نے اپنے رفع سے پیشتر اپنے مریدون سے اقرار کیا تہا کہ ہم تمہارے پاس ایک شخص کو کسی نہ کسی حیثیت مین بہیجینگے جسکو ہماری انجیل کے مترجم یونانی نے پیرکلیطاس لکہا ہے جسکا ترجمہ تشفی دہندہ ہے مسلمانون نے بیان کیا ہے۔ کہ یہہ شخص محمد ہی تہے جنکی نسبت مسیح نے پیشین گوئی کی تہی جسطرح کیخسرو کی پیشین گوئی یسعیاہ نے کی تہی (یسیاہ

۵۔۴ باب) کہ دونون کے نام لیدئی گئے تھے اور مسلمان یہہ ہی کہتے ہین کہ عیسیٰ نے جو آپکا نام لیا تہا تو نہ اوس لفظ سے۔ یعنے پیرکلیطاس بلکہ اس لفظ سے پیرکلیطوس جسکے معنے محمود یا ممتاز کے ہین جو عربی ہین لفظ محمد کے معنے ہین اور عیسائیون کی انجیل ہین ابتدا مین منجملہ ان دونون لفظون کے دوسرا ہی لفظ تہا مگر سچ چہپانے کے لیے اوسکو تحریف کر دیا اور عیسائی اسبات سے انکار نہین کر سکتے کہ اونکی کتب جو حال مین تحریفین ہین یا اختلاف قرءت ہوا ہے اور وہ یہہ بہی کہتے ہین کہ اس عبارت کے چہپانیکے لئے تمام تحریرین دستی غارت کر دی گئین تحریرات دستی کے غارت ہو جانیکا انکار نہین ہو سکتا اور یہہ وہ بات ہے جسکی نسبت جواب با صواب دینا مشکل ہے اور قدیمی کتابونکی نسبت تو یہہ ہے کہ چہٹی صدی سے قبل کی ایک بہی موجود نہین (مارش کی مکیلس دیکہو) اسکے جواب مین یہہ کہینگے کہ ترتولین اور دوسرے قدیمی مصنفونکی عبارتون سے ثابت ہو سکتا ہے کہ انجیلی تواریخون کی قرأت صحیح قدیم زمانہ مین محمد سے پیشتر ایسے تہے جیسے اب ہی اور اسلیئے اونمین تحریف نہین ہوئی مگر اس صورت مین یہہ ثابت کرنا چاہیے کہ ان قدیمی مصنفونکی تصنیفون مین تحریف نہین ہوئی جو کہ شاید ہوئی ہو کیونکہ جن لوگون نے انجیل کی تواریخونکے قدیمی تحریرات دستی کو غارت کیا ہے اونہون نے ایک جعلی کو از سر نو لکہنے مین کیا تامل کیا ہوگا جسپر ایک قدیمی مصنف کی تصنیف لکہی ہوئی تہی۔ اس امر کو اول درجہ کے حقانی عیسائیون نے تسلیم کیا ہے اور اور مقصدون کے لئے اونمین تحریف ہوئی ہے (مارش مکیلس کا باب نوان دیکہو) اور ظاہر ہے کہ جو لوگ ایک صورت مین تحریف کرینگے وہ دوسری مین بہی کرینگے اور چونکہ لفظ مذکور عبرانی قرار دیا گیا ہے پس اگر غلط لکہا گیا ہو تو گمان غالب یہہ ہے کہ ابتدا کے عیسائی مورخون نے جو دنیا مین سب سے بڑہکر جہوٹے ہین اپنے خاص مطلب کے لئے جہوٹہ بولا ہو۔ دوسری

ان تھی آس جو کہ شاگردین کی بہ نسبت پہلے ہوا تھا اونکو اسکے پیرو شخص موعود سمجھتے تھے جس سے وسکے
دشمنونکو موقع ملا کہ اوسکی نسبت از راہ کینہ کے یہ اصل بات مشتہر کردین کہ وہ روح القدس ہونیکا دعوےٰ باطل
رکہتا ہے ایسے ہی اشخاص خصوصاً مانی تھی آس کی بدولت انجیل کی تواریخ مین جہوٹ ملایا گیا۔ اور نیز
مانی تھی آس کے زمانہ کے بعد مگر محمد کے زمانہ سے بہت پیشتر منس کو بھی اوسکے پیروون نے شخص موعود قرار دیا
اور ماشو لہ سو بیرنے ثابت کیا ہے کہ اوسکے پیرو بڑے عالم اور طاقت ور فرقے تھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ
اوسکی نسبت اوس زمانہ کو غالباً بہتر سمجھتے تھے جسمین عیسیٰ نے پیشین گوئی کی تھی اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے
کہ وہ بارہ زمانہ انشائین مین شخص معہود کو شمیر نکرسکے مسلمان اس سے بڑہ کر یہہ کہینگے کہ اگر خود عیسائیون
کی دلیل پیش کیجاوے تب بھی مطلب ثابت ہے کہ وعدہ تو ایک تشفی دہندہ کا تہا پہر یہ کہنا کہ ظہور بارہ زمانہ
انشائین کا یہی شخص موعود ہے محض فضول ہے اور درحقیقت محمد ہی اوس شخص کے متعلق ہین اور
آپکے سوا اور کوئی ایسا نہین ہوا اگر اسکے جواب مین یہہ کہا جاوے کہ وہ عطایا جنکا بیان متی کی انجیل ۳ باب
اور فیض روح القدس جسکا بیان یوحنا ۲۰ باب ۲۲ مین ہے صرف چند روزہ تہی اور یہ بلا گئی تو مسلمان
جواب دینگے کہ یہہ صرف ایک حیلہ ہے جسکی تصدیق نہین ہوتی اصل انجیل مین مسلمانون کی دلیل کو ثابت
ترجمہ لفظ پیرکلیوطاس بجاے پیرکلیطاس کے بڑی مدد اس طرز کیوجہ سے ملتی ہے جو کہ سینٹ جروم نے
انجیل کا ترجمہ لاطینی زبان مین کرنیکے لئے اختیار کیا تہا جسمین بجاے لفظ پیرکلیوطاس کے لفظ لاطینی پیرکلیطاس
لکہدیا تہا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اوس کتاب مین جس سے کہ سینٹ جروم نے ترجمہ کیا تہا لفظ
پیرکلیوطاس تہا نہ پیرکلیطاس اسوجہ سے مسلمانون کے اس بیان کی بہت مدد ملتی ہے جو ہراکی قریب الصحت
وسعی کے غارت ہونیکے باب مین وہ کرتے ہین برناباس کی انجیل کی بابت سیل صاحب اپنے ترجمہ قران کے دیباچہ
صفحہ ۹ مین کہتے ہین یہ کتاب مسلمانونکا اصلی حال نہین معلوم ہوتا گو انہون نے بیشک اسمین اپنی کاربرآری کیلئے
اضافہ اور تغیر کردیا ہے اور خاصکر بعوض پیرکلیطاس یا تشفی دہندہ کے انہون نے اس مشکوک صحیفہ مین لفظ
پیرکلیوطاس کر دیا ہے جسکے معنے ممتاز یا احمد ہین تسلیم کرنا ضرور ہے کہ لفظ مذکور (یعنے فارقلیط زبان عبرانیہ) جیسا کہ
بشپ مارشل نے لکہا ہے کہ یقیناً عیسیٰ مسیح نے استعمال کیا تہا مسلمانون کے دعوے کو بہت کچھ سہارا دیتا معلوم

ہوتا ہے جیسا کہ جارج سیل صاحب نے بیان کیا ہے میری رائے مین اہل اسلام لفظ مذکور کو پیرکلیوطاس بنا لینے کا
اوسیقدر اختیار رکہتے ہین جسقدر کہ عیسائے پرکلیطاس کر لینے کا بلکہ مین کہتا ہون کہ غالباً یہہ مسلمانونکی طرف ہے
کیونکہ عیسائی مجاز نہین کہ پہلے جسمین لفظ زبان خالدیہ کے حرف یدہ یعنے یا کو جو شکل حرکت کسرہ کے ہے یا حرف ایوٹا کو
کر یا ہے معدودہ معروف کی برابر ہے حرف ایوٹا کے عوض مین بدلین حرف یدہ حروف تہجی زبان خالدیہ
کا دسوان حرف ہے اور شمار مین اوسکے عدد بہی مثل ہین پس اگر لفظ مذکور ایک زبان سے دوسری مین لایا جائے
تو اوس یونانی حرف سے بدلنا چاہئے جو مثل کے معنے مین آیا ہے اور جو ابتدا مین حروف تہجی مین دسوان تہا قبل
اسکے کہ یونانیون کا حرف ڈگاما جاتا رہے مگر مین علاوہ اسکے یہہ بہی کہتا ہون کہ اگر عیسے کا استعمل کیا
ہوا لفظ فارقلیط تہا اور یہہ کہ اس لفظ کے معنے ستودہ کے ہین جیسا کہ سیل صاحب کا قول ہے تو وہ
ترجمہ اس لفظ یونانی پیرکلیطاس مین غلط ہے یعنے اختلاف قرارت کے جہت سے اور یہہ کہ بشپ مارش اور
ارنشا مسیح کے کل نونکے ترجمے غلط ہین اور لفظ مذکور اوس لفظ سے مبدل کرنا چاہئے جو ستودہ کے معنے رکہتا ہو
اور در واقع مین یہہ لفظ پیرکلیوطاس ہونا چاہئے مگر اسکا ترجمہ فارقلیط علم کے معنے لیکر نکرنا چاہئے بلکہ صفت کے
طور پر کرنا چاہئے چنانچہ اہل اسلام معنی احمد کے لیتے ہین اگر یہہ لفظ عیسے کا استعمال کیا ہوا زبان خالدیہ
(یعنے کلدیہ جو بابل کے لوگون کی زبان تہی) یا عبرانی یا عربی کا ہو تو اوس سے وہی مراد پائی جانی چاہئے جو اوسکے معنے
اون زبانون مین تہے اگر وہ خالدیہ کا لفظ عربی مصدر سے مشتق ہوا تو اوسکی بہی معنی چاہئے جو عربی مصدر
کے ہین اور تب اوسکے معنی ستودہ یا شخص ممتاز کے ہونگے اگر ناظرین غور کرینگے تو معلوم کرینگے کہ لفظ
کالیوطاس جو ہومر اور اسپاسیہ یونانیون نے بجا ستودہ آدمی کے استعمال کیا ہے ہر طرح میری دانست مین اہل اسلام
کی دلیل مین سلیقہ کیسا تہہ ہے کہ اگر اونکو اونکی غلطی پر معقول کیا جاتا تو عجب نہین کہ بہت مشکل ہے یہہ ادنی
بات ہے مگر اونکی دلیل کی تحریر میری نظر سے نہین گذری مجہکو اس مشہور لفظ فارقلیط کی نسبت کچہہ اور
بہی کہنا ہے اسکو بشپ مارش نے جسکے قول کو عیسائی صادق جانتے ہین اور مسلمانونکے منتخب کی ہوئی
دلیل مین تسلیم کر لیا ہے کہ وہ لفظ سریانی یا خالدیہ یا عربی ہے مگر یونانی نہین ان بانون مین سے ایک کو یا
دو کو محمد ضرور بولتے ہونگے یا ادنی وجہ یہہ کہ سمجہتے ہونگے عہد عتیق مین ہی آپ کی نسبت پیشین گوئی

بقید نام کی گئی ہے پادری اور نہایت دیندار پارکہرست صاحب کا قول جو ایسے شاہدین جنکو ہمارا
دینی منظور نہین (یعنے نہایت معتبر گواہ ہیں) اس لفظ حمیا کے مادہ کی نسبت یہ کہکر
یہہ لفظ سب قسمونکی ایک چیزون یعنے دونون قسمون کی عبادت پہی دریہ ہتی پر بولا جاتا ہے جنسے ہر فریق
علے حسب مراتب خواہش اور محبت رکہتے تہے دیکہو اشرال پیاک دوم صفحہ ۷ اور آئیگا
مطلوب کل قومونکا یا حمدہ خل بگوئیم اس مادہ سے نوم پیغمبر محمد کا نام نکلا پارکہرست صاحب
کی اس عبارت پر ایک مسلمان کہیگا کہ دیکہو عہد جدید اور عہد عتیق مین آپ کی نسبت پیشین گوئی
بقید نام کی گئی ہے اور اس پیشین گوئی کی نسبت جو عیسے مسیح کیطرف کی گئی واقع مین غلط ہے اورپیا
کہ نام سے ظاہر ہے وہ اوس شخص کی نسبت تہی جسکو خود عیسے نے اپنی رسالت تمام کرنے کے لئے
بہیجا تہا اور انجیل لوقا ۲۴ باب ۴۹ مین لفظ اپنےگیلن (یعنے وعدہ) سے اسکی طرف
اشارہ فرمایا تہا اور اسکی بابت مین تمہارے خاص نہایت مشہور پادری پارکہرست
صاحب کا حوالہ دیتا ہون کہ اوس سے مراد محمد ہین نہ عیسےؑ یا روح القدس اور یہہ مراد اس
سبب سے ظاہر ہے کہ پیشین گوئی مین محمدؐ کا نام موجود ہے اسمقام پر یہہ دعوے نہین
کر سکتے کہ مسلمانون نے تحریف کی ہوگی یہہ یاد رکہنا چاہیے کہ نسطوریا کا فرقہ عرب میں کثرت
سے تہا اور میری رائے مین جب یہہ خیال کیا جائے کہ اس فرقہ نے زمانہ محمدؐ میں اس
انجیل کو اختیار کیا جسکو عیسیٰ کی طفولیت کی انجیل کہتے ہین تو یہہ غالب نہین کہ ان لوگون
نے چارون رومی انجیلون کو بہی مانا ہو پس اس سے صرف ممکن ہی نہین بلکہ نہایت
غالب ہے کہ محمدؐ نے ہماری چار انجیلونکو کبہی نہین دیکہا مین نے کتابونمین دیکہا ہے کہ
جب بہتیرا مفسر قرآن کی تفسیر کر رہے تہے تو یہہ متصور نہین ہوسکتا کہ لفظ فارقلیط
کے باب مین بحث کما حقہ ہوئی ہو انتہے ازحمایۃ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء صفحہ ۸۱–۹۴
دفعہ ۱۵۶–۱۸۶ از ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفرے ہگنس صاحب
مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء

کلیسیا ۔ ۱۰

کہ جسمین پانچ سات پیشین گوئیوں اور تین معجزوں کا جو حضرت نبی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام
ظاہر ہوئے ہیں بیان ہے اور ایک منادیکھن یہہ وہ پیشین گوئیاں او معجزے ہین کہ جنکی صداقت سے سب
مختلف مذہب والے بھی انکار نہین کر سکتے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ هُوَ الَّذِيْ
أَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ
لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ط مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ
حُصُوْنُهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَأَتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا وَقَذَفَ
فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِأَيْدِيْهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ
فَاعْتَبِرُوْا يٰأُولِي الْأَبْصَارِ ٥ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ
الْأَبْرَارِ وَآلِهِ الْأَطْهَارِ وَأَصْحَابِهِ الْأَخْيَارِ إِلٰى يَوْمِ الْقَرَارِ ط
قال اللہ تعالیٰ جلشانہ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ط قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ
شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ ط (سورہ رعد آیت ۴۵)

یعنی اور جو کفر کرتے ہین کہتے ہین کہ تو اللہ کا بھیجا ہوا نہین ہے تو کہہ کہ اللہ کافی ہے
گواہ درمیان میرے اور تمہارے اور وہ بھی جسکو علم ہے کتاب کا ازشہادت
قرآنی مصنفہ ولیم میور صاحب مطبوعہ لکھنو ۱۸۶۱ء صفحہ ۵۷ فصل ۵ ۔
عیسائی علماء اسبات کے ثابت کرنے مین بڑی کوشش کرتے ہین کہ حضرت نبی
اسلام صلعم سے کوئی معجزہ نہین ہوا لیکن جس نے یہہ حرف اپنی زبان سے نکالا ہیں
بڑا بول بولا (یہوداہ ۔ ۱۴) اور جیسا اسیر اگر تم سے پہلے اپنے اس دعوے سے پشیمان نہ ہوا

تواریخ محمدی مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور ۱۸۷۱ء صفحہ ۱۳۰ مین لکہا ہے
محمدی مُہر پر یہہ الفاظ کندہ ہوئے محمد رسول اللہ۔ بعد اسکے حضرت نے کئی بادشاہون کو
سے چند خط لکہوائے ۔ پہلا خط بنام نجاشی بادشاہ حبش محمد رسول اللہ کی
طرف سے لکہا جاتا ہے نجاشی بادشاہ کو مین حمد و ثنا کرتا ہون اُس خدا کی
جو بے نیاز اور تمام عیبون اور نقصانون سے پاک ہے اور جو اپنے پیغمبرونکی
تصدیق معجزات سے کرتا ہے اور اپنے بندونکو خوف قیامت سے بچاتا ہی الخ
اس سے یہ قول جو عیسائی کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے کبہی معجزہ دکہانیکا دعویٰ
ہنین کیا رد ہوگیا۔ اسکے بیان سے پیشتر یہہ خیال کرنا چاہیئے کہ متی ۱۶ باب
۳۹ مین لکہا ہے کہ مسیح نے فقیہون اور فریسیون نے جو معجزہ دیکہا چاہتے تہے فرمایا
کہ یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اُنہین دکہایا نہ جائیگا انتہی
اب اس جگہہ متی حواری نے یا جو مصنف انجیل متی ہو کہ اُسکا نام اور ثبوت علماء
عیسائی کو مطلق معلوم نہین ہے اوسنے مسیح کو نہ صرف معجزہ دکہانے سے انکار کرتا ہوا
بلکہ خلاف صدق بہی اُنکا قول ثابت کیا ہے کیونکہ ایسکے بعد بہت بار مسیح کے معجزہ
دکہانے کا انجیل متی مین ذکر ہے چنانچہ پانچ روٹیون سے پانچ ہزار آدمیونکا
پیٹ بہرا اور دریا پر اپنے پاؤن سے چلے متی ۱۴ باب ۱۵-۲۱ و ۲۵ پہر سات
روٹیون نے چار ہزار کو کہلایا متی ۱۵ باب ۳۸ پہر دو اندہونکو بینا کیا متی ۲۰ باب
۳۰-۳۴- پہر انجیر کے درخت کو سکہا دیا متی ۲۱ باب ۱۹ غرض یہہ کہ گرفتاری
کے وقت تک معجزے دکہایا کیئے کہ ایک شخص کا کان جو پطرس نے کاٹ ڈالا
تہا چہو کر چنگا کیا لوقا ۲۲ باب ۵۱ اب دیکہیئے کہ مسیح نے اپنی خوشی تو اتنے معجزے
دکہلائے لیکن جب کسی نے سوال کیا کہ معجزے دکہلائے تب اُسکے جواب مین مسیح نے
یہی فرمایا کہ یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اُنہین دکہایا نہ جائیگا۔

۲ پہر متی ۱۶ باب ۱-۴ مین لکہا ہے کہ جب فریسیون نے مسیح سے آسمانی نشان
چاہا جیسے کہ حضرت موسیٰ نے اور آگ حضرت الیاس نے (۲ سلاطین ۱ باب ۱۰-۱۲)
اور رعد حضرت سموئیل نے (اول سموئیل ۷ باب ۱۰) ظاہر کیا تہا تو اگرچہ تین بار
حضرت عیسیٰ کے لیے آسمان سے آواز آئی تہی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے متی ۳ باب ۱۷
اور ۱۷ باب ۵ یوحنا ۱۲ باب ۲۸ تو بہی نکہا کہ یہہ آسمانی نشان واقع ہوا تہا۔
اور اگر آفتاب مصلوبیکی دن سیاہ ہو گیا تو بہی یہہ کیون نکہا کہ یہہ آسمانی
نشان ظاہر ہوگا صرف یہی بار بار کہا کہ یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان
دکہایا نجاویگا انتہی یعنے تین دن قبر مین رہونگا اور یہہ بات بہی کچہہ معتبر
نہین کیونکہ سوال آسمانی نشان کا تہا اور جواب مین زمینی نشان کا وعدہ ہوا
اسمین اور اُسمین زمین و آسمان کا فرق ہے مگر شاید تین برس نبوت کرکے
آسمان پر اُٹہائے جانے کا ذکر کیا ہوگا کیونکہ بعض موقع پر بنسبت تین دن
تین برس سے بموجب عقیدہ عیسائی مراد رکہتے ہین اور حضرت عیسیٰ کی نبوت کی مدت
اناجیل کی بموجب صرف تین سال تہا اسکے سوا مرقس ۸ باب ۱۱-۱۳ مین بہی جو
اسکا ذکر ہے وہان یونس نبی کے نشان کا وعدہ مطلق نہین ہے صرف معجزہ
دکہانے سے انکار کیا ہے - ایک اور بات بہی پیدا ہوتی ہے کہ آسمانی نشان
کی درخواست مین جو حضرت عیسیٰ نے نہین کہا کہ تین دفعہ میرے لئے آسمان سے
آواز آئی تہی اور یہہ بہی نہین کہا کہ آفتاب مصلوبیکی دن سیاہ ہوجاویگا تو اس سے
ثابت ہوتا ہے کہ یہہ دونون یا تین یعنے آسمانی آواز اور آفتاب کا سیاہ ہوجانا کچہہ
صحیح خبر نہین ہے اور اگر آسمان سے آواز آئی بہی ہو کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے تو بیٹے
خدا کے حضرت یعقوبؑ اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمانؑ وغیرہ سیکڑون توریت و انجیل
مین لکہی ہین دیکہو کلیسیا ۲ سکرمنٹ ۱ حضرت عیسیٰ کو تو خدا نے صرف ثانی کہا مگر اور و نکو اکلوتا کہا تہا

۳ اسیطرح حضرت عیسیٰ نے اپنے وطن کے لوگوں کے سامنے معجزہ نہیں دکہایا
متی ۱۳ باب ۵۸ جیمس اسکاٹ مفسر صاحب نے اسکی تفسیر میں یوں لکہا ہے اونے
دیکہا کہ اُن لوگوں میں ایمان نہیں ہے اور اس سبب سے معجزہ دکہانا مناسب جانا ہ
۴ اسیطرح حضرت عیسیٰ نے ہیرودیس کے آگے کوئی معجزہ نہیں دکہایا اگرچہ ہیرودیس نے
بہت سی باتیں پوچہیں مگر کچہہ جواب نہ دیا لوقا ۲۳ باب ۸ و ۹
۵ اسیطرح جب یہودیوں نے حضرت عیسیٰ سے کہا پس تو کونسا نشان دکہاتا ہے
تاکہ ہم دیکہکر تجہپر ایمان لاویں تو کیا کرتا ہے یوحنا ۶ باب ۳۰ یہاں بہی حضرت عیسیٰ
نے کوئی معجزہ نہیں دکہایا بلکہ یہاں بہی یونس نبی کے نشان کا وعدہ نہیں کیا ہ
۶ اسیطرح جب سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں نے حضرت عیسیٰ سے اونکے
اختیار کی بابت پوچہا متی ۲۱ باب ۲۳ و ۲۴ تب بہی حضرت عیسیٰ نے کچہہ صاف جواب
نہ دیا اور مفصل نہ بتلایا۔
لوقا ۱۱ باب ۱۶ میں ہے کہ اوروں نے آزمائش کے لئے اُس سے ایک آسمانی
نشان مانگا انتہی اُسوقت بہی حضرت عیسیٰ نے کوئی معجزہ نہیں دکہایا تہا ایسکا
سبب یہہ ہوگا کہ یہہ معجزہ حضرت پیغمبر اسلام صلعم پر منحصر تہا جو کہ دعوہ شق القمر سے ظاہر ہوا
اسیطرح بعض پیشین گوئیاں بہی جو حضرت عیسیٰ کی زبانی انجیل میں لکہی ہیں غلط نکل
گئیں۔ مثلاً لوقا ۲۱ باب ۲۴ میں ہے کہ وے تلوار کی دہار سے گر جاوینگے
اور لوگ اُنہیں بند ہوا کر سب قوموں میں لیجائینگے اور جبتک قوموں کا وقت پورا نہو
یروسلم قوموں سے روندا جائیگا انتہی اسکا ذکر دولت فاروقی کی مطلب ۲ رکن ۵
میں مفصل ہے اور متی ۱۶ باب ۲۸ میں ہے میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اُنمیں سے
جو یہاں کہڑے ہیں بعضے ہیں کہ جبتک ابن آدم کو اپنی بادشاہت میں آتے دیکہہ
نہ لیں موت کا مزہ نہ چکہینگے انتہی ۔ اور مرقس ۱۳ باب ۳۰ میں ہے کہ اس

زمانہ کے لوگ گزرنہ جائینگے جبتک یہہ سب کچہہ واقع نہو انتہی - اسیطرح لوقا ۲۱ باب ۳۲
مین بہی ہے حالانکہ مسیح ابہی تک نہین آئے اور اُس زمانہ کے سب لوگ سیکڑون
برس ہوئے کہ گزر گئے اب ان دونون پیشین گوئیون کے مقابل مین اُن دو
پیشین گوئیونکو دیکہنا چاہئے جو حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وقوع تاتار
اور اختتام سلطنت عباسیہ بغداد کی بابت فرمائی ہین - چونکہ معجزے دو قسم کے
ہوتے ہین ایک قولی اور ایک فعلی قولی معجزہ پیشین گوئی ہے کہ اپنے وقت پر
پوری ہو اور فعلی معجزہ وہ جو اُسیوقت ظاہر ہو اور ان مین سے ہر ایک کی دو دو قسم
ہین ایک خاص ایک عام خاص وہ کہ جو صرف اپنون ہی کے روبرو دکہایا جاوے
جیسے حضرت عیسیٰ کا لاذر کو زندہ کرنا اور عام وہ کہ جو اپنون اور غیرونکے سامنے بہی
دکہایا جائے جیسے حضرت موسیٰ کا مصریون کو بحر قلزم مین غرق کرنا اور بنی اسرائیل
کو سلامت نکال لیجانا اور ان مین سے بہی ہر ایک کی دو قسمین ہین ایک صرف زندگی
مین معجزے ظاہر کرنا اور دوسرے بعد وفات بہی معجزے دکہانا جیسے حضرت
الیشع کی مدفون لاش نے مردہ کو زندہ کر دیا تہا (۲ سلاطین ۱۳ باب ۲۱) اب
مین حضرت رسول اللہ صلعم کے چند معجزے بیان کرتا ہون کہ یہہ سب اقسام انہین
پائے جائینگے باوجود اسکے وہ سب معجزے ایسے ہونگے کہ جنکے ثبوت مین یگانہ
اور بیگانہ اور مسلمان اور غیر مسلمان اور اس ملک و غیر ملک کے لوگون مین سے
کسیکو انکار کی گنجائش نہ ہوگی -

پہلے سیپارہ ۱۴ سورہ حجر رکوع اول مین خدا تعالےٰ قرآن مجید کی بابت
فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ
یعنی ہم نے آپ اُتاری ہے یہ نصیحت (یعنی قرآن مجید) اور ہم اُسکے نگہبان ہین
انتہی - اب دیکہئے یہہ کیا ہی بڑی بات ہے (۱) اس سے کتب سابقہ کا

نیز نتیجہ ہونا ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ وہ سب ہی خدا ہی کیطرف سے نازل ہوئین
لیکن بعد نزول قرآن مجید کے اب اُنکی حاجت نہی اس سبب سے اللہ جلشانہ
نے اسکی حفاظت اپنے ذمہ لی نہیہ کہ اونکے بہی (۲) انسان کی ضعیف
طاقت پر قرآن مجید کی حفاظت کو منحصر ہنین رکہا بلکہ قادر مطلق آپ اسکا حافظ
حقیقی ہوا اور یہہ اسکی بڑے کافی دلیل ہے کہ یہہ کتاب خدا ہی کا کلام ہے ورنہ
کسی انسان کی بنائی ہوئی کتاب کی خدا حفاظت کیون کرتا (۳) سیکڑون طرح کے
ہنگامے خلفاء بنی اُمیہ اور بنی عباس کے زمانہ مین ہوئے سادات قتل کیے گئے خلافتین
تبدیل ہوئین اختلاف مسلمانون مین پڑ گئے مگر قرآن مجید کا کسی منکر یا ملحد سے جبکہ
کہ تیرہ سو برس گزرے ہین ایک حرف بہی محرف نہو سکا چنانچہ موجود ہے اور ہم بزور
کمال تصدیق کے کہہ سکتے ہین کہ قیامت تک ایسا ہی بنا رہے گا کیونکہ اگر دنیا
مین ایک جلد بہی اس کتاب الٰہی کی نرہی تب بہی لاکہون حافظ ہوتے رہتے
ہین اور ہمیشہ یون ہی ہوتے رہین گے پس حفاظت اسکو کہتے ہین کہ جسین
سے کچہ ضائع جانیکا کسیوقت مین بہی خطرہ ہی نہو اور پیشین گوئی اسکا نام
ہے کہ اندہا اور آنکہون والا کسی مذہب کا کیون نہو ہر وقت اسپر یقین کر سکتا
ہے اور کسیطرح کا شک اسکے پاس تک ہنین پہنچ سکتا ہے - چونکہ خدا نے
حفاظت توریت انجیل کی علماء یہود و نصاریٰ پر منحصر کردی تہی جیسا کہ فرمایا
بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ (مائدہ ع ۷) (استثنا ۳۱ باب ۲۴-۲۶) یہ
کتابین اپنی اصلی حالت پر نرہین یعنے تحریف اُنین واقع ہوئی تب قرآن کی
حفاظت خدا نے اپنے ذمہ لی چنانچہ فرمایا وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ
اور اسی طرح بیت المقدس کو کعبہ شریف کے مقابل مین اور اہل یہود کو اہل حرم
کے مقابل مین خیال کرنا چاہیئے ــ

دوسرے سورہ بقر رکوع ۱۴ اُولٰٓئِکَ مَا کَانَ لَھُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْھَآ اِلَّا
خَآئِفِیْنَ ۃ لَھُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ
یعنے ایسونکو نہین پہونچتا کہ داخل ہون وہان مگر ڈرتے ہوئے اُنکو دنیا مین ذلت ہے
ور آخرت مین بڑی مار ہے انتہی یہہ آیت قرآن مجید مین بیت المقدس یعنے
یروسلم کی بابت ہے پس دنیا مین ذلت سے مراد ہے قتل اور اسیری اور جلاوطنی
ور اُنکے شہرون اور ملکونکو لے لینا اور اُنہین عبادت گاہ مین نہ آنے دینا
ور آخرت مین بڑی مار یعنے عذاب آخرت کہ جسکا حال ظاہر ہے پس یہہ بات
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین پوری ہوئی کہ یروسلم مع ملک شام عیسائیوں سے
لے لیا گیا اور ہیکل یروسلم کی خاص بنیاد پر اسلامی مسجد تیار کی گئی کہ جو اب تک موجود
ہے۔ پس اس مسجد کی تعمیر سے پیشتر جولین قیصر نے سنہ ۳۶۳ء مین ہیکل کے پھر بنانیکا
ارادہ کیا تھا مگر ہیکل کی نیو سے شعلون نے نکلکر مزدورون وغیرہ کو اس کام سے روکا
اور جب بہت محنت کرکے تھک گئے اور بہت کاریگر ہلاک ہوچکے تب اُس کام سے
ہاتھہ اُٹھایا۔ دیکھو تفسیر انگریزی طامس سکاٹ لوقا ۲۱ باب ۲۴ پر اور ہندی
تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۷ اور بعد اُسکے اگرچہ تمام دنیا کے عیسائی بادشاہون سے
اپنی ساری طاقت سے اُسکے لے لینے مین کوشش کی اور صلیب کا لال نشان ہر
ایک نے اپنے گلے مین پہنکر سنہ ۱۰۹۶ء مین (تواریخ کلیسیا کے بموجب) یروسلم
پر چڑھائی کی اور ساٹھہ لاکھہ عیسائی ان لڑائیون مین مارے گئے مگر کامیاب
نہوئی (طامس سکاٹ مفسر کے قول کے بموجب) اور اب تک یروسلم مسلمانون کے
قبضہ مین ہے کہ ساڑھے بارہ سو برس سے زیادہ عرصہ گزرا اور سوا مسلمانونکے
کوئی دوسرا مسجد اقصیٰ مین جانے نہین پاتا۔ رسالہ رد من الکتاب المعروف مقامات
جسے پادری شیرنگ صاحب نے مرزاپور مین سنہ ۱۸۶۰ء مین چھاپا اُسکے صفحہ ۱۲ مین لکھا ہے

قولہ مسجد کا احاطہ حرم شریف کے نام سے نامزد ہے اسمین کوئی عیسائی
ہرگز جانے نہین پاتا اور اگر دغا سے داخل ہو اور کھلجاوے تو ضرور اُسے قتل
کرین — انتہیٰ
اور مقبلا کا غار سے جسے ابیرہام نے قبرستان بنانے کے لئے خریدا تہا آجکل
وہان ایک مسجد ہے جسمین یہودیون اور عیسائیون کو داخل ہونے کی پروانگی
نہین ہے ازجغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جبکیب صاحب چھاپہ
سکندرآگرہ سنہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۱۹ اور اسیطرح حضرت داؤد کے مزار پر بہی کوئی نصرانی جانہین پاتا
اب دیکھئے کہ ان ساری باتون پر غور کرکے دنیا مین کون کہہ سکتا ہے کہ اس
پیشین گوئی کے پورے ہونے مین کسی طرح کا شک ہے۔
تیسرے سورۂ توبہ رکوع ۴ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ
نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا
یعنے اے ایمان والو مشرک جو ہین سو پلید ہین نزدیک نہ آوین مسجد الحرام کے اس
برس کے بعد انتہیٰ مطلب یہہ کہ مشرک سب پلید ہین اس لائق نہین کہ کعبہ شریف
کے نزدیک بہی پہٹکنے پاوین یہہ پیشین گوئی کیسی پوری ہوئی ہے کہ قریب تیرہ سو برس
سے اگرچہ دنیا مین طرح طرح کے انقلاب ہو گئے مگر کوئی مشرک ہرگز کعبہ شریف
کے دکہ مکہ کا ایشیا کی ناف مین واقع ہے از تواریخ کمبن صاحب باب ۵۰ دربیان اسلام
باب اصفحہ ۴) گرد بہی پہٹکنے نہین پاتا اور نہ کبہی پہٹکنے پاویگا کیونکہ جس نے قریب
تیرہ سو برس سے اسکی حفاظت کی وہ قادر ہے کہ ہمیشہ ایسا ہی رکہے۔
صحیح مسلم مین حضرت عمر رضہ سے روایت ہے قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم
لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّىٰ لَا أَدَعَ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا
یعنے حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مین ضرور نکالدونگا یہود و نصاریٰ کو عرب کے

ٹاپو سے یہانتک کہ سوا مسلمان کے اُسمین کسیکو نہ چھوڑونگا انتہی۔ (از مشارق الانوار باب العاشر حدیث ۱۹۸۴) عرب مبدأ اسلام ہے تو حکمت یہی ہے کہ وہان سوا مسلمانوں کے کوئی نرہے چنانچہ فاروق اعظم رضہ نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے نکالا اور شام میں رکھا انتہی۔

اب اگر کوئی کہے کہ برہما وغیرہ کے لوگ بھی کہہ سکتے ہین کہ ہزارون برسون سے ہمارے اوپر کوئی غالب نہین ہوا تو مین جواب دیتا ہون کہ اُنکے ہان پہلے سے دعوی کرکے نہین یہہ استقلال حاصل کیاہے اتفاقات زمانہ سے اُنکا یہہ حال رہا اور یہان تو پہلے سے جو حکم نکل چکاہے اور اُسیوقت سے یہہ قانون برابر چلا آیا کہ کوئی مشرک کعبہ شریف مین نہین جانے پایا اسکے سوا تھوڑا عرصہ گزرا کہ انگلستان کی حکومت نے برہما کے اکثر ملک اپنے تصرف مین کر لیے چنانچہ ابتک اُنہین کے تصرف مین ہین اور یہی حال چین کا ۱۸۶۰ء مین انگلستانی فوجون نے کیا پس یہہ دعوی سوا ربّ الکعبہ کے دنیا مین اور کسیکو سزاوار نہین ہے۔ (شعر)

مرا در رسد کبریا و منی ۔ کہ ملکش قدیم ہست و ذاتش غنی

پھر کہہ کہ قال اللہ تعالی جلشانہ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ۝ یعنے کہہ کہ آیا حق اور نہ پہلے بار پیدا کرتا معبود باطل اور نہ وہ دوبارہ کرتاہے انتہی جزو ۲۲ آخر سورہ سبا رکوع ۶ یعنے نہ کبھی کعبہ شریف مین بعد جاء الحق یعنے ظہور اسلام کے بت پرستی وغیرہ پیدا ہوگی اور نہ اگلی بت پرستی وغیرہ اُسمین کبھی عود کریگی سو قریبا تیرہ سو برس گزرے کہ ابتک ایسا ہی ہے اور اسیطرح ایک اور حدیث صحیح مسلم مین مرقوم ہے عَنْ جَابِرٍ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ صحیح مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر شیطان ناامید ہوا اس سے کہ اب نمازی لوگ عرب کے ٹاپو مین اُسکو

ہو بیٹن (یعنے بت پرست ہون) کیلئے فتنہ وفساد ڈالنے کا قابو ہے انتہی۔
ابن سعد نے طبقات مین عثمان ابن طلحہ سے روایت کی ہے کہ انہون نے کہا ہم ایام جاہلیت
مین (یعنے مسلمان ہونے سے پیشتر) کعبہ کو دوشنبہ اور جمعرات کے دن کہولا کرتے تہے
ایک دن آنحضرت صلعم لوگون کے ساتہہ کعبہ مین داخل ہونے کو تہے مین نے آپ کے
ساتہہ درشت کلامی کی اور آپکو برا کہا آپ نے حلم کیا اور فرمایا کہ اے عثمان انکریب
تو اس کنجی کو میرے ہاتہہ مین دیکہیگا کہ مین جسے چاہون اسے دون مین نے کہا
کہ تب قریش مرجائینگے اور ذلیل ہوجائینگے آپ نے کہا کہ نہین اسدن قریش
کو اور زیادہ عزت ہوگی اور پہر آپ کعبہ مین داخل ہوئے اور میرے دل مین آپکی
اس بات نے ایسا اثر کیا کہ مین سمجہا ضرور یہہ بات ہونے والی ہے پہر جب بروز فتح مکہ
آپنے مجہہ سے کنجی منگوائی مین نے لادی سو آپ نے لی پہر جب آپنے مجہی دی فرمایا
کہ لو یہہ تمہارے پاس ہمیشہ رہیگی پہر جب مین نے پیٹہہ پہیری آپنے مجہے پکارا مین پہر
حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ وہ بات جو ہم نے کہی تہی کہ ایک دن یہہ کنجی ہمارے ہاتہہ
مین ہوگی سو ہوئی یا نہین مین نے کہا کہ بیشک ہوئی اور مین گواہی دیتا ہون
کہ آپ بیشک رسول خدا ہین انتہی اس حدیث مین دو پیشین گوئیون کا ذکر ہے
ایک یہہ کہ قبل ہجرت آپنے عثمان بن طلحہ سے یہہ بات کہی تہی کہ ایک دن یہہ کنجی
میری ہات مین ہوگی سو مطابق اسکے بروز فتح مکہ واقع ہوا دوسرے یہہ کہ جب
آپنے کنجی عثمان بن طلحہ کو بروز فتح مکہ پہیر دی آپنے فرمایا کہ یہہ کنجی ہمیشہ تمہارے
خاندان مین رہے گی سو آجتک انہین کے خاندان مین کنجی خانۂ کعبہ کی ہے۔
اور اس سے کوئی دنیا مین انکار نہین کرسکتا کہ جیسا حضرت صلعم نے فرمایا
تہا ویسا ہی ابتک ہو رہا ہے اور طبقات تو آج نہین لکہہ لی گئی ہے۔
تواریخ محمدی مصنفۂ پادری عماد الدین صفحہ ۲۰۹ مین لکہا ہے پہر کعبہ کی کنجی

عثمان بن طلحہ کو عنایت ہوئی آجتک انکی اولاد مین چلی آتی ہے انتہی۔
کیونکہ مصنف طبقات کی وفات سے دو سو تین [illegible]
۲۵۶ یہ جو لکھے صحیحین مین وارد ہے قَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللهِ صلعم قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ
تُضِیْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی امام نووی شارح صحیح مسلم لکھتے ہین
قَدْ خَرَجَتْ فِیْ زَمَانِنَا نَارٌ بِالْمَدِیْنَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّخَمْسِیْنَ
وَسِتَّمِائَةٍ وَّکَانَتْ نَارًا عَظِیْمَةً جِدًّا مِّنْ جَنْبِ الْمَدِیْنَةِ الشَّرْقِیْ وَرَاءَ الْحَرَّةِ تَوَاتَرَ الْعِلْمُ بِهَا عِنْدَ
جَمِیْعِ الشَّامِ وَسَائِرِ الْبُلْدَانِ وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ حَضَرَهَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ
از صحیح مسلم مطبوعہ دہلی ۱۲۸۰ھ جلد ۲ کتاب الفتن صفحہ ۳۹۴ - یعنے کہا ابن مسیب نے خبر دی
مجھکو ابو ہریرہ رض نے تحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے نہین قائم ہونے کی قیامت جبتک
نہ نکلیگی ایک آگ زمین حجاز سے کہ روشن ہوجاوینگی گردنین اونٹونکی بیچ بصرے کے
امام نووی شارح صحیح مسلم لکھتے ہین کہ تحقیق نکلی ہماری زمانہ مین آگ مدینہ مین
سنہ ۶۵۴ چھ سو چون مین اور تہی آگ بڑی نہایت پہلو مدینہ شرقی راہ حرہ ۱۱ اور
متواتر علم ہوا ہے اسکا پاس تمام شام اور سب شہرونکے اور خبر دی مجھکو اس شخص نے
جو حاضر تہا اہل مدینہ سے انتہی - اس پیشین گوئی کے مطابق ۳ جمادی الثانی
سنہ ۶۵۴ ہجری مین واقع ہوا کہ جمعہ کے دن بعد نماز عشا وہ آگ ملک حجاز مین ظاہر
ہوئی چار فرسنگ لمبی اور چار میل چوڑی اور ترپن ۵۳ دنون تک روشن رہی۔
چونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم چار سو برس پیشتر اس آگ یعنے نار حجاز کے ظاہر ہونے
سے لکھی گئی ہین تو اب کون اسکی صداقت سے انکار کرسکتا ہے - اگر مین حضرت
رسول اللہ صلعم کی کسی ایسی پیشین گوئی یا معجزے کا ذکر لکھتا کہ جسکی کسی قدر بھی تورات
انجیل سے عظمت ثابت ہوتی تو یہود و نصاریٰ کسقدر اسکا ادب اور پاس کرتے

نگران پیشین گوئیون اور معجزون کا جو اس کتاب مین مرقوم ہین زیادہ ادب اور پاس کرنا چاہیے کیونکہ انکی صداقت سے نہ صرف یہود و نصاری بلکہ کوئی قوم بت پرست بہی انکار نہین کرسکتی۔

پانچوین ابوداؤد نے حضرت ابوبکرہؓ سے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ نزدیک نہر دجلہ کے ایک شہر عظیم کہ اسکے باشندے مسلمان ہونگے آباد ہوگا اور آخر زمانہ مین قوم ترک اسپر حملہ آور ہونگے اور اس نہر کے کنارہ پر مقام کرینگے اسوقت شہر کے باشندے تین فرقہ ہوجاینگے۔ ایک فرقہ کے لوگ اپنا مال و اسباب لاد کر جنگل کو چلے جاینگے۔ دوسرے فرقہ کے لوگ ترکون کے بادشاہ کے پاس پناہ مانگین گے اور یہہ دونون فرقے ہلاک ہونگے اور تیسرے فرقہ کے لوگ ترکون سے مقابلہ کرین گے اور شہید ہونگے انتہی یہہ پیشین گوئی وسط ساتوین صدی یعنی ۶۵۶ ہجری مین پوری ہوئی کہ چنگیز خان کے پوتے ہلاکو نے شہر بغداد پر لشکر کشی کی (ازالۃ الاسلام صفحہ ۱۰۹) شہر کے بعضے باشندے بہاگ نکلے لیکن ترکون نے ان سبکو قتل کیا اور اکثر اشراف اور امرا اور خود مستعصم باللہ خلیفہ بغداد نے ترکون کے بادشاہ کے پاس پناہ لی انہین بہی ترکون نے قتل کیا اور باقی شہر کے لوگون نے ترکون سے مقابلہ کیا اور شہید ہوئے اس پیشین گوئی مین بہی کسیکو انکار کی مجال نہین ہے کیونکہ یہہ سنن ابی داؤد جسمین یہہ پیشین گوئی لکہی ہے چارسو برس پیشتر اس پیشین گوئی کے پورے ہونے سے لکہی گئی تہی۔

مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ نولکشور ۱۸۶۷ء حسب پسند مسٹر ہنری الیٹ صاحب سکرٹری گورنمنٹ ممالک ہند صفحہ ۹۵ مین ہے کہ خواجہ نصیر الدین طوسی نے ایلخان یعنی ہلاکو خان کے حضور مین بڑا رتبہ پایا تہا اور قتل خلیفہ بغداد یعنی مستعصم باللہ بتحریک خواجہ نصیر الدین تہا۔ انتہی

چھٹے بخاری میں عوف بن مالک سے روایت ہے کہ وہ جناب رسول خدا صلعم
کے حضور میں حاضر ہوئے غزوہ تبوک میں اور حضرت صلعم ایک چمڑے کے خیمہ میں تھے
سو آپ نے ارشاد فرمایا کہ چھ چیزیں قیامت سے پہلے شمار کر لو – پہلے میری
موت بعد اسکے فتح ہونا بیت المقدس کا پھر ایک وبا جو تم میں ہوگی مانند قعاص
بکریوں کے پھر بہت ہونا مال کا یہانتک کہ سو دینار ایک آدمی کو دینگے تو بھی
ناخوش رہیگا پھر ایک فتنہ کہ باقی نرہیگا کوئی گھر عرب کا کہ اسمیں داخل
ہو جاویگا پھر ایک صلح کہ ہوگی درمیان تمہارے اور نصاری کے پھر وہ عہد شکنی
کرینگے اور تمہارے مقابلہ کو آوینگے تلے اسّی نشانوں کے ہر نشان کے تلے
بارہ ہزار انتہی پس پہلی اور دوسری بات کا ہونا تو ظاہر ہے اور تیسری بات
یعنے وبا کا حال یہ ہے کہ عمواس میں جہاں لشکر ابوعبیدہ بن الجراح کا متصل بیت المقدس
کی تھا وبائے عظیم آئی اور تین دن میں ستر ہزار آدمی مرگئے اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اسی
وبا میں وفات پائی تھی اور چوتھی بات یعنے مسلمانوں کا مالدار ہونا ضعف قوت اسلام
کا سبب نسبت مورخوں نے لکھا ہے دیکھو سیر الاسلام چھاپہ دہلی اردو اخبار ۱۸۴۹ع
باب ۳ صفحہ ۱۰۸ و ۱۱۲ – اور یہی قرب قیامت کے آثار میں اور پانچویں بات
یعنی فتنہ عظیم سے مراد قتل حضرت عثمان رضہ کا ہے کہ تمام عرب اس فتنہ سے بھر گیا
اور بڑے بڑے قتل عظیم ہوئے – اور چھٹی بات اب ہونیوالی ہے اور ترقی
اقبال سلاطین نصارا اس پیشین گوئی کی صداقت پر دلیل واضح ہے –
ساتویں حقتعالے سورہ نور میں فرماتا ہے وعد اللہ الذین آمنوا
منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم
ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضی لهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا
یعنی وعدہ کیا اللہ نے اُن لوگوں سے کہ ایمان لائے تم میں سے اور کام کیے اچھے

ابتہ خلیفہ کریگا اونکو بیچ زمین کے جیسا خلیفہ کیا تہا اُن لوگونکو کہ پہلے اُن سے تہے
اور البتہ ثابت کردیگا واسطے اُنکے دین اُنکا جو پسند ہے واسطے اُنکے اور البتہ بدلا
دیگا اونکو پیچھے ڈر اُنکے کے امن عبادت کرینگے میری نہین شریک لاوینگے ساتھ میرے
کچھہ انتہی جزو ۱۸ سورۂ نور رکوع ۷ یہہ سورہ مدینہ مین نازل ہوئی اُس وقت مسلمان
پست حال تہے آخر کو خدا نے جو کچھہ مسلمانون کو غلبہ دیا اُسے سب جانتے ہین۔

اب حضرت رسول صلعم کے معجزونکا ذکر سنیئے

معجزہ ۱+

قرآن مجید مع ترجمہ جبل الہ آباد ۱۸۸۲ع مین ملا، عیسائی نے چھاپا اور اپنے لڑکا
اُسپر حاشیہ لکہا اسکی سورۂ عمران آیت ۶۰ صفحہ ۵۴ مین لکہا ہے جو جھگڑا کرے
تجھسے اس بات مین بعد اسکے کہ پہونچ چکا تجھکو علم تو کہہ آؤ بلاوین ہم اپنے
بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین اور اپنی جان اور
تمہاری جان پھر دعا کرین اور لعنت ڈالین اللہ کی جہوٹونپر انتہی۔

اور یہہ آیت قرآن مجید کی سورۂ آل عمران رکوع ۶ مین اس طرح پر ہے
فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا
وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ
عَلَى الْكَاذِبِينَ یعنی اللہ تعالی نے حکم فرمایا کہ نصاری کتنا ہی
سمجھانے پر بھی اگر قائل نہون تو اُنکے ساتھہ قسم کرو یہہ بھی ایک صورت
فیصلہ کی ہے کہ دونون طرف اپنی جان سے اور اولاد سے حاضر ہو اور دعا
کرین جو کوئی جھوٹا ہے اُسپر لعنت اور عذاب پڑے پھر حضرت محمد مصطفی صلعم
حضرت فاطمہ اور حضرت علی اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہم السلام کو
لیکے گئے اُن نصاری مین جو دانا تہے اُنہون نے مقابلہ نکیا اور جزیہ دینا قبول کیا

فقط اہل اسلام اسطرح کے فیصلہ کو مباہلہ کہتے ہیں اور کیا خوب یہہ فیصلہ کا ڈہنگ ہے کہ صرف عادل حقیقی جو بے رو رعایت اور بغیر ہول چوک کے انصاف کرنیوالا ہے فیصلہ کرتا ہے سب مفسرین اسپر متفق ہیں کہ یہہ مباہلہ صرف علماء نصارا سے جو کہ قبیلۂ بنی نجران کے چودہ شخص تھے (۲۴ یا ۲۵ ذی الحجہ کو از تحفۃ الصالحین فصل اول سطلب نواں در سنہ ۱۲ ہجری مدینہ منورہ میں) حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایکسال پیشتر از وفات (جذب القلوب الی دیار المحبوب صفحہ ۵۷) کرنا چاہا پہلے علماء عیسائی اس طرح کے فیصلہ پر کہ ہر طرح کی حجت تمام کرنے کے لئے کافی تہا راضی ہوئی اور مکان پر جاکر عاقب سے کہ انکا سردار تہا پوچہا اُس نے کہا کہ محمد صلعم نبی برحق ہیں اور جو پیغمبر سے مباہلہ کرتا ہے بیشک تباہ ہو جاتا ہے (اعمال باب ۵ ۹ اور ۲۳ باب ۹) مباہلہ مقرر کر صبح کے وقت انہوں نے دیکہا کہ حضرت نبی اسلام صلعم اور اُنکے پیچہے حضرت کی بیٹی حضرت بی بی فاطمہ اور اُنکے پیچہے حضرت علی اور اُنکے پیچہے حضرت امام حسن اور اُونکے پیچہے حضرت امام حسین علیہم السلام حسب وعدہ مقام مباہلہ کیطرف جاتے ہیں تو علماء عیسائی میں جو لوگ جہاندیدہ اور سن رسیدہ تھے پنجتن پاک کو جاتے ہوئے دیکہکر گہبرا گئے اور ابو الحارث بن علقمہ نے اپنی جماعت عیسائی کیطرف مخاطب ہو کر کہا کہ اے قوم تم جانتے ہو کہ یہہ کون صورتیں ہیں جو جاتے ہیں ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر یہہ خدا تعالے سے پہاڑ کے ٹل جانے کی دعا مانگیں تو پہاڑ ٹل جائے ہرگز انسے مباہلہ نکرو تب نصرانی ڈر گئے اور مباہلہ کی جرات نکر سکے اور ہزار حُلّے ہر سال بطور پیشکش کے نذر دینا قبول کر کے رخصت ہوئے۔ جناب پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ اگر یہہ مباہلہ کرتے تو سب بندر اور سور ہو جاتے اور یہہ جنگل اُن سب پر آگ برساتا ۵ پیشگوئی کا رخدائی بود

خصوصیت خدا آزمائی بود بہ - اِس قرآن مجید ترجمہ رومن چہاپہ الہ آباد کے
پریس مین اکثر مقام پر علماء نصاریٰ نے اعتراضًا اپنے طور کا حاشیہ لکہا ہے
مگر اِس مقام پر کوئی اعتراض اُنہین نے ایسی نہین سوجہا جو چاہے اُسی ترجمہ
قرآن شریف مین دیکہنے کر بالکل کان دبا گئے ہین تواریخ محمدی مصنفہ
پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور ۱۸۸۰ع صفحہ ۴۴۲ - ۴۴۴ مین لکہا ہے قولہ اور
اسی سال یعنی ۹ ہجری مین نجران کے عیسائیوں کو حضرت نے ایک خط لکہا کہ مسلمان
ہوجاؤ اُن بیچارون نے بعد صلاح مشورے کے چودہ عیسائیون کو مدینہ مین بہیجا
کہ محمد صاحب کا حال دریافت کرین اُن چودہ کا پیشوا ایک آدمی عبدالمسیح نام قبیلہ کندہ
کا تہا اور اُسکا لقب عاقب تہا اور ایک اور عیسائی تہا جسکا لقب سید تہا اور تیسرا شخص
ابو الحارث اچہا عقلمند اور صاحب مدارس آدمی تہا جب یہہ لوگ مدینہ مین آئے زر سونے
کی انگوٹہیان اور ریشمی کپڑے پہنے ہوئے تہے پس اُنہون نے آکر سلام کیا حضرت نے
جواب نہ دیا اور منہ موڑ لیا ان عیسائیون نے محمد صاحب کی مسجد مین آکر مشرق کی طرف منہ
کرکے اپنی نماز پڑہی اور اپنا منہ مکے کی طرف دعا مین نکیا جیسے مسلمان کرتے ہین
یہہ دیکہہ کر مسلمان لوگ اپنے دلون مین جل گئے پہر محمد صاحب نے فرمایا کہ انکو چہوڑو
جدہر انکا دل چاہے منہ کرکے نماز پڑہین - نماز کے بعد پہر وہ حضرت کے پاس
آئے اور باتین کین پہر بہی حضرت نے کچہہ جواب نہ دیا اور ہرگز منہ سے نہ بولے
تب وہ ناچار ہوکر مسجد سے باہر نکل آئے اور عثمان و عبدالرحمان سے کہا تمہارے
پیغمبر نے ہمین خط لکہکر بلایا جب ہم آئے تو نہ تو سلام کا جواب دیا اور نہ بات کی بلکہ منہ
موڑ لیا اب تمہاری کیا رائے ہے ہم چلے جاوین یا توقف کرین علی نے جواب دیا
انہون سے انگوٹہیان اُتار دو اور فخر کا لباس دور کرو اور سفر کا لباس پہنو تب
وہ بولینگے اُنہون نے لاچاری سے ایسا ہی کیا تب محمد صاحب اُن سے بولے

اور فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ انہون نے اسلام کو قبول نکیا اور خوب بحث و مباحثہ کرکے
گفتگو مین محمد صاحب کو تنگ کر دیا کہ حضرت لاچار ہو کر لاجواب ہو گئے — پس حضرت
اوس مباحثہ مین تنگ آ کر کہنے لگے آج مین اسبات کا جواب نہین دیتا تم مدینہ مین ٹھہرو
جب تک مین تمہاری باتونکا جواب نہ دون پہر کل کے روز حضرت نے انہین یہہ آیت
سنائی اِنَّ مَثَلَ عِیسٰی عِندَ اللّٰہِ کَمَثَلِ آدَمَ تا کافرین یعنی عیسیٰ خدا کے
نزدیک آدم کی مانند ہے جسکو خدا نے مٹی سے بنایا تہا — پہر حضرت نے اون
عیسائیون سے کہا آؤ ہم شہر کے باہر چلین ہمارے لوگ ہمارے ساتھہ اور تمہارے
لوگ تمہارے ساتھہ ہون اور وہان چلکر جہوٹے پر لعنت کرین عیسائیون نے جو صرف
چودہ شخص مسافر جا پہنچے تہے یون کہا آج ہمین مہلت دین تاکہ ہم تامل اور فکر
کرکے اسبات کا جواب دین پس وہ اپنے ڈیرون مین گئے اور باہم صلاح کی تو اون
کی یہہ رائے ٹھہری کہ مباہلہ یعنی باہم لعنت کرنا نکرین بلکہ اوس شخص کو جو ناحق
جبر کرتا ہے جزیہ دینا قبول کرکے اپنے وطن کو چلے جاوین چنانچہ ایسا ہی کیا [illegible] —
اگرچہ قرآن مجید اور کتب احادیث مین حضرت نبی اسلام صلعم کے معجزون کا بکثرت بیان [illegible]
لیکن یہہ معجزہ کہ جو خاص علماء عیسائی کے واسطے واقع ہوا صرف اسیکا ذکر یہان
لازم نظر آیا —

اگر کوئی کہے کہ ہنوز مباہلہ نہین ہوا اور معجزہ کی نوبت نہین پہنچی پس معجزہ [illegible]
کیون یہہ شمار کیا گیا تو مین کہتا ہون کہ معجزہ تو ہوا کہ اہل مقابل کے دل مین پیشتر [illegible]
مباہلہ خوف عظیم پیدا ہوا اور حجت کہ اس معجزہ کے وسیلہ سے تمام کرنی [illegible]
اسی کے وسیلہ سے تمام ہوئی اور ان لوگون کے دلون مین اگر اسبات کا یقین
نہین ہوا تہا کہ حضرت نبی اسلام صلعم کی دعا فوراً جناب الہی مین مستجاب ہو گئی [illegible]
اونہون نے مباہلہ سے گریز کیا پس بعد مباہلہ اگر بددعا کی تا [illegible]

اُسوقت یہہ محبت عدم ثبوت معجزہ کی کرسکتی تہی اور درحالیکہ خود مقابلہ کرنیوالون نے حضرت صلعم کے رعب باطن اور تاثیر بدعا کو مان لیا تو اور کون اسکا انکار کرسکتا ہے۔

اس سے ایک بڑا نتیجہ یہہ نکلا کہ اگر دین اسلام خدا کی طرف سے نہوتا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلعم نبی برحق نہوتے تو ہرگز اپنے دعوے پر خدا کے حضور جہوٹے پر لعنت لو غضب الٰہی نازل ہونے کی بددعا کرنے کا حوصلہ اور جراَت نکرسکتے کیا کوئی اپنی چالاکی سے خدا کو بہی دہوکا دے سکتا ہے کیونکہ اگر ہو سکتا تو عیسائی علما کیون دعا مانگنے کی جراَت نہ کرسکے۔

پہر اس زمانہ کے منکرین مین اگر کوئی اس واقعہ کی اصلیت مین شک کرتا ہو تو اُسکا جواب یہہ ہے کہ اگر یہہ بات خلاف واقعہ قرآن مجید مین لکہی گئی ہوتی تو اُسوقت مین یہود اور نصاریٰ جو دین اسلام مین نئے شامل ہوئے تہے اور عیسائی جماعتین جو کہ کثرت سے نزدیک نزدیک موجود تہین بے تامل اس جہوٹ کو فاش کردیتے اور یہی ایک خاص دلیل بے اصلی دین اسلام کی ٹہراتے اس سے ظاہر ہے کہ کسیکو اس بیان واقعی مین کسیوقت شک نہین ہوا اور مقابلہ علمار عیسائی ایسا ہی واقعہ ہوا جیسا کہ لکہا ہے پس معجزہ تو دنیاوی امور مین بہی اکثر ظاہر ہوتا ہے جیسے کہ اندہے کو بینا کرنا اور کوڑہیونکو پاک. اور مُردہ کو زندہ کرنا مگر یہہ معجزہ جو صرف اتمام حجت دینی کے لیئے ظاہر ہوا اُسکا مرتبہ اور معجزون سے زیادہ ہے اگر حضرت عیسیٰ نے اندہے کو بینا کیا تہا متی ۲۰ باب ۳۰ - ۳۴ تو یہان دیدہ وروں کی آنکہیں کہول دین گئین یعنے حضرت عیسیٰ کا معجزہ اندہے کے سامنے تہا اور یہہ آنکہون والے کے سامنے ہوا وہان کوڑہیونکے ظاہر پاک ہوتے تہے اور یہان پاکونکی باطن صاف کیئے گئے وہان

وہان مردے زندہ کئے جاتے تہے اور یہان زندے جلائے گئے خلاصہ یہہ ہے کہ
وہان بیمار چنگے ہوتے تہے اور یہان طبیب مسیحا نفس بنائے گئے وہان ہر درد کے
لئے دوا تہی اور یہان حکمت بہ فلاطون سکہائے گئی وہان فقیر لوگ خوشحال
ہوئے اور یہان دینداری کی دولت سے مالا مال ہو گئے

ایک زمانہ وہ تہا کہ علماء عیسائی اس مباہلہ کے خوف سے اسقدر کانپ گئے کہ جسکا
بیان لکہہ چکا ہون اور افسوس کہ ایک زمانہ اب ہندوستان مین ہے کہ ہر اد نی
عیسائی بہی جسے آبدست لینے تک کا تمیز نہین ہے تو بہی قرآن کو باطل کرنے مین
وہ اپنے جامہ سے باہر ہے اگرچہ اُن مین سب سے بڑے عالمونکو باوجود ایک
دوسرے کا مددگار ہو جانے کے مثل عبارت قرآن کے ایک آیت بنا لانیکی بہی
لیاقت ممکن نہین تو بہی اُن مین سے ہر جاہل بہی قرآن مجید کے باطل کرنے
کے دعوی پر غُل مچا رہا ہے دیکہیے یہہ شور اللہ جانتا ہے کہان تک کب تک پہونچتا ہے
اس جگہہ یہہ بات غور کرنا چاہیئے کہ یہہ معجزہ جو بیان ہوا قرآن مجید ہی مین مذکور ہے
اور اسکے سوا شق القمر کا معجزہ تو آفتاب کی طرح ظاہر ہے پہر سورہ انفال مین
وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى اور مثل اسکے اور معجزے ہین کہ قرآن مین
لکہے ہین اور احادیث صحیحہ مین اور بیسیون معجزونکا بیان ہے —

صاحب کشاف نے اپنی تفسیر کی ابتدا مین لکہا ہے انشقاق القمر من ایات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن معجزات النبوۃ انتہے تفسیر عباسی مین ہے
معالمہا انشقاق القمر وخروج النبیؐ بالقرآن من اعلامہا ای
معالمہا بیضاوی مین ہے لانہ قد ظہر اماراتہا کمبعث النبی وانشقاق
القمر اور تفسیر کبیر مین ہے الاشراط العلامات قال المفسرون ہی مثل انشقاق القمر
ورسالۃ محمد اور جلالین مین ہے ای علاماتہا منہا مبعث النبی وانشقاق القمر والدخان

عیسائی علما اعتراض کرتے ہین کہ چاند کا پھٹنا قیامت کو ہوگا مگر اس اگلی آیت سے یہ گمان بالکل باطل ہو جاتا ہے وَاِنۡ یَّرَوۡا اٰیَۃً یُّعۡرِضُوۡا وَیَقُوۡلُوۡا سِحۡرٌ مُّسۡتَمِرٌّ یعنے کفار یہ معجزہ دیکھکر منہ پہیر لیتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ جادو ہے ہمیشہ کا (سورہ قمر ع ۱) پس اگر یہ معجزہ نہین ہوا تہا تو قرآن نے جادو کسی بتایا تہا اور کسی غیر مذہب والے کی کتاب مین ہی اگر اس معجزہ کا ذکر ضرور ہے تو حضرت یسعیاہ نے جو سورج کو دس درجہ ہٹا دیا (یسعیاہ ۳۸ باب ۸) (اور ۲ سلاطین ۲۰ باب) اور حضرت یشوع نے دوپہر تک جو سورج کو ٹہرا رکہا تہا ان دونون باتون کا ہی ذکر کسی غیر مذہب کی کتاب مین نہین ہے باوجود اس کے اگر دونون معجزے صحیح ہین تو شق القمر کا معجزہ بہی صحیح ہے۔ پس علما عیسائی اور انجمل پادری فانڈر صاحب جو اختتام دینے مباحثہ مین لکہتے ہین کہ احادیث کا اعتبار نہین تو سمجہنا چاہیے کہ اناجیل کو سوا حدیث کے اور کیا کہا جائے کیونکہ حواریون وغیرہ کا قول سمجہا جاتا ہے اور جبکہ مصنفون کے قول کو اناجیل سے جدا کرین تو حضرت عیسیٰ کے معجزے تو کیا حضرت عیسیٰ کا نام تک اناجیل مین پایا نجائے اور جبکہ اناجیل مین مصنفون کے قول سے حضرت عیسیٰ کے معجزوں کا ثبوت ہے تو احادیث اور روایات سے معجزات مصطفوی صلعم کا ثبوت بدرجہ اولی ہو سکتا ہے لیکن مین نے پاس ادب اہل کتاب اسی قرینہ کا لحاظ رکہا جو انہین کے مرکوز خاطر تہا ؎

اور اسیطرح سورہ فتح مین ہے لَقَدۡ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوۡلَہُ الرُّءۡیَا بِالۡحَقِّ لَتَدۡخُلُنَّ الۡمَسۡجِدَ الۡحَرَامَ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیۡنَ حضرت رسول اللہ صلعم نے فتح مکہ سے پیشتر خواب مین دیکہا تہا کہ مکہ فتح کر لیا اور صلح حدیبیہ مین جب صلحنامہ لکہنے پڑا اور اس وقت بعض صحابہ کو مکہ نہ فتح ہونے کا رنج تہا اس لئے آیت مین حقتعالے فرماتا ہے کہ اللہ تعالے نے سچ دکہایا اپنے رسول کو خواب تحقیق تم داخل ہوگی اور بالے

مسجد مین اگر الله نے چاہا چین سے (سورۂ فتح ع آخر) پس قرآن سے ثابت ہے
کہ یہہ آیت پیش از فتح مکہ نازل ہوئی اور اوسکے بعد مکہ فتح ہوا اور اوس مین کوئی
شک نہین کرسکتا ہے

معجزہ ۲

پہر ایک دوسرا معجزہ جو کہ ہر عالم و جاہل کی زبان پر اسیطر مخالف و موافق مین مشہور ہے
اور کسیوقت مین کیکو اسکے ظہور مین شک واقع نہین ہوا کیونکہ شہرہ اور اعلان اوسکا
ایک ملک سے دوسرے ملک تک اس کثرت اور شدت کے ساتھہ ہوا کہ گویا مدینہ کے
رہنے والون کی طرح روم اور شام اور ہند اور حبش و فارس و عراق وغیرہ کے
رہنے والون نے بہی اپنی آنکہون سے دیکہہ لیا اور کتاب جذب القلوب الی
دیار المحبوب تصنیف شاہ عبد الحق محدث چہاپہ دہلی ۱۲۸۲ہجری باب ہفتم صفحہ
۸۶ و ۸۷ مین بہی اسکا ذکر ہے کہ ۵۵۷ ہجری مین سلطان نور الدین شہید
محمود بن زنگی نے کہ جمال الدین اصفہانی جسکا وزیر تہا حضرت سرور انبیا محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک رات تین بار خواب مین دیکہا کہ دو شخصونکی طرف جو
کہ وہان کہڑے ہین اشارہ کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ جلد پکڑلے اور مجہے انکی
شرارت سے خلاص کر سلطان شہید نے اپنی عقل سے دریافت کیا کہ کوئی
امر عجیب مدینہ مطہرہ مین (کہ جہان روضہ منورہ حضرت صلعم ہے) واقع ہوا ہے
وہان پہونچنا چاہیے چنانچہ سلطان اسیوقت پچہلی رات تہی جہری سواری حضرت
بیس آدمی اپنے خاص لوگون مین سے اور بہت سا مال و زر ساتھہ لیکر مدینہ
کیطرف روانہ ہوا اور ۱۶ دن مین شام سے مدینہ منورہ مین پہونچ گیا اور اون دو
شخصونکے حاضر ہونے کے واسطے فکر کرنے لگا اور خیرات اور انعام کو لوگونکے
حاضر ہونے کا وسیلہ اور حیلہ ٹہرایا یہانتک کہ جبس شہر کا باشندہ حاضر ہوا اور سب

خوب روپے انعام دیئے مگر جسقدر لوگ حاضر ہوئے اُنمین کوی اُن دو شخصون کی
صورت کا کہ جنہین خواب مین دیکہا تہا نظر نہ آیا تب سلطان نے فرمایا کہ اب شہر کے
رہنے والون مین سے کوئی باقی ہے کہ جو یہان حاضر نہین ہوا لوگون نے کہا
اب تو کوئی باقی نہین ہے کہ نہ آیا ہو مگر دو شخص مغربی جو کہ نہایت عابد و زاہد بزرگ
ہین اور بڑی غربا پروری و سخاوت کرتے ہین اور دن رات عبادت مین مشغول
رہنے کے سبب کسی سے کچہہ کام نہین رکہتے اور لوگون سے بہت ملتے نہین ہین
سلطان نے یہہ حال سنکر حکم کیا کہ اُنہین حاضر کرین جب وہ حاضر ہوئے تو
دیکہا کہ یہی وہ نون صورتین ہین جو خواب مین پیغمبر خدا صلعم نے دکہلا دین تہین
اُنسے پوچہا کہ تم کہان رہتے ہو اُنہون نے جواب دیا کہ اُس مکان مین جو قریب
حجرۂ شریف حضرت صلعم کی ہے سلطان اُن دونونکو وہین چہوڑ کر اُس مکان
مین کہ جسکا پتہ اُنہون نے بتایا تہا گیا وہان جاکر دیکہا کہ دو قرآن مجید ایک طاق
مین رکہے ہین اور اوراد کتابین وعظ اور نصیحت کی اور مال جو مدینہ منورہ کے محتاجون
اور فقیرون مین تقسیم کیا کرتے تہے اُس گہر کے اندر رکہا ہے اور اُنکی خوابگاہ مین
ایک بوریہ یعنی چٹائی بچہی ہے سلطان نے اُس چٹائی کو اُٹہایا تو اُسکے نیچے ایک
تہ خانہ دیکہا کہ پیغمبر خدا صلعم کے حجرے کیطرف کہود رکہا ہے اور ایک کنوان بہی
مکان مین کہدا ہوا دیکہا کہ اُس تہ خانہ کی کہدی ہوئی مٹی اُس کوئین مین ڈالتے
ہے اور دو تہیلی چمڑے کی بنی ہوئی دیکہے کہ جنمین کہودی ہوئی مٹی بہر کر رات کے
وقت قبرستان بقیع کی کیطرف پہینکتے تہے پس سلطان نے اُنہین بڑی
بڑی دہمکیان اور سخت سزائین دیکر سب حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ دونون
شخص عیسائی ہین اور نصارٰی نے اُنہین مغربی حاجیون کی لباس مین بہت سا
مال و دولت دیکر مدینہ منورہ مین بہیجا تہا کہ کسی حیلہ سے وہان رہکر سیندہ یعنی نقب

نکالئین اور حجرہ شریف سے جسد مبارک حضرت صلعم کو نکال لیجائین اور جس رات
کہ یہہ سفیدہ یعنی نقب قریب قبر شریف حضرت صلعم کے پہونچا ابر و باران اور
بجلی اور گرج اور زلزلہ عظیم پیدا ہوا اور اسی رات کی صبح کو سلطان شہیدہ ہان
پہونچ گیا غرض یہہ باتین سنکر سلطان کو عجیب حالت پیدا ہوئی اور بہت رویا
اور حجرہ شریف حضرت صلعم کے اسی سوراخ کے نیچے اُن دونون شخصونکو گردن
مارا اور تھوڑا اڈق رہے اونکی لاشونکو آگ مین جلا دیا اور حجرہ کے آس پاس نیچے
پانی تک خندق کہدوایا اور اسمین رانگ گلاکر بہر دیا کہ پہر کوئی اُس مقام متبرک
تک پہونچنے کی مجال نہ لاسکے

معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اُن دونون عیسائیون نے اُس سیندہ مین سے مٹی نکالنیکا
یہہ طریقہ رکہا کہ اُن چمڑیکی تہیلون مین بہر کر رات کے وقت شہر کے باہر پہینک آتے
ہے لیکن جبکہ اسمین بہت ہرج اور تکلیف دیکہی تب مکان کے اندر ایک کنوان کہودا
اور اسمین وہ سیندہ کی نکالی ہوئی مٹی ڈالنے لگے یا یہہ کہ دونون طور اختیار کر
رکہے ہونگے جب فرصت پاتے تو باہر جاکر پہینک آتے اور جب نہ فرصت پاتے تو کوئیں
مین ڈالدیتے تہے یا یہہ کہ پہلے کنوان کہودا ہوگا اور اُسکی مٹی تہیلونمین بہر کر
باہر پہینک آتے اور بعد اُسکے جب سیندہ کہودنا شروع کی تو اوسکی مٹی اوس کوئیں
مین ڈالتے۔

چونکہ انجیل متی ۲۸ باب ۱۳ و ۱۵ کے بموجب عیسائیونکا یہہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ
کو جو صلیب پر کہینچکر قبر مین مدفون کیا تہا تو یہودیون مین یہہ بات مشہور ہے کہ اُس
مصلوب کی لاش کو اُسکے شاگرد چرالے گئے ۔ یہہ خیال عیسائیونکے حقیر
ایسی تاثیر بخش ہوئی کہ حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم کی بابت انہون یہہ منصوبا قرار دیا
اور اگرچہ اُس مصلوب کی لاش کو چرانے کا الزام عیسائی عقیدہ کے بموجب یہودیونپر ثابت

مگر یہان تو ایسا ثابت ہوا کہ چور بیندہی مین پکڑا گیا اب کسیطرح کے انکار
اور عذر کی گنجائش کہان رہی اگرچہ یہان جھرا لیجانا نصیب نہوا مگر چوریکا ارادہ تمام
مین لکھا گیا یہہ رباعی اسکے حسب حال ہے

رباعی

دزدیکہ نسیم را بدزدد وز کعبہ کلیم را بدزدد
گر دست بہ فاتحہ برآرد رحمان و رحیم را بدزدد

اور یہی شنفت آئی ہے کہ ابتک بعض عیسائی چہپا چوری مکہ اور مدینہ کا سفر
کرتے اور جسطرح وہ دونون عیسائی مغربی حاجیون کے لباس مین وہان گئے
تہے اسیطرح یہہ عیسائی بہی اہل اسلام کے لباس مین وہان جایا کرتے ہین
پس یہہ ایک معجزہ ہے کہ پیغمبر خدا صلعم کی وفات کے ساڑہے پانسو برس کے
بعد ظاہر ہوا اور اسی طرح اور بہی کتنے ہی معجزے ہین جو وقت بوقت ظاہر ہوتے
گئے مگر یہہ معجزہ کہ جو خاص عیسائیونکی نسبت ظاہر ہوا اسیکا ذکر اس کتاب مین
مناسب سمجہا گیا۔

اگر کوئی عیسائی کہے کہ ہم اس بات کو یقین نہین کرتے کیونکہ کسی عیسائی نوشتہ
مین اسکا ذکر نہین ہے تو مین کہتا ہون کہ اس مین کیا عیسائی فضیلت ظاہر ہوتی
تہی جو اوسی یادگاری کے لئے اپنی کسی معتبر کتاب مین لکہہ رکہتے بلکہ جہانتک چہپ
سکے یہہ بات عیسائیونکے چہپا ڈالنے کے لائق تہی۔ دوسرے یہہ کہ یہہ بات ایسی
ظاہر و صحیح اور مشہور ہے کہ یہہ خبر اپنی صداقت کے بابت عیسائی نوشتہ کی کیا بلکہ
کسی اسلامی نوشتہ کی بہی حاجت نہین رکہتی کیونکہ یہہ معجزہ اپنی عظمت اور کمال
جلالت کے سبب ہر شخص کی زبان پر جاری رہا۔ اور اسکے سوا ابتک وہ مکان
اون دونون عیسائیون کا حجرہ شریف حضرت صلعم کے ٹہیک رخ سامنے کو ٹوٹا
ہوٹا موجود ہے اور اوس سے ایک سوراخ مسجد نبوی صلعم کی دیوار مین رکہا گیا ہے

کہ جیسے دیکھ کر ہر شخص کو اس طرح یاد آجاتا ہے کہ گویا کل ہی یہہ معجزہ ظاہر ہوا ہو
اور اسکے سوا روضۂ منورہ کے گرد خندق میں رانگ گلا کر بہرا ہوا جا بجا ہر شخص کو فوراً یاد
آجاتا ہے کہ اس بندوبست کا سبب وہی نقب اُن دونوں عیسائیوں کا تہا۔
پس یہہ نکتہ بہی رانگ گلے ہوئے کا بہی ذکر کسی عیسائی نوشتہ میں نہیں ہے تو بہی
تمام عالم میں کوئی اُسکی بابت شبہہ یا انکار نہیں کر سکتا۔ اسیطرح ان دونوں
عیسائیوں کے حال میں بہی اگرچہ کسی عیسائی نوشتہ میں نہ پایا جائے کسی طرح کی شبہے
یا انکار کو دخل نہیں ہے اور اگر لکہا بہی ہو تو کون عیسائی کسی مسلمان کو لاکر
دکہا دیگا کہ ہمارے بزرگوں نے ایسا بد کام کیا تہا۔ اور غالباً اُن عیسائیوں کی
اولاد اپنے بزرگوں کا یہہ حال معلوم کر کے پہر عیسائی نہ رہے اور حضرت صلعم پر
ایمان لاکر بصدق دل مسلمان ہو گئے چنانچہ ہندوستان میں دکہن جانب جو
نوائتوں کی قوم آباد ہے اُنہیں لوگوں کی اولاد سمجہی جاتی ہے کہ بعد مسلمان ہونے
کے نصارا کے ظلم سے یا پیشتر ہی کسی احتیاط کے سبب اپنے ملک سے نکالے گئے اور
شاید اُس جولاہے کی نسل سے ہیں کہ جس نے اپنا مکان اون دونوں عیسائیوں کو
کرایہ یا عاریت رہنے کو دیا تہا اور بعد حال کہلنے کے مسلمانوں نے اسے شہر
سے نکالدیا یا وہ دونوں عیسائی دراصل پیشہ جولاہے کا رکہتے تہے اسکا مفصل
حال اُسی قوم نوائتوں کے ذی لیاقت تاریخ دان لوگوں کو خوب معلوم ہوگا۔
اب اگر کوئی کہے کہ کسی نے مخبری کر کے اُن دونوں عیسائیوں کو گرفتار کروا دیا ہوگا
تو اتنی دور ملک میں جا کر مخبری کرنا اور یہہ انتظار کہ بادشاہ کے آنے تک وہ
عیسائی اپنا کام پورا نہ کرینگے ناممکن ہے۔ دوسرے یہہ کہ اگر مخبری کی ہوتی
تو بادشاہ اُنہیں دونوں کو اُسی مخبر سے پہنچوا کر پکڑ لیتا تمام سکنائے شہر کے حاضر
کرنے میں اتنی دولت کیوں خرچ کرتا۔ تیسرے بڑی بات یہہ ہے کہ بادشاہ ایسا

کبھی نہ آتا بلکہ اپنے نوکرون کے وسیلے سے اسکا بندوبست کرلیتا مگر اس معجزے کی عظمت
دیکھ کر سلطان اتنا جلد مدینہ کو دوڑ آیا

معجزہ ٣

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ الذی ادبنا بالکتاب والصلوۃ علی رسولہ وعلی الہ واصحابہ
الذین تادبوا بادابہ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ
عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي قال اللہ تعالیٰ جلشانہ قُلِ اللَّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي
وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ (انعام ع ٢) یعنی کہہ اللہ گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وحی کیا گیا ہی طرف میرے
یہ قرآن يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ
یعنے اے کتاب والو تم کیون منکر ہوتے ہو اللہ کے آیتون سے اور اللہ اوسکا گواہ ہے
جو تم کرتے ہو از شہادت قرآنی فصل ١١٦

شعر

اب سامنے میرے جو کوئی پیر و جوان ہے ٭ دعوے نکرے یہہ کہ میرے منہہ مین زبان ہے

بیان فصاحت قرآن سے سبحان اللہ یہہ خدا کی زبان ہے قرآن مجید آجتک اور ہمیشہ کے
لئے ایک ایسا معجزہ ہے جو مثل آفتاب ہر شخص کے پیش نظر ہے یعنے مثل اوس کے
دوسری کتاب کوئی انسان بنا نہین سکتا کیونکہ یہہ اوسکا کلام ہے جسنے انسان ہی
کو بلکہ فرشتون کو بھی بنایا ہے اور علماء عیسائی جو بعض اہل انگلستان کا قول
اس دعوے پر دلیل لاتے ہین کہ مقامات حریری فصاحت مین مثل قرآن ہے
یہہ اونکا قول سراسر لاف اور انکا دعوی محض خلاف ہے وہ ہنوز مقامات حریری
کی فصاحت کو اچھی طرح نہین سمجھ سکتے تو قرآن مجید کی فصاحت کو کیا سمجھ سکین
مصنف مقامات حریری خود معتقد عظمت قرآن ہے کیا کوئی حریر نور پر فوق لا سکتا

پاکستان زمہریر کہ گرمی دیکہا سکتا ہے مقامات حریری سے تو شیخ احمد عرب شیروانی کا
کلام زیادہ فصیح و بلیغ ہے علامہ تفتازانی صاحب مطول مصنف مقامات حریری کو
بلاغت سے بالکل عاجز جانتے ہین چنانچہ کتاب مختصر معانی مین بعد ذکر کرنے محسنات
کے جو بلاغت مین چاہیئے فرماتے ہین کہ اصل حسن کے یہ ہے کہ الفاظ معنی کے تابع
ہوون نہ برعکس اسکے اسکے حاشیہ مین لکہا ہے کہ جب حریری نے باوجود کمال فضل
کے دیوان انشا مین لکہا تو اس حسن سے عاجز رہا چنانچہ عبارت عربی یہ ہے
وحین رتب الحریری مع کمال فضلہ فی دیوان الانشاء عجز فقال ابن الخشاب
ھو رجل مقامات ای رجل یحسن کتابتھا وحدہا لا یتجاوز غیرہا اور وہ تو منجملہ اہل علم
سے ہے خود قرآن کے کل معجزات پر ایمان رکہتا تہا جنمین سے ایک فصاحت ہے
اور یہ سب لوگ واقعی عبارت قرآن کو لاثانی اور کلام ربانی جانتے تہے چنانچہ انہین کے
اقرار سے جو انہون نے اپنی تصنیفات مین کیا میرے اس قول کی صداقت
ظاہر ہے کیونکہ قرآن مجید کی فصاحت اور ان سب کے کلام مین آسمان اور
زمین کا تفاوت ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک اور عیسی ابن صبیح الملقب بمزدار
کا قول جو پادری فانڈر نے بیان کیا کہ وہ اہل عرب کو مثل قرآن مجید کے دوسرے
کتاب یا ایک سورہ بنا سکنے کے لائق جانتا تہا اسکا ثبوت تو جبہی ہو کہ جب فعل مثل
قول کے پایا جائے یعنے اگر بنا سکے تو کوئی سورہ مثل قرآن مجید کے بنا کر پیش کرین ناکہ
ادہر ادہر کے اقوال جمع کرنے اور اونسے حجتین قایم کرنے کی حاجت نہ ہے پس قرآن مجید
تو ہر وقت موجود ہے مگر وہ لاف زنی بنا نہیں کہا ہے جو مثل اوسکے بنا جانتے ہین یا صرف
اپنی عاقبت ہی بگاڑنا جانتے ہین اعجاز قرآن صفحہ ۴۲ مین لکہا ہے کہ جیسے کہ توریت
وانجیل کلام اللہ اور کتاب اللہ اور وحی اللہ ہین اور اونکا خلاصہ قرآن ہے پس ظاہر ہے
کہ قرآن ہی کلام اللہ اور کتاب اللہ اور وحی اللہ ہے اور بناوٹ انسانی اسلئے اور

لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۲ مین ہے کہ یہہ عجیب بات ہے کہ اس کتاب (یعنے قران) کی عبارت ایسی شستہ و رفتہ ہے کہ زبان عربی کے لیئے ایک نمونہ ٹھہرا اور محمد صلعم نے اپنی نبوت کی صداقت کے لئے مخصوص اوسکی عبارت پر بنیاد ڈالی انتہٰے

اب سنو وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور وہ نہین یہہ قران کہ کوئی بنالے سوا اللہ کے اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ کیا لوگ کہتے ہین یہہ بنا لایا ہے (یعنے محمد صلعم) قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ تو کہہ (اے محمد صلعم) لے آؤ ایک سورہ ایسی وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور پکارو جسکو پکار سکو سوا اللہ کے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر تم سچے ہو (سورہ یونس رکوع ۴) یعنے اپنے معبودون اور دیوتاؤنکو بھی اسکام مین اپنی مدد کے واسطے بلاؤ تو بھی قران مجید کی مثل ایک سورہ کے جیسے کہ انا اعطینا وغیرہ ہے نہ بنا سکو گے اور جبکہ نہ بنا سکے تو تم سچے نہین بلکہ جھوٹے ہو پیغمبر خدا کی لعنت ہے لعنت اللہ علے الکذبین اور پھر یہہ کہ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا یعنے کہہ (اے محمد صلعم) اگر جمع ہووین آدمی اور جن اسپر کہ لاوین ایسا قران نہ لاوینگے ایسا اور پڑے ہی مددگار ہوں ایک کی ایک انتہٰے (سورہ بنی اسرئیل رکوع ۱۰) یعنے اگر ایک دوسرے کے اسکام مین مددگار ہو جائین تو بھی نہ بنا سکینگے ایسا اور نہ صرف یہی کہ انسان نہین ایک دوسرے کے مددگار اسکام مین ہو جائین بلکہ جن اور انسان دونون مخلوق ملکر مثل اسکے بنایا چاہئین تو بھی نہ بنا سکینگے اگرچہ ایک دوسرے کی ہمیشہ مدد کرتے ہی رہین

اور اسیطرح کا قران مجید مین کئی جگہہ ذکر ہے مثلا سورہ ہود رکوع ۲ اور سورہ بقر رکوع ۳ وغیرہ غرض یہہ کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے کہ اگر تم اسکے الہامی اور وحی ہونے مین شک کرتے ہو تو لے آؤ مثل اسکے نہایت فصاحت اور بلاغت کے ساتھ کہ اوسکی ہر ترکیب موقع پر واقع ہوئی ہو اور ہر تشبیہہ اور ہر مجاز اور ہر کنایہ حسن اور لطافت سے

مستعمل ہوا اور باوجود اسکے تنافر اور وحشت کلمات اور تعقید ترکیبات اور ایطا اور اقوا اور اکفا سے پاک و مبرا ہوا اور یہہ بہی آسان خدمت بتلائی گئی نہین تو اس کلام اللہ مین اور باتین بہی ہین کہ اگر وہ سب تمسے طلب کیجائین تو تمپر بڑی مشکل گذرجاے پہلے یہہ کہ اس کلام کا اسلوب انسانی کلام کے اسلوب سے برخلاف ہے دوسرے تناقض اور اختلاف اسمین نہین ہے تیسرے غیب کی خبرین اور گذرے زمانونکے حالات اسمین ہین جو کہ کسی تواریخ سے نہین لکہے گئے جیسے حضرت موسیٰ کا حضرت خضر سے ملاقات کرنا اور کنعان پسر نوح کا ڈوبنا اور حضرت سلیمان کا بت پرست نہونا اور مسیح کا مصلوب نہونا وغیرہ گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ ۱۰۶ مین لکہتے ہین کہ محمد کے قانون کی روسے کل قماربازی کی صاف ممانعت ہے اس قانون کی مراد مفید ہے یقیناً کوئی منکر نہوگا ۔ کہتے ہین کہ آپ نے صرف اوسکو انجیل سے نقل کیا ہے مین نے اس برائی کی مخالفت کو نہ احکامات عشرہ مین دیکہا نہ انجیلونمین (حمایۃ الاسلام صفحہ ۹۳ و ۹۴ دفعہ ۱۰۶ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفرے ہیگنس صاحب مطبوعہ لنڈن ۱۸۲۹ء) سر ولیم جونس اپنے دوسرے رسالہ مین جو ایشیا کے علم ادب کے بیان مین ہے یہہ لکہتے ہین کہ صدیون کو دیکہے شارع کا یہہ حکم صاف تہا کہ علم کو دنیا کے دور دراز حصونمین بہی تلاش کرو میری دانست مین محمد نے اسکو انجیل سے نقل نہین کیا اور نہ روم کے قانونونے جنکے بموجب مخالفون کے علم کا سیکہنا ممنوع ہے (حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۰۲ دفعہ ۱۱۴ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفرے ہیگنس صاحب مطبوعہ لنڈن ۱۸۲۹ء) چوتہی پیشین گوئیان اسمین ہین کہ اوسکے مطابق وقت بوقت ظاہر ہوتا جاتا ہے پانچوین یہہ کہ اس مین بہت سی باتین ایسی ہین جو فصاحت مین نقصان لانیوالے ہین تو بہی انتہا درجہ فصاحت کو یہہ کلام پہونچا ہے (۱) ہر ملک کے فصیح بیان

اکثر دیکھی اور سنی ہوئی چیزون جیسے گہوڑا یا اونٹ یا مرد یا عورت خوبصورت یا بادشاہ یا جنگ یا غارت وغیرہ کی صفت مین فصاحت کرسکتے ہین اور اس کلام الہی مین بیشتر اون چیزونکا ذکر ہے کہ جنہین کسینے نہ دیکہا اور نہ سُنا جیسے بہشت کی خوبیان جہنم کے عذاب نہر کوثر و سلسبیل و تسنیم و لبن وغیرہ کا ذکر درخت سدرہ اور طوبی کا مفصل حال و عرش و کرسی کا بیان وغیرہ (۲) شاعر جہانتک جہوٹ تشبیہ مین ترقی کرے اوتناہی اوسکے کلام مین لطف زیادہ ہوتا ہے اور اس پاک کلام مین جہوٹ سے نفرت اور پرہیز اور سچائی کا کمال ظاہر ہے (۳) کوئی شاعر یا نثار اگر کسی مضمونکو دوبارہ لکہے تو فصاحت مین نقصان آتا ہے اور اس کلام مین جس جگہہ دوبارہ کوئی بات فرمائی گئی لطف زیادہ ہوا ہے (۴) کوئی کلام جب طول ہو تو پہر فصاحت اوسمین مشکل ہے اور یہہ کلام باوجود طول ہونیکے کہین فصاحت کے درجے سے نہین گرا ہے (۵) اس کلام الہی کے مضامین عبادات شاقہ واجب کرنا اور دنیا کی لذتین حرام کرنا اور آدمیونکو زہد و پرہیزگاری کی تعلیم اور مال خرچ کرنا اور مصیبتون پر صبر اور موت کو یاد کرنا اور عاقبت کا دہیان رکہنا ہین اور ان باتون کے بیانمین انشا کی فصاحت و بلاغت باقی نہین رہتی (۶) ہر شاعر جو اپنے فن مین کمال رکہتا ہے وہ ایک ہی طور اپنے لئے خاص کرسکتا ہے کہ اوسمین اوسے کامل مہارت ہوتی ہے نہ یہہ کہ سب طور پر چنانچہ دبیر مرثیہ گو فطرز بین لینے ایسے مضمون کہ جنکو سنکر انسان رونے پر آمادہ ہو اور انیس بیان رزم مین اور ناسخ مستانہ مضامین اور سودا ہجو کہنے مین خوب منجہے ہوئے سمجہے جاتے ہین اگرچہ ان سب شاعرون کے کلام صرف طبع زاد اور مبالغون اور نارا ستیونکا مخزن ہین ورنہ اگر قرآن مجید کیسی صداقت اور زہد اور تعلیمات آخرت اور تہذیب اور اخلاق ظاہر کرنا چاہتے تو وہ ایک ایک صفت بہی اونمین پائی نجاتی اسیطرح فصحاء عرب مین امرء القیس بیان حسن او

لوہہ ڑون کی تعریف مین بے نظیر تہا اور بابتہ رزم کو خوب بیان کرتا تہا اور ازا عشی ہم
کو اور زہیر عرض مطلب اور الہا حجج مین خوب مشتاق تہا اور اس کلام الہی مین جو خوب
غور کرو تو ہر فن مین سب سے بے نظیر ہے اور کسی ایک طرز کو دوسرے طرز سے کمی بیشی
ممکن نہین اسکے سوا یہہ کلام مقدس فقہ اور اور علوم کی اصل ہے جیسے کہ علم عقاید
اور مناظرہ غیر دین والو نکے ساتہہ اور علم اصول الفقہ اور علم فقہ اور علم احوال اور
علم اخلاق اور اور باریک علوم کی بس اسطرح کی باریکیون کے بیان مین فصاحت
اور بلاغت ظاہر کرنا کسی انسان کا مقدور نہین ہے مثلاً اگر کسی کامل نثار سے
فرمایش کیجاے کہ ایک دو مسئلہ منطق کے رنگین عبارت مین لکہے یا ایک دو مسئلہ
فرایض کے فصاحت کے ساتہہ بیان کرے تو ہرگز نکر سکیگا پس ان باتون سے
بالکل یقین ہو سکتا ہے کہ یہہ کلام انسانکا کلام نہین صرف خدا ہی کا کلام ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ
ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ
وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ق فَیَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ
سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا لِتَنَالُوْا مِنْ عِنْدِ رَبِّکُمُ الْکَرِیْمِ جَنَّۃً وَّنَعِیْمًا
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی جَلَّ شَانُہٗ وَاِنَّکَ لَتُلَقَّی الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ عَلِیْمٍ
یعنے اور تحقیق تو البتہ سکہلایا جاتا ہے قرآن نزدیک حکمت والے علم والے کے سے انتہے
(سورہ نمل رکوع ۱) علماء عیسائی جو کہتے ہین کہ یونانی اور مصر وغیرہ مین ایسی کتابین
ہین جو فصاحت مین بے مثل گنے جاتے ہین اور اسیطرح وید کی عبارت بہی ہے (میزان الحق
صفحہ ۱۷۲) تو اسکے جواب مین اونہین از روے انصاف غور کرنا چاہیے کہ ہر
زمانہ مین جو فصیح لوگ گذرے ہین اونہون نے سیکڑون اوستادون سے تعلیم پائی

اور بڑے بڑے علوم کی کتابین پڑہین اور ہر طرح کی کتابونکی سیر کی اچھے اچھے اوستادون سے برسون اپنی عبارتونمین اصلاح لیا کئے تب کسیقدر فصیح عبارت لکہنے کی طاقت حاصل کر پائی مگر حضرت بنی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام توعلوم دنیا سے محض امی یعنے بے پڑے ہوئے تھے اور یہہ بات خوب ظاہر ہے کہ کبہی حضرت صلعم نے نہ کچہہ لکہا اور نہ پڑہا اور نہ کسی مدرسہ یا مکتب مین تعلیم پائی چنانچہ جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب مطبوعہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۵۸ سطر ۷ امین لکہتے ہین کہ آپ (یعنے حضرت رسول اللہ صلعم) اُمی محض تہے انتہے اور ریب التواریخ مولفہ پدرس کئند فرزند شنلزنوان چہاپا تصحیح کی ہوئی اوکسفورڈ کے مدرسہ کے مدرس التواریخ ڈاکٹر ایدورڈ نیرس کی اور بمبئی اڈوکیشن کمیٹی کے حکم سے کلکتہ مین اردو ترجمہ ہوئیس ڈکاشا اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس متعلقہ صوبجات بنگالہ وبہار واوڈیسہ جلد ۲ مطبوعہ پریچ مشن ۱۸۲۹ء صفحہ ۲ مین ہے کہ اوسکی (یعنے حضرت صلعم کے) کچہہ تعلیم بہی نہوئی تہی انتہے

اور گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۷ مین حضرت رسول اللہ صلعم کی بابت لکہتے ہین کہ آپ خود لکہنا پڑہنا نجانتے تہے (حمایۃ الاسلام صفحہ ۵۲ دفعہ ۳ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) اور قرآن مجید مین ہے وَمَا كُنْتَ تَتْلُوا مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ یعنے اور تہا تو پڑہتا پہلے اس سے کوئی کتاب اور نہ لکہتا تہا اپنے داہنے ہات سے (عنکبوت ۴۸) پادری فانڈر نے بہی اپنے میزان الحق کے باب ۳ فصل ۳ صفحہ ۳۲۷ سطر ۲۳ و ۲۴ چہاپہ آگرہ ۱۸۵۰ء دوسری چہپائی مین نہایت کے ساتہہ یوں لکہا ہے چنانچہ قولہ اور ہرچند کہ خود محمد صلعم توریت وانجیل کو نہین پڑہا تہا لیکن اوسکے زمانہ مین عربستان کے درمیان یہودی اور عیسائی بہت تہے

استنتاے اور اسکے ہم وزن سیر الاسلام صفحہ ۸۔۳ سطر ۲ مین حضرت صلعم کے امی ہونیکا
مضمون ہے پہر کیونکر ایسی کتاب کہ جسکے مقابل مین فصحاء عرب کا کلام پاسنگ بہی
نہین ہے حضرت صلعم نے الہام ربانی تیار کرسکتے اور یہی دلیل مصنف میزان الحق
وغیرہ کا بازار کہوتا ہوجانیکے لئے کافی ہے کہ قرآن مجید نہ صرف زبان عرب بلکہ تمام
دنیا کی زبانون مین بےمثل و لاجواب ہے کیونکہ کسینی اُمّی ہوکر آجتک ایسی عبارت
کہ جسکے ہم پلہ کوئی دوسرا کلام ہوسکے نہین تیار کر پائی اور نہ تیار کرسکتا ہے

مثنوی ؛ سبک سنگ کاین لاف کین میزند ؛ ترازو عبث بر زمین میزند ؛
ترازو پر از وزنہ عیبہاست ؛ ازان جو فروشے کہ گندم نماست ؛ ندانی کہ قرآن
بسنگ وقار ؛ نیاید بوزن ترازو ہزار ؛ کلامیست از خالق انس وجان ؛
کرا دبے ترازو ست روزی زسان ؛ نسنجد جوئے زور بازوے تو ؛
کہ خاک افگند در ترازوے تو ؛ نہ میزان او سنجانست این ؛ ترازوے
پولاد سنجانستاین ؛ عبث بسکہ گرم تگاپو شدی ؛ ترازو فگن چون ترازو شدی ؛
چہ دیئے پر از مکروفن داشتی ؛ ترازو مگر سنگ زن داشتی ؛ سبک پیش حق گشتی
از خوے خویش ؛ نگہدار وزن ترازوے خویش ؛ نہ ول را بمیزان خود شاد کن ؛
ز میزان عدل خدا یاد کن ؛ پہر یہہ کہ وید اور ٹھسہ وغیرہ والون نے کبہی یہہ دعوی
نہین کیا کہ کوئی مثل ہماری تصنیف کے کچہہ نہین سکتا اگر ایسا دعوے کرتے
تو البتہ لوگ مثل اونکے تصنیف کے کچہہ بیان کرنیکی کوشش کرتے مگر قرآن مجید
مین تو صاف صاف مثل ایکسورہ چہوٹی کے بہی بنالانیکا حکم ہوا اور نہ بنانیوالون
کے لئے موت کی سزا مقرر تہی یعنے منکرون پر جہاد ہونا اور قتل وغارت کا ہر وقت
سامان تہا تو بہی لوگون نے مارا جانا اور قتل ہونا اختیار کیا مگر مثل اوسکے کچہہ
بہی نہ بنا سکے اگر بنا سکتے تو اپنی جان بچانیکے لئے جان لڑا کر بناتے اور ابتک تمام

دنیا مین سب اپنی زبان بند کئے بیٹھے ہین گویا اونکی خاموشی اونکے عجز کا اقرار کر رہی
ہے اور وید کی عبارت تو مردہ زبان ہو گئی جاتی ہے کہ جسمین اب تصنیف کرنا کیا
بلکہ کوئی اوسے کچھ سمجھتا تک نہیں ہے ورنہ اگر ملک مین اوسکا رواج ہوتا تو لوگ
اوسمین لیاقتین ظاہر کرتے اور مثل اوسکے تصنیف کرنے مین فصاحتین دکھلاتے
مگر عربی جو الونسے تو تمام عرب اور عجم اور ترکستان اور شام اور مصر اور عراق اور حبش
اور ہندوستان وغیرہ تمام ملک بھرے ہوئے ہین تو بھی مثل ایک چھوٹی سورہ
قران مجید کے نہیں بنا سکتے پس جبکہ یہہ حال ہے تو ثابت ہوا کہ ہر سورہ کلام اللہ
کا ایک معجزہ دایمی ہے اور اس حساب سے سات ہزار سات سو معجزے قران مجید
مین صرف بلاغت ہی کے سبب سے ہین سوا اوصاف مذکورہ بالا کے چنانچہ قران مجید
مین ستتر ہزار کلمے ہین اور سورہ انا اعطینا مین دس کلمے ہین اور جب ستتہر ہزار کو دس
پر تقسیم کرین تو سات ہزار سات سو حاصل ہوتے ہین اعجاز قران مطبوعہ سنہ ۱۸۷۲ع
مصنفہ فاضل ریاضی دان ابو رامختد عیسائی کے صفحہ ۸۸ مین لکھا ہے کہ جارج سیل
نے یہہ دعوے کبھی نہین کیا کہ ہم کوئی کتاب یا رسالہ مثل قران کے باعتبار
فصاحت زبان کے تیار کرسکتے ہین بلکہ یہہ کہا کہ ایسے قصے جو قران مین ہین ہم
بھی پیدا کرسکتے ہین انتہی
گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۲۲۱ مین فرماتے ہین کہ جیسی عالی
عبارتین کہ قران مین پائی جاتی ہین اوس سے زیادہ غالباً دنیا بھر مین نہین
مل سکتین (حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۱۱ دفعہ ۲۲۱ مطبوعہ بریلی سنہ ۱۸۷۳ع ترجمہ اپالوجی
مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۹ع) انکے سوا علمای اہل کتاب محققین
جو کہتے ہین کہ قران مجید حضرت نبی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام نے آپ ہی بنایا ہے تو
غور کرنا چاہیے کہ کوئی مصنف جو کتاب تصنیف کرے نہین جانتا کہ مین یہہ کتاب اپنی

زندگی مین بنا پاویگا یا نہین مگر قران مجید اگر تیئیس برس مین پورا ہوا تو ہی جس سال
مین کہ وہ پورا ہوچکا اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ
نِعْمَتِیْ اوسی سال مین حضرت صلعم نے وفات پائی گویا جس کام یعنے تبلیغ رسالت
کے لیے حضرت صلعم اس جہان مین آئے تہے جب وہ کام پورا ہوا تبہی حضرت صلعم
نے اس جہان سے رحلت کی پس باوجود ایسی روشن دلیلون کے جو اہل کتاب
وغیرہ قران مجید پر ایمان نہ لائین تو کیا یہہ وہ نہین ہین جنکی بصارت جاتی رہی
ور جنکے دلپر مہر ہوگئی تہی سلا باب ۱۳ — ۱۵ وشہادت قرانی صفحہ ۲۹ چنانچہ قران مجید
ہی مین ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا یعنے اور کون ہے بہت
ظالم اوس شخص سے کہ باندہ لیتا ہے اوپر اللہ کے جہوٹہہ (انعام ع ۱۱) پہر یہہ کہ
وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ ؂
یعنے اور اگر باندہ لیوے اوپر ہمارے بعضے باتین البتہ پکڑین ہم اوسکا داہنا ہاتہہ پہر
کاٹ ڈالین ہم اوس سے رگ گردن کی (حاقہ ع ۲) جان ڈیون پورٹ صاحب
اپنی کتاب کے صفحہ ۸۶ مین لکہتے ہین کہ کوئی آدمی ایسا نہین ہے جو قران شریف
پڑہے اور اوسکے دلپر خوف کا اثر نہو انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۸۹ مین
لکہا ہے جو یہہ مقولہ بہت ٹہیک ہے کہ قران شریف ایسی کتاب ہے کہ جسکے شکل
عبارت سے پڑہنے والا پہلے گہبرا جاتا ہے بعد ازان اوسکے محاسن دیکہکر رجوع کرتا ہے
اور آخر فریفتہ ہو جاتا ہے انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۸۲ مین لکہا ہے کہ قران شریف
اون خیالات اور الفاظ اور قصص سے مبرا ہے جو خلاف تہذیب خیال کیے جاسکتے ہین
مگر افسوس ہے کہ عیسائیون یہودیون کی مقدس کتابون مین اکثر واقع ہین حقیقت مین قران شریف
ان عیوب سے ایسا مبرا ہے کہ اوسمین ذرا سی بہی حرف گیری ناممکن ہے اگرچہ
اوسے اول سے آخر تک پڑہین تو کہین ایسی بات نہ واقع ہوگی کہ جسمین ہنسی آجائے

انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۳۰۷ مین یون لکھتے ہین قولہ گبتن صاحب کا قول ہے
کہ اوقیانوس سے گنگا تک قران شریف مجموعہ قوانین مانا جاتا ہے یہہ نہین کہ اوسمین
صرف فقہی مسئلے ہون بلکہ قوانین دیوانی اور فوجداری اور مضامین بہی اوسمین درج ہین
اور وہ قاعدے جو آدمیونکے اعمال و مال کی نسبت مقرر کیے گئے ہین — وہ خدا تعالے
کی بیزوال رضا سے بنائے گئے ہین یا بہ تبدیل الفاظ ہم اس مطلب کو اسطرح بیان
کر سکتے ہین کہ قران شریف مسلمانونکا مجموعہ قوانین عامہ ہے اسمین قوانین مذہبی اور
سلوک باہمی اور فوجداری اور دیوانی اور تجارتی اور فوجی اور ملکی اور سزاوہی سب موجود ہے
اور مذہبی رسوم سے لیکر معاملات دنیوی تک ہر ایک چیز کا مفصل بیان ہے اور قران
نجات روح ہے اور صحت جسمانی اور حقوق عامہ اور حقوق شخصی اور نفع رسانی خلائق
اور نیکی اور بدی و سزا سے دینی و دنیوی سب چیز پر حاوی ہے انتہے اور یہہ جو علمار
اہل کتاب باربار کہا کرتے ہین کہ قرامین جو اچہی باتین لکہی ہین وہ سب توریت سے
لی گئین ہین انتہے دیکہو دیباچہ رومن ترجمہ قران چہاپہ الہ آباد ۱۸۴۴ع اور
تحقیق الایمان وغیرہ پس مین کہتا ہون کہ تمام دنیا کے قدیم سے قدیم بت پرستون مین
بہی چوری اور زنا اور قتل وغیرہ منع لکہا ہے پس توریت مین یہہ سب باتین اون
بت پرستون سے اخذ کی گئی ہونگین نعوذ باللہ مگر مطلب یہہ ہے تاکہ قران شریف کے
پڑہنے والونکو جو صاف دل اور انصاف سے پڑہین معلوم ہو کہ حضرت موسیٰ اور حضرت
عیسے بلکہ حضرت ابراہیم اور سب انبیار علیہم السلام کا دین یہی اسلام تہا جو مسلمانون کا
دین ہے اور اسکے خلاف جو جو باتین یہود و نصارے مین رائج ہوئین یہہ خدا کی
طرف سے نہین بلکہ یہہ مضمون صرف اونہین کی طبع زاد ہین ورنہ خدا کی شریعت جو توریت
مین ہے وہی انجیل مین اور وہی فرقان مین اور وہی سب انبیار کی کتابون مین ہے
دیکہو اس کتاب کی لوح اول کلیسیا اول کیا توریت کسی دوسرے نے نازل کی ہے

اور قرآن کسی دوسرے نے جو توریت کی باتین قرآن مین نہون یہہ قصور صرف
اپنی ہی سمجہہ کا ہے یہہ بیچ کہ قرآن مجید کی ہر آیت سے ہزار ہزار عجیب و غریب تاثرین ہمیشہ
ظاہر ہوتی ہین جو دنیا کی اور کسی کتاب مین پائی نہین جاتین اور اسکے بیان مین اس
آیت کے سوا جو سورہ بنی اسرائیل کے رکوع ۹ مین ہے مین زیادہ جرات نہین
کرسکتا اگرچہ اپنی آنکھون سے دیکھتا ہون اور وہ یہہ آیت ہے وَنُنَزِّلُ مِنَ
الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا
یعنے اور ہم اوتارتے ہین قرآن مین سے جس سے روگ چنگے ہون اور مہر ایمانوالونکو
اور گنہگارون کو بہیے بڑہتا ہے نقصان انتہے اور ایسا ہی سورہ یونس کے رکوع ۶
مین بہی ہے اگر کوئی کہے کہ ہماری ہی زبان سے کیون وہ تاثیرات آیات قرآن مجید
ظاہر نہین ہوتین تو مین کہہ سکتا ہون کہ اپنی بے ایمانی کے سبب کیونکہ مین تمسے سچ
کہتا ہون کہ اگر تمہین رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو اگر تم اس پہاڑ سے کہتے کہ یہانسے
وہان چلا جا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہاری ناممکن نہوتی (متی ۱۷ باب ۲۰)
اور الیشع نبی کیوقت مین بنی اسرائیل مین بہت کوڑہی تہے پر اونمین سے کوئی
نعمان سریانی کے سوا چنگا نہوا (لوقا ۴ باب ۲۷) پس کوئی سبب نہین ہے
کہ خدا کا کوئی صادق بندہ قرآن مجید سے انکار کرے

اگر اس سبب سے کسیکو قرآن مجید سے انکار ہے کہ کتب سابقہ اوس سے کیونکر
منسوخ ہوئین تو مین کہتا ہون اسلئے منسوخ ہوئین کہ اونمین کی مفید باتین
قرآن مجید مین موجود ہین اب اونکی حاجت نرہی اور جسطرح مسیح نے پہلے
حواریون سے فرمایا کہ کچہہ اسباب سفر نہ لیجاؤ لوقا ۱۰ باب ۴ متی ۱۰ باب ۹و
۱۰ پہر کہا کہ اب وہ حکم منسوخ ہے اب اسباب سفر ساتہہ لو لوقا ۲۲ باب
۳۵ — ۳۸ اسیطرح سمجہنا چاہیے کہ خدا کو اپنی مصلحتون مین اختیار ہے لیکن

نہ یہہ کہ تمام توریت و انجیل مین جو کچہہ تعلیم توحید اور تاکید نیک عمالی وغیرہ مرقوم ہے وہ
بسبب منسوخ ہوگیا ایسا ہرگز نہین بلکہ نسخ بعض احکام شرائع مین واقع ہوتا ہے
اگر اس سبب سے کہ اوسمین اور اناجیل مروجہ حالیہ مین کچہہ اختلاف ہے تو دیکہو کہ خود انجیل
مین بہی اختلاف ہے حضرت عیسے نے کہا کہ میری گواہی سچ نہین لغوبہر کہا کہ میری
گواہی سچ ہے یوحنا ۵ باب ۳۱ اور ۸ باب ۱۴
اگر اس سبب سے کہ حضرت محمد مصطفے کے کئی ازواج مطہرات تہے جیسا اکثر علماء عیسائی نے
یہہ اعتراض لکہا ہے تو حضرت ابراہیم کے اور حضرت یعقوب کے ازواج مطہرات کہ جنکی اولاد
مین تمام انبیاء بنی اسرائیل ہین اور خاصکر حضرت داؤد کی کثرت ازواجی کو یاد کرنا چاہئے جنکا
زبور کتب الہامی مین شامل ہے اور جنکی نسل مین ہونے سے حضرت عیسی کا شرف مذکور ہے
(متی ۱ باب ۱) اور جو کہ نبی اولوالعزم تہے (اعمال ۲ باب ۳۰ اور کتاب سوال و
جواب ترجمہ پادری یونس سنگہہ و پادری واش صاحب صفحہ ۱۳ سوال ۱۰۰) اور
جنکا اولوالعزم ہونا اونکی غزوات سے ثابت ہے (۲ سلاطین ۸ باب) اور حضرت داؤد
کا جنت مین جانا اور رہنا ۲ سموئیل ۷ باب سے ظاہر ہے جہان لکہا ہے خدا کا کلام
ناتان نبی کو پہونچا کہ جا اور میرے بندے داؤد سے کہہ خداوند یون فرماتا ہے کہ کیا تو
میرے لئے ایک گہر بنایا چاہتا ہے کہ مین اوس مین رہون مین تیرے لئے بہی گہر
بناؤنگا روسن تواریخ کلیسیا جلد اول صفحہ ۵۶) اور مشتری اخبار نور افشان مطبوعہ
۲۲ فروری ۱۸۸۰ع نمبر ۸ جلد ۵ صفحہ ۸ ۵ کالم وسط مین پادری ویری صاحب فرماتے
ہین کہ انجیل کی تعلیم کے بموجب عیسائیونکو کثرت مناکحت روا نہین ہے اسلئے عیسائی
ایک عورت سے زیادہ ایک وقت مین شادی نہین کر سکتے مگر اوسکا یہہ بہی
اصول ہے کہ رحمت قربانی سے بہتر ہے اسلئے اون متلاشی دین کو کہ جنکی دو عورتین
نکاحی ہون اوس اصول کے موجب ادنمین سے کیسیکو چہوڑنا واجب نہین ہے

انتہے لکھنؤ ٹائمز مطبوعہ ۲۴ فروری ۱۸۸۵ء مین لکہا ہے کہ لارڈ سالسبری صاحب کے
لیڈی صاحبہ نے حال مین لوگونکو اسبات سے متحیر کر رکہا ہے کہ کثرت ازواج
جایز ہے اور اس مسئلہ کو دلایل و براہین سے ثابت کر رکہا ہے اور لوگ قایل ہوگئے
ہین انتہے

اگر اس ناواقفی سے کہ حضرت نبی اسلام صلعم سے کوئی معجزہ نہین ہوا تو یہودلونکے
عقیدہ کا شمول ہو جایگا جو وہ حضرت عیسے کیطرف معجزہ کی بات رکہتے ہین

اگر اس خیال سے کہ وہ عبرانیین جو کہ انبیاء بنی اسرائیل کی زبان ہے مثل توریت
و زبور وغیرہ کے نازل نہوا تو اناجیل مروجہ حالیہ سے جو سب یونانی مین ہین
انکار ہوجایگا

اگر اس سبب سے کہ حضرت عیسی کے بعد کوئی نبی نہین ہوا تو حواریون وغیرہ کی
رسالت و نبوت سے انکار کرنے پڑیگا اول قرنتیونکا ۱۲ باب ۹ ۲ — ۲۲
اور ۱۳ باب ۱۰ اعمال ۱۱ باب ۲۷ و ۲۸ اور ۱۵ باب ۲ ۳۲ مین کیپس
وغیرہ اور یہوداہ اور سیلاس کہ وے بہی نبی تہے اور ۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۵

اگر اس سبب سے کہ حضرت نبی آخرالزمان صلعم انبیاء بنی اسرائیل مین سے نہتے تو
حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت ایوب وغیرہ علیہم السلام کی نبوت سے انکار
ہوجایگا اور لوقا وغیرہ کی انجیل غیر الہامی کہنی پڑیگی

اگر اس سبب سے کہ اونکی شریعت کے احکام مین جیسا کہ طبیعت کے برخلاف
ہے رومیونکا ۵ باب ۱۳ تو دنیا مین بے شریعت رہکر حیوانونکیطرح جو حلال و حرام
کچہہ نہین جانتے زندگی بسر کرنے پڑیگی

اگر اس سبب سے کہ حضرت نبی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام نے طلب آمرزش کی
ہے تو مسیح نے بہی یوحنا بپتسما دینے والیکے پاس جاکر توبہ کا بپتسما لیا ہے دیکہو

مرقس ایک باب ۵ و ۹

غور کرو کہ اگر یہہ کلام الہی نہوتا تو حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم دنیا کے عظیم الشان
بادشاہون جیسے کہ روم اور فارس اور حبش وغیرہ کو اوسوقت جبکہ اسلام صرف
عرب کے بعض شہر و زمین ہی خوب شایع نہوا تہا کیونکر اسلام کی دعوت کر سکتے
دیکہو ولیم میور صاحب کا قول شہادت قرانی کے خاتمہ کے باب ۵ صفحہ ۳ تا ۲۲
مین کیونکہ اوسوقت اون عیسائی وغیرہ بادشاہون کے سامنے ہر ایک بڑا صاحب
فوج بہی جرات بات کرنیکی نرکہتا تہا اور پہر اوس دعوت اسلام کا نتیجہ یہہ ہوا کہ اون
بادشاہوںمین سے جنہنے اوسوقت مان لیا وہ عزت کے ساتہہ اور جنہنے نمانا وہ آخر کو
ذلت کے ساتہہ اسلام کے حلقہ مین آیا یہہ باتین خدا ہی کیطرف سے تہین نہ یہہ
کہ انسان کے اختیار سے

منادی

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مُصَلِّيًا عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ
وَهُوَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ وَصَحْبِهِ الْفَائِزِيْنَ دَرَجَاتِ
النَّعِيْمِ قال الله تعالی جلشانہ وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
اٰمِنُوْا بِالَّذِیْ اُنْزِلَ عَلَی الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْا
اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ سورہ ال عمران آیت نمبر ۶ - اور کتابوالون
مین سے ایک جماعت (کے لوگ) کہتے ہین کہ ایمان لاؤ اوسپر جو ایمانوالون (یعنے
مسلمانون) پر اوترا اون کے شروع مین اور منکر ہو جاؤ دن کے آخر مین شاید وہ
پہر جاوین از شہادت قرانی فصل ۱۱۰ اندنون ہندوستان مین دو شخصون نے عیسائی
دین مین آکر بڑا غل مچایا ہے مثل مشہور ہے کہ نیا نوکر شیر کا شکار کہیلتا ہے ایک
صفدر علی نے جبلپور مین اور دوسرے عماد الدین نے لاہور مین صفدر علی نے

اپنی کتاب نیاز نامہ مین قران مجید کے اختلاف ترجمونکا حال اسطرحپر لکہاہے کہ مثلاً
الحمد للہ کے معنے ایک نے لکہے جمیع حمد خدا سے راست اور دوسرے نے لکہا ثنا با
خدا راست اور یہہ کہ ابو داوُد مین جو کتاب بروایت ابو سعید ہے اوسمین سے
کتاب الفتن والملاحم کے ۲۶ صفحہ کلان اور کتاب اللباس قریب نصف
اور اسیطرح کتاب الوضو و کتاب الصلواۃ اور کتاب النکاح کو ندارد لکہاہے اور
قرانمین اختلاف قرءت سوا و ضرار اسطور پر کہ مذکر بجاے مونث اور جمع بجاے
واحد اور اسیطرح اختلاف بعض آیات قرانی بموجب عقیدہ اہل شیعہ چنانچہ کنتم خیر ائمۃ
کہ دراصل کنتم خیر ایمۃ تہا یا یہہ کہ یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ
فِیْ عَلِیٍّ کہ دشمنون نے بموجب قول سید محمد باقر رشتی مصنف حدیقۂ سلطانی
لفظ علی ساقط کر دیا ہے وغیرہ از نیاز نامہ چہاپہ آلہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ء صفحہ ۸۵ —
۱۰۲

اور عماد الدین نے عربی تاریخ ابو الفدا مین سے جسکا اردو ترجمہ مدت ہوئی کہ چہپکر
مشتہر ہو رہا ہے مسیلمہ کذاب کے قران کی آیتین لکہی ہین اور عقیدہ فرقہ نظامیہ قران کے
مخلوق ہونیکی بابت اور دبستان المذاہب سے شیعونکا قول کہ بہت سی سورتین قران
مین لکہی نہین گئین ازانجملہ ایک سورہ یہہ ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِالنُّوْرَیْنِ الخ
اور یہہ کہ سورۂ احزاب قرانمین پوری نہین ہے اور غنیۃ الطالبین مین ہے کہ فرقہ
میمونیہ والے کہتے تہے کہ سورہ یوسف قران مین سے نہین ہے وغیرہ از تحقیق الایمان
مطبوعہ مطبع آفتاب پنجاب لاہور ۱۸۶۶ء صفحہ ۷ — ۱۳
لیکن ان دونون عیسائیون نے ایسی باتین لکہہ کر پادری صاحبونکو البتہ خوش کیا ہوگا
اور اونمین بہی جو اہل فہم ہین وہ ایسی باتونکو بیہودہ جانتے ہونگے کیونکہ تمام دنیا مین کوئی
فرقہ اسلامی بلکہ غیر اسلامی بہی اس بات مین شک نہین کرتا کہ قران مجید اپنی

صحت مین لاجواب ہے جسطرح اپنی ساری خوبیونمین وہ لاجواب ہے تبدیل الفاظ
ترجمات سے جبتک مطلب نہ بدلے تحریف لازم نہین ہوتی یہہ تبدیل ایسی نہین ہے
کہ خدا جسم مین ظاہر ہوا اول طمطاوس ۳ باب ۱۶ (از رومن بیبل چہاپہ مرزاپور
۱۸۵۵ء و میزان الحق چہاپہ اکبرآباد ۱۸۵۰ء طبع ثانی) تاکہ حضرت عیسیٰؑ کی الوہیت
ثابت ہو مگر دراصل یون ہے وہ کہ جسم مین ظاہر کیا گیا انتہی چنانچہ اس آیت مین خدا
کیجگہہ وہ کا لفظ پادری فانڈر کی کتاب اختتام دینی مباحثہ سے کلیسیا ۲ مین
لکہہ چکا ہون اور ظاہر ہوا انجیل بیبل چہاپہ لندن ۱۸۶۱ء مین جو بڑی صحت کے ساتہہ
چہاپی گئی اسطرح پر لکہا ہے کہ ظاہر کیا گیا اب اسکا تفاوت ذرا غور کرنے سے اہل فہم
کو معلوم ہو سکتا ہے اور پادری فانڈر نے بہی باوجود عالم ہونے کے رومن بیبل چہاپہ
مرزاپور کے موافق دہوکے سے اپنی میزان الحق مین بہی ویسا ہی لکہہ دیا اور تعلیم الایمان
مطبوعہ لودہیانہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۳۶ سطر ۱۰ مین بہی یون ہی ہے پس اختلاف
ترجمات جنسے تعلیمات مین خلل واقع ہوا نہین سکتے ہین نہ یہہ کہ وہ اختلاف ترجمات
قرآن جنکا ذکر صفدر علی کے نیاز نامہ سے ابہی لکہہ چکا ہون اہل انصاف مقابلہ کرکے
دیکہہ لین اور ایسی سیکڑون مثالین ہین سبکو کوئی کہانتک لکہے یہہ صرف صفدر علی کی سمجہہ
کی خوبی ہے جو اختلاف قرأت یا الفاظ ترجمہ قرآن کو تبدیل بتاتے ہین کیا یہہ تبدیل
ایسی ہے جیسے توریت و انجیل کے ترجمونمین بارادہ تحریف تبدیل کی گئی جسکا تہوڑا
سا ذکر کلیسیا ۳ سکرمنٹ ۵ اور کلیسیا ۴ سکرمنٹ ۴ و ۵ مین لکہہ چکا ہون اور نہ
صرف اختلاف ترجمات بلکہ اصل کتاب کی وہ سب آیتین جنہین پادری فانڈر نے
اور اونکے قول کے بموجب عماد الدین نے بہی اپنی تحقیق الایمان مین اور وہ سب آیتین
جنکو اور علما اور مفسرین نے محرف لکہا ہے ملاحظہ کرنیکے قابل ہین کہ تحریف اسے
کہتے ہین اور یہہ سب معتبر اور معزز عیسائی علما کے اقوال ہین انہین کوئی مرتد اور

نامقبول بہی نہین ہے اور تبدیل الفاظ متحد المعنی سے تحریف نہین ہوجاتی ہے
اور نہ صرف محرف آیتون مقبولہ علماء اہل کتاب اور ڈیرہ لاکہہ بلکہ وس لاکہہ سے
زیادہ غلطیون پر اکتفا کیا گیا بلکہ اصل ہی زبان مین کتابین کی کتابین نذار دہین چنانچہ
پہلی اور دوسری انجیل یعنے متی عبرانی اور مرقس لاطینی اور نامہ عبرانیان عبرانیکا اصل
زبان مین پتہ بہی نہین ہے پس اب مدار صحت اور غیر صحت کتاب کا ترجمے ہی پر رہا
یا کوئی اور دلیل بہی اسکے جواب مین کسیکے پاس ہے اور جبکہ ترجمے بہی صحیح نہوئے
تو اب ان کتابونکا کہان ٹہکانا رہا کیونکہ اناجیل وغیرہ پر عیسائیون کے ایمان کا
مدار صرف ترجمون ہی پر منحصر ہے اور اصل زبان توکہان بلکہ یونانی ترجمے کے اناجیل
بہی ہر شخص اپنے پاس نہین رکہتا دیکہو ہندی التواریخ کلیسیا صفحہ ۱۱۴ سطر ۱۳ وغیرہ
جہان لکہا ہے کہ جیروم کا سب سے بڑا کام یہہ تہا کہ اوسنے کتاب مقدس کو
لاطینی زبانمین ترجمہ کیا سنہ سے سنہ ۱۵ء تک مغربی کلیسیا ومین کرسٹیان خاصکر
اسی ترجمہ سے کتاب مقدس کا مطلب سمجہتے تہے کیونکہ اون ملکونمین لوگ یونانی اور
عبرانی نہین جانتے تہے انتہے یہہ خوبی صرف قرآن مجید کے لئے ہے کہ اوسکا
ہر ترجمہ اصل زبان کے ساتہہ رہتا ہے سیر الاسلام کے ۵ باب ترجمہ تتمہ صفحہ ۱۹۹
مین لکہا ہے جو ترجمے قرآن کے ترکی اور فارسی زبان مین ہوئے ہین سب سے
بہتر تصور کیجاتے ہین ترجمہ اوسکا جاوا اور ملائی کی زبانمین بہی ہوا ہے اور معنے اوسکے
ہر سطر کے نیچے لکہے ہوئے ہین غرض ترجمے قرآنکے یورپ کی تمام زبانونمین ہوئے
ہین لیکن اوس ترجمے کی جو زبان انگریزیمین ہوا ہے بہت تعریف کرتے ہین —
سیوری صاحب نے ترجمہ قرآنکا زمان حال مین فرانسیسی زبان مین کیا ہے انتہے
عماد الدین وغیرہ کو پہلے کچہہ توریت و انجیل پڑہنا چاہئے تہا تب کوئی کتاب تصنیف
کرنیکا حوصلہ کرتے مگر اونہون نے اسلئے یہہ جلدی کی تا کہ مشہور ہون ہزار ونمین

ہم ہی مین پانچوین سوار نہین ثالس ترجمہ قرآنکو ترجمات اناجیل وغیرہ سے نسبت
نہین ہوسکتی جسطرح قرآنکو ان کتب مقدسہ مروجہ سے یعنے کیا قران شریف انجیل
متی ہے کہ جسکی سنہ تالیف کا ابتک پتا نہین یا وہ انجیل مرقس ہے کہ جسکے اصل کا
ثبوت نہین آیا قران شریف مشاہدات لوحنا ہے کہ چوتہی صدی تک جسکا موتفق ہیچانا
نگیا یا نامہ عبرانیان ہے کہ جسکے مصنف کا ابتک پتا نہین اور معلوم نہین کہ یونانی مین
تصنیف ہوا تہا یا عبرانی مین آیا قران شریف اسطرح جمع ہوا کہ اٹھارہ سو برس بعد جب
اوسمین غلطیونکا انبار ہوگیا تب ہزارون لاکہون غلطیان اوس سے چہانٹے گئے ہین
یون یا اسطرح کہ مثل بیسیون انجیل طفولیت وانجیل مصریان وانجیل ناصریان وغیرہ
قران بہی متعدد مشہور ہوگئے اور اب اوسکا چہانٹنا مشکل ہے کہ کونسا قران صحیح ہے
العیاذ باللہ اور کتاب ابوداؤد مین جو کمی بیان کرتے ہین یہہ معقول دلیل سنکر سب
پادری لوگ صفدر علی کی عقل پر کیاہی ہنسے یا روئے ہونگے کہ ابوداؤد کی کمی سے
قران مجید مین کیا کمی پیدا ہوگی اور جبکہ کتاب ابوداؤد کی بنیاد یہی تہی (اتواوسمین
صرف کمی بیان کرتے ہین) تب قران مجید مین اوس سے کیا نقص آگیا تہا
ناظم برا ین عقل خام اور اختلاف قرءت سے مکتوب لے الفاظ نہین تبدیل ہوتے
ہین اور نہ معنو نمین مخالفت پیدا ہوتے ہے جبکہ وہ سب ساتون قرءتین درست
ہین یہہ اختلاف ایسا نہین ہے جیسے عیبال کیجگہہ جرزین کا لفظ سامریون نے
اپنی توریت مین لکھہ لیا ہے کہ جس سے ایک بڑی قوم کی قوم لاکہون مرد وعورت
پشتہا پشت تک کو خدا اور خدا کے کلام اور خدا کے گہر سے برگشتہ ہوگئے اور تو بہی
صفدر علی اوسے خفیف بات بتلاتے ہین اگر یہے خفیف بات ہے تو صفدر علی
اپنا اسلام سے برگشتہ ہوکر عیسائی ہوجانا اور یہی صرف کہیل ہی سمجہتے ہونگے تنزیل
ولیم میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی الموسوم بہ لیف آف محامد جلد اول صفحہ ۵

مطبوعہ لنڈن سنہ ۱۸۶۱ع مین لکھتے ہین کہ محمد صلعم کی حیات مین قرآن کی حفاظت
صرف ان متفرق تحریرون ہی مین منحصر نہین تہی بہی وحی الہی تمام مسلمانونکا بہی تہا
ہر ایک جماعت عام مین قرآن پڑہنا ضروری تہا اور خلوت مین قرآن کی تلاوت اور
ذکر باعث ثواب عظیم تہا یہہ مضمون تمام روایات قدیم مین متواتر المعنی ہے اور خود قرآن
ہی سے بہی پایا جاتا ہے اسکے مطابق ہر ایک مسلمان اسکو کم وبیش حفظ کرتا تہا اور مسلمانونکے
قدیم سلطنت مین جو شخص جس مقدار تک قرآن پڑہ سکتا تہا اسی اندازہ کے موافق
اوسکی قدر ومنزلت ہوتی تہی اور عزت کی رسم سے اوسکی زیادہ تائید ہوئی وہ لوگ
نظم کے توازحد مشتاق تہے اور فن کتابت کا سامان کافی اونکے پاس نہ تہا کہ خطبون
کو لکہہ رکہتے اسلئے مدت سے وہ لوگ اسکے عادی ہو رہے تہے کہ اشعار اور خطب کو
اپنے دل کی زندہ تختیون پر منقش کر رکہتے تہے قوت حافظہ اونکی انتہا کے درجے پر
تہی اور اوسکو وہ لوگ قرآن کی نسبت بکمال سرگرمی کام مین لاتے تہے اونکا حافظہ
ایسا مضبوط اور اونکی محنت ایسی قوی تہی کہ حسب روایات قدیم اکثر اصحاب محمد صلعم
پیغمبر کی حیات ہی مین بڑی صحت کیساتہہ تمام وحی کو حفظ پڑہ سکتے تہے عرب کا
حافظہ کیسا ہی دیرپا کیون نہو تاہم اون تحریرونکو جو صرف یاد ہی سے لکہی جاتین ہم
بے اعتبار سمجہہ لیتے لیکن اس امر کے باور کرنے کی وجہہ معقول ہے کہ بہت سے
مجموعے نقلین جن مین کل قرآن شامل تہا یا جو تقریبا کل پر محتوی تہین مسلمانون نے
پیغمبر کی حیات مین لکہہ لی تہین جبکہ اون لوگون کو لکہنے کے استعداد حاصل
تہی تو صحیح نتیجہ نکل سکتا ہے کہ جو چیز ایسی احتیاط شدید سے یاد کی جاتی تہی وہ اسیطرح
بکمال احتیاط لکہی بہی جاتی ہوگی انتہے
پہر آنریبل ولیم میور صاحب فرماتے ہین کہ ہمکو یہہ بہی معلوم ہے کہ جب کوئی قبیلہ مسلمان
ہوتا تہا تو محمد صلعم کی عادت تہی کہ اپنی اصحاب مین سے کسی ایک یا دو صحابی کو اونکے

پاس بہیجتے تہنے تاکہ اونکو قران اور ضروریات دین سکہلاوین اور اکثر خبر ملتی ہے کہ وہ اپنے ساتہہ مذہبی امور کی تعلیم کے لئے تحریرین لیجایا کرتے تہے پس لاجرم یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ لوگ قران کی ضروری سورتین بہی ہمراہ لیجایا کرتے ہونگے بالتخصیص وہ اجزاء قران جن پر مذہبی رسوم موقوف تہین اور جو نماز مین اکثر پڑہی جاتی تہین علاوہ ان تصریحات کے جو قران ہی مین خود اس کے مکتوب ہونے پر پائی جاتی ہین ایک صحیح روایت مین جس مین عمرؓ کے مسلمان ہونے کی کیفیت مروی ہے قران کی بیسوین سورہ کی نقل کا تذکرہ ہے جو عمرؓ کی بہن کے گہر مین اونکی ذاتی مصرف کے لئے تہی یہہ اوس زمانہ کا ذکر ہے جو ہجرت سے ۳ یا ۴ برس پیشتر گذرا تو اگر اسقدر قدیم زمانہ مین قران کی نقلین لکہی جاتی تہین اور عام تہین دران حالیکہ مسلمان کم اور مظلوم تہے تو یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ جب پیغمبر صلعم کو قوت ہوئی اور یہہ کتاب اکثر ملک عرب کے لئے شریعت قرار پائی تو اوسوقت قران کے نسخے کثرت سے بڑہ گئے ہونگے

(لیف آف محامٹ جلد اول مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۹ و ۱۰)

پہر اوسی کتاب لیف آف محامٹ کے حاشیہ صفحہ ۲۰ پر لکہا ہے کہ یہہ بات بدیہی ہے کہ وحی لکہی جایا کرتی تہی کیونکہ خود قران مین بارہا اوسکا کتاب نام رکہا گیا ہے انتہے

اور پادری جے ام راڈویل صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۷ ۴ مین سورہ قیامہ اور طٰہٰ کی بعض آیات سے استنباط کرتے ہین کہ شروع ہی سے محمد صلعم نے ایک لکہی ہوئی کتاب کے مشتہر کرنیکا منصوبہ کرلیا تہا انتہے

پہر پادری جے ام راڈویل صاحب صفحہ ۴۳۶ لا یمسہ الا المطہرون کے حاشیہ پر لکہتے ہین کہ یہہ آیت اس امر پر متضمن ہے کہ لا اقل قران کے اجزا کی نقلین عام کے استعمال مین موجود تہین اور جب عمرؓ ایمان لائے اور اونہون نے اپنی بہن کے ہات سے بیسوین سورہ کی نقل کے لینی چاہی تب اونکی بہن نے اسی آیت کا

حوالہ دیا تہا انتہے

اڈورڈ گبون صاحب مورخ رومی اپنی کتاب کے جلد ۲ باب ۵۰ مین لکہتے ہین کہ قرآن کی بہت سی نقلون سے وہی اعجاز کا ساخاصہ یکانگت اور عدم قابلیت تحریف کا متن ثابت ہوتا ہے انتہے

آنریبل ولیم میور صاحب اپنی کتاب کے جلد اول صفحہ ۲۷ مین لکہتے ہین کہ نہایت قوی گمان پر ہم اقرار کرتے ہین کہ ہر ایک فقرہ قرآن کا صحیح اور بلا تبدیل محمد صلعم ہی کا کہا ہوا ہے اور اوسکے نتیجے مین جیسا کہ وان ہمر نے کہا ہے یہہ کہتے ہین کہ قرآن کو ہم بالیقین ایسا ہی محمد صلعم کا کلام سمجہتے ہین جیسا کہ مسلمان اسکو کلام الہی سمجہتے ہین انتہے

پہر آنریبل ولیم میور صاحب اپنی کتاب کے جلد اول صفحہ ۱۴ و ۱۵ مین فرماتے ہین کہ عثمان کا نسخہ ہم تک بلا تحریف چلا آیا ہے درحقیقت اوسی احتیاط سے اسکی حفاظت ہوئی ہے کہ قرآن کے بیشمار نسخون مین جو اسلام کے کثیر الوسعت مملکت مین منتشر ہین بڑے اختلاف نہین ہین بلکہ یون کہنا چاہیے کہ بالکل اختلافات نہین ہین محمد صلعم کی وفات کے بعد ایک چہارم صدی مین قتل عثمان کیوقت سے مسلمانون مین تنازع اور شدید مخالفتین پیدا ہونے سے مسلمانون مین پہوٹ پڑ گئی تہی تاہم اونہین الہی قرآن ہمیشہ سے جاری رہا ہے اور سب مین بالاتفاق اسی ایک ہی قرآن کا استعمال مین رہنا اس بات کے ثبوت کی ایک لاجواب دلیل ہے کہ ہمارے پاس اب وہی کتاب ہے جو اس مظلوم خلیفہ کے حکم سے لکہی گئی تہی غالبا دنیا مین کوئی اور ایسی کتاب نہین ہے جو بارہ سو برس تک ایسی صحیح المتن رہی ہو انتہے

اب اسکے مقابل مین توریت کی حفاظت پر غور کرنا چاہیے انسائیکلوپیڈیا ابراہام

حصہ ۴ سنہ ۱۸۱۹ء مین لکہا ہے کہ جس زمانہ مین کہ عموماً عیسائیون کو متن توریت کی
صحت پر اصرار تہا اسوقت یہود اُسکی اصلاح مین مشقت کر رہے تہے اور ان
الفاظ مین اسکے بڑے نقص پر توجہ سرائی کرتے تہے الخ
پہر ۱۷ و ۱۸ صدی مین مسیحیون کو بہی اصلاح اختلاف عبارات پر توجہ ہوئی اور
یہود سے زیادہ کوشش کی مطبوعہ نسخون مین سے جو پہلے سنہ ۱۴۸۹ء مین چہپا تہا
اس سے واندربوف کو دوسرے نسخہ مین جو سنہ ۱۷۰۵ء مین چہپا بارہ ہزار جگہ اختلاف
کرنا پڑا انجیل کے نسخون کے اختلافات بہی جانچے گئے پہر جان جمیس ویسٹلین نے
مختلف ملکون مین پہر کر اپنے متقدمین کی نسبت بہت زیادہ نسخے بچشم خود دیکہے اور
اونکی تعداد اختلاف عبارات کی ڈیڑہ لاکہہ سے زیادہ ہوئے (دیکہو انسائیکلوپیڈیا
برٹینکا حصہ ۷ لفظ اسکرپچرس دفعہ ۱۳۵) اسلئے ازبیل ولیم میور صاحب اپنی
کتاب لیف اف محمدؐ جلد اول مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۵ کے حاشیہ مین لکہتے
ہین کہ مسلمانونکا اپنی خاص کتاب کا ہماری کتب مقدسہ کے اختلاف عبارات سے
مقابلہ کرنا ایسی چیزون کا باہم مقابلہ کرنا ہے جنکے حالات اور اصلی امور مین کچہہ
بہی مناسبت نہین ہے انتہٰی
پادری عماد الدین نے جنہنے اپنی تصنیفات مین اسلام کے مذمت اور توہین مین
کوئی مخالفت باقی نہین رکہی اپنی کتاب ہدایت المسلمین مطبوعہ سنہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۵۰
مین لکہاہے کہ طرح طرح کے شرارتین اور قسم قسم کے مضامین جو محمد صاحب
کو معلوم بہی نتہی ان مولویون نے مذہبی کتابون مین لکہہ کر دین محمدی کی شکل کچہہ
کی کچہہ بنادی ہے تسپر بہی قران آجتک وہی قران ہی جو محمد صاحب کے عہد مین تہا
انتہٰی پس ایسے بدعقیون شریرون کی بات سے مسلمان لوگ قران پر شک نہین
کرسکتے انتہٰی (بعینہٖ عبارت ہدایت المسلمین صفحہ ۵۲) اور مسٹر صفدر علی عیسائی نے

اپنی کتاب نیاز نامہ مطبوعہ ۱۲۸۸ھ صفحہ ۱۰۲ مین اقرار کیا ہے کہ اب جسقدر
قرأتین پائی جاتی ہین اور جو جو اختلافات ہین جزئیات اور خفیف باتوںمین ہین
باقی تمام اصول ایمانیہ اور ارکان اسلام و تعلیمات و اخبار وغیرہ جملہ مطالب و
مقاصد سب روایتون اور قرأتون کے بموجب یکسان ہین کچھ اختلاف نہین ہے
اس جہت سے قرآن محرف نہین ہے۔ بلکہ جیسا نسخہ عثمانؓ نے ترتیب اور
جمع کرکے لکھا تھا اب موجود ہے انتہیٰ
اور شیعو نکا قول بابت کمی قران جو صفدر علی اور عماد الدین وغیرہ نے نقل کیا ہے
یعنے جب اور کسیطرف کو مفر نہ پایا تو شیعو نکے دامن مین جا چھپے ہین لیکن خود مجتہد العصر
لکھنوٗ نے اپنے رسالہ مصنفہ و مطبوعہ ۱۲۸۵ ہجری مین بابت صحت قران باقرار
قدما، علما اہل تشیع جو کچھ لکھا ہے اس کتاب مین آگے اسکا بیان ہے اور
عماد الدین کی ہدایت المسلمین اور صفدر علی کی نیاز نامہ کا جواب علیحدہ موسوم بہ
عقوبت الضالین اور رقیمہ الوداد تفصیل ہے اوسے دیکھنا چاہیے اور وہ آیت
جو وضو کے بیان مین ہے اوس مین سنی اور شیعہ کو پاؤن دہونیکے بابت آپس مین
زبانی گفتگو ہے یا کوئی حرف آیت مین سے گہٹایا بڑہا یا گیا ہے اسے تحریف کے
ذیل مین بیان کرنا صریح فریب کی مستحسن دلیل ہے اور مسیلمہ کذاب کے قران کی
آیتین صرف مضحکہ اور اظہار بیوقوفی مصنف کیواسطے لوگون نے اپنی کتابونمین جمع
کر رکہی ہین نہ یہہ کہ بمقابلہ قران فصاحت کے اعتبار مین اور کذاب کے لقب سے
بہی عماد الدین کے کان نہ کہلے کہ اگر اوسکے کلام کا کچہہ اعتبار ہوتا تو وہ کذاب
کیون کہلاتا اور حضرت علی علیہ السلام کے دیوان اور موارد الکلم فیضی کو قران مجید سے
فصاحت مین نسبت دینا عماد الدین کی لیاقت سلیقے ظاہر کرتا ہے حضرت علی نے
اور فیضی نے تو یہہ دعوے کبہی نہین کیا بلکہ جسطرح وہ باوجود اس مرتبہ اپنا

عظیم کے جیساکہ حضرت علیؓ کے کلام سے ثابت ہے قرآن مجید کی خوبیون سے واقف ہوکر اوسکی عظمت سمجھتے تھے اس زمانہ کے لوگونکو اسقدر واقفیت ممکن نہین مگر عمادالدین برس چھ مہینے صرف صرف وغیرہ پڑھ کر پہچان گئے کہ ارس دیوان اورسواطع الکلم کی فصاحت قرآن مجید کے برابر ہے مواہب مین حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت سرور کائنات سے پوچھا کہ آپ نے اسطرح کی فصاحت کہان سے حاصل کی ہے حالانکہ ہم بھی عربی ہین حضرت صلعم نے فرمایا کہ فصاحت حضرت اسمعیل مفقود ہوگئی تھی سو جبرئیل نے مجھے سکھادی انتہے یہان سے ثابت ہے کہ حضرت علیؓ حضرت رسول اللہ صلعم کی فصاحت دیکھکر متحیر تھے

فیضی نے اپنی کتاب سواطع الالہام مین لکھاہے کہ اگر جن اور انسان قیامت تک قرآن کی ایک سورہ کا مقابلہ کرنا چاہین تو امکان سے باہر ہے اور کتاب سالک الدرر مصنفہ مولوی محمد صدیق صاحب جو بے نقط حروفمین تصنیف ہوئی اوسمین مصنف نے فیضی کی کتاب موارد الکلم پر کئی وجہہ سے اپنی کتابکو ترجیح دی ہے انتہے

سیل صاحب ترجمہ قرآن کے مقدمہ کے صفحہ ۴۶ باب ۳ مین لکھتے ہین کہ اثبات کا کامل یقین ہے کہ محمد صاحب نے قرآن کے جمع کرنے مین ایک ذراسی مدد بھی کسی سے نہین لی تاہم آپ کے ہموطن آپ پر شبہہ کرنے سے نہین ٹلے اور اونہون نے بیان کئی ہین اون بعض شخصون کے نام ہوکر اس مدد دینے کے قابل تھے انتہے اور صاحب دبستان تو اہل اسلام کے ایک طفل دبستان کے برابر بھی نہین ہے یعنے نہ وہ مسلمان ہے اور نہ مسلمانون کے مذہب سے واقف کسی نے کسی خانی کوئی بات اوسنے لکھدی ہوگی اوسکے کلام سے سند لانا عمادالدین کی لیاقت

مدرسی سابق ظاہر کرتا ہے یعنے کیا کوئی مدرس ہوکر اہل دبستان کے کلام کو سند
مین لانا گوارا کریگا ممکن نہین کیونکہ سند عالمون کے کلام سے لی جاتی ہے تو معلوم
ہوا کہ اوس مدرس کو طفل دبستان کے برابر بہی لیاقت نہین ہے پہر عماد الدین
پادریون کے مدرسہ مین کیا مدرسی کرتے ہونگے اور نہ صرف یہی بلکہ جس مدرس کو
اتنا ہی نہ معلوم ہو کہ اس دبستان والیکا مذہب کیا ہے تو ایسی بے عقلی کی حالت
مین عجب کیا ہے اگر مدرس اہل دبستان کے کلام کو اپنی دلیل ثابت کرنیکے
لئے سند بنائے گو یا پیر من خس است اعتقاد من بس است

پس اسلام مین تو ان دو نو صاحبو نکی معلومات کا یہہ حال ہے اب عیسائیون
مین انکی تحقیقات کا حال سنئے کہ صفدر علی نے سر تا سر الحصہ اخر کتاب طلوع آفتاب
صداقت زبان اُردو کا اپنی تصنیف مین اوسکی عبارت کچہہ اولٹ پلٹ کر نقل
کر دیا ہے مصرعہ جہان کو راست چاہئے میتوان کندا اور عماد الدین نے پادری
فانڈر کی کتاب میزان الحق سے انتخاب کر کے اپنی تصنیف بنا لیا ہے

پہر یہہ کہ ان دو نون صاحبون یعنے عماد الدین اور
صفدر علی کو چاہئی تہا کہ اوسی توریت و انجیل کو جو عربی مین ترجمہ ہوئی قران
کی فصاحت کے مقابل مین پیش کرین کیونکہ وہ بہی تو عربی زبان مین ہے پہر یہہ
دو نو صاحب خود ہی تو اپنے نزدیک فیضی سے کم نہین ہین وہ آپ ہی کیون نہ
مسیلمہ کذاب کیطرح کوئی دوسرا قران تصنیف کر کے پیش کرین تاکہ سارا جہگڑا ہی
فیصل ہو جائے اور خود اونہین ہی دنیا مین منہہ دیکہانے کی جگہہ ہو لیکن پادری
عماد الدین نے جو سورہ والضحے کی آیہ ووجدک ضالا فہدی سے کے بموجب دعوی
کیا کہ معاذ اللہ حضرت پیغمبر اسلام صلعم گنہ گار تہے تو لفظ ضال کے معنے ضال عن
الایمان نہین مفسرین نے اسکے معنے چند وجہہ پر بیان کئی ہین

ہدایت کی کہ تو اوسکا والی بنگیا ــــ ازانجملہ حضرت شیخ جنید بغدادی قدس سرہ نے
کہا ہے وحید لمحتیر فی بیان ما انزل علیک فذالک لبیانہ لقولہ تعالے وانزلنا الیک الذکر
لتبین للناس مانزل الیہم یعنے یا اپنے تئین بیان کرنے اوس چیزین جو تجہپر اوتارا
گیا پس ہدایت کی تجہے اوسکے بیان کرنیکی جیسا کہ خدا تعالے فرماتا ہے اور اوتارا ہمنے
تیری طرف قران تا کہ بیان کرے تو آدمیون سے وہ جو اوتارا گیا ہے طرف اونکے
انتہے اسکے سوا حضرت عیسیٰ نے جو فرمایا کہ مجہے نیک کیون کہتا ہے کوئی نیک نہین
مگر ایک یعنے خدا (مرقس ۱۰ باب ۱۸ متی ۱۹ باب ۱۷ لوقا ۱۸ باب ۱۹) اور
ایلی ایلی لماسبقتانی کہنا (متی ۲۷ باب ۴۶) اسکے آخر کیا تاویل کیجاویگی پس
جو کچھہ اسکی تاویل ہو وہی ضال کے لفظ مین بہی کرنا چاہئے
اب شیعونکے عقیدہ کا حال بہی جو قران کی بابت ہے سننا چاہئے جواب سوالات
تحریف قران و حلت متعہ مطبوعہ مطبع احمدی بتاریخ بستم ذیحجہ ۱۲۸۳ ہجری مصنفہ مجتہد العصر
سلطان العلماء لکہنو سید محمد صاحب صفحہ ۱۴ قولہ خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ یہہ قران مروج
بلا شبہہ منزل من اللہ اور واجب العمل ہے مگر یہہ جو پوچہتے ہو کہ کچہہ کم و کاست اسمین ہوا
یا نہین سو روایات اور احادیث شیعہ و سنی سے قرانکا نقصان فی الجملہ ثابت ہوتا ہے
لیکن نہ ایسا نقصان کہ مانع اور منافی عمل کا اس قران موجودپر ہو اسلئے حضرات اہلبیت
علیہم السلام کا بہی عمل اس قران مروج پر تہا اور حکم عمل کرنیکا اسپر ہمکو بہی ہے ہان بعض
قدماء علماء نے ہمارے بالمرہ انکار نقصان قران کا بہی کیا ہے مگر یقین اس
امرپر کہ نقصان کچہہ اسمین نہین ہوا ہے مشکل ہے لیکن زیادتی کسی آیت کی تو
البتہ نہین ہوئی ہے انتہے بعینہ نقل عبارت مصنفہ مجتہد صاحب پہر صفحہ ۵ اسمین بہی
مجتہد صاحب فرماتے ہین قولہ اور وہ قران جو حضرت امیر علیہ السلام (یعنے حضرت علی ع)
نے موافق تنزیل کے جمع فرمایا تہا وہ اونہین حضرت کے پاس اور اونکی اولاد

علیین اور طاہرین کے پاس موجود اور مخزون رہا اور اب حضرت صاحب الزمان علیہ السلام (یعنے حضرت امام مہدی) کے پاس موجود ہے جسوقت مین اون حضرت کا ظہور اور خروج ہوگا تو وہ بہی ظاہر ہوگا انتہے بعینہٖ نقل عبارت مصنفہ مجتہد صاحب چنانچہ اسیکے بموجب پادری فانڈر صاحب نے اختتام دینی مباحثہ کے صفحہ ۲۴۲ مین لکہا ہے کہ اونہون نے بعض آیات کو جو اپنے مفید نہ دیکہا قران سے نکال دیا ہے اور گمان ہے کہ علی کو نبی کیطرف سے اشارہ یا حکم ہوا تہا کہ قران کے جمع و تالیف کرنے مین اونکی مدد کچہہ نکرے کیونکہ ظاہر ہے کہ اول مرحلے مین مخالفین اوسکی مدد سے انکار کرینگے اور کہینگے کہ تیرے نسخہ سے ہمارا کچہہ کام نہین ہے لہذا علی نے اپنے نسخہ کو نہان رکہا اور اوسکے بعد جب چاہتے تہے کہ کسی تدبیر سے اوس نسخہ کو اوس سے لے لین تاکہ جلا دین اور برباد کرین پس اوسنے اور بہی زیادہ کوشش سے اوسکو چہپایا اور اوسوقت سے اوسکے خاندان کے پاس رہا اور اب امام وقت کی حفاظت مین ہے انتہے پس جو کچہہ جواب مجتہد صاحب کے اوس رسالے کا مین لکہونگا بہی سب علماء عیسائی بہی اپنے واسطے کافی سمجہینگے اسکے سوا مجتہد کے تمام اوس رسالہ مین از نا طول کلام ہے یعنے یہہ کہ اگر وہ قران جو حضرت ابوبکر کے خلافت مین جمع ہوا صحیح تہا تو اوسکے جلانے اور اس قران مروج کے جو حضرت عثمان رضی کی خلافت مین جمع ہوا رواج دینے کا کیا سبب ہے اور اگر وہ قران غلط تہا تو حضرت عثمان کیوقت تک آیا اوسی غلط قران پر عمل کیا جاتا تہا اور تراویح نمین پڑہا جاتا تہا (صفحہ ۹) پہر مجتہد صاحب صفحہ ۱۱ مین فرماتے ہین تو تحقیق یہہ ہے کہ یہہ قران مروج اور جتنے قران کہ محرق ہوئے ہم سبکو منزل من اللہ اور واجب التعظیم اور قابل التکریم جانتے ہین انتہے بعینہٖ نقل عبارت مصنفہ مجتہد صاحب ان سب اختلافات کا مفصل حال فریقین کی تصانیف مین بکثرت موجود ہے اونکا

اعادہ ضرور نہیں اسمقام پر میرے ہی بیعقلی جو کچہہ مقتضی ہوتی ہے لکہتا ہون کہ حضرت
جوابات الزامے اصول نہہی مین اگرچہ مصنف کی قابلیت پر دال ہون مگر اکثر
انصاف اور حقکو ظاہر ہونے نہین دیتے چنانچہ مجتہد صاحب کے اسی رسالہ سے
میرے اس قول کی صداقت ظاہر ہے کیونکہ خواہ سنّی ہو خواہ شیعہ قرآنکی بابت
الزامی اور غیر واجبی جواب دینا انصاف اور ایمانکو جواب دینا ہے یعنے اپنی علمیت
اور قابلیت ظاہر کرنے کے لئے ایک خیالی حجت کو خواہی نخواہی پیش کرنا تاکہ لوگ
جانین کہ قرآنکو غیر محرف کہنے والونکا دعوے ثابت نہونے دیا یہہ صاف انصاف
کے خلاف ہے چنانچہ مجتہد صاحب خود اقرار کرتے ہین کہ بعض قدماے علماء نے
ہمارے بالمرہ انکار نقصان قرآنکا ہی کیا ہے انتہے تو بہی مجتہد صاحب اپنی طرف سے
فرماتے ہین کہ مگر یقین اس امر پر کہ نقصان کچہہ ہئین نہین ہوا ہے مشکل ہے انتہے
اب کون اسبات کا انصاف کرے کہ جب مجتہد صاحب اپنے ہی قدماے علماء کے
قول کو کہ جنہون نے بالمرہ انکا نقصان قرآنکا کیا ہے نہین مانتے تو اونکا قول جو
خلاف مذہب یعنے سنّی ہو کر قرآنکو غیر محرف کہتے ہین کب مانینگے اور یہی اپنی علمیت
اور قابلیت ظاہر کرنا ہے پہر مجتہد صاحب فرماتے ہین کہ حضرات اہلبیت کا بہی عمل
اس قرآن مروج پر ہتا انتہے بعد اسکے مجتہد صاحب فرماتے ہین کہ وہ قرآن جو حضرت
امیر علیہ السلام نے موافق تنزیل کے جمع فرمایا تہا وہ اونہین حضرت کی پاس اور
اونکی اولاد طیبین اور طاہرین کے پاس موجود اور مخزون رہا اور اب حضرت صاحب
الامر علیہ السلام کے پاس موجود ہے جسوقت مین اونحضرت کا ظہور اور خروج
ہوگا تو وہ بہی ظاہر ہوگا انتہے اسمین کئی باتین غور کرنیکے لایق ہین اول یہہ کہ
موافق تنزیل کے وہی قرآن ہے جسے حضرت امیر نے جمع کیا تہا نہ یہہ قرآن مروج
تو بہی حضرت اہلبیت علیہم السلام کا بہی عمل اس قرآن مروج پر ہتا اب پوچہی کہ موافق

تنزیل سے کے تو وہی قران تہا پہر اسپر حضرات اہلبیت کا عمل کسطرح جایز ہوا
دوسرے یہہ کہ پیشتر فرما چکے کہ حضرات اہلبیت کا بہی عمل اس قران مروج پر تہا
انتہے پہر فرماتے ہین کہ حضرات اہلبیت کے پاس وہ دوسرا قران تہا جسے حضرت
امیر نے موافق تنزیل کے جمع فرمایا تہا یعنے حضرات اہلبیت کے پاس وہ دوسرا
قران موجود بہی تہا تب ہی اوسپر عمل نہین کیا اور اسی قران مروج پر عمل اونہون نے
بہی کیا تیسرے مجتہد صاحب فرماتے ہین کہ حکم عمل کرنیکا اسپر ہمکو بہی ہے انتہے پہر
فرماتے ہین کہ حضرت امیر کا جمع کیا ہوا قران حضرت صاحب الامر کے پاس ہے جو
جسوقت مین اونحضرت کا ظہور اور خروج ہوگا تو وہ بہی ظاہر ہوگا انتہے یعنے مجتہد
صاحب کو تو حکم عمل کرنیکا اسپر ہے اور حضرت صاحب الامر کے ظہور تک خدا
جانے کتنے مجتہد وفات پا جاینگے پس بعد وفات مجتہد صاحب کے اوس دوسرے
قران کے ظاہر ہونے سے کیا فایدہ ہوگا ع بعد از مرگ من فیکون شد شدہ باشد
مطلب یہہ کہ زندگی مین تلاوت کرنیکے لئے یہہ قران ہے اور شاید بعد وفات گور
پر پڑہا جانیکے لئے وہ قران ہوگا کیا تعلیم صواب اس سے اور تحصیل ثواب اس سے
متعلق ہے اب اس اختلاف کو جناب مجتہد صاحب کے کون رفع کرسکتا ہے
جبتک وہ آپ ہی نہ منصف بنجائین یعنے اگر حضرات اہلبیت کا بہی عمل اسے
قران مروج پر تہا تو اوس قرآنکو جسے جناب امیر نے جمع کیا تہا بعد اوس کے
موجود و مخزون رکہنے کا کیا سبب ہے کیا عمل کرنیکے لئے یہہ قران اور خزانہ
مین رکہنے کے لئے وہ قران ہے اور نہ صرف حضرات اہلبیت کا عمل اس قران
مروج پر تہا بلکہ حکم عمل کرنیکا اسپر مجتہد صاحبکو بہی ہے پس تعجب کہ نہ اہلبیت نے
آپ اوس قران مخزون پر عمل کیا کیونکہ اونکا بہی عمل اس قرآن مروج پر تہا اور نہ
مجتہد صاحب کو بہی حکم عمل کرنیکا اوس قران غیر مروج پر دیا پہر کیونکر ثابت ہوا کہ

موافق تنزیل کے وہ قران جمع فرمایا تہا اب ثابت ہوا کہ اصل یہی قران ہے
جسپر حضرات اہلبیتؑ نے آپ عمل کیا اور مجتہد صاحب کو بہی کہ جنکی تقلید سے
تمام عالم کے اہل تشیع کا ایمان یہی قران مروج ہے اسپر عمل کرنیکا حکم دیا اور
لطیفہ یہہ کہ مجتہد صاحب کو نہ صرف یہہ کہ اوس قران غیر مروج پر عمل کرنیکا حکم
نہین دیا بلکہ وہ قران مجتہد صاحب کو مخزون رکہنے کے لئے بہی نہین دیا
یعنے امانت داری و اعتبار کے درجے سے بہی گرا ہوا سمجہا اب مجتہد صاحب
کا اوس قران پر کیا دعوےٰ ہے جو اپنی تصنیف مین اوسکا ذکر کرتے ہین عقل ہے
سانپ گیا اب لکیر پیٹا کر غرض یہہ کہ مجتہد صاحب کے قول سے اور نہ صرف
یہی بلکہ حضرات اہلبیتؑ کے فعل سے بہی اسی قران مروج کی صحت ہر طرح سے
ایسی ثابت ہے کہ جسمین کسیطرح کا شک باقی نہین رہتا ہے اور چونکہ یہہ سوال
ایک انگریز ہمسن صاحب ڈپٹی کمشنر لکہنو نے (طعن اللسان صفحہ ۱) مجتہد صاحب
سے کیا تہا جسکے جواب مین مجتہد صاحب نے یہہ رسالہ لکہا الیس بپاس خاطر
اوس انگریز کے اور برسم تقیہ مذہب کہ اہل تشیع مین اسکا رواج عام ہے مجتہد
صاحب نے باوجود اقرار صحت قران مروجہ بدلایل قطعیہ صرف اپنی طرف سے
ایک گونہ انکار صحت قران کا رکہا ہے اسے ہر شخص خوب سمجہ سکتا ہے کہ وہ اصل
یہہ انکار نہین ہے بلکہ اوس صاحب ڈپٹی کمشنر لکہنو کے سامہنے کہ آج اوسکی
قوم اس ملک مین حکمران ہے مجتہد صاحب کا محض تقیہ ہے کیونکہ جب اہلبیت
کا عمل اسی قران مروج پر تہا اور قدمار علمار اہل تشیع کو اس قران کے نقصان سے
انکار اور مجتہد صاحب کو بہی اسی قران پر عمل کرنیکا حکم و واجب التعظیم اور قابل التکریم
یہہ قران مروج مجتہد صاحب نے ثابت کر دیا تو اب اسکی صحت مین باقی کیا
رہا جو کسیطرح اسکا شک کرنا چاہیے کوئی انگریز یا ہندوستانی عیسائی اس دانشمندی کے

تقیہ کو کیا پہچان سکے مگر اسلامی فرقو نمین سے ہر ایک ایسی باتو نکو خوب پہچانتا ہے
پس صفدر علی اور عماد الدین کو چاہیے کہ تحریف قران کے ثبوت کیواسطے تلاش
الزامات مین وہ آپ ہی تکلیف فرمائین اور مجتہد صاحب پر اس معاملہ مین کچھہ بہروسہ
نرکہین برے وقت مین کوئی کسیکے کام نہین آتا ہے اور خاصکر مجتہد صاحب کا اپنی
ہی قوم یعنے سنیون ہی کی مدد نہین کرتے تو کرسٹیانو نکی وہ کتا مدد کرینگے ع تو
بخویشتن چہ کردی کہ باکنی نکوئی دیکھو لوقا ۲۳ باب ۳۱ کیونکہ جب ہرے
درخت کے ساتھہ ایسا کرتے ہین تو سوکہے کے ساتھہ کیا کچھہ نکیا جائیگا اُستھے
شاید یہہ سمجھہ کر نصاریٰ نے مجتہد صاحب کے قول و فعل کا اعتبار نکیا جیساکہ
مجموعہ دس تحریری مباحثہ سے جو پادری عماد الدین اور انہین مجتہد صاحب کے
قایم مقام سید علی محمد صاحب مجتہد العصر لکہنؤ کے درمیان واقع ہوا الموسوم بہ تنقیح البطلان
مطبوعہ لاہور ۱۸۷۱ء صفحہ ۷۴ مین خود پادری النصرانی جناب مجتہد صاحب کو
جواب دیتا ہے قولہ سوال کا جواب ہی تسلی بخش نہین ہے بلکہ نادرست ہے
کہ نظم قرانی چونکہ عثمان کی نظم ہے اسلئے قابل اعتبار کے نہین ہے اس آپ کے
بیان سے سارا قران غیر معتبر ہو گیا کیونکہ اوسکی نظم وہ نظم نہین ہے جو بگمان اہل اسلام
لوح محفوظ سے نازل ہوئی تہی تو اس صورت مین وہ ساری کتاب بگڑ گئی اور اسکی
عبارت خبط ہو گئے اوسکے کسی قرینے کا اعتبار نرہا اوسکا سیاق کلام کسی جگہہ درست
نہین ہے اب اوس سے مسایل اخذ کرنے درست نہین رہے لیکن مین
آپ کے اس تحریر پر کہ نظم قرانی نظم عثمانی ہے اعتراض نہین کرتا بلکہ قبول کرتا
ہون کیونکہ یہہ سچ بات ہے اور ضرور قران کی بیربط عبارت آپ کے قول کی موید ہے
لیکن ایک مشکل ہے کہ اگر کوئی سلیمان شیعی آپ سے یہہ کہے کہ جب عثمان خلیفہ مر گئے
تہے اور حضرت علی بادشاہ ہو گئے تو اونہون نے قران کی نظم کو پہر درست کیون

تہیا یا تو وہ قران کی اس نظم کو درست جانتے ہونگے یا وہ بہی عثمانؓ کے گناہ میں شریک
ہوئے اور آجتک اوس بے اعتبار نظم کو اہل تشیع نماز مین کیون پڑہتے مین۔
مجہے معلوم نہین ہے کہ شیعہ لوگ اسکا کیا جواب دینگے اتنے اب سنئیے کہ جنکی خاطر
سے مجتہد صاحب نے کلام الٰہی کے عظمت کو ترک کیا تہا اونہون نے بہی مجتہد
صاحب کو محض بے اعتبار ٹہرایا ع عزیزیکہ از درگہش سر بتافت * بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت
مجتہد صاحب فرماتے ہین کہ اب حضرات سُنیہ کو بیان اپنے اعتقاد کا اور جواب
ہمارے سوالونکا ضرور ہے انتہے پس الحمد للہ کہ مجہے اسکے جواب مین کچہ بہی
اپنی طرفسے نہ عرض کرنی پڑا بلکہ اس مقدمہ مین میرے اور مجتہد صاحب کے
درمیان مجتہد صاحب ہی ثالث بالخیر اور اونہین کا قول قول فیصل ہو گیا
وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
اب دلایل اثبات کے کہ یہی قران صحیح اور غیر محرف ہے جو میرے
ذہن مین آتے ہین التماس کرتا ہون

بدہر کیست کہ قرآن نیست امان خدا	دلی حفاظت قرآنست خاص شان خدا
گمان نقص ہمین قران ہمو آسان نیست	زبان محمد از بود ہمبدہ بازبان خدا

ا یہہ قران مجید جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیوقت مین اونہین زید بن ثابت
کاتب وحی کی معرفت کہ جنہون نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد مین جمع کیا
تہا مرتب ہوا تو جماعت مسلمین کی تجویز اور تدبیر سے اوسکی ترتیب ہوئی اور سب اہل اسلام نے
کہ جنکا ایمان یہی قران تہا اسمین کسیطرحکا شک اور ناراضی ظاہر نہین کی بلکہ سب نے
اوسے مان لیا اور پسند کیا اگر ذرا بہی اوسمین شک ہوتا تو جمہور مسلمین کبہی اوسے تسلیم
نکرتے ایک خط کی نامعتبری جو کہ مروان نے نہین حضرت عثمانؓ کیطرفسے محمد بن
ابوبکر کی ایالت مصر کے واسطے لکہا تہا حضرت عثمانؓ کی شہادت کا باعث ہوئی

پہر قرآن مین جو سب مسلمانونکا دین و ایمان ہے اگر کسیطرحکا ذرا بہی نقص ہوتا تو قیامت برپا ہوجاتی خصوصاً اوسوقت مین جبکہ سیکڑون صحابی ایسے موجود تہے جنہون نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبان سے قرآن کو بار بار سناتہا ۲ چونکہ تحریف کسی کتاب مین صرف ایک دو شخصونکی صلاح سے ہوسکتی ہے مگر ساری قوم کا اس گناہ پر متفق ہوجانا کسیطرح ممکن نہین ہے اور قرآن جماعت مسلمین کی کوشش سے مرتب کیا گیا تہا برخلاف انجیل کے کہ چارسو برس تک اوسکے اجزا متفرق رہے اور وہ بہی اسطرح پر کہ ایک ملک والونکو دوسرے ملک کی مروجہ انجیل یا نامجات وغیرہ سے خبر تک نتہی ۳ حضرات اہلبیت کا بہی عمل اس قرآن مروج پر تہا اگر ناقص ہوتا تو وہ کیون اسپر عمل کرتے ۴ خدا ے قادر مطلق نے بہی قرآنکی اسی ترتیب کو پسند کیا کہ اپنے گہر کا مختار اور اپنی کتابکا امانتدار صرف اونہین لوگونکو کیا جنکے ہات سے یہہ ترتیب قرآن مجید کی ہوئی ورنہ ممکن تہا کہ وہ یہہ امانت اون لوگونکو سونپتا جو سواے اہل سنت وجماعت کے ہین ۵ قدما علما اہل تشیع نے بہی بالمرۃ انکار نقصان قرآن کا کیا ہے جیسا کہ مجتہد صاحب بہی اسکا اقرار کرچکے ہین ۶ حکم عمل کرنیکا اسپر اہل تشیع کو بہی ہے جیسا کہ اقرار مجتہد صاحب سے ظاہر ہے اور یہہ نہایت عجیب بات ہے کیونکہ قرآن اون صحابہ کیوقت مین جمع اور مرتب ہوا جنکی طرف اہل تشیع کو ذرا بہی حسن ظن نہین ہے پس اگر یہہ قرآن کامل طور پر صحیح نہوتا تو اہل تشیع کو اسپر عمل کرنیکا حکم ہرگز نہوتا ۷ حسب اگلے قرآنونکا باقی نرکہنا اس قرآنکی صحت پر دلیل ہے اور چونکہ یہہ قرآن مروج اونہین زید بن ثابت کی معرفت مرتب ہوا جنکی معرفت پہلے جمع ہوا تہا اور بہ شورہ جماعت مسلمین یہہ امر قرار پایا تو اور کون اس قرآنکی صحت مین شک کرسکتا ہے بات یہہ ہے کہ زمانہ حضرت ابوبکر مین قرآن صرف جمع کیا گیا اور

حضرت عثمانؓ کے زمانہ مین مرتب ہوا پس اس قرآن مین دونو صفتین موجود ہین کہ
جمع بھی کیا گیا اور مرتب بھی ہوا اب اوس اگلے غیر مرتب قرآن کی حاجت کیا ہے
جو موجود رہتے اس سبب سے سب مسلمانون نے اسکو تسلیم کیا اور بقول مجتہد صاحب
کے حضرات اہلبیتؑ کا بھی عمل اس قرآن مروج پر تھا اور حکم عمل کرنیکا اسپر ہمکو بھی ہے
الخ پس بعد ترتیب اس قرآن مجید کے سب اگلے قرآنونکو جو کہ اوسوقت مین صرف
چند ناتمام غیر مرتب جلدین تھین باقی رکھنا نہایت مناسب ہوا ورنہ ایک مرتب
اور ایک غیر مرتب قرآنکا رواج نادانونکے کمال خلجان کا باعث ہوجاتا ۸
قرآن مجید مین اللہ جلشانہ فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝
یعنے ہمنے اوتاری ہے یہہ نصیحت (یعنے قرآن مجید) اور ہم اوسکے نگہبان ہین
اسلئے اور شیعون کی تفسیر صراط مستقیم مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے ای
انا لحافظون من التبدیل والتحریف والزیادۃ والنقصان پس چار روپے درماہہ کا چوکیدار
تو سارے گھر مین سے ایک تنکا چوری جانے نہین دیتا اور حافظ حقیقی قادر مطلق
جسکی حفاظت اپنی ذمہ لے اوسمین سے کسطرح ممکن ہو کہ کچھ بھی کم ہوجائے ۹
اگر بموجب زعم بعض اہل تشیع اس قرآن مروج مین نقصان فی الجملہ ثابت ہے
تو وہ آیتین کہ اس قرآن سے نکالی گئین اہل تشیع نے اپنے قرآنمین ابتک
کہ تیرہ سو برس اونہین اسی قرآن کو پڑھتے گذرنے مین کیون نہ داخل کرلین تاکہ
اونکا قرآن ناقص نرہتا بلکہ اسی قرآنکو کہ جسمین بعضے شیعہ فی الجملہ نقصان بتاتے
اپنا بھی دین و ایمان سمجھتے ہین پس ثابت ہوا کہ کسیطرح اس قرآنمین نقص آنے
نہین پایا دیکھو حم سجدہ رکوع ۵ کما قال اللہ تعالی جلشانہ لَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ
یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ ۝ یعنے اس (کتاب) پر باطل (یعنے
تحریف و نقص) کا دخل نہین آگے سے نہ پیچھے سے (یعنے کسی طور سے

اور کسیوقت مین) اتاری ہے حکمتون والے سب خوبیون سراہے کی لینتہے
اب اوسکے نقصان کا دعوی واہیہ بیہودہ از کار ہے

۱۰ اس شہر دہلی کی جامع مسجد مین دو قران مجید ایک حضرت علی اور دوسرا حضرت امام حسین کے ہاتھ کا لکھا ہوا موجود ہے سب انگریز اور ہندوستانی جاکر اوسکی زیارت کرتے ہین جسکا جی چاہے اس قران مروجہ سے جاکر مقابلہ کرے سر مو تفاوت نہ نکلیگا اور وہ دونون جلدین مہیشی یعنے چمڑے پر لکھی ہین اور چونکہ دوسری صدی ہجری تک کاغذ کا رواج نہوا تہا اس سے ثابت ہے کہ وہ دونون جلدین بہت قدیم ہین ۱۱ ملا محمد صادق شارح کلینی کا قول ہے وَیَظۡهَرُ الۡقُرۡاٰنُ بِهٰذَا التَّرۡتِیۡبِ عِنۡدَ ظُهُوۡرِ الۡاِمَامِ الثَّانِیۡ عَشَرَ وَیَشۡتَهِرُ بِهٖ یعنے ظاہر ہوگا قران اسی ترتیب سے جس ترتیب پر اب موجود ہے جب ظہور فرماوینگے بارہوین امام اور اسی ترتیب سے مشہور بہی ہوگا انتہے اب وہ قران کہان گیا جسکو مجتہد صاحب عیسائیونکو دہوکے مین رکہنے کے لیے فرماتے ہین کہ حضرت صاحب الامر کے پاس موجود ہے یہان تو قول صادق سے اسی قرانکا رواج حضرت صاحب الامر کے ظہور کیوقت مین بہی ثابت ہوتا ہے اور حضرت امام حسن عسکری نے اسی قران کی تفسیر لکہی ہے اگر یہی قران موافق تنزیل کے نہوتا تو حضرت امام حسن عسکری ایسی ناقص کتاب کی تفسیر کسواسطے لکہتے علاوہ اسکے جامع المسائل مجتہد العصر لکہنو جلد ۲ صفحہ ۹ ۳ مشمولہ اخبار الاخبار علام حسین مین باہتمام محمد علی مالک مطبع اخبار الاخبار مطبوع ہوچکا ہے کہ نمبر ۱۲ ۲ سوال نزد انجناب بیرون کردن بعضے از خلفاء ثلثہ بعض ایہ یا بعض سورہ را از قران یا سوختن انرا از ایشان ثابت است یا نہ جواب اخراج بعض سورہ و بعض ایات ثابت نیست و احراق عثمان قران شریف را در کتب فریقین مسطور است

ہوالعالم اور حدیقہ سلطانی نقلاً عن مجمع البیان فی تفسیر انا لہ لحافظون ثم والزیادۃ فی القرآن بطلانھا مجمع علیہ واما النقصان فرواہ قوم من اصحابنا و بعض الحشویۃ من العامۃ والاصح خلافہ کما نص بہ سید المرتضیٰ

۱۲ جسطرح مجتہد صاحب نے صرف اپنی ہی رائے کمی قرآن کی بابت لکھی اور بمقتضائے دانشمندی سب اپنے قدماء علماء کو اس گناہ سے بری رکھا اسمین مصلحت یہہ تھی کہ صرف اپنی ہی ذات کے لئے اس گناہ سے توبہ کی حاجت رہی اور سب اگلون کی طرف سے تو توبہ کرنے پڑی اسیطرح جن جن لوگون نے کہ تحریف قرآن کے ثبوت مین اپنے اپنے گمان ظاہر کئے ہین وہ صرف خیالی باتین ہین اور انکا کچھہ بہی ثبوت نہین ہے جیسا کہ قاضی نور اللہ شوستری کی کتاب مصائب النواصب مین مرقوم ہے

وما نسبہ الی الشیعۃ من قولہم بوقوع التغیر فی القرآن لیس مما قال بہ جمہور الامامیۃ وانما قال بہ شرذمۃ قلیلۃ لا اعتداد لہم فیما بینہم

یعنے جو لوگ نسبت کرتے ہین ہماری طرف کہ شیعہ قایل ہین اس بات کے کہ قرآن مین کچھہ تغیر ہوا سو یہہ قول جمہور امامیہ کا نہین اسکے قایل گروہ قلیل ہین جنکا اعتبار نہین اسلئے اور قرآن مرتب ہونیکے وقت اگر کسیکو ایسا گمان ہوتا تو ہرگز یہہ قرآن رواج نپاتا اور جبکہ اوسوقت مین ایسا کسیکو شک نہین ہوا تو اوسکے سیکڑون برسونکے بعد پہر کون اوسکے صحت مین خلل انداز ہو سکتا ہے جبکہ بخوبی ثابت ہے کہ یہہ قرآن بجنسہ وہی ہے جو حضرت عثمانؓ کے وقت مین مرتب ہوا تہا اور یہی دلیل صحت قرآن کے لئے کافی ہے کما قال اللہ تعالے وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ وہو السمیع العلیم یعنے تیرے رب کی بات پوری سچ ہے انصاف کی

اگرچہ بہت رہا ہون اور اسکے کلام کا اورنہ ہی سنتا ہے جانتا اسلئے
ہم مجتہد صاحب نے آپ ہی اقرار کیا کہ بعض قدماے علماے نے ہمارے
بالمرہ انکار نقصان قرآنکا ہی کیا ہے اسلئے اسلئے اب حاجت نہیں کہ ان
علماء کے اقوال بہی اس کتاب مین درج کرون صرف اتنا
لکہنا چاہئے کہ بعض علماء کا لفظ صرف مجتہد صاحب کا اختراع
ہے صحیح یون ہے کہ اکثر و بیشتر علماء شیعہ نے
بالمرہ انکار نقصان قرآنکا کیا ہے سوائے
شرذمہ قلیلہ یعنے بعض کے
جیسے کہ شہید صاحب
جنکا لقب قاضی
نور اللہ شوستر
کچہہ اعتبار
نہین ہے

کلیسیا ۱۱

بزور تیغ عیسائی دین پھیلانیکی بیانمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی شرفنا بالعلم الراسخ وعرفنا بالدین الناسخ وحملنا حقایق الاحکام وعلمنا دقایق الحلال والحرام ومیزنا من طبقۃ الانعام وخصصنا بمزایا الانعام وصلی اللہ علی محمد خیر عبادہ وسید البشر فی بلادہ وعلی آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار المہاجرین والانصار الی یوم القرار قال اللہ تعالی شانہ وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا به

اور اگرچہ وہ سابق سے کافروں پر فتح مانگ رہے تھے پر جب اُنکے پاس وہ پہنچا تو اُس سے انکار کیا (سورہ بقر آیت ۸۹) از شہادت قرآنی فصل ۷۵۔

اس زمانہ کے عیسائی جو کہتے ہین کہ دین اسلام بوسیلہ جہاد صرف زور و زبردستی سے لوگون مین پھیلایا گیا یہہ دلیل کافی ہنین ہے جسطرح معجزے تائید الٰہی سے ظاہر ہوتے جہاد مین بھی صرف تائید الٰہی کام آتی ہے اور شروع مین جو دین اسلام نے ملک عرب مین بنیاد پکڑی اُسوقت ہجرت کے بعد تک کہان اسقدر فوج تھی کہ جہاد کرتے اور ابتک اہل فہم کے نزدیک یہی دستور اسلامی ہے کہ بیدینونکو پہلے تعلیم و نصیحت کرنا چاہیئے اگر نمانیں اور امور دنیا مین بھی باعث فساد اور مخالفت امن خلق اللہ ہون تو بعد اتمام حجت خالصاً للہ جہاد کی نوبت آئی اور یہہ دونوںکے لئے خدا کی فرمانبرداری مین امتحان ہے کیونکہ جہاد مین نہ صرف مخالف کا قتل یقینی ہے بلکہ مجاہد کو بھی اپنی جان خطرہ مین ڈالنی ہوتی ہے لیکن صرف جہاد ہی ہنین بلکہ مباہلہ اور جزیہ بھی اگر طرفثانی والے منظور کرین تو کافی ہوسکتا ہے

اور مباہلہ کا حال کلیسا ۱۰ مین مرقوم ہو چکا ہے اب جزیہ کا حال معلوم کرنا چاہیے
کہ یہ محصول سالیانہ اُس شخص سے کہ جو الگتا با پنی قوم مین سب سے زیادہ مالدار
اور مقدور والا ہو صرف تیرہ روپیئے کئی آنہ سال ہے اور جو لوگ بے مایہ ہوتے
اُنسے کچھہ نہین لیا جاتا وہ بالکل معاف ہین - شرح مشکوٰۃ کی جلد ۳ کتاب الجہاد
باب الجزیہ فصل الثانی مین ہے حنفیہ کے نزدیک غنی پر ہر سال مین اڑتالیس درہم
یعنے ہر مہینہ مین چار درہم اور اوسط درجہ والے پر چوبیس درہم ہر مہینہ مین دو درہم
اور فقیر کسب کرنے والے پر بارہ درہم ہر مہینہ مین ایک درہم - کہا ابن ہمام نے
نہین ہے جزیہ عورت پر اور نہ لڑکے پر اور نہ مجنون پر اور نہ اندھے پر اور نہ اپاہج
پر اور نہ فالج زدہ پر اور نہ اُس بڈھے پر کہ نہین قادر لڑنے پر اور نہ کسب پر
اور نہ اُس محتاج پر کہ قادر نہو کام کرنے پر - از شرح مشکوٰۃ جلد ۳ کتاب الجہاد
باب الجزیہ فصل الثانی و مظاہر حق مطبوعہ ۱۲۸۲ ہجری صفحہ ۱۶۴ -
اس قلت مقدار کو معلوم کر کے ہر شخص سمجھ جائے گا کہ یہہ زبردستی ہے یا بربر
رعایت ہے * قال اللہ تعالیٰ جلشانہٗ
وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ
كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ یعنے اگر کوئی مشرکون مین سے پناہ مانگے
تجھہ سے پس پناہ دے اُسکو یہانتک کہ سُنے کلام اللہ سے پھر پہنچا دے اوس کو
جگہہ امن اُسکی مین یہہ اسواسطے ہے کہ وہ ایک قوم ہین کہ نہین جانتے (سورہ توبہ
رکوع ۱)
پھر اگر دینی کام مین جہاد ناجائز ہو تو دنیاوی نفع کے لئے جو صرف چند روزہ ہے
شروع عالم سے جو سلاطین اور حکام ایک دوسرے پر فوج کشی کر کے لڑتے رہے ہیں
اُنکا کہان ٹھکانا ہا کیونکہ وہ خونریزی تو خدا کے حکم سے بھی نہین ہے یعنے

الردین کیلئے لڑنا جائز نہین تو دنیا کے لئے کب جائز ہو سکتا ہے اور تعجب یہہ ہے کہ کسی بادشاہ یا حاکم سے انکار کرنے والا باغی ٹہر کر سزا پائے اور خدا کے پیغمبر سے انکار کرنے والا جب ثابت ہوجائے کہ وہ پیغمبر سچا اور نبی برحق ہے دنیا اور آخرت کی سزا کے لائق نہ سمجھا جائے - دینی و دنیوی تاریخ مطبوعۂ الہ آباد مشن پریس ۱۸۷۳ء صفحۂ ۲۱۹ مین پادری گسٹس براڈمیڈ صاحب فرماتے ہین کہ الیاہ اسبات کا مستحق تہا کہ وہ آسمان سے آگ اتار کے خدا کے خادم کے حقیر جاننے والون کو ہلاک کرے انتہی ؛

پہر یہہ کہ دین کی بابت لڑنے والون کی بہ نسبت دنیاوی لڑنے والون سے زیادہ ڈرنا چاہیئے کہ وہان خدا اور رسول کا واسطہ جان و مال و عزت کی حفاظت کے لئے کافی ہے اور یہان کسیطرح امن بغیر جان یا مال و عزت دیئے ممکن نہین ہے وہ خدا کے خوف سے کیا جاتا ہے اور یہہ نفس کے راضی کرنے کے لئے - اُسمین خدا پرستو نکو اور بموجب حکم الٰہی بت پرستو نکے بہی بچون اور ضعیفون اور عورتون اور بیمارون اور امن چاہنے والون اور لاچارون وغیرہ بلکہ درختون اور جانورون کو بہی کچہہ خطرہ نہین اور اسمین جو کہ بحکم خدا و رسول ہے جیسے بت پرست ویسے ہی خدا پرست جیسے بیمار ویسے ہی تندرست اُنکی نظر مین کوئی رعایت کے قابل نہین ہے کیونکہ یہہ سب امتیاز صرف خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے پس دنیاوی لڑائی اور دینی لڑائی مین ہر بات کا ایسا ہی تفاوت ہے جیسا کہ دنیا و دین مین تفاوت ہے - اور انبیاء و سلاطین بنی اسرائیل خصوصاً حضرت موسیٰؑ اور حضرت یشوعؑ اور حضرت داؤدؑ کی لڑائیان یاد کرنی چاہیئین خاصکر قاضیو نکی کتاب کو دیکہنا چاہیئے اور حضرت الیاسؑ نے چار سو پچاس آدمیونکو جو بعل دیوتا کے پوجاری تہے (اول سلاطین ۱۸ باب ۲۲) قیصون مین ذبح کیا

(اول سلاطین ١٨ باب ٤٠ اور ١٩ باب) اور یہہ سب پوجاری اخئی اب بادشاہ
اسرائیل کے پاس معزز تھے اور اول سلاطین ١٣ باب ١ و ٢ مین ایک نبی خدا نے
یہوداہ سے مذبح کے سامنے چلایا اور کہا کہ خداوند یون فرماتا ہے کہ دیکھہ داؤد
کے گھرانے سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جسکا نام یوسیاہ ہوگا سو وہ اونچے مکانونکے
کاہنون کو جو تجہہ پر بخور جلاتے ہین تجہہ مین ذبح کرے گا اور آدمیونکی ہڈیان تجہہ پر
جلائی جاوینگی انتہی اور ٢ سلاطین ١ باب ٩ - ١٢ مین ہے کہ حضرت الیاس نے
دو دفعہ پچاس پچاس اسرائیلیونکو کہ خدیاہ بادشاہ اسرائیل نے بہیجا تہا آسمانی آگ
سے جلا دیا اور ٢ سلاطین ٢ باب ٢٤ مین ہے کہ حضرت الیشع نے ٤٢ گستاخ لڑکونکو
ریچہوں سے پہڑوا ڈالا اور اول سلاطین ١٥ باب ١١ و ١٢ و ١٣ مین ہے کہ آسا نے اپنے
باپ داؤد کی مانند خدا کے حضور نیکوکاری کی اور لونڈوونکو ملک سے خارج کیا
اور اُن بتونکو جنہین اُسکے باپ دادون نے بنایا تہا نکال پہینکا اور پہیرت
کی مورت کو وادی کدرون مین جلا دیا انتہی - اور وہ جو عیسائی علما کہا کرتے ہین
کہ حضرت موسیٰ کے وقت کا جہاد اُس قوم کو سزا دینے کے لئے تہا اور اُنکے لئے
یہہ حکم نہ تہا کہ توبہ کرین اور ایمان لائین تو اُنکی جان بخشی ہو جاوے اسلئے اُسی
جہاد کو نکتہ چینی نہ کرنا چاہیئے یہہ قول اُنکا محض ناواقفی سے ہے دیکھو استثنا ٢٠ باب ١٠ اور
یشوع ١ باب ١٨ اور گنتی ٢١ باب ٧ - ١٨ - ان سب مقامون سے ثابت
ہے کہ فرمانبرداری اختیار کرنیکے بعد پہر اُنکا قتل ضرور نہین -
پادری شیرنگ صاحب فرماتے ہین کہ جب ملک کنعان بارہ فرقون بنی اسرائیل
مین تقسیم ہوا تو صور شہر مع سرزمین یسہر کے فرقہ کو عنایت ہوا - معلوم ہوتا ہے
کہ کسی سبب سے کبھی یسہر نے اُس زمین کو ضبط نہ کیا - خواہ یسہر کی غفلت خواہ صور کی زور سے
مگر توبہ بہی تو تہوڑی دیر کی رہی (دیکھو الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ٥٢) اس سے

ظاہر ہے کہ توبہ کی بعد اُنہین بہی امن تہا اور حضرت یشوع نے راحاب اور اُسکے خاندانکو امن دیا دیکہو یشوع ۶ باب ۲۵ اور چونکہ حضرت عیسیٰ اسی راحاب کی نسل سے تہے (دیکہو متی ۱ باب ۵) پس اگر یہہ جہاد نہوتا اور صرف قتل ہوتا تو عیسائی اپنا نجات دہندہ کہان سے پاتے جبکہ راحاب کی نسل سے اُسکا ظاہر ہونا مقدر ہوچکا تہا اسلئے عیسائیونکو اپنا نجات دہندہ جہاد ہی کی غنیمت سمجہنا چاہیئے - اور جب ثابت ہوا کہ صرف جہاد نہیں تہا جیسے کہ مسلمانون مین رائج ہے بلکہ اس سے نہایت سخت تر تو اب اُسکی تعریف مین عبرانیونکا ۱۱ باب ۳۲ و ۳۳ دیکہنا چاہیئے کہ کسقدر فضیلت اُسکی بیان ہوئی ہے اب مین اور کیا کہون فرصت نہین کہ جدعون (قاضیونکا ۶ و ۷ و ۸ باب) اور برق (قاضیونکا ۴ باب ۶ - ۲۴) اور شمسون (قاضیونکا ۱۳ باب ۲۴) اور افتاح (قاضیونکا ۱۱ باب ۱ - ۳۳) اور داؤد (اول سموئیل ۱۶ باب ۱ و ۱۳) اور سموئیل (اول سموئیل ۱۲ باب ۲۰) اور نبیونکا احوال بیان کرون کہ اُنہون نے ایمان سے بادشاہتونکو مغلوب کیا اور راستی کے کام کیئے اور وعدونکو حاصل کیا شیر ببر کے منہ بند کیئے انتہی ❊

۱۰۹۹ع مین فرنگستان کا نصرانی لشکر جو صلیب دار مشہور تہا ملک یہودیہ پر (مسلمانون سے) جہاد کرنے کو چڑہ آیا اُسنے یروسلم کو محاصرہ کرکے لیلیا انتہی الکتاب کے مقامات المعروف بہ جہانہ روم من مرزاپور ۱۸۴۱ع تالیف پادری شیرنگ صاحب - ہندی تواریخ کلیسا حصہ ۳ باب ۱ صفحہ ۱۵۰ سطر ۱۹ و ۲۰ مین لکہا ہے کہ ڈینمارک کی فوجون نے رگین ٹاپو کی جنگلی لوگونکو فتح کرکے زبردستی اُنکی بت پرستی چہڑوا کر عیسائی کیا - اور استہونیونکی قوم کے ساتہہ بہی ایسی ہی زبردستی کرکے عیسائی کیا اور بعضے جوانمردون نے جنکے لقب کا ترجمہ تیغ بہادر ہے لیونیون اور کورلنڈیون کی قومونکو فتح کرکے عیسائی کیا اور الیمانی جوانون نے

سنہ ۷۱۲ء سے سنہ ۷۸۳ء تک یعنے تریپن برس لڑائیان کرکے اور بہت لوگونکو قتل
کرکے ملک پر رشیہ کے باشندونکو عیسائی کیا سنہ ۱۵۰۰ء کے قریب جب فرو ننڈ بادشاہ
اسپین مین فرمانروا تہا اسپین والون نے جو مسلمان اونکے ملک مین رہگئے
تہے اُنہین نکالدیا ہندی تواریخ کالپیا صفحہ ۱۵۱ سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۴۰
مین لکہا ہے دوچار مہینہ کے عرصہ مین سردار اہل اسلام نے جبرالٹر سے جیرون
تک جو کنارہ نہر خلیج بسکی کے واقع ہے فتح کرلیا۔ اس سفر درازمین ہزارون
گروہ یہودیون کی نے جو تمام سلطنت مین پہیلی ہوئی تہی اور جنکو نصرانیون
نے ایذا دی تہی اہل اسلام کی مدد کی۔ اہل اسلام نے سنہ ۷۱۱ء (بقول جان
ڈیون پورٹ صفحہ ۹۵ سنہ ۷۵۵ء مین عبدالرحمن اول نے اسپین کو فتح کرکے) شہرون
اسپین کے باشندونکو اجازت دی کہ وہ اپنے قوانین اور مذہب قائم رہین انتہی
لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۹۴ مین ہے کہ موزا (یعنی موسی) نائب ابوالمنذر نے اپنے سپاہ سالار
طارق کو اسپانیہ مین بہیجا کہ اُس نے ایک ہی بڑی لڑائی مین زیریس کے میدانون
مین جو اندلوسیا مین واقع ہے سنہ ۷۱۱ء مین گاتہی شاہ رودریگو کو مقتول کرکے
تاج لیلیا مظفرون نے فقط ملک کی مالکیت پر اکتفا کیا اور مغلوب گاتہون کے
ملل و شرایع و مذاہب سے مزاحمت نکی انتہی۔ مسلمانون نے تو اسپین والونکے
ساتہہ یہہ سلوک کیا تہا کہ جو بیان ہوچکا اب اسپین والون نے جو مسلمانونکے
سلوک کا عوض کیا اُسکا حال سنیئے ۔ سیر الاسلام ترجمہ باب ۳ صفحہ ۹۹ - ۴۳ - ۹ لکہا
ہے حول ترقی (یعنے عیش و مالداری) مسلمانونکے موجب اسلام کی بربادیکا ہوئی
- اُنکے قاعدہ نہین لڑائی کی سستی آگئی اور اُنکے عزم جنگ مین فرق پڑگیا۔
صمنیس کے عہد صلح کے توڑ ڈالنے سے جو کہ بڑا متعصب پادری اور اسقف
تولیڈو کا تہا مسلمان خفا ہوئے اور خفگی قرار دی گئی کہ سرکشی ہے ۔

ہزارون مسلمانون نے جنکا اعتقاد صادق اور ایمان کامل نصیب تہا اپنی
جانون کو راہ حق مین نثار کیا اور جو شخص کہ ضعیف الایمان تہے اُنہون نے تاہے
ڈر کے عیسائی مذہب کو اختیار کیا - سولہوین صدی کے شروع سے آخر تک
سلاطین اسپین نے جنکا مذہب رومن کاتہلک تہا مسلمانون پر اسلئے کہ وہ مذہب
عیسائی اختیار کرلین بہت جبر کیا اور طریق کو اپنے مذہب کے کہ جسمین تشدد
کسیطرح کا روا نتہا بہول گئے - چارلس پنجم نے عہد اپنا جو مسلمانون سے کیا تہا
کہ وہ اوسکی پناہ مین رہین توڑ ڈالا اور یہہ اشتہار دیا کہ سب مسلمان سمین
عیسائی کو عمل مین لادین - ہزارون شخص اس حکم کو کہ جسمین سراسر ظلم تہا
بجا لائے اور مرتد ہوگئے - مراد اُن لوگونکی جو تحقیقات حال مذہب کی
کے لئے متعین ہوئے تہے اور جنہین اس مذہب والون سے کمال عداوت اور
تعصب تہا برائی لینے اُنہون نے اپنا عوض لیا - اگر ان شخصون نے جنکا یہہ
منصب تہا کہ عقائد اور رسوم قوم نصرانی کو نگاہ رکہین اور جس شخص کو خلاف
طریقۂ مذکور کے پادین سزا دین کوئی نشان اسلام کا دیکہہ پاتے تو وہ مسلمانونکو
خیال کرتے تہے کہ وہ مذہب عیسائی سے مرتد ہوگئے ہین اور اونسے مرتدین
مذہب کے موافق پیش آتے تہے - ہر ایک پادری دشمن ہوگیا تہا پادریون کے
سلطان نے جنکا مقرر رحم تہا اپنے نائبون کو اُنکی سستی اور غفلت کے سبب سے
لعنت و ملامت کی (کہ کیون اب تک سب مسلمان عیسائی نہوگئے)
آمدنی پادریون رومن کاتہولک کی تیار ہین کلیسیاؤن کے جو مسلمانونکو
عیسائی کرنے کے واسطے بنائے گئے تہے کم ہوگئی - پادریون نے یہہ تجویز
کی کہ کوئی مسلمان اسپین مین نرہنے پاوے اور اُنکا بالکل اخراج اس
ملک سے ہوجائے - انجیل مقدس اسلئے کہ اپنے مقدمہ کے لئے کوئی حیلہ بناوین

طلب کی اور بادشاہ سے یہہ کہا کہ نام و نشان نہ رکہنا مسلمانون کا بادشاہ کا تہولک مذہب والے پر ایسا واجب ہے جیسا کہ نکال دینا کافرون کا زمین موعود (یعنے کنعان) سے بادشاہون اور سردارون یہود پر فرض تہا۔ چارلس پنجم اور فلپ دوم اور فلپ سوم کے وقت مین جو نہایت کم ہمت تہا مقدمہ نے بادر یونکے مضبوطی حاصل کی۔ فرمان بادشاہی اس مضمون کا جاری ہوا کہ مسلمان ویلنشیا اور اسپین کے ہر ایک ضلع سے کنارہ جنوبی کو چلے جاوین اور بادشاہی جہازون پر سوار ہوکر افریقہ کو رخصت ہون اور اُنہین یہہ اجازت ہوئی کہ وہ اپنے مال و اسباب مین سے تہوڑا سا اپنے ساتہہ لیجاوین اور باقی مال کے زمین کے مالک حقدار ہین۔ (ان نکالے ہوئے) مسلمانون کو میدانون مین افریقہ کے عربون بدوی نے لوٹ لیا۔ بسبب ماندگی اور بہوک کے تمام آدمی جلاوطن لوگون مین سے اہل اسلام کے بڑے بڑے شہرون مین جو بیچ افریقہ کے واقع تہے نہ پہنچ سکے اور بعد جلاوطن ہونے ویلنشیا سے کئی مہینہ کے عرصہ مین ایک لاکہہ سے زیادہ آدمی تکلیف و سختی سفر کی سے مرگئے۔ اسوقت کی تواریخ مین اسپین کے بالکل احوال خونریزی کا لکہا ہوا ہے۔ اکثر بہادر مسلمان اسپین کے پہاڑونکو اس خیال خام سے کہ وہان لڑین گے اور اطاعت مین کسی شخص کے نرہین گے بہاگ گئے۔ لیکن فوج بادشاہی سے مقابلہ نہ کرسکے۔ اُنکے مال و اسباب کو بادشاہ بیعقل اور فاسق کے رفیقون نے جنکو نہایت طمع تہی ضبط کرلیا اور گرفتار کرنے والیکے لئے کچہہ انعام مقرر ہوا۔ اُنمین سے تہوڑے آدمی پکڑے آئے اور افریقہ کو بہیجے گئے اور بعضی بغیر لحاظ اسکے کہ وہ بچے ہین یا جوان یا بوڑہے اور نہ تمیز کرتے اسبات کو کہ وہ مرد

ہین یا عورت ماری گئی اور جو لوگ کہ اسپین والونکے ہات نہ لگے وہ تعاقب کیگئی کی اور سردی اور بہوک کے مارے پہاڑون اور جنگل مین مرگئے ــ مسلمانونکی سلطنت کو ایسے ظلم اور سختی کے ساتہہ اسپین سے خارج کیا ــ رومن کاتہولک مذہب والون مین سے جن لوگونکو مسلمانون سے تعصب تہا بہت خوش ہوئے ــ (اور تمام مساجد اور معابد وغیرہ نصرانی تصرف مین آئے خصوصاً وہ مسجد گرجا گہر ابتک ہے جسکو) پہلے بادشاہون خاندان بنی اُمیہ نے بیچ کوردوا کے ایک مسجد مسجد وہان دمشق اور بیت المقدس کے موافق عرض و طول و ارتفاع و خوبصورتی اور رونق مین اٹہہ برس کے عرصہ مین تعمیر کروائی ــ اسکی چہتون کے تلے ایک ہزار سے زیادہ ستون سنگ مرمر کے لگے ہوئے تہے اور پیتل کے اسّی دروازون سے مسلمان آتے جاتے تہے دولت ملک کی خریدنے مین عطریات ممالک مشرقی کے صرف ہوتی تہی اور چار ہزار سات سو چراغ ہمیشہ انکو روشن ہوتے تہے اس تختگاہ خاندان بنی اُمیہ مین دو لاکہہ گہر اور چہہ ہزار مسجدین اور نو ہزار حمام واسطے آرام خلقت کے تیار تہے انتہے تمت کلام لب التواریخ جلد ۲ مطبوعہ ۱۸۲۹ء صفحہ ۱۳۱ باب ۱۰ فصل ۸ کے شروع مین لکہا ہے کہ شاریین کی ظفرون نے یورپ کے نواح شمالی مین مسیحی دین پہیلایا انتہے

اور ۱۴۹۲ء مین جبکہ براعظم امریکہ ظاہر ہوگیا اسپین والون نے ایسے ناواجبی طور اور سختی سے امریکہ والونکو عیسائی کیا کہ بیان سے باہر ہے از ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵۱ ایل ویڈ اصاحب کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ اسپین والے یہہ خیال کرتے تہے کہ ہمنے جو بارہ لاکہہ اہل ترکی (یعنے مسلمانون) کو قتل کیا یہہ قتل انجیل کے موافق ہے کیونکہ بنی اسرائیل نے اہل کنعان کو اسیطرح قتل کیا تہا صاحب موصوف نے یہہ کتاب اسی امر کے ثبوت مین لکہی ہے کیسین صاحب

اپنی کتاب موسوم بہ لیزی وسیاریشن ڈی لاؤس ترکش وسی لائیس اثنائے لکہتے ہین
کہ مینے سینٹ ٹرمنگو اور جمیکا کے جزیرے دیکہے اونمین تمام جگہہ پہانسیان گڑی
تہین اور وہ لوگ تیرہ تیرہ امریکہ والونکو ایکدفعہ پہانسی دیدے رہے تہے اور
کہتے تہے کہ یہہ ہم تیرہ حواریون کی خصوصیت کی اڑ لیتے ہین وہی صاحب لکہتے ہین کہ مینے
دیکہا کہ یہہ لوگ اہل امریکہ کے چہوٹے چہوٹے زندہ بچونکو کتون کے اگے ڈلواکر
پہڑوار ہے تہے انتہے از حاشیہ کتاب جان ڈیون پورٹ صاحب جسکا ترجمہ
موید الاسلام ہے مطبوعہ ۱۸۷۰ع صفحہ ۵۹ پہر جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی اردو
کتاب کے صفحہ ۱۶۲ اور انگریزی صفحہ ۱۴۵ مین لکہتے ہین کہ نئے دنیا کے ایکسا
کروڑ بیس لاکہہ باشندے صلیب کے تلے قتل ہوئے یقینی ہمین اسکا اقرار
کرنا چاہیے کہ ایسے خوفناک مذہبی لڑائیان عیسائیونکے سوا کبہی اور کسی قوم مین
نہین ہوئین جو چودہ صدیون تک قایم رہی ہون انتہے تمت کلامہ
جورڈ صاحب فرانسیسی کہتے ہین کہ ہمین سچ بولنے مین کچہہ باک نکرنا چاہیے سچ ہے
کہ فرانس کے بادشاہون نے مسلمانون کے طریقہ سے مذہب عیسائی کی فرینٹیر
اور سیکسنز کے ملکونمین بناڈالی اور بعد ازان اوسی طریقہ سے اوسے شمالی ملکون
مین پہیلایا یہی طریقہ یعنے زبردستی وہل ڈن سنز* اور ایل بی جن سیز فرقون کے
ساتہہ جنہون نے پوپون کی حکومت سے انکار کیا تہا برتا گیا اور نئی دنیا کے باشندون
کے ساتہہ بہی یہی سلوک کیا گیا تہا انتہے از کتاب جان ڈیون پورٹ صاحب مطبوعہ
سنہ ۱۸۷۰ع صفحہ ۱۶۲ (لیکن مسلمانون نے ایسا ظلم تو کبہی نہین کیا ہے
جورڈ صاحب فرانسیسی نے یہان مسلمانونکا نام زبردستی لکہہ دیا) پہر جان ڈیون پورٹ
صاحب اردو صفحہ ۱۶۱ اور انگریزی صفحہ ۱۴۴ مین لکہتے ہین قسطنطین نے نائیس
کونسل مین اجلاس کرکے پادریون کو وہ اختیارات دئے جنسے یہہ نتیجے نکلے اور

جنکا حال ذیل مین ہے انہین اختیارات کے باعث سے نو صلیبی لڑائیان
مجنون عیسائیون اور بیگناہ ترکون مین ہوئین اور قریب دو سو برس کے یہہ لڑائیان
رہین اور کروڑون انسان مارے گئے انہین اختیارات کے باعث سے
انابیپٹسٹ غیر اصطباغی عیسائی قتل ہوئے اور ظلم مندرجہ ذیل ہوئے
راین دریا سے لیکر یورپ کے شمالی حدون تک لوتہر اور پوپ کے معتقدین
قتل ہوئے ہنری ہشتم اور اوسکی بیٹی میری نے لاکہون آدمی قتل کروائے
فرانس مین سینٹ بارتہولومیو کے عرس کے دن ہزارون پروٹسٹنٹ عیسائی
قتل ہوئے اور چالیس برس تک فرانسس اول کے زمانہ سے ہنری چہارم کے
پیرس مین داخل ہونے تک ہزارہا عیسائی مارے گئے مجلس انگوزیشن یعنے تمام
محکمہ تحقیقات بدعات کے سبب سے ہزارہا عیسائی مارے گئے انتہے اوسی
صفحہ ۱۶۱ کے حاشیہ مین لکہا ہے کہ پانسو آدمی ذی رتبہ اور دس ہزار آدمی
صرف پیرس مین قتل ہوئے اور اور ضلعون مین بہی ہزارون مارے گئے اوس
زمانہ مین گرگوری سیزدہم پوپ تہا اوسنے تمام قاتلونکو قتل کے گناہ سے بری
کر دیا اور اوسپر طرہ یہہ کیا کہ اس خوشی کے ظاہر کرنیکے واسطے جلسہ کرنیکا حکم دیا اور
بڑی دہوم دہام سے ایک عرس کیا اور پہر بہی ایک اور بجای یہہ دیکہو کہ اوسنے اس
قتل کے یادگار مین ایک تمغہ ڈہلوایا اوسکے ایک طرف تصویر بنوائی اور دوسری
طرف حضرت عزرائیل کی تصویر بنوائی اور اوس تصویر کے اوپر یہہ الفاظ لکہے
قتل پراٹسٹنٹان پہر اوسی حاشیہ کتاب جان ڈیون پورٹ مین لکہا ہے کہ محکمہ
انکوزیشن لورین ٹی صاحب مورخ محکمہ تحقیقات بدعات لکہتے مین کہ ۱۴۸۱ع سے
لیکر سنہ ۱۸۰۸ع تک جتنے آدمی اوس محکمہ نے جلائے یا قتل کئے وہ تعداد مین تیس
ہزار چہبیس تہے انتہے

تاریخ سلطنت انگلیشیہ مولفہ حکام سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۷۱ء
صفحہ ۴۰۷ مین لکھا ہے کہ ملکہ میری کے فرانس سے چلے آنے کے بعد یہان
خانہ جنگی کا ہنگامہ شروع ہوا یہہ خانہ جنگی اصل مین ملکی لڑائی نتہی بلکہ کاتہولک اور
پراٹسٹنٹ کی تکرار تہی اور یورپ مین مذہب پراٹسٹنٹ جاری ہونیکی بعد سو برس
تک جتنی لڑائیان ہوئیین سب اسی قماش کی تہین اتنے اب اس سو برس
کے قتال کو تاریخ انگلستان مین دیکہنا چاہیے کہ لاکہون آدمی قتل ہوگئے
رومن کاتہولک اس جہاد کو جہاد توفیقی کہتے تہے اور اپنے جہنڈون پہ صلیب
اور عشاے ربانی کی منیر کے پیالے بناتے تہے (ایضاً صفحہ ۴۷۶) مرات الصدق
مولفہ پادری بیڈیلی صاحب اور ترجمہ ٹامس انگلس صاحب حسب ارشاد
پادری مریا انجلو صاحب کاتہولک مشنری چہاپہ گوالیار ۱۸۵۱ء صفحہ ۲۵ مین
لکہا ہے قولہ اب ہمین اون سنگدیون اور ظلمون پر غور کرنا چاہیے جو پروٹسٹنٹون نے
کاتولیکون کے ساتہہ زمانہ حال تک کین کیونکہ اس مطلب کیواسطے زیادہ
ایک سو سے بیرحم اور نا انصاف قانون بنائے گئے تہے اور ہم اونمین سے
چند بیرحمیون کا ذکر کرینگے یعنے کاتولیک اپنی والدین کی جایداد پر قابض ہوسکتے
تہے نہ بعد اٹہارہ برس کے سن کے زمین مول لے سکتے تہے کاتولیک نہ کتب
رکہہ سکتے تہے نہ تعلیم دے سکتے تہے کیونکہ اسکی سزا مین دائم الحبس ہوتے تہے
کاتولیکون کو دو چند خرچ دینے پڑتا تہا اور جو کسی پادری نے نماز کی تو اوسے تخمیناً
تین سو ۳۳ روپیہ کی اپنے مال سے ترقی مین دینے پڑتا تہا اور جو کوئی شخص
نماز سنے تو اوسے تخمیناً سات سو روپیہ کے جرمانہ اور ایک برس کی قید کا حکم
تہا اگر کوئی کاتولیک یا اور شخص اپنے لڑکے کو انگلنڈ سے باہر کاتولیک مذہب
مین تربیت پانیکیواسطے بہیجے تو وہ اور اوسکا لڑکا اپنی ملکیت سے علاوہ اپنی

جانون سے محروم کیے جاتے تھے اور اونکا اثاث البیت اور مواشی اور ہر ایک جایداد ضبط ہوتا
تھا جو کوئی کاتولیک تواروں اور عیدون کو پروٹسٹنٹون کے گرجے مین نجاتا
تھا تو اوسپر ہر مہینے دو سو روپیہ جرمانہ ہوتا تھا اور جو لندن سے پانچ میل سے
زیادہ دور جاتا اوسپر ہزار روپیہ کا جرمانہ تھا جو کوئی کاتولیک عورت شادی
کرتی اوسکے جہیز سے دو حصّے ضبط ہوتے اور وہ اپنے خاوند کی وصیہ ہو سکتی
نہ اپنے خاوند کا اسباب پاسکتی تھی اور شادی کے بعد عورتین قید مین رکھی
جاتین جب تک کہ خاوند دس روپیہ مہینا یا تیسرا حصّہ اپنی زمین کا سرکار مین
نہ دیتا اور آخر کو سب کاتولیک مقید ہونیکو تجویز کیے گئے جو پروٹسٹنٹ کا مذہب اختیار
نکرین اور اونکے لئے تازیست جلاوطنی کا حکم تھا اور درصورت انکار قتل کیے
جاتے تھے اہل کاتولیک اپنے گھر مین ہتیار رکھ سکتا تھا اور نہ پچاس روپے
کی قیمت سے زیادہ کے گھوڑے پر سواری کرسکتا تھا اور بموجب قانون الیزبتھ
بادشاہزادی کے جو کوئی پادری متولد ریاست انگلنڈ کا بغیر پروٹسٹنٹ ہونیکے
تین دن انگلنڈ مین ٹھہرتا وہ غدار متصور ہو کر مار ڈالا جاتا اور وہ بھی جو اوسے اپنے
گھر مین اوتارتا مار ڈالا جاتا بموجب انہین خونی قانونوں کے دو سو چار آدمی بادشاہزادی
الیزبتھ کے عہد مین محض کاتولیک ایمان کے سبب مار ڈالے گئے منجملہ اونکے
ایکسو چار تو پادری تھے تین شریف بیبیان اور باقی معزز لوگ اور افسر تھے علاوہ اونکے
نوہ پادری اور اور بزرگ شخص اسی عہد بادشاہت مین بحالت مقیدی مر گئے اور
ایکسو پانچ تازیست جلاوطن کیے گئے اور اور بہت چابکون سے مارے گئے جرمانہ
کیے گئے لوٹے گئے کر اونکے خاندان ویران و تباہ ہو گئے سنہ ۱۵۸۷ء مین میرے
بنام اسکاٹ کی نامور بادشاہزادی کاتولیک ہونیکے سبب قتل کی گئی [۲۴]
مرآت الصدق صفحہ ۵۵ و ۵۶ مین ہے ڈاکٹر برج واٹر ہکو بارہ سو آدمیونکے نام بتلاتا

نہا جو اپنے مذہب کے واسطے پیشتر سنہ ۱۵۸۸ء سے قتل کئی گئے (دیکھو کانسرٹ
اکلیسیا کاتولیک ڈاکٹر بریم واٹر کی) سوا اُنکے جو آیندہ عہد سلطنت مین سیکڑون اور
قتل کئی گئے وے جو مارے جاتے تہے سولی پر کہینچے جاتے گردن سے لٹکائے
جاتے اور زندہ ٹکڑے ٹکڑے کئی جاتے اونکی انتریان جیتے جی نکلوائی جاتین اور
اونکے روبرو جلوائی جاتین سر کٹوائے جاتے اور بدن چار پارہ کئی جاتے شکنجے
مین کہینچے جاتے جس سے اونکے عضو میکلی لگا لگا کے تانے جاتے تہے یہان تک
کہ جسکا ذکر کرنا معیوب اور زبون ہے ایک قسم کے چکر پر جسے اسکاویجرس
ڈاٹر کہتے تہے وی چپکا ئیجاتے تہے اور اونکے بدن یہانتک توڑ توڑ کے جہکائی
جاتے تہے کہ سر اور پاؤن مل جاتے تہے (ڈاکٹر ملنر کے مکتوب ہر پ صفحہ ۱۲۴
بٹلیر کی یادداشت جلد پہلی صفحہ ۴۷۰) قید سے ایک ایسی جگہہ مین جو لٹل آیز
کہلاتے تہی جسمین ایک سوراخ ایسا چہوٹا ہوتا تہا کہ انسان نہ کہڑا ہو سکے
نہ بیٹہہ سکے نہ لیٹ سکے آہنی دستانہ سے جسمین ایسے پیچ لگے ہوئے ہوتے تہے کہ
ہاتہہ کو یہانتک کہینچتا تہا کہ ہڈیان چور چور ہو جاتی تہین یا سوئیون سے جو تکلیف دینے کے لئے
ناخنون مین گڑائی جاتی تہین یا فاقہ زدگیون سے وے سب ہلاک کئی جاتے تہے
(ڈاکٹر ملنر کا مکتوب ہر پ صفحہ ۱۲۴ لوٹ مین اور بٹلیر کی جلد پہلی صفحہ ۱۵۰ وغیرہ)
اور اُس شخص کو جو کسی کاتولیک پادری کو نشان دیوے اور ان کم بخت سزاؤن کے
اوٹہانے کو پکڑا دے ہزار روپیہ انعام ملتا تہا یہہ سب ظلم فقط انگلنڈ ہی مین منحصر نہ تہے کیونکہ
الیزبتہہ آیرلنڈ تک بہی اپنے دست ظلم کو دراز کر چکے تہے اور وہان اوسنے بہت سے
بیگناہ کاتولیکون کو فقط عمل اور اقرار مذہب کی خاطر مروا ڈالا کاتولیک قیدیون کے
ناخن انگلیون سے اوکہاڑ لینا تو معمولی بات تہی اور پادریون کے سرونکو لکڑیون
اور پتہرون سے یہانتک کہونا کہ بہیجا نظر آجاوے اسکے ازمرات التسبق چہاپہ گوالیار

سنہ ۱۵۱۸ع صفحہ ۲ ۵ — ۶۱ اور اسیطرح تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۹۰ ۴ مین بہی
تاریخ سلطنت انگلیشیہ صفحہ ۲ ۷ ۳ مین ہے کہ سنہ ۱۵۳۶ع کے تین برس بعد یعنے سنہ ۱۵۳۹ع
بڑی بڑی خانقاہین مسمار کیگئین عرض ۶۱۹ ۳ خانقاہین اور پرستشگاہین کہنڈر
ہوگئین اونکی بربادی سے بادشاہ ہنری ہشتم کی سالانہ آمدنی مین سولہ لاکہہ دس ہزار
روپیے کی افزونی ہوئی انتہے

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۷ ۹ مین لکہتے ہین کہ ہم فرض
کرتے ہین کہ مسلمانون نے حقیقت مین اسکندریہ کا کتب خانہ جلادیا پس وہ لوگ
کیونکر الزام لگاسکتے ہین جو اپنے پادری کارڈنل ضیمنس سے ناراض ہوئے
جسنے اہل عرب کے تمام عمدہ عمدہ کتب تواریخ و زراعت و طب کو جلادیا اور یہہ دلیل بیان
کی یہہ کتابین قرآن سے مستنبط ہوگئین اسیطرح عیسائیون نے مشہور سمرخانہ کو
منہدم کیا اور اس سے بہی زیادہ ونڈل قوم کی طرح یہہ بیوقوفی کی کہ فغفور چین کی
عمدہ عمدہ عمارات اور دفترونکو برباد کردیا انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۲۰ مین لکہا ہے
کہ سنہ ۱۵۴۹ع مین تمام انگلستان مین تباہی اور گداگری پہیلی (سنہ ۱۵۳۹ع کا حال دیکہو)
بہت سخت سخت قانون بنائیگئے جج لوگون نے مخبرون کو حکم دیا کہ وہ فقیرون اور
سائیون کو جہان پائین پکڑلائین تاکہ پانچہین نمبر کا پروانہ گداؤن کے باب مین
اونکے سینہ پر جلایا جاوے اور یہہ بہی حکم دیا کہ جو مخبر کسی فقیر کو پکڑوا دیگا وہ فقیر اوسکا
دو برس تک غلام رہیگا اسی زمانہ مین نورفوک مین بڑی بغاوت ہوئی سنہ ۱۵۵۳ع مین
میری نے سریر تخت پر بیٹہی اور اوسنے پوپی مذہب کو پہر قایم کیا ۱۲ فروری سنہ ۱۵۵۴ع
کو لیڈی جین گری اور لورڈ گلفرڈ ڈڈلی قتل ہوئی سنہ ۱۵۵۵ع مین پروٹسٹنٹ
مذہب والے عیسائیون پر ظلم شروع ہوا بشپ رڈلی اور لیٹمر اوکسفرڈ مین بدعتی
ہونیکے الزام پر جلائے گئے تمام قیدخانے بدعتیون سے بہر گئے میری نے تمام گرجون کے

متعلق تھین یکسان بحال کردین اور یہہ کہا کہ یہہ بات میری نجات کے لئے ضروری ہے
بدکاریان نہایت زیادہ ہوگئیں تہیں تراقیون اور بڑی بڑی خطاون کی کثرت ہوئی انتہے
تاریخ سلطنت انگلستان صفحہ ۲۲۲ مین ہے کہ امراؔ قزاقون سے اور گنوار غلامون سے
کچھہ بہی بہتر نہتے انتہے اون نئے ملکون (یعنے امریکہ) کے لوگون کی طرف یہہ سمجہہ کر
کہ وہان کنوز وافر تہا اہالی اسپانیہ نے مذہب وسیاسۃ المدن کے حیل سے دست
ظلم وتعدی کو ایسا دراز کیا مسیحی دینکے ترویج کے لئے شکنجے اور جہاڑ اور لوگ آگ مین ڈالے جاتے
تہے وہان کے لوگ جانورون کی مانند شکار کئے جاتے تہے اور جنگل مین جیتے جلائے
جاتے تہے ہسپانیولا مین تین لاکہہ آدمی تہے اور کیوبا مین چہہ لاکہہ سے کچہہ اوپر یہہ
سب چند سال کے عرصے مین بالکل منہدم (یعنے معدوم) ہوگئے انتہے
ازلب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۰۲ پہر جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے
صفحہ ۹۸ و ۹۹ مین لکہتے ہین کون ایسا ہی جس نے شوری (یعنے مردانگی)
کی مابقی یعنے سلطنت اسلام کے اسپین سے جاتے رہنے کا افسوس نکیا ہو
کون شخص ایسا ہے جسنے اوس عمدہ قوم پر تعجب نکیا ہو جنہون نے آٹہہ سو برس تک
حکمرانی کی مگر اونکے مخالف مورخون نے بہی انکی ایک بیرحمی کا بہی ذکر نہین کیا
(یعنے کبہی اونسے بیرحمی نہین ہوئی تہی) کون ایسا شخص ہے جو عیسائیون کے
پادریون کی اس حرکت سے نادم نہوکہ اونہون نے اپنے حکام سے زبردستی
شیطنت اور ظلم اوس قوم پر کرایا جنکی وہ حفاظت مین ایک عرصہ دراز تک رہے
تہے کون ایسا شخص ہے جو خمینیص پادری کے اس حرکت کے لکہنے سے
شرمندہ نہو کہ اوسنے کورڈ اوا کے (اسلامے) بڑے بڑے شعرا اور فلسفیون
اور ریاضی دانون کی تصنیفات کو جلا دیا اور اوس قوم کے سات سو برس کے
علم وادب کی کتابونکو برباد کردیا انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۸۸ اور انگریزی

کے صفحہ ۸۴ مین لکہا ہے قولہ یہہ بات سچ ہے کہ اگر بجاے اہل عرب اور ترک کے
اہل یورپ ممالک ایشیا کے مالک ہوتے تو وہ اسلام کو اسیطرح نرہنے دیتے جسطرح
مسلمانون نے مذہب عیسائی کو رہنے دیا ہے — اور اسی صفحہ کے حاشیہ مین
لکہا ہے چیٹ فیلڈ صاحب کا (ہسٹاری کل ریویو صفحہ ۳۱۱) قول ہے کہ اگر اہل عرب
اور ترک لوگ اور مسلمان قومین عیسائیون سے اسیطرح پیش آتین جیسے کہ اہل یورپ نے
مسلمانون سے سلوک کیا تو غالب ہے کہ مذہب عیسائی مشرقی ملکون سے
بالکل نیست و نابود ہو جاتا انتہی پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۹ مین لکہا ہے قولہ یہہ جو
اکثر مورخون نے لکہا ہے اور اب بہی بہت لوگ یقین کرتے ہین کہ یہہ قرآنی
مذہب صرف تلوار کے ذریعے سے شایع ہوا تہا یہہ بالکل غلط ہے کیونکہ ہر ایک
غیر متعصب آدمی ادنی فکر مین معلوم کر سکتا ہے کہ انحضرت کا مذہب ایسا تہا کہ
جس مین انسان کی قربانی اور خونریزی کیجاے نماز اور زکواۃ قایم کی گئی تہی اور ہمیشہ
کے جہگڑون اور قضیون کے جگہہ باہمی اخلاص و محبت کی بنیاد ڈالی گئی تہی اور
یہی باعث ترقی کا ہوا تہا حقیقت مین یہہ مذہب اہل مشرق کے واسطے سرتاپا برکت
تہا اور انحضرت نے ہرگز اسقدر خونریزی نہین کی جسقدر حضرت موسی نے بت پرستون
کی بیخ کنی کے واسطے کی تہی انتہی پہر اوسی اردو کتاب کے صفحہ ۱۰۳ و ۱۰۴ اور انگریزی کے
صفحہ ۹۸ و ۹۹ مین لکہا ہے قولہ جب عیسائیون نے پہلی صلیبی لڑائی مین یروسلم
کو بسرداری گوڈفرے دسوین صدی کے آخر مین فتح کیا تو اوسوقت بیت المقدس
کے قلعہ مین چالیس ہزار مسلمان تہے ان سب کو عیسائیون نے معہ زن و فرزند
قتل کر ڈالا نہ ضعیف آدمی نہ عورتین نہ پناہ مانگنے والے بچہ کوئی بہی نہ بچا جن لڑکون
نے مانکو قتل کتا تہا اونہون ہی نے بچونکو قتل کیا یروسلم کی تمام گلیان مقتولون سے
بہر گئین اور ہر طرف سے مجروحونکی آہ و زاری کی آواز آنے لگی اور جبکہ سلطان مصر

شام نے دوسرے صلیبی جنگ مین بیت المقدس کو دوبارہ فتح کرلیا تو اوس نے ہرگز
ظلم نکیا اور جب اہل قلعہ نے آنکو اوسکے سپرد کردیا سلطان نے ان عیسائی
قیدیون پر نہایت مہربانی کی اور جو لوگ ایسے غریب تہے کہ اپنی رہائی کی قیمت
نہ ادا کرسکتے تہے اونہین مفت آزاد کردیا اس بادشاہ کی تہذیب اخلاق کے
سامنے فلپ بادشاہ فرانس تو کیا الکہ ریچرڈ شیردل کی بہی حقیقت کچہہ نرہی ۔
یہہ اسلامی بادشاہ فقیر کیطرح اپنی نفس پر بہت تنگی کرتا تہا مگر اور لوگون کیواسطے اس
کی مہربانی اور فیاضی بے حد تہی رحم اور نیکیان اوسکی ذات مین بہت تہین اور
اوس نے اپنی زمانہ حیات مین ایسے کام کئی کہ اوسکے ہمعصر عیسائیونکو بہی ایسی کرنی
چاہئی تہی ۔ یہہ سلطان بے شبہہ دلیر اعقیل اور فیاض تہا دمشق کی صلحنامہ کی
تہوڑے عرصہ بعد اوس نے انتقال کیا اور کچہہ روپیہ اسواسطے دیگیا کہ میری وفات کے
بعد یہہ روپیہ غربا اور مساکین پر بغیر تمیز عیسائی اور یہودی اور مسلمان کے تقسیم کیا جائے
اب فرق دیکہو عیسائی بادشاہ ریچرڈ اول ایسا بادشاہ تہا جسکی تمام شان اور شوکت
اوس روپیہ سے قایم تہی جسے وہ اپنی رعیت سے بظلم اور تعدی لیا کرتا تہا یہہ
بادشاہ بہت لالچی اور شہوت پرست تہا اوسکی شہوت پرستی نے اوس سے
ایک بہت بڑا گناہ سرزد کرایا اور یہہ بادشاہ تمام عمر اپنی خوبصورت ملکہ برن گیریا دختر
سنیکو بادشاہ نوارسی ناموافق رہا ایک غریب راہب نے سر دربار اوسے ملامت
کی اور خدا کا واسطہ دیکر یہہ کہا کہ شہر سدوم کو جہان قوم لوط رہتے تہی خیال کرو
استغفر پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۱۷ مین لکہا ہے قولہ ۱۵۹۹ع مین آٹہواں ہنری
تخت پر بیٹہا یہہ بادشاہ بڑا نودی اور ظالم تہا یہہ بادشاہ کہا کرتا تہا کہ مینے اپنی غصہ
کیوقت کسی مرد کو اور شہوت کے وقت کسی عورت کو نہین چہوڑا انتہٰے
پہر اوسی اردو کتاب کے صفحہ ۱۲۳ و انگریزی صفحہ ۱۴۷ مین لکہا ہے قولہ گبن صاحب

مشہور مورخ نے اسطرح لکھا ہے مسلمانون کی تواریخ پر آنحضرت صلعم نے تقدس کا
فتویٰ دیا تہا مگر آنحضرت کے خلفا نے آپکی احادیث اور عادات سے ایسی تلقین
اخذ کین کہ جن سے اور مذہبون مین دست اندازی کرنا کچہہ ضرور ورنہ ثابت ہوتا
تہا انتہے اوسی کتاب کے صفحہ ۱۶۷ کے حاشیہ مین وہ لکہتے ہین قولہ ترکی کے فقیہون نے اس مسئلے کی ایک
مثال لکہی ہے اور وہ یہہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان عیسائی عورت سے پیدا ہوا ور ماں
اوسکی بڈہیا ہوگئے ہوا ور گرجے کے دروازہ تک خود نجاسکے تو اوس مسلمان
پر فرض ہے کہ وہ اگر امیر ہے تو کسی سواری پر پہنچا دے اور اگر غریب ہے تو اپنے
کندہے پر چڑہا کر لیجاے انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۶۷ کے حاشیہ مین
وہ لکہتے ہین یہہ حکایت مندرجہ ذیل اس ہمارے قول کی بہت معاون ہے جو
یہی محمد کے عہد حکومت مین جبکہ وزیر اعظم نے وینا شہر کا ۱۶۸۳ع مین محاصرہ
کیا مگر اوس کو جون سوبیس کی بادشاہ پولنڈ نے شکست دی ایک عیسائی
پادری نے اسلام قبول کیا اور اپنی حرارت اسلامی ظاہر کرنیکو اسطے جس طرح
وہ آنحضرت کے کسرشان کرنیکا عادی تہا اسیطرح اوس نے حضرت عیسے علیہ السلام
کو فریبی اور مکار کہا مسلمان اوسکی اس حرکت سے نہایت متحیر ہوئے اور
اوسے گرفتار کرکے دیوان کے پاس لے گئے اور اوس نے اوسکو اوسیوقت
قتل کیا انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۸۴ مین وہ لکہتے ہین کہ اہل اسلام دعوت
اسلام کرتے تہے مگر اپنے مذہب کو بجبر قبول نکراتے تہے انتہے پہر اوسی کتاب کے
صفحہ ۱۴۱ و ۱۴۲ مین وہ لکہتے ہین قولہ جیسے کہ دنیا مین کوئی چیز عثمانیون
(یعنے ترکون) سے اونکا مذہب نہین چہڑوا سکتی ویسی وہ غیرہ تو مونکے مذہب
مین دست اندازی کرنا نہین چاہتے اگر کوئی اونکو خوش کرے تو وہ یہہ دعا دیتے
ہین کہ خدا تیرا انجام بخیر کرے اور اس سے مراد یہہ کہ خدا تجہے ایسی ہدایت

کرے کہ وہ مسلمان ہوجائے لیکن اس سے زیادہ اور کچہہ دست اندازی نہین کرتے - پندرہوین صدی مین ہزارون بنی اسرئیل اسپین اور پرتگال سے نکالے گئے اور ترکی (یعنے قسطنطنیہ) مین آکر قیام پذیر ہوئے یہان اونکی اولاد چارصدیونسے بہت امن وامان سے رہتی ہے کاتہولک مذہب کو قسطنطنیہ اور سمرنا مین پیرس اور ریونز کی نسبت زیادہ آزادی حاصل ہے کسی قانون میں یہہ نہین ہے کہ اس ملک مین غیرمذہب والے اپنے مذہب کی رسمونکو پوشیدہ کرین جب مردے قبرستانمین لیجاتے ہین تو ہزارون علیسائی ہہت شمع ہاتون مین لئے اونکے ساتہہ ہوتے ہین اور انجیل کے نصایح پڑہتے جاتے ہین فیسٹا دیلو کے دن پرا اور گلیٹا کے تمام عیسائی قطارین باندہ کر بازارین نکلتے ہین اور صلیب اور جہنڈا اونکے سامنے ہوتا ہے اونکی حفاظت کے لئے ترک لوگ اپنے سپاہیونکا یکبٹ اونکے ساتہہ کردیتے ہین اور یہہ بکثا خود عثمانیونکو ہی رستہ مین سے ہٹادیتا ہے اور عیسائیونکی یہہ رسم پوری ہوجاتی ہے انتہے پیرادی کتاب کے صفحہ ۸۷ کے حاشیہ مین وہ لکہتے ہین کہ جب ایکدفعہ کسی قوم نے خواہ رضامندی یا زبردستی سے جزیہ قبول کرلیا تو پہر اونکو تمام اونکی پہلی آزادیان حاصل رہتی تہین اور یہہ ہی اختیار رہتا تہا کہ اپنے مذہب پر قایم رہین جب کوئی بادشاہ جزیہ پر راضی ہوجاتا تہا تو اوسکا ملک وسپر بحال رہتا تہا اور صرف وہ شرایط اوسی پوری کرنے پڑتی تہی جو باجگذار بادشاہ کیا کرتے ہین - الفنسٹن صاحب کی تاریخ ہند صفحہ ۱۱۱ انتہے شاہ عبدالقادر صاحب آیہ ولاتنکحو المشرکات حتے یومن الخ (سورہ بقر رکوع ۲۷) کی اسطرح تفسیر فرماتے ہین تو لہ پہلے مسلمان اور کافرین نسبت ناتا جاری تہا اس آیت سے حرام ٹہرا اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا اونکا نکاح ٹوٹ گیا شرک یہہ کہ اللہ کی صفت کسی اور مین جانے مثلاً کسیکو سمجہے کہ اوسکو ہربات معلوم ہے

یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا ہمارا بھلا یا بُرا کرنا اوسکے اختیار مین ہے اور یہہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے مثلاً کسی چیز کو سجدہ کرے اور اوس سے حاجت مانگے اوسکو مختار جانے۔ باقی یہود و نصاریٰ کی عورت سے نکاح درست ہے اونکو شرک نہین فرمایا انتہے اور سورہ آل عمران رکوع ۶ کی اس آیت یعنے اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کی تفسیر مین شاہ عبدالقادر صاحب فرماتے ہین قولہ حضرت عیسےٰؑ کے تابع اول نصاریٰ تھے پیچھے مسلمان ہین سو ہمیشہ غالب رہے انتہے وابن السبیل والسائلین کے تفسیر مین شاہ عبدالعزیز صاحب فرماتے ہین وبدہان مال را بسوال کنندگان خواہ مسلمان باشد خواہ کافر اگرچہ حقیقت احتیاج ایشان معلوم نشود انتہے اور یون تو ان اجراہم قرتین سے ثابت ہے کہ اہل کتاب اگر مسلمان ہون تو اونہین دونا اجر ہے پس یہود و نصاریٰ کی مشورت خدا و رسول کے خلاف نمانا چاہیے اور دنیاوی معاملات مین جیسے سب بندگان خدا ویسے ہی یہود و نصاریٰ بھی ہین چنانچہ قرآن مجید مین حق تعالےٰ فرماتا ہے تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا یُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ (آل عمران) اگرچہ ہم اونسے نہ ملین تو محبت کرنا کیونکر ثابت ہوا۔ اب اسلامی عقیدہ کے اصول اور اخلاق محمدیہ کی وسعت کو دریافت کر کے عیسائیون اور مسلمانون کے حال مین امتیاز کر لینا چاہیے۔ پہر جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۹۶ مین لکھتے ہین قولہ عیسائی کہتے ہین کہ حضرت عمرؓ نے سنہ ۱۴۲ع مین عمرو بن العاص کو حکم دیا کہ وہ سکندریہ کے کتب خانہ جلا دے اور اوسکی تمام کتابون کو مساجد کے حمامون مین صرف کرے یہہ الزام بالکل جہوٹا ہے کیونکہ یہہ بات مشہور ہے کہ طالمی کی کتب خانہ کی چار لاکھ یا سات لاکھ کتابین جو لیس قیصر کی لڑائی مین جل گئے تہین یہہ الزام جسے اکثر مورخ علی التواتر لکھتے

مین بالکل بے بنیاد ہے اور اوس کا کذب دلایل مندرجہ ذیل سے ظاہر ہے
(دلیل ۱) انحضرت صلعم کا حکم ہے کہ یہودی اور عیسائیون کے مذہبی کتابین
جو فتح مین مسلمانون کے ہات آئین اونہین برباد کرنا چاہیے اور کتب عروض
و فلسفہ و تاریخ وغیرہ بہی جو مسلمانون کے قبضہ مین آئین اون سے فایدہ اوٹہانا
چاہیے پس ایسا کیونکر ہوسکتا ہے کہ اہل اسلام انحضرت صلعم کے عدول حکمی کرتے
اور اس کتب خانہ کو جلا دیتی (دلیل ۲) ابو الفراج جسکے کہ خاندان نے اس
کتب خانہ کے جلنے کے روایت بیان کی وہ اس زمانہ سے چہہ سو برس بعد ہوا ہے
جس زمانہ مین کہ اس واقعہ کا ہونا بیان کیا گیا ہے علاوہ اسکے اور مورخان قدیم
خواہ عیسائی ہون خواہ مصری (مثلاً یوطیکیوس مصری بطریق اسکندریہ جو سنہ ۸۷۶ع سے
سنہ ۹۴۰ع تک تہا اور جارج الماسین مصری مورخ جو سنہ ۱۲۲۳ع سے سنہ ۱۲۷۳ع تک تہا
ان دونون قدیم مورخون عیسائی نے اور نیز اور دون نے) کسی نے اس حادثہ
کا ذکر نہین لکہا (دلیل ۳) سینٹ کرایکش جنے کہ اسکندریہ کے کتب خانہ
کی تحقیق مین بہت سی کتابین لکہین ہین لکہتا ہے کہ یہہ حکایت بالکل جہوٹی ہے
کیونکہ اسکندریہ مین بڑے بڑی اور قدیم کتب خانہ چوتہی صدی عیسوی سے
پہلے تہے تعجب کی بات ہے کہ زمانہ حال کے مورخ اس حکایت کو بیان
کرتے ہین حالانکہ گبن صاحب مورخ یہہ بیان کرتے ہین کہ یہہ حکایت مشکوک
ہے کیونکہ نہ تو مسلمانون کی شان سے ایسی حرکت صادر ہوتی معلوم ہوتی ہے اور
نہ کسی عیسائی یا مسلمان مورخ نے اسکا ذکر لکہا ہے انتہے تمت کلامہ
لب التواریخ جلد ۲ جدول تاریخ صفحہ ۴۵ ۳ سطر ۴ مین لکہا ہے کہ سنہ ۴۸ قبل مسیح
کے اسکندریہ کے چار لاکہ کتابون کا کتب خانہ جلگیا انتہے
گاڈفری ہگنس صاحب کا قول ہے کہ عیسائی اس معاملہ کو خوب چہپاتے ہین کہ

تالمیز کے مشہور کتب خانہ کا ایک حصہ قیصر کی لڑائیون مین جلادیا گیا اور باقی ماندہ یا دوسرا حصہ عیسائی سدی سوس کے حکم سے اوس زمانہ مین جلایا گیا جبکہ اوسنے کل اپنی مملکت مین مخالفون کے عبادتخانے خدا کی عظمت کے لئے جلادئے اور تباہ کردئے (حمایتہ الاسلام صفحہ ۳۴۶ دفعہ ۱۱۶ مطبوعہ دہلی سنہ ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۹ء) چیمبرس کے انسائکلوپیڈیا جلد اول مین اسکندریہ کے کتب خانہ کے بیان مین لکہا ہے کہ متعصب عیسائیون کے ایک گروہ نے بسرگروہی ارک بشپ تہیوفلس حملہ کرکے سنہ ۳۹۱ء مین جیوپٹر سراپیس کے بتخانہ کو ڈہا دیا اور غالباً وہان کے علمی خزانہ یعنے کتبخانہ کو بہی برباد کیا اور یہہ اوسوقت مین ہوا کہ کتب خانہ کی تباہی شروع ہوئی نہ یہہ کہ سنہ ۶۴۲ء مین عرب کے ہاتہون اور وہ قصہ جسمین یہہ ہے کہ عربون کو بہت سی کتابین چہہ مہینے تک حمام گرم کرنیکے لئے کافی ہوئین ملگئین تہین نرے سخریہ کے طور پر مبالغتہً بیان کیا گیا ہے مورخ اروسیوس جسنے اس مقام کو بعد ازانکہ عیسائیون نے اوسے خراب کرڈالا تہا ملاحظہ کیا لکہا ہے کہ اوسنے اوسوقت کتبخانہ کی صرف خالی الماریان دیکہین انتہٰے

اڈورڈ گبون مورخ نے جو سنہ ۱۷۳۷ء سے سنہ ۱۷۹۴ء تک تہا اور الکزنڈر ہمبولٹ جرمنی نے بڑی قوت سے اسکا انکار کیا ہے دیکہو تاریخ روم جلد ۱ مطبوعہ سنہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۱۳۱ اور جلد ۲ کاسموس صفحہ ۵۸۲ مطبوعہ سنہ ۱۸۶۴ء اور تعجب کہ جبکہ کتبخانہ اسکندریہ سنہ ۶۴۲ء مین عربون نے جلادیا تو نسخہ کوڈکس اسکندریہ جو قبل زمانہ اسلام کا لکہا ہوا ہے کیونکر بچا ہوا عیسائیون کے ہات آگیا اور بالفرض اگر مسلمانون نے وہ کتبخانہ جلایا ہوتا تو یہہ بات ایسی تہی جیسے پلوس مقدس کے عہد مین نو مرید عیسائیون نے اپنی کتابونکو جلادیا تہا اور پلوس نے اونہین کچہہ الزام نہین دیا اگرچہ پچاس ہزار روپیہ کی مالیت

وہ کتابین تہین (دیکھو اعمال ۱۹ باب ۱۸ و ۱۹) اور کتاب واٹسن مطبوعہ سنہ ۱۷۹۱ع جلد ۲ مین ہے کہ جب وکلف کے ترجمہ کے جلادینے کا حکم نکل چکا تہا ارنے سنہ ۱۴۱۰ع مین ایک کتاب لکہی اور سنہ ۱۴۲۸ع مین کونسل کے حکم سے وکلف کی ہڈیان نکالکر جلائی اور دریا مین بہائی گئین اور سنہ ۱۵۲۶ع مین کورڈنل ولسی اور اور بشپ لوگون نے حکم دیا کہ ٹنڈل کا ترجمہ نہ پڑہا جاوے اور اسی سال مین تونسل بشپ لنڈن اور ٹامس مور نے قریب تمام نسخے خرید کرکے پال کے کراس مین جلادیے اور پہر اوسی بشپ نے سنہ ۱۵۲۹ع مین آسٹن پیکنٹن سوداگر کی معرفت اوس ترجمے کے نسخے خرید کرکے مقام چیپ سائڈ مین علانیہ جلادئی اور سنہ ۱۵۵۱ع مین نماز کی کتب معہ انجیل کے جلائے گئے تہے اور خمنیس پادری رومن کاتہولک نے اسپین مین سات سو برس کا جمع کیا ہوا کتب خانہ مسلمانونکا جلوادیا دیکہو جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب صفحہ ۹۷ و ۹۹ مطبوعہ سنہ ۱۸۶۹ع اور پراٹسٹنٹ عیسائیون نے وہ سب کتب خانے رومن کاتہولک کے جنکا ذکر جی بل رو روکرتا ہے یعنے انہون نے کتابین غرق کین اور ادنکے ورق کباب کی سیخون کے صرف مین لائے اور انسے اپنے شمعدان اور جوتے صاف کیے اور بعضی کتابین پنساریون اور صابون بیچنے والون کے ہاتہ بیچین اور صدہا کتاب سمندر پار جلد سازون کے ہات فروخت کین کچہہ سو پچاس فی کین بلکہ جہاز بہرے ہوئے مذہب کی کتابونکو اسطرح برباد کیا جنہین دیکہہ کر غیر قومونکو تعجب آیا اور کہتا ہے کہ ایک سوداگر نے جس سے مین واقف تہا دو کتب خانے فی کتب خانہ تخمیناً بیس روپیہ کو خرید کیے از کتاب ہیڈلی صاحب موسومہ مرات الصدق مطبوعہ سنہ ۱۸۵۱ع صفحہ ۴۸ و ۴۹

اور کتب خانونکے جلانیکا جیسا عیسائیون مین اور خاصکر اہل یورپ مین رواج ہے

ایسا اور کسی فرقہ مین رواج نہین ہے جرمنی والون نے مقام اسٹراس برگ کے
نامور کتب خانہ کو جلادیا اس نامعقول حرکت سے انکی قوم کی نہایت بدنامی
ہو رہی ہے اور اب جرمنی اور انگلستان مین اسٹراس برگ کیواسطے ایک
نیا کتب خانہ مہیا کرنیکو کتابین پہر جمع ہو رہی ہین اور انگلستان کے باشندون نے
کئی ہزار کتابین دی ہین — یورپ مین جو ہندوستانی کتابین نہایت کمیاب
ہین اسوجہ سے جو کتاب اس ملک سے آتی ہے لوگ اوسکی نہایت قدر کرتے
ہین — ٹیمس اور نارگیٹ اور ٹرنیر سوداگر ہر ایک کتاب کو جو ان کے
پاس بہیجی جائیگی تو وہ روانہ کردینگے فقط (چہٹی از مقام وبرن واقع سوئٹزرلنڈ)
از اخبار سینٹفک سوسایٹی علیگڈہ مطبوعہ ۷ جولائی ۱۸۷۱ع صفحہ ۴۲۸ جلد ۱۱ نمبر ۲۷
اور اوہین دنون فرانس کے باغیون نے پیرس دار السلطنت فرانس کا
بادشاہی کتب خانہ پہونک دیا لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۹۵ مین لکہا ہے کہ علوم
اور راگ کی باب مین یہی کہا جاسکتا ہے کہ غالباً لاطینیون نے مشرقی صدر الصدور
(یعنے قسطنطنیہ) کے بہت سے اچہے اچہے نوشتونکو غارت کیا (یعنے
صلیبی جہاد کے زمانہ مین ایسا کیا تہا) کہ جنکا اب ہاتھ آنا مشکل ہے انتہے
اور بادشاہ ہنری ہشتم نے آدہا کاتہولک اور آدہا پروٹسٹنٹ بنکر دونون
فریق کے لوگون کو اپنے طریق پر لانا چاہا — اور دونون مین سے بہت سے
لوگ جنہون نے اوسکی پیروی نکی آگ مین جلائے گئے از تاریخ سلطنت انگلشیہ
صفحہ ۳۷۷ —
لب التواریخ جلد ۲ جدول تاریخ صفحہ ۳۹۹ مین ہے کہ مریم کے حکم سے بہت سے
اسقوف انگلنڈ مین جلادی گئے انتہے
ویسٹ منسٹر جسمین لندن کے بادشاہونکو اول تاج پہنایا جاتا اور اکثر انگلستان کے

بادشاہون وغیرہ کی قبرین بہی وہین ہین (مفرح القلوب مصنفہ شیرنگ صاحب نمبر ۴ مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۶) اسمین اپولو دیوتا کا جو قدیم زمانہ مین اہل یونان و روم اوسکو مانتے اور علم بلاغت اور نظم اور نغمہ اور طب وغیرہ کا موجد اور سورج کا دیوتا سمجہتے تہے اِس سکشن کے بادشاہ ہنبرٹ نے مندر کہودوا کر پطرس حواری کے نام پر گرجا بنوایا اب بہی وہان ایک گرجا بنا ہوا ہے اور سینٹ پنیٹر اڑیبی اوسکا نام ہے اور ڈاینا دیوی کے مندر کی جگہ بہی جسے چاند کا ظہور یعنے چاند کی دیوی سمجہتے تہے پلوس حواری کے نام سے گرجا بنگیا دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ مولفہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۳۱ یہان سے دستور بت شکنی نصارے کی عظمت ظاہر ہوتی ہے

اور لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۰ مین ہے کہ شارلمین شاہ فرانس کی لڑائی سکسنیون کیساتہہ ۳۰ برس تک رہی اور بڑی ہی خون خرابے سے اونہین مغلوب کیا گر جیسے بعضون نے سمجہا ہے کہ دین مسیحی کی ترویج کے لیے یہہ عمل ناشایستہ اس طرز پر وقوع مین آیا کہ جسکے اوس دین مین ممانعت نہی انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۵۹ مین ہے کہ یوحنا نوکس نے جو کہ کالوِن کے تابعین سے تہا اور گو کہ نیک بخت تہا مگر اپنی سعی اور کوشش مین گرم مزاجی کو اعتدال سے باہر لیگیا اوسنے عبادتگاہ اور اصنام توڑ ڈالے اور عابدونکو نکالدیا اور کلیساؤن اور خانقاہونکو منہدم کیا انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۹۲ باب ۱ فصل ۳ مین لکہا ہے کہ اون دلون کے جدال بالاستقلال کا مبدء بت پرستی تہی کہ جسکا عمل گو کہ ابتدا مین علماء دین نے روکا پر بعدہ خود غرضی کے سبب دے طرح دئے جانے اور عذرین نکالنے لگے مگر بہت دنون تک کلیسا کو پراگندہ کئے رہا شاہ لیو ایساریان نے ۷۲۶ء مین اسلیے کہ محمدیون کی عداوت کو باز رکہے کیونکہ وے بت پرستی کی علت مشرقی مسیحیون کا

پیچھا کرتے تھے قصد کیا کہ بت پرستی بالکل اوٹھا دے اور کنائیس کے سب بتون
اور تمثال کو توڑ ڈالا اور اونکی پرستش کرنیوالون کو سزا دینے لگا مگر اس امر تعجیلی اور
بے صلاح مرید سے تے بہ نسبت اسکے کہ بدعتونکو روکے اونہین اور بہی بُرا بنایا
اوسکے بیٹے قسطنطین کوپرونیمس نے ایک بہتر تدبیر نکالی اور علماء دین سے بت پرستی
کے بطلان مین فتوے جاری کروایا مگر لیو کی کوشش سنے جوکہ ایکونوکلاستس
یعنے بت شکن کہلاتا تہا روم کے اسقوف الاساقفہ گرگوری ثالث کیساتھہ ایسا ایک
فساد برپا کر رکہا تہا کہ جسکے سبب اوسنے شاہ کا نام ڈوپنک یعنے دفتر سے خارج کیا انتہے
انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۸ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۱۱ جلد ۴ مطبوعہ جون ۱۸۷۱ء مشن پریس
الہ آباد مرتبہ پادری جے جے والش صاحب مین لکہا ہے کہ بولیسلاو جو ملک پولنڈ
کا بادشاہ تہا بہت چاہتا تہا کہ یہہ لوگ بہی مسیحی دینکو قبول کرین اور اسیوجہہ سے اوسنے
یہہ بات کہ اگر وہ یون مسیحی ہونا قبول نکرین تو وہ سزا کے ذریعہ اونہین مسیحی کرے اپنے
اوپر گوارا کی اور اسوجہہ سے سیکڑون لوگ مسیحی مذہب کے مقر ہوگئے انتہے
ایضاً انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۴۴ — ۱۴۶ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۱۱ جلد ۴ مین ہے
کہ شہر اسٹیٹن واقع ملک پامرنیہ کے لوگون اور نواب بالیسلاو کا حال اسطرح لکہا ہے
قولہ نواب کے پاس سے ایک نامہ جسمین یہہ رقم تہا کہ اگر وہ لوگ مسیحی ہوجائین تو وہ
اونہین کسیطرح کی ایذا وعقوبت نہ پہونچاویگا پر اگر وہ نامنظور کرین تو وہ اونسے بہت
ہی بیزار ہوکر آگ اور تلوار سے اونسے پیش آئیگا اوتو (اسقوف) کے پاس آیا
لیکن یاد رکہنا چاہیے کہ اونکو مذہب مسیحی مین لانیکے لئے یہہ طور مناسب نہ تہا —
اس خط کے آنے سے (لوگ) اسقدر ڈر گئے کہ سبہون نے متفق ہوا اپنے
کو مسیحی قرار دیا اور اپنے بتون اور مندرونکو مسمار کرنیکا عزم وارادہ کیا اسپر اسقوف اور
اوسکے ہمراہ اور واعظ اپنا اپنا گلہاڑا اور پہرسا لیکر اونکے آگے ہوئے اور باقیکا سب انتظام

اوسکے پیچھے ہولیا اب جس مندر کو کہ اونہون نے سب سے پیشتر توڑا اور مسمار کیا او سمین بہت سے عمدہ اور بیش قیمت چیزین یعنے سونا اور جواہر اور چھپر بان اور نخیر وغیرہ تہے ـ اسکے علاوہ اور بہتیرے مندر اور بسیرتون کے مقام ویران اور کہوڑے کر دئے گئے یہہ اسقوف ملک پونٹیہ کے اور اور مقامون مین بہی گشت کرتا اور لوگونکو بپتسما دیتا اور مندرون کو مسمار کرتا پہرا ـ لیکن اس جانفشانی اور دقت پہ بہی بہت سے لوگ اوسکی عین حیات ہی مین پہر بت پرستی کیطرف مایل ہوگئے

ایضاً صفحہ ۷۴ مین ہے کہ ولادمر شاہ ڈین مارک نے زگین تاپو کے باشندون کو اوّل اونہین مغلوب کیا اور اونسے جبراً اونکی بت پرستی ترک کروائی تہی اور اونکے بڑے بت کو ٹکڑے کر کے آگ مین جلایا تہا انتہے

انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۸ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ مئی ۱۸۷۱ء مترجمہ پادری جے والش صاحب مین لکہا ہے کہ اوس وقت مشرقی اطراف یعنے ملک سوریا اور تہریس مین چند لوگ تہے جو ملوسی کہلاتے تہے ـ انہین ملوسی لوگون کے واعظون مین سے ریثیو آئش نامی ایک شخص تہا ـ ایک یونانی سردار جسکا نام شموں تہا اوسکی گرفتاری کے لئے روانہ کیا گیا اور وہ ملوسی منجملہ اپنے بہت سے مریدون کے پکڑا گیا ـ پہر اوس سردار نے اوسکے مریدون سے کہا کہ اگر تم اپنے اوستاد کو مار ڈالو تو آزاد کر دئے جاؤ گے تب ایک شخص نے جسکا نام جسٹن تہا اس بات کا بیڑا اوٹہایا اور یون یہہ بیچارہ ملوسی تہہ تیغ کیا گیا انتہے

ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۱ سطر ۱۳ لغایت ۲۳ مین لکہا ہے کہ ڈین فرڈ نے ایک نہایت بڑے ستیا درخت کو جو دیوتا ژن کے سردار کا مسکن تہا گیمرویس مین شہر گوسمار کے نزدیک اپنے ہات سے کاٹ ڈالا اور گرا دیا جب بت پرستون نے دیکہا کہ ہمارا سب سے بڑا دیوتا اس بے عزتی کا بدلہ نہ لے سکا تب بہتیرے عیسائی ہوئے

کو طیار ہوئے اونتھے یہہ ہوا اگرچہ انسانونکے ساتہہ نہین ہے تو بہی اون بت پرستونپر
جنکا وہ درخت تہا ظلم ہوا لیکن یہہ ظلم عیسائی تعلیم کے برخلاف نہین ہے کہ مسیح نے
بہی بیسبب اوس انجیر کے درخت کو سکہا دیا تہا دیکہو متی ۲۱ باب ۱۹ تو بہی افسوس کہ
عیسائیونکو اوس مذہب والون سے دعوے الزام ہے جنکے مذہب مین صاف
حکم ہے کہ ہرے درخت کو نہ کاٹو (دیکہو کلیسیا ۹ پیشین گوئی پہلی مین قرینہ تحویہ فوج
اسلام اور لشکر شام کا بیان)
اور کتاب کشف الاثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل تصنیف پادری مرِیک چہاپہ ایڈنبرغ
سنہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۹۰ مین لکہا ہے کہ علماء مجلس رومن کاتہولک نے اپنے اجلاس
مین حکم دیا کہ یہودیون کی اولاد اونکے مان باپ سے چہین کر دین مسیحی مین تربیت کرین
اور اوسی مجلس سے یہہ قانون بہی مقرر ہوا کہ کوئی عیسائی کسی یہودی کے ساتہہ کچہہ
نہ کہائے اور اوسنے معاملہ نہ رکہے اونتھے اور پوپ گرگوری نے انگلستان کے لڑکے سنہ ۵۹۶ء
مین خریدی اور مذہب کی تلقین کے دیکہو تاریخ سلطنت انگلشیہ مولفہ سر رشتہ تعلیم
مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور سنہ ۱۸۷۱ء صفحہ ۳۲ اور تمام فرنگستان مین جو کچہہ ظلم و جفا
کہ یہودی قوم کے ساتہہ خصوص دینی عداوت مین جایز رکہا گیا اوسکا بیان
کشف الاثار باب دوم حوادث یہودیان مین مرقوم ہے اس جگہہ اون سبکا لکہنا طول
ہو جائیگا مگر بعضے اونمین سے یہہ ہین کہ اہل صلیب کی لڑائیونمین جو بیت المقدس
پر مسلمانونسے ہوئین بہت یہودیون کو اہل انگلستان نے قتل کیا اور اس ظلم
پر تمامی اہل انگلستان نے کمر باندہی اور ایکدفعہ ایک حملہ مین جو شہر یرک پر کیا گیا ایکہزار
و پانصد نفر یہود کہ جنمین مرد اور عورت اور بچے تہے جب یہودیون نے کچہہ پناہ نپائی
اور کسیطرح پر خلاصی ندیکہی نا امیدی کی حالت مین دیوانہ وار ہو کر آپسمین ایک نے
دوسرے کو قتل کیا اسطرح پر کہ ہر صاحب خانہ نے اپنی اہل و عیال کو قتل کیا

اور امراء انگلیس جب اپنے بادشاہ سے برگشتہ ہوگئے تہے تو اسلئے کہ خلق کو اپنی طرف
راغب کرین امراء مذکور نے حکم دیا کہ سات سو یہود قتل کیجائین اور ایسا ہی ہوا اور انکے
گہر لوٹ لئے اور انکا عبادتخانہ جلا دیا اور رچرڈ اور جان اور ہنری سیوم بادشاہان انگلس نے
اکثر اوقات یہودیونسے نقد بزور زبردستی لیا خصوص بادشاہ ہنری نے ہر طرح سے
اونپر بیرحمی اور ظلم کیا اور اکثر اپنے زوائدات کا خرچ یہودیونکی لوٹ سے کیا کرتا تہا وغیرہ
اور کشف الاثار کے صفحہ ۲۸ مین لکہا ہے کہ مملکت استنبول مین (جب وہان عیسائیکی
سلطنت تہی) یہودیون کے ساتہ تین ۳ شرطین باندہین گئین پہلے یہہ کہ عیسائی
دین کو قبول کرین دوسرے یہہ کہ اگر نہ قبول کرین تو قید ہون تیسرے کہ اگر یہہ دو
شرطین نہ قبول کرین تو ولایت سے نکالے جائین اور رومن تواریخ کلیسیا مین لکہا ہے
کہ فرنگیونکے بادشاہ چارلس گریٹ نے سکسینے کے باشندونکے ساتہ تینتیس برس لڑائی
کرکے اور فتحیاب ہوکر زبردستی اونسے دین مسیحی قبول کرایا انتہے اور ہندی تواریخ کلیسیا
صفحہ ۲۳۷ و ۲۳۸ مین اسی بیان کے بعد اشارہ لکہا ہے کہ یہہ دیکہہ کر بہتیرے
بادشاہون نے بہی ویسا ہی کیا اور جان کے چچا زاد بہائی عمانوئیل بادشاہ
پرتگیز نے جبکہ ایک شخص کاب رال نامی کو جہازونپر حاکم کرکے ہندوستان کیطرف ۱۵۰۰ء
مین روانہ کیا اور عیسائی مذہب پہیلانیکے لئے آٹھہ پادری اوسکے ساتہہ کئے تو حکم
کیا کہ جس ولایت کے لوگ اونکا (یعنے پادریونکا) کہنا نہ مانین اوس ولایت کو کاب
رال آگ اور تلوار سے خراب کرے ازرومن مارش مین ہسٹری آف انڈیا باب ۱ صفحہ ۱۴۶
چہاپہ مرزاپور ۱۸۴۲ء گاڈفرے ہگنس صاحب اکسفورڈ کے ایک عالم واعظ کا قول نقل
کرتے ہین جو عیسائیون کے بیان مین ہے قولہ مذہبی جوش کی سخت تندی نے
ملایم سے ملایم طبیعت کے خیالات کا چراغ گل کردیا قوانین کا وقار لی سیاسی سے
پامال اور شکستہ ہوگیا اور مشرقی شہرونمین خونکا ابلہ آگیا (حمایۃ الاسلام صفحہ ۴ دفعہ ۱۴۵)

اور حضرت عیسٰیؑ نے جب اپنی گرفتاری کی بندوبست سے اطلاع پائی تب فرمایا
کہ جس پاس (ہتھیار) نہین ہے اپنے کپڑے بیچکر تلوار خریدے دیکھو لوقا ۲۲
باب ۳۶ اور اوسی باب کے ۳۸ آیت مین لکھا ہے کہ شاگردون نے کہا کہ
دیکھہ اے خداوند یہان دو تلوارین مین اور اوسی باب کے ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ مین لکھا ہے
کہ جب مسیح کو لوگ گرفتار کرنے آئے تب حواریونمین سے ایک نے (یعنے پطرس نے
یوحنا ۱۸ باب ۱۰) مسیح سے پوچھکر تلوار چلائی اور سردار کاہن کے نوکر کا جو پکڑنے
والونمین سے تہا داہنا کان اوڑا دیا تب مسیحؑ نے کہا کہ اتنے ہی پر رہنے دے انتہٰی
گویا مسیح نے یہہ مختصر جہاد اوس لاچاری مین بہی واجب جانکر ترک نکیا ورنہ کیا حاجت
تہی جو تلوار خریدنیکا حکم کرتے اور جب ایک شاگرد یعنے پطرس نے تلوار چلانے کی
اجازت چاہی اوسیوقت اوسے منع نکیا بلکہ ہونے دیا اور متی ۱۰ باب ۳۴ مین مسیح
کا قول لکہا ہے یہہ مت سمجہو کہ مین زمین پر صلح کروانے آیا ہون صلح کروانے نہین بلکہ
تلوار چلانیکو آیا ہون اور متی ۲۱ باب ۱۰ سے ۱۳ مین لکہا ہے کہ جب مسیح یروشلم کی
ہیکل مین داخل ہوئے تو اون سب کو جو ہیکل مین خرید و فروخت کر رہے تہے
نکال دیا اور صرافون کے تختے اور کبوتر فروشونکی چوکیان اولٹ دین اور یوحنا ۲ باب
۱۵ مین لکہا ہے کہ مسیح نے رسی کا کوڑا بنا کر اون سب کو بہیڑون اور بیلون سمیت ہیکل سے
نکالدیا غرض اسمقام مین بہی مسیح نے باوجود عادت تحمل عظیم خدا کے نافرمان برداری پر
شدت کرنے مین تامل نکیا اور تلوار پاس نتہی تو رسی ہی کا کوڑا بنا لیا
اور لوقا ۲۱ باب ۲۴ مین جو پیشین گوئی یروشلم اور یہودیونکی بابت لکھی ہے کہ وے
تلوار کی دہار سے گر جاینگے الخ اس پیشین گوئی کی تفسیر مین طامس اسکاٹ مفسر
انگریزی نے یون لکہا ہے کہ گیارہ لاکہہ یہودی یروشلم کے محاصرہ مین قتل ہوئے
سوا اُنکے جو اور جگہہ مارے گئے اور قریب ایک لاکہہ کے غلامی مین بیچے گئے وغیرہ

چونکہ متی اور مرقس مین بہی یہہ پیشین گوئی موجود ہے کہ اس سے بڑی اور کوئی
پیشین گوئی اناجیل مین پائی نہین جاتی اور اس پیشین گوئی کا پورا ہونا مفسرین
انجیل اسوقت سمجہتے مین جب رومی فوج نی یروسلم کو برباد کیا یعنے یہہ کہ اوس رومی
فوجکا آنا درحقیقت مسیح کا آنا تہا اور اون یہودیونکا قتل مسیح کیطرف سے ہوا دیکہو
رومن تفسیر اسکاٹ صاحب متی ۲۴ باب ۲۸ — ۳۱ اور تفسیر انگریزی
طامس اسکاٹ صاحب لوقا ۲۱ باب ۲۴ اور الکتاب کے مقامات المعروف
تالیف پادری شیرنگ صاحب صفحہ ۳۲ اور اگر ایسا نہین ہوا ہے تو یہہ بڑے
پیشین گوئی بلکہ تینون انجیلین باطل ہوجائنگین دیکہو لوقا ۲۱ باب ۲۰ و ۲۷
پس یہہ سارا قتال جو مسیح نے کیا جہاد تہا مگر یہہ صرف عیسائی عقیدہ ہے اور
اہل اسلام حضرت عیسیٰ پر یہہ محض بہتان جانتے ہین دیکہو رومیونکا ۲ باب ۲۲
تو جو بتون سے نفرت کرتا کیا آپ ہی ہیکل کو لوٹتا ہے انتہے اور اسیطرح یوحنا ۲
باب ۱۶ و ۱۷ اور متی ۲۱ باب ۱۳ مین جو حضرت عیسیٰ نے ہیکل کی پاسداری
کی مرقوم ہے اور یہہ جو صرف متی ۲۶ باب ۵۲ مین لکہا ہے کہ یسوع نے
اوس تلوار چلانے والے سے جس نے سردار کاہن کے نوکر کا کان اوڑا
دیا تہا کہا اپنے تلوار میان مین کر کیونکہ جو تلوار کہینچتے تلوار ہی سے مارے جاتے
ہین انتہے یہہ قول درست نہین ہے کیونکہ مسیح نے کسکو صلیب پر کہینچا تہا
جو آپ بموجب عقیدہ عیسائی صلیب پر کہینچے گئے اور یوحنا بپتسما دینے والے نے
کسکا سر کاٹا تہا جو اونکا سر کاٹا گیا لیکن اگر یہہ قول درست بہی ہو تو حضرت عیسیٰ
کی نسبت ہوگا یعنے نہ مسیح نے کبہی کسیکو صلیب پر کہینچا اور نہ آپ صلیب پر
کہینچے گئے مگر مرقس کی انجیل مین اسکا ذکر بالکل نہین ہے (۱۴ باب ۴۷) کہ یسوع
نے تلوار چلانیوالے سے کہا اپنی تلوار میان مین کر کیونکہ جو تلوار کہینچتے الخ

اور لوقا مین لکہا ہے (۲۲ باب ۵۱) تب یسوع نے جواب مین کہا اتنے ہی
پر رہنے دو یعنے اوتنی خونریزی جو ہو چکی تہی جائز رکہی اور آگیکو اوسکا موقع نہ دیکہا
اور یوحنا ۱۸ باب ۱۰ مین لکہا ہے تب یسوع نے پطرس سے کہا اپنی تلوار میان مین
کر کیا وہ پیالہ جو میرے باپ نے مجہے دیا ہے نہ پیون انتہے اس سے بہی ظاہر ہے
کہ وہ بات یعنے یہہ کہ جو تلوار کہینچتے تلوار ہی سے مارے جاتے ہین حضرت عیسی علیہ السلام نے
پطرس سے نہین کہی تہی حضرت داؤد فرماتے ہین کہ خداوند میرے چٹان مبارک
ہو جسنے میری ہاتہونکو جنگ کرنا اور میری انگلیون کو لڑنا سکہلایا (۱۴۴ زبور ۱)
پہر حضرت داؤد ۱۴۹ زبور مین فرماتے ہین قادر مطلق کی بڑہی تعریفین انکے
گلے مین ہون اور شمشیر دو دم اونکے ہاتہ مین تاکہ قومونمین انتقام اور امتونمین سزائین
جاری کرین تاکہ اونکے بادشاہونکو زنجیرون سے اور اونکے امیرونکو لوہے کی بیڑیون سے
جکڑین تاکہ اونمین لکہی ہوئی عدالت (یعنے شریعت کی باتین) عمل کرین یہی
عمل اونکے سارے مقدسونکے لئے عزت ہے انتہے ۱۴۹ زبور ۱ — ۹
نہایت مشہور عالم گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب مین لکہتے ہین کہ ہم اکثر سنتے ہین
کہ عیسائی پادری دین محمدی مین تعصب کے برائی بیان کرتے ہین مگر یہہ عجیب
یقین اور کینہ ہے یہہ تو بتائین کہ کسنے مورسکوز کو ہسپانیہ سے اسلیئے نکالدیا تہا کہ وہ
عیسائی نہین ہوتے تہے اور کسنے میکسیکو اور پیرو کے لاکہو کہا آدمیونکو بوجہ عیسائی
نہونیکے قتل کیا تہا اور بطور غلامونکے دیڈالا تہا حالانکہ مسلمانون نے ملک یونان مین
اسکے برعکس ظاہر کیا یعنے بہت سی صدیون تک عیسائیون کو اجازت تہی کہ وہ
اپنے مال و اسباب و مذہب و پادریون اور اعلے پادریون اور گرجون کے بے
رخنہ رہین یونانیون اور ترکون کے مابین حال کی لڑائی مذہب کی وجہ سے تہی
جسطرح کہ ڈمرارہ کے حبشیون اور انگریزون مین اس سے پہلے ہو چکی تہی —

ملک حجاز کے ذکر مین ایک زمین عالم کا قول ہے کہ انہون نے کسی نالم نہین
کیا سب یہودی اور عیسائی انمین خوش وخرم رہتے رہے (حمایۃ الاسلام صفحہ
۵۷ دفعہ ۹۹ مطبوعہ بمبئی ۱۸۵۳ء ترجمہ اپولوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ
لندن ۱۸۲۹ء) اکثرون کی رای ہے کہ سیل صاحب اس باب مین بخوبی واقفیت
رکھتے تھے اور یہہ نہین خیال کیا جاسکتا کہ انکو مسلمانونکی کچھہ رعایت بیجا ہو کیونکہ وہ
شخص پکا عیسائی تثلیث کا معتقد تھا اور کیا اوسکا قول ہے مین نے اون جزئیات
کو اسمقام پر نہین دریافت کیا جنسے دین محمدی کو دنیا مین قبولیت بیمثل حاصل ہوئی ہے
کیونکہ وہ لوگ نہایت دہوکہا کہاتے ہین جو خیال کرتے ہین کہ وہ صرف بزور شمشیر پہیلا
یا کس ذریعہ سے دین مذکور کو اون قومون نے قبول کیا جنپر مسلمانون نے کبہی
فوج کشی نکی تہی اور نیز اون لوگون نے کیون قبول کیا جنہون نے اہل عرب کو انکے
فتوحات سے محروم کر دیا اور انکی سلطنت ملکا و نکے خلیفونکا خاتمہ کر دیا از انہم یہ معلوم
ہوتا ہے کہ کوئی بات اوس سے بڑہکر تہی جو ایک مذہب مین عموما خیال کیجاتی
ہے اور جس سے کہ ایسی عجیب ترقی ہوئی پہر وہ یہہ کہتا ہے کہ عیاری کے ثابت
کرنیکے لئے ضرور ہے کہ قرآن کا ترجمہ صحیح ہو لفظ عیاری سے ثابت ہوتا ہے کہ
یہہ شہادت دین محمدی کے مفید اوس شخص کی ہے جسکو شہادت دینی منظور نہین
یعنے نہایت معتبر گواہی ہے) از حمایۃ الاسلام صفحہ ۵۹ دفعہ ۱۰۵ حجازیون پر ترکیون کا
پہلا حملہ آٹھوین صدی کے آخیر پر ہوا وہ لوگ ملک شمال سے جو مابین بحیر خزر اور
بحیرہ اسود کے واقع ہے آئے اور یہہ لوگ اوسوقت دین محمدی نہ رکہتے تھے مگر انہون
نے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد ان مغلوب حجازیون کا مذہب اختیار کر لیا
(ایضا صفحہ ۶۰ دفعہ ۱۰۷)
گبن صاحب کا یہہ قول ہے کہ افریقہ اور ایشیا کے لکہو کہا مسلم جنہون نے کہ

عرب کے مسلمانونکی تعداد بڑہادی ایک خدا اور اوسکے رسول پر ایمان لانہین فریفتہ ہوگئے تہے یہہ نہین کہ اونپر کچہہ دباؤ تہا (ایضاً صفحہ ۱۰۶ دفعہ ۱۰۶)
عیسائی کل مسلمانونکو بدون استثنا کے اور بیدریغ جہنمی کہتے ہین (مرقس ۱۶ باب ۱۶) اور یہہ مسئلہ نہ تو مرقس کا ہے اور نہ عیسے کا بلکہ یہہ وہ مسئلہ ہے جو ہمارے سپاہیون اور جہاز رانون کو سکہلایا جاتا ہے جنکے ہاتہونمین ہمارے ناقص ترجمے دیے وی جاتے ہین اور جو اوس سادہ زبان انگریزی کو جو اونمین ہوتی ہے یقین کر لیتے ہین اور نیز یہی مسئلہ رومی اور پراٹسٹنٹ پادریون کے وس حصونمین نو حصونکا ہے دیکہو ایتہیشین کریڈ (حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۱۶ دفعہ ۱۰۹)
ڈاکٹر پریڈوکس کا بیان ہے کہ مدینہ مین محمد کے انصار خاصکر انصار سے تہے اور آپکا استقبال اونہون نے بڑی خوشیون سے کیا اور جو وجہہ اسکی اوسنے بیان کی ہے وہی غالباً معلوم ہوتی ہے آپکے پہونچنے پر جسقدر جلد کہ بے دقت ہو سکے آپنے ایک مکان بنوایا جسمین کہ آپ وقت مرگ تک سکونت پذیر رہے اور اوسکے ملحق ایک مسجد ادائے رسوم مذہبی کے لئے تعمیر کرائی ــ اس سے ثابت ہے کہ فرمان روایان مدینہ خواہ یہودی ہون یا عیسائی آپکے مسایل کے حامی تہے اور بموجب پریڈوکس کے قول کے فرمانروا انہین دو فرقونمین سے کوئی تہا یہی پہلا شہر تہا جسکے کل باشندون نے آپکا مذہب اختیار کیا پس خواہی نخواہی یہہ سوال ہوتا ہے کہ اس مذہب مین کیا بات تہی جسکا اثر ایسا ہوا بجز بحث اور شیرین کلامے کے اور کوئی سلاح مستعمل نہین ہوا پس عیسائی پادری اس تبدیل مذہب کو بخوف شمشیر نہین کہہ سکتے ــ یہہ بہی یاد رکہنا چاہئے کہ اگر پریڈوکس کے قول پر اعتبار کرین تو یہہ شہر مثل مکہ کے بت پرستونکا نہ تہا بلکہ یہودیون اور عیسائیونکا تہا جو آپکے اوّل مرید ہوئے علاوہ اسکے آپ مدینہ کو مرید کرنے نگئے تہے بلکہ مدینہ والون نے خود آکر آپ سے التجا کی

(از حمایۃ الاسلام دفعہ ۲ صفحہ ۲۰)
پہر گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۲۱ مین لکہتے ہین کہ مسلمانون نے
ثابت کیا ہے کہ وہ اپنے مذہب کا امتحان مناسب طور پر ہونے سے خائف نہین
اور یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اہل اسلام قرآن اپنے مخالفون کو یہہ کہکر رد کردیتے ہون کہ ہم
تمہارے مذہب کے منکر ہین کیونکہ مذہب کا منکر ہونا اوسکو برا کہنا ہے اور انکار کے
بعد کوئی بحث آزادانہ اور مناسب طور پر نہین ہوسکتی (حمایۃ الاسلام صفحہ ۶۶ دفعہ ۱۲۱)
اکبر بادشاہ اورنگزیب کے پردادے نے ۹۹۵ھ مین پرتگال کے بادشاہ پاس
ایک ایلچی باین درخواست بہیجا کہ ہمکو دین عیسوی کی تعلیم کے لئے کچہہ پادری بہیجے
جائیین ۔ چنانچہ تین پادری جلیل القدر بہیجے گئے جب وہ آگرہ مین پہونچے اون کی
بہت خاطرداری کی گئی اور ایک گرجا ادنکے لئے بصرف شاہی تعمیر کرایا گیا اور بہت سے
حقوق اونکو دئے گئے جنکو جہانگیر خلف اکبر نے ۱۶۰۶ع مین جاری رکہا (حمایۃ الاسلام صفحہ
۶۵ دفعہ ۱۱۹) پہر وہی صاحب فرماتے ہین کہ
اگر سلطان روم اپنے کسی دولتمند مفتی کو ایک مسجد کی تعمیر اور قرآن کے مسائل کا
وعظ کہنے کے لئے شہر لندن مین بہیجتا جیسا کہ ہمارے پادریون نے ایک صاحب
مسمی ڈرمین کو اپنے خاص مسائل کی تعلیم کے لئے جنیوہ کو بہیجا تہا تو نہ معلوم
اوس مفتی کیساتہہ کیا معاملہ ہوتا مجہکو بدلایل قوی اس خوف کا گمان ہے کہ اس
امر سے پادریون کے بدولت وہ آتشبازی از سر نو ہوتی جو ۱۶۰۵ع مین ہوئی تہی یا
وہ جو اوسکے بعد مقام برمنگہام مین ہوئی اور یہہ کہ ہمارے وزرا اوس مفتی کا جواب
بذریعہ کسی بیرسٹر کے دلواتے مگر ملکی رائے یہہ ہوتی کہ قسطنطنیہ پر توپ نکالی جاتی
(حمایۃ الاسلام صفحہ ۶۶ دفعہ ۱۲۲) امریکن مشن لدہیانہ کے پادری صاحب
نور افشان مطبوعہ ۱۷ جون ۱۸۷۵ع نمبر ۲۴ جلد ۳ صفحہ ۱۹۲ مین لکہا ہے کہ

کہ ہمنے انگریزی اخبار فرینڈ آف انڈیا مین دیکھا تہا کہ برہمو سماج کے رای نسبت اون
جنگون کے جو اہل انگلستان کرتے ہیں یہہ ہے کہ اگر انہون نے مسیح کا دینا پڑہا ہوتا
اور وعظ فرمایا کہ مت لڑو تو کسی توپ کے منہہ سے اوڑایا جاتا مطلب
اس مضمون سے برہمو سماج کا یہہ تہا کہ باوجودیکہ مسیح نے صاف صاف
انجیل مین فرمایا ہے کہ ہرگز مت لڑو بلکہ بدلہ مت لو پہر بہی اہل انگلستان
لڑنیکو پسند کرتے ہین جواب اگر برہمو سماج کو ایک لڑکا غریب ایک
کوچہ مین نظر آوے کہ جسپر کوئی سخت ظلم کرتا ہے — تو کیا
برہمو صاحب اسقدر صلح کو پسند فرماوینگے کہ چپ چاپ پاس سے
گزر جاوینگے اور اوس بیکس کو ظالم کے ہات مین چہوڑ جاوینگے
اسلئے پس غیر مذہب والے جو مسلمانون سے کچہہ بہی علاقہ نہین رکہتے
جب عیسائیون کے جنگ جوئی پر اسطرح ملامت کرتے ہین تو
مسلمانون کے اس دعوے کو کہ نصرانی قوم زور و ظلم مین
بیحد ترقی کئی ہوئے ہے کون باطل کرسکتا ہے

امریکین میتہوڈسٹ مشن پریس لکہنو کے کرسچن استار یعنے
کوکب علیسوی مطبوعہ ۱۷ اپر مئی ۱۸۷۸ء نمبر ۷ جلد ۹ صفحہ ۲۵
کالم ۲ مین پادری ایچ مسمور صاحب لکہتے ہین کہ اکثر کرسچیون
کا یہہ دعوے ہے کہ اسلام کی بنیاد تلوار سے ثابت ہے لیکن
اس زمانہ مین ہم کیا دیکہتے ہین کہ بغیر تلوار کے یہہ مذہب ملک چین
کے چارون طرف ترقی پاتا ہے اور ملک ہندوستان مین بہی اگرچہ
جہاد کی صورت مطلق نہین ہوسکتی تاہم ہمارے بڑی بڑی
شہرون مین ہندو لوگون کی بیچ مین کثرت کے ساتہہ حصہ جی

ہوکر اپنی اصلی قوم کی بور اسے ستے رہا تے پاستے ہین اور اہل اسلام
کے شریف لوگون کے برابر نام پاتے ہین انتہٰے
اور سنہ ۱۸۷۵ع مین جو سلطان روم کے نصرانی رعایا بہ استعانت ملک
شاہنشاہ روس وغیرہ باغی ہوگی اور عذر عظیم برپا کردیا اون باغیون
کے سپہ سالارون مین پادری بہی ہتیار باندہ کر مسلمانون سے جنگ
کرتے رہے اور سیکڑون پادرے ستہے کہ جو اون نصرانی باغیون
کو جنگ کے ترغیب اور اونمین جہاد کا وعظ کرتے پہرلے ستہے
تمام اخبارات انگلستان وہندوستان مین یہہ خبرین کثرت کے
ساتہہ مندرج ہین اور سلطان کے ماتحت ریاستہاے سرویہ
یعنے صرب اور مانٹی نگرو یعنے جنگ اسود نے جب باغی ہوکر
سنہ ۱۸۷۶ع مین سلطان سے جنگ شروع کی تو اونکی فوجون
مین پادری بہیجے گئے جو اون باغیون رئیسون کی فتح و
نصرت کے واسطے اونکے لشکر مین دعائین مانگتے تہے
اور سنہ ۱۸۷۷ع مین جب شاہنشاہ روس نے اون نصرانے
باغیون کی مدد کا بہانہ کرکے سلطنت روم پر فوج کشی
کی تو پادریون نے روسیون کی فتح و نصرت کے واسطے
دعائین مانگین اور جنگ کرنا جائز قرار دیا اور ہندوستان
کے اکثر پادریون نے اس جنگ روم و روس مین شاہنشاہ
روس کے مدح وستایش کا اپنے اخبارونمین غل مچا
دیا لعنت خدا کی اس متعصب قوم پر کہ مسلمانون کو تو جہاد
کا الزام بڑے جوش وخروش سے دیتے ہین اور اس شدت

کیا تہہ خود جا در مستعد ہو جانا اپنے لئے جائز جانتے ہین
سنہ ۱۸۵۳ء مین نقولاس شاہنشاہ روس نے جب سلطنت روم پر فوج کشی کر کے
اشتہار جنگ دیا تو اوسکا مضمون یہہ تہا کہ جب سے مین نقولاس تخت نشین ہوا
ہون تب سے ابتک یہی میری نیت اور آرزو ہے کہ قوم عیسائیان مقیم شہرہائے
بوسینیا و ہرزیگونیا و بلگریہ کی بہبودی ہو چونکہ سلطنت عثمانیہ خلاف مدار حقوق قوم عیسوی ہے
اس لحاظ سے یہہ جنگ جو جنگ مذہبی ہے شروع کیجاتی ہے ہر ایک سعی و تردد واسطے
ایمان کے کریگا اور راز روئے اس اشتہار کے حکم کرتا ہون کہ دریا سے پرتہہ سے
پار ہو کر صوبجات علاقہ ڈانیوب کا قبضہ و تصرف کرلین (سفیر مدارس مطبوعہ ۲۷ مـ
اپریل سنہ ۱۸۷۷ء) اور شاہنشاہ روس نے جب خیوہ یعنے خوارزم کو فتح کیا تو ہزارون
بیگناہ اور لاچار مسلمان مرد و عورتون کو اس بیرحمی کے ساتہہ ذبح کیا کہ جسکے لکہنے سے
قلم تہرّاتا ہے اور تمام عملداری روس مین اسقدر ظلم و بیرحمی مسلمانون پر بوجہہ تعصب مذہبی
کیا جاتا ہے کہ وہ بیچارے اون ظلمون کی برداشت کرتے ہوئے اپنے ہوش و
حواس سے گزر گئے اونہین حکم نہین ہے کہ غیر ملک کا پرچہ اخبار مطالعہ کرین اور
اپنے ہمقوم مسلمانون سے جو غیر ملکون مین بود و باش کرتے ہین کسیطرح واقف ہون
عملداری روس سے سفر کرکے حج و زیارت کو نہین جانے پاتے جیسا کہ سنہ ۱۸۷۶ء
مین داغستان وغیرہ کے لوگ سفر حج بیت اللہ سے واپس کر دیئے گئے اور حج کرنیکو
نجانے پائے اکثر شہرون مین جب کبہی روسی فوج وہان آجاتی ہے تو مسلمانون کو
اونکے گہرون سے زبردستی نکال کر اونمین فوج کے سپاہی قیام پذیر ہوتے ہین اور
طرح طرح کے ظلم غریب مسکین مسلمانون پر تمام عملداری روس مین ہمیشہ ہوتی رہتے ہین
اگر کوئی مسلمان عیسائی ہو جائے تو ان ظلمون سے رہائی پاتا ہے اور اگر کوئی عیسائی
مسلمان ہو جائے تو ضرور قتل کیا جاتا ہے باوجود اسکے کوئی دوسرا بادشاہ کبہی رعیون

کو ہلاکت نہین کرتا اسکے وجہ یہہ ہے کہ اور نصرانی بادشاہ بہے مسلمانون کو اسکے عمداری مین ذلیل و خوار رکہنا پسند کرتے ہین اور روسیون کی عادت ظلم تو یہانتک ترقی کی ہوئی ہے کہ اسیو یہہ سے حزقیل کے ۲۸ و ۳۹ باب مین قادر مطلق نے روس کو یاجوج ماجوج سے تشبیہ دی اور فرمایا کہ اے روس مین تیرا مخالف ہون انتہے پس اس قوم کے ظلم اور تعصب کا اس سے زیادہ ثبوت اور کیا چاہیے کہ جسکی وجہ سے خداوند روس کا مخالف ہے کیا خدا بیوجہ بہی کسیکا مخالف ہوتا ہے نعوذ باللہ مگر نصرانے علمانہ فقط یہی کہ روس کے ان سب ظلمونکو جایز جانتے بلکہ اونکی حمایت کرتے اور سب نصرانی بادشاہونکو مسلمانون سے جنگ کرنے مین روس کی مدد کرنیکے واسطے ترغیب دیتے ہین چنانچہ سلطان روم سے جنگ کرنے مین پادری دری صاحب اپنے اخبار نور افشان مطبوعہ دہم مئی ۱۸۷۷ع صفحہ ۱۴۱ مین لکہتے ہین کہ تمام دنیا کے اہل اخلاق و صاحب دین اس معاملہ مین روس کے ہمدرد ہونگے انتہے

دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاءَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۞ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۞

کلیسیا ۱۲

اسمین یروسلم کا حال بمقابلہ کعبۂ شریف اور یہودیونکا حال
بمقابلۂ اہلِ عرب مع بعض متفرقات اور ایک منادی صرف
آیاتِ انجیل سے بے آمیزشِ کلامِ دیگر اور ایک خاتمہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلامٌ علی عبادہِ الذین اصطفی

یروسلم یعنے بیت المقدس مین پیدا ہونا اور مرنا بڑی عظمت کا سبب سمجھا جاتا ہے چنانچہ ۸۷ زبور ۵ و ۶ مین لکھا ہے اور صیحون کی بابت کہا جائیگا کہ فلانہ فلانہ اسمین پیدا ہوا اور حقتعالے آپ اُسکو قیام بخشیگا خداوند جسوقت لوگونکے نام لکھیگا تو گن کے کہیگا کہ یہہ شخص وہان پیدا ہوا تھا انتہی — اور اسیطرح ۸۴ زبور ۳ و ۴ و ۷ و ۸ مین بیت المقدس کے رہنے والونکی عزت کا بیان ہے یہہ مقام جس جگہہ ہیکل یعنے عبادت خانہ بنا تھا خدا ہی کا پسند کیا ہوا اور بتلایا ہوا تھا استثنا ۱۲ باب ۵ و ۱۱ اُسیجگہہ حضرتِ ابراہیم نے اپنے اکلوتے بیٹے کو قربانی کرنا چاہا تھا۔ دیکھو ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۴۔ اُسی جگہہ حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے زمانہ مین وہ ہیکل مقدس تعمیر ہوئی۔ اول سلاطین ۹ باب ۳ دوسری تواریخ ۶ باب ۲ — اُسکی عظمت کے بیان سے تمام توریت بھری ہوئی ہے اور نہ صرف ہیکل بلکہ وہ تمام قرب وجوار برکتون اور خوبیون سے معمور تھا تینون قومین یعنی یہود عیسائی مسلمان یروسلم کو مقدس شہر سمجھتے ہین خصوصًا یہودی اس خیال سے کہتے ہین کہ جو یروسلم مین وفات پاکر یہوشفاط کی وادی مین مدفون ہوتا ہے وہ خوش قسمت ہے الکتاب کی مقامات المعروف صفحہ ۲۲ — یہہ ہیکل شروع تعمیر سے ۴ ہزار

ہی دنون کے بعد غارت ہونے لگی چنانچہ حضرت سلیمان کے بیٹے رحبعام
کے وقت سے بابل کی اسیری تک جو کہ سنہ عیسوی سے چھہ سو چھہ برس پیشتر
ہوئی بار بار غارت ہوتی رہی اور آخر کو بابل والونکے ہاتھہ سے بالکل مسمار ہو گئی
اور دوسری ہیکل جو اُسی جگہہ پھر بنی وہ بت پرست مصریون وغیرہ کے ہاتھہ سے
بےحرمت اور غارت ہوا کی اور آخر کو مسیح کے عروج کے چالیس برس بعد بالکل
مسمار کی گئی پھر اُسی جگہہ حضرت عمرؓ کی خلافت مین اسلامی مسجد تیار ہوئی کہ جسکو
ساڑہے بارہ سو برس سے زیادہ گزرے ہین کہ وہ مقدس مقام ہی منجملہ معابد
مقدسہ اہل اسلام ہے یہودی لوگ سمجھتے ہتے کہ مسیح جب آسمان سے آئینگے تو
پہلے یروسلم کی ہیکل کی چھت پر آئینگے اور وہانسے بے زینہ لگائے کود پڑینگے
اور سب لوگ یہی معجزہ حضرت عیسیٰ کی رسالت کا ثبوت سمجھینگے (اونز لیجہ ۱۴)
اسی سبب سے شیطان نے مسیح کو ہیکل پر لیجا کر کہا کہ آپکو نیچے گرا دے متی ۴ باب ۵
چونکہ یہودی عقیدہ کے بموجب مسیح کا آنا ابھی باقی ہے اور ہیکل نابود ہو گئی بلکہ
اُسی جگہہ اسلامی مسجد موجود ہے پس اگر حضرت عیسیٰ آئے تو اسلامی عبادتخانہ میں
آئینگے یا یہودیون اور عیسائیون کے عبادتخانہ مین ـ

ہندی تواریخ کلیسا صفحہ ۴۹ مین لکہا ہے جولین قیصر نے لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی
اس پیشین گوئی کو جھٹلانیکے لئے کہ جبتک قومونکا وقت پورا نہو یروسلم قومونسے
روندا جائے گا انتہی ـ یروسلم کی ہیکل کی پھر بنوانے کا ارادہ کیا لیکن
جسکی (مسیح کی) حقارت وہ کیا چاہتا تہا وہ اُس سے زبردست تہا اور اُسکے ارادے
کو باطل کیا جب کاریگر ہیکل کی نیو کو کہودنے لگے تب آگ کی لوؤن نے زمین سے
پہوٹ کر اُنہین اُس کام سے روکا اور جب اُنہون نے بار بار یکا یک مشقتین
اُٹھائی تہین لاچار ہو کر اُس کام سے ہاتھہ اُٹھایا اور اسیطرح طامس سکاٹ مفسر

نے بہی لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی تفسیر میں لکہا ہے - لیکن اسکے بعد جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
اُسے پہر تعمیر کیا اور اُسی جگہہ پر اسلامی مسجد بنی وہ پیشین گوئی باطل ہوگئی اور کوئی آل
کی لو روکنے کو نہ نکلے حضرت یسعیاہ نے اسکی بابت یہہ پیشین گوئی فرمائی صیحون مین
گنہگار ترسان ہین خوف نے ریاکارونکو حیرت زدہ کیا ہے کہ کون ہم مین سے
اُس مہلک آگ پاس رہے گا اور کون ہم مین سے ابدی شعلون پاس ٹہریگا
وہ جو راستی سے چلتا ہے اور سیدہی باتین کرتا ہے انتہی -
پس غور کرنا چاہیئے کہ وہ ہیکل تو بار بار غارت ہوگی اگرچہ مسجود الیہ انبیاء سلف تہے
مگر کعبہ شریف پر جب حبشی سردار عیسائی ابرہہ نامی نے ہاتہیونکو لیکر حملہ کیا تو خدا نے ابابیل
بہیجکر وہ سارا لشکر غارت کر دیا اور اسی سال مین حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم پیدا ہوئے
تہے دیکہو سرور المحزون ترجمۂ نور العیون چہاپہ کانپور ۱۲۸۳ ہجری صفحہ ۲ ❊
اسیطرح اہل عرب کا حال قوم یہود کے مقابل مین سمجہنا چاہیئے - چنانچہ پیدائش
۱۷ باب ۲۰ مین لکہا ہے خدا تعالی نے حضرت اسمعیل کے حق مین فرمایا کہ مین اُسے برکت
دونگا اور اُسے برومند کرونگا اور اُسے بہت بڑہاؤنگا اور اُس سے بارہ سردار
پیدا ہونگے اور مین اُس سے بڑی قوم بناؤنگا پہر پیدائش ۲۱ باب ۲۰ مین
ہے اور خدا اُس لڑکے کے ساتہہ تہا اور اسی طرح اسی باب ۱۷ مین ہے تب
خدا نے اُس لڑکے کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ کو پکار کے
کہا کہ اے ہاجرہ تجہکو کیا ہوا مت ڈر کہ اُس لڑکے کی آواز جہان وہ پڑا ہے خدا نے
سُنی انتہی - اور پیدائش ۲۵ باب ۱۶ مین ہے کہ یہہ اسمعیل کے بیٹے ہین اور اُنکے
نام اُنکی بستیون اور قلعونمین یہہ ہین اور یہہ اپنی اُمتونکے بارہ رئیس ہین
انتہی - رسالۂ مسیح الدجال مصنفہ ماسٹر رامچندر عیسائی مطبوعہ ۱۸۷۳ صفحہ ۴۹ مین ہے کہ
بجائے امیین عربی کے عبرانی لفظ المیم ہے اور بجائے اُمّی کے اُمّہ ہے اور ابن

لفظ عبرانی سے اُمت یا قوم مراد ہوتی ہے نہ وہ لوگ جو لکھہ پڑھ نہین جانتے
انتہی اور پیدایش ۲۵ باب ۸ و ۹ مین ہے کہ تب ابیرہام جان بحق ہوا اور
اچھی عمر درازی مین بوڑہا اور آسودہ ہوکر مرا اور اُسکے بیٹے اضحاک اور اسمعیل
نے کفیلہ کے مغارہ مین حتی صُہر کے بیٹے عفرون کے کھیت مین جو ممری کے آگے
ہے اُسے گاڑا انتہی۔ یہانسے ثابت ہے کہ حضرت اسمعیل اپنے باپ کی آخر
عمر تک منظور نظر پدر بزرگوار اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی خدمتو نمین حصہ دار رہے۔
لیکن باوجود اسکے علمائے عیسائی نے جو پیدائیش ۱۶ باب ۱۲ کا ترجمہ یون
کیا ہے کہ وہ وحشی آدمی ہوگا اور اسکا ہاتہہ سبکے اور سب کا ہاتہہ اُسکے خلاف
ہوگا انتہی اصل عبارت عبرانی کی یہہ ہے وَهُوَ يِهيه پِرِئ ادم يادو بكل
وِيَدْ كُل بُوْ یعنی اور وہ ہوگا قوت والا آدمی (یا برخوردار) ہاتہہ
اُسکا سب پر اور سب کا ہاتہہ اُسی کی طرف اور اسکا ترجمہ عربی زبان مین یون
ہے یدہ الغالب علی الکل ویدالکل مبسوطة الیہ اور فارسی مین
اسطرح منظوم ہے (شعر) سر گردنان جہان پست تو، زبر دستا بر دستہا دست تو ۔
پس کوئی سبب نہ تہا کہ خدائے رحیم حضرت اسمعیل کو انکی پیدائش سے پیشتر وحشی
فرماتا باوجود اسکے کہ برکت دینے کا وعدہ ہوچکا تہا اور کیونکر ہوسکتا ہے کہ
خدا جسکے ساتہہ رہے (پیدائش ۲۱ باب ۲۰) پہر وہ وحشی ہوجائے روح القدس
کی تاثیر سے تو انسان نئی پیدائش حاصل کرتا ہے یوحنا ۳ باب ۳ اور خدا جسکا
ساتہہ رہے وہ وحشی یعنے انسانیت سے خارج ہوجائے اسلئے وہ عربی ترجمہ صحیح
معلوم ہوتا ہے برخلاف اُس ترجمہ چھاپہ رومن مقام لندن سنہ ۱۸۲۰ء کے اور
واقعی برخلاف وحشی ہونے کے اہل عرب مین وہ نبی کریم مبعوث ہوا کہ جسکا
اخلاق غرب سے شرق تک مشہور و معروف ہے اور اُس عربی ترجمہ کے مطابق

اگرچہ عالم مین پے در پے انقلابات گزرے مگر اہل عرب آجتک اپنی اصلی حالت پر ہینے ہین دیکھو رسالہ کشف الآثار فی قصص انبیا بنی اسرائیل تصنیف پادری مرتیک چہاپہ اڈن برغ سنہ ۱۸۴۶ء باب ۱۲ صفحہ ۱۴۳۔ اور یہودی اگرچہ اپنے کو خدا کے خاص لوگ سمجھتے ہین مگر وہ پراگندہ ہوکر تھوڑے رہ گئے۔

اور توریت مین یہودیونکی بربادیکا باربار وعدہ اور دہمکیان مذکور ہین چنانچہ استثنا ۲۸ باب ۲۷ اور ۲۸ باب ۲۵ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۶ وغیرہ کو دیکھو لیکن اولاد اسمعیل کے لئے کوئی بات جو کہ برکت کے خلاف ہو توریت وغیرہ مین مذکور نہین ہے سوا برکت و برومندی وغیرہ کے اس سے ظاہر ہے کہ شروع سے اللہ رب العالمین کو اہل عرب کے حال پر نظر رحمت ہے اور یہودیون پر اسکے برخلاف۔

اسکے سوا حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم کے اجداد مین حضرت اسمعیل اور حضرت نوح و حضرت آدم علیہم السلام تک سب شریف اور صحیح النسب ہوتے چلے آئے ہین کہ یہہ شرافت تمام دنیا مین اور کسیکے لئے ممکن نہوئی مگر اس توریت مین حضرت بی بی ہاجرہ والدۂ حضرت اسمعیل کو جو لونڈی لکھا ہے اسکا سبب صرف یہود کی تعصب ہے کہ خدانے حضرت بی بی ہاجرہ کی اولاد کو بار بار برکت دی پیدائش ۱۶ باب ۱۰ و ۱۱۔ اور ۱۷ باب ۲۰۔ اور ۲۱ باب ۱۷ – ۲۰ اور تیسرے بی بی حضرت ابراہیم کی جو قطورہ تہین انکی اولاد کے حقمین کچھہ برکت کا لفظ بھی نہین ہے۔ اگرچہ توریت مین حضرت بی بی قطورہ کو لونڈی نہین لکھا ہے تو بھی خدا کے نزدیک حضرت بی بی قطورہ کی اولاد کا یہہ رتبہ نہ تہا جو حضرت بی بی ہاجرہ کی اولاد کا مرتبہ تہا پیدائش ۲۵ باب اور ۲ – پس خدا کے حضور تو حضرۃ اسماعیل کا وہ عالے رتبہ تہا کہ اگرچہ یہہ توریت یہودیون کے پاس والی ہے کہ جسمین حضرت اسمعیلؑ

لی فضیلت کے مضمون کو دیکہنا انہین اپنی فضیلت کے مقابل مین نہایت
مشکل تہا توبہی اسقدر موجود مین جو بیان ہوئے ہہ - پس اپنے دل مین گمان مت
کرو کہ ابراہیم ہمارا باپ ہے کیونکہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ خدا انہین پتہرون سے
ابراہیم کے لئے اولاد پیدا کر سکتا ہے (متی ۳ باب ۹) اور مین تم سے کہتا ہون
کہ بہتیرے پورب اور پچہم سے آوینگے - اور ابرہام اور اسحاق اور یعقوب کے ساتہہ
آسمان کی بادشاہت مین بیٹہینگے پر بادشاہت کے فرزند باہر اندہیری مین
ڈالے جاوینگے وہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا متی ۸ باب ۱۱ و ۱۲ -
اب دنیا کی نظر مین حضرت اسمعیل کی فضیلت کا حال سنئے کہ توریت سے کہین
ثابت نہین ہے کہ حضرت بی بی ہاجرہ کو کسی نے مول لیا یا جہاد کی لوٹ مین
آئی ہون اور یہی دو سبب لونڈی ہونے کے ہوتے ہین جیسے حضرت عیسیٰ کی
اجداد بار بار مصر اور بابل اور اسور وغیرہ کی غلامی مین رہے خروج ۲۰ باب ۲
قاضیون کا ۳ باب ۸ - ۱۰ و ۱۲ - ۳۰ و ۳۱ اور ۴ باب ۱-۳ - اور ۶ باب ۱-۱۰
اور ۱۱ و ۱۲ باب ۸ اور ۱۳ باب ۱ - دوسری تواریخ ۲۶ باب ۲۰-۱ اسکے سوا
راحاب فاحشہ اور یہوداہ کی بہو تمر یہہ سب عیسیٰ کی دادیون مین تہین اور
حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے سلسلہ مین کوئی ایسا نہین ہوا اور اسکا مفصل
حال کتاب دولت فاروقی کے محراب اول رکن دوم مین دیکہنا چاہئے -
اور یہہ عیسائی علما جو کہا کرتے ہین کہ خدا نے برکت کا وعدہ حضرت اسحاق علیہ السلام کے
حق مین فرمایا اور یہہ بہی کہ خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ تیری نسل اسحاق
سے کہلاوے گی اور توریت کا ترجمہ مین اہل کتاب نے یون لکہا ہے اور اسمعیل کے
حق مین مین نے تیری سنی دیکہہ مین اسے برکت دونگا اور اسے برومند کرونگا
اور اسے بہت بڑہاؤنگا اور اس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اسے بڑی

قوم بناؤنگا لیکن مین اسحاق سے جسے سارہ دوسرے سال اسیوقت معین مین جنیگی اپنا عہد قائم کرونگا (پیدائش ۱۷ باب ۲۰ و ۲۱) یہہ لیکن کا لفظ اس ۲۱ آیت کے ترجمہ مین اسطرح شامل کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدانے حضرت اسحاق علیہ السلام سے بطرز خاص وعدہ فرمایا ہے اور اس وعدہ سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو کچھہ علاقہ نہین ہے مگر یہہ صریح تعصب اہل کتاب کا ہے اصل عبرانی عبارت توریت کی یہہ ہے وَاِتْ بِرِیْتِیْ اَقِیْمْ اِتْ یِصْحَاقْ اَشِیْرْ تِلِدْ لِخَا سَارَہْ لَمُّوْعِدْ هَـزِّہْ بِشَّانَاہْ هَاۤاَحِیْرِیْت اس آیت کے شروع مین واو عطف اس بات پر دال ہے کہ خدانے حضرت اسمٰعیلؑ سے وعدہ برکت کا فرمایا اور حضرت اسحاقؑ سے بہی وعدہ برکت کا فرمایا پس دونون نبی زادون سے برکت کا وعدہ ہے نہ یہہ کہ ایک سے اور گلتیون کے ۳ باب ۷ مین لکہا ہے کہ جو ایمان والے ہین وہی ابیرہام کے فرزند ہین انتہی کچہہ بنی اسرائیل پر اس وعدہ کی خصوصیت نہین ہے اور رومیون کے ۱۰ باب ۱۲ مین ہے کہ یہودیون اور یونانیون مین کچہہ تفاوت نرہا الخ اور رومیون کے ۴ باب ۱۱ مین ہے تاکہ وہ اُن سب کا جو نامختونی مین ایمان لاتے ہین باپ ہو انتہی یعنے حضرت ابراہیم اور اسی طرح رومیون کے ۴ باب ۱۲ و ۱۶ مین بہی ہے —

پس اے خداترس یہہ وہ نبی ہے آخرالزمان صلعم کہ جسکی بابت کہلا کہلی حضرت علیٰؑ نے اپنے مصلوب ہونے کے واقعہ کے ذکر مین تقریباً یون فرمایا تہا— اے برنباہ یقین جان کہ کیساہی چہوٹا گناہ کیون نہو خدا اُسکی سزا دیتا ہے کیونکہ خدا تعالے گناہ سے ناراض ہے اور کسی گناہ کو بے سزا نہین چہوڑتا میری ما اور میرے شاگردون نے جو دنیوی غرض سے میرے ساتہہ محبت کی خدا اُس سے ناخوش ہا اور مقتضائے عدالت یہہ چاہا کہ اُنکے اس نامناسب عقیدت کی سزا

اسی دنیا مین اونکو دی تاکہ وہ دوزخ کے عذاب سے بچین اور وہان اونکو
اذیت نہو اور مین اگرچہ دنیا مین بیقصور تہا پر اسلئے کہ بعضی آدمیون نے مجکو
خدا اور ابن اللہ کہا خداوند متعال کو یہہ بات خوش نہ آئی اور اُسکی مشیت
اس امر کی مقتضی ہوئی کہ قیامت کے دن شیاطین مجہپر نہ ہنسین اور مجکو
ٹھٹھون مین نہ اُڑاوین سو اُس نے اپنی مہربانی اور عنایت سے ایسا بہتر جانا
کہ دنیا ہی مین یہودا کی موت کے سبب میری تضحیک اور ہنسائی ہوجائے
اور ہر شخص یہہ گمان کرلے کہ مین صلیب پر کہینچا گیا سو یہہ ساری ہتک اور
ہنسائی محمد رسول اللہ صلعم کے آنے ہی تک رہے گی جب وہ دنیا مین آویگا تو ہر ایک
ایماندار کو اس غلطی سے آگاہ کردے گا اور یہہ دہوکا لوگون کے دل سے مٹادیگا
فقط از ترجمۂ قرآن شریف مصنفۂ سیل صاحب صفحہ ۴۳ مطبوعہ ۱۸۶۱ء۔
و مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء در مطبع ولیم ٹگ صفحہ ۴۳ بر حاشیہ آیہ وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ
وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ﴿ تلک الرسل ثمث جزو سورۂ آل عمران رکوع ۴ ﴾
جسکی انگریزی عبارت یہہ ہے

نقل عبارت انگریزی ترجمۂ قران

شریف مصنفہ سیل

صاحب مطبوعہ

لندن

۱۸۶۱ء

صفحہ ۴۳

I have in another place mentioned an apocryphal Gospel of Barnabas, a forgery originally of some nominal Christians, but interpolated since by Mahomedans, which gives this part of the History of Jesus with circumstances too curious to be omitted. It is therein related, that the moment the Jews were going to apprehend Jesus in the garden, he was snatched up into the third heaven, by the ministry of four Angels, Gabriel.

Jesus returned the following answer:

"O Barnabas, believe me that every sin how small soever is punished by God with great torment, because God is offended with sin. My mother therefore & faithful disciples, having loved me with a mixture of earthly love, the just God has been pleased to punish this love with their present grief, that they might not be punished for it hereafter in the flames of hell. And as for me, though I have myself been blameless in the world, yet other men having called me God, & the son of God; therefore God, that I might not be mocked by the devils at the day of judgment, has been pleased that in this world I

should be punished by some mistaken men of Judas making my body like that I died upon the Cross. And hence this test and mocking is still to continue till the Coming of Mahomed, the Messenger of God; who coming into the world, will un-deceive every one who shall believe in the Law of God from their mistake."

(From Alkoran by George Sale, Gent. printed at London: William Tegg 1861. page 143.)

بعض عیسائی کہتے ہین کہ مسلمانون نے انجیل برنباد مین یہہ عبارت ملادی
لیکن آجتک نہین سُنا کہ کوئی مسلمان انجیل برنباد اپنے پاس رکہتا ہو
اور اگر مسلمانون کا جعل وس انجیل مین چلگیا تو عیسائیونکا جعل ہی کتابونمین
اوربہی زیادہ آسان ہے اسی کیون مشکل جانتے ہین لیکن حقیقت حال یہہ ہے
کہ اُسوقت مسلمان کہان تہے جسوقت سے کہ یہہ انجیل برنباس مشہور ہوئی بلکہ
اُسکے سیکڑون برس بعد اسلام کی نوبت آئی ہے۔
گاڈفرے ہیگنس صاحب کا قول ہے کہ برنباس کی انجیلی تواریخ کو جس سے
وہ کہتے ہین کہ محمد نے قران مین اکثر نقل کی ہے مشرق مین بہت بڑا رواج تہا

اُسمین محمدؐ کی آمد کی متواتر پیشین گوئی ہوئی ہے - باوجود ڈاکٹر ڈیٹ اور سیل صاحب کی عظمت کے صرف اُنکے بیان سے مجھکو یقین نہین کہ برنباس کی انجیلی تواریخ مین جیسے کہ وہ اب ہے تحریف ہوئی ہے جبتک کہ وہ بعض مختلف تحریرات دستی یا اسیطرح کی اور قوی دلیلین پیش نکرین - اور مین یقین کرتا ہون کہ ایسی دلیل اُنکے پاس نہین ہے اسلئے کہ اُنہون نے اُسکو بیان نہین کیا - حمایۃ الاسلام صفحہ ۹۷ و ۹۸ دفعہ ۱۹۳ و ۱۹۶ -

پادریصاحبو نکے اخبار نور افشان لدہیانہ مطبوعہ ۲۶ جولائی ۱۸۷۶ء جلد ۴ نمبر ۳۰ صفحہ ۲۳۶ کالم ۳ مین پادری صاحب مہتمم فرماتے ہین کہ انجیل برناباس - اُن رسالون مین سے ہے جو کہ چوتھی یا پانچوین صدی مسیحی زمانہ مین مصنوع ہوئی اور اُسکا نام اول یک جعلی تصنیفونکی فہرست مین موجود ہے کہ جسے پاپائے روم نے ۴۹۶ء مین لکھوایا تہا - مذکور ہے کہ پانچوین صدی مسیحی مین اِس رسالہ نے رواج پکڑا ہے انتہی

یہہ بات بہی خوب غور کرنے کے لائق ہے کہ اگر دین اسلام صرف انسان کی طرف سے ہوتا اور خدا کی طرف سے نہوتا تو حضرت رسولخدا صلعم حضرت عیسیٰؑ کو جہوٹا بتلاتے تاکہ ایک قوم یعنے یہودیون کی تقلید اور ثبوت دعوے کے لئے اُنہین کی گواہی بنی رہتی - یا یہہ کہ حضرت عیسیٰؑ کی الوہیت کا ثبوت کرتے تاکہ دوسری قوم یعنی نصاریٰ کی تقلید اور ثبوت دعوی کے لئے اُنہین کی گواہی بنی رہتی - پہر یہہ کہ یہودی لوگ جب مسیح کے آنے کے منتظر ہین حضرت رسول اللہ صلعم یہ اُنکا گمان باوجود اقرار اسبات کے کہ حضرت عیسیٰؑ جو آچکے وہی سچے اور مسیح تہے ضرور تہا کہ مطلق باطل ٹہراتے مگر ایسا بہی نہین کیا بلکہ اُس مسیح یعنی مسیح الدجال کے آنے کی بہی سبکو خبردی اور یہودیونکے اُس گمان کو غلط و باطل

نہین کیا - اگر کسی طرح حضرت صلعم مین تعصب ہوتا تو کیا ضرور تہا جو یہودیونکو
اُس عقیدہ مین کہ مسیح آنے والا ہے اور عیسائیونکو اس عقیدہ مین کہ مسیح آ چکا
یعنے حضرت عیسیٰ آچکے سچا ٹہرا تے - پہر اگر حضرت رسولخدا صلعم کو اُن دونو
فرقون کی کچہہ خوشامد اور طرفداری ہوتی تو آنے والے مسیح کو مسیح الدجال اور
حضرت عیسیٰ کی الوہیت کا انکار کبہی نفرماتے اس سے ظاہر ہے کہ دین اسلام
صیقل کی ہوئی تلوار اور صاف کیئے اور تائے ہوئے سونے کی مانند ہے کہ ہر
آلائش اس سے دور کی گئی ہے -

گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ ۴۸ مین لکہتے ہین کہ اسپینیم ایک
بڑا نامی آدمی تہا جسکی دینداری اور علم کی نسبت میری دانست مین کچہہ
شک نہوگا اور جسکی تعریف سیل صاحب کے قول مندرجہ ذیل سے بجا معلوم
ہوتی ہے کہ گو اُس نے محمد کو ایک بڑا ریاکار مانا ہے تاہم اُس نے تسلیم کیا ہے
کہ آپ مین اوصاف جبلی بہت کثرت سے تہے یعنے جسم مین شکیل تیز فہم خوش اطوار
غربانواز بامروّت مقابلۂ اعدا مین شجاع اور سب سے زیادہ یہہ کہ اللہ تعالیٰ کے
نام کی بڑی تعظیم کرنے والے تہے اور حلف دروغون اور زناکارون اور قاتلون
اور غیبت گویون اور مسرفون اور حریصون اور جہوٹے گواہون کے سخت دشمن تہے
اور قناعت اور سخاوت اور رحم اور فیاضی اور شکرگزاری اور والدین اور بزرگونکی
توقیر کے بڑے واعظ تہے اور حمد الہی سے اکثر رطب اللسان رہتے (منقول
از دیباچہ سیل صاحب صفحہ ۶) از حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۵ دفعہ ۴۸ مطبوعہ بریلی ۱۸۶۳ء
ترجمہ آپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء -

اب اُن پاک طینتون پر جو انصاف سے خدا کی راہ ڈہونڈہتے ہین - واضح ہو
کہ پہلے صدی سے لیکر دوسری اور تیسری صدی عیسوی اور اُسکے بعد کئی سو

برسون تک تو عیسائیون مین جعلسازیکا بازار گرم رہا - بعد اوسکے سنہ ۱۵۰۰ء تک عیسائیون کا زمانۂ جہالت - اُسکے سوا دیندار عیسائیونکی طرف سے بہی تحریف و تبدیل کتب مقدسہ مین واقع ہونا صاف وصریح ظاہر ہے - اُسکے سوا تحریف کی ہوئی آیتین پادری فانڈر صاحب کے اقرار سے جوکہ کتاب اختتام دینی مباحثہ سے نقل کرچکا ہون اور اُن مین سے خاصکر وہ آیت جو پہلے یوحنا ۵ باب ۷ مین ہے یعنے یہہ کہ تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح القدس اُسپر غور کرنا چاہیئے کہ کل مجموعہ اناجیل مین جوکہ ۲۷ کتابین ہین صرف تین جگہہ یہہ مضمون آیا ہے یعنے ۱ یوحنا ۵ باب ۷ اور متی ۲۸ باب ۱۹ اور ۲ قرنتیونکا ۱۳ باب ۱۴ - اور اُن تینون جگہون مین سے صاف صاف اسی آیت مین تثلیث کا بیان ہوا ہے اور اُسکا ملایا جانا زیادہ تر صاف صاف ظاہر ہے تو اب اُن دو مقامون جنمین اسقدر صاف بیان نہین ہے کون یقین کریگا - کیونکہ یوحنا کا دوسرا اور تیسرا خط تو مشکوک سمجہا گیا ہے اور یہہ پہلا خط صحیح سمجہا گیا تہا کہ جسمین یہہ آیت کہ جو مدار اور بنیاد عیسائی عقیدہ کے ہے ملایا ہوا نکلا اور اُسکے سوا متی ۲۸ باب ۱۹ مین جو اسکا ذکر ہے اگر وہ صحیح ہوتا تو اور انجیل نویس اس مضمونکو لکہنے سے کیون چہوڑ دیتے اور ۲ قرنتیونکے ۱۳ باب ۱۴ مین جو دعا کے طور پر لکہا ہے وہ کچہہ تعلیم نہین ہے - اسکے سوا اوس دعا کا بہی کسی اور خط مین پہر ذکر نہین ہے اگر صحیح ہوتا تو سب خطون مین یہی دعا لکہی ہوتی جسطرح ہر گرجے کے بعد پادری کی زبان سے یہی آیت برکت دینے کے واسطے مستعمل ہے بلکہ پلوس ہی کے چودہ خطون مین سے کسی اور خط مین یہہ نہین ہے بلکہ پلوس نے پہلا خط جو اُنہین قرنتیونکو لکہا اُسمین بہی یہہ دعا نہین

بہرا یسکے الحاق ہونے مین کیا شک ہے اور نہ صرف اگلے زمانون مین عیسائیونکا یہہ دستور تہا کہ اپنے مذہب کی ترقی کے لئے جہوٹ بولنا جائز اور قابل تحسین جانتے تہے بلکہ اب بہی یہی دستور جاری ہے۔ چنانچہ بیسیون رسالے سراسر جہوٹ چہاپے جایا کرتے ہین کہ جنکے بیان کے لئے ایک کتاب جدا گانہ چاہئے یہان نمونہ کے طور پر صرف اتنا لکہا جاتا ہے کہ ایک اُردو رسالہ جسکا نام ہے (امید آباد کے لئے خداوند کا فرستادہ مسمی متلاشی) اور مرزا پور مین باہتمام پادری ایم اے شیرنگ کے ۱۸۶۸ع مین چہپا اُسمین ایک سید عالی نسب متلاشی کا ذکر ہے یعنی دین عیسائی کا متلاشی ہوکر وہ آخر کو عیسائی ہوگیا اور پادری ہوکر امید آباد مین اپنے باپ کو اُس نے عیسائی کیا اور بوڑہا ہوکر ایک شخص کے گہونسے کے صدمہ سے مرگیا انتہی - اور یہی حال کتاب ہندی مین جسکا نام ہے نیا کاشی کہنڈ لفظ بلفظ گویا اُسی رسالۂ اردو کا ترجمہ ہے۔ صرف اتنا تفاوت ہے کہ سید عالی نسب کی جگہہ برہمن اور امید آباد کی جگہہ بنارس لکہا ہے چنانچہ اُن دونون کتابونکے دیکہنے سے فوراً صاف معلوم ہوجاویگا کہ ہندی کتاب مین ہندو شخص اور شہر اور اُردو کتاب مین مسلمان شخص اور شہر لکہہ دیا ہے اور دونون کا سارا حال ایک ہی ہے پس کس قدر بڑا فریب اور جہوٹ فاش ہوگیا کہ دراصل نہ کوئی ہندو تہا اور نہ مسلمان بلکہ صرف اورونکو ترغیب دینے کے لئے یہہ خیالی ہندو اور مسلمان بنالیا۔

منادی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ

افسوس کہ تم تری اور خشکی کا دورہ اس لئے کرتے ہو کہ ایک کو اپنے دین مین لاؤ اور جب وہ آچکے تو اپنے سے دونا اُسے جہنم کا فرزند بناؤ۔

(متی ۲۴ باب ۱۵) اور اسلئے خدا اُن پاس تاثیر کرنے والی دغا بھیجیگا یہانتک کہ وہ
جھوٹ کو سچ جانینگے تاکہ وے سب جو سچائی پر ایمان نہ لائے بلکہ ناراستی سے
راضی ہوتے سزا پاوین (۲ تسلونیقیونکو ۲ باب ۱۱ و ۱۲) یسعیاہ نے تم ریاکارون کے
حقمین کیا خوب نبوّت کی ہے کہ یہہ لوگ ہونٹھون سے میری بزرگی کرتے ہین
پر اُنکے دل مجھسے دور ہین اور وے بے فائدہ میری پرستش کرتے ہین
کیونکہ جو تعلیم وے سکھلاتے ہین انسان کے احکام ہین تم خدا کے حکمون کو
بخوبی باطل کرتے ہو تاکہ اپنے دستورونکو ثابت رکھو (مرقس باب ۷ و ۷ و ۹)
اے سرکشو اور دل و کان کے نامختونو تم ہر وقت روح القدس کا سامنا
کرتے ہو جیسے تمہارے باپ دادے تھے ویسے ہی تم بھی ہو (اعمال ۷ باب ۵۱)
کیونکہ ایسے لوگ جھوٹے رسول دغاباز کارندے ہین جو اپنی صورتونکو مسیح کے
رسولون سے بدل ڈالتے ہین اور یہہ تعجب نہین کیونکہ شیطان بھی اپنی صورتکو
نورانی فرشتہ سے بدل ڈالتا ہے اسواسطے اگر اُسکے خادم بھی اپنی صورتونکو
راستبازی کے خادمون سے بدل ڈالین تو کچھ یہہ بڑی بات نہین پر اُنکا انجام
اُنکے کامونکے موافق ہوگا (۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۱۳-۱۵) اسی طرح تم بھی ظاہر مین لوگونکو
راستباز دکھائی دیتے پہ باطن مین ریاکار اور شرارت سے بھرے ہو
(متی ۲۳ باب ۲۸) اے بھائیو مین تمہاری منت کرتا ہون کہ تم میری مانند ہوجاؤ
(گلتیونکا ۴ باب ۱۲) اور تم بے ایمانونکے ساتھہ نالائق جوئے مین مت جوتے جاؤ۔
کہ راستی و ناراستی مین کونسا ساجھا ہے اور روشنی کو تاریکی سے کونسا میل ہے
(۲ قرنتیونکا ۶ باب ۱۴) اسواسطے خداوند یہہ کہتا ہے کہ تم اُنکے درمیان سے نکل آؤ
اور جُدا ہو رہو اور ناپاک کو مت چھوؤ اور مین تمکو قبول کرونگا (۲ قرنتیونکا ۶ باب ۱۷)
کوئی تمکو بیہودہ باتونسے بہلا دہ نہ دے کیونکہ ایسی باتونکے سبب خدا کا غضب

نافرمانی کے فرزندوں پر پڑتا ہے پس تم اُنکے شریک نہو (افسیونکو ۵ باب ۶ و ۷) پس
اے عزیزو چاہیئے کہ ہم ایسے وعدہ پاکر آپکو ہر طرح کی جسمانی اور روحانی نجاست
سے پاک کریں اور خدا سے ڈر کر پاکیزگی کو کامل کریں (۲ قرنتیونکو ۷ باب ۱) میں تم
سے یوں بولتا ہوں جیسے عقلمندوں سے سو جو میں کہتا ہوں جانچو (اول قرنتیونکو
۱۰ باب ۱۵) ساری باتوں کا امتحان کرو بہتر کو اختیار کرو (اول تسلونیقیونکو ۵ باب ۲۱)
کیا تم نہیں جانتے کہ ناراست خدا کی بادشاہت کے وارث نہونگے فریب نہ کھاؤ
کیونکہ حرامکار اور بت پرست اور زنا کرنے والے اور عیاش اور لونڈے باز اور چور
اور لالچی اور شرابی اور گالی بکنے والے اور ظالم خدا کی بادشاہت کے وارث نہونگے
(اول قرنتیونکو ۶ باب ۹ و ۱۰) اگر کوئی بھائی کہلاکے حرامکار یا لالچی یا بت پرست یا
گالی دینے والا یا شرابی یا ظالم ہو تو اُس سے صحبت نرکھنا بلکہ ایسے کے ساتھ کھانا
تک نہ کھانا (اول قرنتیونکو ۵ باب ۱۱) آدمی ہمکو ایسا جانے جیسے مسیح کے خدمتگذار اور
خدا کے بھیدوں کے مختار کار (اول قرنتیونکو ۴ باب ۱) ہم دغا بازی کی چال نہیں
چلتے اور نہ خدا کی بات میں ملونی کرتے ہیں بلکہ کلام حق کی ظاہر کرنے سے ہر ایک
آدمی کے دل میں خدا کے حضور اپنے لئے جگہ کرتے ہیں اور ہماری انجیل اگر پوشیدہ
ہو تو انہیں پر پوشیدہ ہے جو ہلاک ہونے والے ہیں (۲ قرنتیونکو ۴ باب ۲ و ۳) کیونکہ خدا
جسکے حکم کے مطابق تاریکی سے روشنی چمکی اُسنے ہمارے دلونکو روشن کیا تاکہ خدا کے
جلال کی پہچان کا نور یسوع مسیح کے چہرے سے ہم میں جلوہ گر ہو پر ہم یہہ خزانہ مٹی
کے باسنوں میں رکھتے ہیں تاکہ ظاہر ہووے کہ قدرت کی بزرگی ہماری طرف
سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے اور ہم تو ہر طرف سے مصیبت میں ہیں -
لیکن شکنجہ میں نہیں حیران ہیں پر ناامید نہیں ستائے جاتے ہیں پر اکیلے
چھوڑے نہیں گئے گرائے جاتے ہیں پر ہلاک نہیں ہوئے (۲ قرنتیونکو ۴ باب ۶-۹)

دراپنے ہاتھون سے محنتین کرتے دے برا کہتے ہم بہلا مناتے ہین وے
ستاتے ہم سہتے ہین دے گالیان دیتے ہم گڑگڑاتے ہین ہم دنیا مین کوڑے
درسب چیزونکی جہاڑن کی مانند آجتک ہین (اول قرنتیونکا ۴ باب ۱۲ و ۱۳) تم میری
بیعزتی کرتے ہو اور مین اپنی بزرگی نہین ڈہونڈتا (یوحنا ۸ باب ۴۹ و ۵۰) مین
اُس بزرگی کو جو انسان کی طرف سے ہوتی منظور نہین کرتا (یوحنا ۵ باب ۴۱)
دنیا تم سے عداوت نہین رکہہ سکتی پر مجہہ سے عداوت رکہتی ہے کیونکہ مین اُسپر گواہی
دیتا ہون کہ اُسکے کام بُرے ہین (یوحنا ۷ باب ۷) ان باہروالی چیزونکے سوا ساری
کلیسیاؤن کی فکر مجکو ہر روز آدباتی ہے (۲ قرنتیونکا ۱۱ باب ۲۸) کیونکہ اُنہون نے
اگرچہ خدا کو پہچانا تو بہی خدا ہی کے لائق اُسکی بزرگی اور شکرگزاری نکی بلکہ باطل
خیالون مین پڑ گئے اور اُنکے نافہم دل تاریک ہوگئے دے آپکو دانا ٹہراکر
نادان ہوگئے اور جیسا اُنہون نے پسند نکیا کہ خدا کو پہچانکر یاد رکہین خدا نے
بہی اُنکو عقل کی بے تمیزی مین چہوڑ دیا کہ نالائق کام کرین (رومیونکا ۱ باب ۲۱ و ۲۲
و ۲۸) اب مین تم سے کیا کہون کیا تمہاری تعریف کرون مین اسمین تمہاری تعریف
نہین کرنے کا (اول قرنتیونکا ۱۱ باب ۲۲) میرا مطلب یہہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک کہتا ہے
مین پلوس کا مین اپلوس کا مین کیفاس کا مین مسیح کا ہون (اول قرنتیونکا ۱ باب ۱۲)
پلوس کون ہے اپلوس کون ہے خدمت کرنے والے (اول قرنتیونکا ۳ باب ۵) پلوس
نے کہا (اعمال ۲۵ باب ۱۰) ہم جانتے ہین کہ شریعت روحانی ہے پر مین جسمانی اور
گناہ کے ہاتہہ بک گیا ہون کہ جو کرتا ہون سو مین جانتا نہین کیونکہ جو مین چاہتا
سو نہین کرتا بلکہ جس سے مجہے نفرت ہے وہی کرتا ہون (رومیونکا ۷ باب ۱۴ و ۱۵)
کوئی آدمی دو خداوندکی خدمت نہین کرسکتا (متی ۶ باب ۲۴) پر تم کہتے ہو (متی ۱۵ باب ۵)
کہ تین ہین جو آسمانپر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح القدس (اول یوحنا ۵ باب ۷)

توبہ کرو (متی ۴ باب ۱۷) یہہ سخت کلام ہے اِسے کون سُن سکتا ہے (یوحنا ۶ باب ۶۰)
کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند کو جو تیرا خدا ہے سجدہ کر اور اُس اکیلے کی بندگی کر
(متی ۴ باب ۱۰) اور کوئی خدا نہین مگر ایک (اول قرنتیونکا ۸ باب ۴ یہوداہ ۲۵) غرضکہ خدا
جہالت کے وقتون سے طرح دیکر اب سب آدمیونکو ہر جگہہ حکم دیتا ہے کہ توبہ کرین
(اعمال ۱۷ باب ۳۰) اسلئے تم اپنی کمر سچائی سے کسکے اور راستبازی کا بکتر پہن کے اور
پانوؤن مین صلح بخشنے والی انجیل کی جوتی باندہ کے اور اُن سبکے اوپر ایمان کی
سپر لیکے قائم رہو (افسیونکا ۶ باب ۱۴-۱۶) اور اے بہائیو مین نہین چاہتا کہ تم
اس سے ناواقف رہو (اول قرنتیونکا ۱۰ باب ۱) کہ یہہ جلیل کی ناصرت کا یسوع نبی ہے
(متی ۲۱ باب ۱۱) تم نے اُسے نہین جانا لیکن مین اُسے جانتا ہون اور اگر مین کہون کہ مَین
اُسے نہین جانتا تو مین تمہاری طرح جہوٹا ہونگا پر مین اُسے جانتا ہون اور اُسکے
کلام پر عمل کرتا ہون (یوحنا ۸ باب ۵۵) چنانچہ یہہ لکہا ہے کہ (رومیونکا ۱۲ باب ۱۱) یسوع نے
کہا تو مجھے نیک کیون کہتا ہے کہ نیک کوئی نہین مگر ایک یعنے خدا (مرقس ۱۰ باب ۱۸) پس
ایسی باتونکی پیروی کرین جنسے صلح ہو (رومیونکا ۱۴ باب ۱۹) اسے بہائیو مین خدا کی رحمتونکا
واسطہ دیکر تم سے التماس کرتا ہون (رومیونکا ۱۲ باب ۱) کہ مرد ہر مکان مین بے غصّہ اور
بے حجّت پاک ہاتھونکو اُٹہا کر دعا مانگین (اول تمطاؤس ۲ باب ۸) اور ایمان کے بہید کو
صاف دل سے یاد رکہین (اول تمطاؤس ۳ باب ۹) کہ یسوع ناصری ایکمرد تہا جسکا خدا
کیطرف سے ہونا تمپر ثابت ہوا اُن کراماتون اور اچنبہون اور نشانیونسے جو خدا نے
اُسکی معرفت تمہاری بیچ مین دکہائین جیسا تم آپ جانتے ہو (اعمال ۲ باب ۲۲) کہ خدا ایک
ہے اور خدا اور آدمیونکے بیچ ایک آدمی درمیانی ہے وہ یسوع مسیح ہے (اول تمطاؤس
۲ باب ۵) یسوع نے پکارکے کہا وہ جو مجھپر ایمان لاتا ہے مجھپر نہین بلکہ اُسپر جسنے مجھے بہیجا
ایمان لاتا ہے (یوحنا ۱۲ باب ۴۴) نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمانکی بادشاہت

مین داخل ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے اُسدن بہتیرے
مجھے کہین گے اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہین کی اور
تیرے نام سے دیوونکو نہین نکالا اور تیرے نام سے بہت سی کرامات ظاہر نہین
کین اُسوقت مین اُنسے صاف کہونگا کہ مین کبہی تم سے واقف نہ تہا اے بدکارو
میرے پاس سے دور ہو (متی ۷ باب ۲۱-۲۳) کیونکہ آدمی کو کیا فائدہ ہے اگر تمام جہانکو حاصل
کرے اور اپنی جانکو کہو دے یہ آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دیسکتا ہے (متی ۱۶ باب ۲۶)
کیا ابن آدم کر زمین پر ایمان پاویگا (لوقا ۱۸ باب ۸) اور بدی کے بڑہ جانے سے بہتونکی
محبت گہٹ جائے گی پر جو آخر تک سہے گا وہی نجات پاویگا (متی ۲۴ باب ۱۲ و ۱۳)
اور مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا کہ
ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے (یوحنا ۱۴ باب ۱۶) کیونکہ وہی ہماری صلح ہے جسنے دو کو ایک کیا
اور اُس دیوار کو جو درمیان تہی ڈہا دیا (افسیوں ۲ باب ۱۴) جسکے کان سننے کے ہون
تو سُنے (متی ۱۳ باب ۹) وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے (مرقس ۱۲ باب ۲۹)
بقا فقط اُسیکو ہے وہ اُس نور مین رہتا ہے جس تک کوئی پہنچ نہین سکتا اور اُسے
کسی انسان نے نہ دیکہا اور نہ دیکہہ سکتا ہے (۱ طیمتاؤس ۶ باب ۱۶) وہ چاہتا ہے
کہ سارے آدمی نجات پاوین اور سچائی کی پہچان تک پہنچین (۱ طیمتاؤس ۲ باب ۴)
اسلیئے چاہیئے کہ ان باتونپر جو ہم نے سُنین اور بہی دل لگا کر غور کرین تا ایسا نہو کہ ہم
اُنہین کہو دیوین (عبرانیون ۲ باب ۱) اے بہائیو اب مین تمہین خدا اور اُسکے فضل کے
کلام کو سونپتا ہون جو قادر ہے کہ تمہین کامل کرے اور سارے مقدسون مین میراث
دے (اعمال ۲۰ باب ۳۲) تم نصیحت کے کلام کو مان لو کہ مین نے مختصر مین تمہین لکہا
ہے (عبرانیون ۱۳ باب ۲۲) وہ جو مجہے حقیر جانتا اور میری باتونکو قبول نہین کرتا اُسکے
لئے ایک حکم کرنے والا ہے کلام جو مین نے کہا ہے وہی اُسکو پچہلے دن گنہگار ٹہرائیگا

(یوحنا ۱۶ باب ۸ و ۴) میری اور بہت سی باتین ہین کہ مین تمہین کہون پر اب تم انکی برداشت نہین کر سکتے (یوحنا ۱۶ باب ۱۲) اب اُسکے لئے جو تمکو گرنے سے بچا سکتا اور اپنے جلال کے حضور کامل خوشی سے تمہین بے عیب کہڑا کر سکتا ہے جو خدائے وحید حکیم اور ہمارا بچانے والا ہے جلال اور بزرگی اور قدرت اور اختیار ابد تک ہووین

(یہودا ۔ ۲۴ و ۲۵) از رومن میل جنہا لندن ۱۸۹۰ء

خاتمہ

اے عزیز منصف مزاجو اگر مین یہہ بات سچ کہتا ہون تو مجہسے ناراض نہونا چاہئیے یوحنا ۸ باب ۴۶ اور ۱۸ باب ۲۳ اور خدا نکرے کہ مین کچہہ تعصب کو کام مین لاتا ہون پہلے مین نے اسمین اپنی ہی روحکی بہتری دیکہہ لی تب لوقا ۱۰ باب ۲۷ کے بموجب اور ونکو بہی یہہ نیک صلاح دینے سے باز نرہا اور ظاہر ہے کہ کوئی اپنی جان سے دشمنی نہین کرتا پس مین وہی صلاح دیتا ہون کہ جو اپنی جانکی واسطے بہتر سمجہہ چکا ہون میرا التماس سبکے بہی ہے بلکہ عقل اور انسانیت بہی یہی پکار رہی ہے کہ خدا پر اعتقاد نہایت مضبوط کرد اور خدا کے واسطے اُسکے رسول آخر الزمان صلعم کی شفاعت کو اپنے لئے تیار کر رکہو تا کہ دنیا کے لئے عاقبت نہ بگڑے اور خدا سب جہانکو ایمان اور امان سے بہر دے آمین ثم آمین

اے بے پروا سونے والو ذرا آنکہین تو کہولو دیکہو کہ پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو جسقدر سختی و اذیت اپنے ایام نبوت مین اُٹہانے پڑے حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ بلکہ کسی نبی کو اسقدر محنت اور دشواری نہین ہوئی تہی کیونکہ اُنکے وقتو نمین اسقدر مخالف قومین نہ تہین چنانچہ حضرت نوحؑ اور حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ کے زمانہ مین صرف بت پرستو نکا زور تہا اور حضرت عیسیٰؑ کو

صرف یہودیونکا خطرہ تہا مگر حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم کے زمانہ میں تو ایک طرف
سے عیسائیونکا ہجوم مناظرہ و مباہلہ تک کو آمادہ اور ایک طرف سے علماء یہود کا
غلبہ مباحثہ و مکابرہ میں مصروف اور ایک طرف سے بت پرستونکی شورش مجادلہ
اور مقاتلہ پر سرگرم اور یگانے اور بیگانے یہانتک کہ حضرت صلعم کے چچا وغیرہ بہی
مخاصمہ اور مناقشہ پر مستعد تہے اور ایک یتیم امّی بے مایہ پریشان احال پر یہہ بلیا
آفتین مینہہ کی طرح برس رہی تہین تو بہی تائید الہی کو حضرت صلعم کے حال
پر دیکہنا چاہیئے کہ ان سبہونکی مغرور گردنین جہکائی گئین اور ہر ایک کے بڑے
بڑے حوصلے پست کیئے گئے اور نہ صرف عرب بلکہ روم اور فارس اور حبش
اور ہند اور چین وغیرہ نے اپنے اپنے عجز فہم کا اقرار کیا اور شرف اسلام
کو غنیمت سمجہے کیا یہہ بڑی بات سلیم الطبع سننے والونکے دلکو خواہ مخواہ فوراً
خدا اور اُسکے رسول صلعم کیطرف نہ پہیر دیگی۔

پادری راڈویل صاحب لکہتے ہین کہ عرب کے سیدہے سادے بہیڑیان چرانے
والے خانہ بدوش بدو لوگ ایسے بدل گئے جیسے کسی نے سحر کردیا ہو۔ وہ لوگ
مملکتون کے بانی مبانی اور شہرونکے بنانے والے اور جتنے کتبخانے اُنہون نے
خراب کیئے تہے اُنسے زیادہ کتبخانون کے جمع کرنے والے ہو گئے۔ اور قسطنطنیہ
و بغداد۔ قرطبہ۔ اور دلی۔ کے شہرونکو وہ قوت ہوئی کہ عیسائی یورپ کو
کپکپا دیا۔ اور قرآن کی قدر ہمیشہ ان تبدیلیونکے اندازہ سے ہونی چاہیئے
جو اُس نے اپنے طوعاً و کرہاً ماننے والونکی عادات اور اعتقادات مین داخل کین
– بت پرستی کے مٹانے۔ جنات اور مادیات کے شرک کی عوض اللہ کی عبادت
قائم کرنی۔ اطفال کُشی کی رسم کو نیست و نابود کرنے۔ بہت سے توہمات کو
دور کرنے اور ازواج کی تعداد کو گہٹا کر اُسکی ایک حد معین کرنے مین قرآن

بیشک عربونکے لئے برکت اور قدرت حق تہا گو عیسائی مذاق پر وحی نہو۔
اور جبکہ ہر ایک عیسائی کو بالضرور اس امر پر افسوس ہوگا کہ مسلمان فہمندون نے
بہت سی بہولی پہلے مشرقی کلیساؤنکو ڈہا دیا مگر اُسیوقت اسبات کو بہی
بہولنا چاہیئے کہ یورپ نے منطقی فلسفہ کا علم۔ طبابت اور فن عمارت عربون
ہی سے حاصل کیا۔ اور مسلمانون نے عیش و عشرت کے بہت سامان اور مفید
چیزونکو ایک ملک سے دوسرے ملک کو پہنچانے مین مشرق اور مغرب کے فلاسفے علاوہ
انتہی (از دیباچہ قرآن مطبوعہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۲۴) اگرچہ اس کتاب مین سب پراٹسٹنٹ
کلیساؤنکے عقاید کا ذکر پایا جائے گا لیکن انکے سوا کسی اور کلیسا والے اگر کوئی
بات اپنے لئے ضروری نہ سمجہین تو لازم ہے کہ اس کتاب مین سے اُن باتونپر
جو خاص اُنہین کے لئے ضروری اور غور کے قابل پائی جائین دل لگا کر توجہ کرین
اگر کوئی پراٹسٹنٹ کہے کہ رومن کا تہولک کی روایتین کیون اسمین شامل کین
تو یہہ الزام نادرست ہے کیونکہ جب قدیم علماء مسیحی کے اقوال کو ہم سند مین
لائین اور اس سے تو چارہ ہی نہین ہے تو وہ سبہا رومن کا تہولک ہی تہے
اُسوقت پراٹسٹنٹ کی بنیاد کہان تہی۔ اسکے سوا رومن کا تہولک مصنفون
جب پراٹسٹنٹ کی علماء کی اقوال بیان کرین تو رومن کا تہولک تصانیف سے کچہہ
مضائقہ کیا ہے۔ پہر یہہ بہی کہ مین نے یہہ کتاب اسلئے نہین لکہی کہ اس سے
مسلمانون اور عیسائیون مین سلسلۂ بحث و بحث دراز ہو لیکن اس لئے
کہ جو کچہہ اس کتاب مین سچ پایا جائے وہ پڑہنے والونکے فائدہ کا باعث ہو
مین نے کسیقدر مذہب ہنود مین درس لیا اور اسیطرح عیسائی علماء
سے بہی تربیت پائی لیکن آخر جب قدم جا تو صراط المستقیم اسلام ہی کی پابندی
ثابت قدمی کے ساتہہ دل پر جم گئی مین اُس گہاس کی مانند تہا جو ہوا کے

جھوکوں سے ہر طرف لہرائی مگر اپنی ہی جڑ پر قائم اور ثابت قدم رہی +

نظم

جس طرح تسبیح میں اے باخدا — دانے ہیں ہر ثلث میں ۳۳ تینتیس عام
اس سے جب گزری تو ہیں بس تین ثلث — جن میں ہر تینتیس ۳۳ ہیں شامل تمام
جبکہ آخر ہو لئے یکھی دور دور — سب کے سر ایک ہی ہے بس امام
ایسی ہی وہ دیوتا تینتیس ۳۳ کوٹ — اور اس تثلیث کا دعویٰ ہے خام

مرجع کل بے شریک و بے عدیل ٭
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ باقی سلام ٭

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

تاریخ کتاب نوید جاوید

زندگان را من و سلویٰ ست نوید جاوید — مردگان را دم عیسیٰ ست نوید جاوید
خود چون ام الکتاب از کتب خویش الزام — گفت از ماست کہ بر ماست نوید جاوید
اینک آئینۂ اسکندر و جام جمشید — طوطیٔ آئینہ آراست نوید جاوید
منکشف زو شدہ اسرار عجائب سر دست — سر بسر چون ید بیضاست نوید جاوید
یافتند اہل یقین طرفہ مضامین از غیب — مرہم آسا چہ سخن زاست نوید جاوید
مژدہ دل راست از و مژدۂ عمر ابدے — رشک اعجاز مسیحاست نوید جاوید
گفت بیساختہ منصور حسین تاریخش — واقعی رد نصاریٰ ست نوید جاوید

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ
وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ ۔ فِیْمَا اَعْطَیْتَ
وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ
وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ
تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ وَلَكَ الْحَمْدُ
عَلٰی مَا قَضَیْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ
اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاقْتُلِ الْكَفَرَةَ
وَالْمُبْتَدِعَةَ وَالْمُشْرِكِیْنَ اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ اَللّٰهُمَّ
فَرِّقْ جَمْعَهُمْ اَللّٰهُمَّ دَمِّرْ دِیَارَهُمْ اَللّٰهُمَّ خَرِّبْ بُیُوْتَهُمْ
وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

تمت

صحت نامہ اغلاط کتاب تعویذ جاوید

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۳	۳۰۴	۳۰۳ و ۴
۹	۳	بالحیق	بالحقیق
۲۳۱	۸	پگرک	رپگیک
۲۳۱	۹		[illegible]
۵۱۶	۷	سہیں پاتا	نہیں پاتا
۵۴۱	۱۰	لسجد	لتسجد
۵۹۱	۱۷	بجنر	بجبر
۵۹۴	۱۵	زہب	مذہب

[illegible]

صحت نامہ کتاب نوید جاوید

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	*
۱۰	۷	اگرچہ	اگر یہہ	۴۳	۱۱	جرئیل	حزقیل	[illegible]
″	۹	نجاسی	نجاری	۴۴	۱۲	لیسین	لیس	[illegible]
″	۱۰	حدلو	حدثو	۴۵	۵	نطامی	نظامی	[illegible]
″	۱۱	والاخرج	ولاحرج	″	۲۰	فقدارای	فقدرای	[illegible]
″	۱۲	بیان نعت کرو	بیان کرو	۴۶	۱۰	منّ	منّ	[illegible]
۱۱	۱۵	بطلان	بطلان	۴۷	۹	استفنا	استثنا	[illegible]
۱۳	۱۹	عقید	عقیدہ	۴۸	۲۱	ولا	ذلا	۷
۱۵	۱۰	رہکے	رہکتے	۵۰	۱	دالہی ۳۷	دالہی (اثر چیل ... مجمتہ شاہ ولی اللہ [illegible])	۱۹
۱۸	۱۸	کہتے	رہکتے	″	۱۰	نہین - مارا	نہین مارا	[illegible]
۲۰	۴	فتح العویر	فتح العزیز	″	۱۳	> اور	) اور دین حق کی تحقیق مطبوعہ امریکن مشن [illegible] باہتمام پادری [illegible] [illegible]	[illegible]
۲۲	۲۱	کبا	کیا					[illegible]
۲۶	۱۲	۴۲	+	۵۱	۱۸	غوضکردند	عوضکردند	[illegible]
۲۷	۱۳	حاجب	حاجت	۵۳	۱۸	اجرنی	اجری	[illegible]
۳۱	۱۴	لیکن	لیکن نصاریٰ کو حکم	″	۱۹	بامردفہ	بامرہ بہر	[illegible]
۳۵	۵	باہی	باقی	۵۴	۲۱	کبت	کتب	[illegible]
۳۸	۱۰	تفصل	تفصیل	۵۷	۹	کتایون	کتابون	[illegible]
″	۱۳	تفضیل	تفصیل	۵۸	۵	سنے	کے	[illegible]
″	۱۴	ملاقات	ملاقات و	۵۹	۲	نی	کی	[illegible]
۴۱	۶	خالیص	خالص	″	۳۰	معادابن جبل	معاذ ابن جبل	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۹	۶	ادرسما	وعلماے
″	۱۰	بو	جو
۶۲	۸	ازیشان	ازانیان
۶۷	۶	منزل	منزل الکتب
۷۰	۱۴	اخبار	احبار
۷۶	۶	منسیر	مفسر
۷۷	۱۰	تارج	تارح
۷۹	۱۰	تب لو	تب تو
″	۲۱	قسمی	قسمتی
۸۰	۱۲	وہ	دہ
″	۲۰	پوے	پوتے
۸۱	۶	ے	ـے
۸۲	۲۰	سامری	سامری و
۸۴	۷	دوعزرا	عزرا
۸۷	۹	شہون	جنہون
۹۱	۷	غلیہ	غلبہ
۹۳	۲	نصیب	نصب
۹۵	۶		(ہدایت المسلمین صحیح ہدایت المسلین مین سے) صفحہ الیٰ ہین ہے
۹۶	۲	جززین	جنزین
۹۶	۲۰	والا	واسطے
۹۹	۱	کرنے ہیں	کرتے ہین
″	۱۷	غضفت	غضب
۱۰۰	۲۰	یہودرد	یہوداہ
۱۰۲	۱۵	جزقیاہ	حزقیاہ
۱۰۵	۱	تصنف	تصنیف
۱۱۲	۱	تمیناو	تیمنا دو
۱۱۷	۳	سا	ہم سا
″	″	ہو	ہوا
۱۱۹	۵	امول	امون
″	۱۵	کوتہ	گوتہہ
″	۱۹	سنہ ۱۸۳۸	سنہ ۱۸۳۸
۱۲۳	۸	نکبتن	نگبتن
۱۲۸	۴	نجز	بجز
″	۹	نیحبہ	نتیجہ
۱۴۲	۷	عرزا	عزرا
″	۱۲	تاحجی	حجی
″	۱۳	رمانہ	زمانہ
″	۲۰	کیاب	کتاب
۱۴۳	۵	خزقیاہ	حزقیاہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۰	۱۶	ایترر ابی	ایترابی یعنی عزرا	۱۸۴	۳	۱۷ و ۲ باب	۱۷ و ۲۰ باب
״	۱۵	داٹس	واٹسن	۱۸۴	۹	۱۲ باب ۱۲	۱۲و باب ۱۱
۱۵۱	۱۱	تواریج	تواریخ	۱۸۵	۵	ملکہ	بلکہ
۱۵۲	۲	گزیر	گریز	۱۸۷	۳	راوسکے	مگراوسکے
۱۵۵	۱۶	بیٹیون	ہیٹیون	۱۸۸	۱۴	قیافا	قیافا
۱۵۹	۲۱	شلے	سلے	۱۹۲	۳	دو تین	دوتین
۱۶۲	۲۱	سنتیر	ستنیر	۱۹۶	۱۱	الزقوم	الزقوم
۱۶۳	۲	سمرتیتر	سمرتنیر	۱۹۹	۱۳	جزوہین	جزوہین
״	۳	نام پولی	نامہ پولی	۲۰۴	۸	مگرشوکر	گرشولز
۱۶۹	۱۶	عبرابی	عبرانی	۲۱۱	۱۳	بوتی سینر	پوتی سینر
۱۶۷	۳	ثبوب	ثبوت	۲۱۴	۱	بازارسے	بازارسے
״	۵	تتنین	متیقن	۲۱۷	۵	انکابیان	انکا بیان
״	۹	سبلے	سلے	״	۱۷	ہوئیتن	ہوئین
۱۷۰	۱۱	بہکنیا	پہکنیا	۲۱۸	۶	موسے اور خضرت	موسے خضرت
״	۱۲	بلیتونین	بلیتون ہین	۲۱۹	۱۲	دیکہہرہین	دیکہہہین
۱۷۷	۱۳	مانیکیر	مانیکلینیز	״	۲۱	اوسکہری	اوسگہڑی
״	״	کولیزیدیس	کولیزپادیس	۲۲۰	۱	ہین	ہاین
۱۷۹	۲۱	باسنیرارنیبو	باسنیج ارنیبو	۲۲۱	۱۸	سواراسکے	سوااسکے
۱۸۲	۴	مارسیوتی	مارسیوفی	۲۲۲	۱۰	بیدیلی	بیڈیلی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۲	۵	بہلا	پہلا	۲۲۳	۱۵	وتغظم	وتعظیم
″	۷	ظار	ظاہر	۲۲۵	۱۴	(دی بسیران)	(دی بیسرا ای) قول بہادری پنڈیلی صاحب
″	۵	وقب	وقت				
″	۱۸	تمام اسے آغاز	تمام ہے + آغاز	۲۲۶	۳	اباب ۱۱۴	اباب ۱۴۲
۲۲۴	۱۷	کہاس	گہاس	″	۷	مخرن	مخزن
۲۲۶	۱	الکتاب	الکتاب	″	۱۸	برے	بڑے
″	۶	بگرینکے	بگرینکے	۲۲۷	۶	سریعت	شریعت
″	۱۸	برمیشر	پرمیشر	″	۱۸	۵۵)	(۵۵
۲۲۷	۱۸	احتعار	اختصار	۲۲۸	۲	کوحنا	یوحنا
۲۲۸	۱۵	سپہا	سبہا	″	۷	تقین	یقین
″	۱۸	بجاے کہ	بجاے کے	″	۱۳	ظاہر	طاہر
۲۲۹	۲	کا یتھون	کا ہتھون	″	۱۵	جانین	جانین
″	۱۵	تغظم	تعظیم	۲۴۱	۵	عکمیت	علمیت
″	۱۸	چورٹے	جوڑے	″	۱۰	زیردست	زبردست
″	۲۱	لبس	پس	۲۴۲	۲	چادو	جادو
۲۳۱	۱۷	بیت پرستی	بت پرستی	″	۵	گرتا	گزرتا
۲۳۱	۸	بگنرک	پگنیک	″	۱۵	جین سمیور	جین سیمور
۲۳۲	۱۸	سکہاسیوالون	سکہلانیوالون	۲۴۳	۳	کرئیمر	کریمر
۲۳۳	۱	اعلاطناما	اغلاطنامہ	″	۵	سرشد	سررشتہ
″	۱۰	بتلاتاسے	بتلاتا ہے	″	۱۷	سمرسٹ	سمرسٹ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۳	۲۰	مرریٹ	مرگریٹ	״	۱۶	کیاتہہ	کیاتہہ
۲۴۴	۷	منیار	میشار	״	۱۷	بیڈینی	بیڈیلی
״	۹	ڈبوک	ڈلوک	۲۵۸	۸	۱۶ تا ۳	۱۳ — ۱۶
״	۱۹	جی ریل	جی بیل	״	۱۲	کمیٹی کر حکم	کمیٹی کو حکم
״	۲	کتاب	کباب	״	۱۴	بلکہ	ملکہ
۲۴۰	۱	پرستطسن	پرسٹطئون	״	۲۱	گسطرف	گسطرق
״	۸	اودرڈ	اڈورڈ	۲۵۹	۶	تیدآل	تبدل
۲۴	۲	بدنین	بدنین	״	۷	ملانکہتن	ملاتکہتن
״	۵	الباس	الیاس	״	۱۹	مربہہ	مربیہ
״	۸	پارستسن	پارسنس	۲۶۳	۲	چھانیگے	چھاپیکے
۲۴	۲	ہیرددیس	ہیرودیس	۲۶۵	۲	رتلڈ	رنلڈ
۲	۸	بپٹسٹ	بپٹسٹ	״	۴	اوسنے	اوسیے
۲	۱۴	چہناگئی	چھاگئی	״	۲۱	سنہ ۹۴۹ء میں صفحہ	سنہ ۹۴۹ء صفحہ
۲	۱۶	مین بہی	مین بہی	۲۶۶	۸	تیقومیدیہ	نیقومیدیہ
۲	۱۴	بہہ گئی	بہہ گئی	۲۶۷	۶	مطیب	مطلب
۲	۹	کرسئے	کرسئے	״	۱۰	لیداوت	لعداوت
۲	۵	جنہیں	جنہیں	״	۱۴	کتاب	کباب
	۱۷	سنہ ۱۵۱۶ء	سنہ ۱۹۱۰ء	״	۲۱	کچھ	کچھ فرکیا جائے
۱	۱۱	خلق	جلق	۲۶۹	۱۵	اوراو	ادراو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢٦٩	١٦	دقیق	دقیق	٢٩١	١٠	گلیسیا	کلیسیا
٢٧١	٦	وزار	دراز	〃	١٥	مخزن	مخزن
〃	١٩	مستبند	مستند	٢٩٢	٩	تاک	تک
٢٧٢	٣	لشمنٹ	تشمنٹ	٢٩٣	٢	تہرایا	ٹہرایا
〃	٤	زبانون پر	زبانون پر	〃	٢١	دوزخش	دوزخش
٢٧٣	٣	لقسم	تقسیم	٢٩٧	٩	بعدارے	تابعدارے
〃	١٣	بثوب	ثبوت	٣٠٠	١	سمہت	سمیت
〃	〃	سیٹریگ	سٹیرنگ	〃	٣	خوخناک	خوفناک
٢٧٤	١	کوڈکسونکا	کوڈ کو	〃	١٥	یوسفین	یوسیفس
〃	٤	جاسبتے	جانتے	٣٠٣	١١	برکم نیک	برکم تنکا
٢٧٩	٨	صدیوکے	صدیو کے	〃	١٣	پُرانی	انیک پرانی
٢٨٣	٦	بیمس	کلیمنس	٣٠٤	٦	نورث	پورث
٢٨٤	٣	ایریں	ایرین	〃	٧	۹ہم ایشیاء کے	کے ۹٤۱ ایشیا
〃	٤	ایرن	ایرین	〃	١٦	ڈرٹ	ڈیڑھ
〃	١٣	ایرمین	ایرین	〃	٢٠	تھے او دو	تھیودوسس
〃	١٨	راوم	روم	٣٠٥	١٠	تھے اوڈی	تھیوڈی
٢٨٧	١	١٨ اباب ١٩	١٨ و ١٩	٣٠٦	١٢	لوکرزبیراکبر	لوکرزبیراکی
٢٨٨	١٩	حتنہ	ختنہ	〃	١٣	تہین	نہین
٢٩٠	١	کبطرح	کسطرح	٣٠٩	١٤	تجاویز	تجاوز
٢٩١	٣	برمیاہ	یرمیاہ	٣١١	١٢	نسنیت	نسائیت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱۱	۱۴	محنت	بخشش	۳۳۶	۲۱	جتے	جتنے
۳۱۲	۶	توریخ	تواریخ	۳۳۷	۱۸	گونڈ	گوند
"	۱۴	اور لوضو	وضو	۳۳۵	۱۵	طورپرکہ اور	طورپر اور
۳۱۵	۷	پس کہا	پس کیا	۳۳۹	۱	سر	سند
"	۱۹	سور	سود	۳۴۱	۱۵	قدیم سے ہے	قدیم سے
۳۱۶	۱۸	ہبوط	اہبوط	"	۱۹	بجث	بحث
۳۱۹	۵	ادار	اور	۳۴۳	۱۴	فاضی	قاضی
۳۲۰	۱۹	نوریت	توریت	۳۴۴	۷	بدآل	بدمآل
"	۲۱	من ہین	متن ہین	۳۴۵	۴۰	دہوطا	دہوکا
۳۲۱	۷	پیشنر	پیشتر	"	۲۱	ناک	تک
"	۱۰	لندنشہ ۱۸۶۰	لندن ۱۸۶۰ء	۳۴۷	۱۹	پین	پس
۳۲۴	۱۳	روز	رزدر	۳۴۸	۱۳	توہی	توہی
۳۲۵	۱۰	ادسکے	کداوسکے	"	۱۹	مصلب	مطلب
"	۱۴	واندرس اف	واندرس آف	۳۵۰	۱	۱۴۶ ہین	۱۴۶ ومفتاح الاسرار مصنفہ پادری فانڈر مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۵۰ء اعوبات شرع فصل صفحہ ۳۵ والضامطبوعہ لندن ۱۸۶۶ء صفحہ ۳۴ ہین
		دی ہیلوئس	دی ہیلوئس				
"	۱۹	۳۰۷۵۴۴	۳۰۷۵۴۴ میل				
"	۲۰	کروہ	کرور				
۳۲۶	۳	زمین ہین	زمین ہین ہین				
"	۷	تجار باری	تجار بازی				

صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ
عہدہ رکہتا	عہدہ کہنا	۱۳	۳۸۸	سنہ ۱۸۴۹ع	سنہ ۱۸۴۹	۱	۳۵۵
ماندین	ناندین	۱	۳۸۹	کہلانا	کہلاتا	۱۵	۔۔
واحد	واخد	۱۳	۳۹۱	عیسیٰ ع	عسیٰ ع	۲	۳۵۸
مسیح کو	مسیح تو	۸	۳۹۳	سلاطین	طلاطین	۳	۔۔
مگدلینی	مگڈلینی	۱۴	۳۹۵	آیت	بات	۲۰	۳۶۳
کیا تہا بہر	کیاہاہہر	۵	۳۹۷	متی ۱۲ باب ۱	متی ۱۴ باب ۱	۴	۳۶۴
ددرات	دردات	۶	۔۔	تمت کلامہ			
سیلیس انالس کرونالاجکا	سیلس انالس کروتالاحکا	۱۴	۔۔	۱۳۲ ومیزان الحق مطبوعہ لدیانہ سنہ ۱۸۹۰ع باہتمام پادری روڈلف صاحب باب ۳ فصل ۳ صفحہ ۱۱۷ —	۱۳۲	۷	۳۶۴
ایک پرچہ مین	ایک مین	۱۳	۳۹۸				
وقت	وقس	۸	۳۹۹				
یقین	یقبن	۹	۔۔				
یوحنا	یوحیا	۱۵	۔۔	یہی تو	سہی تو	۲	۳۷۰
۳ باب	۱۳ باب	۲۱	۴۰۰	لنگوبروسے	لنکوبروسے	۱۶	۳۷۲
نجات سے	نجاتنہ	۴	۴۰۱	نسار	لسار	۱۸	۳۷۳
۱۴	۱۲	۵	۔۔	رومن	رون	۶	۳۷۴
بیان	یہان	۴	۴۰۳	پرسنس	پرستش	۱۱	۔۔
تعلیم	تعلم	۱۶	۔۔	وجود ذکی پائی جاتی	وجود ذکی ای ہے	۵	۳۸۰
گزرانتاہے	گذرانتاہے	۱۸	۴۰۵	لفظون	لسطون	۱۴	۳۸۳
لوقا ۳ باب ال	ان دونون	۶	۴۰۸	مستعمل	مسعل	۱۰	۳۸۴

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱۰	۶	بہین	بہنین	۴۳۳	۱	غنیت	غنیمت
۴۱۳	۷	انحیلین	انجیلین	〃	۳	مزراپو	مزراپور
۴۱۴	۸	مصونیکے	مصلوبیکے	〃	۵	آیشیا	ایشیا
〃	۱۸	بانی	پاتے	〃	۱۱	افرلیقہ	افریقہ
۴۱۶	۵	وَالنُّفْرُ	وَالنُّطْفَۃُ	〃	〃	مقم	مقیم
〃	۸	اجْتَھَدُوْا	اجْتَھَدُوْا	۴۳۴	۶	لفیس اور بیلنس	لینس اور بیلسنر
〃	۹	الاتقان	الایقان	〃	۱۰	تہرتہراگیے	تہرتہراگئے
〃	۱۴	دینے ہین	دیتے ہین	〃	۱۵	ہوااوراونکے	ہوااونکے
۴۱۷	۱	مصرف کو	مصرکو	۴۳۵	۴	نصارا دونکو	نصارے دونکو
〃	۴	دین سلام	دین اسلام	〃	۱۲	ازوواج	ازواج
〃	۱۳	ملت	مملکت	〃	۱۵	بجنر	بجُبر
۴۱۸	۸	عبارت	عبادت	۴۳۷	۷	باب	بابت
〃	۱۵	صفت	صنعت	۴۳۸	۱	زبدگی	زندگی
۴۱۹	۵	عمروسلے	عمرونے	۴۳۹	۵	طاسن	طامس
〃	۲۱	گروون	گردن	۴۴۵	۱۴	منطور	منظور
۴۲۴	۳	حلیہ	حلہ	〃	۱۵	وہ بکی صلعم	وہ نبی صلعم
۴۲۸	۱	یحیویکا	مسیحیونکا	۴۴۶	۲	قابل	قائل
۴۲۹	۱۸	نبی لبنون	ربی لبنون	〃	۱۹	بیشیر	بیشتر
۴۳۱	۱	آخرتین	آخرین	〃	۲۱	ولیس	لیس
〃	۱۷	شیرمیل	شرحبیل	۴۴۸	۲	تبیہہ	تشبیہہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۵۰	۱۸	اتباب	اثبات	۴۷۶	۳	سالم	ظالم
۴۵۲	۶	انگیریے بقنے	انگیریے جتنے	۴۷۷	۸	سکہ	ملکہ
〃	۱۰	نگراقم	نگر راقم	〃	۱۸	بچکرو	چونکروہ
۴۵۴	۱۱	دجزہ	دجبرہ	۴۷۹	۵	انکار ظاہر	اسکا ظاہر
〃	۱۶	ذکر نیکے	ذکر کرنیکے	〃	۱۰	۴۴ بابہ	۴۴ باب ۱
۴۵۶	۷	نی	نبی	〃	۱۴	(صفحہ)	(صفحہ ۱)
۴۵۷	۱۰	سبب	سب	۴۸۰	۱۱	اور ائیل	اور اگر انجیل
۴۶۱	۱۸	فرقےوالے لگ	فرقے والے اگر	۴۸۲	۱	برحلاف	برخلاف
۴۶۵	۲	الفرقان	الفرقان علیہ	〃	۷	پیمغبر	پیغمبر
۴۶۶	۲۲	تیمہر	تیمہیر	۴۸۳	۵	لا کلام	لاکلام
۴۷۰	۲	عیائیون	عیسائیون	〃	۱۸	خبر	خبر
۴۷	۱	سبب	سب	۴۸۴	۲	مصنف	منصف
〃	۲	توردا	تواردا	〃	۱۳	آکو	آکر
〃	۶	موسی سے کا	موسے کا	۴۸۹	۵	قال العتال	قال اللہ تعالیٰ
〃	۱۱	پدہو چکے	پیدا ہو چکے	〃	۸	سورۃ الصل	سورۃ الصف
۴۷۲	۴	دالثر	دالشر	〃	۱۱	و دیکیطرف	وحدہ کیطرف
۴۷۴	۵	باقی ہا	باقی رہا	〃	۲۱	دینوا	دینیوالا
〃	۱۹	نکبن	لکبن	۴۹۰	۵	اہتمام	باہتمام
〃	۲	بیہلے	بہیلے	〃	۲۱	ٹہراماسے	ٹہرایا ہے
۴۷۵	۱۷	جیا	جا	۴۹۱	۱۹	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۹۱	۲۶	مفتح التوارخ صفحہ ۱۵	مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ ۱۸۶۲ء بموجب تسلیم مسٹر سر میرس الیٹ صاحب سکریٹری گورنمنٹ ممالک ہند صفحہ ۱۵	//	۲۰	اعراض	اعتراض
//				۵۰۵	۱۶	جسیمر	جیسپر
				۵۰۶	۱	مان ٹنی آس	مین مان ٹنی ایم
				//	۴	نیس	مینٹس
				//	۵	مالنشوبوسوریر	مالنسوبوسوریر
				//	۷	ام لشٹین	ام لشٹین
				۵۰۷	۳	جرد	جُرد
۴۹۴	۱۱	مالطہ ہوا	مشغا لطہ ہو	//	۱۶	ہسبائڈ	ہسائڈ
۴۹۸	۲	ترید	تردید	۵۰۸	۹	اپی گیلن	اسپے گیلن
//	۱۵	ضرر	ضرور	//	۱۵	طفولت	طفولیت
//	۱۸	سیریاٹ	سیرباماٹ	۵۱۱	۵	باگ	باک
۴۹۹	۱۲	طور لی	طورکی	۵۱۴	۱۶	توریت انجیل	توریت و انجیل
۵۰۰	۶	استے	استے درصفتش وصاف نکو ناید ان ہُو الا وحی یوحےٰ (نجم ع ۱)	۵۱۶	۲	ریث	حدیث
				//	۸	حکایے اور اسیوقت	حکایے اسیوقت
				//	۱۸	ایک احد حدیث	ایک حدیث
//	۱۶	تہیں	کہتین	۵۱۹	۲	سہ ودو سو ۲۳۰ ستیس کتاب افاف البنلا مطبوعہ ۱۲۸۸	سنہ دو سو تیس ہجری ۲۳۰ در مقام بغداد کتاب اتحاف النبلا مطبوعہ سنہ ۱۲۸۹ ہجری صفحہ ۱۰۸ و ۳۹۰
۵۰۱	۶	نظر	نظر				
//	۷	حضرت حواریوں	حضرت حواریوں				
۵۰۲	۸	گماہی	گمراہی سے				
۵۰۳	۵	اخیل	انجیل			مین	مین
//	۱۸	ت	تو	۔	۔	۔	۔

۵۱۹	۷	وَالحرۃ	وَرااالحرۃ	۵۳۵	۱۳	نمبردار	بمزدار
″	۱۳	شرقی رااحرۃ	شرقی الدرااحرۃ	۵۳۸	۱۶	طرز بین	طرز بیّن
″	۱۶	تزئین	تزیّن	۵۳۹	۱۸	نمسہ	نمسہ یعنے اسٹریا
۵۲۰	۱۸	مطبوعہ نولکشور	مطبوعہ مطبع نولکشور	۵۴۰	۲	کسیقدر	کسیقدر
۵۲۱	۵	سود نیار	سُو دینار	″	۵	لے نہ کچھ	لینے نہ کچھ
″	۸	اشی	اشتی	۵۴۱	۲۰	شل	مثل
″	۲۰	[illegible]	ولیمکنن لہم	″	۲۱	حان	جان
۵۲۲	۲	ابتہ بدل	البتہ بدل	۵۴۲	۱۲	زیاضی	ریاضی
″	۶	حضرت رسول صلعم	حضرت رسول اللہ صلعم	۵۴۳	۱	شنیں	تیلیں
۵۲۳	۸	طاقب	عاقب	۵۴۶	۶	منظہرات	مطہرات
۵۲۴	۲	برلیتس	برلیس	۵۴۷	۶	معجزو کی بات	معجزہ کی بابت
″	۱۵	نماز نہ پڑہیں	نماز پڑہیں	″	۱۲	آکبوس	اکبوس
″	۱۸	جظ	خط	″	۲۱	بیپنا	بسما
۵۲۵	۱۸	پندا	پیدا	۵۴۹	۴	اللیاس	للباس
″	۲۰	ہوگئی	ہوگی	۵۵۴	۲۱	نقل کی لینی	نقل لینی چاہئے
۵۲۷	۲۱	انشقاق القمر	انشقاق القمر	۵۵۶	۲	اسوقے	اسوقت
۵۲۸	۷	دوپہر تک	تمام دن	۵۵۷	۸	سب جیبے	جیبے
″	۱۲	معزرے	معجزے	″	۱۲	بفصیل	بتفصیل
۵۳۰	۱۶	بہی و کبی	بہی رہ سکتے	۵۵۸	۷	لبین	بس
۵۳۲	۴	کلیم	گلیم	۵۶۰	۱۶	ہو	ہوا
۵۳۳	۱۱	نوبتوں کی	نوبتوں کی	۵۶۱	۱	حضرت جلیند	حضرت جنید

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۶۱	۲	لیبیانہ	لبسیانہ				
۵۶۲	۱۷	یلین وطاہرین	طیبین اور طاہرین	۵۸۸	۱۴	کاہی ذکر	کاہی ذکر
۵۶۵	۱	تنزیل	تنزیل	〃	۱۹	کورڈادا	کورڈاوا
۵۶۶	۵	کتا	کیا	۵۸۹	۲۰	کتاتہا	کیاتہا
۵۶۷	۵	عوت	عزت	۵۹۰	۸	سیات	حیات
۵۷۳	〃	لیقتہ الانعام	طبقتہ الانعام	〃	۹	دلیراعقیل	دلیراورعقیل
〃	۴	الانعام	الانعام	۵۹۱	۱۰	ذی ایناشہر کاشمہ ۱۱	دمی ایناشہر کاشمہ ۱۶
۵۷۶	۱۱	البسرت	لبسیرت	〃	۱۷	بخیر	بجبیر
۵۷۸	۱	شمہ ۸۳	شمہ ۸۳	۵۹۲	۵	لیوتر	لیوترز
〃	۲۰	صنیص	ضمینیصر	〃	۹	بازارین	بازارین
۵۸۱	۲۱	لبن لسیس	لبن لسیس	۵۹۳	۱۹	حماموں	حماموں
۵۸۲	۴	قربی گزانتے	قربانی گزراتے	〃	۲۰	باسات	یاسات
〃	۱۵	ڈن سیتر	ڈن سبز	۵۹۴	۵	عدول کمی	عدول حکمی
〃	۲۰	قسنطین	قسطنطنیہ	〃	۱۲	کوائکش	کرائکیش
۵۸۳	۱	صلیبی	تو صلیبو	۵۹۶	۷	ولیمس	ولیمس
〃	۸	فرنس	فرانسس	〃	۱۱	کبت خانہ	کتب خانہ
۵۸۵	۱۵	برنتہہ	الیزبتھہ	۵۹۸	۴	سنہ ۱۸۱۰	سنہ ۱۸۶۰
۵۸۷	۳	رض	غرض	〃	۴	باد شاہ بیرٹ	بادشاہ سپرٹ
〃	۴	رنی	آدمی	〃	۵	منسٹرایپی	منسٹراپیی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۹۸	۶	ڈانیا	ڈانٹا	۶۰۶	۱۷	بحیرخزر	بحیرۂ خزر
"	۷	نام سے	نام سے	۶۰۷	۸	ایتھی	ایتھی
"	۱۲	ناشائشتہ	ناسائستہ	۶۰۷	۶	آنزادنہ	زادانہ
"	۱۶	اصنام	اصنام	"	۱۷	آتشبازی	آتشبازی
۵۹۹	۹	بولیلاد	بولیسلاد	"	۱۹	نکالی	لگائی
"	۱۲	مقر	مقرد	"	۲۰	پادری ویرتصبانہ	پادری ویربسیانے
۶۰۰	۴	بومرینیہ	پومرینیہ	۶۰۹	۱	فرند	فرنڈ
"	۱۳	سیوانس	سیلوانس	"	۲۱	نچ	نیج
"	۱۷	ادتھایا	اوتھانیا	۶۱۰	۱	بوہاسے	ہراسی
"	۱۹	سلیتا	سیتیا	"	۴	ہوگی	ہوگئی
"	"	تلیردیس	تلیردلیس	"	۱۰	جنگ اسود	جبل اسود
۶۰۱	۵	قرنیہ	قرنیۂ	"	۱۸	رومورس	دوروس
۶۰۲	۲	راغب	راغب	"	۱۹	وس	دوس
"	۴	کہر	گہر	"	۲۰	مدیا	دیا
"	"	سیدیم	سیڈم	"	۲۱	انبرام	الزام
"	۱۴	پرتگیز	پرتگیز	۶۱۱	۴	سہی	بھی
"	۱۵	آتہہ	آتھہ	"	۶	اندار	انداز
"	۲۱	ابلہ	ابلہ یعنے سیلاب	"	۱۱	تہرآتا	تہرآتا
۶۰۳	۷	حال ہوئی	حاصل ہوئی	۶۱۲	۱	تشیبہ	تشبیہ

صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ
سب	تب	۱۸	۶۱۴	خاص	خاص	۱۰	۶۲۴
وکیلدبون	بابون	۱۴	〃	تین ثلث	تین طلث	۴	۶۳۵
المجرمین	تحرمین	۲۰	〃	بادکلی فیا	بادکلی الناجیا	۲	۶۳۶
دو تجھ نہ آوی	بالں ہوکر	۲	۶۱۵	وقتی مشر	دقتی فناشر	۳	〃
بجاسے	بجاسنے	۲۱	〃	تقضی	لفقضی	〃	〃
۲۰ باب ۱	۱ باب ۲۰	۱۱	۶۱۸	شتت	ششت	۸	〃
سنہ ۱۰ہم	سنہ ۹ہم	۱	۶۲۵	بیوتہم	بیوتھصد	۹	〃
دعاوے	دعاوے	۲	۶۲۸	فقط			

فہرست بعض کتب جن کا نسخہ مطبوعہ شاید اس کتاب میں بہت سے لکھے گئے

تفسیر اعمال رسل مصنفہ پادری نیوٹن صاحب مطبوعہ آباد سنہ ۱۸۶۵ء

مفتاح الکتاب رومن مطبوعہ الہ پور سنہ ۱۸۵۶ء

الکتاب کے مقامات المعروف رومن چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ء مصنفہ پادری شیرنگ صاحب

ردمن تواریخ کلیسیا چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ء

ردمن تفسیر اسکاٹ صاحب چھاپہ مشن پریس الہ آباد سنہ ۱۸۶۶ عیسوی